دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیر نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کے ساتھ

مدلل مکمل

# کِفایتُ المفتِی

مع عنوانات

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
**محمد کِفایت اللہ دہلویؒ**

www.ahlehaq.org

دارالاشاعت
[illegible]

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیرِ نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

مدلل، مکمل

# کفایت المفتی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
**محمد کفایت اللہ دہلوی** رحمہ اللہ

جلد ششم

## کتاب الطلاق

www.ahlehaq.org

دارالاشاعت 8 اردو بازار کراچی
فون: 021-2213768

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

اس جدید تخریج وترتیب وعنوانات اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق
باقاعدہ معاہدہ کے تحت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : جولائی ۲۰۰۱ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : 3780 صفحات در۹ جلد مکمل

www.ahlehaq.org

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 26 نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بکڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# دیباچہ

نحمدُاللّٰہ العلی العظیم ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد. یہ کفایت المفتی کی جلد ششم قارئین کے پیشِ نظر ہے۔ جلد اول کے دیباچے میں عرض کیا گیا تھا کہ جو فتاویٰ جمع کیے گئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔ اول وہ فتاویٰ جو مدرسہ امینیہ کے رجسٹروں سے لیے گئے ہیں۔ ایسے فتاویٰ کی پہچان یہ ہے کہ لفظ المستفتی پر نمبر بھی ہے اور مستفتی کا نام و مختصر پتہ اور تاریخ روانگی بھی درج ہے۔ بعض جگہ سوال نقل نہیں کیا گیا ہے بلکہ لفظ جواب دیگر کے اوپر مستفتی کا نمبر ڈال دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ فتاویٰ جو سہ روزہ الجمعیۃ سے لیے گئے ہیں۔ ان میں لفظ سوال کے نیچے اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تیسرے وہ فتاویٰ جو گھر میں موجود تھے یا باہر سے حاصل کیے گئے یا مطبوعہ کتب میں سے لیے گئے۔

لفظ جواب کے شروع میں جو نمبر لکھا گیا ہے وہ مجموعہ میں شامل شدہ فتاویٰ کی کُل تعداد ظاہر کرنے کے لئے سیریل نمبر ہے۔ یہ جلد ششم جو آپ کے پیشِ نظر ہے اس میں درج شدہ فتاویٰ کی اقسام کی تفصیل یہ ہے:

رجسٹروں سے ۳۱۸ الجمعیۃ سے ۷۱ متفرق ۸۳ کل ۴۷۲

کفایت المفتی جلد اول سے جلد ششم تک کے کل فتاویٰ کی تعداد تین ہزار سولہ (۳۰۱۶) ہوئی۔

اس کے بعد انشاء اللہ جلد ہفتم آئے گی جو کتاب الوقف سے شروع ہوتی ہے۔

والحمدللّٰہ اولاً و اٰخراً.

احقر حفیظ الرحمان واصفؔ

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

# فہرست عنوانات

## کتاب الطلاق

### پہلا باب ایقاع ووقوع طلاق

### پہلی فصل تلفظ طلاق

(۱) شوہر طلاق کا انکار کرے اور گواہ طلاق دینے کی گواہی دیں تو طلاق واقع ہو جائے گی ........ ۲۹
(۲) "تلاک" کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے ........ 〃
(۳) کسی کے کہلوانے سے کہا "ایک دو تین طلاق دی" اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے؟ ........ ۳۰
(۴) محض دل میں خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ........ ۳۱

### دوسری فصل ۔ طلاق صریح

(۵) میری اس عورت پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے کہنے سے عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی ........ 〃

### تیسری فصل ۔ کنایات

(۶) اگر میرے بغیر تو اپنے باپ کے ہاں ایک روز بھی رہی تو میرے کام کی نہیں اور میں تیرا کچھ نہیں بغیر نیت طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟ ........ ۳۲
(۷) بیوی کو "جاؤ چلی جا" کہنا ........ 〃
(۸) بیوی کو ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی ........ ۳۳
(۹) بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ "اسے مجھ سے کچھ سروکار نہیں" مجھ سے کوئی واسطہ نہیں" ........ ۳۴
(۱۰) بیوی کو کہنا "اپنے باپ کے گھر چلی جا" ........ 〃
(۱۱) بیوی کو یہ کہنا "تجھ سے مجھے کوئی مطلب نہیں" یا "تو ہماری کوئی نہیں" ........ ۳۵
(۱۲) تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے لادعوی رہوں گا ........ ۳۶
(۱۳) اپنی بیوی کے متعلق یوں کہنا کہ یہ عورت میرے لائق نہیں ........ 〃
(۱۴ ـ ۱۵) لفظ چھوڑ دیا کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے یا صریح؟ ........ ۳۷
(۱۶) بیوی کے متعلق یہ کہا کہ 'میں اپنی عورت کو اپنی ماں کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے اسے چھوڑ دیا" کیا حکم ہے؟ ........ ۳۸
(۱۷) "میرے گھر سے چلی جا" طلاق کی نیت سے کہا' تو طلاق ہو گی ورنہ نہیں ........ ۳۹
(۱۸) بیوی کو یہ کہا کہ "میں تم سے بیزار ہوں' میں تم سے اسی وقت علیحدہ ہوتا ہوں" ........ ۴۰
(۱۹) سوال متعلقہ سوال سابق ........ ۴۱
(۲۰) بیوی کو بغیر نیت طلاق' یہ کہنا "نہ تو میری کوئی ہے' اور نہ میں تیرا کوئی ہوں" ........ 〃

www.ahlehaq.org

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۲۱) بیوی کو کہا "تجھ کو چھوڑتا ہوں، میرے گھر سے نکل جا" | ۴۳ |
| (۲۲) بیوی کو تین بار کہا "میں نے تجھ کو چھوڑ دیا" تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟ | ″ |
| (۲۳) بیوی کو کہا "میں نے تجھے تھوک کر چھوڑ دیا" | ۴۴ |
| (۲۴) بیوی کو کہا "جا میرے گھر سے نکل جا" "تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے" | ۴۵ |
| (۲۵) بیوی کو بنیت طلاق یہ کہا "تم سے کوئی تعلق نہیں" تو طلاق پڑ جائے گی | ۴۶ |

## چوتھی فصل ۔ نابالغ کی طلاق

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۲۶) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی | ۴۷ |
| (۲۷) نابالغ کی بیوی کا زنا میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ | ″ |
| (۲۸) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین کی | ۴۸ |
| (۲۹) نابالغ کی بیوی پر نہ نابالغ کی اور نہ اس کے ولی کی طلاق واقع ہوتی ہے | ۴۹ |
| (۳۰) لڑکے کی عمر پندرہ سال ہوگئی ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ | ۵۰ |
| (۳۱) نابالغ نہ خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کا ولی | ″ |
| (۳۲) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی | ۵۱ |

## پانچویں فصل ۔ نسبت یا اضافت طلاق

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۳۳) عورت کی طرف نسبت کئے بغیر طلاق کا حکم | ۵۲ |
| (۳۴) طلاق میں عورت کی طرف ظاہری نسبت ضروری نہیں | ۵۳ |
| (۳۵) بغیر نسبت کے صرف "لفظ طلاق" کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ | ″ |
| (۳۶) غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر زبان سے تین طلاق کا لفظ نکالا، تو کیا حکم ہے؟ | ۵۴ |
| (۳۷) بیوی کا نام بدل کر طلاق دی، تو طلاق واقع نہ ہوگی | ۵۵ |
| (۳۸) ایک طلاق، دو طلاق، سہ طلاق کہا تو کونسی طلاق واقع ہوگی؟ | ۵۶ |
| (۳۹) غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، چار طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟ | ۵۷ |
| (۴۰) بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر صرف لفظ تین طلاق کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی | ۵۸ |
| (۴۱) غصہ کی حالت میں تین بار کہا "میں نے اسے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟ | ″ |
| (۴۲) صرف طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ | ۵۹ |
| (۴۳) تین مرتبہ کہا "میں نے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟ | ۶۰ |
| (۴۴) بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر کہا "ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ | ۶۱ |

www.ahlehaq.org

عنوان - صفحہ

(۴۵) بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر تین مرتبہ یہ الفاظ کہا طلقت طلقت طلقت تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ...... ۶۴
(۴۶) بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر کہا "لو طلاق' طلاق' طلاق" تو کیا حکم ہے؟ ...... ۶۵

## چھٹی فصل۔ کتابت طلاق

(۴۷) ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا' اور شوہر سے انگوٹھا لگوایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ...... ۶۶
(۴۸) زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ...... ۶۷
(۴۹) تم کو طلاق دیتا ہوں طلاق ہے' طلاق طلاق ہے' لکھ کر بیوی کو بھیج دیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ...... //
(۵۰) تحریری طلاق لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ...... ۶۸
(۵۱) شوہر نے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر انگوٹھا لگایا اور دو گواہوں کی گواہی کرائی تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟ ...... ۶۹
(۵۲) طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق واقع ہو گئی ...... ۷۰
(۵۳) والد نے منشی سے طلاق نامہ لکھوایا' اور دھوکہ دیکر شوہر سے دستخط کرایا تو طلاق واقع نہیں ہوئی ...... ۷۱
(۵۴) جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی' بشرطیکہ منہ سے الفاظ طلاق نہ کہے ہوں ...... ۷۳

## ساتویں فصل۔ انشاء' اخبار' اقرار

(۵۵) شوہر کو کہا گیا "تو کہہ کہ ہم نے فلاں کی لڑکی کو طلاق دی" اس نے جواب میں کہا ہم نے قبول کیا تو کیا حکم ہے؟ ...... //
(۵۶) شوہر نے محض والد کے ڈر سے کاغذ لکھ دیا' جب رجسٹرار نے شوہر سے کہا کہ تم نے طلاق دے دی ہے' تو اس نے کہا ہاں دے ہی دی ہے تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ...... ۷۴
(۵۷) سادے اسٹامپ کاغذ پر شوہر نے دستخط کیا' اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر بھیج دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی ...... ۷۵
(۵۸) جب تک طلاق کا تلفظ زبان سے نہیں کیا' محض خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ...... ۷۶
(۵۹) بیوی کو طالقن کہہ کر خطاب کرنے سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں ...... ۷۷
(۶۰) شوہر نے اپنی والدہ سے کہا "اگر تم فلاں کام نہ کرو' تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دیدوں گا" تو کیا حکم ہے ...... ۷۹
(۶۱) "میں اس کو طلاق دیتا ہوں" کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ...... ۷۹
(۶۲) شوہر نے ایک' دو تین طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟ ...... ۸۰

## آٹھویں فصل۔ مطلقہ کا حق میراث

(۶۳) مرض الموت میں شوہر نے بیوی کو طلاق دیدی تو بیوی کو میراث ملے گی یا نہیں؟ ...... ۸۱

www.ahlehaq.org

عنوان ….. صفحہ

### نویں فصل ۔ حاملہ کی طلاق

(۶۴) حالت حمل میں بیوی پر طلاق واقع ہو جاتی ہے ….. ۸۲
(۶۵) حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد بیوی کے نان و نفقہ اور بچوں کی پرورش کا حکم ….. ″
(۶۶) حمل کی حالت میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ ….. ۸۳

### دسویں فصل ۔ عورت کا اخبار، یا انکار، یا لا علمی

(۶۷) بیوی طلاق اور عدت گزارنے کا دعویٰ کرتی ہے، تو کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ ….. ۸۴
(۶۸) تین طلاق کے بعد شوہر کا انتقال ہو گیا اور بیوی تین طلاق کا انکار کرتی ہے، تو کیا کیا جائے گا؟ ….. ″

### گیارہویں فصل

### انشاء اللہ کہہ کر طلاق دینا

(۶۹) لفظ "انشاء اللہ" کے ساتھ دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی ….. ۸۵

### بارہویں فصل

### شہادت و ثبوت طلاق

(۷۰) شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے مگر گواہ ہیں تو کیا حکم ہے؟ ….. ۸۶
(۷۱) کئی دفعہ طلاق دے چکا ہے مگر گواہوں نے انکار کیا، تو کیا حکم ہے؟ ….. ۸۷
(۷۲) میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں اور گواہ تین طلاق کی گواہی دیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ….. ″
(۷۳) بیوی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے مگر گواہ موجود نہیں، تو کیا حکم ہے؟ ….. ۸۹
(۷۴) کسی دوسرے شخص سے ناجائز تعلق رکھنے کی بناء پر نکاح نہیں ٹوٹتا ….. ۹۰
(۷۵) عورت کے اجنبی شخص کے ساتھ بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا ….. ″

### تیرہویں فصل ۔ حالت نشہ کی طلاق

(۷۶) نشہ کی حالت میں تین دفعہ کہا "اس حرام زادی کو طلاق دیتے ہیں" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ….. ۹۱
(۷۷) نشہ پلا کر جب ہوش نہ رہا، طلاق دلوائی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ….. ۹۲
(۷۸) نشہ کی حالت میں طلاق دی، مگر شوہر کو خبر نہیں ہے کہ کتنی طلاق دی تو کیا حکم ہے؟ ….. ۹۳

### چودھویں فصل ۔ طلاق کی اقسام

(۷۹) طلاق بدعی کی آٹھ قسموں کا بیان ….. ۹۴

### پندرہویں فصل ایک مجلس کی تین طلاقیں

(۸۰)(۱) یکبارگی تین طلاق ایک مجلس میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی ….. ۹۵
(۲) حالت حیض میں کہا "میں نے تجھے طلاق بدعی دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟ ….. ″
(۳) حالت غصہ میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ ….. ″

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۸۱) اپنی بیوی سے تین دفعہ کہا "میں نے تجھے طلاق دی" | ۹۷ |
| سولھویں فصل<br>طلاق مشروط بمعافی مہر | |
| (۸۲) مہر کی معافی کی شرط پر طلاق دی اور عورت نے مہر کی معافی سے انکار کر دیا' تو طلاق واقع نہیں ہوئی | ۹۸ |
| سترہویں فصل مطالبہ طلاق | |
| (۸۳)(۱) عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟ | ۹۹ |
| (۲) جب شوہر نے تین طلاقیں دیدیں' تو بیوی پر تینوں واقع ہو گئیں | 〃 |
| اٹھارہویں فصل ۔ تنجیز و تعلیق | |
| (۸۴) تعلیق طلاق میں شرط پائی جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے' ورنہ نہیں | ۱۰۰ |
| انیسویں فصل ۔ تنجیز طلاق | |
| (۸۵) شوہر کی طرف سے بیوی کو طلاق کے اختیار ملنے کے بعد بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہے | ۱۰۱ |
| بیسویں فصل غیر مدخولہ کی طلاق | |
| (۸۶) رخصتی سے قبل طلاق دینا چاہے تو کیا طریقہ ہے | ۱۰۲ |
| اکیسویں فصل ۔ متفرقات | |
| (۸۷) بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا" تو کتنی طلاق واقع ہوئیں؟ | ۱۰۳ |
| (۸۸) حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا | 〃 |
| (۸۹) تین طلاق دینے کے بعد جھوٹے گواہوں کی گواہی سے عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی | ۱۰۴ |
| (۹۰) شوہر نے بیوی سے کہا "میں جانتا ہوں تم طلاق لے لو" تو کیا حکم ہے | ۱۰۵ |
| (۹۱) عورت نے کہا "میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی" تو طلاق واقع نہیں ہوئی | ۱۰۶ |
| (۹۲) جب شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہو گئی | 〃 |
| (۹۳) شوہر نے کئی دفعہ کہا میں نے تجھ کو طلاق دی' بیوی پر تین طلاق مغلظہ واقع ہو گئی | ۱۰۷ |
| (۹۴) صورت مسئولہ میں عورت پر تین طلاق مغلظہ واقع ہو گئی | 〃 |
| (۹۵) شوہر نے بیوی سے تین بار کہا "تم کو چھوڑ دیا" تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟ | ۱۰۸ |
| (۹۶) طلاق یا خلع کے بغیر میاں بیوی میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۰۹ |
| (۹۷) پیر کے کہنے سے کہ "اگر ہماری تابعداری کے خلاف کیا' تو تمہاری عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی" مریدین کی عورتوں پر طلاقیں نہیں پڑتیں | 〃 |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|

## دوسرا باب۔ فسخ وانفساخ

### پہلی فصل۔ شوہر کو سزائے عمر قید ہونا

| | |
|---|---|
| (۹۸) شوہر تین سال کے لئے قید ہو گیا تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۱۰ |
| (۹۹) قیدی کی بیوی کا کیا حکم ہے؟ | ۱۱۱ |
| (۱۰۰) شوہر طلاق نہ دیتا ہے نہ نان ونفقہ تو بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ″ |

### دوسری فصل۔ زوجہ کی نافرمانی

| | |
|---|---|
| (۱۰۱) عورت کے مرتد ہو جانے سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوتی | ۱۱۲ |

### تیسری فصل۔ عدم ادائیگی نان ونفقہ وغیرہ

| | |
|---|---|
| (۱۰۲) نان ونفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۱۳ |
| (۱۰۳) شوہر جب خبر نہ لے تو بیوی تفریق کرا سکتی ہے یا نہیں؟ | ″ |
| (۱۰۴) شوہر نان ونفقہ نہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۱۴ |
| (۱۰۵) نان ونفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کی کیا صورت ہوگی؟ | ″ |
| (۱۰۶) جو شوہر عرصہ نو سال تک عورت کی خبر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟ | ۱۱۵ |
| (۱۰۷) شوہر جب نان ونفقہ نہ دے تو بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ″ |
| (۱۰۸) نان ونفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۱۶ |
| (۱۰۹) نو سال تک جس عورت سے شوہر نے خبر نہ لی اس کا کیا حکم ہے؟ | ۱۱۷ |
| (۱۱۰) کیا حنفی مذہب میں عورت نان ونفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کرا سکتی ہے؟ | ″ |
| (۱۱۱) شوہر بیوی کو نان ونفقہ نہ دے تو اس کی شرعی تدبیر کیا ہے؟ | ۱۱۸ |
| (۱۱۲) شوہر نان ونفقہ نہ دے تو نکاح ثانی کا حکم | ″ |
| (۱۱۳) نان ونفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح کا حکم .............................. | ۱۱۹ |
| (۱۱۴) اگر شوہر بیوی کو نان ونفقہ نہ دے اور حق زوجیت بھی ادا نہ کرے تو امام مالکؒ کے مذہب کے موافق نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے | ۱۲۰ |
| (۱۱۵) نان ونفقہ اور حقوق زوجیت کی عدم ادائیگی کی صورت میں مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ .............................. | ۱۲۱ |
| (۱۱۶) غائب شوہر کی عورت کا حکم .............................. | ″ |

### چوتھی فصل۔ نااتفاقی زوجین

| | |
|---|---|
| (۱۱۷) زوجین کے درمیان نا چاقی اور نان ونفقہ نہ ملنے کی بناء پر نکاح فسخ ہوگا یا نہیں؟ | ۱۲۲ |
| (۱۱۸) شوہر نہ بیوی کو اپنے پاس رکھتا ہے اور نہ اسے طلاق دیتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ | ۱۲۴ |

عنوان صفحہ

(١١٩) بیوی اپنے شوہر کے ہمراہ جانے پر راضی نہیں تو کیا وہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے؟ ١٢٥
(١٢٠) شوہر بیوی کے پاس نہیں جاتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ١٢٦

## پانچویں فصل۔ شوہر کا صغیر السن یا نابالغ ہونا

(١٢١) نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہونے کے ڈر سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟ ........ 〃
(١٢٢) لڑکے کی عمر پندرہ سال ہے مگر اتنی نحیف اور کمزور ہے کہ ہمبستری کے قابل نہیں تو کیا عورت تفریق کرا سکتی ہے ........ ١٢٧
(١٢٣) نابالغ کی بیوی کا نکاح مسلمان حاکم کے ذریعہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں ١٢٨
(١٢٤-١٢٥) نابالغ لڑکے کے ساتھ نابالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو اس کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ 〃

## چھٹی فصل۔ شوہر کا مفقود الخبر ہونا

(١٢٦) مفقود شوہر کی بیوی مسلمان حاکم یا مسلمان دیندار جماعت کی تفریق کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتی ........ ١٢٩
(١٢٧) جہاں مسلمان حاکم نہ ہو وہاں مسلمانوں کی دیندار جماعت کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے ١٣٠
(١٢٨) سوال متعلقہ استفتائے سابق ........ ١٣١
(١٢٩) غیر مسلم حاکم کے ذریعہ مسلمانوں کا نکاح فسخ نہیں ہو سکتا 〃
(١٣٠) شوہر اٹھارہ سال سے لاپتہ ہو تو بیوی نکاح فسخ کرا کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟ ١٣٢
(١٣١) جس عورت کا شوہر چار سال سے لاپتہ ہو تو وہ عورت کیا کرے؟ 〃
(١٣٢) جوان العمر عورت کا شوہر چار سال سے گم ہو گیا ہو تو کیا حکم ہے؟ ١٣٣

## ساتویں فصل۔ عدم کفاءت

(١٣٣) والد نے نابالغ لڑکی کا نکاح حرامی لڑکے سے کرا دیا تو کیا حکم ہے؟ 〃
(١٣٤) شوہر مذہب تبدیل کر کے قادیانی ہو گیا تو عورت کا نکاح فسخ ہو گیا ١٣٥
(١٣٥) جب ہندو عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہوتا یا نہیں؟ ١٣٦
(١٣٦) عاقلہ بالغہ اپنے نکاح میں خود مختار ہے ١٣٧
(١٣٧) مسلمان عورت کا نکاح قادیانی مرد سے جائز نہیں ١٣٨
(١٣٨) شوہر بدطور ہو اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ١٣٩
(١٣٩) شیعہ آدمی نے دھوکہ دے کر نکاح کر لیا تو وہ فسخ ہو گا یا نہیں؟ ١٤٠

## آٹھویں فصل۔ زوج کا مخبوط الحواس یا مجنون ہونا

(١٤٠) پاگل کی بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟ ١٤١
(١٤١) سوال مثل بالا ........

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۱۴۲) [illegible] | ۱۴۲ |
| (۱۴۳) جب شوہر پاگل ہو گیا تو بیوی عدالت سے تفریق کا اختیار لے سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۴۳ |
| (۱۴۴) شوہر پاگل ہو تو بیوی کو تفریق کا حق ہے یا نہیں؟ | ؍؍ |
| (۱۴۵) مجنون کی بیوی کے لئے نان و نفقہ نہیں اور زنا کا بھی خطرہ ہے تو دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۴۴ |
| (۱۴۶) پاگل کی بیوی کیا کرے؟ | ۱۴۵ |
| (۱۴۷) شادی کے بعد شوہر پاگل ہو گیا تو بیوی کتنی مدت کے بعد تفریق کرا سکتی ہے | ۱۴۶ |
| (۱۴۸) شوہر مجنون ہو تو اس کی بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق ہے یا نہیں؟ | ۱۴۷ |
| (۱۴۹) شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق ہے یا نہیں؟ | ؍؍ |
| (۱۵۰) شوہر نے شادی کے وقت جو صورت بتائی تھی عورت کو وہ حق نہیں پہنچتی | ۱۴۸ |

## نویں فصل زوجین کا ظلم اور بد سلوکی

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۱۵۱) ظالم شوہر سے نجات کی کیا صورت ہے | ۱۴۹ |
| (۱۵۲) جو شخص اپنی بیوی کو ایذا دے اس کی بیوی کیا کرے | ؍؍ |
| (۱۵۳) جس عورت کا شوہر نہ طلاق دے نہ اپنے پاس رکھ کر نان و نفقہ اور حقوق زوجیت ادا کرے تو عورت کیا کرے؟ | ۱۵۰ |
| (۱۵۴) نان و نفقہ نہ دینے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے سے شوہر سے نکاح فسخ ہو گا یا نہیں؟ | ۱۵۱ |
| (۱۵۵) شوہر سے مستقل علیحدگی کی صورت میں بیوی کو نکاح فسخ کا حق ہے یا نہیں؟ | ؍؍ |
| (۱۵۶) جو شخص اپنی بیوی سے ناجائز کام کرواتا ہے اور بد اخلاقی سے پیش آتا ہے اور ایذا پہنچاتا ہے تو عورت کیا کرے؟ | ۱۵۲ |
| (۱۵۷)(۱) نکاح کے وقت جو شرط لگائی گئی اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟ | ۱۵۳ |
| (۲) شرائط طے کے بعد ان پر عمل نہ کرنے سے بیوی پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟ | ؍؍ |
| (۱۵۸) جس عورت کا شوہر اس کی خبر گیری نہ کرے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو اس کی بیوی کیا کرے؟ | ۱۵۴ |
| (۱۵۹) دس سال تک جس کے شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا حکم ہے؟ | ۱۵۵ |
| (۱۶۰) جو شوہر عرصہ تک چھوڑ دے اور بیوی کی خبر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟ | ؍؍ |
| (۱۶۱) ظالم شوہر جو بیوی کا جانی دشمن ہو اس سے نجات کی کیا صورت ہو گی؟ | ۱۵۶ |

## دسویں فصل تعدد ازدواج

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۱۶۲) نکاح ثانی کسی وجہ سے عیب ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے عورت کو نکاح فسخ کرنے کا حق نہیں | ۱۵۷ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| **گیارہویں فصل۔ حرمت مصاہرة** | |
| (۱۶۳) [illegible] | ۱۵۷ |
| بارہویں فصل۔ [illegible] | |
| (۱۶۴) [illegible] | ۱۵۸ |
| (۱۶۵)(۱) کلمات کفر [illegible] | ۱۵۹ |
| (۲) [illegible] | 〃 |
| (۳) [illegible] | 〃 |
| (۴) [illegible] | 〃 |
| (۱۶۶) [illegible] | ۱۶۰ |
| (۱۶۷) [illegible] | 〃 |
| تیرہویں فصل۔ [illegible] | |
| (۱۶۸) [illegible] | ۱۶۲ |
| [illegible] | |
| (۱۶۹) [illegible] | ۱۶۳ |
| [illegible] | |
| (۱۷۰) [illegible] | ۱۶۴ |
| (۱۷۱) [illegible] | ۱۶۵ |
| (۱۷۲) [illegible] | ۱۶۶ |
| [illegible] | |
| [illegible] فصل۔ غیر مسلم حاکم کا فیصلہ | |
| (۱۷۳) موجودہ دور حکومت میں حاکم غیر [illegible] | 〃 |
| تیسرا باب [illegible] | |
| (۱۷۴) [illegible] | ۱۶۷ |
| (۱۷۵) [illegible] | ۱۶۸ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۱۷۶) عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا | ۱۶۸ |
| (۱۷۷) خلع سے بائن طلاق واقع ہوتی ہے شوہر کو بوقت خلع کس قدر رقم لینی جائز ہے اور خلع کے بعد عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ | ۱۶۹ |
| **چوتھا باب**<br>**پہلی فصل مرتد اور مرتدہ** | |
| (۱۷۸) مرتدہ دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ | ۱۷۰ |
| (۱۷۹) شخص مذکور کی بیوی جو مرتد ہو کر پھر مسلمان ہو گئی تو دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ″ |
| (۱۸۰) غیر مذہبی رسوم میں خوشی سے شرکت باعث ارتداد ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پہلے والے مسلمان شوہر کے پاس رہ سکتی ہے؟ | ۱۷۱ |
| (۱۸۱) جو عورت نکاح سے بچنے کے لئے مرتد ہو گئی دوبارہ مسلمان ہو کر کسی دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۷۲ |
| (۱۸۲) تین طلاق کے بعد عورت مرتد ہو جائے تو حلالہ ساقط نہیں ہوتا | ۱۷۳ |
| (۱۸۳) مطلقہ ثلاثہ مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے تو پہلا شوہر بغیر حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا | ″ |
| (۱۸۴) کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۱۷۵ |
| (۱۸۵) شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا | ″ |
| (۱۸۶) اللہ اور رسول کا انکار باعث ارتداد ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۱۷۶ |
| (۱۸۷) مسلمان میاں بیوی مرزائی ہو گئے پھر دوبارہ مسلمان ہو گئے تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ | ۱۷۷ |
| (۱۸۸-۱۸۹) عورت شخص مذکور سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہو گئی تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ″ |
| (۱۹۰) شوہر یا بیوی کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے | ۱۷۸ |
| (۱۹۱) شوہر کے ظلم کی وجہ سے عورت عیسائی ہو گئی تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۷۹ |
| (۱۹۲) خود کو کافر و مرتد کہنا باعث ارتداد ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۱۸۰ |
| (۱۹۳) عورت عیسائی ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا، دوبارہ مسلمان ہو کر دوسرے مرد سے نکاح | |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۸۱ |
| (۱۹۴) عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دینے والا خود بھی مرتد ہے اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۱۸۲ |
| (۱۹۵) عورت مرتد ہو کر مسلمان ہو جائے تو دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ۱۸۳ |
| (۱۹۶) شوہر کی بدسلوکی سے تنگ آ کر جو عورت مرتد ہوئی مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟... | ۱۸۵ |
| (۱۹۷) عورت مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے.. | 〃 |
| (۱۹۸) عورت خاوند سے خلاصی کی غرض سے مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟ | ۱۸۶ |
| (۱۹۹) مرزائی لڑکی نے پھر مسلمان ہو کر [illegible] کا نکاح [illegible] مرزائی [illegible] سے کر دیا تو کیا حکم ہے؟ | ۱۸۷ |
| (۲۰۰) نبی کی شان میں گستاخی کرنے والی عورت کا حکم | ۱۸۹ |
| (۲۰۱) بیوی مرتد ہوئی اور حالت ارتداد میں بچہ پیدا ہوا | ۱۹۰ |
| (۲۰۲) عورت مذہب تبدیل کرے تو نکاح سے نکل جاتی ہے اور مسلمان ہو کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟ | 〃 |
| (۲۰۳) شوہر کے مظالم کی وجہ سے مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟. | ۱۹۱ |
| (۲۰۴) شوہر کے مظالم کی وجہ سے مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟ | 〃 |
| (۲۰۵) شوہر کے [illegible] مذہب تبدیل کرنے کی تمنا [illegible] مشہور ہونے کی وجہ سے بیوی نے دوسری شادی کر لی تو کیا حکم ہے؟ | ۱۹۲ |
| دوسری فصل [illegible] بیان حضرت مفتی اعظم | |
| پانچواں باب مفقود الخبر | |
| (۲۰۶) شوہر تین سال سے لاپتہ ہو تو دوسری شادی کا کیا حکم ہے؟ | ۲۳۲ |
| (۲۰۷) گمشدہ شوہر کی بیوی دوسری شادی کرنے کے لئے فسخ کی مختار ہے یا نہیں؟ | 〃 |
| (۲۰۸)(۱) جس کا شوہر [illegible] سے لاپتہ ہو [illegible] دوسری [illegible] ہے؟ | ۲۳۵ |
| (۲) مفقود شوہر کی بیوی کتنے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کرے؟ | 〃 |
| (۲۰۹) جوان العمر عورت جس کا شوہر کافی دنوں سے لاپتہ ہے [illegible]؟ | ۲۳۶ |
| (۲۱۰)(۱) مفقود شوہر کی بیوی [illegible]؟ | 〃 |
| (۲) پہلے شوہر کے آنے کے بعد بیوی [illegible] یا نہیں | 〃 |
| (۳) [illegible] نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ | ۲۳۸ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۲۱۲) [illegible] | ۲۳۸ |
| (۲۱۳) [illegible] | ۲۳۹ |
| (۲۱۴) [illegible] | ″ |
| (۲۱۵) [illegible] | ۲۴۰ |
| (۲۱۶) [illegible] | ″ |
| (۲۱۷) [illegible] | ۲۴۱ |
| (۲۱۸) [illegible] | ″ |
| (۲۱۹) [illegible] | ۲۴۲ |
| (۲۲۰) [illegible] | ۲۴۳ |
| (۲۲۱) [illegible] | ″ |
| (۲۲۲) [illegible] | ۲۴۴ |
| (۲۲۳) [illegible] | ۲۴۵ |
| (۲۲۴) [illegible] | ″ |
| (۲۲۵) [illegible] | ۲۴۶ |
| (۲۲۶) [illegible] | ″ |
| (۲۲۷) [illegible] | ″ |
| (۲۲۸) [illegible] | ۲۴۷ |
| (۲۲۹) [illegible] | ″ |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| **چھٹا باب عنین** | |
| (۲۳۰) نامرد کی بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کرا سکتی ہے | ۲۴۹ |
| (۲۳۱) جس عورت کا شوہر نامرد ہو وہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟ ........................... | 〃 |
| (۲۳۲) نابالغی میں نامرد سے نکاح ہو گیا اب بالغ ہونے کے بعد کیا کرے؟ ........... | ۲۵۰ |
| (۲۳۳) جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو وہ کیا کرے؟ .................... | ۲۵۱ |
| (۲۳۴) نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے؟ .............................. | 〃 |
| (۲۳۵) [illegible] میں نامرد کی بیوی کی تفریق کی صورت کیا ہے جب کہ قاضی شرعی موجود نہیں | 〃 |
| (۲۳۶) نامرد سے نکاح ہو جانے کے بعد [illegible] ................................. | ۲۵۲ |
| (۲۳۷) نامرد کی بیوی کی تفریق بذریعہ طلاق یا حکم قاضی ہو سکتی ہے ان کے بغیر دوسرا نکاح درست نہیں | 〃 |
| **ساتواں باب۔ تحریری طلاق** | |
| (۲۳۸) کوئی مرد بعد طلاق [illegible] تو کون سی طلاق واقع ہوگی | ۲۵۳ |
| (۲۳۹) غصہ کی حالت میں بیوی کو طلاق لکھنے سے کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟ | ۲۵۵ |
| (۲۴۰) معلق طلاق میں جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق نہیں ہوئی | ۲۵۶ |
| (۲۴۱) طلاق نامہ خود لکھنے یا دوسرے سے لکھوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے | ۲۵۷ |
| (۲۴۲) شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا دوسرے سے لکھوایا تو کیا حکم ہے؟ | ۲۵۸ |
| (۲۴۳) صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے | ۲۵۹ |
| (۲۴۴) شوہر سے جبراً طلاق نامہ لکھوایا [illegible] زبان سے کچھ نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوتی | 〃 |
| (۲۴۵) زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی نوٹ لکھوالے تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی | ۲۶۰ |
| (۲۴۶) شوہر طلاق خود لکھنے یا دوسرے سے لکھوانے کا اقرار کرتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟ | ۲۶۱ |
| (۲۴۷) سادے کاغذ پر [illegible] طلاق نامہ [illegible] تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ | 〃 |
| **آٹھواں باب طلاق بالاکراہ** | |
| (۲۴۸) جبراً طلاق دلوانے سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟ .............................. | ۲۶۲ |
| (۲۴۹) صورت مسئولہ میں نکاح قائم ہے اور طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ | ۲۶۳ |
| (۲۵۰) جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق نہیں ہوتی | ۲۶۴ |
| (۲۵۱) زبردستی طلاق دلوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے الفاظ طلاق ادا نہ ہوں | 〃 |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۲۵۲) جبراً شوہر سے طلاق لکھوا لینے سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوتی | ۲۶۵ |
| (۲۵۳) زبردستی طلاق دلوانے سے یا نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ | ۲۶۶ |

## نواں باب لعان

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۲۵۴) شوہر بیوی پر ناجائز تعلقات کا الزام لگاتا ہے اور بیوی انکار کرتی ہے | ۲۶۷ |
| (۲۵۵) شوہر نے بیوی پر تہمت لگائی تو اب بیوی تفریق کرا کر دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو کیا حکم ہے؟ | ۲۶۹ |
| (۲۵۶) بیوی کو شوہر نے زنا کی تہمت لگائی تو دونوں کے درمیان لعان ہوگا | ۲۷۰ |
| (۲۵۷) لعان کے لئے دارالاسلام اور قاضی شرعی کا ہونا شرط ہے | ۲۷۱ |

## دسواں باب تعلیق

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۲۵۸) طلاق کو بھائیوں سے روپیہ نہ ملنے پر معلق کیا تو روپیہ نہ ملنے پر طلاق واقع ہو جائے گی | ۲۷۳ |
| (۲۵۹) معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب بعد طلاق عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر معاف نہیں کیا | ″ |
| (۲۶۰) شوہر نے کہا "اگر تم میرے گھر سے اپنے گھر چلی گئیں تو اب میرا تم سے تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا" تو کیا حکم ہے؟ | ۲۷۴ |
| (۲۶۱) اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر چھ ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے پھر نفقہ نہ دیا | ۲۷۵ |
| (۲۶۲) مشروط طلاق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے | ″ |
| (۲۶۳) جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوئی | ۲۷۷ |
| (۲۶۴) شوہر نے کہا "اگر کبھی بدمعاشیوں تو میری بیوی پر طلاق ہے" تو کیا حکم ہے؟ | ۲۸۲ |
| (۲۶۵) نکاح نامے میں لکھوائی گئی شرطوں کی خلاف ورزی... | ۲۸۳ |
| (۲۶۶) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ مذکور نہیں دیا تو تجھ پر تین طلاق ہے" کیا حکم ہے؟ | ″ |
| (۲۶۷) جس شرط پر طلاق کو معلق کیا وہ شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں | ۲۸۴ |
| (۲۶۸) شوہر نے بیوی سے کہا "ابھی واپس نہ جاؤ" "تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں | ۲۸۶ |
| (۲۶۹) نکاح سے پہلے کہا "اگر میں نے جھوٹ بولا تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے" | ۲۸۷ |
| (۲۷۰) مہر نفقہ عدت وغیرہ کی معافی کی شرط پر طلاق ........ | ″ |
| (۲۷۱) شوہر نے کہا "اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ تجھ پر تین طلاق پڑ جائیں گی" تو کیا حکم ہے؟ | ۲۸۸ |
| (۲۷۲) اگر اپنی بیوی کو ماہانہ خرچ نہ دیا تو ایک ماہ انتظار کے بعد تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی | |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| تو کیا حکم ہے؟ | ۲۸۹ |
| (۲۷۳) طلاق کو کسی کام کے کرنے پر معلق کیا، اب اس کام کو کرنے سے بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟ .................... | ۲۹۰ |
| (۲۷۴) اگر میں نے اس قسم کی کارروائی کی یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ | ۲۹۲ |
| (۲۷۵) اگر تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں، چھوڑ کر چلا گیا | ۲۹۳ |
| (۲۷۶) اگر بیوی کی اجازت کے بغیر میرے گھر سے گئی تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی | ۲۹۴ |
| (۲۷۷) اگر فلاں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی، تو کیا حکم ہے؟ | ۲۹۵ |
| (۲۷۸) فلاں کی لڑکی سے جب میرا نکاح کسی اور سے ہوگا تو میری طرف سے اس پر فوراً تین طلاقیں پڑ جائیں گی.................... | ۲۹۶ |
| (۲۷۹) شوہر نے کہا "اگر تیرے سوا کوئی اور بیاہ کرنے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں" یہ تعلیق طلاق ہے یا تنجیز.................... | ۲۹۷ |
| (۲۸۰) اگر میں کسی مدرسہ کو تمہاری اجازت کے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری بیوی کو تین طلاق ہو جائیں گی.. | 〃 |
| (۲۸۱) شوہر نے کہا "اگر میں پنچوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو یہی تحریر میری طلاق سمجھی جائے" تو کیا حکم ہے؟.................... | ۲۹۹ |
| (۲۸۲) جو کوئی معاہدہ کی خلاف ورزی کرے گا وہ اپنی عورت کو طلاق دے دیگا، تو خلاف ورزی پر طلاق ہوگی یا نہیں؟.................... | 〃 |
| (۲۸۳) اگر میں تم سے ملوں یا کسی کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے، تو تم سے ملنے سے بیوی پر طلاق پڑ جائے گی.................... | ۳۰۰ |
| (۲۸۴) اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو تجھ پر طلاق اضافی ہوگی ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟.... | ۳۰۱ |
| (۲۸۵) اگر میں نے رکھوں تو کسی پر تین طلاق، نکاح کرنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی | ۳۰۳ |
| (۲۸۶) (۱) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر طلاق ہے" | ۳۰۴ |
| (۲) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا" | 〃 |
| (۲۸۷) اگر آج سے تو نے میرے سامنے زمین پر پیر پٹخے تو میری طرف سے تین طلاق ہے | ۳۰۵ |
| (۲۸۸) گاؤں کے باشندوں نے متفق ہو کر کہا کہ اگر کوئی پنچایت سے الگ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق | 〃 |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۲۸۹) اگر میں ان شرائط میں خلاف ورزی کروں [illegible] روپیہ [illegible] طلاق معلقہ [illegible] | ۳۰۶ |
| (۲۹۰) دس روپیہ ماہوار نہ دوں یا [illegible] بلا اختیار [illegible] میری [illegible] <br> تو [illegible] طلاق [illegible] | ۳۰۷ |
| (۲۹۱) اگر حسب اقرار نامہ کے بیوی [illegible] نان ونفقہ [illegible] تو [illegible] <br> بادعوی ہو جائیں گے" کیا حکم ہے؟ | ۳۰۸ |
| (۲۹۲) شوہر نے بیوی سے کہا [illegible] اپنے [illegible] کیا حکم ہے؟ | ۳۰۹ |
| (۲۹۳) جب تک تم اس شہر میں [illegible] میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق | ۳۱۰ |
| (۲۹۴) سوال متعلقہ استفتائے سابق | ۳۱۱ |
| (۲۹۵) مشروط طلاق میں شرط [illegible] طلاق [illegible] | ۳۱۲ |
| (۲۹۶) اگر سوا مہینہ کے اندر اندر تمہارے نان [illegible] <br> نہ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو طلاق سمجھے | ء |
| (۲۹۷) شرائط لکھنے کے بعد عمل نہ کرنے [illegible] | ۳۱۴ |
| (۲۹۸) شوہر نے بیوی سے کہا [illegible] <br> [illegible] تین دفعہ طلاق [illegible] کیا حکم ہے؟ | ۳۱۵ |
| (۲۹۹) شرائط نامہ کی خلاف ورزی کا حکم | ۳۱۶ |
| (۳۰۰) میں فلانی عورت سے نکاح کروں تو [illegible] <br> تعلیق کے ہیں یا ظہار کے؟ | ۳۱۸ |
| (۳۰۱) شوہر نے کہا "اگر ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی [illegible] تم کو طلاق دیتے ہیں <br> تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ | ۳۱۹ |
| (۳۰۲) اقرار نامہ کے خلاف کرنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں | ء |
| (۳۰۳) شوہر نے کہا "اگر میرے گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی [illegible] تو میں نے اس کو طلاق دی" <br> تو کیا حکم ہے؟ | ۳۲۰ |
| (۳۰۴) میں تمہاری اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کروں گا اگر کروں تو اس بیوی پر [illegible] <br> طلاق واقع ہو گی.. | ۳۲۱ |
| (۳۰۵) نکاح کی طرف نسبت [illegible] تعلیق کی تو شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں | ۳۲۲ |
| (۳۰۶) شوہر نے بیوی سے کہا [illegible] ہفتے کے اندر [illegible] تو طلاق ہو جائے گی [illegible] <br> طلاق [illegible] کیا حکم ہے؟ | ۳۲۴ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۳۰۷) شوہر نے بیوی کے [illegible] میں [illegible] بچے [illegible] طلاق [illegible] یا حکم ہے؟ | ۳۲۹ |
| (۳۰۸) [illegible] طلاق طلاق [illegible] ہے؟ | ۳۳۰ |
| (۳۰۹) [illegible] | ۳۳۱ |
| (۳۱۰) [illegible] اس بات کی قول [illegible] طلاق [illegible] | 〃 |
| (۳۱۱) [illegible] | ۳۳۲ |
| (۳۱۲) [illegible] طلاق [illegible] یا نہیں؟ | ۳۳۳ |
| (۳۱۳) [illegible] طلاق [illegible] زمین کاشت کریں گے [illegible] طلاق [illegible] | ۳۳۴ |
| (۳۱۴) [illegible] تو [illegible] طلاق [illegible] تو کیا حکم ہے؟ | 〃 |

## پندرہواں باب تفویض

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۳۱۵) [illegible] طلاق [illegible] یا نہیں؟ | ۳۳۵ |
| (۳۱۶) اس دن تک تمہیں [illegible] تو تم کو طلاق کا اختیار ہے تو کیا حکم ہے؟ | ۳۳۶ |
| (۳۱۷) [illegible] اختیار دیا تو اس اختیار کے بعد اس کی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ | ۳۳۷ |
| (۳۱۸) [illegible] طلاق [illegible] یا نہیں؟ | |
| (۳۱۹) شوہر بیوی کو طلاق کا اختیار دے [illegible] تو عورت کو طلاق کا حق حاصل ہوتا ہے | ۳۳۹ |
| (۳۲۰) [illegible] تو تم کو اختیار ہے اس کے بعد عورت [illegible] طلاق [illegible] | ۳۴۰ |

## سولہواں باب طلاق مغلظہ اور حلالہ

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۳۲۱) [illegible] کے بعد [illegible] یا نہیں؟ | ۳۴۱ |
| (۳۲۲) تین طلاق [illegible] تو کیا حکم ہے؟ | 〃 |
| (۳۲۳) [illegible] طلاق [illegible] نہیں تو کیا حکم ہے؟ | ۳۴۲ |
| (۳۲۴) تین طلاق کے بعد [illegible] یا نہیں؟ | ۳۵۳ |
| (۳۲۵) تین طلاق کے بعد [illegible] ہے؟ | 〃 |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۳۲۶) بیوی کے نام لئے بغیر کئی بار کہا کہ "میں نے اس کو طلاق دی" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ | ۳۵۴ |
| (۳۲۷) ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ رجوع کا فتویٰ کیسا ہے؟ | 〃 |
| (۳۲۸) ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد حالت ضرورت شدیدہ میں دوسرے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں؟ | ۳۵۵ |
| (۳۲۹) ایک بارگی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟ | ۳۵۷ |
| (۳۳۰) شوہر نے ایک ہی مجلس میں کہا "طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے" تو کونسی اور کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟ | 〃 |
| (۳۳۱) تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ نکاح درست نہیں ہے | ۳۵۹ |
| (۳۳۲) تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے؟ | ۳۶۰ |
| (۳۳۳) تین طلاق جدا جدا کر کے تین مرتبہ دی تو کیا حکم ہے؟ | 〃 |
| (۳۳۴) غصے میں گالی دیگر کہا طلاق طلاق طلاق، مگر طلاق کی نیت نہیں تھی | ۳۶۱ |
| (۳۳۵) جب تین طلاق دی تو طلاق مغلظہ ہوئی بغیر حلالہ رجوع جائز نہیں | ۳۶۲ |
| (۳۳۶) حلالہ میں ہمبستری شرط ہے بغیر صحبت کے طلاق دے تو پہلے شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی | ۳۶۳ |
| (۳۳۷) تین دفعہ سے زیادہ طلاق دی تو کونسی طلاق واقع ہوتی ہے؟ | ۳۶۵ |
| (۳۳۸) ایک مجلس میں تین طلاق دی اب رجوع کرنا چاہتا ہے تو کیا حکم ہے؟ | 〃 |
| (۳۳۹) کہا "ایک دو تین طلاق دیتا ہوں" تو کیا حکم ہے؟ | ۳۶۷ |
| (۳۴۰) تین دفعہ طلاق طلاق طلاق کہہ دیا تو کونسی طلاق واقع ہوئی؟ | ۳۶۸ |
| (۳۴۱) مطلقہ مغلظہ جو زنا سے حاملہ تھی کسی سے نکاح کیا پھر جماع کے بعد طلاق دے دی تو شوہر اول کے لئے حلال ہوئی یا نہیں؟ | 〃 |
| (۳۴۲) شوہر نے یہ الفاظ لکھے "[illegible] تحریری [illegible] طلاق ایک دو تین ہیں" آج سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں تو کیا حکم ہے؟ | ۳۶۹ |
| (۳۴۳) جس عورت سے زنا کیا اس سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟ | 〃 |
| (۳۴۴) حاملہ عورت کو تین طلاق دی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ | 〃 |
| (۳۴۵) غصے میں بیوی کو تین چار مرتبہ طلاق دی تو کیا حکم ہے؟ | ۳۷۰ |
| (۳۴۶) اگر بیوی سے کہا طلاق دیدی دیدی دیدی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟ | ۳۷۱ |
| (۳۴۷) شوہر نے نشے میں کسی کے دھمکانے پر بیوی کو طلاق دی تو کونسی طلاق واقع ہوئی؟ | 〃 |
| (۳۴۸) شوہر نے بیوی سے کہا بدتمیز تو تین طلاق مگر نیت تین طلاق کی نہ تھی | |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| تو کتنی طلاق واقع ہوئی ؟.. | ۳۷۲ |
| (۳۴۹) تین طلاق کے بعد میاں بیوی کا ساتھ رہنا جائز نہیں | " |
| (۳۵۰) تین طلاق تو تینوں ہی واقع ہو گئیں | ۳۷۳ |
| (۳۵۱) شوہر نے بیوی کو تین بار طلاق طلاق طلاق کہہ کر طلاق نامہ دیا تو کتنی طلاق واقع ہوئی اب رجوع کرنے کی کیا صورت ہے ؟ | ۳۷۴ |
| (۳۵۲) شوہر نے کہا "میں نے اس بدذات کی بیٹی کو شرعیہ طلاق دیدیا ہے" تو کتنی طلاق واقع ہوئی ایک یا تین ؟ | " |
| (۳۵۳) شوہر نے کہا "میں نے بیوی کو طلاق دی طلاق دی طلاق دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی ؟ | ۳۷۵ |
| (۳۵۴) طلاق اور مہر کے متعلق احکام | ۳۷۶ |
| (۳۵۵) تین طلاق کے بعد عورت عدت پوری کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے | ۳۷۸ |
| (۳۵۶) حلالہ میں جب شوہر ثانی بغیر صحبت کے طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی | " |
| (۳۵۷) تین طلاق کے بعد عورت مرتد ہو گئی پھر مسلمان ہو کر پہلے شوہر سے بغیر حلالہ کے شادی کر سکتی ہے یا نہیں ؟ | ۳۷۹ |
| (۳۵۸) حنفی کے لئے تین طلاق کی صورت میں اہل حدیث مسلک پر عمل جائز ہے یا نہیں ؟ | " |
| (۳۵۹) حلالہ کی کیا تعریف ہے اور حلالہ کرنے والے کا کیا حکم ہے ؟ | ۳۸۰ |

## تیرھواں باب

## طلاق بائن اور رجعی

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۳۶۰) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے" بیوی نے جواب میں کہا اچھا مجھے طلاق دیدو تو کیا حکم ہے ؟ | ۳۸۱ |
| (۳۶۱) بیوی تین طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر دو کا تو کتنی طلاق واقع ہوئی ؟ | ۳۸۲ |
| (۳۶۲) طلاق رجعی میں عدت کے اندر رجوع کرنے سے رجعت ہو جاتی ہے یا نہیں ؟ | " |
| (۳۶۳) شوہر نے کہا "میں نے آزاد کیا" تو کون سی طلاق واقع ہوئی ؟ | " |
| (۳۶۴) دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح سے ہوگا ؟ ............ | ۳۸۴ |
| (۳۶۵) شوہر نے کہا "میں نے تجھے طلاق دی تو میری بہن کی مانند ہے" تو ان الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوئی ؟ | " |
| (۳۶۶) شوہر نے بیوی سے کہا جا میں نے طلاق دی "تو اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی ؟ | ۳۸۵ |
| (۳۶۷) میں نے تجھ کو چھوڑ دیا "صریح ہے یا کنایہ بنگال میں اس کے کہنے کا رواج ہے ؟ . . . . | ۳۸۶ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۳۶۸) تین مرتبہ لفظ حرام کہا تو کتنی طلاق اور کون سی طلاق واقع ہوئی ؟ | ۳۸۷ |
| (۳۶۹) شوہر نے بیوی سے [illegible] میں کہا "آٹھ آنے کی طلاق لے لو" تو بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں ؟ | ۳۸۸ |
| (۳۷۰) طلاق رجعی کے بعد اپنی بیوی سے صحبت کی تو رجعت ہوئی یا نہیں ؟ | // |
| (۳۷۱) طلاق دیدوں گا" "دیدی" دونوں کہنے کے بعد دوبارہ طلاق طلاق کہا" تو کون سی طلاق واقع ہوئی ؟ | ۳۸۹ |
| (۳۷۲) تین بار طلاق دینے کے بعد شوہر کو حق رجعت نہیں رہتا | // |
| (۳۷۳) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "میں نے تم کو طلاق دیدیا میرے گھر سے نکل جاؤ" تو بیوی پر کون سی طلاق واقع ہوئی ؟ | ۳۹۰ |
| (۳۷۴) شوہر نے بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دی دی دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی ؟ | // |
| (۳۷۵) جھگڑے کے وقت [illegible] کہا "تم اپنی عورت کو طلاق دیدو" بیوی کے والد نے کہا "دیدے" شوہر نے کہا "دیدیا" تو کیا حکم ہے ؟ | ۳۹۱ |
| (۳۷۶) طلاق رجعی کا حکم طلاق بائن اور طلاق مغلظہ سے جدا ہے | // |
| چودھواں باب جنون اور طلاق مجنون | |
| (۳۷۷) [illegible] شوہر مجنون ہو [illegible] تو عورت کیا کرے ؟ | ۳۹۲ |
| (۳۷۸) [illegible] فسخ [illegible] کا اختیار اور حق ہے یا نہیں ؟ | ۳۹۳ |
| (۳۷۹) پاگل کی بیوی [illegible] دوسری شادی کا حق ہے یا نہیں ؟ | // |
| (۳۸۰) [illegible] ہو جائے تو [illegible] فسخ ہو گا یا نہیں ؟ | ۳۹۴ |
| (۳۸۱) [illegible] کی بیوی کیا کرے ؟ | ۳۹۵ |
| پندرھواں باب عدت اور نفقہ عدت | |
| (۳۸۴) رخصتی سے [illegible] طلاق دے تو ایسی عورت پر عدت نہیں | ۳۹۶ |
| (۳۸۵) مطلقہ عورت کی عدت کا نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے | // |
| (۳۸۶) جس شوہر کا انتقال ہو اس کی عورت وہیں عدت گزارنی چاہئے ؟ | ۳۹۷ |
| (۳۸۷) مجبوری اور خوف ہو تو شوہر کے گھر کے بجائے والدین کے یہاں عدت گزارے | // |
| (۳۸۸) دوسرے شوہر نے عدت میں نکاح کیا تو یہ نکاح فاسد ہے اور وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوئی | // |
| (۳۸۹) ایام عدت میں کسی عورت کا [illegible] عقد ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟ | ۳۹۸ |
| (۳۹۰) ایام عدت میں نکاح حرام ہے | ۳۹۹ |
| (۳۹۱) زمانہ عدت میں کیا گیا نکاح [illegible] | // |

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| (۳۹۲) طلاق اور وفات کی عدت میں فرق کیوں؟…………………… | ۴۰۰ |
| (۳۹۳) عدت کے اندر نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا | ۴۰۱ |
| (۳۹۴) جس عورت کو [illegible] مدت تک حیض نہ آئے اس کی عدت کیا ہے | 〃 |
| (۳۹۵) طلاق کے تیس دن بعد دوسرے شوہر سے نکاح | ۴۰۲ |
| (۳۹۶) عدت وفات میں ضرورت شدیدہ کے وقت عورت گھر سے نکل سکتی ہے | ۴۰۳ |
| (۳۹۷) کافرہ عورت مسلمان ہونے کے بعد کسی مسلمان سے شادی کرے تو عدت ضروری ہے یا نہیں؟ | 〃 |
| (۳۹۸) عدت سے متعلق چند [illegible] | ۴۰۴ |
| (۳۹۹) [illegible] عدت [illegible] | ۴۰۵ |
| (۴۰۰) [illegible] عدت [illegible] | 〃 |
| (۴۰۱) [illegible] | ۴۰۶ |
| (۴۰۲) [illegible] عدت [illegible] | 〃 |
| (۴۰۳) [illegible] عدت [illegible] | ۴۰۷ |
| (۴۰۴) [illegible] عدت [illegible] | ۴۰۸ |
| (۴۰۵) عورت [illegible] عدت [illegible] | ۴۱۰ |
| (۴۰۶) عدت [illegible] | ۴۱۲ |
| (۴۰۷) عدت وفات میں بیوی کا نان ونفقہ شوہر کے ترکہ میں سے نہیں دیا جائے گا | ۴۱۳ |
| (۴۰۸) مطلقہ عورت عدت [illegible] ہوتی ہے وہ حرام ہے……… | 〃 |
| (۴۰۹) مطلقہ عورت عدت طلاق میں کسی مجبوری کی وجہ سے گھر سے نکل سکتی ہے یا نہیں؟ | ۴۱۴ |
| (۴۱۰) ایام عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے | 〃 |
| (۴۱۱) شوہر کے انتقال کے وقت بیوی جہاں تھی وہاں عدت گزارے۔ | ۴۱۵ |
| (۴۱۲) جب تک عورت ایسی عمر میں ہے جس میں حیض آنے کے قابل ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ | 〃 |
| (۴۱۳) عدت کے دوران جو نکاح [illegible] | ۴۱۶ |
| (۴۱۴) عدت کے بارے میں [illegible] | 〃 |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۴۱۵) جس عورت کو طویل عرصے سے حیض نہ آتا ہو اس کو امام مالک کے مسلک پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟.. | ۴۱۷ |
| (۴۱۶) عدت پوری ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی ہو تو نکاح جائز نہیں | ۴۱۸ |
| (۴۱۷) شوہر کے منکر ہونے کے باوجود عورت پر طلاق کے بعد عدت لازم ہے | ۴۲۰ |
| (۴۱۸) انقضائے عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے.................... | 〃 |
| (۴۱۹) مدخولہ عورت پر طلاق کے بعد عدت گزارنی ضروری ہے اگرچہ وہ سال بھر سے شوہر سے الگ رہتی ہو.................... | ۴۲۱ |
| (۴۲۰) عدت وفات چار ماہ دس دن ہے اس سے پہلے جو نکاح ہو وہ باطل ہے | ۴۲۲ |
| (۴۲۱) حاملہ عورت کی عدت بچہ کی پیدائش سے پوری ہوتی ہے اگرچہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو | 〃 |
| (۴۲۲) زانیہ عورت سے شوہر نے نکاح کیا تو اس پر کوئی عدت لازم نہیں | ۴۲۳ |
| (۴۲۳) ایک عورت کو دو سال سے حیض نہیں آیا اس کی عدت کیسے پوری ہوگی؟ | 〃 |
| (۴۲۴) مطلقہ عورت کو شوہر کے گھر میں عدت گزارنی لازم ہے.................... | 〃 |
| (۴۲۵) زمانہ عدت کا نفقہ بذمہ شوہر لازم ہے | ۴۲۴ |
| ساتواں باب حضانت | |
| (۴۲۶) بچوں کا حق پرورش اور نان و نفقہ | 〃 |
| (۴۲۷) گزشتہ زمانہ کا نفقہ بغیر قضائے قاضی یا رضائے شوہر واجب نہیں | ۴۲۵ |
| (۴۲۸) مطلقہ عورت بچے کے باپ سے زمانہ گزشتہ کے اخراجات کا مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں؟ | 〃 |
| (۴۲۹) بچوں کا خرچہ پرورش باپ کے ذمہ ہے، باقی گزشتہ مدت کا نفقہ اس کے ذمہ واجب نہیں | 〃 |
| (۴۳۰) باپ نہ ہونے کی صورت میں نابالغ کا نفقہ اس کے دادا پر واجب ہے | ۴۲۶ |
| (۴۳۱) ماں سے حضانت کا حق [illegible] | 〃 |
| (۴۳۲) پرورش کا حق ماں کو جب تک ہے اس وقت تک باپ پر خرچہ پرورش لازم ہے | ۴۲۷ |
| (۴۳۳) ماں کے ہوتے ہوئے چچا کو حق پرورش نہیں | 〃 |
| (۴۳۴) ماں جب غیر سے شادی کرے تو اس کا حق پرورش ختم ہو جاتا ہے | ۴۲۸ |
| (۴۳۵) نابالغوں کا حق پرورش | ۴۲۹ |
| (۴۳۶) لڑکی کی پرورش کی مدت کیا ہے اس کی حد کیا مقرر ہے؟ | 〃 |
| (۴۳۷) حق پرورش کی مدت | ۴۳۰ |
| (۴۳۸) نابالغ کا حق پرورش کس کو ہے؟ | ۴۳۱ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۴۳۹) سات سال کے بعد باپ لڑکے کو اس کی نانی سے لے سکتا ہے | ۴۳۱ |
| (۴۴۰) بچہ کی پرورش کے متعلق ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب | ۴۳۳ |
| (۴۴۱) ماں کے انتقال کے بعد نانی کو بچوں کی پرورش کا حق حاصل ہے | ۴۳۴ |
| (۴۴۲) دو عورتیں جن کو بچوں کا حق پرورش ہے وہ موجود نہ ہوں تو حق پرورش کس کو حاصل ہوتا ہے؟ | ″ |
| (۴۴۳) ماں کے بعد نانی کو پھر دادی کو حق پرورش ہے…… | ۴۳۵ |
| (۴۴۴) بچی کا حق پرورش کب تک ہے؟…… | ۴۳۶ |
| (۴۴۵) ماں، نانی، دادی اور بہن کے بعد حق پرورش خالہ کو ہے…… | ″ |

سترھواں باب ایلاء

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۴۴۶) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "جب تک تم تین پارے قرآن شریف نہ پڑھ لو اس وقت تک مجھ پر حرام ہے" تو کیا حکم ہے؟…… | ۴۳۷ |
| (۴۴۷) قسم کھا کر کہا "تو مجھ پر حرام ہے اب میں تجھ سے صحبت نہیں کروں گا" اس کے بعد بالکل ہمبستری نہیں کی تو کیا حکم ہے؟ | ۴۳۸ |

اٹھارھواں باب ظہار

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۴۴۸) کسی نے کہا "اگر میں اب سے زندگی بسر کروں گا تو [illegible] سے صحبت پیدا کروں گا" تو کیا حکم ہے؟ | ۴۳۹ |
| (۴۴۹) کسی نے کہا "دو عورتیں جو اپنی زندگی میں تیرے ساتھ رہیں وہ ماں کے مشابہ ہیں بوجہ شفقت و محبت کرنے کے" تو کیا حکم ہے؟ | ″ |
| (۴۵۰) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "تو میری ماں ہے" تو کیا حکم ہے؟ | ۴۴۰ |
| (۴۵۱) بیوی کو ماں کہہ دیا تو ظہار نہیں ہوا | ۴۴۱ |
| (۴۵۲) بیوی کو طلاق کی نیت سے ماں کہا تو کیا حکم ہے؟…… | ″ |
| (۴۵۳) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں" تو کیا حکم ہے؟ | ″ |
| (۴۵۴) شوہر نے کہا "تو میری ماں ہے" پھر اس کے بعد طلاق نامہ بھی تحریر کر دیا تو کیا حکم ہے؟ | ۴۴۲ |
| (۴۵۵) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "آج سے تو میری ماں ہے اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں" تو کیا حکم ہے؟ | ″ |

انیسواں باب متفرقات

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۴۵۶) عورت بھاگ کر دوسرے کے یہاں چلی گئی تو بغیر طلاق کے اس کا نکاح درست نہیں | ۴۴۳ |
| (۴۵۷) گاؤں کے سرداروں نے طلاق دینے پر مجبور کیا تو شوہر نے طلاق دے دی اس کا حکم | ″ |
| (۴۵۸) چند کلمات کے اصطلاحی معنی…… | ۴۴۳ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| (۲۵۹) [illegible] | ۴۴۵ |
| (۲۶۰) [illegible] | // |
| (۲۶۱) [illegible] | // |
| (۲۶۲) [illegible] | ۴۴۶ |
| (۲۶۳) [illegible] | // |
| (۲۶۴) [illegible] | ۴۴۷ |
| (۲۶۵) [illegible] | ۴۴۸ |
| (۲۶۶) [illegible] | ۴۴۹ |
| (۲۶۷) [illegible] | ۴۵۰ |
| (۲۶۸) [illegible] | ۴۵۱ |
| (۲۶۹) [illegible] | ۴۵۲ |
| (۲۷۰) [illegible] بعد اس سے نکاح کیا تو کیا حکم ہے؟ | ۴۵۵ |

# کتاب الطلاق

## پہلا باب

## فصل اول

### طلاق دینا اور طلاق پڑنا

شوہر طلاق کا انکار [illegible] طلاق [illegible]

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ کو اپنے مکان پر [illegible] تین طلاق [illegible] [illegible] [illegible] طلاق ہوئی یا نہیں؟ اور (ہندہ) کو جواب دیگر [illegible] طلاق [illegible] تحریر نہیں ہوئی تھی۔

(جواب ۱) جب کہ زید نے اپنی [illegible] تین طلاقیں دیدیں تو اب زید کا اس سے کوئی تعلق نہیں [illegible] اللہ تعالی فان طلقها فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیره [illegible] طلاق [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) زید نے اپنی عورت [illegible] تین طلاق [illegible] الفاظ کے کوئی معنی نہیں پھر طلاق کیونکر ہو سکتا ہے [illegible] لینے سے طلاق کے کیا معنی ہوں گے [illegible] کتب میں صاف [illegible]

---

( [illegible] ۲۳۰ )

[illegible] کتاب الطلاق ۳ / ۲۲۶ ط سعید کراتشی [illegible] وغیره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق ۳ / ۲۳۰ ط سعید کراتشی)

المستفتی نمبر ۳۹۸ غلام احمد صاحب (رنگون-برما) ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ م ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۲) لفظ تلاک اگر کسی عامی کی زبان سے نکلا ہے جو طلاق کہنے پر بھی قادر تھا اور وہ دعویٰ کرے کہ میرا مقصد طلاق دینا نہیں تھا تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ نہ کرے یا کسی بے پڑھے آدمی کی زبان سے نکلا ہے تو طلاق واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا(۱) کما ھو روایۃ شمس الائمۃ الحلوانی (۲)

واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

### کسی کے کہلوانے سے کہا "ایک دو تین طلاق دے دی" اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کا اپنی بیوی سے کسی بات پر جھگڑا ہوا - خالد کو جب اطلاع ملی تو زید سے کہا کہ تو نے ایسی سرکش بیوی کو جو تجھ سے جھگڑتی ہے اب تک رکھا ہے زید نے کہا تو کیا کروں خالد نے کہا طلاق دے دو زید نے کہا میں تو جانتا نہیں ہوں کہ کس طرح طلاق دی جاتی ہے خالد نے کہا کہ اس طرح طلاق دی جاتی ہے کہ ایک دو تین طلاق دے دی خالد کے بتلانے پر زید نے جیسے وہ الفاظ کہہ دیئے - اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۰۹۵ مولوی عبدالوہاب صاحب (ضلع میانوالی)

۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۴ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۳) زید کی زبان سے جو لفظ خالد کے بتانے سے ادا ہوئے ان کے موافق طلاق پڑ گئی کیونکہ زید نے یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ان الفاظ سے اس کی بیوی پر طلاق پڑے گی ان الفاظ کا تلفظ کیا ہے (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) فيقع بها اي بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصريح ويدخل نحو طلاغ و تلاغ و طلاك و تلاك او ط ل ا ق او طلاق باش بلا فرق بين عالم و جاهل وان قال تعمدته تخويفا لم يصدق قضاء الا اذا اشهد عليه قبله به يفتى (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الصريح ۳ / ۲۴۸ ط - سعيد كراتشى)

(۲) وفي الهندية رجل قال لامرأته ترا تلاق هكذا خمسة الفاظ تلاق و تلاغ و طلاغ و طلاك و تلاك عن الشيخ الامام الجليل ابي بكر محمد بن الفضل رحمه الله تعالى انه يقع وان تعمد وقصد ان لا يقع ولا يصدق قضاء و يصدق ديانة الا اذا اشهد قبل ان يتلفظ به وقال ان امرأتي تطلب مني الطلاق ولا ينبغي لي ان اطلقها فاتلفظ بها قطعا لتعللها و تلفظ بها و شهدوا بذلك عند الحاكم لا يحكم بالطلاق بينهما وكان في الابتداء يفرق بين العالم و الجاهل كما هو جواب شمس الائمة الحلواني رحمه الله تعالى ثم رجع الى ما قال و عليه الفتوى كذا في الخلاصة (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل الاول في الطلاق الصريح ۱ / ۳۵۷ ط - ماجدية كوئته)

حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں شمس الائمہ حلوانی کا جو قول عالم و جاہل سے فرق میں نقل کیا ہے وہ ان کا مرجوع عنہ اور پہلا قول ہے اور ان کا رجوع کردہ اور مفتی بہ قول یہی ہے کہ عالم و جاہل کے درمیان کوئی فرق نہیں جیسا کہ حاشیہ کی عبارت سے واضح ہے فقط

(۳) صريحه ما لم يستعمل الا فيه ولو بالفارسية كطلقتك وانت طالق و مطلقة --- و يقع بها اي بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصريح واحدة رجعية وان نوى خلافها او لم ينو شيئا (الدر المختار شرح تنوير الابصار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الصريح ۳ / ۲۴۷ ط - سعيد كراتشى)

### محض دل میں خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی (الجمعیۃ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو دل میں طلاق دی ہے کسی آدمی کے سامنے نہیں دی لوگوں نے کہا ہے کہ عورت نے نکاح کر لیا ہے بعد ازاں وہ اپنے خاوند کے گھر گئی ہے۔

(جواب ٤) طلاق اگر صرف دل میں خیال کرنے کے طور پر دی ہے زبان سے تلفظ نہیں کیا یا نہ آہستہ نہ زور سے تو طلاق نہیں ہوتی(۱) جب تک طلاق کے الفاظ زبان سے ادا نہ ہوں طلاق نہیں ہوتی عورت نے نکاح کر لیا ہے اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا یعنی اگر وہ منکوحہ تھی اور اس نے کسی دوسرے سے نکاح کر لیا تو یہ دوسرا نکاح ہی باطل ہے(۲) محمد کفایت اللہ غفر لہ

## فصل دوم

## طلاق صریح

### میری اس عورت پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے کہنے سے عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی

(سوال) ایک شخص کی عورت اپنے شوہر سے تکلیف پا کر بغیر اجازت اپنے شوہر کے اپنے والدین کے گھر چلی گئی شوہر نے چند آدمیوں کے روبرو جو صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں یہ الفاظ کہے کہ وہ میری عورت بغیر میری اجازت اپنے میکے چلی گئی اب میرے نکاح سے باہر ہے اب اس کو جیسے اپنی ماں بہن سے برتاؤ کیا اور میری اس عورت کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ اب آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب ٥) صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہو گئی اور وہ عورت اس شخص کے واسطے بغیر حلالہ جائز نہیں۔ یقع طلاق کل زوج اذا کان بالغا عاقلا سواء کان حرا او عبدا طائعا او مکرھا کذا فی الجوهرة النیره (عالمگیری ص ۳۸۲ ج ۱) (۳)

---

(١) عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله عز وجل تجاوز لامتي عما حدثت به انفسها ما لم تعمل او تكلم به رواه مسلم في صحيحه كتاب الايمان باب تجاوز الله عن حديث النفس ١/٧٨ ط قديمي. وركنه لفظ مخصوص، هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية ... وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلاثة احجار ينوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليه كما افتى به الخير الرملي وغيره (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ٣/٢٣٠ ط - سعيد كراتشي)

(٢) كل صلح بعد صلح فالثاني باطل وكذا النكاح بعد النكاح والاصل ان كل عقد اعيد فالثاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الصلح ٥/٦٣٦ ط - سعيد كراتشي)

(٣) الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيمن يقع طلاقه وفيمن لا يقع طلاقه ١/٣٥٣ ط ماجدية كوئٹه وكذا في الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ٣/٢٣٥ ط سعيد كراتشي

# فصل سوم

## کنایات طلاق

"میرے بغیر تو اپنے باپ کے یہاں ایک روز بھی رہی تو میرے کام کی نہیں" [illegible] بغیر نیت طلاق [illegible]

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کہا [illegible] تعلق رکھتی ہے اس کے تو اپنے باپ [illegible] [illegible] اپنے باپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی ہمراہ گیا اور جتنے روز زید کی بیوی اپنے [illegible] [illegible] اس وقت بھی زید اس کے ہمراہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سسرال سے اپنے [illegible] آیا اور زید کی بیوی اپنے [illegible] [illegible] تو اپنے باپ کے یہاں ایک روز بھی رہی تو میرے کام کی [illegible] [illegible] [illegible] طلاق کی نیت نہیں کی۔ المستفتی نمبر ۱۲۹ عبدالرحیم صاحب موٹا چھو ضلع سورت۔

۳ شعبان ۱۳۵۲ھ ۲۲ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۶) [illegible] بغیر نیت طلاق [illegible] زید کا قول [illegible] معتبر ہوگا اور طلاق واقع نہ [illegible]

[illegible] محمد کفایت اللہ [illegible]

بیوی کو "جا چلی جا" [illegible]

(سوال) زید نے [illegible] نیت [illegible] اپنی بیوی سے [illegible] "جا چلی جا" [illegible] اس وقت

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بها [illegible] الا بنية او دلالة الحال - فنحو اخرجي واذهبي وقومي يحتمل ردا ونحو خلية برية حرام [illegible] [illegible] لا يحتمل السب والرد ففي حالة الرضا [illegible] الاقسام الثلاثة [illegible] [illegible] [illegible] كتاب الطلاق باب الكنايات ٣/ ٢٩٦ ط - سعيد كراتشي، وكذا في الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل الخامس في الكنايات ١/ ٣٧٤ ط - ماجدية [illegible]

طلاق کا تخیل یکایک آگیا زید نے ایسی حالت میں جب کہ نہ وہ غصہ تھا اور نہ طلاق کا ذکر تھا دوران گفتگو میں بلا ارادہ کے "دور ہو جاؤ" کہا اور اس وقت طلاق کا خیال اس طریقہ سے آیا کہ اس سے اگر طلاق مراد لے لیں تو کیا حرج ہے یہ خیال میں آیا کہ اس سے طلاق مراد لے لینا چاہئے ان دونوں طریقوں میں سے اگر دماغ میں یہ چیز آئی ہو تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ زید بہت شکی واقع ہوا ہے جس سے خود نہایت پریشان ہے اور اب بیٹھے بیٹھے طلاق کا تخیل آجایا کرتا ہے ان صورتوں میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۷۰ معرفت ناظم دارالاشاعت مونگھیر ۱۷ محرم ۱۳۵۳ھ م ۲ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۷) اہلیہ سے یہ الفاظ "جاؤ چلی جاؤ" کہنے کے بعد یعنی ان الفاظ کا تلفظ ختم ہونے کے بعد اگر یکایک طلاق کا تصور آیا خواہ اس طرح کہ "اگر اس سے طلاق مراد لے لیں تو کیا حرج ہے" یا اس طرح کہ "اس سے طلاق مراد لے لینا چاہیے" تو یہ وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہے جب کہ صورت یہ تھی کہ الفاظ کا تلفظ کرنے سے قبل نہ طلاق کا ارادہ تھا نہ ذکر۔ تلفظ ہو چکنے کے بعد کا مذکورہ بالا تصور مؤثر نہیں ہو سکتا۔(۱) **لان النیۃ لا تعمل فیما مضی** (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## بیوی کو ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال) زید نے پنچوں کے روبرو یہ بیان دیا ہے کہ میں نے اپنی تنگدستی کی وجہ سے بیوی کو یہ کہا کہ کیا تجھ کو ماں کہنا پڑے گا؟ اس کے جواب میں بیوی نے یہ کہا کہ میرا مہر دے دو اس پر میں نے کہا کہ مہر معاف کرا دے تو میں طلاق دوں گا زید کی بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بھی یہی بیان دیا کہ زید کا بیان ٹھیک ہے اس کے بعد تین گواہوں نے یہ بیان دیا کہ زید نے ہمارے سامنے بیوی سے یہ کہا کہ میں تجھ کو ماں کہتا ہوں تو میرے گھر سے نکل جا۔ زید کی بیوی نے اس سے مہر طلب کیا اس نے کہا کہ اس وقت میرے پاس مہر نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۲۶۸ حاجی عبدالقادر (تاپور) ۵ شعبان ۱۳۵۵ھ م ۳ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۸) گواہ اگر معتبر لوگ ہوں تو ان کی گواہی سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ مانی جائے گی اور زید کا بیان قابل سماعت نہ ہوگا لیکن گواہوں کے بیان میں بھی طلاق کا لفظ نہیں ہے اور جو الفاظ مذکور ہیں ان سے طلاق نہیں پڑتی، اور زید چونکہ اس بیان سے منکر ہے اس لئے اس سے نیت کا استفسار نہیں ہو سکتا اس لئے مذکورہ صورت میں طلاق کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) ولو قال لها اذهبي اى طريق شئت لا يقع بدون النية وان كان في حال مذاكرة الطلاق (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق، الباب الثاني في ايقاع الطلاق، الفصل الخامس في الكنايات ۱/ ۳۷٦ ط - ماجديه كوئٹه)

(۲) ولا عبرة بنية متاخرة عنها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الصلاة باب شروط الصلاة ۱/ ٤۱۷) و في الاشباه والنظائر ولا يكون شارعا بنية متاخرة لان ما مضى لم يقع عبادة لعدم النية (الاشباه والنظائر لابن نجيم الفن الاول في القواعد الكلية النوع الاول، القاعدة الثانية الامور بمقاصدها ۱/ ۱۵۰ ط - ادارة القرآن كراتشى)

## بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ "اب اسے مجھ سے کچھ سروکار نہیں" "مجھ سے کوئی واسطہ نہیں"

(سوال) جس شخص نے بزمانہ راج حکومت انگریزیہ موجودہ اپنی زوجہ کے بارے میں یہ کہا کہ یہ میری عورت بدچلن و بداطوار ہو گئی اب اس سے اور مجھ سے کچھ سروکار نہیں میں اس بدوضع عورت کو نہیں چاہتا حاکم نے بھی بہت کچھ شوہر سے کہا کہ اس عورت کو تم لے جاؤ مگر اس نے سخت انکار کیا آج عرصہ ایک برس کا ہوتا ہے کہ شوہر نے کوئی خبر گیری نہ کی بلکہ جس سے بھی کہا یہی کہا کہ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں تو یہ کہنا شوہر کا طلاق بالکنایہ ہو گیا یا نہیں ''خاص کر اس صورت میں جب کہ فتنہ پیدا ہونے کا خوف ہو اور زوجہ مذکورہ پر نان نفقہ کی تنگی ہے اور زوجہ نے کچہری حاکم کے سامنے یہ کہا کہ میں ایسے شوہر سے پناہ مانگتی ہوں جو ظالم اور نشہ خوار ہے اس پر شوہر نے بھی مذکورہ بالا جملہ کہا تھا کہ مجھ سے اور عورت سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں۔

**المستفتی** نمبر ۸۸۔ سید اکرام حسین صاحب (سہرام) ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ م ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۹) صورت مسئولہ میں قرائن ایسے ہیں کہ وقوع طلاق کا حکم کر دیا جائے عورت کو بدچلنی کے ساتھ متصف کرنا اور پھر اپنی بے تعلقی ان الفاظ سے ظاہر کرنا یہ سب قرائن ایسے ہیں کہ اس نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے اس سے عورت پر طلاق ہو چکی ہے۔ **محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ**

## بیوی کو کہنا "اپنے باپ کے گھر چلی جا"

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو غصہ میں مار پیٹ کر مکان سے باہر کر دیا اور کہا تو اپنے باپ کے مکان پر چلی جا اور پھر چند گھنٹے کے بعد مکان میں داخل کر لیا اور مل بیٹھے اس کے بعد لڑکی کے والد کو خبر ہوئی تو دو روز بعد وہ اس کو اپنے مکان میں لے گئے لڑکی کے والد کو بعض لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ اب لڑکی کو وہاں نہ بھیجو بلکہ اس کا نکاح دوسری جگہ کر دو اور کسی مولوی صاحب سے فتویٰ لے لو ایک مولوی صاحب اس پر تیار ہو گئے کہ میں فتویٰ دیتا ہوں طلاق ہو گئی ہے صورت مسئلہ مولوی صاحب نے یہ قائم کی کہ خاوند کو بلایا اور [illegible] بات

---

(۱) وان نوى بانت علي مثل امي او كامي - برا او ظهارا او طلاقا صحت نيته ووقع ما نواه لانه كناية وان لا ينو شيئا او حذف الكاف لغا وتعين الادنى اي البر يعني الكرامة (درمختار) وفي الرد (قوله او حذف الكاف) بان قال انت امي - فتح - ويدل عليه ما نذكره عن الفتح من انه لابد من التصريح بالاداة (قوله لغا) لانه مجمل في حق التشبيه فما لم يتبين مراد مخصوص لا يحكم بشيء فتح (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الظهار ۳/ ۴۷۰ ط سعيد)

(۲) ولو قال لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع كذا في العتابية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثاني في ايقاع الطلاق، الفصل الخامس في الكنايات ۱/ ۳۷۶ ط ماجدية كوئٹہ) یہ الفاظ کنایات کی تیسری قسم میں داخل ہیں جن کا حکم یہ ہے کہ نیت پر موقوف ہے، شوہر کے ان الفاظ سے طلاق کی نیت کا ثبوت جیسے قرائن سے کچھ معلوم ہوتا ہے تو یہ طلاق واقع ہو گئی، اگر شوہر کی نیت نہیں تو طلاق نہیں ہوگی کما فی رد المحتار: والحاصل ان الاول يتوقف على النية في حالة الرضا والغضب والمذاكرة والثاني في حالة الرضا والغضب فقط ويقع في حالة المذاكرة بلا نية والثالث يتوقف عليها في حالة الرضا فقط ويقع في حالة الغضب والمذاكرة بلا نية (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/ ۳۰۱ ط سعيد كراتشي)

ہے کہ لڑائی ہوئی یا نہیں تم دونوں کے درمیان؟ خاوند نے کہا کہ بے شک لڑائی ہوئی اور میں نے لڑائی میں ضرور یہ لفظ کہے کہ تو اپنے باپ کے گھر چلی جا کیونکہ میری ماں کے اور بیوی کے درمیان لڑائی تھی ماں کو میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا بیوی کو میں نے مارا بھی اور کہا تو اپنے باپ کے گھر چلی جا میں نے طلاق نہیں دی اور نہ طلاق کی نیت سے میں نے یہ کہا۔ بلکہ جس طرح لڑائی جھگڑے میں کہا کرتے ہیں اسی طرح ہم دونوں گواہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے لفظ طلاق تو نہیں سنا یہی لڑائی ہوتے ہوئے سنی تھی اور یہ بھی کہہ رہا تھا کہ اپنے باپ کے گھر چلی جا اس پر مولوی صاحب موصوف نے فتویٰ دیا کہ طلاق کے اردو میں یہی معنی ہوتے ہیں کہ چلی جا اب اس پر گواہوں کی یہ ضرورت سے طلاق ہوگئی اور نکاح دوسری جگہ کردیا گیا یہ صحیح ہوا یا غلط؟

المستفتی نمبر ۸۲۹ محمد اسمٰعیل (ضلع مظفر نگر) ۱۲ محرم ۱۳۵۵ھ م ۵ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۰) شوہر اگرچہ اقراری ہے کہ میں نے مار پیٹ کے بعد غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ باپ کے یہاں تو چلی جا لیکن طلاق کی نیت سے شوہر انکاری ہے لہذا اس صورت میں طلاق نہیں پڑی (۱) اور نکاح شوہر اول کا بدستور سابق قائم ہے تو باوجود قائم ہونے نکاح شوہر سابق کے دوسرا نکاح باطل و ناجائز ہوگا (۲) شوہر ثانی پر لازم ہے کہ اس عورت کو شوہر سابق کے پاس پہنچا دے ورنہ بذریعہ عدالت کے شوہر اول اپنی زوجہ کو لے سکتا ہے۔ والحاصل ان الاول یتوقف علی النیۃ فی حالۃ الرضا والغضب والمذاکرۃ الخ رد المحتار جلد ۲ ص ۵۰۵ ۔ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی
جواب صحیح محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## بیوی کو یہ کہنا ''تجھ سے مجھے کچھ مطلب نہیں یا تو ہماری کوئی نہیں

(سوال ) اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ سے مجھے کچھ مطلب نہیں یا تو ہماری کوئی نہیں اور نیت کی سے صرف ڈرانا مقصد ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۰۰۷ عبد الستار ([illegible])
۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۰ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۱) یہ الفاظ اگر طلاق کی نیت سے نہ کہے جائیں تو طلاق نہیں ہوتی۔ (۳) محمد کفایت اللہ

---

(۱) ولو قال لها اذهبي اى طريق شئت لا يقع بدون النية وان كان في حال مذاكرة الطلاق (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق' الباب الثاني في ايقاع الطلاق' الفصل الخامس في الكنايات ۱/ ۳۷۶ ط ماجدية كوئٹه)
(۲) قال الله تعالى "حرمت عليكم امهاتكم ... والمحصنات من النساء" (سورة النساء' رقم الآية ۲۳' ۲۴) قال في الدر كل صلح بعد صلح فالثاني باطل وكذا النكاح بعد النكاح - والاصل ان كل عقد اعيد فالثاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الصلح ۵/ ۶۳۶ ط سعيد كراتشي)
(۳) هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الكنايات ۳/ ۳۰۱ ط سعيد كراتشي

## تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے لادعوی رہوں گا

**(سوال)** ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ساتھ ہی دستاویز لکھ دی جس میں مندرجہ ذیل عبارت ہے اگر اتفاق میں اپنی عورت کو بلا خوراک و پوشاک دیئے بلا حفاظت چلا گیا اور بھاگ جانے کی حالت میں تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے لادعوی رہوں گا میرے نکاح کے عورت پر کوئی حق اور حقوق نہ رہیں گے میرے نکاح کے سب حق باطل اور رد سمجھے جائیں گے اب جواب طلب امر یہ ہے کہ لفظ لادعوی اور میرے نکاح کے حق اور حقوق نہ رہیں گے کنایات طلاق ہیں کہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں بینوا توجروا۔ المستفتی نمبر ۱۰۱۸ مولانا فضل احمد صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۴ جون ۱۹۳۶ء

**(جواب ۱۲)** ان الفاظ سے (عورت سے میں لادعوی رہوں گا میرے نکاح کے عورت پر کوئی حق حقوق نہیں رہیں گے میرے نکاح کے سب حق باطل اور رد سمجھے جائیں) یقیناً طلاق مراد ہے (۱) قطع تعلق کا مفہوم ادا کرنے میں یہ بالکل واضح اور صاف ہیں اس لئے خلاف ورزی شرائط کی صورت میں طلاق واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اپنی بیوی کے متعلق یوں کہنا کہ "یہ عورت میرے لائق نہیں"

**(سوال)** کسی مقدمے کے دوران میں جب حاکم نے زید سے کہا کہ تو اپنی بیوی کو لے جا تو اس نے بھری عدالت اپنی بیوی کے متعلق یوں کہا کہ یہ عورت میرے لائق نہیں ہے میں اس کو نہیں لے جاؤں گا اس کے جو دل میں آئے کرے یہی اس کا فیصلہ ہے ایک مولوی صاحب سے استفسار کیا گیا جس پر مولوی صاحب موصوف نے جواباً تحریر فرمایا کہ یہ الفاظ خط کشیدہ عرفاً محتمل طلاق ہونے کی وجہ سے کنایات سے شمار ہوں گے لہذا مذاکرہ طلاق و حالت خصومت و غضب میں واقع ہونے کی وجہ سے طلاق بائنہ ہوگی دریافت طلب امر یہ ہے کیا واقعی طلاق ہوگئی اور ہوگئی تو ایک یا تین سے زائد۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۴ سید محمد افضال الحق صاحب ([illegible]) ۱۸ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء

---

(۱) ولو قال لها لا نكاح بيني وبينك او قال لم يبق بيني وبينك نكاح يقع الطلاق اذا نوى (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل الخامس في الكنايات ۱/ ۳۷۵) ثم قال بعد صفحة ولو قال لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع كذا في العتابية (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل الخامس في الكنايات ۱/ ۳۷۶ ط - ماجديه كوئته)

(۲) فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق او الغضب فنحو اخرجي واذهبي وقومي يحتمل ردا او نحو خلية برية حرام بائن يصلح سبا ونحو اعتدي استبرئي رحمك سرحتك فارقتك لا يحتمل السب والرد (تنوير الابصار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۲۹۶ ط سعيد كراتشي)

(۳) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الرابع الفصل الثاني في تعليق الطلاق ۱/ ۴۲۰ ط ماجديه كوئته)

(جواب ۱۳) ان الفاظ میں فی الحقیقت طلاق کی تصریح نہیں ہے اس لئے زوج کی نیت دریافت کرنے کی ضرورت ہے اگر وہ کہے کہ میں نے طلاق دینے کی نیت سے کہا تھا تو ایک طلاق بائن کا حکم دیا جائے گا(۱) اور اگر وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس سے قسم لی جائے گی اور قسم کھالے تو اس کا قول معتبر ہوگا(۲) **محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی**

## لفظ چھوڑ دیا کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے یا صریح؟

(سوال) مسماۃ پیاری دختر شمشو کا عقد نکاح مسمی اسماعیل سے عرصہ دس بارہ سال ہوئے کہ ہوا تھا لیکن اب عرصہ چھ سال سے مسمی مذکور بالکل لاپتہ ہے اور وہ بد چلن تھا ایک عورت کو اغوا کر کے لے گیا تھا اور جاتے وقت دس بارہ آدمیوں کے روبرو یہ بھی مسماۃ مذکورہ کو کہہ گیا تھا کہ جاؤ میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ اب میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا میرے پاس تمہارے لئے روٹی کپڑا دینے کے لئے کچھ نہیں ہے مسماۃ مذکورہ جوان العمر ہے۔ نان و نفقہ سے بھی تنگ رہتی ہے لہذا اس صورت میں کیا وہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۲۲ محمد خان نمبر دار (روہتک) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴) اگر خاوند جاتے وقت یہ لفظ کہہ گیا تھا کہ جاؤ میں نے تمہیں چھوڑ دیا اب میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا اور یہ واقعہ بھی صحیح ہے کہ وہ کسی عورت کو اغوا کر کے لے گیا ہے تو اس عورت منکوحہ کو چھوڑ دینے کے معنی طلاق دینے کے ہی ہیں (۳) اور عورت کو حق ہے کہ وہ دوسرا نکاح کرے قانونی مواخذہ سے بچنے کے لئے لازم ہے کہ اس کے ان الفاظ کے سننے والے لوگوں کی شہادت پیش کر کے عدالت سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

---

(۱) فالكنايات لا تطلق بها قضاء إلا بنية أو دلالة الحال - فنحو اخرجي واذهبي - سرحتك فارقتك ففي حالة الرضا تتوقف الأقسام الثلاثة تأثيرا على نية للاحتمال (تنوير الأبصار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۲۹۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) والقول له بيمينه في عدم النية الخ (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۳۰۰ ط سعيد كراتشي)

(۳) فالكنايات لا تطلق بها قضاء إلا بنية أو دلالة الحال فنحو اخرجي واذهبي - سرحتك، فارقتك ففي حالة الرضا تتوقف الأقسام الثلاثة تأثيرا على النية للاحتمال (تنوير الأبصار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۲۹۶ ط سعيد كراتشي) حضرت مفتی اعظمؒ نے جو یہاں قرائن سے ان الفاظ سے وقوع طلاق کا حکم معلوم ہوتا ہے [illegible] اصل میں لفظ چھوڑ دیا (سرحتک) الفاظ کنایات میں سے ہیں جو کہ نیت سے متعلق ہیں [illegible] لفظ چھوڑ دیا [illegible] طلاق کے معنی میں مستعمل ہو جانے کی وجہ سے اس مسئلہ میں فقہائے عصر مختلف ہیں عزیز الفتاوی اور فتاوی دار العلوم دیوبند میں اس کو کنایہ قرار دیکر متعلق نیت فرمایا ہے بشرط نیت وقوع بائن کا حکم دیا ہے کی رائے حضرت العلام

(جاری ہے)

**(جواب دیگر ۱۵)** لفظ "چھوڑ دی" اگر طلاق کی نیت سے کہا ہے تو طلاق ہو گئی(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ "میں اپنی عورت کو اپنی ماں کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے اسے چھوڑ دیا" کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص کی عورت کو ایک دوسرا شخص بھگا کر لے گیا اور لے جانے کے بعد پھر وہی شخص جو عورت کو لے گیا تھا تین دن بعد اس عورت کے زوج کے پاس آیا کہ تم اس معاملہ کا فیصلہ کر دو تو زوج نے جواب دیا کہ میں اپنی عورت کو اپنی ماں کی جگہ سمجھتا ہوں میں نے چھوڑ دی ہے کیا عورت کو طلاق ہوئی یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۲۰۵۰ غلام قادر (ضلع ہزارہ) ۱۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۲۰ نومبر ۱۹۳ء

**(جواب ۱۶)** اگر عورت کے خاوند نے اس سوال پر کہ عورت کا فیصلہ کر دو یہ جواب دیا تھا کہ میں اس عورت کو ماں کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے چھوڑ دی تو عورت پر طلاق ہو گئی(۲) اس کے بعد زمانہ عدت کے اندر عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی لیکن عدت گزرنے کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) [illegible] قال في رد المحتار فاذا سرحتك كناية لكنه في عرف الفرس غلب استعماله في الصريح فاذا قال رها كردم اي سرحتك يقع به الرجعي مع ان اصله كناية ايضا وما ذاك الا لانه غلب في عرف الفرس استعماله في الطلاق وقد مر ان الصريح ما لم يستعمل الا في الطلاق من اي لغة كان (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/ ۲۹۹ ط سعيد كراتشي)

(۱) ایضاً

(۲) ولو قال لها انت علي مثل امي او كامي ... برا او ظهارا او طلاقا صحت نيته ووقع ما نواه لانه كناية والا ينو شيئا او حذف الكاف لغا وتعين الادنى اي البر يعني الكرامة (الدر المختار) قال في الرد قلت ويدل عليه ما مر ذكره عن الفتح من انه لا بد في الصريح من النية ... قوله لغا لانه مجمل في حق التشبيه فما لم يتبين مراد مخصوص لا يحكم بشيء (فتح) (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الظهار ۳/ ۴۷۰ ط سعيد كراتشي) والكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال فنحو اخرجي واذهبي وقومي ... ونحو خلية برية حرام بائن ... يحتمل السب والرد وفي حالة الرضا تتوقف الاقسام الثلاثة تأثيرا على نية للاحتمال (تنوير الابصار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/ ۲۹۶ ط سعيد كراتشي)

(۳) اما نكاح منكوحة الغير ومعتدته فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعيد كراتشي)

## "میرے گھر سے چلی جا" طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

(سوال) ہمارے ایک بھائی نے جس نے اپنی عورت کو یہ کہا کہ جا تو ہمارے گھر سے چلی جا کہ تیرا فلاں آدمی کے ساتھ ناجائز تعلق ہے میرے گھر سے چلی جا نہیں تو میں تجھ کو ماروں گا پھر وہ لڑکی اپنی مائی کے پاس چلی گئی اور مائی کے آگے سب حال خاوند کا بیان کیا کہ وہ مجھ پر یہ الفاظ کہتا ہے اور گھر سے نکال دیا ہے۔

پھر اس لڑکی کی بڑی ہمشیرہ اس کو وہاں سے لے کر پھر خاوند کے گھر آئی اور ہمشیرہ کو گھر چھوڑ دیا جب پھر اس خاوند نے دیکھا اور پھر وہی کلمات اس نے بولے بڑی سالی کے روبرو اور کہا کہ اپنی بہن کو لے جا اس کو میں ہرگز نہیں رکھتا کہ اس کا فلاں آدمی کے ساتھ تعلق ہے غرض کہ اس لڑکی کو بڑی بہن یعنی ہمشیرہ تین دفعہ اس کے گھر چھوڑنے کو گئی مگر اس لڑکی کو خاوند نے نہیں رکھا پھر وہ اپنی مائی کو چلی گئی لڑکی کی مائی بیوہ ہے اور کچھ عرصہ ایک سال ہو گیا ہے جس میں اس لڑکی کے خاوند نے کوئی خبر نہیں لی ہے پھر ایک سال کے بعد اس لڑکی کے خاوند اپنی برادری کا میلہ اس لڑکی اور اس کی مائی کے پاس لائے ہیں کہ راضی نامہ کرا دو اب لڑکی نہیں مانتی اور کہتی ہے کہ میرا اس کے ساتھ نکاح نہیں ہے اب اس جھگڑے میں کچھ ماہ ہو گئے ہیں کہ جو کوئی راضی نامہ کے واسطے آتا ہے اس کو کہتی ہے کہ اس خاوند کا میرے ساتھ نکاح نہیں ہے اور اس بات کا کافی ثبوت بھی ہے اور گواہ بھی اس وقت ہیں کہ جب اس نے اپنی بیوی کو یہ کہا کہ جا چلی جا تیرا فلاں کے ساتھ ناجائز تعلق ہے اس لڑکی کا قصور نہیں ہے اس کے خاوند کا قصور ہے اور اس کے ساتھ ایک تین سال کی لڑکی بھی اس خاوند سے ہے اور وہ اس عورت نے خاوند کو دیدی ہے اور کہتی ہے کہ تو لڑکی لے جا میں نہیں جاتی کہ سر مجلس تو نے ہم کو گھر سے نکال دیا اب میرا تیرا نکاح جاتا رہا ہے آیا اس لڑکی کا نکاح باقی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۲۹ مستری فضل حسین صاحب (جہلم) ۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۲۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۷) اگر اس کا خاوند اقرار کرے کہ میں نے جو الزام ناجائز تعلق کا لگایا تھا وہ غلط تھا اور قسم کھالے کہ میں نے جو کہا تھا کہ چلی جا اس سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی[1] تو یہ عورت اس کے ساتھ جا کر رہ سکتی ہے نکاح باقی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) والقول له بيمينه في عدم النية و يكفي تحليفها له في منزله' فان ابى رفعته للحاكم فان نكل فرق بينهما (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الكنايات ۳ / ۳۰۰ ط سعيد كراتشي) اور شوہر کو تہمت لگانے میں اپنا غلطی تسلیم کرنا ضروری نہیں اگرچہ اقرار نہ کرے صرف طلاق کی نیت نہ ہونے پر قسم کھالے تو بھی عورت اس کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ فقط

بیوی کو یہ کہا کہ " میں تم سے بیزار ہوں ' میں تم سے اسی وقت علیحدہ ہوتا ہوں "

(سوال) (۱) طلاق کے لئے لفظ کا تلفظ ضروری ہے یا مفہوم سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے کیا اشارہ یا کنایہ یا دلالت حال سے طلاق واقع ہوتی ہے؟

(۲) اگر مرد اپنی عورت سے غصہ کی حالت میں چند دفعہ حسب ذیل کلمات کہے تو کیا طلاق پڑ جاتی ہے اور اگر ایسی صورت میں طلاق واقع ہو تو مرد کو اپنی عورت سے رجوع ہونے کی کیا صورت ہے؟

مثلاً مرد اپنی عورت سے چند بار کہے میں تم سے بیزار ہوں ' مجھے تم سے تکلیف ہے ' میں تم سے اس وقت علیحدہ ہوتا ہوں ' تم سے میرا دل شکستہ ہے ' تم سے مایوسی ہے ' میں تمہارے لئے ایک بلا ہوں ' تم سے بعض وقت علیحدہ رہنے میں راحت ہے ' تمہارے حق میں خرابی ہے ' ایسی زندگی بیکار ہے ' یہ بدقسمتی ہے ' اب حد ہو گئی ' کوئی راستہ معلوم نہیں ہوتا ہے ' صفائی کی کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی ہے ' یا اللہ توبہ اور اسی قسم کے بعض کلمات ہوں اور اس وقت کبھی عورت بھی جواب دے کہ میری زندگی خود تلخ ہے اب کوئی فائدہ نہیں ہے ' بدقسمتی ہے ' اسی قسم کے بعض کلمات ہوں مذکورہ بالا کلمات نمبر ۲ کے اظہار کرتے وقت اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور غصہ دفع ہونے کے بعد وہ اپنی عورت سے بدستور ملتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۱۸۱ جناب منصور الحق صاحب پٹنہ (بہار) ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۸) ان تمام جملوں میں سے صرف دو جملے نمبر ۲ اور ۱۳ ایسے ہیں (جن پر سرخ نشان کر دیا ہے) کہ اگر ان کو طلاق کی نیت سے کہا ہو تو طلاق ہو گئی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں ہوئی (۱) اور باقی جملے محض بیکار ہیں ان سے طلاق نہیں ہوتی طلاق کی نیت ہو جب بھی طلاق نہیں ہوتی (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ' دہلی

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال فنحو اخرجی واذهبی - و نحوی اعتدی - سرحتك' فارقتك لا یحتمل السب والرد' ففی حالة الرضا تتوقف الاقسام الثلاثة تاثیرا علی النیة للاحتمال (تنویر الابصار مع هامش رد المحتار' کتاب الطلاق' باب الکنایات ۳ / ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

(۲) وکذا کل لفظ لا یحتمل الطلاق لا یقع به الطلاق وان نوی مثل قوله بارك الله علیك او قال لها اطعمینی و اسقینی و نحو ذلك (الفتاوی الهندیة' کتاب الطلاق' الباب الثانی فی ایقاع الطلاق' الفصل الخامس فی الکنایات ۱ / ۳۷۶ ماجدیه کوئٹه) وقال فی الرد : لان ما ذکروه فی تعریف الکنایة لیس علی اطلاقه بل هو مقید بلفظ یصح خطابها به ویصلح لانشاء الطلاق - ولا بد من ثالث هو کون اللفظ مسببا عن الطلاق و ناشئا عنه (هامش رد المحتار' کتاب الطلاق' باب الکنایات ۳ / ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

## سوال متعلقہ سوال سابق

(سوال) اگر مرد اپنی عورت سے چندبار یہ کہے کہ میں تم سے بیزار ہوں میں تم سے اس وقت علیحدہ ہوتا ہوں اور غصہ کی حالت میں ہو جواب میں ان دو جملوں پر سرخ نشان لگا دیا گیا ہے کہ اگر یہ دو جملے طلاق کی نیت سے کہے ہوں تو طلاق ہو گی ورنہ نہیں۔

(۱) ان دو مذکورہ جملوں کو کہتے وقت یا طلاق ظاہر کرتے وقت اگر طلاق کا خیال آئے لیکن طلاق کی نیت و ارادہ نہ ہو تو کیا حکم ہے ؟

(۲) ان جملوں کو اگر طلاق کی نیت یا ارادے سے کہا ہو تو طلاق پڑ جانے پر مرد اپنی عورت سے کیونکر رجوع کر سکتا ہے یا مل سکتا ہے اس کی کیا صورت ہے ؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۱ جناب منصور الحق صاحب (پٹنہ) ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹) اگر طلاق کی نیت سے یہ جملے کہے ہوں تو شوہر اپنی عورت سے تجدید نکاح کر سکتا ہے بغیر تجدید نکاح کے رجعت صحیح نہیں ہے(۱) طلاق کا خیال آنے سے کیا مطلب ہے اور نیت و ارادہ طلاق نہ ہونے سے کیا مراد ہے یہ فرق ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## بیوی کو بغیر نیت طلاق یہ کہنا "نہ تو میری کوئی ہے اور نہ میں تیرا کوئی ہوں"

(سوال) میں ایک مصیبت زدہ غریب اہل حدیث کی لڑکی ہوں بمشیت خداوندی سے میری شادی ایک شخص سے جو حنفی مذہب سے ہیں ہوئی جو کہ جاہل ہے قریباً پچیس برس کا زمانہ میری شادی کو گزرتا ہے اس مدت دراز تک کبھی بھی زن و شوہر میں اتحاد جیسا کہ زن و شوہر میں ہونا چاہئے نہیں ہوا برابر نفاق اور رنج سے زندگی گزرتی ہے میرے ہر ایک کام خانگی یا عبادت تلاوت دینی کتابیں پڑھنا پڑھانا پند و نصائح کرنا غرضیکہ ہر ایک کام ان کو ناپسند ہے کہتے ہیں کہ تو سب کام زبردستی کرتی ہے مجھ کو طعنہ دیتے ہیں کہ ہم تیرا کچھ حق ادا نہ کریں گے خوشی ہو تو ہمارے ہاں میں رہو یا چلی جاؤ تو اپنی خوشی سے جب ان سے خدا کے لئے کچھ پوچھ تاچھ کرنے کا ارادہ کرتی ہوں یا میرا ارادہ ہو کہ میں ان سے طلاق لینے کا مگر دین مہر سے مجبور ہوں اور اسی طرح برابر کہتے رہتے ہیں کہ نہ تو میری کوئی ہے نہ میں کوئی تیرا ہوں میں تنگ ہوں کہ اب میرا فیصلہ کر دیجئے تو کہتے ہیں کہ ہم بار بار کیا فیصلہ کریں جو کرنا تھا سو کر دیا ہم تمہارے نہیں ہیں ہم خدا پرست ہیں نفس پرست نہیں ہیں ہم نے رشتہ جو توڑا یا سو توڑ دیا ہم جدا ہو گئے سو ہو گئے اب کوئی سمجھانے کا مانتے نہیں سکتا ہوں نہ مطلب ہوتی ہے نہ قیامت تک مطلب ہوگی اس طرح یہ زندگی میری تنگ ہے میں تنگ ہوں کہ جب ہمارے کام بالکل ناپسند ہیں تو مجھ کو طلاق دے دیجئے

---

(۱) إذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۲ ط ماجدية كوئٹه)

کہتے ہیں کہ میں تم کو طلاق نہیں دوں گا زندگی بھر جلاتا رہوں گا غرضیکہ کسی صورت سے مجھ کو نہ اخلاق وملت سے رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں میں کس طرح ان سے جان خلاصی کروں حنفی جماعت والوں میں پہنچتی ہوں کہ اس طرح کے معاملات اپنے امیر شریعت پھلواری پٹنہ بہار میں پیش کر کے فسخ کرا کر جان خلاصی کرا لیتے ہیں مجھے بھی اشارہ کیا کرتے ہیں کہ تم بھی امیر شریعت پھلواری پٹنہ بہار میں درخواست دو اور عدالتی کارروائی کرو بلکہ میرا یقین ہے کہ میری جماعت کے جو سردار ہیں ان سے میں درخواست کروں کیوں نہ اپنی جماعت والوں کو کہوں عدالتی کارروائی کرنے کی ہم میں یا والدین میں صلاحیت ہی نہیں ہے اور بہت تنگ ہیں یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ شعبان ۶۰ھ سے مجھ کو خرچ دینا بند کر دیا ہے بیت میں بھی درخواست کی تھی تو پنچایت نے ان کو سمجھا دیا مگر نتیجہ کچھ بھی نہ ہوا وہ بھی نہیں مانتے نتیجہ یہ ہوا کہ تم جب بیٹھے رہو میں کچھ نہ دوں گا یہ کہہ دیا جب کہ وہ کسی کی بات ہی نہیں مانتا بالکل نا اہل ہے غرضیکہ میں اپنے میکے چلی آئی ہوں بتاریخ رمضان المبارک ۶۰ھ سے میکے میں ہوں والدین وغیرہ کی طاقت نہیں ہے کہ میری پرورش کریں لہٰذا آپ کو بہت جلد کوئی تدبیر خلاصی کی بتائیں۔ المستفتی نمبر ۲۷۱۹ بتوسط (پٹنہ) ۵ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ دوشنبہ۔

(جواب) از مولانا حبیب المرسلین صاحب نائب مفتی: صورت مسئولہ میں ایسے الفاظ (نہ تو میں کوئی تعلق رکھنا چاہتا ہوں نہ میں تیرا والی ہوں) جو خود موجب طلاق ہیں یعنی مطلقہ ہو چکی ہے جس روز خاوند نے ایسے الفاظ کہے اس روز سے عدت شمار ہوگی اس کی عدت تین حیض ہے قال تعالیٰ- والمطلقت يتربصن بانفسهن ثلثة قروء (۱) واللہ تعالیٰ اعلم (حضرت مولانا ثانی) المفتی ابو الوفاء شاہ اللہ امرتسری

(جواب ۲۰) از مفتی اعظم مولانا مفتی محمد کفایت اللہ قدس سرہ: یہ الفاظ خود تو طلاق کے الفاظ نہیں ہیں (۲) ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ طلاق کی نیت وارادہ سے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جائیں تو نیت طلاق ہونے کا حکم کہنے والے کے اقرار پر دیا جا سکتا ہے یا قرائن سے دیا جا سکتا ہے (۳) یہاں خط میں اس کی تصریح مذکور ہے کہ ہم کو نہ طلاق

---

(۱) البقرة - ۲۲۸

(۲) قال في الدر المختار: كنايته عند الفقهاء ما لم يوضع له أي الطلاق واحتمله وغيره (الدر المختار) وقال في الرد: قوله ما لم يوضع له الخ أي بل وضع لما هو أعم منه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳ / ۲۹۶ ط سعيد كراتشي)

(۳) فالكنايات لا تطلق بها قضاء إلا بنية أو دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق أو الغضب (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳ / ۲۹۶ ط سعيد كراتشي) وقال بعد: لست لك بزوج أو لست لي بامرأة أو قالت له لست لي بزوج فقال صدقت طلاق إن نواه خلافاً لهما (الدر المختار) وقال في الرد: وأشار بقوله طلاق إلى أن الواقع بهذه الكناية رجعي كذا في البحر (باب الكنايات، هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الصريح ۳ / ۲۸۳ ط سعيد كراتشي)

نہ دوں گا زندگی بھر جلاتا رہوں گا اس تصریح کے بعد تو نیت طلاق نہ ہونا متعین ہو جاتا ہے اس لئے ان الفاظ کی بناء پر طلاق واقع ہونے اور عدت شروع کر دینے کا حکم درست نہیں ہاں اگر حالات یہی ہیں اور شوہر کی طرف سے یہ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے تو آپ کو حق ہے کہ یا تو امارت شرعیہ کے دار القضاء میں رجوع کریں یا ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۳۹ء کے ماتحت کسی مسلمان جج کی عدالت میں دعویٰ کر کے اپنا نکاح فسخ کرالیں (۱) پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکیں گی (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی ۴ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ م ۲۱ مئی ۱۹۴۲ء

## بیوی کو کہا ”تجھ کو چھوڑتا ہوں' میرے گھر سے نکل جا“

(الجمعیۃ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک عورت جس کی خاوند سے نا اتفاقی رہتی ہے اس کو خاوند نے کہا اس دفعہ میں چاہتا ہوں میں تجھ کو چھوڑتا ہوں تو میرے گھر سے نکل جا اس نے ایک اور عورت ناجائز طور سے گھر میں ڈال رکھی ہے زوجہ پر دباؤ ڈال کر گھر سے نکل جانے پر مجبور کر دیا وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھی ہے۔

(جواب ۲۱) خاوند نے اس لفظ سے کہ ”تجھ کو چھوڑتا ہوں میرے گھر سے نکل جا“ اس صورت میں طلاق واقع ہوگی (۳) جب کہ نیت طلاق کی ہو اور وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس سے قسم لی جائے گی پھر اگر قسم کھالے تو اس کا قول معتبر سمجھا جائے گا (۴) اور جب تک طلاق کا فیصلہ نہ ہو عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی (۵)

محمد کفایت اللہ غفرلہ

## بیوی کو تین بار کہا ”میں نے تجھ کو چھوڑ دیا“ تو کتنی طلاق واقع ہوئیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۴ نومبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) چند ماہ گزرے کہ یہاں پر نزدیک کے قریہ میں ایک شخص جو حنفی مذہب رکھتا ہے اس نے اپنی

---

(۱) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ حکم زوجہ متعنت ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت' کراچی

(۲) قال اللہ تعالیٰ: ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (سورۃ البقرۃ رقم الآیۃ ۲۳۵)

(۳) ”میں تجھ کو چھوڑتا ہوں“ کے الفاظ سے طلاق واقع ہونے کے لئے نیت شرط ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق تفصیلی بحث باب نمبر ۴ حاشیہ نمبر ۳ پر ملاحظہ ہو۔

(۴) والقول له بيمينه في عدم النية ويكفي تحليفها له في منزله فإن أبى رفعته للحاكم فإن نكل فرق بينهما (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/ ۳۰۰ ط سعيد كراتشي)

(۵) أما نكاح منكوحة الغير ومعتدته ... فلم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلا (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعيد كراتشي) وقال أيضا: كل صح بعد صحيح فالثاني باطل وكذا النكاح بعد النكاح ولا أصل أن كل عقد أعيد فالثاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب [illegible] ۲۳۶.۵ ط سعيد كراتشي)

عورت کو طلاق دینا چاہا جماعت المسلمین کے لوگ اس کو بار بار روکتے چلے آئے ایسا کئی بار ہوگیا پھر بھی اثر نہ ہوا آخر ایک دن اس نے جماعت المسلمین اور نائب قاضی کے روبرو اپنی عورت کو لا کر ایک ہی محفل میں تین بار اپنی عورت سے کہا کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور جماعت و نائب قاضی سے کہا کہ تم گواہ رہو لوگوں نے کہا کہ طلاق نامہ لکھ دے اس نے کہا کہ جتنے گواہ ہیں طلاق نامہ لکھنے کی ضرورت نہیں اس وجہ سے لوگ بھی خاموش ہوگئے اب اس عورت کی عدت پوری ہونے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ میں نے اسے طلاق نہیں دیا اور رجوع کرنے کو کہتا ہے؟

**(جواب ۲۲)** اگر مرد نے یہ لفظ (میں نے تجھ کو چھوڑ دیا) تین بار کہے تو اس کی عورت پر طلاق بائن ہوگئی اور وہ اس کے نکاح سے باہر ہوگئی ہاں دوبارہ وہ شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ عورت بھی رضامند ہو حلالہ کی ضرورت نہیں اور جب گواہ موجود ہیں تو اس کا انکار معتبر نہیں۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ،

## بیوی کو کہا "میں نے تجھے ٹھوکر مار کر چھوڑ دیا"

(الجمعیۃ مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۳۱ء)

(سوال) زید نے اپنی کنواری منکوحہ کو جو ازحد شریف ہے مکان پر کھڑے ہو کر تین چار بار کہا کہ حرام زادی، بدمعاش، آوارہ، بدچلن، ناکارہ، کتیا ہے میں نے تجھے ٹھوکر مار کر چھوڑ دیا زوجہ میکے میں ہے اس نے بھی زید کی آواز سنی (زید کو اس کے چال چلن پر بدگمانی ہے)

---

(۱) اس لئے پہلی طلاق بائن کے بعد دوسری طلاق بائن واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار: الصريح يلحق الصريح ويلحق البائن والبائن يلحق الصريح ولا يلحق البائن (تنوير الابصار مع الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/ ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

(۲) حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ نے جواب میں فرمایا ہے کہ اگر مرد نے یہ لفظ "میں نے تجھ کو چھوڑ دیا" تین بار کہے تو اس کی عورت پر طلاق بائن ہوگئی یہ اس لئے فرمایا ہے کہ اصل میں یہ لفظ کنایات میں سے ہیں جن سے نیت ہو تو بائن طلاق ہوتی ہے لیکن بعد میں یہ لفظ طلاق کے لئے کثرت استعمال ہونے کی وجہ سے اس کے معنی کا ارادہ ہی نہیں کیا جاتا اس وجہ سے یہ صریح کی طرح ہے اس لئے بغیر نیت کے بھی اس سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے، بحر میں ہے کہ عرف فارسی میں "رہا کردم" (چھوڑ دیا) طلاق میں صریح ہے۔ بخلاف فارسیه قوله سرحتك وهو "رها كردم" لانه صار صريحا في العرف على ما صرح به نجم الزاهدي الخوارزمي في شرح القدوري وقد مر ان سرحتك كناية لكنه في عرف الفرس غلب استعماله في الصريح فاذا قال "رها كردم" اي سرحتك يقع به الرجعي مع ان اصله كناية ايضا وما ذاك الا لانه غلب في عرف الفرس استعماله في الطلاق وقد مر ان الصريح ما لم يستعمل الا في الطلاق من اي لغة كانت (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/ ۲۹۹ ط سعید کراتشی) ہمارے عرف میں یہ لفظ طلاق ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے صریح سمجھا جاتا ہے، لہٰذا بغیر نیت طلاق رجعی واقع ہوگی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین دفعہ یہ کہا کہ "میں نے تجھ کو چھوڑ دیا" تو اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو کر مغلظہ ہو جائے گی کما فی الدر المختار: الصريح يلحق الصريح و يلحق البائن (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/ ۳۰۶) وفي الهندية: الطلاق الصريح يلحق الطلاق الصريح بان قال انت طالق وقعت طلقة ثم قال انت طالق تقع اخرى (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثاني في ايقاع الطلاق، الفصل الخامس في الكنايات ۱/ ۳۷۷ ط ماجدیه کوئٹه)

**(جواب ۲۳)** زید نے اگر یہ الفاظ طلاق کی نیت سے کہے تھے تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہو گئی۔ اگر عورت غیر مدخول بہا ہے یعنی نہ تو زید نے اس سے وطی کی ہے اور نہ خلوت صحیحہ ہوئی ہو تو زید کے ذمہ نصف مہر لازم ہو گا(۲) اور وطی یا خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر واجب الوصول ہو گا(۳) اگر وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس کو قسم کھانی ہو گی(۴) محمد کفایت اللہ غفر لہٗ

## بیوی کو کہا ”جا میرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ ستمبر ۳۱ء)

**(سوال)** زید نے اپنی زوجہ کو کہا ”جا میرے گھر سے نکل جا قسم قرآن شریف اور حلف شریف کی تو آج سے میری ماں اور بہن کی جگہ پر ہے“ یا وہ زید کی زوجیت سے خارج ہو گئی؟

**(جواب ۲٤)** اگر زید نے یہ الفاظ کہ ”جا میرے گھر سے نکل جا۔ تو میری ماں بہن کی جگہ ہے“ طلاق کی نیت سے کہے ہیں تو طلاق بائن واقع ہو گئی(۵)(۶) اب اگر زید کی زوجہ راضی ہو تو نکاح ہو سکتا ہے(۷) اس حالت

---

(۱) اس کے لئے جواب نمبر ۲۲ حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۲) قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فريضة فنصف ما فرضتم (سورة البقرة رقم الآية ۲۳۷) وقال في الدر المختار: ويجب نصفه بطلاق قبل وطء او خلوة اي نصف المهر المذكور (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب المهر ۳/ ۱۰٤ ط سعيد كراتشي)

(۳) "وآتوا النساء صدقاتهن نحلة" (سورة النساء رقم الآية ٤) وقال في الدر المختار: ويتأكد عند وطء او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب المهر ۳/ ۱۰۲ ط سعيد كراتشي)

(٤) والقول له بيمينه في عدم النية ويكفي تحليفها له في منزله فان ابى رفعته للحاكم فان نكل فرق بينهما (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۳۰۱ ط سعيد كراتشي)

(۵) فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال فنحو اخرجي واذهبي وقومي - ونحو خلية برية حرام بائن ونحو اعتدي ... سرحتك فارقتك ... ويقع بباقيها اي باقي الفاظ الكنايات المذكورة [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۲۹٦ ط سعيد كراتشي)

(٦) وان نوى بانت علي مثل امي او كامي ... برا او ظهارا او طلاقا صحت نيته ووقع ما نواه لانه كناية والا ينو شيئا او حذف الكاف لغا وتعين الادنى اي البر يعني الكرامة (در مختار) وقال في الرد: او ينبغي ان لا يصدق قضاء في ارادة البر اذا كان في حال المشاجرة وذكر الطلاق قرينة او طلاق، لان هذا اللفظ من الكنايات وبها يقع الطلاق بالنية او دلالة الحال على ما مر ... فينبغي ان لا يصدق لان دلالة الحال قرينة ظاهرة تقدم على النية في باب الكنايات فلا يصدق في نية الادنى لان فيه تخفيفا عليه (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الظهار ۳/ ٤۷۰ ط سعيد كراتشي)

(۷) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ٤۷۲ ط ماجدية كوئته)

غضب میں کہنے سے طلاق پڑ جانے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ غضب نیت طلاق کے لئے کافی قرینہ ہے

## بیوی کو بنیت طلاق یہ کہنا "تم سے کوئی تعلق نہیں" تو طلاق پڑ جائے گی.

(الجمعیۃ مورخہ ۹ جون ۱۹۳۴ء)

(سوال) (۱) ازدواجی زندگی سے تعلق ناپسندیدہ ہے جب اگر کوئی شخص بدرگاہ الٰہی میں یہ عہد کرے کہ اے خدائے برتر تو اس رشتہ کو منقطع کرا دے اور کوئی شخص اس کی طرف سے اس کی زوجہ کو خط لکھ دے کہ میں نے قطع تعلق کیا (اور اس کو اس بات کا علم بھی نہیں) ایسی صورت میں رشتہ منقطع ہوا یا نہیں؟ (۲) اس کی زوجہ نے اس سے کہا کہ تم نے یہ خط لکھا ہے اس نے لکھنے سے انکار کیا اور لاعلمی ظاہر کی زوجہ نے اس کی بات کا یقین نہیں کیا شوہر نے غصہ ہو کر کہا کہ ہم نے لکھا تو پھر تم کو کیا ہوا؟ جواب میں عورت نے کہا کہ خفا کیوں ہوتے ہو؟ (۳) پھر اس نے کہا کہ اگر تمہارے والدین تم کو جانے سے روکتے ہیں تو تم پوشیدہ طور سے چلنے کا وعدہ کرتی ہو کہ تم چلنے کو تیار ہو یا نہیں؟ عورت نے کہا کہ میں تیار ہوں تو شوہر نے کہا کہ اگر تم نے وقت پر دھوکا دیا تو ہم سے تم سے کوئی تعلق نہیں تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش یعنی وقت پر زوجہ نے دھوکا دیا اور چلنے سے انکار کر دیا اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۵) (۱) رشتہ منقطع نہیں ہوا (۱) (۲) یہ بھی رشتہ منقطع کرنے کے لئے کافی نہیں (۲)(۳) (۳) اس صورت میں اگر شوہر نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے ہوں تو زوجہ کے انکار کرنے پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی (۴) اور پھر تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

---

(۱) وفی الکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق او الغضب (تنوير الابصار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/۲۹۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) (وركنه لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية - واراد اللفظ ولو حكما ليدخل الكتابة المستبينة واشارة الاخرس والاشارة الى العدد بالاصابع في قوله انت طالق هكذا كما سيأتي (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

(۳) کیونکہ اس میں پہلے طلاق کے الفاظ لکھنے سے انکار کیا گیا ہے۔

(٤) ولو قال لا نكاح بيني وبينك او قال لم يبق بيني وبينك نكاح يقع الطلاق اذا نوى. ولو قالت المرأة لزوجها لست لي بزوج فقال الزوج صدقت ونوى به الطلاق يقع في قول ابي حنيفة ثم قال بعد صفحة: وفي الفتاوى لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع كذا في العتابية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثاني في ايقاع الطلاق، الفصل الخامس في الكنايات ۱/۳۷۵، ۳۷۶ ط ماجديه كوئته. وكذا في الدر المختار: ويقع بباقيها اي باقي الفاظ الكنايات المذكورة البائن ان نواه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/۲۹۶ ط سعيد كراتشي)

# فصل چہارم

# نابالغ کی طلاق

## نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) چھوٹا لڑکا اور لڑکی یعنی نابالغ لڑکا اور نابالغ لڑکی ہو اور ولی ایجاب و قبول کریں یعنی دولہا اور دلہن نابالغ ہیں اور طلاق کی ضرورت پڑ جائے تو ولی لڑکے کا طلاق دے سکتا ہے یا لڑکا بھی طلاق دے سکتا ہے؟

(جواب ۲۶) نابالغ کی طلاق قبل از بلوغ معتبر نہ ہوگی نہ ولی [illegible] طلاق دے سکتا ہے زمانہ نابالغ ہونے کی وجہ سے یقع طلاق کل زوج اذا کان بالغا عاقلا الخ (هدایه ص ۳۷۶) ولا یقع طلاق الصبی وان کان یعقل (۱) (ایضاً)

## نابالغ کی بیوی کا زنا میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت عاقلہ بالغہ کا نکاح بحقیقی اولیاء نابالغ سے کیا گیا دو چار سال گزرنے کے بعد بہ سبب بعض مفاسد اولیاء کا خیال ہے کہ نکاح فسخ کرا کے کسی بالغ مرد سے کیا جائے حنفیہ کے نزدیک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اب اس خاص صورت میں جبکہ منکوحہ کو زنا وغیرہ کا خوف ہے اور ہمارے ملک بلوچستان میں زناکار کو قتل کر دیتے ہیں تو شرعاً کس صورت سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۵۸۹ عبداللطیف (تحصیل سندھ) ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ م ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷) فریقین یعنی عورت اور نابالغ کے اولیاء کسی ایک متقی عالم کو حکم بنائیں بہتر ہے کہ حکم حنبلی المذہب یا اہل حدیث ہو وہ امام احمد کے مسلک کے ماتحت فسخ نکاح کا حکم کرے اور اس کے فیصلے پر عمل کیا جائے (۲) اس میں منشاء فسخ عدم تسلیم و حصول نفقہ ہو یا امام مالک کے مذہب کے موافق خوف زنا و فتنہ قرار دے کر فسخ نکاح کر دیا جائے (۳) محمد کفایت اللہ

---

(۱) (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الأول، فصل فيمن يقع طلاقه وفيمن لا يقع طلاقه ۱/ ۳۵۳ ط ماجدية كوئته)

(۲) (قوله وجوزه الإمام أحمد) أي إذا كان مميزا يعقله بأن يعلم أن زوجته تبين منه كما هو مقرر في متون مذهبه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۴۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) وفي حاشيته لكن وذكر بعضهم [illegible] في [illegible] يعتبر به إذ لم يوجد في مذهب الإمام قول في مسألة يرجع إلى مذهب مالك لأنه أقرب المذاهب إليه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب في بعض أصحابنا إلى بعض أقوال مالك رحمه الله تعالى ضرورة ۳/ ۴۱۱ ط سعيد كراتشي) وفيه أيضا ولا يفرق بينه وبينها ولو بعد مضي أربع سنين خلافا لمالك، القول القهستاني لو أفتى به في موضع الضرورة لا بأس به على ما أظن (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب المفقود، مطلب في الإفتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ۴/ ۲۹۵ ط سعيد كراتشي)

(جواب) (از نائب مفتی صاحب) اگر شوہر مجنون نابالغ کی قدر سمجھ رکھتا ہے کہ طلاق دینے سے عورت اپنے شوہر سے علیحدہ اور بے تعلق ہو جاتی ہے تو موافق مذہب امام احمد بن حنبلؒ کے ایسے نابالغ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے حنفی مذہب کا حاکم بھی بوجہ ضرورت شدیدہ کے وقوع طلاق کا فیصلہ کر سکتا ہے لہذا اس صورت میں نابالغ سے طلاق دلا کر مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دے کر اس طلاق کی تنفیذ یعنی وقوع طلاق کا فیصلہ حاصل کر لینا چاہئے فتاوی شامی میں ہے قوله و جوزه الامام احمد اى اجاز كون المميز يعقله بان يعلم ان زوجته تبين منه كما هو مقرر في متون مذهبه فافهم (۱) (جلد ثانی ص ۳۶۲ واللہ اعلم)

حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

## نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین کی

(سوال) عمر اور زید دونوں ماں باپ سے علیحدہ ہیں عمر کی لڑکی بالغہ تھی اور بکر کا لڑکا نابالغ ہے قانون شاردا بل کے خوف سے نابالغی ہی میں نکاح دونوں کے والدین نے کر دیا تھا اور اس خیال سے تھی کہ ان بچوں کے جوان ہونے کے بعد بوجہ خانگی تنازعات کے ان دونوں میں خوشگوار نسبت قائم نہ ہو سکے اتنی خیالات کی مجبوری سے نکاح کر دیا تھا اور زمانہ کہ لڑکا اس وقت دس سال کا ہے اور لڑکی جوان ہونے میں دیر ہے اور لڑکی جوان ہو چکی ہے اور اب ان کی پیدائش درمیان صحت پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے چند معزز مہربان برادری نے باہمی فیصلہ کیا کہ عمر اپنے پاس سے بکر کو مبلغ ... روپے کا زیور نقرئی و طلائی ادا کرے اور مبلغ چھتیس روپے بابت مہر معاف کرے اور لڑکی کی عدت کا نان نفقہ بھی چھوڑ دے اور نکاح کا جوڑا بھی واپس دے دے چنانچہ یہ سب دے دیا اور خوشی خوشی فریقین جلسہ میں حاضر اور اس کے نابالغ بچے نے لڑکی کو طلاق دیدی اور لڑکی سے جانے دیدی کہ اس کا نکاح ثانی کر دیا جاوے اس کے فعل سے بہت خوش ہوئی عمر نے اقرار کیا ہے کہ اس کی شادی میں کسی حیثیت میں مجھ کو دخل نہ ہوں گا اب حالات مذکورہ کیا حکم دیا جاتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۱۰۵ میاں جی محمد یوسف خان صاحب (ضلع گوڑگاؤں)

۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸) باپ کو نابالغ بچہ کا نکاح کرنے کا تو اختیار ہوتا ہے مگر طلاق دینے کا حق نہیں ہوتا (۲) اور حنفیہ کے نزدیک نابالغ کی طلاق بھی نہیں ہوتی (۳) ہاں امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک سمجھدار اور ہوشیار

---

(۱) هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۳/ ۲۴۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن أخذ بالساق - والمجنون والصبي ولو مراهقا أو أجاز بعد البلوغ و المعتوه (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/ ۲۴۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) ولا يقع طلاق الصبي وإن كان يعقل (الهندية كتاب الطلاق الباب الأول فصل فيمن يقع طلاقه و فيمن لا يقع طلاقه ۱/ ۳۵۳ ط ماجدية كوئته)

لڑکے کی طلاق پڑ جاتی ہے(۱) پس اگر لڑکی کے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی خطرہ ہے تو امام احمد کے مذہب کے موافق عمل کرلینا جائز ہے(۲) جس کی صورت یہ ہے کہ فریقین کسی کو حکم بنا کر معاملہ اس کے سپرد کردیں اور وہ امام احمدؒ کے مسلک کے موافق وقوع طلاق کا فیصلہ کردے۔

فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## نابالغ کی بیوی پر نہ نابالغ کی اور نہ اسکے ولی کی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال) زید حنفی المذہب اپنے نابالغ شش سالہ لڑکے کا ایک بالغہ عورت کے ساتھ نکاح پڑھ دیتا ہے اور ایک ماہ کے بعد اسکو طلاق دیکر اس عورت کا دوسری جگہ پر نکاح کردیتا ہے آیا
(۱) طلاق صغیر یا طلاق ولی صغیر مذہب حنفی میں واقع ہوسکتی ہے یا نہیں؟ (۲) طلاق ولی صغیر جو مذہب امام مالک جائز لکھی ہے حنفی المذہب اس پر عمل کرسکتا ہے یا نہیں اگر کرسکتا ہے تو کس موقع اور کن شرائط پر؟ (۳) اگر طلاق واقع نہیں ہوسکتی تو ایسے شخص کی ازروئے شرع شریف کیا سزا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور تعلقات رکھنا برتاؤ کرنا کس طرح چاہئے (۴) جس شخص نے اس عورت کا دوبارہ نکاح کیا ہے اس کے ساتھ تعلقات رکھنا برتاؤ رکھنا جائز ہے یا نہیں (۵) اور جن لوگوں نے اس برے کام میں امداد کی ہے ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں (۶) اور ان کی مباشرت کو جماع کہا جائے گا یا زنا اور جو اولاد اس سے پیدا ہوں گی وہ حلالی ہوں گی یا حرامی یعنی ولد الزنا۔

المستفتی نمبر ۱۴۰۱ آغا میر دوست صاحب (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)

۲۸ محرم ۱۳۵۶ھ م ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹) صغیر یا ولی صغیر کی طلاق حنفی مذہب کی رو سے واقع نہیں ہوسکتی(۳) ہاں یہ کہ ایسا نکاح موجب فتنہ ہو اور جوان عورت کے لئے شوہر کے بلوغ کا انتظار کرنا تقریباً ناممکن ہو تو ایسی حالت میں امام احمد کے مذہب کے موافق عمل کرلینے کی گنجائش ہے ان کے نزدیک صبی ممیز کی طلاق واقع ہوجاتی ہے (۴) چھ سات برس کا لڑکا صبی ممیز کی حد میں داخل ہے بعض

---

(۱) لقوله وجوزه الامام احمد اي اذا كان مميزا يعقله بان يعلم ان زوجته تبين منه كما هو مقرر في متون مذهبه فافهم (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۲۴۳/۳ ط سعيد كراتشي) م

(۲) ولا بأس بالتقليد عند الضرورة لكن بشرط ان يلتزم جميع ما يوجبه ذلك الامام كما قدمنا ان الحكم الملفق باطل بالاجماع (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصلاة ۱/ ۳۸۲ ط سعيد كراتشي)

(۳) تصرف الصبي والمعتوه ان كان نافعا كالاسلام والاتهاب صح بلا اذن وان ضارا كالطلاق والعتاق لا وان اذن به وليهما (در مختار) وقال في الرد (قوله وان اذن به وليهما) لاشتراط الاهلية الكاملة - وكذا لا تصح من غيره كابيه ووصيه والقاضي لتضرره (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب المأذون بحث في تصرف الصبي ومن له الولاية عليه وترتيبها ۱۷۳/۶ ط سعيد كراتشي)

(۴) (قوله وجوزه الامام احمد) اي اذا كان مميزا يعقله بان يعلم ان زوجته تبين منه كما هو (جاری ہے)

بچے پانچ سال کی عمر میں بھی ممیز کی حد میں شامل ہو سکتے ہیں بہر حال معاملہ مسئول عنہا میں اگر کوئی مجبوری ایسی پیش آگئی ہو کہ اس نکاح کا باقی رکھنا ناممکن ہو گیا ہو تو عمل بمذہب امام احمدؒ کی گنجائش تھی اور اگر یہ فعل محض عدم مبالات یا اغراض نفسانی کے ماتحت کیا گیا ہے تو موجب ملامت ہے(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## لڑکے کی عمر پندرہ سال ہو گئی ہو تو اس کی طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

(سوال) زید کے دو لڑکے تھے جن میں سے ایک شادی شدہ اور دوسرا نابالغ تھا زید نے نابالغ لڑکے کا نکاح ایک بالغہ لڑکی سے کردیا بعد عرصہ کے بڑے لڑکے کی عورت فوت ہو گئی زید نے بڑے لڑکے کا نکاح ایک نابالغ لڑکی سے کردیا اب از روئے مصلحت زید دونوں بھائیوں کے نکاح کا تبادلہ کرانا چاہتا ہے یعنی طلاق کرواکر چھوٹے لڑکے کی منکوحہ کا نکاح بڑے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتا ہے اور بڑے لڑکے کی منکوحہ کا نکاح چھوٹے لڑکے سے کرنا چاہتا ہے مفصل فیصلہ شرعی تحریر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۸۳۰ مولوی محمد بخش موضع میاں جی سلطان ضلع جھنگ

۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ م ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۰) اگر چھوٹا لڑکا بالغ ہو گیا ہے تو وہ اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور اگر ابھی نابالغ ہے تو اس کی طلاق معتبر نہ ہو گی (۲) اگر پندرہ سال عمر ہو گئی ہو تو بالغ قرار دیا جائے گا(۳) اور طلاق معتبر ہو گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## نابالغ نہ خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کا ولی

(سوال) ایک لڑکا جو کہ نابالغ ہے اس کی شادی ہو چکی ہے اور اگر وہ خود یا اس کے ولی عورت کو طلاق دیں

---

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) مقرر فی موضوع مذهبه فافهم (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق ۳/ ۲۴۳ ط سعید کراتشی)

(۱) ولا باس بالتقليد عند الضرورة لكن بشرط ان يلتزم جميع ما يوجبه ذلك الامام لما قدمنا ان الحكم الملفق باطل بالاجماع (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الصلاة ۱/ ۳۸۲ ط سعید کراتشی)

(۲) و يقع طلاق كل زوج اذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الجوهرة النيرة - ولا يقع طلاق الصبي وان كان يعقل (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق الباب الاول' فصل فيمن يقع طلاقه وفيمن لا يقع طلاقه ۱/ ۳۵۳ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال - فان لم يوجد فيهما شيء فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى لقصر اعمار اهل زماننا (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الحجر' فصل بلوغ الغلام بالاحتلام الخ ۶/ ۱۵۳ ط سعید کراتشی)

چاہیں تو جائز ہے یا نہیں اگر اس عورت نے کسی غیر شخص سے شادی کرلی تو جس شخص کے ساتھ شادی ہوئی اور اس مولوی نے جس نے جان بوجھ کر نکاح پڑھایا اس کے لئے کون سا کفارہ ہوتا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۲۵ شیخ رمضان علی صاحب (بستی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۳) نابالغ لڑکے کی طلاق معتبر نہیں (۱) اور اس کے ولی کو یہ حق نہیں کہ نابالغ لڑکے کی بیوی کو طلاق دیدے (۲) پس ایسی حالت میں نابالغ منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ جائز نہیں اور جس نے پڑھایا اور جو شریک ہوئے سارے گناہ گار ہوئے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنے لڑکے عمر کا نکاح اپنی بھانجی زینب سے کیا جس کا ولی بھی یہی ہے زینب بالغ ہے اور عمر نابالغ ہے اس بلوغ اور عدم بلوغ کی وجہ سے نااتفاقی ہوئی اب زید چاہتا ہے کہ زینب کو مطابق شرع شریف کے طلاق مل جائیں بحالت عدم بلوغ میں طلاق دیدے یا کہ باپ کو طلاق دینے کی اجازت ہے یا نابالغ کے بلوغ کا انتظار کیا جائے۔

المستفتی نمبر ۲۳۴۲ محمد شریف بصیر پور (منٹگمری) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۶ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۲) حنفیہ کے نزدیک نابالغ کی طلاق معتبر نہیں (۴) لڑکے کے بلوغ کا انتظار کرنا ہوگا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) ويقع طلاق كل زوج اذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الجوهرة النيرة – ولا يقع طلاق الصبي وان كان يعقل (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق' الباب الاول فصل فيمن يقع طلاقه و فيمن لا يقع طلاقه ١ / ٣٥٣ ط ماجديه كوئٹه)

(۲) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق – والمجنون والصبي ولو مراهقا او اجازه بعد البلوغ والمعتوه (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ٣ / ٢٤٣ ط سعيد كراتشي) وقال ايضا و تصرف الصبي و المعتوه ان كان نافعا محضا كالاسلام والاتهاب صح بلا اذن وان ضارا كالطلاق والعتاق والصدقة والقرض لا وان اذن به وليهما (درمختار) وقال في الرد (قوله وان اذن به وليهما) لاشتراط الاهلية الكاملة وكذا لا تصح من غيره كابيه ووصيه والقاضي للضرر (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب المأذون مبحث في تصرف الصبي ومن له الولاية عليه و ترتيبها ٦ / ١٧٣ سعيد كراتشي)

(۳) كل صلح بعد صلح فالثاني باطل وكذا النكاح بعد النكاح – والاصل ان كل عقد اعيد فالثاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار ' كتاب الصلح ٥/ ٦٣٦ ط سعيد كراتشي)

(٤) ويقع طلاق كل زوج اذا كان عاقلا بالغا ولا يقع طلاق الصبي والمجنون والنائم لقوله عليه السلام كل طلاق جائز الا طلاق الصبي والمجنون ولان الاهلية بالعقل المميز وهما عديم العقل والنائم عديم الاختيار (الهداية كتاب الطلاق' فصل ٢/ ٣٥٨ ط شركة علميه ملتان)

# فصل پنجم

## نسبت یا اضافت طلاق

### عورت کی طرف نسبت کئے بغیر طلاق کا حکم

(سوال) زید نے اپنی زوجہ سے کسی بناء پر لڑنا جھگڑنا شروع کیا رفتہ رفتہ غصہ ہو کر مار پیٹ کرنے لگا تو اس کے بعض عزیز و اقارب نے اس کو اس کی زوجہ سے بیچ بچاؤ کر کے علیحدہ کیا مگر وہ باز نہیں آتا تھا تو انہوں نے زبردستی پکڑ کے مار دھکیل کے باہر دور کیا اس درمیان میں زید نے یہ کہہ دیا کہ تجھ کو طلاق ہے پھر جب کسی نے اس کا منہ بند کیا تو کوشش کر کے ایک دو منٹ کے اندر اندر دوبارہ یوں کہہ دیا کہ تجھ کو سات اس قدر کا زید بھی اقرار کرتا ہے مگر سننے والے چند آدمی اس بات کے گواہ ہیں لفظ طلاق بھی زید نے کہا ہے (یعنی تجھ کو سات طلاق) مگر زید اقرار نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ میں نے تو طلاق کا لفظ کہا ہی نہیں غرضیکہ دوبارہ زید نے جو یہ کہا کہ تجھ کو سات اس میں اختلاف ہے کہ سات طلاق کہا جیسا کہ وہ کہتے ہیں یا فقط سات جیسا کہ زید فقط تنہا کہتا ہے خلاف اول دفعہ کے کہ اس میں کسی کا خلاف نہیں زید بھی اقرار کرتا ہے کہ پہلی مرتبہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دی پس اس خاص صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں اگر ہوگی تو کونسی طلاق ہوگی زید نے جو مخاطب کی ضمیر تجھ کو استعمال کی ہے اس کا مرجع اس خاص صورت میں اس کی زوجہ ہے یا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے؟ جبکہ زوجہ اس کی اس قدر فاصلے پر ہو کہ سن سکتی ہے مگر بعض وجوہات سے سنائی نہ دیتا ہو زید نے تصریح کر دی کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے پھر دوسرے روز اپنی اس تصریح کے خلاف بیان کیا کہ میری مراد میری زوجہ نہیں تھی۔ پس اس خاص واقعہ میں زید کا یہ بیان اس کی تصریح کے خلاف مقبول عند الشرع ہوگا؟ باوجودیکہ زید کا یہ بیان غیر ناشی عن الدلیل ہے بلکہ اس کی تصریح پر (کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے) قرائن و آثار موجود ہیں لڑنا جھگڑنا غصہ ہو کر مار پیٹ کرنا بیچ بچاؤ کرانے سے باز نہ رہنا منہ بند کرنے پر کوشش کرنا وغیرہ غرض کہ زید کی تصریح پر دلالت حال موجود ہے اگرچہ اب وہ اپنی تصریح کے خلاف بیان کرتا ہے بینوا توجروا؟

**(جواب ۳۳)** صورت مسئولہ میں زید کی زوجہ پر تینوں طلاقیں پڑ گئیں اگرچہ اس نے صرف لفظ سات ہی کہا ہو کیونکہ طلاق کے موقع پر اس عدد کا معدود طلاق ہوگی۔ غیر – **ولو قال انت ثلاث وقعت ثلاث ان نوى ولو قال لم انو لا يصدق اذا كان في حال مذاكرة الطلاق والا صدق و مثله في الفارسية توبسه على ما هو المختار للفتوى (هنديه ص ۳۸۱ ج ۱)** (۱) اور جب کہ اس کی زوجہ مطلقہ مثلثہ ہو گئی تو اب بغیر حلالہ کے اس کے واسطے حلال نہیں ہو سکتی (۲) نیز زید کا یہ

---

(۱) الفتاوى الهندية كتاب الطلاق' الباب الثاني في ايقاع الطلاق' الفصل الاول في الطلاق الصريح' مطلب لو قال انت بثلاث ۱ /۳۵۷ ط ماجديه كوئٹه )

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او اثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا (جاری ہے)

اقرار کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے اور دلالت حال یہ دونوں اس امر کے لئے کافی ہیں کہ تجھ کو مخاطب اس کی زوجہ ہو لہذا اب اس کا انکار غیر معتبر ہے **یقع طلاق زوج اذا کان بالغا عاقلا سواء کان حرا او عبدا طائعا او مکرها کذا فی الجوهرة النيرة (هندية ص ۳۷۶ ج ۱)** (۱)

## طلاق میں عورت کی طرف ظاہری نسبت ضروری نہیں

(سوال) زید اپنی بیوی ہندہ کو اس کے ماں باپ کے گھر سے بلانے کے واسطے گیا ہندہ نے آنے سے انکار کیا ہندہ کہتی ہے کہ میں اس وقت یا آج کل نہ جاؤں گی زید نے غصہ ہو کر کہا کہ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ہے قال الفاظ الطلاق بغیر نسبت - یعنی اس طرح نہ کہا کہ تجھ پر طلاق یا تو طلاق ہے اور زید نے یہ الفاظ دوسرے مکان میں جا کر اپنی زبان سے نکالے آیا ہندہ پر تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہیں ؟

(جواب ۳۴) چونکہ غصہ کا موقع ہے نیز اس کی بیوی سے جھگڑا ہوا اس لئے ظاہر یہی ہے کہ اس نے بیوی کو ہی طلاق دی ہے اور وہی اس کے ذہن میں مراد تھی نسبت یا اضافت طلاق صراحۃً ہونا ضروری نہیں اسی طرح عورت کا سامنے موجود ہونا وقوع طلاق کے لئے شرط نہیں پس صورت مسئولہ میں اس کی بیوی مطلقہ ثلثہ ہوگئی اور بدون حلالہ اس کے لئے حلال نہیں - **ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت فقال امرأتي طلقت امرأته** (رد المحتار)(۲)

## بغیر نسبت کے صرف "لفظ طلاق" کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں ؟

(سوال) زید کی والدہ و ساس کے درمیان ایک عرصے سے خانگی جھگڑے ہو رہے تھے زید سخت بیمار ہے ایک روز زید کے برادر خورد نے زید کی والدہ سے کہا کہ اماں یہ جھگڑے ختم نہ ہوں گے ہم اور تم کہیں چلیں ان دونوں کو یہاں رہنے دو اور زید کا بھائی اپنی والدہ کو لے جانے لگا زید نے کہا کہ تم نہ جاؤ میں اس جھگڑے کو ہی ختم کئے دیتا ہوں اور یہ کہہ کر کہا کہ میں نے طلاق دی یہ الفاظ اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر کہے پھر اس کے بعد جوش میں آکر صرف طلاق طلاق طلاق پانچ چھ مرتبہ کہا لیکن اپنی زوجہ کا نام ایک مرتبہ بھی نہیں لیا اور نہ اس سے مخاطب ہو کر کہا اور زید کا خیال بھی یہی تھا کہ صرف لفظ طلاق کہنے سے طلاق نہیں ہوتی زوجہ گھر میں موجود تھی لیکن اس نے الفاظ مذکورہ نہیں سنے -

المستفتی نمبر ۳۱۱ ۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ م ۶ جون ۱۹۳۴ء

---

حاشیہ صفحہ گزشتہ ، صحیح و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجدية كوئٹه)

(۱) الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيمن يقع طلاقه و فيمن لا يقع طلاقه ۱/ ۳۵۳ ط ماجدية كوئٹه

(۲) هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب "سن بوش" يقع به الرجعي ۳/ ۲۴۸ ط سعيد كراتشي

(جواب ۳۵) زید کے ان الفاظ میں جو سوال میں مذکور ہیں لفظ طلاق تو صریح ہے لیکن اضافت الی الزوجہ صریح نہیں ہے (۱) اس لئے اگر زید قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو اس کے قول اور قسم کا اعتبار کر لیا جائے گا (۲) اور طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر
## زبان سے تین طلاق کا لفظ نکالا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ کے بارے میں حالت غصہ زبان سے تین طلاق کا لفظ نکالا بلا اضافت کسی کے زید نے جو تین طلاق کا لفظ زبان سے نکالا تو زید کے دل میں کچھ بھی نہیں تھا۔ بینوا توجروا

المستفتی نمبر ۳۹۴ مولوی عبدالخالق (رنگون) ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۶) اگر زید نے زبان سے صرف یہ لفظ نکالا "تین طلاق" اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا تو ظاہر ہے کہ اس میں اضافت طلاق نہیں ہے لیکن اگر یہ لفظ سوال طلاق کے جواب میں کہے ہوں مثلاً زوجہ یا اس کے کسی ولی یا رشتہ دار نے زید سے کہا کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دو اور زید نے کہا کہ "تین طلاق" تو اس صورت میں قرینہ حالیہ اضافت الی المنکوحہ کے ثبوت کے لئے کافی ہوگا (۳) اور قاضی طلاق کا حکم کرے گا سوال میں غصہ کی حالت کا ذکر ہے لیکن غصہ کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں بعض صورتیں تو سوال طلاق کی حالت کا حکم رکھتی ہیں اور بعض نہیں۔

اب چونکہ مجلس قضاء کا وجود بھی نہیں اس لئے حکم دیانت یہ ہے کہ زید کو کہا جائے کہ اگر تو نے اپنی بیوی ہی کو یہ لفظ کہا تھا تو طلاق مغلظہ ہو گئی اور اگر بیوی کو نہیں کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی یہ تو عند اللہ حکم ہے اور لوگوں کے اطمینان کے لئے اس سے حلف لیا جائے گا اگر وہ حلف سے کہہ دے کہ میں نے

---

(۱) ولكن لا بد في وقوعه قضاء وديانة من قصد اضافة لفظ الطلاق اليها عالما بمعناه ولم يصرفه الى ما يحتمله كما افاده في الفتح وحققه في النهر احترازا عما لو كرر مسائل الطلاق بحضرتها او كتب ناقلا من كتاب امرأتي طالق مع التلفظ او حكى يمين غيره فانه لا يقع اصلا ما لم يقصد زوجته (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق باب الصريح مطلب في قول البحر ان الصريح يحتاج في وقوعه ديانة الى النية ٣/ ٢٥٠ ط سعيد كراتشي)

(۲) والقول له بيمينه في عدم النية (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق باب الكنايات ٣/ ٣٠٠ ط سعيد كراتشي)

(۳) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت فقال امرأتي طلقت امرأته ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتي يصدق ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها فقوله اني حلفت بالطلاق ينصرف اليها ما لم يرد غيرها لانه يحتمله كلامه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق باب الصريح مطلب "سن بوش" يقع به الرجعي ٣/ ٢٤٨ ط سعيد كراتشي)

بیوی کو تین طلاق نہیں کہا تھا تو لوگوں کو بھی اس کے تعلق زناشوئی سے تعرض نہیں کرنا چاہئے اور بیوی بھی اس کے پاس رہ سکتی ہے اور اگر وہ قسم سے انکار کرے تو زوجین میں تفریق کردی جائے(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو طلاق واقع نہ ہوگی

(سوال) زید نے خود اپنی زبان سے یہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں حسینہ سلطان کو ساتھ دو گواہوں کے دوبارہ سہ بارہ بھی ان الفاظ کے ساتھ کہا اور یہ بھی کہا پردہ واجب ہے کریں چاہے نہ کریں طلاق دیتے وقت میں (زید) نے یہ نہیں دیکھا کہ بیوی کہاں ہے اور کتنے فاصلے پر ہے اس وقت چھ ماہ کا حمل ہے اور ایک لڑکی ۲ سال کی موجود ہے اس وقت میری (زید کی) کوئی غصہ کی حالت نہیں تھی اور نہ کوئی نشہ تھا میرے ذہن میں حسینہ سلطان ہی نام تھا یہ میرا (زید) کا صحیح بیان ہے زید کی بیوی کے خالو اور بہنوئی مندرجہ بالا وقوعہ سے اتفاق رکھتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ لڑکی کا نام صحیح حسینہ خانم ہے اور طلاق کے الفاظ کے وقت زید کی پشت کی طرف قریب دو تین گز کے فاصلہ پر موجود تھی جس نے طلاق کے الفاظ کو نہیں سنا۔

المستفتی نمبر ۱۱۳۸ محمد احمد دہلی - ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۲ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۷) سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند نے طلاق دیتے وقت عورت کا نام حسینہ سلطان لیا ہے حالانکہ اس کا صحیح نام حسینہ خانم ہے جو نکاح نامہ میں مذکور ہے اور لڑکی کی طرف اشارہ نہیں کیا نہ اس کے باپ کا نام لیا اگر وہ صرف حسینہ کہتا تو وقوع طلاق کا حکم ہو سکتا تھا کہ وہ نام کا اختصار ہوتا لیکن حسینہ سلطان کہنا تبدیل کردینا ہے اور اس سے وقوع طلاق کا حکم نہیں ہو سکتا(۲) کیونکہ کوئی حسینہ سلطان اس کی بیوی نہیں ہے اگرچہ اس کے ذہن میں تصور یہی ہو کہ بیوی کو طلاق دے رہا ہوں مگر طلاق الفاظ سے پڑتی ہے نہ کہ تصور سے(۳) اور تبدیلی نام کی صورت میں وقوع طلاق کے لئے یہ لفظ کافی نہیں جیسے غلام حسین آزاد ہے

---

(۱) والقول له بيمينه في عدم النية ويكفي تحليفها له في منزله فإن أبى رفعته للحاكم فإن نكل فرق بينهما (در مختار) وقال في الرد (قوله بيمينه) فاليمين لازمة له سواء ادعت الطلاق أم لا حقا لله تعالى - (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق' باب الكنايات ۳/ ۳۰۱ ط سعيد كراتشي)

(۲) وفي المحيط [illegible] ولو حذف النسبة وغير اسمها بغيره لا يقع لأن التعريف لا يحصل بالتسمية متى بدل اسمها لأن بدلت الاسم يكون امرأة أجنبية ولو بدل اسمها وأشار إليها يقع (البحر الرائق' كتاب الطلاق' باب الطلاق الصريح ۳/ ۲۷۳ ط دار المعرفة بيروت) وفي النهر قال: فلانة طالق واسمها كذلك وقال عنيت غيرها دين وعدم صدق قضاء وعلى هذا لو حلف لدائنه بطلاق امرأته فلانة واسمها غيره لا تطلق (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب طلاق غير المدخول بها ۳/ ۲۹۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) وركنه لفظ مخصوص وهو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح أو كناية وأراد اللفظ ولو حكما (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

کہنے سے غلام علی آزاد نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسرا نام ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## ایک طلاق دو طلاق سہ طلاق کہا، تو کون سی طلاق واقع ہوگی

(سوال) شخصے مسمی بدین محمد در زبان ہندی خود میگوید من بسبب زدوکوب زوجہ ام او گفتہ است تو مرا طلاق بدہ من آں گفتہ ام یک طلاق، دو طلاق، سہ طلاق نام تو چیست ندانم ایں سخن گفتہ من از خانہ بیرون شدہ رفتہ ام پس دریں صورت زوجہ دین محمد شرعاً سہ طلاق مطلقہ خواہد گردید یا نہ۔

المستفتی نمبر ۱۳۵۰ مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب نواکھالی متعلم دار العلوم دیوبند

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۸) (از مولوی مسعود احمد نائب مفتی دار العلوم دیوبند) اس صورت میں دین محمد کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور وہ مغلظہ بائنہ ہو کر شوہر پر حرام ہو گئی اب بدون حلالہ کے دین محمد دوبارہ اس کو اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره الآية (۱) فقط، واللہ تعالیٰ اعلم مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دار العلوم دیوبند

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

جواب صحیح ہے مگر دین محمد نے اگر ایک طلاق دو طلاق سہ طلاق سے اپنی منکوحہ مراد نہیں لی ہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی ورنہ ہو جائے گی۔ لو قال امرأة طالق – او قال طلقت امرأة و قال لم اعن امرأتي يصدق و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته الخ (۲) شامی ج ۲ کتاب الطلاق باب الصریح ص ۲۲۴ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد سہول عثمانی عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند – مہر دار الافتاء – دیوبند

الجواب صحیح ما قالہ الاستاذ الحاج مولانا محمد سہول مدظلہ

محمد اعزاز علی غفر لہ، ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

(جواب) (از مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی) صورت بالا میں منکوحہ پر تین طلاق واقع ہو گئیں شوہر نے ایک طلاق دو طلاق سہ طلاق سے اپنی منکوحہ مراد لی ہو یا نہ لی ہو سوال میں صاف طور پر موجود ہے کہ میاں بیوی میں پہلے جھگڑا ہوا یہاں تک کہ مار پیٹ کی نوبت پہنچی اسی حالت میں منکوحہ کہتی ہے "مرا طلاق بدہ" شوہر اسی وقت اسی مجلس میں منکوحہ کی طلب طلاق کے جواب میں کہتا ہے کہ یک طلاق دو طلاق سہ طلاق بلکہ غیظ و غضب کی حالت میں کہتا ہے "نام تو چیست ندانم" یعنی تیرا نام جانتا تو نام لیتا

---

(۱) سورۃ البقرۃ رقم الآیۃ ۲۳۰

(۲) ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق باب الصریح، مطلب سن بوش یقع به الرجعي ۳/۲۴۸ ط سعید کراتشی،

طلاق دیتا یا اب میں تیرا نام لینا ہی نہیں چاہتا ان حالات میں لفظ طلاق میں اضافت و نسبت کے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں جھگڑا اور پیٹ اور پھر نتیجہ کے طور پر منکوحہ کا مطالبہ طلاق یہ تین قرینے ہیں جن کی موجودگی میں اس معاملہ کو شوہر کی نیت و قول پر محمول نہیں کیا جاسکتا شوہر خواہ کچھ کہے منکوحہ پر طلاقیں پڑ گئیں علامہ شامی نے جو جزئیہ نقل کیا ہے وہ اس معاملہ سے غیر متعلق ہے اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ عام روز مرہ حالات میں شوہر اگر یوں کہہ دے ”امرأتہ طالق“ اور جب اس سے دریافت کیا جائے تو کہے کہ ان الفاظ سے مطلب اپنی منکوحہ کو طلاق دینا نہیں تھا تو صرف دیانۃً اس کی تصدیق کی جائے گی در مختار میں ہے۔ قالت لزوجها طلقنی فقال فعلت طلقت (۱) یہاں منکوحہ کی طلب پر شوہر نے محض فعلت کہا تب بھی طلاق پڑ گئی یعنی ”محض قرینہ طلب کی وجہ سے جیسا کہ شامی میں ہے ”ای طلقت بقرینة الطلب“ فتاویٰ عالمگیری میں حسب ذیل جزئیات موجود ہیں ”قالت لزوجها ”مرا طلاق دہ“ فقال الزوج دادہ است او کردہ است یقع نوی اولم ینو ولا یصدق فی ترک النیة الخ (۲) سئل شمس الاسلام الاوزجندی عن امرأة قالت لزوجها لو کان الطلاق بیدی لطلقت نفسی الف تطلیقة فقال الزوج من بتو ہزار دادم ولم یقل دادم ترا قال یقع الطلاق (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم تحقیق [illegible] عثمانی مفتی دیوبند۔

۴ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

هذا الجواب صحیح و هو مبنی علی حکم القضاء ای لا یصدق الزوج انه لم ینو امرأته

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی (۴)

## غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، چار طلاق کہا، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے نہایت غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو یہ الفاظ دو عورتوں کے سامنے جو ایک کوٹھے میں ان کے پاس بیٹھی تھیں اور بیوی صحن میں بیٹھی تھی کہے ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، چار طلاق زید کو خود

---

(۱) ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدخول بہا ۳ / ۲۹۴ ط سعید کراچی

(۲) الفتاوی الہندیہ کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایقاع الطلاق الفصل السابع فی الطلاق بالالفاظ الفارسیہ ۱ / ۳۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ۔

(۳) الفتاوی الہندیہ کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایقاع الطلاق الفصل السابع فی الطلاق بالالفاظ الفارسیہ ۱ / ۳۸۳ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۴) کما یشعر من عبارة الهندیه یقع نوی او لم ینو ولا یصدق فی ترک النیة قضاء (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایقاع الطلاق الفصل السابع فی الطلاق بالالفاظ الفارسیة ۱ / ۳۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

خاوند کو نہیں کہا اس قسم کی طلاق کا کیا حکم ہے اور کیا وہ اس کی بیوی ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

المستفتی نمبر ۲۰۰۶ اصغر حسین (مظفر نگر) ۲۰ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۴ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۹) الفاظ طلاق گو صریح ہیں مگر نسبت الی الزوجہ صریح نہیں ہے اس لئے خاوند اگر حلف شرعی کے ساتھ یہ کہہ دے کہ بیوی کو طلاق دینے کے لئے یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو میاں بیوی بحیثیت میاں بیوی کے رہ سکتے ہیں تین طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## بیوی کی طرف نسبت کے بغیر صرف لفظ ”تین طلاق“ کہا تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنے والد سے کسی بات کے کاٹ میں جھگڑا فساد کر کے پانچ آدمیوں کے سامنے کہا کہ ” یہ تین طلاق دوں“ ان پانچوں شاہدوں میں سے دو شاہد شہادت دیتے ہیں کہ زید نے یہ کہا کہ ” یہ تین طلاق دوں“ اور باقی تین شاہد شہادت دیتے ہیں کہ زید نے صرف تین طلاق کہا پس ان میں سے تین شاہدوں کی شہادت ”تین طلاق“ کی ہے، بموجب مذہب وقوع طلاق کا حکم نافذ ہوگا یا نہیں ؟

المستفتی نمبر ۲۰۷۱ شعبان (ایبٹ) ۱۹ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۰) صرف لفظ ”تین طلاق“ سے جب تک کوئی امر قرینہ حالیہ یا مقالیہ اضافت طلاق کے لئے نہ ہو وقوع طلاق کا حکم نہ ہوگا اور دو شاہد جو ”یہ تین طلاق دوں“ کا تلفظ بیان کرتے ہیں وہ وقوع طلاق کے لئے مفید نہیں ہے محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## غصہ کی حالت میں تین بار کہا ”میں نے اسے طلاق دی“ تو کیا حکم ہے ؟

(سوال) زید کی والدہ میں کسی سے بحث ہوئی غصہ کی حالت میں اپنے منہ سے یہ تین بار کہا کہ میں نے اسے طلاق دی عورت کی آواز کسی نے نہیں سنی زید حلفاً کہتا ہے کہ اپنی آواز میں نے نہیں کی تین کہا یہ یہ

---

(۱) ولا يلزم كون الإضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت فقال امرأتي طلقت امرأته ... ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق أو قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم أعن امرأتي يصدق ويفهم منه أنه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لأن العادة أن من له امرأة إنما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها الخ (رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب سن بوش يقع به الرجعي ۳ / ۲۴۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

(۳) بخلاف قوله طلقي نفسك فقالت أنا طالق أو أنا أطلق نفسي لم يقع لأنه وعد جوهرة ما لم يتعارف أو تنو الإنشاء فتح (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق ۳ / ۳۱۹ ط سعيد كراتشي) وقال في الهندية بخلاف قوله كنم لأنه استقبال فلم يكن تحقيقا بالتشكيك وفي المحيط لو قال بالعربية أطلق لا يكون طلاقا إلا إذا غلب استعماله للحال فيكون طلاقا (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثاني في إيقاع الطلاق، الفصل السابع في الطلاق بالألفاظ الفارسية ۱ / ۳۸۴ ط ماجدية كوئته)

معمولی تمثیل کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس خط کے کاغذ دور ہونے سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے منہ سے تین بار کہہ کر اسے طلاق دیا اور اپنی بیوی سے بھی کہہ دیا کہ میں نے اپنے منہ سے تین بار کہا کہ اسے طلاق دیا پھر زید کی بیوی نے زید سے کہا کہ ایک خط میرے والد کے پاس میری طرف سے بھیج دو کہ مجھے طلاق مل چکی ہے زید نے خط بھی بھیج دیا یہی مضمون لکھ کر اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر طلاق پڑ گئی تو زید رجوع کر سکتا ہے یا نہیں اور رجوع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۰ محمد مصطفیٰ حسین انصاری (کانپور) ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۱۹ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۱) زید کے ان الفاظ میں کہ (میں نے اسے طلاق دیا) اسے کا اشارہ اپنی زوجہ کی طرف تھا تو طلاق ہو گئی بشرطیکہ زبان سے یہ الفاظ ادا کئے ہوں اگر زبان سے الفاظ ادا نہیں ہوئے صرف دل میں تصور تھا تو طلاق نہیں ہوئی اور اگر لفظ اس سے مراد اس کی بیوی نہ تھی تو طلاق نہیں ہوئی پہلی صورت میں طلاق مغلظہ ہے اور رجعت جائز نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## صرف طلاق طلاق طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت سے جھگڑا کر کے غصہ کی حالت میں کہا طلاق طلاق طلاق اس وقت وہ عورت اپنے گھر سے دس بیس روز یا تھوڑے دور کسی کے مکان میں رہا کرتی تھی اس کے بعد شوہر نے اپنے مکان میں آکر کہا بالائی جاہ یہ بات عورت کو کہی گئی ہے یا نہیں کہی گئی ہے بعد ازاں وہ عورت شوہر کے مکان میں جب آئی تو شوہر نے اس کو دریافت کیا تو عورت بولی تم نے مجھ کو طلاق دے دیا تو پھر یہاں رہ کے

---

(۱) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت؟ فقال امرأتي طلقت امرأته ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثاً وقال لم اعن امرأتي يصدق ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب سن بوش يقع به الرجعي ۳/۲۴۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) حديث شريف: عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله تجاوز عن امتي ما وسوست به صدورها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه (مشكوة المصابيح باب الوسوسة ۱/۱۸) وقال في الرد: قوله وركنه لفظ مخصوص هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية واراد اللفظ ولو حكما ليدخل الكتابة المستبينة واشارة الاخرس والاشارة الى العدد بالاصابع في قوله انت طالق هكذا كما سيأتي وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلاثة احجار ينوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليه كما افتى به الخير الرملي وغيره (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/۲۳۰ ط سعيد كراتشي) وقال ايضاً: واراد بها اللفظ او ما يقوم مقامه من الكتابة المستبينة او الاشارة المفهومة لان ركن الطلاق اللفظ او ما يقوم مقامه مما ذكر كما مر (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ۳/۲۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۳) لقوله تعالى: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (سورة البقرة رقم الآية ۲۳۰) عن عائشة ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبي ﷺ أتحل للاول؟ قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاول (رواه البخاري في الجامع الصحيح، كتاب الطلاق، باب من اجاز طلاق الثلاث ۲/۷۹۱ ط قديمي كراتشي)

مرد نے جواب دیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس وقت سے غالباً ساڑھے تین مہینے ہوگئے عورت اپنے والد کے مکان پر چلی گئی ہے مگر کبھی کبھی زوج کے مکان میں آمد و رفت کرتی ہے اب شخص مذکور کہتا ہے کہ اس وقت میری طلاق کی نیت نہ تھی۔

المستفتی نمبر ۲۲۰۴ فضل الرحمن صاحب (آسام) ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۳) اگر شوہر نے صرف یہی الفاظ کہے ہیں طلاق طلاق طلاق یعنی عورت کا نام نہیں لیا اس کی طرف نسبت نہیں کی اور کوئی قرینہ بھی عورت کو متعین کرنے کا نہ تھا تو طلاق نہیں ہوئی (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## تین مرتبہ کہا "میں نے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ہندہ کو ایک لڑائی کے سلسلہ میں جو ہندہ میں اور دوسرے لوگوں سے ہو رہی تھی غصہ میں آکر یہ کہتے ہوئے کہ اگر میری زندگی تباہ ہوتی اور میں اسی طرح پریشان رہتا تو میری شادی کیوں کی گئی تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے طلاق دی حالانکہ زید اور ہندہ میں آج تک کوئی رنجش نہ ہوئی اور نہ اب ہے ایسی حالت میں ازروئے شریعت کیا ہندہ کو طلاق ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو اب کیا صورت ہو سکتی ہے؟ ہندہ یہ بھی کہتی ہے کہ اگر میری شادی کسی دوسرے کے ساتھ کی گئی تو میں جان دیدوں گی ازروئے شریعت جو حکم ہو مرحمت فرمائیں اور امام شافعیؒ کے مذہب سے بھی اس مسئلہ میں روشنی ڈالی جائے کہ ان کے مذہب میں کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۳۶۳ محمد احمد صاحب۔ لکھنؤ
۱۹ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ م ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۳) اگر خاوند نے اپنی بیوی کو یہ لفظ (میں نے طلاق دی) تین مرتبہ کہہ دیئے تو اس کی بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی ان لفظوں میں بیوی کا نام اور اس کی طرف اضافت مذکور نہیں ہے اس لئے اگر زید اقرار کرے کہ اس نے یہ لفظ بیوی کو کہے ہیں یا کوئی قرینہ حالیہ موجود ہو جس سے یہ بات متعین ہو جائے کہ یہ الفاظ بیوی کو کہے ہیں تو یہی حکم ہے جو اوپر کہا گیا ہے اور اگر کوئی قرینہ نہ

---

(۱) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت؟ فقال امرأتي طلقت امرأته ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتي يصدق ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب "سن بوش" يقع به الرجعي ٣ / ٢٤٨ ط سعيد كراتشي)

ہو اور زوج بھی اقرار نہ کرے تو پھر ان الفاظ سے وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر کہا ”ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) قمر الدین اور توکی محمد کے مکان میں محفل کے اندر حالات اور گواہوں کی زبان بندی کے ہے قمر الدین نے توکی محمد و دانشت محمود و منظیر الدین و صالح محمود ان چار آدمیوں کو بلایا اس میں مکان کے وہ بھی شریک تھے وجہ اس کی پان سپاری کھانا تھا اس کے بعد صالح محمود نے کہا کہ قمر الدین رات بہت ہو گئی ہم لوگوں کو کیوں بلایا ہے اس کے جواب میں مہر محمد نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بی بی کو طلاق دینے کے لئے ہم لوگوں کو بلایا ہے اس کے بعد سب لوگوں نے کہا کہ ہو قمر الدین قمر الدین نے کہا کہ کس طرح کہنا ہوتا ہے تم لوگ ہم کو سکھلا دو اس وقت طلاق کے الفاظ کسی نے اس وجہ سے نہیں سکھلایا کہ لفظ طلاق زبان پر لانے سے اس کی بی بی چھوٹ جائے گی اس کے بعد توکی محمد کی بیوی مر گئی تھی اس لئے طلاق کا خطرہ نہ تھا سب لوگوں نے کہا کہ تم سکھلا دو اس نے سکھلانا شروع کیا توکی محمد نے قمر الدین سے کہا کہ کہو قمر الدین ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن کہہ دیا لیکن طلاق دیتے وقت اس کی بی بی کا نام یا میری بی بی کر کے نہیں کہا اور کس کو طلاق دی یہ پنچایت والوں نے بھی اس بارے میں کچھ نہیں پوچھا مگر بیان قمر الدین نے کہا کہ میں نئی شادی کروں گا میرے ماموں میری پہلی بیوی کو طلاق نہ دینے سے نکاح میں شرکت نہیں کرتا اس لئے مجبور ہو کر طلاق دیا توکی محمد نے جو کچھ سکھلایا اس کے مطابق میں نے اس کے ساتھ ساتھ ویسا ہی کہا میرے دل میں اپنی بی بی کو طلاق دینے کی نیت نہ تھی۔

(۱) پہلا گواہ توکی محمد۔ قمر الدین ہم کو پان سپاری کھانے کے واسطے اپنے مکان میں بلا کر لایا ہم نے آکر دیکھا کہ منظیر و دانشت و صالح محمود و مہر محمد وہاں پر موجود ہیں صالح محمود نے کہا قمر الدین رات بہت ہو گئی کیوں ہم کو بلایا ہے تو مہر نے کہا قمر الدین(۱) اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے بلایا ہے قمر الدین نے کہا کس طرح کہنا ہوتا ہے وہ میں نہیں جانتا آپ لوگ ہم کو سکھلا دیجئے۔ اس وقت کسی نے اس خوف سے الفاظ طلاق نہیں سکھلایا کہ جو لفظ طلاق زبان پر لائیں گے ان کی بی بی ان سے چھوٹ جائے گی اس کے بعد توکی محمد کی بی بی مر گئی تھی اس لئے سب لوگوں نے توکی محمد سے کہا کہ طلاق کے الفاظ قمر الدین کو

---

(١) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت؟ فقال امرأتي طلقت امرأته - ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثاً وقال لم اعن امرأتي يصدق، و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب سن بوش يقع به الرجعي ٣/٢٤٨ ط سعيد كراتشي)

لکھو تب توفیق محمد نے لکھ دیا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن - قمر الدین نے اس کے ساتھ ویسا ہی کہا اس کے بعد پنچایتی اس سے کوئی بات پوچھے بغیر چلے گئے-

(۲) دوسرے گواہ دلاشت محمود نے بھی توفیق محمد کی طرح بیان دیا ہے کہ طلاق دیتے وقت قمر الدین نے میری بی بی کہہ کر طلاق نہیں دیا-

(۳) تیسرے گواہ صالح محمود نے کہا کہ قمر الدین نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے واسطے ہم کو بلایا تب ہم نے آکر دیکھا کہ ہدایت علی، دلاشت، حفیظ الدین، توفیق محمد، مہر و شہ، زین الدین وہاں پر موجود ہیں ہم نے ہمارا رات بہت ہوئی تو قمر الدین نے ہم دونوں کو یوں بلایا ہے مہر نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ قمر الدین اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے ہم دونوں کو بلایا ہے اس کے بعد قمر الدین سے پوچھا قمر الدین نے جواب دیا کہ طلاق نہ دے کر یہاں اس سے ہمارا کام نہیں چلتا - اس کے بعد توفیق محمد نے کہا کہ قمر الدین کہو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن۔ قمر الدین نے بھی ویسا ہی کہا قمر الدین نے یوں طلاق دی پنچایتی یہ بات بغیر پوچھے چلے گئے-

(۴) چوتھے گواہ ہدایت علی - قمر الدین نے اپنے بھائی کو بلانے کے واسطے بھیجا میں نے ان کے بھائی سے پوچھا کیوں بلاتے ہو اس نے کہا کہ میرے بھائی اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے بلایا ہے میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ صالح محمود اور توفیق محمد، دلاشت محمود، شمس الدین، مہر سب لوگ پان تمباکو کھا رہے ہیں اس کے بعد صالح محمود نے کہا قمر الدین نے یوں ہم دونوں کو بلایا ہے اس وقت قمر الدین بیچ میں بیٹھا کرنے لگے مہر نے کہا قمر الدین اپنی بی بی کو چھوڑ دیں گے اس لئے بلایا ہے توفیق محمود نے لکھوا دیا - ایک طلاق دو طلاق تین طلاق قمر الدین نے ساتھ ساتھ اسی طرح کہا-

(۵) پانچواں گواہ مہر محمد - قمر الدین نے میرے گھر میں جا کر کہا میری شادی ہے میری پہلی بیوی کو طلاق دینی چاہئے اور میرے گھر میں چلو بعد میں ہم نے آکر دیکھا دلاشت حفیظ دو آدمی ہدایت علی پہنچے قمر الدین یوں بلایا ہے میں نے کہا اس کی بیوی کو طلاق دے دو قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دو گے کا قمر الدین نے کہا کس طرح سے طلاق دیتے ہیں میں نہیں جانتا ہوں توفیق نے کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن - قمر الدین نے ساتھ ساتھ اسی کو کہا-

(۶) چھٹا گواہ - شمس محمد - قمر الدین نے کہا کہ بی بی کو طلاق نہ دینے سے میری لڑکی کو نہیں دیں گے قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیں گے اسی بات پر چند آدمیوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنی بی بی کو طلاق دی، صالح، توفیق، دلاشت، حفیظ، ہدایت علی، مہر، شمس الدین، محمود وغیرہ ہم نے کہا قمر الدین ہم لوگوں کو کیوں بلاتے ہو مہر نے کہا قمر الدین اپنی بی بی کو چھوڑ دیں گے قمر الدین نے کہا طلاق کس طرح دینا ہوتا ہے ہم نہیں جانتے توفیق نے لکھ دیا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن اسی طرح ساتھ ساتھ قمر الدین نے بھی ویسا ہی تین دفعہ کہا پنچایتی یہ پوچھے بغیر کہ کس کو طلاق دی چلے گئے-

(۷) ساتواں گواہ منا محمد صحنی وغیرہ وہاں پر تھے قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیں گے میرے مکان کی طرف چلو صحنی نے پوچھا قمر الدین کیوں بلاتے ہو مہر نے کہا کہ قمر الدین اس کی بی بی کو چھوڑ دیں گے تو کسی نے الفاظ طلاق سکھا دیے۔ یعنی ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیں۔

(۸) آٹھویں گواہ بیو ماموند نے قمر الدین سے پوچھا کہ تیری پہلی بی بی کو طلاق دی ہے یا نہیں قمر الدین نے کہا میں نے پہلی بیوی کو طلاق دی ہے محفل کے بہت آدمی اس کے شاہد ہیں۔ قمر الدین نے اپنی پہلی بی بی کو طلاق دی۔ **المستفتی** نمبر ۲۵۶۹ محمد نور الحسن صاحب عالم نگر۔ رنگپور

**۲۵ محرم ۱۳۵۸ھ م ۵ مارچ ۱۹۴۰ء**

**(جواب)** (از قاضی عبدالجبار صاحب ربانی وزیرگرام) مذکورہ صورت میں قمر الدین کی بی بی پر طلاق واقع نہیں ہوئی بوجہ نہ پائی جانے اضافت کے کیونکہ ہر گواہ نے اپنی گواہی میں کہا کہ قمر الدین نے طلاق دینے کے وقت نہ اپنی بی بی کا نام لیا اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا اگرچہ دو ایک گواہوں سے معلوم ہوا کہ وہ طلاق دینے سے قبل اپنی بی بی کا ذکر کیا تھا اور قمر الدین بھی دوسری شادی کرنے کی وجہ سے طلاق کے الفاظ کہنے کو مجبور اقرار کیا اور نہ اس کی گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق دینے کی نیت نہ تھی اور مجبوری کی حالت میں نیت رہنا بھی غیر مظنون ہے۔ هكذا كتب في قاضي خان (۱) والعالمگيرية (۲) ورد المحتار (۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔ امر قم قاضی عبدالجبار ربانی۔ وزیرگرام

**(جواب)** (از مولوی عبدالعزیز صاحب جونپوری) چونکہ سوال میں طلاق صریح ہے اس لئے قضاء نیت کا کوئی لحاظ نہ کیا جائے گا خصوصاً مذاکرہ طلاق کے وقت تو کنایہ بھی بغیر نیت ہو جاتی ہے چہ جائیکہ صریح۔ اور بحر الرائق ص ۲۷۴ ج ۳ میں ہے۔ لو قالت المرأة انا طالق فقال الزوج نعم كانت طالقا (۴)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سوال کے جواب میں اضافت یا لفظ طلاق کے اعادہ کی بھی ضرورت نہیں ہے اور جب قمر الدین کا یہ بیان ہے کہ پہلی بی بی کی وجہ جب تک میں طلاق نہ دوں میرے ماموں شرکت نہیں کریں گے اور مجھے شادی کرنی ہے اور اس طلاق کے لئے محفل بھی منعقد کی اور قمر الدین نے طلاق دینے کا طریقہ سیکھنا چاہا اور سکھا دیا تو یقیناً یہ کہنا پڑے گا کہ قمر الدین نے

---

(۱) لو اکرہ علی ان یقر بالطلاق فاقر لا یقع کما لو اقر بالطلاق هازلا او کاذبا (الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة' کتاب الاکراہ ۳ / ۴۸۳)

(۲) واجمعوا علی انه لو اکرہ علی ان یقر بالطلاق لا یقع اقرارہ کذا فی شرح الطحاوی (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقه و فیمن لا یقع طلاقه ۱ / ۳۵۳ ط ماجدیة کوئٹه)

(۳) ولو عبدا او مکرها فان طلاقه صحیح لا اقرارہ بالطلاق (درمختار) وقال فی الرد (قوله لا اقرارہ بالطلاق) قید بالطلاق لا بالکلام فیه ولا فاقرار المکرہ بغیرہ لا یصح ایضا (هامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب الطلاق' مطلب فی الاکراہ علی التوکیل بالطلاق والنکاح والعتاق ۳ / ۲۳۵ ط سعید کراتشی)

(۴) البحر الرائق کتاب الطلاق باب الطلاق الصریح ۳ / ۲۷۴ ط دار المعرفة بیروت

اپنے ماموں کا مطالبہ پورا کیا۔

لہذا قرینہ حالیہ و مقالیہ دونوں سے اضافت پائی گئی اور یہ الفاظ طلاق کے ساتھ اضافت متصل نہیں پس ایسی صورت میں قضاء یہ حکم دینا پڑتا ہے کہ قمر الدین کی بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی اور بغیر تحلیل رجوع نہیں ہو سکتی۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم تحریر و تاریخ عبدالعزیز صدر مدرس

مدرسہ کرلتیہ ماثولہ (جون پور)

(جواب ٤٤) (از حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ) ہو الموفق اگرچہ طلاق صریح ہے مگر اضافت صریحہ نہیں اور تمام شہادتوں سے بجز شہادت نمبر ۸ صراحۃً ثابت ہے کہ قمر الدین نے طلاق کا تلفظ سکھانے کی غرض سے کیا ہے نیت طلاق یا انشاء کا ثبوت و قرینہ نہیں ہے مجلس میں سوال طلاق کا نہیں ہے ایک شخص کا یہ کہنا ہے کہ قمر الدین نے اپنی بی بی کو طلاق دینے کے لئے یہ مجمع کیا ہے شہادت نمبر ۸ سے اتنا ثابت ہے کہ قمر الدین نے اقرار طلاق دینے کا کیا ہے۔

پس زیادہ سے زیادہ اقرار طلاق سے ایک طلاق کا حکم دیا جا سکتا ہے(۱)

مجلس میں جو تلفظ طلاق بغرض تعلیم مذکور ہے اس میں اس کا قول کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی معتبر و مقبول ہونا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر تین مرتبہ یہ الفاظ کہے ''طلقت' طلقت' طلقت'' تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء)

(سوال) حالت غصہ زید نے اپنی عورت کو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے طلقت طلقت طلقت یہ الفاظ عورت کے کہنے پر جب کہ کسی بات پر جھگڑا ہو رہا تھا کہے تھے یہ واقعہ اگست ۳۳ء کا ہے غصہ فرو ہو جانے کے بعد عورت زید سے دریافت کرتی ہے کہ کیا نتیجہ ہوا ان الفاظ کا؟ تو زید نے جواب دیا کہ ہم نے لفظ طلاق شیطان کے لئے استعمال کئے تھے اب سوال یہ ہے کہ طلاق عورت کے کہنے پر دی گئی اور شیطان کا لفظ بعد میں بڑھا دیا گیا کیا حکم ہے؟ دوبارہ پھر ۲۵ جون ۳۴ء کو عورت نے شوہر کو کوسا اور طلاق مانگی زید نے اپنی عورت کا نام لے کر کہا کہ میں نے طلاق دی دوسری اور تیسری دفعہ بغیر نام لئے کہا کہ میں نے طلاق دی طلاق دی۔

---

(۱) ولو اقر بالطلاق کاذبا او هازلا وقع قضاء لا دیانة (هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کراتشی)

(۲) ذکر اسمها او اضافتها الیه کخطابه کما لو قال طالق فقیل له من عنیت؟ فقال امرأتی طلقت امرأته ولو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن به امرأتی یصدق (البحر الرائق کتاب الطلاق باب الطلاق الصریح ۳ ۲۷۳ ط دار المعرفة بیروت)

(جواب ٤٥) طلاق مغلظ تو پہلے ہی واقعہ میں ہوچکی اگرچہ الفاظ میں صراحۃً عورت کی نسبت نہیں ہے یعنی اس نے طلقت کہا ہے طلقتک نہیں کہا لیکن سوال میں مذکور ہے کہ عورت کے طلاق مانگنے پر یہ الفاظ کہے گئے اس لئے قرینہ حالیہ ثبوت اضافت کے لئے کافی ہے(۱) قاضی شرع اس کے کہنے کو کہ میں نے شیطان کو طلاق دی تسلیم نہیں کرے گا تاہم اگر فی الحقیقت اس نے شیطان کو دل میں مراد لے کر طلاق کے الفاظ کا تلفظ کیا تھا تو عنداللہ جائز تھا کہ وہ عورت کو بدستور بیوی سمجھے دوسرے واقعہ میں بھی اضافت صریحہ موجود نہیں اس میں بھی قضاءً تین طلاقیں ثابت ہوں گی اور اگر خاوند عورت کو طلاق دینے کا انکار نہ کرے اور کوئی مطلب نہ بتائے تو طلاق مغلظہ ہے(۲) اور رجعت کا حق نہیں رہا(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر کہا "لو طلاق، طلاق، طلاق" تو کیا حکم ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء)

(سوال) زید اور ہندہ کا جھگڑا ہوا۔ ہندہ نے زید کو طعنہ دیا میری ہی بدولت ساس سسر والا ہوا جورو والا ہوا وہ بچوں والا ہوا زید نے حالت غصہ میں ہندہ سے اپنی بیوی کی غیر موجودگی میں کہا تیری ہی بدولت ہوا ہے تو لے طلاق، طلاق طلاق طلاق طلاق طلاق ایک ہی سانس میں آٹھ دس مرتبہ طلاق طلاق کہہ دیا اور خود ہی اکثر لوگوں سے تذکرہ بھی کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدیا ہے۔

(جواب ٤٦) اس گفتگو سے جو زید اور ہندہ کے درمیان ہوئی زید کی بیوی پر طلاق نہیں ہوئی کیونکہ اس میں بیوی کا نام اور کوئی قرینہ اس کے لئے نہیں ہے(۴) ہاں زید نے لوگوں کے سامنے جب اقرار کیا کہ میں نے بیوی کو طلاق دیدی ہے تو اس اقرار سے وہ قضاءً ماخوذ ہوگا اور اس کی بیوی پر وقوع طلاق کا حکم دیا

---

(۱) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت؟ فقال امرأتي طلقت امرأته ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتي يصدق، و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح مطلب "سن بوش" يقع به الرجعي ۳/ ۲۴۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) ايضاً حوالہ سابقہ

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة و ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجديه، كوئٹه)

(۴) و ذكر اسمها واضافتها اليه كخطابه كما يأتي فلو قال طالق فقيل له من عنيت فقال امرأتي طلقت امرأته ولو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن به امرأتي يصدق (البحر الرائق، كتاب الطلاق، باب الطلاق الصريح ۳/ ۲۷۳ ط دار المعرفة بيروت)

جائے گا(۱) اگر طلاق کی کوئی صفت (مثلاً بائن یا مغلظہ) اس نے اقرار میں ذکر نہیں کی ہو تو طلاق رجعی کا حکم ہوگا اور عدت کے اندر رجوع کر سکے گا(۲) اور عدت کے بعد تجدید نکاح کا حق ہوگا(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

# فصل ششم

## کتابت طلاق

### ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا' اور شوہر سے انگوٹھا لگوایا' تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

(سوال) ایک شخص کا نکاح عرصہ آٹھ سال کا ہوا ایک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا جس کی عمر اب ۲۲ سال ہے اس کے والدین کا انتقال ہو چکا ہے اس لڑکی کے پھوپھا نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے اس کے شوہر سے طلاق چاہی اس نے طلاق دینے سے انکار کر دیا پس پھوپھا نے اپنا سر پھوڑ کر عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا اور ایک دوسرے شخص کو کچھ روپیہ دیکر اس سے بھی ایک مقدمہ دائر کرا دیا عدالت میں پیشی ہوئی اور مچلکے لے لئے گئے اور بظاہر کوئی صورت سوائے سزایابی کے نظر نہ آئی تو چند لوگوں نے ہر دو فریقین کو بلایا اور آپس میں صلح کی تحریک کی لیکن ان لوگوں نے سوائے اس کے اور کوئی جواب نہیں دیا کہ لڑکی کا شوہر لڑکی کو طلاق دیدے تو ہم صلح نامہ داخل عدالت کر دیں ثالث حضرات نے کاتب کو بلا کر اسٹامپ ہر دو کے نام سے خرید اور کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا معلوم نہیں کہ اس کا کیا مضمون ہے اس لڑکی کا شوہر ایک جگہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ کاتب نے اٹھ کر اس کے انگوٹھے میں سیاہی لگا کر نشان لے لیا اس نے طلاق وغیرہ کا کوئی لفظ اپنی زبان سے نہیں نکالا تو یہ طلاق شرعاً جائز ہے یا ناجائز ؟

**(جواب ۴۷)** کوئی دوسرا شخص اگر کسی کی منکوحہ کا طلاق نامہ لکھے تو شوہر کو مضمون کا علم اور اقرار

---

(۱) ولو اقر بالطلاق كاذبا او هازلا وقع قضاء لا ديانة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق مطلب في الاكراه على التوكيل بالطلاق والنكاح والعتاق ۳/ ۲۳۶ ط سعيد كراتشي) وقال في البحر لو اكره على ان يقر بالطلاق فاقر لا يقع كما لو اقر بالطلاق هازلا او كاذبا كذا في الخانية من الاكراه و مراده بعدم الوقوع في المشبه به عدمه ديانة لما في الفتح القدير ولو اقر بالطلاق وهو كاذب وقع في القضاء' وصرح في البزازية بان له في الديانة امساكها اذا قال اردت به الخبر عن الماضي كذبا وان لم يرد به الخبر عن الماضي او اراد به الكذب او الهزل وقع قضاء و ديانة (البحر الرائق' كتاب الطلاق ۳/ ۲۶۴ ط دار المعرفة بيروت)

(۲) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/ ۳۹۴ ط شركة علميه ملتان)

(۳) وان كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق' الباب السادس في الرجعة' فصل فيما تحل به المطلقة و ما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجديه كوئته)

طلاق نامہ کہ یہ میرا ہی ہے ایقاع طلاق کے لئے ضروری ہے صورت مسئولہ میں شوہر کو معلوم نہیں کہ اس کاغذ میں کیا لکھا گیا ہے اور نہ وہ اقرار ہی کرتا ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی یہ لڑکی بدستور اس کی زوجہ ہے۔ ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فأتاها وقع ان اقرالزوج وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق مالم يقر انه كتابه - اه ملخصا (ردالمحتار مختصرا)۔

## زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص کی بیوی کے ورثاء نے ایک کاغذ پر اس شخص سے ناجائز دباؤ ڈال کر دستخط لئے ہیں جس میں طلاق کے الفاظ تھے آیا شرعاً یہ طلاق باطل ہے یا نہیں؟

(جواب ٤٨) ناجائز دباؤ سے مراد اگر یہ ہے کہ اس کو مارنے یا بند رکھنے کی دھمکی دی تھی اور دھمکی دینے والے اس پر قادر بھی تھے تو اس کے دستخط کر دینے سے طلاق نہیں ہوئی بشرطیکہ اس کے ذہن میں یہ بات آگئی ہو کہ اگر میں نے دستخط نہیں کئے تو یہ مجھے ضرور ماریں گے یا بند کریں گے لیکن اگر یہ حالت نہ تھی اور پھر بھی اس نے دستخط کر دیئے تو اگر یہ دستخط کرنے کا اقرار کرتا ہو کہ باوجود اس علم کے کہ اس میں طلاق لکھی ہوئی ہے پھر بھی میں نے دستخط کئے ہیں تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا اومکرها فان طلاقه صحیح (درمختار مختصرا)(٢) وفی البحر ان المراد الاکراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق لان الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة ههنا۔ کذا فی الخانیة (رد المحتار)(٣) واللہ اعلم

## تم کو” طلاق دیتا ہوں' طلاق ہے' طلاق' طلاق ہے” لکھ کر بیوی کو بھیج دیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص وجہ ناموافقت اپنی زوجہ کے مفقود ہو گیا ہے مفقود الخبر ہونے کے کچھ دنوں بعد اس نے ایک طلاق نامہ گجراتی زبان میں جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے لفافہ میں بند کر کے بھیج دیا۔

نقل طلاق نامہ - بائی رفات بائی بنت عمر بھائی عرف جھانکہ والا تحریر کنندہ عبدالکریم ولد عثمان بھائی جھانکہ والا بعد سلام - میں لکھتا ہوں کہ تم کو میں طلاق دیتا ہوں تو آج سے ہماری بہن برابر ہے تم کو اور مجھ

---

(١) هامش رد المحتار' كتاب الطلاق مطلب في الطلاق بالكتابة ٣ ٢٤٦ ط سعيد كراتشي

(٢) الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ٣ ٢٣٥ ط سعيد كراتشي

(٣) هامش رد المحتار ' كتاب الطلاق مطلب في الاكراه على التوكيل بالطلاق والنكاح والعتاق ٣ ٢٣٦ ط سعيد كراتشي

کو بھائی بہن کا علاقہ ہے اور تمہارے ہمارے درمیان کچھ ذرہ برابر علاقہ نہیں رہا تم کو طلاق دیتا ہوں طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ تاریخ ۶ شوال دستخط بقلم خود۔ تمہارے مہر کا روپیہ مبلغ چوالیس روپے حسب رواج ہے سو میری ملکیت سے دیں گے باقی ہماری ملکیت سے تم کو دخل دینا نہ چاہئے یہ مضمون تھا جو عرض کیا گیا۔

(**جواب ٤٩**) اس صورت میں اگر زوجہ کو اس امر کا یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ خط میرے خاوند کا ہی لکھا ہوا ہے تو دیانۃً اسے عدت گزار کر دوسرا نکاح کرنا جائز ہے اس دوسرے نکاح کے جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ شرعاً اس خط سے طلاق ثابت ہو گئی بلکہ اس کا اثر صرف اس قدر ہے کہ عورت کو (جب کہ اسے یقین یا گمان غالب وقوع طلاق کا ہو گیا ہے) دوسرا نکاح کرنے سے روکا نہیں جائے گا اور وہ شرعاً گناہ گار نہ ہو گی۔ صرحوا بان لها التزوج اذا اتاها کتاب منه بطلاقها ولو علی ید غیر ثقة ان غلب علی ظنها انه حق و ظاهرا لا طلاق جوازه فی القضاء حتی لو علم القاضی یترکها الخ (ردالمحتار)(۱)

## تحریری طلاق لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے

(**سوال**) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تحریری طلاق دی تحریر پر دو آدمیوں کی گواہی ہے مگر ان گواہوں کی حالت یہ ہے کہ پہلا سود خوار اور یہاں کا وطن دار نہیں ہے کچھ عرصے سے یہاں پر رہنے آیا ہے اور فی الحال تو یہیں رہتا ہے دوسرا گواہ افیون کھانے والا اور مدک کا پینے والا ہے اور یہ دونوں گواہ جھوٹے اور نا قابل اعتماد ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۱۸ اسم اللہ خاں۔ ضلع مغربی خاندیس

۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ م ۸ نومبر ۱۹۳۳ء

(**جواب ٥٠**) اگر خاوند نے فی الواقع طلاق دی ہے اور وہ طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے تو محض اس وجہ سے کہ چونکہ گواہ نا قابل شہادت ہیں طلاق غیر مؤثر اور نا قابل اعتبار نہیں ہو سکتی بلکہ طلاق واقع ہو جائے گی(۲) لیکن اگر خاوند منکر ہے اور اس کے طلاق دینے کا اور کوئی ثبوت سوائے ان گواہوں کے بیان کے

---

(۱) هامش رد المحتار ' کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/ ٤٢١ ط سعيد کراتشي)

(۲) وفيه ايضاً رجل استكتب من رجل آخر الى امرأته كتاباً بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه وطواه وختم وكتب في عنوانه وبعث به إلى امرأته فأتاها الكتاب واقر الزوج انه كتابه فان الطلاق يقع عليها وكذلك لو قال لذلك الرجل ابعث بهذا الكتاب اليها او قال له اكتب نسخة وابعث بها اليها وان لم تقم عليه البينة ولم يقر انه كتابه لكنه وصف الامر على وجهه فانه لا يلزمه الطلاق في القضاء ولا فيما بينه وبين الله تعالى وكذلك كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع به الطلاق اذا لم يقر انه كتابه كذا في المحيط والله اعلم بالصواب (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق' الفصل السادس في الطلاق بالكتابة ۱/ ۳۷۹ ط ماجديه كوئٹه)

نہیں ہے تو ایسے گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## شوہر نے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر انگوٹھا لگایا اور دو گواہوں کی گواہی کرائی تو کون سی طلاق واقع ہوگی؟

(سوال ) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ کی شادی بکر کے ساتھ کردی کچھ عرصہ کے بعد فریقین میں سخت نزاع واقع ہوگئی بکر نے رخصت کرانے کا دعوی عدالت مجاز میں کردیا سرکاری حکم کے موافق ہندہ دو سپاہیوں کے ذریعہ رخصت ہوکر بکر کے ہمراہ کردی گئی جب بکر رخصت کراکر لے چلا تو بیچ راستہ سڑک پر ہندہ بیٹھ گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ جانے سے انکاری ہوگئی بکر نیز اس بستی کے بہت سے لوگوں نے سمجھایا مگر ہندہ جانے پر راضی نہ ہوئی اور بھاگ کر ایک ٹھاکر رام سنگھ کے مکان میں گھس گئی ٹھاکر مذکور نے قانون کا خیال کرتے ہوئے ہندہ کو اپنے گھر سے باہر کردیا اور سختی سے سمجھاتے ہوئے یہاں تک کہا کہ اگر تو اپنے شوہر کے ہمراہ نہ جائے گی تو میں تجھے چار آدمیوں سے بندھوا کر بھیجوں گا مگر کچھ خیال نہ کرتے ہوئے ہندہ سڑک پر ہی بیٹھی رہی اور کہنے لگی بکر نے مجھے ہزاروں قسم کی بے جا تہمتیں لگائی ہیں اس لئے میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی شوہر (بکر) نے بہتیرا سمجھایا مگر وہ کسی طرح نہ مانی مجبوراً بکر ٹھاکر مذکور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا زیور ہندہ سے دلا دیا جائے میں اس کو خود نہ رکھوں گا طلاق دیتا ہوں آپ طلاق نامہ لکھ دیجئے میں انگوٹھے کا نشان بنادوں گا ٹھاکر نے اس کو بھی بہت سمجھایا لیکن بکر طلاق نامہ لکھوانے سے باز نہ آیا ٹھاکر نے دو مسلمان گواہوں اور کئی سو ہندو گواہوں کے روبرو جو اس وقت اتفاقیہ پہنچ گئے تھے طلاق نامہ لکھ دیا جس پر بکر نے اپنے انگوٹھے کا نشان بنا کر گواہوں سے جو موقع پر موجود تھے کہا کہ تم لوگ دستخط بنادو لہذا گواہوں نے دستخط بنادیئے طلاق نامہ حسب ذیل ہے۔

منکہ چنوبدا ولد فیروز ساکن موضع کھیر اسٹیٹ میہر حال مقیم چھتاری جو کہ رخصت کرانے کی ڈگری میں نے عدالت سے اصرار کرکے بذریعہ پنجاب خاں چپراسی مسمی کنگی کے یہاں سے رخصت کرایا مگر مسماۃ مذکور میرے ہمراہ جانے اور میری زوجیت میں رہنے سے قطعی انکاری ہے چند بھلے آدمیوں کے سمجھانے پر بھی انکار سے باز نہیں آتی ایسی حالت میں اپنی راضی خوشی و بہ درستگی ہوش و حواس طلاق دے دینا ٹھیک سمجھتا ہوں اس لئے جو میرے زیورات مسماۃ رتی کے جسم پر تھے واپس لیکر تین طلاق دیدیا اور جو روپیہ مطالبہ ڈگری کا ذمہ کنگی والد رتی مدعا علیہ کے تھا وہ رقم روبرو گواہان حاشیہ ٹھاکر رام سنگھ ساکن موضع پونڈری کے ہاتھ سے وصول پالیا اس لئے رسید لکھ دیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے طلاق لکھنے کے کچھ دن بعد بکر کو نہ جانے کیا خیال پیدا ہوا یا واللہ اعلم کسی نے اس کو بہکایا لہذا طلاق نامہ لکھنے کے کچھ ہی دن بعد طلاق نامہ لکھنے اور دینے سے انکاری ہے اور پھر اپنی مطلقہ کو رخصت کرانے کی کوشش کررہا ہے اور ٹھاکر مذکور کے پاس پہنچ کر کچھ رشوت دے کر کہا کہ طلاق نامہ کو چاک کر ڈالو میری

برادری کے اکثر لوگ اس طلاق کے خلاف ہیں مگر طلاق نامہ ہندہ کے والد کے پاس پہنچ چکا ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ شوہر طلاق دے چکا اور طلاق نامہ لکھ چکا بکر کا انکار کچھ کارآمد ہو سکتا ہے یا طلاق شرعاً مان لی جائے گی؟ **المستفتی نمبر ۱۹۹۹** شیخ حکی متھون (انوپ پور)

۴ رمضان ۱۳۵۶ھ ۹ نومبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۵۱)** اگر زید نے طلاق دیدی ہے اور طلاق نامہ لکھ دیا تھا تو طلاق ہو چکی ہے (۱) اور زید کو اب اس بیوی کو رکھنا حرام ہے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق واقع ہو گئی

**(سوال)** ایک شخص اہل حسین نے اپنی منکوحہ کو طلاق نامہ لکھوا کر دیا اور کاتب نے جو غیر مسلم تھا پڑھ کر سنایا تو اس نے طلاق نامہ کی زبان سے تردید کی اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقیں نہیں دیں بلکہ میں شرعی طلاق دینا چاہتا ہوں حاضرین نے اس کو نصیحت کی کہ تم کسی کی طلاق نہ دو لیکن وہ کسی طرح نہ مانا تھوڑی دیر بعد اس نے اسی طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے جس کے مضمون کی اس نے زبان سے تردید کی تھی اور اپنے ہاتھ سے دستخط کرنے کے بعد وہی اسٹامپ طلاق نامہ عورت کے حوالے کر دیا پھر دو دن بعد اب وہ عورت کو اپنے گھر واپس لے آیا ہے حالانکہ طلاق نامہ جس میں تین طلاقیں مندرج تھیں اور وہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اچھی طرح سب مضمون طلاق جانتا تھا لہذا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کے تردیدی زبانی قول کے اوپر اعتبار کر کے طلاق رجعی قرار دی جائے گی یا اس کے بعد کے ہاتھ کے لکھے ہوئے دستخط پر اعتبار کیا جائے گا جو اس نے بطور تصدیق لکھ کر وہی طلاق نامہ عورت کے سپرد کیا۔ **المستفتی نمبر ۲۲۸۶** مولوی محمد زماں خاں صاحب (بلوچستان)

۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۵ جون ۱۹۳۸ء

**(جواب ۵۲)** اگر یہ شخص تعلیم یافتہ ہے اور اس نے زبان سے تردید کرنے کے بعد پھر اسی طلاق نامہ پر جس میں تین طلاقیں لکھی ہوئی تھیں اپنی خوشی سے دستخط کر دیئے اور طلاقنامہ عورت کو دے دیا تو اس

---

(۱) كتب الطلاق ان مستبينا على نحو لوح وقع ان نوى وقيل مطلقا (درمختار) وقال في الرد ثم المرسومة لا يخلو اما ان ارسل الطلاق بان كتب اما بعد فانت طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق وقال ايضا بعد اسطر ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقرارا بالطلاق وان لم يكتب (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۲٤٦/۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ٤٧۳/۱ ط ماجديه كوئته)

کی عورت پر طلاق نامہ میں لکھی ہوئی طلاقیں پڑ گئیں، اور وہ زبانی بیان اور تردید جو دستخط سے پہلے کی تھی بیکار ہو گئی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## والد نے منشی سے طلاق نامہ لکھوایا، اور دھوکہ دیکر شوہر سے دستخط کرایا، تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید اور ہندہ زوجین ہیں ان میں باہمی کچھ نزاع ہوا وقت نزاع ہندہ نے زید سے کہا کہ تم مجھے طلاق دے دو زید نے ہندہ سے کہا کہ اگر تو اپنا مہر معاف کر دے تو میں تجھ کو طلاق دے دوں۔ اس کے جواب میں ہندہ نے کہا کہ میں اپنا مہر تو کبھی معاف نہیں کروں گی یہ سن کر زید وہاں سے خاموش چلا گیا اور اس تذکرہ کو انہیں شرطیہ الفاظ کے ساتھ اپنے باپ سے آ کر کہا۔ اس کے کئی دن بعد زید کی عدم موجودگی میں اس کے باپ نے ایک منشی سے طلاق نامہ لکھوایا منشی نے زید کی جانب سے اس مضمون کا طلاق نامہ لکھا کہ میں نے اپنی زوجہ فلاں کو طلاق مغلظہ دی اور معافی مہر طلاق نامہ میں نہیں لکھی اور دو فرضی گواہوں کے نام بھی اس طلاق نامہ پر لکھ دیئے دونوں گواہ باوجود عادل نہ ہونے کے انکاری بھی ہیں بعدہ زید کو بلوا کر کہا گیا کہ تمہاری زوجہ طلاق نامہ طلب کرتی ہیں اس لئے یہ طلاق نامہ لکھ دیا گیا ہے تم اس پر اپنے دستخط کر دو چونکہ زید سوائے اپنے دستخط کرنے کے اور کچھ بھی پڑھنا لکھنا نہیں جانتا اس لئے اس نے اس منشی سے دریافت کیا کہ اس طلاق نامہ میں وہ شرط معافی مہر کی بھی لکھی ہے یا نہیں تو منشی نے کہا کہ ہاں لکھی ہے اور طلاق نامہ زید کو پڑھ کر سنا کر کہا کہ طلاق مغلظہ معافی مہر کی شرطیہ ہی کو کہتے ہیں منشی کے یقین دلانے سے زید نے اس طلاق نامہ پر اپنے دستخط کر دیئے اس کے بعد زید کا باپ زید کو مع اس طلاق نامہ کے حاکم مجاز کے پاس لے گیا حاکم مجاز کے سامنے زید نے اس طلاق نامہ کو سن کر اس کی تصدیق کی۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید جو مطلق جاہل اور بالکل ناخواندہ شخص ہے لفظ مغلظہ کے معنی ہرگز نہیں جانتا اور نہ اس کو بوقت دستخط اور تصدیق کے لفظ مغلظہ کے معنی اصلی سمجھائے گئے بلکہ وہ لفظ مغلظہ سے وہی شرط معافی مہر مندرجہ بالا ہی سمجھا جیسا کہ بوقت دستخط کرانے کے اس کو منشی نے سمجھا دیئے تھے تو اس صورت میں زید کی جانب سے اس کی زوجہ ہندہ پر کوئی طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو ایک طلاق ہوئی یا تین طلاق جو حکم موجب مسئلہ شرعیہ ہو اس سے مطلع فرمایا جائے اجر ہوگا۔

---

(۱) ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان إقرارا بالطلاق وإن لم يكتب ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به إليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه أو قال للرجل ابعث به إليها وقال له اكتب نسخة وابعث بها إليها وإن لم يقر أنه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الأمر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق مالم يقر أنه كتابه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۲۴۶/۳ ط سعيد كراتشي)

المستفتی نمبر ۲۲۵۳ عبدالقدوس صاحب ٹونک (راجپوتانہ)

۴ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ ۳ جولائی ۱۹۳۸ء

**(جواب ۵۳)** جب کہ زید ناخواندہ ہے خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تو اس کی طرف سے طلاق بکتابت اس وقت صحیح ہو سکتی ہے جب کہ اس کو لکھا ہوا مضمون صحیح طور پر سنادیا اور سمجھادیا گیا ہو اور جب اس کو طلاق نامہ سنایا گیا اور اس نے دریافت کیا کہ اس میں معافی مہر کی شرط بھی درج ہے تو اس کو غلط بتادیا گیا کہ ہاں درج ہے اور بتایا گیا کہ مغلظہ کے معنی یہی ہیں کہ طلاق بعوض معافی مہر کے ہو اور یہ کہہ کر اس نے دستخط کئے تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی(۱) کیونکہ یہ طلاق نامہ درحقیقت وہ طلاق نامہ نہیں ہے

جس پر اس نے دستخط کئے تھے اس نے تو طلاق بعوض معافی مہر پر دستخط کئے ہیں اور طلاق نامہ بعوض معافی مہر کے نہیں ہے لہذا دستخط غیر معتبر ہیں دستخط تو جدا رہے اگر کوئی شخص ایسی عربی فارسی عبارت کا تلفظ بھی کردے جس کے معنی نہ جانتا ہو تو اس تلفظ سے بھی طلاق نہیں پڑتی یعنی دیانۃً فی ما بینہ وبین اللہ طلاق واقع نہیں ہوتی۔ کما لو قالت لزوجها اقرأ علی اعتدی انت طالق ثلاثا ففعل طلقت ثلاثا فی القضاء لا فی ما بینه و بین الله اذا لم یعلم الزوج ولم ینو بحر عن الخلاصه (شامی)(۲) اور رجسٹری کرادینے سے بھی دیانۃً طلاق نہیں پڑی۔ ظن انه وقع الثلاث علی امرأته بافتاء من لم یکن اهلاً للفتوی و کلف الحاکم کتابتها فی الصك فکتب ثم استفتی ممن هو اهل للفتوی فافتی بانه لا تقع والطلیقات الثلاث مکتوبة فی الصك بالظن فله ان یعود الیها دیانة ولکن لا یصدق فی الحکم اھ (شامی)(۳) یہاں صورت یہ ہے کہ اس نے اپنے خیال میں ایسے کاغذ پر دستخط اور ایسے کاغذ کی بوقت رجسٹری تصدیق کی ہے جس میں طلاق بعوض معافی مہر لکھی ہے پس ان دستخطوں اور اس تصدیق سے وہ طلاق واقع نہیں ہو سکتی ہے جو ایسی نہ ہو طلاق میں جد اور ہزل مساوی ہیں مگر اس کے معنی یہ نہیں کہ خواہ معنی الفاظ سے واقف ہو یا نہ ہو طلاق پڑ جاتی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ کے معنی تو جانتا ہو مگر طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو محض مذاق اور ٹھٹول کے طور پر تلفظ کرے تو طلاق پڑ جاتی ہے اور مغلظہ کے معنی نہ جاننا کوئی مستبعد نہیں ہزاروں آدمی ایسے ہیں کہ وہ لفظ مغلظہ کے معنی نہیں جانتے تو ان پر اس لفظ کے تلفظ سے طلاق واقع ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا چہ جائیکہ کتابت پر دستخط کردینا کہ یہ صورت تلفظ سے کمزور ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فأتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه او قال للرجل ابعث به الیها او قال له اکتب نسخة وابعث بها الیها وان لم یقر انه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولا دیانة وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه (هامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابة ۳/۲۴۶ ط سعید کراتشی)

(۲) هامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳/۲۴۱ ط سعید کراتشی

(۳) هامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳/۲۴۲ ط سعید کراتشی

### جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی بشرطیکہ منہ سے الفاظ طلاق نہ کہے ہوں

(سوال) بیوی کے چند رشتہ داروں نے جبریہ خاوند سے یہ لکھوالیا کہ مسماۃ فلاں بنت فلاں زوجہ اپنی کو اپنی لڑکی لے کر تین طلاقیں دیتا ہوں اور اپنی زوجیت سے خارج کر دیا فقط دستخط خاوند فلاں مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء۔

(نوٹ) لڑکی خاوند کو نہیں دی اور عورت کو تین ماہ کا حمل ہے معلوم یہ کرنا ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں خاوند سے مذکورہ بالا تحریر جبریہ لکھوائی گئی اور خاوند نے زبان سے ایک بھی لفظ نہیں کہا۔

المستفتی نمبر ۲۳۹۱ اکرام احمد خاں (نئی دہلی) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ م ۸ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۴) اگر تحریر مذکور جبراً لکھوائی گئی ہے اور زبان سے طلاق نہیں دی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ تحریری طلاق اس وقت پڑتی ہے کہ خاوند اپنی مرضی سے تحریر لکھ دے۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## فصل ہفتم

## انشاء واخبار

### شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ کہ "ہم نے فلاں کی لڑکی کو طلاق دی" اس نے جواب میں کہا "ہم نے قبول کیا" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ زید کے نکاح میں دس سال سے ہے عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ ہندہ اپنے میکے سے پانچ آدمیوں کو اور زید کے قریب کے موضع سے چار آدمیوں کو لے کر زید کے مکان پر آئی اور ان سب لوگوں کے سامنے ہندہ نے یہ کہا کہ زید نامرد ہے مجھ کو طلاق دلوا دیجئے لوگوں نے زید سے دریافت کیا کہ تو نامرد ہے؟ زید نے کہا کہ میں نامرد نہیں ہوں بلکہ ہندہ مجھ کو قریب نہیں جانے دیتی تب لوگوں نے کہا کہ اچھا بھائی تو چندروز اور رہو ہم لوگ تجربہ کریں ہندہ نے کہا کہ میں ایک ساعت نہیں رہ سکتی ہوں تب لوگوں نے زید کو ڈانٹا اور کہا کہ جب وہ نہیں رہے گی تو کیوں پریشان ہوتا ہے طلاق دے دے زید خاموش ہو گیا آخر ایک آدمی اٹھا اور کہا کہ تو کہہ کہ ہم نے فلاں کی لڑکی کو طلاق دی زید نے بوجہ دہشت کے مجبور ہو کر کہا ہم نے قبول کیا ہمارے خدا نے قبول کیا لفظ طلاق وغیرہ زبان پر کچھ نہیں لایا تب حاضرین نے کہا

---

(۱) وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ (ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ / ۲۳۶ ط سعید کراتشی) وفی الھندیۃ رجل اکرہ بالضرب والحبس علی ان یکتب طلاق امرأتہ فلانۃ بنت فلان بن فلان فکتب امرأتہ فلانۃ بنت فلان بن فلان طالق لا تطلق امرأتہ کذا فی فتاوی قاضی خان (الفتاوی الھندیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایقاع الطلاق الفصل السادس فی الطلاق بالکتابۃ ۱ / ۳۷۹ ط ماجدیہ کوئٹہ)

یہ ایک طریقہ طلاق دینے کا تجویز ہے کہ قصبہ شاہ پور قریب ہے بازار کے روز اہل برادری موجود ہوں گے اور عام لوگ بھی وہاں موجود ہیں وہ لوگ جس طریقہ سے کہیں گے اس طریقہ سے طلاق دی جائے گی آخر کار تاریخ مقرر کی گئی لیکن تاریخ مقررہ پر نہ ہندہ حاضر ہوئی نہ زید اس کے بعد زید دو مرتبہ ہندہ کو لینے گیا مگر ہندہ اور وارثان ہندہ یہ کہتے ہیں کہ ہندہ کو طلاق ہو گئی اور زید کہتا ہے کہ نہ میں نے طلاق دی اور نہ دوں گا لہذا فرمایئے کہ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

**(جواب ۵۵)** صورت مسئولہ میں اجنبی شخص کے اس کہنے پر کہ تو کہہ کہ فلاں کی بیوی کو ہم نے طلاق دی زید کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا ہمارے خدا نے قبول کیا موجب وقوع طلاق نہیں کیونکہ اجنبی شخص نے زید کی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے کہ زید کی اجازت سے وہ صحیح ہو جاتی بلکہ زید کو انشائے طلاق کا حکم کیا ہے زید کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا انشائے طلاق نہیں ہے بلکہ وعدہ امتثال امر ہے(۱) پھر اگر اس نے طلاق دی ہوتی تو پڑتی اور نہیں دی تو صرف وعدہ خلافی ہوئی وقوع طلاق کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ اعلم

## شوہر نے محض والد کے ڈر سے کاغذ لکھ دیا جب رجسٹرار نے شوہر سے پوچھا کہ تم نے طلاق دی ہے تو اس نے ہاں کہہ دی ہے، تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

**(سوال)** مسمی شفیق احمد خلف منشی علی احمد قوم قریشی ساکن مراد آباد محلہ مقبرہ حصہ دوئم مکان کا ہوں جو کہ حسب ذیل مقر کرتا ہوں کہ میرا عقد ہمراہ مسماۃ زینب النساء بنت ممتاز حسین قوم شیخ ساکن [illegible] محلہ [illegible] حال مراد آباد محلہ [illegible] شدہ ریلوے مراد آباد سے جس کے مرض کا [illegible] رہتا ہے رخصتی سے پیشتر تبدیل [illegible] وہاں رکھا [illegible] رخصت کی عرصہ تقریباً پانچ ماہ ہوا طلاق شادی بموجب نجیب النساء حسب خواہش مسماۃ بوجہ نااتفاقی باہمی وجوہات مندرجہ بالا مسماۃ مذکورہ کو طلاق دیدی اور ادا کر دیا تین مرتبہ کہ جا میں نے طلاق دیدی تجھ کو۔ اب کوئی تعلق میرا کسی قسم کا نہ رہا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا لہذا یہ چند کلمات بحالت صحت نفس و ثبات عقل و درستی حواس خمسہ خوشی خاطر طلاق نامہ لکھ دیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے۔ فقط

زید کے والد نے زید سے اس مضمون کا کاغذ لکھوایا جس کی نقل اوپر درج ہے زید نے باوجودیکہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں تھا محض والد کے ڈر سے یہ کاغذ لکھ دیا والد اس کو محکمہ رجسٹری میں لے گئے اور رجسٹرار کے سامنے اس کے ہاتھ سے پیش کیا رجسٹرار نے زید سے پوچھا کہ تم نے طلاق

---

(۱) اور صورت میں طلاق نہیں ہوگی بخلاف قوله طلقي نفسك فقالت أنا طالق أو أنا أطلق نفسي لم يقع لأنه وعد جوهرة ما لم يتعارف أو تنو الانشاء فتح (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق ۳/ ۳۱۹ ط سعيد كراتشي)

دیدی ہے تو زید نے کہا کہ ہاں دے ہی دی ہے دوبارہ دریافت پر جواب مذکور دیا بوجہ سماعت میں نہ آنے کے رجسٹرار کے واقعہ یہ ہے کہ کاغذ میں جو لکھا گیا ہے کہ عرصہ تقریباً چھ ماہ کا ہوا طلاق شرعی تا قطعہ آئندہ کبھی ہوگا یہ بالکل غلط ہے نہ اس سے قبل کوئی طلاق دی گئی تھی اور نہ اس کاغذ کے سوا کوئی اور طلاق نامہ لکھا گیا ہے یہی مضمون جس کی نقل اوپر درج ہے لکھا گیا اور اس کی رجسٹری کرائی گئی اور صرف وہ لفظ جو رجسٹرار کے جواب میں سے کہے زبان سے ادا کئے گئے اس صورت میں زید کی بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟

**(جواب ٥٦)** اگر واقعہ یہ ہے جو سوال میں مذکور ہے تو طلاق کے کاغذ میں جو کچھ لکھا ہے وہ وقت تحریر سے چھ ماہ پیشتر کی ایک خبر ہے وقت تحریر انشائے طلاق کے الفاظ نہیں ہیں اور خبر بھی حسب بیان سائل جھوٹی ہے جو دیانۃً موجب وقوع طلاق نہیں ہوتی اس لئے جہاں تک کاغذ اور اس کی تحریر کا تعلق ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے تو دیانۃً طلاق نہیں ہوئی اب اس کے بعد جب رجسٹرار نے پوچھا کہ تم نے طلاق دیدی ہے اور اس کے جواب میں زید نے کہا کہ ہاں دے ہی دی یہ سوال اور جواب بھی ماضی سے متعلق ہے رجسٹرار کے سوال میں لفظ "دیدی ہے" میں لفظ "ہے" اس کی دلیل ہے اور جواب میں لفظ "ہی" جو دیدی کے درمیان آیا ہے وہ بھی اس کی دلیل ہے کہ زمانہ گزشتہ میں دیدینے کا ذکر ہے اس وقت انشائے طلاق مقصود نہیں اور چونکہ یہ جواب بھی جھوٹی خبر ہے اس سے اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اس سے طلاق نہیں ہوئی لہذا یہ کاغذ اور سوال و جواب کوئی بھی دیانۃً وقوع طلاق کا حکم دینے کے لئے کافی نہیں ہیں(۱)

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی ۱۴ اپریل ۱۹۳۱ء

## سادے اسٹامپ کاغذ پر شوہر نے دستخط کیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر بھیج دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی

**(سوال)** ایک شخص نے شادی کی ہے مگر چند وجوہات کی بناء پر اس نے سفید اسٹامپ کاغذ برائے طلاق خرید لیا اور اسی سادہ اسٹامپ کاغذ پر جو کہ طلاق کی نیت سے خریدا تھا دستخط کر کے اپنے رفقاء کے حوالہ کیا اور منہ سے کچھ نہ کہا اس کے بعد اس کے رفقاء نے اس کو عرضی نویس سے پر کرایا اور اس کی غیر

---

(۱) ولو اكره على ان يقر بالطلاق فأقر لا يقع كما لو اقر بالطلاق هازلا او كاذبا كذا في الخانية من الاكراه ومراده بعدم الوقوع في المشبه به عدمه ديانة لما في فتح القدير ولو أقر بالطلاق وهو كاذب وقع في القضاء و صرح في البزازية بان له في الديانة إمساكها إذا قال أردت به الخبر عن الماضي كذبا وإن لم يرد به الخبر عن الماضي او اراد به الكذب او الهزل وقع قضاء و ديانة (البحر الرائق كتاب الطلاق ۳ / ۲٦٤ ط دار المعرفة بيروت) وقال في الرد ولو اقر بالطلاق كاذبا او هازلا وقع قضاء لا ديانة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳ / ۲۳٦ ط سعيد كراتشی)

موجودگی میں اس کاغذ پر دو مردوں کی شہادتیں وغیرہ تحریر کرائی گئیں اس کے بعد ان رفقاء نے یہ اسٹامپ اس کی بیوی کو بھیج دیا اور شخص مذکور کو یہ تحریر مذکور نہ سنائی گئی اور نہ ہی اس کے روبرو وہ تحریر لکھی گئی اور نہ اس نے پڑھی نہ اس نے مضمون سے پتہ لگایا تھا جب وہ طلاق نامہ اس کی بیوی کو ملا تو چند آدمیوں نے شخص مذکور سے پوچھا کہ کیا تو نے طلاق دیدی ہے تو وہ "ہاں" میں جواب دیتا رہا یعنی کہ اس نے طلاق دیدی ہے مگر اس اسٹامپ پیپر کی رو سے جواب دیا گیا کوئی نئی طلاق کی نیت نہیں تھی آیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں اور ہوئی تو ایک یا تین؟

المستفتی نمبر ۲۹۱ محمد حسین صاحب (گوجرانوالہ) ۸ صفر ۱۳۵۳ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء

**(جواب ۵۷)** سادہ اسٹامپ کاغذ پر دستخط کرنے سے کوئی طلاق نہیں پڑی اگرچہ دستخط کرنے کے بعد لوگوں نے اس پر طلاق لکھ دی ہو۔ ہاں لوگوں کے سوالات کے جواب میں اس کے یہ کہنے سے کہ طلاق دیدی ہے اقرار طلاق ثابت ہوتا ہے مگر اس اقرار سے اگرچہ متعدد بار کیا گیا ہو ایک ہی طلاق ثابت ہوگی بشرطیکہ سوال میں کسی خاص قسم کی طلاق (مثلاً بائن یا مغلظ) کا ذکر نہ ہو صرف یہ دریافت کیا گیا ہو کہ کیا تم نے طلاق دیدی ہے؟ یہ اقرار اگرچہ اس خیال پر کیا گیا ہو کہ اسٹامپ میں طلاق لکھی گئی ہے جب بھی یہ حکم بالطلاق کے لئے کافی ہے بہرحال اگر طلاق مغلظہ کا اقرار نہیں ہوا ہے تو یہ شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے(۳)

محمد کفایت اللہ

## جب تک طلاق کا تلفظ زبان سے نہیں کیا محض خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہے اس کی عمر اس وقت سترہ سال کی ہے لیکن اس نے طلاق کسی کے سامنے نہیں دی اور نہ بیوی کو مکمل یقین ہوتا ہے کہ واقعی مکمل طلاق دی جاچکی ہے مگر اس نے اپنے دل میں مکمل ارادہ کر لیا ہے کہ طلاق دی جاچکی ہے اور بعد ازاں جو کوئی بھی اس سے پوچھتا ہے

---

(۱) وان لم یقر انه کتبه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولا دیانة وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه. (هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، مطلب فی الطلاق بالکتابة ۳/ ۲۴۷ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو اقر بالطلاق کاذبا او هازلا وقع قضاء لا دیانة (هامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۶ ط سعید)
وقال فی البحر: ومراده بعدم الوقوع فی المشبه به عدمه دیانة لما فی فتح القدیر ولو اقر بالطلاق وهو کاذب وقع فی القضاء. وصرح فی البزازیة بان له فی الدیانة امساکها اذا قال اردت به الخبر عن الماضی کذبا وان لم یرد به الخبر عن الماضی او اراد به الکذب او الهزل وقع قضاء ودیانة. (البحر الرائق، کتاب الطلاق ۳/ ۲۶۴ ط دار المعرفة بیروت)

(۳) اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل به المطلقة وما یتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجدیة کوئٹه)

اسے یہی جواب دیتا ہے کہ طلاق دی جا چکی ہے مہر ادا کیا نہیں ہے عرصہ تین سال کے بعد وہ عورت اس کے گھر آجاتی ہے اور وہ پھر اس سے مباشرت کرتا رہتا ہے اور اس کے مکمل ایک سال بعد یعنی بارہ ماہ بعد اس کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوتی ہے جو کہ بہت گوری چٹی ہوتی ہے حالانکہ ان دونوں افراد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے اس اثناء میں جب کہ اسے طلاق دینے کا وقت تھا وہ خاوند کا گھر چھوڑ کر اپنے گھر چلی جاتی ہے میلے وغیرہ جو کہ دیہات کے ہوتے ہیں خوب حصہ لیتی ہے اور بار بار اسے منع کیا گیا منع نہیں ہوئی اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے زیادہ فاحشہ نہیں معلوم دیتی واللہ اعلم طلاق کسی خاص طریقہ سے نہیں دی جاتی ہے محض دلی مصمم ارادہ ہوتا ہے اور جب کبھی دل سے آواز آتی ہے طلاق کی ہی آتی ہے اللہ کے خوف سے رجوع ہونا چاہتا ہے ورنہ طبیعت قطعی نہیں چاہتی کہ طلاق ہو چکی حالانکہ ایک دو تین جس طرح طلاق کا طریقہ ہے نہیں دی گئی اور ویسے جب کسی نے پوچھا اس نے طلاق کہا۔

**المستفتی** نمبر ۱۸۱۷ امین محمد کلرک سینڈل کوآپریٹو بینک

**۱۵ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲۱ ستمبر ۱۹۳۷ء**

**(جواب ۵۸)** طلاق محض دل کے ارادے سے نہیں ہوتی زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کئے جائیں تو طلاق پڑتی ہے پس اگر شخص مذکور نے زبان سے طلاق نہیں دی ہے تو طلاق نہیں ہوئی(۱) اور لوگوں کے سامنے یہ اقرار کرنا کہ طلاق ہو چکی ہے دیانۃً وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ یہ اقرار خلاف واقع ہے اور اس صورت میں جبکہ انہیں زوجین کا بچہ قرار پایا ہے تو رنگ کے اختلاف کا کوئی اثر نہیں ہے پس اس صورت میں کہ طلاق زبان سے نہیں دی گئی ہو میاں بیوی میں اخبار یا اقرار خلاف واقع سے طلاق نہیں ہوئی ہے یہ حکم فیمابینہ وبین اللہ ہے قاضی اقرار پر طلاق کا حکم کر دیتا ہے۔(۲) فقط

**محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی**

## بیوی کو طلاقن کہہ کر خطاب کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

**(سوال)** ہم پنچان یعنی شیخ حافظ عبد الغنی صاحب و شیخ غلام حسین صاحب و شیخ فتو صاحب و شیخ عبد العزیز صاحب ساکنان شہر الہ آباد و معتبر شخص چودھری صاحب باشی کراری و منگو صاحب ساکن چتھاپور و شیخ

---

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عزوجل تجاوز لامتی عما حدثت به انفسها مالم تعمل او تتکلم به (رواہ مسلم فی صحیحه کتاب الایمان باب تجاوز اللہ تعالی عن حدیث النفس ۱/ ۷۸ ط مکتبه قدیمی کراتشی) وقال فی الرد (قوله ورکنه لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کنایه واراد اللفظ ولو حکما لیدخل الکتابة المستبينة واشارة الاخرس ... وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته واعطاها ثلاثة احجار ینوی الطلاق ولم یذکر لفظا لا صریحا ولا کنایة لا یقع علیه کما افتی به الخیر الرملی وغیره (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو اقر بالطلاق کاذبا او هازلا وقع قضاء لا دیانة (هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۶ ط سعید کراتشی)

بنو صاحب، شیخ بدھو صاحب، شیخ حمید صاحب، شیخ مولا بخش صاحب و شیخ رمضان علی صاحب و شیخ الہ دین صاحب ساکنان کتبا و معتبر بخش صاحب ساکن چورا دیہہ و شیخ ولی محمد صاحب کراری کے روبرو زید کا اپنی زوجہ کے طلاق دینے کا معاملہ پیش ہوا تو پنچان نے زید اور اس کی زوجہ کا بیان حلفی لیا۔

(۱) بیان زید کی زوجہ کا۔ میں اپنے حلف و ایمان سے کہتی ہوں کہ یہ مجھ کو بغرض بلانے کے آئے اور مجھ سے کہا میں نے وجہ اپنی ماں اور بھائی کی علالت کے جانے سے انکار کیا اس پر انہوں نے میری ماں کے روبرو مجھ کو طلاق ثلاثہ دیا و فقرہ کیا ایک رکے اور ایک طمانچہ مار کر کہا کہ اب جاتا ہوں کبھی نہ لے جاؤں گا اور تیرے ہاتھ کا کھانا کھاؤں تو سؤر کھاؤں۔

(۲) بیان زید۔ اپنے حلف و ایمان سے کہتا ہوں کہ میرے اور میری زوجہ کے درمیان میں بحث ضرور ہوئی مگر میں نے طلاق نہیں دیا۔ طالق ضرور کہا۔

(۳) شہادت بیان زوجہ کی ماں کا۔ میں اپنے حلف و ایمان سے کہتی ہوں کہ میرے روبرو زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا ان دونوں کے بیان و شہادت کے گوش گزار ہونے پر پنچان غور کر رہے تھے کہ زید کی ماں بھی ساتھ زید کے آئی تھی پنچان سے عرض کیا کہ میں کہتی ہوں کہ میرا لڑکا بھی جھوٹا ہے اور بہو بھی سچی ہے پنچان ان کی غلطیوں کو معاف کر دیں پھر ان کے درمیان کوئی شکایت واقع ہوئی تو میں خود آکر طلاق دلوا دوں گی لہذا آپ کی خدمت بابرکت میں التماس ہے کہ اس معاملہ میں شرعاً طلاق ہوا یا نہیں؟

**المستفتی نمبر ۲۶۰۴ کریم بخش صاحب (الہ آباد)**

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ م ۲۱ مئی ۱۹۴۰ء

(جواب ۵۹) اس سوال میں زید کا بیان مع ان کے اور پنچوں کے دستخط ثبت ہیں اس میں زید کا اقرار موجود ہے کہ میں نے ہندہ کو طالق ضرور کہا اس اقرار سے ثابت ہو گیا کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دی کیونکہ اس کو طالق (یعنی طلاق دی ہوئی عورت) کہا پس یہ اقرار حکم وقوع طلاق کے لئے کافی ہے(۱)

اگرچہ اس لفظ سے طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے لیکن اس کے بعد مدت عدت میں رجوع نہ کیا تو یہی طلاق بائن ہو گئی(۲) اب اگر ہندہ زید کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہو تو زید کے ساتھ نکاح

---

(۱) ولو أقر بالطلاق كاذبا أو هازلا وقع قضاء لا ديانة (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳٦ ط سعيد كراتشي)

(۲) فإذا انقضت العدة ولم يراجعها بانت منه (فقه السنة، كتاب الطلاق، حكم الطلاق الرجعي ۲/ ۲۷٤ ط دار الكتاب العربي بيروت لبنان) وقال في الهندية: وتنقطع الرجعة إن حكم بخروجها من الحيضة الثالثة إن كانت حرة (الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة ۱/ ٤۷۱ ط ماجديه كوئته) وكذا في التنوير: وتنقطع الرجعة إن طهرت من الحيض الأخير [illegible] لعشرة أيام مطلقا وإن لم تغتسل (تنوير الأبصار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۳/ ٤۰۳ ط سعيد كراتشي)

ہو سکے گا، اور راضی نہ ہو تو وہ خود مختار ہے جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## شوہر نے اپنی والدہ سے کہا" اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دوں گا" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے حالت اشتعال میں اپنی والدہ سے کہا کہ " اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دوں گا" اس کی والدہ نے جب امر مذکورہ پر عمل نہ کیا تو زید نے انتہائی غضب کی حالت میں یہ سمجھتے ہوئے کہ میری شرط پوری نہیں ہوئی بنا بریں شرط کے مطابق اس پر طلاق پڑ گئی ہے اپنی زوجہ سے کہا کہ " تم پر تین طلاقیں پڑ گئی ہیں اور تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو۔" اس کے بعد زید کی والدہ نے زید کی شرط کے مطابق مطلوبہ کام کر دیا کیا زید کی زوجہ مطلقہ قرار دی جا سکتی ہے؟ اس واقعہ سے آٹھ روز پہلے زید کے دماغ پر ایک ضرب بھی لگی تھی جس کا اثر اس کے دماغ پر موجود تھا۔

المستفتی نمبر ۲۷۵۹ حافظ محمد شفیع خواجہ سیٹھی محلہ خواجگان شہر بھیرہ ضلع شاہ پور
۹ صفر ۱۳۶۲ھ م ۱۵ فروری ۱۹۴۳ء

(جواب ٦٠) زید کے دماغ پر چوٹ کا اثر ہو یا وہ صحیح الدماغ ہو دونوں صورتوں میں اس کی بیوی مطلقہ نہیں ہوئی کیونکہ تعلیق میں اس نے لفظ " دے دوں گا" استعمال کیا ہے جس کا اثر یہ نہیں ہے کہ شرط پوری ہونے پر خود طلاق پڑ جائے اور بعد میں اس نے یہ خبر دی ہے کہ " تم پر تین طلاقیں پڑ گئی ہیں اور تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو" اور خبر سے کوئی طلاق نہیں پڑتی بلکہ انشاء سے پڑتی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## میں اس کو طلاق دیتا ہوں کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زید بحالت غصہ دو شخصوں کو لے کر اپنے مکان پر گیا اور اپنے چھوٹے بھائی سے یہ کہا کہ جاؤ والد صاحب کو بلاؤ جس وقت زید کے والد آئے تو اس نے اپنے والد سے کہا کہ میں اس کو طلاق دیتا ہوں

---

(١) وإن كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ١/ ٤٧٢ ط ماجدية كوئٹہ)

(٢) إذا أمكن حمله على الإخبار على الأول - فلا يقع لأنه خبر فلا ضرورة في جعله إنشاء بخلاف أنت حرة - لتعذر حمله على الإخبار فيجعل إنشاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ٣/ ٣٠٩ ط سعيد كراتشي) وقال في الرد: ومقتضاه أن يقع به هنا لأنه إنشاء لا إخبار كذا في الفتح ملخصا. وقال في النهر: وقيد المسألة في المعراج بما إذا لم ينو إنشاء الطلاق فإن نوى وقع (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق ٣/ ٣١٩ ط سعيد كراتشي)

کیونکہ یہ منہ زور ہے زید کے والد نے غصہ ہو کر کہا کہ اس طرح سے طلاق نہیں ہوتی ہے اور زید نے گواہوں سے یہ کہا کہ میں اس وقت طلاق دیتا ہوں ایک طلاق دو طلاق تین طلاق اور پانچ سات منٹ کے بعد زید نے مکان کے اندر سے بچہ سامان نکال کر مسماۃ کو دیا اور کہا کہ اس مکان سے چلی جاؤ لیکن مسماۃ مکان چھوڑ کر نہیں گئی اور اب تک اسی مکان میں ہے۔

المستفتی ظہور الدین ولد جمال الدین مستری ساکن ریاست اندور۔ ۱۵ صفر ۱۳۵۰ھ

**(جواب ۶۱)** اگر زید اقرار کرے کہ اس نے لفظ "دیتا ہوں" اس نیت سے کہا تھا کہ میں نے طلاق دی تو اس کی بیوی پر طلاق مغلظہ پڑ گئی لیکن اگر وہ کہے کہ "طلاق دیتا ہوں" سے مراد یہ تھی کہ طلاق دینے کا ارادہ ہے تو طلاق نہ ہوئی۔(۱) فقط محمد غیاث اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

## شوہر نے ایک دو تین طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟

**(سوال)** زید جب اپنے گھر گیا تو دیکھا کہ زید کا باپ زید کی زوجہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے اچانک زید کی زبان سے "ایک دو تین طلاق دیے" نکل گیا فقط اتنا ہی کہا بدون اضافت اور خطاب کے نہ زوجہ کو دیکھا ہے نہ زوجہ کی طرف خطاب کیا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۱۲۷ مولوی محمد اللہ (ضلع نواکھالی)

۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء

**(جواب ۶۲)** اگر لفظ "دیے" خبر کا لفظ ہے انشاء کی جگہ استعمال نہیں ہوتا اور لفظ "دیلم" انشاء کی جگہ استعمال ہوتا ہے تو لفظ "دیے" کہنے سے اس وقت طلاق نہیں پڑتی مگر اقرار بالطلاق ثابت ہوتا ہے اور یہ اقرار کاذب ہوگا کیونکہ پہلے طلاق دی نہیں ہے اور اقرار کاذب سے عنداللہ طلاق نہیں پڑتی لیکن قضاءً اس کا قول مانا نہیں جائے گا اور قاضی تفریق کا حکم کر دے گا۔ لو اراد به الخبر عن الماضي كذبا لا يقع ديانة (انتهى شامي)(۲) وفي موضع آخر ولو اقر بالطلاق كاذبا او هازلا وقع قضاء لا ديانةً

---

(۱) اس صورت میں زید سے پوچھا جائے گا اس نے "طلاق دیتا ہوں" کہا ہے یہ حال کا صیغہ ہے اور صیغہ حال سے طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ شامی میں ہے: لان المضارع حقيقة في الحال مجاز في الاستقبال كما هو احد المذاهب وقيل بالقلب وقيل مشترك بينهما وعلى الاشتراك يرجح هنا ارادة الحال بقرينة كونها اخبارا عن امر قائم في الحال (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب تفويض الطلاق ۳/ ۳۱۹ سعيد كراتشي)

(۲) لما في الدر المختار: بخلاف قوله طلقي نفسك فقالت انا طالق او انا اطلق نفسي لم يقع لانه وعد جوهرة ما لم يتعارف او ينو الانشاء. فتح (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق ۳/ ۳۱۹ ط سعيد كراتشي) اگر زید نے جملہ "طلاق دیتا ہوں" وعدے کے لئے استعمال کیا ہے تو وعدے سے طلاق نہیں ہوتی لیکن صورت مذکورہ میں اس نے "دیتا ہوں" کہا ہے جو حال کا صیغہ ہے اور صیغہ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے جیسا کہ شامیہ ص ۳۱۹ ج ۳ میں مذکور ہے لان المضارع حقيقة في الحال الخ لیکن اس صیغہ میں یہ احتمال ہے کہ آئندہ دیتا ہوں گا مگر یہ احتمال خلاف ظاہر ہے اسی احتمال کی بناء پر حضرت مفتی اعظم نے یہ لکھا ہے کہ اگر وہ کہے کہ "طلاق دیتا ہوں" سے مراد یہ تھی کہ طلاق دینے کا ارادہ تھا تو طلاق نہ ہوئی بہتر احتیاط اسی میں ہے کہ "دیتا ہوں" والی شکل میں بھی وقوع طلاق کا حکم دیا جائے فقط

(۳) هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۸ ط سعيد كراتشي

(انتہی۔ شامی ص ۴۸۶ جلد ۲)(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## فصل ہشتم
## مطلقہ کا حق میراث

### مرضِ اموت میں شوہر نے طلاق دیدی، تو بیوی کو میراث ملے گی یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنے مرضِ اموت (دق و سل) میں نکاح کیا اور تین ماہ بعد اس نے اپنی منکوحہ کو تحریری طلاق اپنے مرنے سے ۲۴ گھنٹے قبل دی جو کہ زوجہ تک نہ پہنچی دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور زوجہ مطلقہ کو ترکہ ملے گا یا نہیں؟

(جواب ۶۳) اگر زوجین کے درمیان وطی یا خلوت کا تعلق ہو چکا ہے تو بیوی کو حصہ میراث ملے گا کیونکہ خاوند کا انتقال عدت کے اندر ہو گیا (۲) لیکن اگر وطی یا خلوت کی نوبت نہیں آئی تھی تو عورت کو میراث نہ ملے گی (۳) یہ حکم اس وقت ہے کہ زوج نے تحریری طلاق اپنی خوشی سے بغیر جبر واکراہ بطور تنجیز کے دی ہو یعنی وقوعِ طلاق، عورت تک خبر طلاق یا تحریر پہنچنے پر معلق نہ ہو (۴) اور تحریر کے

---

(۱) هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۶ ط سعيد كراتشي

(۲) رجل طلق امرأته رجعيا و هي في العدة ورثت كان الطلاق في الصحة او في المرض (الفتاوى الخانية على هامش الهندية كتاب الطلاق باب العدة فصل في المعتدة التي ترث ۱/ ۵۵۵ ط ماجدية كوئٹه) وقال في الهندية قال الجحندي الرجل اذا طلق امرأته طلاقا رجعيا في حال الصحة او في حال مرضه برضاها او بغير رضاها ثم مات وهي في العدة فانهما يتوارثان بالاجماع (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق الباب الخامس في طلاق المريض ۱/ ۴۶۲ ط ماجدية كوئٹه)

(۳) اسلامی شریعت کا قانون یہ ہے کہ جس عورت کو اس کے شوہر نے جماع یا خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دیدی ہے تو ایسی عورت غیر مدخول بہا ہے اور غیر المدخول بہا عورت پر عدت گزارنا ضروری نہیں ہے وہ آزاد ہے شوہر سے اس کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ وہ فوراً دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے اور جب اس عورت کا شوہر سے کوئی تعلق نہیں رہا اور اس پر عدت گزارنا لازم و ضروری نہیں تو وہ شوہر کی وارث بھی نہیں بنے گی کما قال الله تبارك و تعالى يا ايها الذين آمنوا اذا نكحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها (سورة الاحزاب، رقم الآية ۴۹)

(۴) كتب الطلاق ان مستبينا على نحو لوح وقع ان نوى و قيل مطلقا ولو على نحو الماء فلا مطلقا ولو كتب على وجه الرسالة والخطاب كان يكتب يا فلانة اذا اتاك كتابي هذا فانت طالق طلقت بوصول الكتاب جوهرة (درمختار) وقال في الرد: ثم المرسومة لاتخلو اما ان ارسل الطلاق بان كتب اما بعد، فانت طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق و تلزمها العدة من وقت الكتابة وان علق طلاقها بمجئ الكتاب بان كتب اذا جاءك كتابي فانت طالق فجاءها الكتاب فقرأته او لم تقرأ يقع الطلاق كذا في الخلاصة (هامش رد المحتار مع الدرالمختار، كتاب الطلاق مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

وقت اس کے ہوش و حواس بھی درست ہوں(۱)

# فصل نہم
# حاملہ کی طلاق

## حالت حمل میں بیوی پر طلاق واقع ہو جاتی ہے

**(سوال)** زید نے اپنی عورت کو لڑائی جھگڑے اور غصہ کی حالت میں طلاق دیدی اس کے بعد پھر رجوع کر لیا زید کہتا ہے کہ عورت پر حالت حمل طلاق نہیں پڑتی میں نے تو تنبیہاً ایسا کیا تھا۔

**(جواب ٦٤)** طلاق تو حاملہ پر بھی پڑ جاتی ہے(۲) اور بہر صورت خواہ مذاقاً تنبیہاً یا ایقاعاً کی جائے واقع ہو جاتی ہے پس اگر شخص مذکور نے ایسی طلاق دی تھی جس میں رجعت ہو سکتی ہے تو اس کا رجوع کرنا صحیح ہے(۳) اور اگر طلاق بائن یا مغلظہ دی تھی تو رجوع کرنا ناجائز اور حرام ہے بائن میں نکاح جدید کرکے رجوع ہو سکتا ہے(۴) اور مغلظہ میں بدون حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا(۵)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد بیوی کا نان نفقہ اور بچوں کی پرورش کا حکم

**(سوال)** ایام حمل میں زوجہ پر طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو نان نفقہ ایام حمل کا دینا ہو گا یا نہیں بصورت طلاق کس عمر تک کے لڑکے اور کس عمر تک کی لڑکیاں خاوند کو ملیں گی اور کس عمر تک کی زوجہ کو ملیں گی؟ **المستفتی** نمبر ۸۸ عبدالقادر خاں۔ موری دروازہ دہلی

۷ رجب ۱۳۵۲ھ م ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء

**(جواب ٦٥)** ایام حمل میں بھی طلاق واقع ہو سکتی ہے(۱) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

---

(١) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده والمجنون والصبي والمعتوه والمبرسم (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ٣/ ٢٤٣ ط سعيد كراتشي)

(٢) وطلاق الحامل يجوز عقيب الجماع (الهداية كتاب الطلاق باب طلاق السنة ٢/ ٣٥٦ ط شركه علميه ملتان)

(٣) وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة ٢/ ٣٩٤)

(٤) إذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ١/ ٤٧٣ ط ماجديه كوئٹه)

(٥) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها أي بالثلاث لو حرة وثنتين لو أمة حتى يطأها غيره ولو مراهقا يجامع مثله بنكاح (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الرجعة ٣/ ٤٠٩ ط سعيد كراتشي)

(٦) وطلاق الحامل يجوز عقيب الجماع (الهداية كتاب الطلاق باب طلاق السنة ٢/ ٣٥٦ ط شركه علميه ملتان)

وضع حمل تک کا نفقہ بھی دینا ہوگا(۲) جدائی ہو جانے کے بعد سات سال یا اس سے زیادہ عمر کے لڑکے اور بالغہ لڑکیاں والد لے سکتا ہے(۳) اور سات سال سے کم عمر کے لڑکے اور نابالغہ لڑکیاں والدہ کی پرورش میں رہیں گی(۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں ؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو حمل کی صورت میں طلاق دیدی ہے تو یہ طلاق ہوئی یا نہیں اور اب وہ عورت میکے میں گئی ہے اور بعد وضع حمل تین برس سے میکے میں ہے اور مرد پر کیا کفارہ ہے اور طلاق ہوگئی ہے تو بغیر حلالہ کے نکاح پڑھا سکتے ہیں ؟

---

(۱) قال الله تعالى واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن (الطلاق ٤) وقال في الهندية وعدة الحامل ان تضع حملها كذا في الكافي سواء كانت حاملا وقت وجوب العدة او حبلت بعد الوجوب كذا في فتاوى قاضي خان (الفتاوى الهنديه' كتاب الطلاق' الباب الثالث عشر في العدة ١/ ٥٢٨ ط ماجديه كوئٹه)

(۲) قال الله تعالى وان كن اولات حمل فانفقوا عليهن حتى يضعن حملهن (الطلاق ٦) وقال في الهنديه والمعتدة عن الطلاق تستحق النفقه والسكنى كان الطلاق رجعيا او بائنا او ثلاثا حاملا كانت المراة او لم تكن كذا في فتاوى قاضي خان (الهنديه كتاب الطلاق الباب السابع عشر في النفقات' الفصل الثالث في نفقة المعتدة ١/ ٥٥٧ ماجديه كوئٹه)

(۳) والام والجدة احق بالغلام حتى ياكل – و في الجامع الصغير حتى يستغني فيأكل وحده و يشرب وحده – والخصاف قدر الاستغناء بسبع سنين اعتبار للغالب (الهدايه كتاب الطلاق باب حضانة الولد ومن احق به ٢/ ٤٣٥ ط شركة علميه ملتان) وقال في الدر والحاضنة اما او غيرها احق به اى بالغلام حتى يستغني عن النساء وقدر بسبع و به يفتى لانه الغالب (الدر المختار) وقال في الرد (قوله قدر بسبع) هو قريب من الاول بل عينه لانه حينئذ يستنجي وحده الا ترى إلى ما يروى عنه صلى الله عليه وسلم انه قال "مروا صبيانكم اذا بلغوا سبعا" والامر بها لا يكون الا بعدالقدرة على الطهارة (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق باب الحضانة ٣/ ٥٦٦ ط سعيد كراتشي)

(٤) والام والجدة احق بالجارية حتى تحيض لان بعد الاستغناء تحتاج إلى معرفة آداب النساء والمرأة على ذلك اقدر و بعد البلوغ تحتاج إلى التحصين والحفظ والاب فيه اقوى (الهداية كتاب الطلاق باب حضانة الولد ومن احق به ٢/ ٤٣٥ ط شركة علميه ملتان) وقال في الدر والام والجدة احق بها بالصغيرة حتى تحيض اى تبلغ في ظاهر الرواية (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق باب الحضانة ٣/ ٥٦٦ ط سعيد كراتشي) حضرت مفتی اعظم نے ظاہر الروایۃ کے مطابق یہ کہا ہے کہ تا بلوغ لڑکیاں والدہ کی پرورش میں رہیں گی جیسا کہ ہدایہ اور درمختار کی عبارات سے واضح ہے لیکن مفتی بہ قول یہ ہے کہ بچی کی عمر نو سال ہونے تک ان کی پرورش کا حق والدہ کو حاصل ہے اور اس کے بعد بچی کو اس کا والد لے سکے گا کما قال في الدر وغيرهما احق بها حتى تشتهى وقدر بتسع وبه يفتى و بنت احدى عشرة مشتهاة اتفاقا زيلعي و عن محمد ان الحكم في الام والجدة كذلك و به يفتى لكثرة الفساد (درمختار) و قال في الرد (قوله وبه يفتى) قال في البحر بعد نقل تصحيحه والحاصل ان الفتوى على خلاف ظاهر الرواية (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق' باب الحضانة ٣/ ٥٦٧ ط سعيد كراتشي)

المستفتی نمبر ۱۸۲۹ شاہ محمد صاحب' موضع پسرام پور - ضلع اعظم گڑھ
۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ م ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ٦٦)** حمل کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے(۱) جس قسم کی ہو گی وہی پڑے گی اگر تین طلاقیں دی ہیں تو بغیر حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکتا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## فصل دہم
## طلاق کے متعلق عورت کا اخبار

### بیوی طلاق اور عدت گزارنے کا دعوی کرتی ہے' تو کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

**(سوال)** ایک عورت نے یہ دعوی کیا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دیدی ہے اور میری عدت بھی گزر چکی ہے اور میں اب نکاح کرنا چاہتی ہوں چند آدمیوں نے اس کو قسم دی اس نے قسم بھی کھالی اس بناء پر ایک شخص نے اس سے نکاح کر لیا بعد ایک ماہ کے اس کا پہلا خاوند ظاہر ہو گیا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح خواں اور گواہان اور دیگر حاضرین مجلس پر شرعاً کوئی تعزیر ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

**(جواب ٦٧)** صورت مسئولہ میں جس شخص نے اس عورت سے نکاح کیا ہے خود اس پر اور دیگر حاضرین کسی پر گناہ نہیں ہاں جب کہ اس کا خاوند ظاہر ہو گیا تو یہ اسکا نکاح باطل ہو گیا (۳) **لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحها (درمختار)** (٤)

### تین طلاق کے بعد شوہر کا انتقال ہو گیا' اور بیوی تین طلاق کا انکار کرتی ہے' تو کیا کیا جائے گا ؟

**(سوال)** عرصہ ہوا کہ زید نے اپنی منکوحہ کو بحالت صحت نفس و ثبات عقل و ہوش بحالت غصہ تین

---

(۱) و طلاق الحامل یجوز عقیب الجماع (الهدایة کتاب الطلاق' باب طلاق السنة ۲ ۳٥٦ ط مکتبه شرکه علمیه ملتان)

(۲) قال الله تعالی فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره (البقرة ۲۳۰) عن عائشة ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبی ﷺ أتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول (رواه البخاری فی الجامع الصحیح' کتاب الطلاق' باب من اجاز الطلاق الثلاث ۲ ۷۹۱ ط قدیمی کراتشی) وقال فی الهندیة وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة و ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الهدایة (الفتاوی الهندیة' کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة و ما یتصل به ۱/٤۷۳ ماجدیه کوئٹه)

(۳) (قوله فان ظهر قبله) قال ثم بعد رقمه رأیت المرحوم ابا سعود نقله عن الشیخ شاهین و نقل ان زوجة له والاولاد للثانی (هامش رد المحتار کتاب المفقود ٤/۲۹۷ ط سعید کراتشی)

(٤) الدر المختار هامش رد المحتار کتاب الطلاق' باب العدة ۳ ٥۲۹ ط سعید کراتشی۔

طلاق ایک مجلس میں دی تھیں اس کے گواہ زید کا بڑا بھائی بھتیجی بڑے بھائی کا داماد اور بہت سے رشتہ دار اور عورتیں ہیں اور تمام قصبہ میں اس کی شہرت ہے اب زید کے انتقال کے بعد منکوحہ مطلقہ زید اپنی کسی غرض سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ زید نے مجھ کو طلاق نہیں دی صورت بالا میں اگر طلاق واقع ہوگئی تو مدت طلاق کا نان نفقہ شوہر پر واجب ہے یا نہیں ؟

(۲) شخص مذکور نے طلاق دینے اور مدت گزرنے کے بعد اگر یہ طریق عمل اختیار کیا ہو کہ مطلقہ سے تعلقات زوجیت تو منقطع کر دیئے اور کوئی واسطہ نہ رکھا لیکن مطلقہ کی امداد اور کچھ اپنی سہولت کے پیش نظر ضروری مصارف کا متکفل ہو گیا اس کو مکان میں رکھا اس سے اپنا کھانا پکواتا رہا۔ اس سے طلاق پر کوئی اثر پڑا یا نہیں ؟ **المستفتی** نمبر ۶۹ متولی سعید جھنجھانہ ضلع مظفر نگر

۲۵ جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶۸) اگر زید نے منکوحہ کو تین طلاقیں دیدی تھیں تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں (۱) طلاق کی شہادت جب کہ گواہ معتبر اور عادل ہوں مقبول ہوگی (۲) عدت واجب ہوئی اور عدت کا نفقہ زوج کے ذمہ ہوگا (۳)

(۲) اس واقعہ سے طلاق پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## فصل یازدہم
## انشاء اللہ کہہ کر طلاق دینا

### لفظ ”انشاء اللہ“ کے ساتھ دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص کی بیوی اور والدہ کے مابین تکرار ہوئی شخص مذکور جب مکان پر آیا تو والدہ نے اس سے شکایت کی اس نے اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر کہا انشاء اللہ تین طلاق دیتا ہوں مگر اس کی نیت صرف طلاق رجعی دینے کی تھی اور یہ الفاظ بیوی کی عدم موجودگی میں زبان سے ادا کئے۔

المستفتی نمبر ۳۵۸ عبدالغنی (سوجت مارواڑ) ۱۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ م ۳۰ جون ۱۹۳۴ء

---

(۱) والبدعي ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتين في طهر واحد لا رجعة فيه او واحدة في طهر وطئت فيه (درمختار) وقال في الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولى - وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق ۳/۲۳۲ ط سعيد كراتشي)

(۲) ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح ووكالة ووصية واستهلال صبي ولو للارث رجلان او رجل وامرأتان ولا يفرق بينهما لقوله تعالى "فتذكر احداهما الاخرى" (الدر المختار مع هامش ردالمحتار' كتاب الشهادات ۵/٤٦٥ ط سعيد كراتشي)

(۳) واذا طلق الرجل امرأته فلها النفقة والسكنى في عدتها رجعيا كان او بائنا (الهداية' كتاب الطلاق باب النفقة ۲/٤٤۳ ط شركة علميه ملتان)

(**جواب ۶۹**) سوال میں الفاظ "انشاء اللہ تین طلاق دیتا ہوں" مذکور ہیں لفظ انشاء اللہ کے ساتھ جو طلاق دی جائے وہ واقع نہیں ہوتی (۱) لہذا اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی۔ محمد کفایت اللہ

# فصل دوازدہم
## شہادت طلاق

### شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے مگر گواہ نہیں تو کیا حکم ہے؟

(**سوال**) زید کی لڑکی کو محمود ہمیشہ مار پیٹ کیا کرتا تھا ایک روز زید اپنی لڑکی کو بلانے گیا اس روز بھی اتفاق سے وہ اپنی بیوی کو مار رہا تھا اس نے زید سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کو لے جاؤ میں نے اس کو طلاق دیدی ہے اب یہ میرے گھر پر نہ آئے اور پھر اپنی گھر والی کی طرف منہ کر کے کہا کہ اب تو اپنے باپ کے ساتھ جاتی ہے نکل جا میرے گھر پر اب تو نہ آئیو میں نے تجھ کو طلاق طلاق طلاق دی اور لڑکی کے منہ پر طمانچہ مار کر گھر سے نکل گیا زید اپنی لڑکی کو لیکر خاموشی سے چلا آیا اب محمود طلاق سے انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں نے تو طلاق نہیں دی۔

المستفتی نمبر ۵۲۸ حاجی عبدالحلیم بازار چندو راؤ۔ دہلی

۸ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء

(**جواب ۷۰**) اگر محمود نے طلاق دیدی ہے تو طلاق ہو گئی ہے (۲) لیکن اگر وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے تو قاضی کے سامنے طلاق ثابت کرنے کے لئے شہادت کی ضرورت ہے (۳) اور دو گواہ نہ ہوں تو پھر محمود سے حلف لیا جائے گا اگر وہ حلف کرے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو قاضی طلاق نہ ہونے کا فیصلہ کر دے گا (۴) لیکن اس فیصلہ سے عورت محمود کے لئے اگر وہ فی الحقیقت طلاق دے چکا ہے حلال نہ

---

(۱) وإذا قال لامرأته أنت طالق إن شاء الله تعالى متصلا لم يقع الطلاق لقوله عليه السلام من حلف بطلاق أو عتاق وقال إن شاء الله تعالى متصلا به لا حنث عليه (الهداية كتاب الطلاق باب الأيمان في الطلاق فصل في الاستثناء ۲/ ۳۸۹ ط شركة علمية ملتان)

(۲) ويقع طلاق كل زوج إذا كان عاقلا بالغا (الهداية كتاب الطلاق فصل ۲/ ۳۵۸ ط شركة علمية ملتان) وقال في الهندية: ويقع طلاق كل زوج إذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا أو عبدا طائعا أو مكرها كذا في الجوهرة النيرة (فتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الأول فصل فيمن يقع طلاقه وفيمن لا يقع طلاقه ۱/ ۳۵۳ ط ماجدية كوئته)

(۳) ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا أو غيره كنكاح وطلاق - رجلان - أو رجل وامرأتان (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الشهادات ۵/ ۴۶۵ ط سعيد كراتشي)

(۴) ويسأل القاضي المدعى عليه عن الدعوى فيقول إنه ادعى عليك كذا فماذا تقول فإن أقر فبها وإن أنكر فبرهن المدعي قضى عليه بلا طلب المدعي وإن لم يبرهن حلفه الحاكم بعد طلبه إذ لا بد من طلب اليمين في جميع الدعاوى إلا عند الثاني - (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الدعوى ۵/ ۵۴۷ ط سعيد كراتشي)

ہوگی اور مدۃ العمر وہ حرام کاری میں مبتلا رہے گا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## کئی دفعہ طلاق دے چکا ہے، مگر گواہوں نے انکار کیا' تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دی دو آدمیوں کے سامنے۔ بعد کو دونوں آدمیوں سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے انکار کیا دوبارہ پھر طلاق دیا تب عورت دوسرے مکان میں چلی گئی اور تین روز تک وہاں مقیم رہی اور عورت کو زبردستی اپنے مکان میں لے گئے مرد بالکل جاہل اور بد چلن ہے اب لوگوں سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ انکار کرتے ہیں لڑکی بہت نیک چلن ہے اسی کا بیان ہے کوئی گواہ نہیں کہتا عورت یہ کہتی ہے کہ اگر مجھ کو خاوند کے یہاں روانہ کریں گے تو میں جان دیدوں گی۔

**المستفتی نمبر ۷۷۹** محمد رفیع صاحب سوداگر چرم (ضلع میدنی پور) یکم ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ م ۲۵ فروری ۱۹۳۶ء۔

(جواب ۷۱) اگر فی الحقیقت طلاق دی ہے تو طلاق پڑ گئی (۱) عورت کو اس کے پاس نہیں بھیجنا چاہئے (۲) اور خلاصی کی سبیل نکالنی چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں' اور گواہ تین طلاق کی گواہی دیں' تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید نے خالد کو الزام دیا کہ اے خالد تو نے اپنی منکوحہ ہندہ کو میرے سامنے تین طلاقیں دیں اور خالد و ہندہ سراسر انکار کرتے ہیں زید اور خالد نے فیصلے کے لئے ایک قاضی صاحب پر اتفاق کیا مگر ہندہ نے سراسر انکار کیا اور کہا کہ یہ قاضی صاحب ضرور میرے خلاف فیصلہ کریں گے زید و خالد فیصلے کے لئے قاضی صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو زید نے بحیثیت مدعی ہونے کے یہ دعویٰ کیا کہ خالد نے میرے روبرو اپنی منکوحہ ہندہ کو تین طلاقیں دیں اور خالد نے اس دعوے سے انکار کیا قاضی صاحب نے مدعی سے شہادت کا مطالبہ کیا تو مدعی نے دو گواہ پیش کئے قاضی صاحب نے خالد سے سوال کیا کہ ان دو گواہوں کی شہادت پر جو فیصلہ مرتب ہوگا وہ تجھے منظور ہے یا نہیں خالد نے کہا کہ اگر فلاں گواہ مسمی بکر حلف اللہ کہہ کر شہادت دے تو مجھے منظور ہے قاضی صاحب نے گواہ مسمی بکر کو کہا کہ زید نے جو دعویٰ کیا ہے اس دعوے کے ثبوت کے لئے قسم اٹھا کر تو شہادت دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟ بکر نے کہا کہ پہلے خالد قسم اٹھائے کہ میں نے ہندہ کو تین طلاقیں نہیں دیں تب میں قسم اٹھاؤں گا لیکن قاضی نے بکر کو

---

(۱) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو تقديرا بدائع ولو عبدا او مكرها (تنوير الابصار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعيد كراتشي)

(۲) المرأة كالقاضي اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه (هامش رد المحتار' كتاب الطلاق باب الصريح' مطلب في قول البحر ان الصريح يحتاج في وقوعه ديانة الى النية ۳/ ۲۵۱ ط سعيد كراتشي)

کہا کہ مدعا علیہ کا حق قسم کھانے کا نہیں ہے لہذا قسم تمہیں ہی اٹھانی پڑے گی بیان بکر ہے کہ واللہ باللہ تاللہ خالد نے میرے سامنے ہندہ منکوحہ کو تین طلاق دیں بیان گواہ مسمی عمرو کہ خالد نے میرے سامنے منکوحہ کو تین طلاق دیں اگر میری شہادت کاذبہ ہو تو میری منکوحہ مجھ پر طلاق ہے قاضی صاحب نے یہ فیصلہ سنادیا کہ خالد کی منکوحہ ہندہ تین طلاق خالد پر حرام ہے اب علمائے اسلام کا آپس میں اختلاف اکثر علماء کی یہ رائے ہے کہ قاضی صاحب کا فیصلہ نافذ نہیں ہوا۔

**المستفتی نمبر ۱۷۵۰ مرزا خاں۔**

**۷ رجب ۱۳۵۶ھ م ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء**

**(جواب ۷۲)** کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے جب کہ زوج اور زوجہ دونوں طلاق کے منکر ہوں یہ دعویٰ نہیں ہے کیونکہ دعویٰ اپنا حق طلب کرنے کا نام ہے (۱) اور ظاہر ہے کہ یہ اجنبی اس اخبار میں اپنا حق طلب نہیں کررہا بلکہ ایک حق اللہ یعنی حرمت زوجہ علی زوجہا کی خبر دے رہا ہے جو حقیقۃً شہادت ہے پس اس کا یہ قول دعویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا اور اس بناء پر اس کا یہ قول غیر مجلس قضا میں لغو ہے اور اس لغو قول کی وجہ سے یہ خصم نہیں بن سکتا اور جب یہ خصم نہیں ہوا تو اس کی اور زوج کی جانب سے تحکیم صحیح نہیں ہوئی کیونکہ تحکیم خصمین کی طرف سے ہوتی ہے (۲) اور صورت مسئولہ میں خصمین کا وجود ہی نہیں ہوا پس حکم کے سامنے جو شہادتیں ہوئیں وہ بھی غیر معتبر اور حکم کا فیصلہ بھی غیر معتبر ہاں اس معاملہ میں یہ اجنبی بھی ایک شاہد ہے اور طلاق کی شہادت دینے کے لئے دعویٰ بھی شرط نہیں مگر شہادت ادا کرنے کے لئے مجلس قضا شرط ہے اگر یہ اجنبی قاضی شرعی کے سامنے مجلس قضا میں جاکر شہادت دیتا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور قاضی اس شہادت پر کارروائی کرتا تو وہ درست ہوتی (۳) بشرطیکہ شاہد کی طرف سے ادائے شہادت میں تاریخ طلاق سے غیر ضروری تاخیر نہ

---

(۱) و شرعاً قول مقبول عند القاضي يقصد به طلب حق قبل غيره خرج الشهادة والاقرار او دفعه اى دفع الخصم عن حق نفسه دخل دعوى دفع التعرض فتسمع به يفتى بزازية (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الدعوى ٥ / ٥٤١ ط سعيد كراتشي)

(۲) و عرفاً تولية الخصمين حاكما يحكم بينهما (درمختار) وقال في الرد (قوله تولية الخصمين) اى الفريقين المتخاصمين (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب القضاء، باب التحكيم ٥ / ٤٢٨ ط سعيد كراتشي)

(۳) ويجب الاداء بلا طلب لو الشهادة في حقوق الله تعالى وهي كثيرة عدها في الاشباه اربعة عشر قال و متى اخر شاهد الحسبة شهادته بلا عذر فسق فترد كطلاق امرأة اى بائنا و عتق امة (درمختار) و قال في الرد قال في الاشباه تقبل شهادة الحسبة بلا دعوى في طلاق المرأة و عتق الامة والوقف و هلال رمضان وغيره - (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الشهادات ٥ / ٤٦٣ ط سعيد كراتشي) وقال في تقريرات الرافعي تحت قول صاحب الرد (و تقبل شهادة الحسبة بلا دعوى في طلاق المرأة) ولو رجعيا قال في الهندية من متفرقات الدعوى الدعوى في عتق الامة و في الطلقات الثلاث و الطلاق البائن ليست بشرط لصحة القضاء و كذلك في الطلاق الرجعي لا تكون الدعوى شرطا لصحته لان حكمه الحرمة بعد انقضاء العدة وانه حقه تعالى (تقريرات الرافعي الملحقة بهامش رد المحتار' كتاب الشهادات ٥ / ٢٠٦ ط سعيد كراتشي)

ہوتی کیونکہ قاضی شرعی کو یہ حق ہے کہ وہ حقوق اللہ کی حفاظت کے لئے کارروائی کرے اور حکم اسی وقت قاضی کے لئے قائم مقام ہو سکتا ہے جب خصمین اس کو اپنی طرف سے فیصلہ کا حق دیں اور جب تک خصومت متحقق نہ ہو تحکیم متحقق نہیں ہو سکتی پس صورت مسئولہ میں لفظ قاضی صاحب سے مراد اگر حکم ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو میرے نزدیک یہ تمام کارروائی عبث ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم - دوسرے علمائے متبحرین سے بھی تحقیق کی جائے -    محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

## بیوی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے مگر گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے ؟

(ازاخبار سہ روزہ الجمعیۃ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) ہندہ سے زید کی شادی کو عرصہ چار سال کا ہوا اور ایک بچہ دو سال کا موجود ہے۔ بعد شادی ہندہ برابر اپنی سسرال میں شوہر کے ساتھ رہتی عرصہ تین ماہ کا ہوا کہ ہندہ کا حقیقی بھائی ہندہ کو لینے کے لئے آیا چند روز وہاں رہے جب زید رخصت کرانے کو ہندہ کے میکے گیا تو آٹھ دس روز خوب اچھی طرح سے میل کے ساتھ میاں بی بی رہتے جب رخصتی کو کہا گیا تو ایک روز ہندہ نے یکایک اپنے باپ سے ظاہر کیا کہ میرے شوہر زید نے خلوت میں کسی شب مجھے طلاق دی ہے اس پر زید کو جو خلوت میں بے خبر سویا ہوا تھا بلایا گیا اور دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں نے ہرگز طلاق نہیں دی یہ بات عورت کسی کے ورغلانے سے کہتی ہے اور مجھ پر جھوٹا بہتان لگاتی ہے۔ بعد اس کے زید قسم کھاتا ہے کہ اگر میں نے طلاق دیا ہو تو میرا خاتمہ کفر کے ساتھ ہو معاملہ خلوت کا ہے - کوئی گواہ نہیں ہے -

(جواب ۷۳) جب کہ طلاق کے گواہ نہیں ہیں تو اس صورت میں زید کا قول مع حلف معتبر ہوگا اور ہندہ کا قول غیر معتبر ہوگا (۱)    محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

---

(۱) من اخر شاهد الحسبة شهادته بلا عذر فسق فترد كتطليق امرأته اى بائنا (الدر المختار) وقال في الرد (قوله بلا عذر) بان كان لهم قوة لسلمين ومن يشكرون به الدعوى - (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الشهادات ۵/ ۴۶۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق ووكالة ووصية - رجلان او رجل وامرأتان ولا يفرق بينهم لقوله تعالى فتذكر احداهما الاخرى (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الشهادات ۵/ ۴۶۵ ط سعيد كراتشي) [illegible] طلاق ثابت نہیں ہوتی جب تک [illegible] کے ساتھ [illegible] شوہر نے اس کو طلاق مغلظہ دی ہے تو اس کو درست نہیں ہے کہ اس سے تعلق قائم رکھے اور جس طرح [illegible] شوہر سے [illegible] بیوی شوہر کو [illegible] کما فی الدر المختار سمعت من زوجها انه طلقها ولا تقدر على منعه من نفسها الا بقتله لها قتله بدواء خوف القصاص ولا تقتل نفسها وقال الاوزجندي ترفع الامر للقاضي فان حلف ولا بينة فلا اثم عليه وان قتله فلا شئ عليها وقيل بعد الشطر وقيل لا تقتله قاله الاسبيجابي وبه يفتى كما في التاتارخانية وشرح الوهبانية عن المنتقى اى ولا اثم عليه كما مر (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الرجعة ۳/ ۴۲۰ ط سعيد كراتشي)

## کسی دوسرے شخص سے ناجائز تعلق رکھنے کی بناء پر نکاح نہیں ٹوٹتا

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۷ء)

(سوال) کیا یہ درست ہے کہ جو عورت دوسرے شخص سے ناجائز تعلق کرے اور اس کا خاوند کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلق کرے تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

(جواب ۷۴) شوہر کے کسی اجنبیہ عورت سے یا بیوی کے کسی اجنبی شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات سے نکاح نہیں ٹوٹتا(۱) محمد کفایت اللہ غفر لہٗ

## عورت کے اجنبی شخص کے ساتھ بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

(الجمعیۃ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۲۷ء)

(سوال) نعیمہ زوجہ زید بدون طلاق غیر کے ساتھ ناجائز تعلق کر کے چلی گئی چند روز کے بعد پھر شوہر کے گھر واپس آگئی زید نے اس کو رکھ لیا پھر دوبارہ نعیمہ غیر مرد کے ساتھ بھاگ گئی پھر کچھ عرصہ کے بعد واپس آئی زید نے پھر بھی رکھ لیا دوسروں نے طعنہ دیا تو زید نے اس سے نکاح ثانی کر لیا لیکن پھر نعیمہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد کے ساتھ فرار ہو گئی اور دو سال غائب رہی زید نے عاجز ہو کر ایک مرد مسلمان معتبر کے سامنے نعیمہ کو تین طلاق دے دیں لیکن اس کے بعد نعیمہ پھر شوہر کے پاس آگئی اب زید نے نعیمہ کو بدون تجدید نکاح رکھ لیا ہے اور زید طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے۔

(جواب ۷۵) جب کہ زید طلاق سے انکار کرتا ہے اور ایک آدمی کی گواہی سے طلاق کا ثبوت نہیں ہوتا تو لوگوں کو چاہئے کہ وہ زید سے قسم لیں اگر وہ قسم کھا کر کہہ دے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اس کا اعتبار کریں گے اور اسلامی تعلقات جاری رکھیں اگرچہ ایسی عورت کو جو بار بار فرار ہوتی رہی ہے رکھ لینا زید کی غیرت و حمیت سے تعلق رکھتا ہے تاہم اگر زید نے طلاق نہ دی ہو تو عورت اس کی منکوحہ ہے اور اسے رکھ لینے کا حق ہے عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ محمد کفایت اللہ غفر لہٗ

---

(۱) وفي حظر المجتبى لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر الا اذا خافا ان لا يقيما حدود الله فلا بأس ان يتفرقا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، فصل في المحرمات ۳/ ۵۰ سعيد كراتشي)

(۲) ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق ووكالة ووصية رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الشهادات ۵/ ۴۶۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) ويسأل القاضي المدعى عليه عن الدعوى فيقول انه ادعى عليك كذا فماذا تقول فان اقر فيها او انكر فبرهن المدعي قضى عليه بلا طلب المدعي والا يبرهن حلفه الحاكم بعد طلبه اذ لا بد من طلبه اليمين في جميع الدعاوى الا عند الثاني (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الدعوى ۵/ ۵۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۴) ولا يجب على الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر الا اذا خافا ان لا يقيما حدود الله فلا بأس ان يتفرقا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، فصل في المحرمات ۳/ ۵۰ ط سعيد كراتشي)

# فصل سیز دہم
## حالت نشہ میں طلاق دینا

### نشہ کی حالت میں تین دفعہ کہا "اس حرام زادی کو طلاق دیتے ہیں" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۵ء)

(سوال) ایک مسلم عاقل بالغ نے بحالت نشہ بیوی کی کسی حرکت کے سبب غیظ و غضب سے از خود رفتہ ہو کر دو عورتوں کی مواجہت میں کہا "دو چار آدمی کے سامنے طلاق دیں" اور بیوی کی طرف اشارہ کر کے کہا "اس حرام زادی کو طلاق دیتے ہیں اس حرام زادی کو طلاق دیتے ہیں اس حرام زادی کو طلاق دیتے ہیں" ازاں بعد طلاق اپنے باپ کے استفسار پر انکار کرتا ہے کہ ہم نے ہرگز طلاق نہیں دی نیز ہمیں طلاق یاد نہیں ہے درآں حالیکہ خود معتقد اور حاضر کی دو عورتیں گواہ ہیں ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۷۶) انشائے طلاق کے لئے اصل لفظ صیغہ ماضی ہے (جیسے میں نے اس کو طلاق دی) اگر یہ لفظ ہوتا تو وہ انشائے طلاق کے معنی اور نسبت الی الزوجہ میں صریح ہوتا کہ نیت کی حاجت نہ ہوتی اور حالت سکر میں زجراً وقوع طلاق کا حکم دیا جا سکتا، لیکن سوال میں جو لفظ درج ہے وہ صیغہ ماضی نہیں ہے بلکہ (طلاق دیتے ہیں) صیغہ حال ہے اس کو انشاء کے لئے استعمال کرنے میں نیت کی حاجت ہے، (۳)

---

(۱) فالصریح قوله انت طالق و مطلقة و طلقتک فهذا یقع به الطلاق الرجعی لان هذه الالفاظ تستعمل فی الطلاق ولا تستعمل فی غیره فکان صریحا وانه یعقب الرجعة بالنص ولا یفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة الاستعمال (الهدایة، کتاب الطلاق، باب ایقاع الطلاق ۲ / ۳۵۹ ط شرکة علمیة ملتان) (۲) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیرا بدائع لیدخل السکران (در مختار) وقال فی الرد: فانه یدخل السکران ای فانه فی حکم العاقل زجرا له (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق ۳ / ۲۳۵ ط سعید کراتشی) وطلاق السکران واقع ... ولنا انه زال عقله بسبب هو معصیة فجعل باقیا حکما زجرا له (الهدایة کتاب الطلاق فصل ۳ / ۳۵۸ ط شرکة علمیة ملتان)

(۳) یہ "طلاق دیتے ہیں" [illegible] مستقبل [illegible] طلاق [illegible] نیت [illegible] فکما فی نیته ویقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح (درمختار) وقال فی الرد: قوله وما بمعناها من الصریح ای مثل ما سیذکره من نحو کونی طالق واطلقی ویا مطلقة بالتشدید وکذا المضارع اذا غلب فی الحال مثل اطلقک کما فی البحر قلت ومنه فی عرف زماننا تکونی طالق ومنه جدی طلاقک فقلت احدث فقد صرح الوقوع به بلا اشتراط نیة کما فی الفتح (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق باب الصریح مطلب من بوش یقع به الرجعی ۳ / ۲۴۸ ط سعید کراتشی) وقال ایضا: لان المضارع حقیقة فی الحال مجاز فی الاستقبال کما هو احد المذاهب وقیل بالعکس وقیل مشترک بینهما وعلی الاشتراک یرجح هنا ارادة الحال بقرینة کونه اخبارا عن امر قائم فی الحال (هامش رد المحتار، کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ۳ / ۳۱۹ ط سعید کراتشی) بہرحال [illegible]

یہ نشہ اپنے علم و اختیار سے استعمال کرنے کا تعمد نہ کیا گیا ہو ولا نیۃ للسکران - پس اس صورت میں وقوع طلاق کا حکم دینا اور وہ بھی تعزیراً ہوتا ہے یعنی زجراً اس کی نیت انشاء ہونے کا حکم پہلے دیا گیا اور پھر وقوع طلاق کا حکم دیا گیا۔ قواعد فقہیہ سے وقوع طلاق کا زجراً حکم دینا ثابت ہے لیکن کسی نیت اور ارادے کا زجراً ثابت کردینا میرے خیال میں ثابت نہیں پس صورت مسئولہ میں وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جا سکتا - فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## نشہ پلا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دلوائی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

سہ روزہ الجمعیۃ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء

(سوال) زید کو چند فقیروں نے مل کر گانجہ پلایا اور وہ بالکل مست و بے ہوش ہو گیا اس اثناء میں ایک فقیر نے زید کی بی بی کو اپنی مجلس میں لانے کا حکم دیا زید کی بی بی نے وہاں آکر اس فقیر کی بے عزتی کی اور خوب ڈانٹا زید نے اسی نشہ میں اپنی بی بی کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے تم کو تین طلاق دی پھر ہوش میں آکر پشیمان ہوا اور ایک عالم سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ طلاق نہیں ہوئی زید نے اپنی بی بی کو گھر رکھ لیا اور ساتھ رہتے ہوئے مدت گزر گئی اور ایک لڑکا بھی پیدا ہوا اب بعض علماء کہتے ہیں کہ بغیر تحلیل کے وہ عورت اس کے لئے جائز نہیں ہوئی۔

(جواب ۷۷) نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے (۱) مگر شرط یہ ہے کہ نشہ اپنے علم و اختیار سے استعمال کیا ہو اور کسی نے دھوکے سے یا زبردستی نشہ پلا دیا اور اس حالت میں طلاق دی گئی تو وہ طلاق نہیں پڑتی (۲) پس صورت مسئولہ میں اگر دوسری صورت واقع ہوئی تھی یعنی نشہ اپنے علم و اختیار سے استعمال نہیں کیا تو طلاق نہیں ہوئی تھی اور اگر پہلی صورت تھی تو طلاق ہو گئی تھی (۳) اور حلالہ ضروری

---

(۱) (ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل) ولو تقدیرا بدائع لیدخل السکران (ولو عبدا او مکرها او هازلا او سفیها خفیف العقل والسکران ولو بنبیذ او حشیش او افیون او بنج زجرا به یفتی تصحیح القدوری (تنویر الابصار مع هامش رد المحتار' کتاب الطلاق ۳ / ۲۳۵ ط سعید کراتشی)

(۲) واختلف التصحیح فیمن سکر مکرها او مضطرا (در مختار) وقال فی الرد (قوله اختلف التصحیح) فصحح فی التحفة وغیرها عدم الوقوع وجزم فی الخلاصة بالوقوع قال فی الفتح والاول احسن' لان موجب الوقوع عند زوال العقل لیس الا التسبب فی زواله بسبب محظور وهو منتف وفی النهر عن تصحیح القدوری انه التحقیق (هامش رد المحتار' کتاب الطلاق ۳ / ۲۴۰ ط سعید کراتشی) وفی الهندیة ولو اکره علی شرب الخمر او شرب الخمر لضرورة وسکر وطلق فیه اختلاف والصحیح انه کما لا یلزمه الحد لا یقع طلاقه ولا ینفذ تصرفه کذا فی فتاوی قاضی خان (الفتاوی الهندیة' کتاب الطلاق' الباب الاول' فصل فیمن یقع طلاقه وفیمن لا یقع طلاقه ۱ / ۳۵۳ ط ماجدیه کوئٹه)

(۳) وطلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ وهو مذهب اصحابنا رحمهم الله تعالی کذا فی المحیط ثم قال بعد اسطر ومن سکر من البنج یقع طلاقه ویحد لفشو هذا الفعل بین الناس وعلیه الفتوی فی زماننا کذا فی جواهر الاخلاطی (الهندیة' کتاب الطلاق' الباب الاول' فصل فیمن یقع طلاقه وفیمن لا یقع طلاقه ۱ / ۳۵۳ ط ماجدیه کوئٹه)

تھا(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## نشہ کی حالت میں طلاق دی، مگر شوہر کو خبر نہیں کہ کتنی طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے شب کے دو بجے شراب کے نشہ کی حالت میں اپنی بیوی کو زدو کوب کیا اور کہا کہ تجھے طلاق ہے اس وقت اس مکان میں زید اور اس کی بیوی اور زید کے والد صرف تین ہی آدمی موجود تھے زید کے والد کا حلفیہ بیان ہے کہ میرے لڑکے نے ایک مرتبہ طلاق کا لفظ کہا تو میں نے اسے روکا اور خبردار کیا۔ اور وہاں سے اسے علیحدہ کر رہا تھا کہ اس نے دوسری مرتبہ بھی طلاق کا لفظ کہا تھا میں نے اسے علیحدہ کر کے تنبیہ کیا۔ دوسرے روز جب لڑکی کے والدین نے یہ خبر سنی تو آکر اپنی لڑکی کو لے گئے پھر کسی نے زید سے پوچھا کہ تم نے کیا اپنی بیوی کو طلاق دیا تھا تو اس نے کہا کہ ہاں دیا تھا جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ کتنی طلاق دیا تھا تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں نشہ میں تھا لڑکی سے پوچھا گیا کہ تم نے کتنی مرتبہ طلاق کا لفظ سنا تھا وہ کہتی ہے کہ میں ماربیٹ کی وجہ سے بدحواس تھی میں نے صرف طلاق کا لفظ سنا مگر یہ معلوم نہیں کتنی مرتبہ کہا اس واقعہ کے چھ ماہ بعد زید کے والد لڑکی کے والدین کے پاس گئے اور حلفیہ بیان کیا کہ زید نے صرف دو مرتبہ طلاق دی ہے اور وہ بھی نشہ کی حالت میں طلاق نہیں ہوا تم لڑکی کو بھیج دو انہوں نے کہا کہ عالم سے پوچھو ایک مقامی عالم سے یہ واقعہ من وعن بیان کر دیا اور ان کا بتایا ہوا کفارہ ادا کر کے میاں بیوی کو ملا دیا گیا جس کو تقریباً پانچ سال گزر چکے ہیں اور دونوں میں زن و شوئی کے تعلقات قائم ہیں برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ نشہ کی طلاق ہو گئی تھی لہذا یہ تعلقات ناجائز ہیں۔

المستفتی نمبر ۶۰۳ عبدالحکیم (ناگپور) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ م ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۷۸) ہاں نشہ کی حالت کی دی ہوئی طلاق ہو جاتی ہے (۲) لیکن ایک مرتبہ یا دو مرتبہ صریح لفظ طلاق سے طلاق رجعی ہوتی ہے پس اگر عورت کی عدت پوری نہ ہوئی ہو تو اندرون عدت رجعت صحیح ہوئی (۳) اور اگر عدت گزر چکی تھی تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری تھا، بغیر تجدید نکاح میاں بیوی کو ملا دینا درست نہیں تھا اب فوراً دونوں کا نکاح پڑھا دینا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۴۷۳ ط ماجديه كوئته)

(۲) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو تقديرا بدائع ليدخل السكران ولو عبدا أو مكرها أو هازلا أو سفيها أو سكران ولو بنبيذ أو حشيش أو أفيون أو بنج زجرا، وبه يفتى تصحيح القدوري (تنوير الأبصار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/۲۳۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) إذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط شركة علميه ملتان)

(۴) وإذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۴۷۳ ط ماجديه كوئته)

# فصل چار دہم
## طلاق کی اقسام

### طلاق بدعی کے آٹھ قسموں کا بیان

(سوال) خاکسار نے یہ مسئلہ غایۃ الاوطار شرح اردو درمختار نولکشوری کے صفحہ ۴۸ پر دیکھا ہے جو یہ ہے باب الطلاق جلد ثانی (عبارت) البدعی ثلث متفرقة او ثنتان بمرة الخ (اردو ترجمہ) اور طلاق بدعی یہ ہے تین طلاق دینا جدا جدا یا دو طلاق یکبارگی یعنی ایک لفظ سے الخ آگے چل کر فوائد میں لکھتے ہیں یہ سب صورتیں طلاق بدعی کی ہیں جب تین طلاق متفرق بدعی ہوئیں تو یکبارگی تین طلاق دینا بطریق اولی بدعی ہوگا اور اگر طہر میں طلاق بدعی دیکر رجعت کرے گا تو طلاق بدعی باقی نہ رہے گی (غایۃ الاوطار جلد ثانی) (علاوہ ازیں آٹھ قسمیں بدعی کی بتائی ہیں جہاں پر لکھا ہے) (۱) ایک طہر میں تین متفرق طلاق دینا (۲) تین طلاق ایک لفظ سے ایک طہر میں دینا (۳) اس طہر میں طلاق جس میں وطی ہو چکی ہے غرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں تین بار یکبارگی کہنا بدعی ہے وہ بدعی میں رجوع کافی ہے یہ مسئلہ درست ہے یا نہیں یا اس کا مطلب کچھ اور ہے دوسری وطی والے طہر میں طلاق دینا بھی بدعی ہے اور شخص مذکور نے اس طہر میں جس میں طلاق دی ہے وطی بھی کی ہے تو طلاق بدعی دیکر رجعت کرنے سے بدعی باقی نہیں رہے گی؟ یہ مطلب ہے شخص مذکور نے نکاح ثانی کر دیا ہے تو اس کا نکاح اگر اس طرح بلا حلالہ درست نہ ہو اور وہ حرام ہو تو اس کو روک دیا جائے یا جو صورت حکم و ارشاد کے متعلق ہو عمل میں لائی جائے۔

**المستفتی نمبر ۱۱۱۷ سلطان محمد (رہتک)**

**۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۸ اگست ۱۹۳۶ء**

(جواب ۷۹) ہاں ایک طہر میں تین طلاقیں ایک لفظ سے یا تین مرتبہ متفرق طور پر دینا بدعی طلاق ہے(۱) اور تین طلاقیں دینے کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی حلالہ ضروری ہے(۲) جس طہر میں وطی کی ہے اس میں ایک طلاق بھی دی جائے تو وہ بدعی ہوگی لیکن ایک یا دو طلاقیں دیکر اسی طہر میں رجوع کرے تو یہ

---

(۱) او طلاق البدعة ان يطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاثا في طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا (الهداية كتاب الطلاق باب طلاق السنة ۲/ ۳۵۵ ط شركة علميه ملتان)

(۲) قال الله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (البقرة : ۲۳۰) وعن عائشة ام المؤمنين ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبي ﷺ اتحل للاول قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاول (رواه البخاري في الجامع الصحيح باب من جوز الطلاق الثلاث ۲/ ۷۹۱ ط قديمي كراتشي) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجديه كوئته)

جائز ہے اور طلاق بدعی نہ رہے گی یعنی بدعی طلاق دینے کا گناہ رجعت کرلینے سے معاف ہو جائے گا ، غرض تین طلاقیں یکدم ایک لفظ میں دینے کے بعد رجعت جائز نہیں اسی طرح متفرق طور پر دینے سے تین پوری ہو جانے کے بعد رجعت جائز نہیں ، رجعت کی صورت میں جائز ہے کہ وطی والے طہر میں یا حالت حیض میں ایک یا دو طلاقیں دی ہوں ان صورتوں میں رجعت ہو سکتی ہے(۱) بدعی کی آٹھ قسمیں جو غایۃ الاوطار میں مذکور ہیں ان میں سے تیسری ، چوتھی ، پانچویں ، چھٹی ، ساتویں ، آٹھویں صورتوں میں رجعت جائز ہے مگر پانچویں سے آٹھویں تک صورتوں میں ایک یا دو طلاقیں ہوں تین نہ ہوں ۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ، دہلی

# فصل پانزدھم

## ایک مجلس میں تین طلاقیں

### (۱) یکبارگی تین طلاق ایک مجلس میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جائے گی
### (۲) حالت حیض میں کہا ”میں نے تجھے طلاق بدعی دی“ تو کتنی طلاق واقع ہوئی
### (۳) حالت غصہ میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں ؟

(سوال) (۱) زید نے اپنی زوجہ کو بایں الفاظ طلاق نامہ جب کہ وہ حیض سے تھی حالت غضب میں تحریر کر کے دیا کہ ہندہ بنت بکر کو تینوں طلاق ساتھ دیتا ہوں راقم زید بن فلاں تو اس صورت میں عند الشافعیؒ یا عند احمدؒ یا مالکؒ طلاق واقع ہوگی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو کتنی ؟ (۲) زید اگر یہ کہے اپنی زوجہ کو کہ میں نے تجھے طلاق بدعی دی تو اس کہنے اور حالت حیض میں تینوں ساتھ دینے میں کچھ فرق ہے یا نہیں (مذہب ثلاثہ مذکورہ میں ) (۳) دیگر یہ کہ حالت غضب میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں یہاں پر سوائے علمائے احناف کے اور کوئی عالم نہیں ہے نہ شافعیؒ نہ مالکیؒ نہ حنبلیؒ اور نہ یہ معلوم ہے کہ ہندوستان میں ہے بنابریں جمعیۃ علماء ہند کے جید علماء کی خدمت

---

(۱) والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتين في طهر واحد لا رجعة فيه او واحدة في طهر وطئت فيه او واحدة في حيض موطوءة و تجب رجعتها على الاصح فيه اى في الحيض رفعا للمعصية فاذا طهرت طلقها ان شاء او امسكها (درمختار) قال في الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولى (هامش ردالمحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۳/۲۳۲ ط سعيد كراتشي)

(۲) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اى بالثلاث لو حرة و ثنتين لو امة حتى يطأها غيره ولو الغير مراهقا يجامع مثله بنكاح (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق جاری ہے

میں یہ استفتاء شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ کے مذہب کے متعلق جواب حاصل کرنے کے لئے روانہ کئے گئے ہیں قوی امید ہے کہ علمائے احناف خصوصاً علامہ مفتی اعظم محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ جواب سے مطلع فرما کر عند اللہ ماجور و مشکور ہوں گے۔

المستفتی نمبر ۱۱۷۰ مسٹر ایم اے مایت (جوہانسبرگ - افریقہ)

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۸۰) ایک لفظ سے یا ایک مجلس میں تینوں طلاق دینے سے تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے (۱) حیض کی حالت میں طلاق بھی پڑ جاتی ہے البتہ اگر ایک یا دو طلاق دی گئی ہوں تو رجعت لازم ہوتی ہے (۲) تین طلاق حالت حیض میں دی جائیں تو ائمہ اربعہ کے نزدیک طلاق مغلظہ ہو جائے گی (۳) البتہ بعض اہل ظاہر اور روافض کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں نہیں پڑتیں۔

(۲) اگر حیض میں یہ کہے کہ میں نے تجھے طلاق بدعی دی تو ایک طلاق ہوگی اور رجعت واجب ہوگی (۱)

---

حاشیہ صفحہ گذشتہ باب الرجعة ۳/۴۰۹ ط سعید کراتشی) وقال في الهداية وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة الثالثة (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة' فصل فيما تحل به المطلقة ۲/۳۹۹ ط شركة علمية ملتان)

(۳) واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط شركة علمية ملتان)

(۱) وقال الليث عن نافع كان ابن عمر اذا سئل عمن طلق ثلاثا قال لو طلقت مرة او مرتين فان النبي ﷺ امرني بهذا فان طلقتها ثلاثا حرمت حتى تنكح زوجا غيره (رواه البخاري في الجامع الصحيح كتاب الطلاق باب من قال لامرأته انت علي حرام ۲/۷۹۲ ط قديمي كراتشي) وقال في الرد وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعيد كراتشي) وكذا في فتح القدير ۳/۴۶۹، ۴۷۰ ط مصطفى البابي الحلبي بمصر' والمغني لابن قدامة كتاب الطلاق' فصل تطليق الطلاق بكلمة واحدة ۲۸۳/۷ دار الفكر بيروت)

(۲) عن ابي غلاب يونس بن جبير قال قلت لابن عمر رجل طلق امرأته وهي حائض فقال تعرف ابن عمر ان ابن عمر طلق امرأته وهي حائض فاتى عمر النبي ﷺ فذكر ذلك له فامره ان يراجعها فاذا طهرت فاراد ان يطلقها فليطلقها قلت فهل عد ذلك طلاقا قال ارأيت ان عجز واستحمق (رواه البخاري في الجامع الصحيح' كتاب الطلاق باب من طلق وهل يواجه الرجل امرأته بالطلاق ۲/۷۹۰ ط قديمي كراتشي)

(۳) ان احادیث و روایات سے حیض میں طلاق دینا بدعت ہے لیکن طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی لئے فقہاء رجعت کو ضروری کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ رجعت ایک یا دو طلاق میں ہو سکتی ہے لیکن تین طلاق کے بعد رجعت درست نہیں اور بغیر حلالہ کئے کسی سے شوہر اول کا نکاح جائز نہیں کما في الهداية وغيرها من كتب الفقه وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۹) جاری ہے

(۳) حالت غضب کی طلاق بعض حنابلہ کے نزدیک واقع نہیں ہوتی (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## اپنی بیوی سے تین دفعہ کہا "میں نے تجھے طلاق دی"

(الجمعیۃ مورخہ ۲ / اکتوبر ۱۹۲ء)

(سوال) میں اپنے میکے میں تھی میرا شوہر میرے پاس آیا اور دن بھر رہا بعد مغرب اس نے میرے بھائی سے کہا کہ میں دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں اس بیوی سے (میری طرف اشارہ کر کے) مجھے کوئی واسطہ نہیں ہے چاہے وہ اختیار ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا مجھے میرا زیور دیدو تب میرے بھائی نے محلہ کے پانچ شخصوں کو بلایا جو کہ صاحب علم اور مذہب سے واقف تھے انہوں نے میرے شوہر کو بہت سمجھایا پر وہ باربار وہی جملے کہتا رہا کہ میں دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں میرا زیور مجھے دیدو تب ان شخصوں نے کہا کہ ایسے جملے کہنے سے بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے تب میرے شوہر نے کہا کہ مجھے دوسری بیوی کرنی ہے اور میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس لئے میں نے اس کو طلاق دی طلاق دی طلاق دی پھر میں نے خود پوچھا کہ کیا آپ نے مجھے طلاق دیا تو کہا کہ ہاں میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی جب وہ طلاق دے چکا تو ان شخصوں نے مجھے زیور دے دینے کی نسبت کہا پر میں نے زیور دینے سے انکار کیا کیونکہ کل زیور میں سے کچھ زیور میری مشقت کا تھا اور کچھ میرے میکہ میں سے بعد شادی کے ملا تھا پر میرے شوہر نے جھوٹا سچا حق ہر زیور کے لئے بتایا اور جب کچھ نہ بن پڑا تو ہر زیور کے وقت طلاق پر طلاق دیکر کل زیور لیا مغرب کے وقت سے رات کے ایک بجے تک طلاق کا استعمال ہوتا رہا طلاق کے چند دن بعد اس نے دوسری بیوی کر لی اب کچھ عرصہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دیا اور کہتا ہے کہ میرا ایک گواہ ہے (جو اس کا حقیقی ماموں ہے)

(جواب ۸۱) اگر واقعہ یہی ہے جو سوال میں مذکور ہے تو تینوں طلاقیں ہو چکی ہیں اور عورت بدون حلالہ کے شوہر کے لئے جائز نہیں ہو سکتی۔ عورت کے لئے دو گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو سکتی ہے

---

حاشیہ گذشتہ (۴) وعن الامامية لا يقع بلفظ الثلاث ولا في حالة الحيض لانه بدعة محرمة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۵) والبدعي ثلاث متفرقة او واحدة في حيض موطوءة و تحت رجعتها على الاصح اى في الحيض رفعا للمعصية (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۱) قلت وللحافظ ابن القيم الحنبلي رسالة في طلاق الغضبان قال فيها انه على ثلاثة اقسام: احدها ان يحصل له مبادى الغضب بحيث لا يتغير عقله و يعلم ما يقول و يقصده وهذا لا اشكال فيه الثاني ان يبلغ النهاية فلا يعلم ما يقول ولا يريده فهذا لا ريب انه لا ينفذ شيء من اقواله - الثالث من توسط بين المرتبتين بحيث لم يصر كالمجنون فهذا محل النظر والادلة تدل على عدم نفوذ اقواله ملخصا من شرح الغاية الحنبلية لكن اشار في الغاية إلى مخالفته في الثالث حيث قال و يقع طلاق من غضب خلافا لابن القيم (هامش رد المحتار جاری ہے

(۱) اور جب پانچ گواہ موجود ہیں تو پھر ثبوت میں کیا کلام ہے؟ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

# فصل شانزدہم
## طلاق مشروط بمعافی مہر

### مہر کی معافی کی شرط پر طلاق دی، اور عورت نے مہر کی معافی سے انکار کردیا، تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنی سسرال میں جاکر برائے روزگار سکونت اختیار کرلی چند روز بعد وہ ارادہ وطن آنے کا کرتا ہے اور اپنے خسر سے اپنی زوجہ کی رخصت کا طالب ہوتا ہے زید کا خسر کہتا ہے کہ اگر رہنا ہے تو میرے ہی مکان پر رہو لڑکی کو تمہارے مکان پر رخصت نہ کروں گا اگر تم کسی قسم کی زیادتی کرو گے تو میں تدارک کروں گا بہتر یہ ہے کہ تم طلاق دے دو ورنہ واپس چلے جاؤ زید واپس آکر اپنے چچا کو ہمراہ لے کر پہنچتا ہے اور رخصت کا طالب ہوتا ہے نوبت بخشش مہر منجانب مسماۃ و نوبت طلاق پہنچتی ہے بعد تحریر دستاویزات جس وقت نوبت نشانی انگوٹھا پہنچتی ہے وہ انکار کردیتی ہے کہ میں مہر بخشوں نہ طلاق لوں اس طرف زید انکار کرتا ہے کیونکہ یہ معاملہ غصہ کا درمیان خسر و چچا لڑکے و لڑکی کے درمیان کا تھا بعدہ وہ دونوں کاغذ پھاڑ دیئے گئے زید اپنی زوجہ کو رخصت کراکر واپس لے آتا ہے اہل برادری کہتے ہیں کہ جب تک نکاح دوبارہ نہ ہوجائے حقہ پانی میں ہم شریک نہ ہوں گے غرضیکہ دوبارہ نکاح ہوتا ہے اس حالت میں نکاح اول جائز رہا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۷۵ مہر علی صاحب (بنگلہ رسول پور-آرہ)

۴ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۸۲) جبکہ طلاق معافی مہر کے ساتھ مشروط تھی اور عورت نے معافی مہر سے انکار کردیا تو طلاق نہیں پڑی (۱) نکاح اول باقی ہے تجدید نکاح کی ضرورت نہ تھی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

حاشیہ صفحہ گذشتہ

کتاب الطلاق، مطلب فی طلاق المدهوش ۳/۲۴۴ ط سعید کراتشی)

(۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها والاصل فیه قوله تعالی " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره " والمراد الطلقة الثالثة (الهدایة، کتاب الطلاق، باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۲/۳۹۹ ط شرکة علمیه ملتان)

حاشیہ صفحہ ہذا:

(۱) ونصابها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح و طلاق و وکالة و وصیة رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الشهادات ۵/۴۶۵ ط سعید کراتشی)

(۲) واذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱/۴۲۰ ط ماجدیه کوئٹه)

# فصل ہفدہم

## حق مطالبہ طلاق

### (۱) عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

### (۲) جب شوہر نے تین طلاقیں دیدیں تو بیوی پر تینوں واقع ہو گئیں

(سوال)(۱) ایک عورت کی شادی عرصہ سات آٹھ سال سے ہوئی زوجہ نیک طبیعت' ایماندار' نیک چلن ہے اس کا خاوند بڑا بد مزاج ہے اور رات دن تکالیف دیتا رہتا ہے اور بلا ناغہ روزانہ مار پیٹ کرتا رہتا ہے عورت کو قطعی نہیں چاہتا نان و نفقہ میں بھی کمی کرتا ہے زوجہ مار پیٹ سے ہمیشہ خوف زدہ رہا کرتی ہے اور شوہر اس کا برابر شدید مار پیٹ کرتا ہے مار کوٹ سے ہمیشہ بیوی بیمار رہا کرتی ہے کیا ایسی صورت میں عورت اپنے شوہر سے شرعاً طلاق لے سکتی ہے؟

(۲) شوہر بد مزاج نے زوجہ کی تعمیل حکم کرتے ہوئے بھی شوہر اس کو ہمیشہ مار کوٹ کرتا رہتا ہے اور نہیں چاہتا اس سلسلہ میں کئی مرتبہ عورت کو کہتا ہے کہ تو چلی جا تجھے طلاق ہے اور اپنے گھر سے باہر نکال دیتا ہے لیکن ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کہہ کر رک جاتا ہے تیسری مرتبہ اپنے منہ سے طلاق کا لفظ نہیں کہتا ایک مرتبہ طلاق کا لفظ کہہ کر زوجہ کو اس کے شوہر نے گھر سے باہر نکال دیا اس کے باپ کے یہاں زوجہ رہی اس کے بعد عورت اپنے میکے میں ہی تھی کہ بیس روز بعد پانچ سات آدمی مسلمان معتبر ساتھ لے کر زوجہ کا شوہر اپنے گھر بلا لایا شوہر کا باپ موجود تھا پھر وہی زوجہ کے باپ و تایا کو بھی بلا لایا تمام اشخاص کے سامنے دو مرتبہ زوجہ کے خاوند نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اس طرح سے تین مرتبہ طلاق دی اور کہا کہ اب میں اس عورت کو نہیں رکھنا چاہتا کیا ایسی صورت میں شرعاً طلاق ہو چکی ہے یا نہیں؟

**المستفتی** نمبر ۱۸۹۲ شیخ محمد حسین صاحب (راجپوتانہ) ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۸۳)** (۱) ہاں شوہر کی اس تعدی پر زوجہ کو حق ہے کہ وہ طلاق یا خلع کا مطالبہ کرے اور زوج کو لازم ہے کہ وہ یا تعدی سے باز آئے یا زوجہ کو چھوڑ دے(۱)

---

(۱) قال الله تعالى "الطلاق مرتان فامساك بمعروف و تسريح باحسان - فان خفتم الا يقيما حدود الله فلا جناح عليهما فيما افتدت به تلك حدود الله فلا تعتدوها ومن يتعد حدود الله فاولئك هم الظالمون" (البقرة ۲۲۹) وقال في البحر واما سببه فالحاجة الى الخلاص عند تباين الاخلاق و عروض البغضاء الموجبة عدم اقامة حدود الله تعالى - ويكون واجبا اذا فات الامساك بالمعروف (البحر الرائق، كتاب الطلاق ۳/۲۵۳ ط دار المعرفة بيروت) وقال في الدر ولا بأس به عند الحاجة للشقاق بعدم الوفاق (درمختار) وقال في الرد (قوله للشقاق) اى لوجود الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم وفي القهستاني عن شرح الطحاوي' السنة اذا وقع بين الزوجين اختلاف ان يجتمع اهلهما ليصلحوا بينهما فان لم يصطلحا جاز الطلاق والخلع وهذا هو الحكم المذكور في الاية (الدر المختار كتاب الطلاق باب الخلع ۳/۴۴۱ ط سعيد كراتشي)

(۲) جب شوہر تین طلاق دیدے خواہ ایک دفعہ خواہ فاصلے سے اور فاصلہ متناہی ہو یا جب تین طلاقیں پوری ہو جائیں تو طلاق مغلظہ پڑ جائے گی(۲) صورت مسئولہ میں سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلاقوں کا مجموعہ تین سے زیادہ ہو چکا ہے اس لئے عورت پر طلاق مغلظہ ہو چکی ہے اور اسی وقت سے ہوئی ہے جب طلاقوں کا مجموعہ پورا ہوا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

# فصل ہیجدہم

## تنجیز و تعلیق

### تعلیق طلاق میں شرط کے پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں.

(سوال) زید شام سے مجلس سماع میں ۲ بجے شب تک موجود رہا جب مجلس ختم ہوئی اپنے گھر آیا اور اپنی بی بی کے مکان کے اندر داخل ہوا زید کی بی بی اپنے بچے کے پاس تھی جس کی عمر بیس روز کی تھی زید نے اسے اٹھا کر یہ کہا کہ اس وقت ہم تم سے ہمبستر ہوں گے زید کی بی بی مذکور نے یہ کہا کہ ہم اس وقت حالت نفاس میں ہیں حالت حیض و نفاس میں مرد کو ہمبستر ہونا نہیں چاہیے یہ خدا کا حکم ہے مگر زید نے اس کی بات کو نہیں سمجھا اور دوبارہ خواہش ظاہر کی اس پر زید کی بی بی نے زید سے یہ کہا کہ اگر زبردستی کرو گے تو تمہاری والدہ کو اٹھا کر یہ بات کہہ دیں گے اس پر غصہ ہو کر زید نے کہا کہ اگر میری والدہ سے اس وقت جا کر کہہ دو گی تو تم کو طلاق دیدیں گے پھر وہ اپنا ہمبستر ہونے کی خواہش ظاہر کی بوجہ اصرار زید کے وہ اپنے مکان سے اٹھ کر اپنی خوشدامن کی طرف چلی اس وقت اس کی خوشدامن بے خبر نیند میں سوئی ہوئی تھی لہذا اپنی خوشدامن کو جگا نہیں سکی واپس اپنے گھر میں زید کے پاس آئی زید کو یہ شبہ ہوا کہ میری والدہ سے جا کر کہہ دیا ہے زید نے اسی وقت اسی گھر میں بی بی کو تین طلاق دیدیں اور باہر چلا گیا جب صبح کو لوگوں نے زید سے یہ دریافت کیا کہ تم نے اپنی بی بی کو رات طلاق کیوں دیا تو زید نے یہ کہا کہ اس نے میری بات میری والدہ کو جا کر کہی ہے ہم نے غصہ کی حالت میں طلاق دیدی اس پر لوگوں نے زید کی

---

( ) شریعت مقدسہ نے مرد کو ایک عورت سے متعلق تین طلاقیں دینے کا اختیار دیا ہے یہ تین طلاقیں خواہ یکے بعد دیگرے ایک طہر میں یا ایک مجلس میں ہوں یا تین مجلسوں میں یا تین طہروں میں ہوں یا ایک طلاق یا دو طلاق کے بعد مدت طویلہ گزر جانے کے بعد ہوں اور خواہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت کر لی ہو یا نہ کی ہو اور رجعت نہ کرنے کی صورت میں دوسری طلاق انقضاء عدت سے قبل ہوں تو محسوب ہوں گی ورنہ نہیں اس لئے کہ وقوع طلاق کے لئے عورت کو منکوحہ یا معتدہ ہونا ضروری ہے۔ کما فی رد المحتار (قوله و محله المنكوحة) اى ولو معتدة عن طلاق رجعي او بائن غير ثلاث في حرة و ثنتين في امة (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة و ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجديه كوئته)

والدہ سے دریافت کیا تو اس کی والدہ نے کہا کہ ہم کو زید کی بی بی نے کچھ نہیں کہا اور نہ وہ میرے پاس آئی ہے اور زید کی بی بی سے بھی یہ بات دریافت کی گئی تو اس نے یہ کہا کہ ہم نے کوئی بات اپنی خوش دامن سے نہیں کی اور نہ جھگڑا بلکہ واپس چلی گئی لہذا گزارش یہ ہے کہ زید کی بیوی کو طلاق ہوئی یا نہیں اگر طلاق ہو گئی تو عورت کی عدت کتنی ہو گی - المستفتی نمبر ۲۲۸۱ محمد قیوم صاحب - در بھنگہ

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۶ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۸۴) اگر زید نے عورت کو طلاق دیتے وقت معلق طور پر طلاق دی ہو یعنی یوں کہا ہو کہ اگر تو نے میری بات میری ماں سے کہی تو تجھے طلاق اور عورت نے اس کی ماں سے وہ بات نہیں کہی تو طلاق نہیں ہوئی(۱) لیکن اگر اس نے تعلیق نہیں کی تھی تو طلاق ہو گئی(۲) اور اب اس کی عدت تین حیض آنے پر پوری ہو گی(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

# فصل نوزدہم
# تخییر طلاق

## شوہر کی طرف سے بیوی کو طلاق کے اختیار ملنے کے بعد بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہے

(سوال) زید نے اپنی اہلیہ کو ایک تحریر ۱۷ مئی ۱۹۴۲ء کو دی اور اس نے اس وقت پڑھ بھی لی بعد ازاں ۲۶ مئی ۴۲ء تک دونوں زن و شو ایک مکان میں رہتے رہے اور تعلقات زن و شو قائم رہے ۲۶ مئی ۴۲ء کو اطلاع دی اور ایک تحریر ۳۰ مئی ۴۲ء کو زوجہ زید نے دی دونوں کی نقلیں درج ذیل ہیں پس اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو کونسی ہوئی؟

(نقل تحریر شوہر) محترمہ! السلام علیکم میں نے آپ کے مطالبہ پر بہت غور و خوض کرنے کے بعد جو فیصلہ کیا ہے اس سے آپ کو مطلع کر دینا بہت ضروری سمجھتا ہوں دنیوی تعلقات یا خدا اور رسول کی طرف سے جو حق مجھ کو حاصل ہے اس کا مختار آپ کو کرتا ہوں یعنی اگر آپ واقعی مجھ سے علیحدگی کا فیصلہ کریں تو میں آپ کی راہ میں مخل نہیں ہوں گا بلکہ آپ کا اپنے فیصلہ سے مطلع کر دینا کافی ہو گا زیادہ کیا عرض کروں میری گستاخیوں کو معاف فرماتے ہوئے اپنے فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

---

(۱) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الهداية كتاب الطلاق' باب الايمان فی الطلاق ۲/ ۳۸۵ ط شركة علميه ملتان)

(۲) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو تقديرا' بدائع ليدخل السكران ولو عبدا او مكرها (تنوير الابصار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعيد كراتشی)

(۳) قال الله تعالى: والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء (البقرة ۲۲۸) وقال في الدر وهي في حق الحرة ولو كتابية تحت مسلم تحيض لطلاق ولو رجعيا او فسخ بجميع اسبابه بعد الدخول حقيقة او حكما ثلاث حيض كوامل لعدم تجزی الحيضة (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العدة ۳/ ۵۰۴ ط سعيد كراتشی)

۱۷ مئی ۱۹۴۲ء

(نقل تحریر زوجہ) جناب ---- وعلیکم السلام۔ آپ کی تحریر مجھ کو ملی میں نے کافی غور کیا آپ کی تحریر سے مجھے اتفاق ہے میں آپ کو زبانی بھی مطلع کر چکی ہوں اور اس تحریر کے ذریعہ پھر مطلع کرتی ہوں کہ میں نے طلاق منظور کیا اب مجھے آپ سے کوئی واسطہ نہیں اور کسی قسم کا تعلق زن و شوباقی نہیں رہا۔

۳۰ مئی ۱۹۴۲ء

المستفتی نمبر ۲۷۲۱ محمد فخر الہدیٰ کلکتہ - ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ م ۱۱ جون ۱۹۴۲ء

(جواب ۸۵) زید کی تحریر میں تخییر و تفویض ہے اور عموم اوقات کا کوئی لفظ نہیں ہے اسلئے وہ مقید بالمجلس ہے یعنی جس مجلس میں زوجہ نے وہ تحریر پڑھی تھی اسی مجلس میں اسے طلاق ڈال لینے کا حق تھا جب اس مجلس میں اس نے اپنے اوپر طلاق نہیں ڈالی تو وہ اختیار جو اسے دیا گیا تھا باطل ہو گیا، پھر ۲۶ مئی تک دونوں کا باہم زن و شوئی طرح رہنا بھی مبطل اختیار ہے لہذا ۲۶ مئی کو زوجہ کی طرف سے زوج کو زبانی اطلاع دینا اور ۳۰ مئی کو تحریر دینا بیکار ہے اور پھر تحریر بھی مہمل ہے یعنی اس سے یہ نہیں نکلتا کہ تخییر کے حق کو وہ استعمال کر کے خود طلاق لے رہی ہے بلکہ یہ نکلتا ہے کہ زوج نے اسے طلاق دی ہے وہ اسے منظور کرتی ہے حالانکہ زوج نے اپنی تحریر میں اسے طلاق نہیں دی بلکہ اسے اپنے اوپر طلاق ڈالنے کا اختیار دیا تھا لہذا زوجہ پر کوئی طلاق نہیں پڑی ہے اور وہ بدستور زید کے نکاح میں ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

# فصل بستم
## طلاق غیر مدخولہ

رخصتی سے قبل طلاق دینا چاہے، تو کیا طریقہ ہے؟

(سوال) ایک شخص کا صرف نکاح ہو گیا ہے لیکن ابھی رخصت نہیں ہوئی وہ اپنی بیوی کو فی الفور طلاق دینا چاہتا ہے ایک ہی وقت میں تو کس طرح دے؟ ایک دم تین مرتبہ کہہ دے یا وقفہ دے کر؟

(جواب ۸۶) غیر مدخولہ کو ایک طلاق دے دینا کافی ہے ایک ہی طلاق سے وہ بائن ہو جاتی ہے حالت

---

(۱) قال لها اختاری او امرك بيدك ينوى تفويض الطلاق او طلقى نفسك فلها ان تطلق فى مجلس علمها به مشافهة او اخبارا وان طال يوما او اكثر مالم يوقت و يمضى الوقت قبل علمها مالم تقم لتبدل مجلسها حقيقة او حكما بان تعمل ما يقطعه مما يدل على الاعراض لانه تمليك فيتوقف على قبولها فى المجلس لا توكيل لا تطلق بعده اى المجلس الا اذا زاد على قوله طلقى نفسك متى شئت او متى ما شئت او اذا ما شئت (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب تفويض الطلاق ۳۱۵/۳ ط سعيد كراتشى)

طہر میں طلاق دینا بہتر ہے (۱) فقط محمد کفایت اللہ غفر لہ' مدرسہ امینیہ دہلی

# فصل بست ویکم
## متفرقات

### بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا تم جاؤ' تو اس کی بیوی پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

(جواب ۸۷) "زید کے اس قول سے کہ میں تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا" اس کی بیوی پر تین طلاقیں پڑیں اور وہ مطلقہ مغلظہ ہوگئی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

### حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا

(سوال) زید کی شادی و نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا ہندہ سے زید نے بتاریخ ۱۶ مئی ۳۳ء وطن چلنے کے لئے کہا ہندہ نے انکار کیا اس پر زید نے ہندہ کو طلاق دیدی ہندہ اس وقت حاملہ تھی ہندہ کے ۷ جون ۳۳ء کو وضع حمل ہوا ہندہ کا خود اس کے والدین کا بیان ہے کہ زید نے تین چار مرتبہ طلاق دی یہ کہہ کر کہ "میں نے تجھ کو طلاق دی" زید انکاری ہے مگر حاکم کی رائے میں تین چار مرتبہ طلاق دینا ثابت نہیں البتہ ایک واقعہ یہ ثابت ہے کہ وقوعہ طلاق کے تین مابعد زید اور زید کے خسر و خود نائب قاضی صاحب ریاست بھوپال کے پاس گئے اور ان کے روبرو ایک استفتا پیش کیا اور واقعات زبانی زید کے خسر نے بیان کئے جن کی زید نے تردید نہیں کی اس استفتا اور واقعات سے جو زید کے خسر نے بیان کئے نائب

---

(۱) وقال لغیر الموطوءة انت طالق واحدة و واحدة بالعطف - یقع واحدة بائنة ولا تلحقها الثانیة لعدم العدة (الدر المختار مع هامش رد المحتار' کتاب الطلاق' باب طلاق غیر المدخول بها ۳/ ۲۸۸ ط سعید کراتشی) قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن وان فرق بانت بالاولی لا الی عدة ولذا لم تقع الثانیة بخلاف الموطوءة حیث یقع الکل وکذا انت طالق ثلاثا متفرقات فواحدة (تنویر الابصار مع هامش رد المحتار' کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدخول بها ۳/ ۲۸۴ سعید کراتشی)

(۲) فالذی یعود الی العدد ان یطلقها ثلاثا فی طهر واحد بکلمة واحدة او کلمات متفرقة او یجمع بین التطلیقتین فی طهر واحد بکلمة واحدة و بکلمتین متفرقتین فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الاول مطلب الطلاق البدعی ۱/ ۳۴۹ ط ماجدیه کوئٹه) وقال ایضا ولو قال انت بثلاث وقعت ثلاث ان نوی ولو قال لم انو لا یصدق اذا کان فی حال مذاکرة الطلاق والا صدق و مثله بالفارسیة "توبسه" علی ما هو المختار للفتوی (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق' الباب الثانی فی ایقاع الطلاق' الفصل الاول فی الطلاق الصریح ۱/ ۳۵۷ ط مکتبه ماجدیه کوئٹه)

قاضی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا کہ طلاق رجعی ہوگئی طلاق بائن نہیں ہوئی نیز زید کا ادعا ہے کہ نائب قاضی صاحب کے حکم کے بعد اس نے اپنے خسر کے سامنے رجعت کی۔ لیکن یہ ثابت نہیں ہے دوسری رجعت زید نے عدالت کے روبرو بتاریخ یکم نومبر ۳۳ء دوران حلفی بیان خود کی اور ہندہ کے وضع حمل ۲ جون ۳۳ء کو ہو چکا تھا بعد ازاں بیانات واقعات مندرجہ بالا کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مابین زید و ہندہ طلاق وارد ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۹ عبدالحنیف خاں

۱۴ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ م ۲۴ فروری ۱۹۳۴ء

(جواب ۸۸) اس سوال میں وہ واقعات درج نہیں جن سے طلاق ہونے یا نہ ہونے کا حکم دیا جا سکے اسی طرح صحت رجعت و عدم صحت کا حکم بھی۔ اس سوال کا جواب اسی قدر ہو سکتا ہے کہ ثبوت طلاق کے لئے شہادت شرعیہ کی ضرورت ہے(۱) نائب قاضی کے سامنے زید کے خسر کا بیان شہادت طلاق کا کام نہیں دے سکتا(۲) اور رجعت عدت کے اندر ہو سکتی ہے(۳) اگر طلاق کا ثبوت ہو جائے تو عدت اس کی وضع حمل پر ختم ہو جاتی ہے، وضع حمل سے پہلے رجعت ہوئی تو معتبر ہوئی ورنہ نہیں۔(۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## تین طلاق دینے کے بعد جھوٹے گواہوں کی گواہی سے عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی

(سوال) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو طلاق دینے کے وقت پوچھا کہ تم کو کچھ ہے (یعنی حمل ہے) اس نے جواب میں کہا کہ ہم کو پتہ نہیں ہے اس شخص نے کہا کہ اگر کچھ ہو تو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں اور اس نے تین طلاق پوری دی اور چند آدمیوں کے سامنے طلاق نامہ لکھ دیا اور پھر چند روز کے بعد اس نے کہا کہ میں نے شرطی طلاق دی ہے اور جھوٹے گواہ لے جا کر مفتی سے فتویٰ لا کر اس عورت کو کام میں لاتا ہے۔ المستفتی نمبر ۳۰۷ شیخ مسلم نورانی کھب نیلون

۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۹ جولائی ۱۹۳۴ء

(جواب ۸۹) اگر شخص مذکور بلا شرط طلاق دے چکا ہے اور تین طلاقیں دی ہیں تو اس کی زوجہ اس

---

(۱) او ما سوی ذلک من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق والوکالة والوصیة. (هندیة کتاب الشهادة ۳ / ٤٥١ ط شرکة علمیه ملتان)

(۲) لا تقبل من الاعمی والزوجة لزوجها وهو لها ولو فی عدة من ثلاث والفرع لاصله وان علا وبالعکس للتهمة (تنویر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الشهادات باب القبول وعدمه ۵ / ٤٧٨ ط سعید کراتشی)

(۳) واذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک او لم ترض لقوله تعالی فامسکوهن بمعروف من غیر فصل (الهدایة کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ / ۳۹٤ شرکة علمیه ملتان)

(٤) ولا بد من قیام العدة لان الرجعة استدامة الملک الا تری انه سمی امساکا وهو الابقاء وانما یتحقق الاستدامة فی العدة لانه لا ملک بعد العدة (الهدایة کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ / ۳۹٤ ط شرکة علمیه ملتان)

کے لئے حرام ہو چکی ہے (۱) جن لوگوں نے جھوٹی گواہی دی وہ سخت گنہگار اور فاسق ہوئے (۲) اور ان کی جھوٹی گواہی کی بناء پر اور مفتی کے فتوے کی وجہ سے وہ عورت اس شخص کے لئے حلال نہیں ہو جائے گی کیونکہ مفتی کا فتویٰ تو بیان سائل پر ہوتا ہے اگر بیان جھوٹا ہو تو مفتی اس کا ذمہ دار نہیں اور نہ اس کے فتوے سے حرام چیز حلال ہو سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

## شوہر نے بیوی سے کہا "میں جاتا ہوں تم طلاق لے لو" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی منکوحہ عورت آٹھ ماہ میں بچہ جن چکی ہے زید کو کچھ دماغی عارضہ ہو گیا زید کو وہم ہو گیا کہ میری زوجہ نے مجھ پر جادو کرادیا ہے اس خیال پر زید نے چاہا کہ اس کو مار ڈالے عورت نے اپنی جان کے خوف کے باعث اپنے عزیزوں کو اطلاع دی جنہوں نے زید کو مار پیٹ کر نکال دیا زید قریب ایک سال کے بعد اپنی زوجہ کے پاس آیا اور کہا کہ تم نے میری ہمدردی نہیں کی ہے اس لئے میں جاتا ہوں تم چاہو تو طلاق نامہ کاغذ پر لکھوالو عورت نے جواب دیا کہ اب مجھ کو دعویٰ دائر کرنا نہیں ہے جو تم سے طلاق لوں تمہاری خوشی ہو آنا یا نہ آنا اب تین سال کے بعد زید اپنی زوجہ سے متعلق ہونا چاہتا ہے اس صورت میں زید دریافت کرتا ہے کہ عورت مذکورہ میرے نکاح میں سے خارج تو نہیں ہوئی

المستفتی نمبر ۱۲۲۳ مستری عاشق علی صاحب (ضلع بلند شہر)

۲۴ شعبان ۱۳۵۵ھ م ۱۰ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۹۰) صرف اس لفظ سے کہ میں جاتا ہوں تم چاہو تو طلاق لے لو اور عورت کا یہ کہنا کہ مجھ کو دعویٰ دائر کرنا نہیں ہے جو تم سے طلاق لوں تمہاری خوشی ہو آنا یا نہ آنا اس سے طلاق نہیں ہوئی (۳) میاں بیوی باہم زوجین کی طرح رہ سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

---

(۱) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها والأصل فيه قوله تعالى: فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره، والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان)

(۲) عن أبي بكرة قال: كنا عند رسول الله ﷺ فقال: ألا أنبئكم بأكبر الكبائر؟ ثلاثا: الإشراك بالله وعقوق الوالدين وشهادة الزور أو قول الزور، وكان رسول الله ﷺ متكئا فجلس فما زال يكررها حتى قلنا ليته سكت (رواه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الكبائر وأكبرها ۱ / ٦٤ ط قديمي كراتشي) عن أنس عن النبي ﷺ في الكبائر قال: الشرك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور (رواه مسلم في الصحيح، باب الكبائر وأكبرها ۱ / ٦٤ ط قديمي كراتشي)

(۳) کیونکہ یہ الفاظ طلاق کے نہ صریح ہیں نہ کنایہ، کما فی رد المحتار (قوله: وركنه لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح أو كناية ... وأراد اللفظ ولو حكما ليدخل الكتابة ... وبه ظهر أن من تشاجر مع زوجته فأعطاها ثلاثة أحجار ينوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليه كما أفتى به الخير الرملي وغيره (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳ ط سعيد كراتشي)

## عورت نے کہا "میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی" تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) میری شادی ہوئے عرصہ سات سال کا ہوا میری اہلیہ ناخواندہ جاہل مزاج اور نافرمان ہے جب سے میری شادی ہوئی ہے میں کبھی خوش نہیں ہوں ہمیشہ نااتفاقی ہی رہتی ہے اس وقت دو لڑکے ہیں تین بچے ہوئے تھے۔ ایک قضا کر گیا دوسرا ڈیڑھ سال کا ہے تیسرا شیر خوار ہے میری پہلے سے منشاء دوسرے نکاح کی ہے لیکن میری اہلیہ اس کے خلاف ہے اس رنجش کی وجہ سے اس نے عہد کر لیا ہے کہ میں اگر تم سے تعلق رکھوں گی تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے میرے ذہن میں ہے یہ نکاح سے باہر ہو گئی مہر پانچ سو روپے ۵۰۰ روپے دینا ہے علاوہ اس کے وہ بچوں کو نہیں چھوڑنا چاہتی ہے اس لئے کل باتوں سے مجھے مطلع فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۵۳۹ سید احمد علی صاحب (ضلع رائے پور ریاست کھیرا گڈھ) ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

(جواب ۹۱) اہلیہ کے اس عہد کر لینے سے طلاق نہیں پڑتی(۱) اور نہ اس سے وطی کرنا شوہر کے لئے ناجائز ہوتا ہے شوہر وطی کر سکتا ہے اہلیہ نے عہد موکد بقسم بھی کیا ہو جب بھی مرد کے لئے حرج نہیں اس کو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا(۲) اور آپ اس کو مسئلہ سمجھا کر اس سے تعلقات زوجیت قائم رکھیں اور جب اس کے بطن سے اولاد ہے تو اس کے ساتھ نباہ کرنے کی کوشش کریں(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جب شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو پنچایت کے روبرو طلاق دیدی اور عورت کو گھر سے نکال دیا وہ عورت اپنے بھائی کے پاس چلی گئی اس کا بھائی پنچایت لے کر آیا اس نے زید سے پوچھا تم نے طلاق کیوں دی اس نے کہا میں نے نہیں رکھنی اس سے طلاق دیدی آپ بتائیں کہ اس عورت کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۰۸ فضل الدین ٹیلر ماسٹر (جالندھر) ۵ رجب ۱۳۵۷ھ م یکم ستمبر ۱۹۳۸ء

---

(۱) طلاق کا اختیار شریعت نے مرد کو دیا ہے عورت کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کما فی حدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق وفي الرد (قوله لمن اخذ بالساق) كناية عن ملك المتعة (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۳/۲۴۲ ط سعيد كراتشي) وقال في الدر: لأن الطلاق لا يكون من النساء (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳/۱۹۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) وهذا القسم فيه الكفارة لآية "واحفظوا أيمانكم" ولا يتصور حفظ الا في مستقبل فقط الخ (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الأيمان ۳/۷۰۸ ط سعيد كراتشي)

(۳) قال الله تعالى: وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير (النساء: ۱۲۸)

(**جواب ۹۲**) جب کہ شوہر نے طلاق دیدی تو طلاق ہوگئی (۱) طلاق کتنی مرتبہ دی یہ معلوم نہ ہوا اگر ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کے ساتھ طلاق دی تو رجعت ہو سکے گی (۲) اور تین مرتبہ دی ہو تو طلاق مغلظہ کا حکم ہوگا (۳)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ، دہلی

## شوہر نے کئی دفعہ کہا "میں نے تجھ کو طلاق دی" تو بیوی پر تین طلاق مغلظہ واقع ہوگئی

(**سوال**) مسماۃ نتھی بیگم زوجہ عبدالغنی ولد وزیر علی خاں ساکن قصبہ اچھانی ضلع بدایوں وارد حال شہر دہلی تخمیناً عرصہ دو سال سے اپنے شوہر سے نان نفقہ وصول کرنے سے عاجز ہے اور ضروریات کو پورا کرنے میں محتاج ہے۔ اور اس نے کئی مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی اور میں اپنے چچازاد بھائی کے یہاں چلی گئی ایسی صورت میں میرے واسطے کیا حکم ہے؟ (نمبر ۱) نشانی انگوٹھا مسماۃ نتھی بیگم

مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ ۲۰ جولائی ۱۹۳۳ء

(**جواب ۹۳**) اگر خاوند کئی مرتبہ یہ کہہ چکا ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی تو عورت پر طلاق ہو چکی ہے اور وہ عدالت میں طلاق دینے کا ثبوت پیش کر کے حکم تفریق حاصل کر سکتی ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ، مدرسہ امینیہ دہلی

## صورت مسئولہ میں عورت پر تین طلاق مغلظہ واقع ہو گئیں

(الجمعیۃ مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۲۷ء)

(**سوال**) ایک مرد ہے جس کے نکاح میں عرصہ آٹھ سال سے ایک عورت تھی جس کو ہمیشہ مرد مذکور تنگ کرتا تھا اور چودہ بار مرد مذکور نے طلاق دیا تھا عورت چلی جاتی تھی پھر بلا کر رکھ لیتا تھا مگر کبھی درمیان

---

(۱) يقع طلاق كل زوج اذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الجوهرة النيرة (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيمن يقع طلاقه و فيمن لا يقع طلاقه ۱ ۳۵۳ ط ماجدية كوئته)

(۲) واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲، ۳۹٤ ط شركة علميه ملتان)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط شركة علميه ملتان)

(٤) صريحه ما لم يستعمل الا فيه ولو بالفارسية كطلقتك وانت طالق ومطلقة يقع بها اى بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصريح واحدة رجعية وان نوى خلافها او لم ينو شيئا (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ۳ ۲٤۷ ط سعيد كراتشي) فالصريح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا يقع به الطلاق الرجعي لان هذه الالفاظ تستعمل في الطلاق ولا تستعمل في غيره فكان صريحا وانه يعقب الرجعة ولا يفتقر الى النية (الهداية كتاب الطلاق باب ايقاع الطلاق ۳ ۳۵۹ ط شركة علميه ملتان)

[illegible] سے تعلق خبر [illegible] مرتبہ نکال دیئے ہے۔ بعد مرد نے اپنی دوسری شادی بھی کرلی ایسی صورت میں کہ دونوں [illegible] ہیں [illegible] تعلق ہو چکا ہے عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

(جواب ۹۴) اگر واقعہ یہ ہے کہ پہلا مرد طلاق دے چکا ہے تو نکاح قائم رہنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے، رجعت کا حق بھی دو طلاق تک رہتا ہے۔ تیسری طلاق کے بعد عورت مطلقہ مغلظہ ہو جاتی ہے، پس بصورت صدق واقعہ وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

## شوہر نے بیوی سے تین بار کہا "تم کو چھوڑ دیا" تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۶ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین بار کہا کہ تم کو چھوڑ دیا لیکن یہ الفاظ حالت غضب میں کہے تھے بعد شوہر نے انکار کر دیا کہ میں نے کوئی طلاق نہیں دی ہے اس معاملہ میں چار شخص موجود تھے ایک اس خاوند کا ایک والد عورت کا اور دو شخص غیر یہ چار شخص حلفیہ بیان کرتے ہیں کہ خاوند نے واقعی خاوند [illegible] نے کہے ہیں اور دو شخص دوسرے کہتے ہیں خاوند کے مخالف ظاہر کرتے ہیں۔

(جواب ۹۵) اگر خاوند نے یہ الفاظ کہ "میں نے تم کو چھوڑ دیا" طلاق کی نیت سے کہے ہوں تو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور نیت طلاق نہ ہو تو طلاق نہیں ہوئی، خاوند اگر نیت طلاق کا انکار کرے یا ان الفاظ کے کہنے سے ہی منکر ہو اور گواہ بھی نہ ہوں یا قابل شہادت نہ ہوں تو خاوند کا قول مع قسم کے معتبر ہو گا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

---

(۱) قال اللہ تعالی: الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان (البقرۃ: ۲۲۹) اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا (الہدایۃ، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ ۲/ ۳۹۴ ط شرکۃ علمیۃ ملتان)

(۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا والاصل فیہ قولہ تعالی: فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ، والمراد الطلقۃ الثالثۃ (الہدایۃ، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ۲/ ۳۹۹ ط شرکۃ علمیۃ ملتان)

(۳) فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال وہی حالۃ مذاکرۃ الطلاق او الغضب، فنحو اخرجی واذہبی وقومی یحتمل ردا، ونحو خلیۃ بریۃ حرام بائن یصلح سبا، ونحو اعتدی واستبرئی رحمک سرحتک فارقتک لا یحتمل السب والرد، ففی حالۃ الرضا ای غیر الغضب والمذاکرۃ تتوقف الاقسام الثلاثۃ تاثیرا علی نیۃ للاحتمال، وفی الغضب توقف الاولان ان نوی وقع والا لا، وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط، ویقع بالاخیرین وان لم ینو (تنویر الابصار وشرحہ مع ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الکنایات ۳/ ۲۹۶ ط سعید کراتشی) [illegible] "چھوڑ دیا" [illegible] متعلق تفصیلی بحث جواب [illegible]

(۴) والقول لہ بیمینہ فی عدم النیۃ ویکفی تحلیفہا لہ فی منزلہ فان ابی رفعتہ للحاکم فان نکل فرق بینہما (الدر المختار مع ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الکنایات ۳/ ۳۰۰ ط سعید کراتشی)

## طلاق یا خلع کے بغیر میاں بیوی میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲ء)

(سوال) ایک مسلمان کے گھر غیر کی منکوحہ عورت اس بارہ سال سے رکھی ہے اور اس مرد سے اس عورت کے جس سے چند بچے بھی پیدا ہو چکے ہیں وہ عورت اپنے شوہر کے گھر نہیں جاتی اور شوہر اس کو طلاق نہیں دیتا یہ نکاح بغیر طلاق کے کسی طرح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ عورت مرد مذکور پر کسی طرح حلال ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مرد مذکور کی مؤانست اور بچوں کی محبت بھی مانع مفارقت ہے۔

(جواب ۹۶) اس عورت کا پہلے شوہر سے نکاح کسی صورت سے فسخ کرایا جائے اور کوئی صورت ممکن نہ ہو تو کم از کم ایلاء کی صورت پیدا کرائے کہ چار ماہ کے بعد وقوع طلاق کا حکم دیا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

## پیر کے کہنے سے کہ "اگر ہماری تابعداری کے خلاف کیا تو تمہاری عورت پر طلاق پڑ جائے گی" مریدین کی عورتوں پر طلاقیں نہیں ہوتیں

(الجمعیۃ مورخہ ۵ جون ۳۴ء)

(سوال) ایک مولوی جو نماز پنجگانہ کا پابند نہیں ہر روز سینما دیکھتا ہے قوالی اور ناچ تماشے ساری رات گانے کی محفل میں جاگے اور نماز فجر کے وقت سو جائے اور اپنے متبعین سے یہ عہد لے کہ تم پر ہماری تابعداری ہر طرح فرض ہے اگر اس کے خلاف کیا تو تمہاری عورت پر طلاق پڑ جائے گی اس کے چیلے یہ سن کر جواب نہیں دیتے بلکہ سب کے سب تسلیم کرتے ہیں کیا واقعی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں ان کی عورتوں پر طلاق پڑ جائے گی؟

(جواب ۹۷) یہ شخص اگرچہ نام کا عالم ہو مگر درحقیقت عالم نہیں ہے جاہل ہے اس کی متابعت کرنا ناجائز ہے اور اس کا خلاف کرنے سے کسی شخص کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی کیونکہ شخص اس کے اس کہنے سے کہ جو میرا خلاف کرے گا اس کی بیوی پر طلاق ہو جائے گی کوئی طلاق معلق نہیں ہوئی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر یہ قسم کھائے کہ اللہ کی قسم میں تیرے قریب نہیں آؤں گا، اور چار ماہ تک قربت نہ کرے تو چار ماہ ختم ہوتے ہی عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے کما قال اللہ تعالی للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعۃ اشھر فان فاءو فان اللہ غفور رحیم وان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم (البقرۃ ۲۲۶ - ۲۲۷) وقال فی الھدایۃ واذا قال الرجل لامرأتہ واللہ لا اقربک او قال واللہ لا اقربک اربعۃ اشھر فھو مول فان وطئھا فی الاربعۃ الاشھر حنث فی یمینہ ولزمتہ الکفارۃ وسقط الایلاء وان لم یقربھا حتی مضت اربعۃ اشھر بانت منہ بتطلیقۃ (الھدایۃ کتاب الطلاق باب الایلاء ۲/ ۴۰۱ ط شرکۃ علمیۃ ملتان) وکذا فی الدر المختار مع ھامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الایلاء ۳/ ۴۲۵ ط سعید کراتشی)

(۲) لا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجۃ الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار مع ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۴۲ ط سعید کراتشی) وقال فی الرد (قولہ واھلہ زوج عاقل بالغ مستیقظ) احترز بالزوج عن سید العبد ووالد الصغیر (ھامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعید کراتشی) وقال فی الدر ایضاً ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھاً (الدر المختار مع ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۶ ط سعید کراتشی)

# دوسرا باب

# فسخ و انفساخ

## فصل اول

### عمر قید زوج

**شوہر بیس سال کے لئے قید ہو گیا تو عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟**

(سوال) عرصہ تقریباً سات سال کا ہوا جب کہ ہندہ کی عمر تقریباً سات سال کی تھی اور قطعی نابالغہ تھی بلا علم و اجازت و بلا رضامندی ہندہ نکاح ہندہ کا ہمراہ محمد صدیق ولد محمد دین ہوا تھا جس میں رضامندی محض بزرگان فریقین تھی اس وقت زوج کی عمر تقریباً چودہ سال تھی بعد نکاح زوجہ بمکان زوج بسبب عادات خسر مرحوم عرصہ ڈیڑھ سال ہوا صرف ڈیڑھ ماہ کے لئے گئی تھی اور اس دوران میں کسی قسم کا کوئی واسطہ زوجہ کا زوج سے نہیں ہوا اور نہ تا حال زوجہ یہ چاہتی ہے کہ زوج سے کوئی واسطہ اور تعلق ہو تا ہے اب تقریباً ڈیڑھ ماہ گزرے کہ زوج کو ایک مقدمہ قتل میں جرم قید ہوئی ہے جس کی مدت کم از کم بیس سال ہوتی ہے زوجہ کی عمر اس وقت چودہ پندرہ سال ہے اور کوئی اثاثہ ایسا نہیں ہے جس سے وہ اپنی گزر اوقات کر سکے اور دل کو مار سکے نیز زوجہ کی خوشی اور رضامندی زوج کے ساتھ نہیں ہے اور زوج کا باپ بھی زندہ نہیں ہے اب وہ نکاح ثانی کس طرح کر سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۷۰۱ ماقیہ بیگم معرفت منشی محمد صدیق مختار عام ہمدرد دواخانہ دہلی

**۱۰ رمضان ۱۳۵۲ھ م ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء**

(جواب ۹۸) ایسی حالت میں کہ خاوند کو عمر قید ہو گئی ہے اور کوئی اثاثہ بھی زوجہ کے نفقہ کے لئے نہیں چھوڑا تو کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے بعد حکم فسخ عورت دوسرا نکاح کر سکے گی (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

---

(۱) اس صورت میں حنفیہ کا اصل مذہب یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور عورت کو بغیر طلاق دیئے شوہر کے دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں کما فی الدر المختار: ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بانواعه الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائبا حقها (کتاب الطلاق باب النفقة ۳ / ۵۹۰ ط سعید کراتشي) لیکن بعض دیگر ائمہ ایسی صورت میں فسخ نکاح کو جائز قرار دیتے ہیں اور حنفی کو بضرورت شدیدہ اس پر عمل کرنا درست ہے اور امام شافعی کے مذہب کے موافق قاضی کا یہ حکم صحیح ہو گا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جس کا مذہب تفریق و فسخ نکاح کا ہے اس سے فسخ کرائے کما فی الدر المختار: وجوزه الشافعي باعسار الزوج وبتضررها بغيبته ولو قضى به حنفي لم ينفذ نعم لو امر شافعيا فقضى به نفذ اذا لم يرتش الآمر والمأمور بحر (درمختار) وقال في الرد: (جاری ہے)

## قیدی کی بیوی کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص کو کالے پانی کی سزا یعنی ۲۰ سال کی ہوئی ہے اور اس کی بیوی جوان ہے وہ اس عرصہ تک نہیں رہ سکتی اور نئی شادی کرنا چاہتی ہے تو ایسی صورت میں عقد ثانی کا کیا حکم ہے؟

**المستفتی نمبر ۲۲۲ قاضی عبدالرؤف دھولانہ ضلع میرٹھ**

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ م ۳ مارچ ۱۹۳۴ء

**(جواب ۹۹)** اگر ممکن ہو تو اس قیدی شوہر سے طلاق حاصل کرلی جائے لیکن اگر حصول طلاق کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو پھر یہ حکم ہے کہ اگر عورت اتنی طویل مدت تک صبر نہ کر سکتی ہو یا اس کے نفقہ کی کوئی صورت خاوند کی جائداد وغیرہ سے نہ ہو تو کسی مسلمان حاکم سے نکاح فسخ کرالیا جائے اور بعد فسخ نکاح وانقضائے عدت دوسرا نکاح کر دیا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## شوہر نہ طلاق دیتا ہے نہ نان و نفقہ تو بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید مقدمہ خون ریاست نیپال میں گرفتار ہوا اور سولہ برس تک حوالات میں رہا اب اس کے مقدمہ کا فیصلہ ہوا اور سزا دوام حبس کی دی گئی زید اپنی زوجہ کو نہ طلاق دیتا ہے نہ نان نفقہ دیتا ہے ایسی صورت میں اس کی زوجہ بغیر طلاق دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

---

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) والحاصل أن عند الشافعي إذا أعسر الزوج بالنفقة فلها الفسخ وكذا إذا غاب وتعذر تحصيلها منه على ما اختاره كثيرون منهم لكن الأصح المعتمد عندهم أن لا فسخ ما دام موسرا - قال في غرر الأذكار ثم اعلم أن مشايخنا استحسنوا أن ينصب القاضي الحنفي نائبا ممن مذهبه التفريق بينهما إذا كان الزوج حاضرا وأبى عن الطلاق لأن دفع الحاجة الدائمة لا يتيسر بالاستدانة إذ الظاهر أنها لا تجد من يقرضها وغنى الزوج مآلا أمر متوهم فالتفريق ضروري إذا طلبته وإن كان غائبا لا يفرق لأن عجزه غير معلوم حال غيبته - ويتحصل أن التفريق بالعجز عن النفقة جائز عند الشافعي حال حضرة الزوج وكذا حال غيبته مطلقا أو ما لم تشهد بينة بإعساره الآن كما علمت فما نقدوه على الصحيح ولحالة الأولى حيث مشايخنا حكما مجتهدا فيه فينفذ فيه القضاء دون الثانية - نعم يصح الثاني عند أحمد كما ذكر في كتب مذهبه وعليه يحمل ما في فتاوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها النفقة فأجاب إذا أقامت بينة على ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي أن يزوجها من الغير بعد العدة (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة ٣/ ٥٩٠ ط سعيد كراتشي) بعد علماء حنفیہ نے [illegible] تفریق کی جازت دی ہے دیکھئے حیلہ ناجزہ [illegible] ص ۳۳ ط دارالاشاعت کراچی۔

(۱) ومن أعسر بنفقة امرأته لم يفرق بينهما ويقال لها استديني عليه وقال الشافعي يفرق لأنه عجز عن الإمساك بالمعروف فينوب القاضي منابه في التفريق (الهداية، كتاب الطلاق، باب النفقة ٢/ ٣٩٤ ط شركة علمية ملتان)
جواب نمبر ۹۸ حاشیہ نمبر ۱ کے تحت درج تفصیل کا ملاحظہ فرمائیں۔

(جواب ۱۰۰) اس صورت میں عورت کا مجذوم سے نکاح فسخ کرانے اور عدت گزارنے کے بعد دوسرا (۱) نکاح کر سکتی ہے بغیر حکم فسخ دوسرا نکاح جائز نہیں ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## فصل دوم
## نافرمانی زوجہ

### عورت کے بھاگ جانے سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوتی

(سوال) مسماۃ رحمتی بنت جمال الدین کی شادی رحمت اللہ سے ہوئی عرصہ دس سال تک زن و شوہر میں تعلق رہا اور دو لڑکیاں بھی ہوئیں اس کے بعد نفاق و رنجش باہمی کی وجہ سے مسماۃ اپنے والدین کے گھر رہی کئی سال تک دعویٰ زوجیت کا مقدمہ عدالت ہائی کورٹ تک پہنچ کر رحمت اللہ کامیاب ہو گئے مسماۃ کو جب عدالت سے [illegible] کا حکم ہوا تو مسماۃ مع اپنی دختران [illegible] اور خود کے شہر سے فرار ہو گئی گیارہ سال تک روپوش رہی [illegible] طریقہ ناجائز سے متعلق شدہ وبال میں گرفتار رہی اس وقت تک شوہر سے کوئی پتہ رکھی نہیں کی مسماۃ کی صورت سے نفرت کرتی ہے اور ہر دو دختران کی شادی بھی کر دی اب سوال یہ ہے کہ مسماۃ اپنے شوہر سے نکاح سے علیحدہ ہو گئی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۱ عبدالرحمن خاں (جے پور)

۲۲ رمضان ۱۳۵۲ھ م ۹ جنوری ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۰۱) مسماۃ مذکورہ ابھی تک رحمت اللہ کی زوجیت سے علیحدہ نہیں ہوئی (۲) علیحدگی کے لئے لازمی ہے کہ یا تو رحمت اللہ طلاق دیدے یا علیحدہ کرے یا پھر کوئی مسلمان حاکم ان دونوں کی صورت حال معلوم کرے جب اجتماع و نباہ ناممکن سمجھے تو ان کا نکاح فسخ کر کے تفریق کا حکم دے دے (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

---

(۱) آج کل صورت مذکورہ [illegible] مذہب پر فتویٰ دیا جاتا ہے جس کی پوری تفصیل الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ للتھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] حکم زوجہ متعنت غیر مفقود - نیز اس کی تفصیل جواب نمبر ۹۸ کے حاشیہ نمبر ۱ میں بھی ہے - فقط

(۲) جب شوہر نے [illegible] صورت شریعت کے قاضی نے نکاح فسخ [illegible] تو صرف عورت کے بھاگ جانے سے یہ [illegible] نہیں ہو جاتا ہے کما قال فی الدر المختار لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۰ ط سعید کراتشی) ولحدیث ابن ماجہ الذی ذکر صاحب الدر والرد فیہ الطلاق لمن اخذ بالساق کما مر فی مبحث المتعۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۴۲ ط سعید کراتشی)

(۳) ویکون واجبا اذا فات الامساک بالمعروف کما فی امرأۃ المجبوب والعنین بعد الطلب ولذا قالوا اذا فاتہ الامساک بالمعروف ناب القاضی منابہ فوجب التسریح بالاحسان (البحر الرائق کتاب الطلاق ۳ ۲۵۵ ط دار المعرفۃ بیروت)

# فصل سوم

## عدم نان نفقہ

### نان ونفقہ کی عدم ادائگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال) میری منکوحہ بیوی نے عدالت انگریزی پنجاب میں دعویٰ دائر کیا کہ چونکہ میرے شوہر نے ساڑھے تین سال سے نان نفقہ ادا نہیں کیا لہذا مجھے نکاح ثانی کرنے کی اجازت دی جائے عدالت نے میری حاضری کا سمن جاری کیا چونکہ میں غیر ملک میں تھا میں نے جواب دعویٰ تحریری روانہ عدالت کیا جو کسی خاص وجہ سے عدالت میں پیش نہیں کیا گیا میری بیوی نے جو فتوے عدالت میں پیش کئے اس میں تحریر ہے کہ اگر شوہر بیوی کے حقوق ادا کرنے سے انکار کرے اور خرچ بھی نہ دے تو جدائی ہو سکتی ہے پیشتر اس کے کہ عدالت مجھ سے کوئی تحریر طلب کرے عدالت نے سمن بذریعہ اشتہار جاری کر کے یکطرفہ ڈگری دیکر میری بیوی کو نکاح ثانی کی اجازت دیدی کیونکہ میرا جواب دعویٰ عدالت میں پیش نہیں ہوا۔ **المستفتی** نمبر ۳۶۲، ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ م یکم جولائی ۱۹۳۴ء

(**جواب ۱۰۲**) عدالت کو خاوند سے جواب لینا چاہئے تھا اور اگر وہ نفقہ دینے یا طلاق دینے سے انکار کرتا تو پھر وہ فسخ نکاح کا حکم کر سکتی تھی لیکن اگر مسلمان حاکم نے فسخ نکاح کا حکم اس بناء پر کر دیا ہے کہ خاوند کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور نہ موصول ہونے کی امید تھی تو اس کا حکم صحیح ہو گیا اور اگر انقضائے عدت سے قبل خاوند آ جائے اور بیوی کے حقوق نفقہ ادا کر کے اسے راضی کر لے تو بیوی اس کو مل سکتی ہے(۱)

**محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'**

### شوہر جب خبر نہ لے تو بیوی تفریق کے لئے کیا کرے ؟

(سوال) ایک عورت عظمیٰ نامی کا عرصہ ۱۴-۱۵ سال ہوئے ایک شخص زید کے ساتھ نکاح ہو چکا ہے نکاح کے سال بھر ہی کے اندر شوہر نے ناراضی سے اس کو اس کے میکے پہنچا دیا اور اس وقت سے آج تک ایک کوڑی خرچ کو نہ دی اور نہ کوئی خبر لی اور نہ عورت کے بلانے کی خواہش کی کئی بار اس کے شوہر سے کہا گیا کہ اگر تم کو اسے رکھنا منظور نہیں تو اسے طلاق دے دو تو وہ کہتا ہے کہ طلاق ہی سی ہے مجھے کیا وہ جو چاہے کرے چونکہ عورت کو کھانے پینے کی تنگی رہی اس لئے اس کا ایک شخص سے ناجائز تعلق ہو گیا اور وہ اس کا کفیل ہے بستی والے کہتے ہیں کہ تو نکاح کر لے نکاح پڑھنے والے کہتے ہیں کہ جب طلاق

---

(۱) جو شخص باوجود قدرت کے بیوی کے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ادا نہ کرے وہ متعنت کہلاتا ہے اس کا حکم بھی بوقت ضرورت شدیدہ ستم رسیدہ مستورات کی رہائی کے لئے مالکیہ کے مذہب سے لیا گیا ہے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ مع مذکورات دیکھئے صفحہ ۷۳۔

نہیں ہوئی تو نکاح کیسے ہوگا۔

المستفتی نمبر ۷۲۲ حافظ محمد وجاہت حسین (ضلع اٹاوہ) ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ م ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۰۳) یہ صحیح ہے کہ عورت جب تک پہلے شخص کے نکاح میں ہے دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا، لیکن جب کہ زوج اول طلاق نہیں دیتا تو اول تو لوگوں کو چاہیے کہ اسے مجبور کریں کہ یا تو اپنی بیوی سے نباہ کرے اور اس کا حق ادا کرے یا شخص مذکور طلاق دیدے(۱) اگر وہ نہ مانے تو اس کا مقاطعہ کردیں اور عورت عدالت میں بوجہ عدم موافقت شوہر کے فسخ نکاح کا دعوی کرے اور عدالت تحقیقات کرکے اگر ثابت ہو جائے کہ فی الحقیقت شوہر کا ظلم ہے تو نکاح فسخ کردے یہ حکم مسلمان حاکم کی عدالت سے حاصل کیا جائے اور بعد حصول حکم عدت پوری کرکے عورت کا دوسرا نکاح کردیا جائے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## شوہر نان و نفقہ نہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی شادی کی، شادی ہو جانے پر قریب چار برس ہو چکے نہ تو وہ عورت کو لے جاتا ہے نہ اس کو خرچ دیتا ہے لڑکی کے ماں باپ چاہتے ہیں اور کہلاتے ہیں دوسروں سے مگر اس کا شوہر نہ اس کا خرچ دیتا ہے نہ طلاق دیتا اور نہ کچھ جواب دیتا ہے کیا کیا جائے؟

المستفتی نمبر ۱۰۲ شیخ مقبول احمد (چھتوہی) ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ م ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۰۴) اس صورت میں نکاح کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے فسخ کرانا چاہیے اور جب نکاح فسخ کردیا جائے تو پھر دوسرا نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کی کیا صورت ہوگی؟

(سوال) ایک شخص اپنی زوجہ کو بغیر نان و نفقہ اور مکان سکنیٰ کے چھوڑ کر چلا گیا اور اس کی زوجہ جوان

---

(۱) كل صلح بعد صلح فالثاني باطل وكذا النكاح بعد النكاح ... والاصل ان كل عقد اعيد فالثاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الصلح ۵/۶۳۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) ويجب لو فات الامساك بالمعروف (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/۲۲۹ ط سعيد كراتشي) وقال في البحر و يكون واجبا اذا فات الامساك بالمعروف كما في امرأة المجبوب والعنين بعد الطلب وكذا فلو اذا فاته الامساك بالمعروف ناب القاضي منابه فوجب التسريح بالاحسان (البحر الرائق كتاب الطلاق ۳/۲۵۳ ط دار المعرفة بيروت)

(۳) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ حکم زوجہ متعنت ص ۷۳ ط دار الاشاعت کراچی

(۴) نعم يصح الفسخ عند احمد كما ذكر في كتب مذهبه و عليه يحمل ما في فتاوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها النفقة فاجاب اذا اقامت بينة على ذلك و طلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب و في نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي ان يزوجها من الغير بعد العدة (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق باب النفقة ۳/۵۹۱ ط سعيد كراتشي)

عین شباب میں تھی اس نے بشدت تمام پورے دو سال انتظار کھینچ کر اپنی حالت بعض علمائے کرام کے سامنے پیش کی اور اپنی ہر قسم کی ضرورت سنائی اس پر علمائے اہل حدیث نے اس کو فسخ نکاح کی اجازت دی اور ایک عالم نے اس کا نکاح فسخ کر دیا اب اس نے دوسری جگہ اپنا نکاح کر لیا ہے' یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟

المستفتی نمبر ۸۷۶ محمد اسمٰعیل (ضلع رامپور) ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ م ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء

**(جواب ۱۰۵)** اگر عورت مجبور و مضطر تھی تو اس کا نکاح فسخ کر دینا اس حالت میں جائز تھا مگر فسخ کرنے کا حق یا تو با اختیار حاکم کو یا جماعت مسلمین بشرائط کو تھا(۱) کسی ایک عالم کو یہ حق نہیں تھا اس لئے نکاح ثانی جائز نہیں ہوا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## جو شوہر عرصہ نو سال تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے' تو وہ عورت کیا کرے ؟

**(سوال)** زید نے اپنی زوجہ کو عرصہ نو سال سے ترک کر رکھا ہے نہ اس کو اپنے مکان پر لے جاتا ہے نہ نان و نفقہ کی خبر گیری کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے عورت جوان ہے ایسی صورت میں کیا حکم ہے ؟ نیز وہ اپنا مہر لینے کی حقدار ہے یا نہیں ؟

**(جواب ۱۰۶)** زوجہ کو حق ہے کہ مسلمان جج کی عدالت سے ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۳۹ء کے تحت اپنا نکاح فسخ کرا لے پھر عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکے گی(۳) اور زوجہ اپنا مہر لینے کی حقدار ہے(۴)

## شوہر جب نان و نفقہ نہ دے تو بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

**(سوال)** آج ایک عرصہ دراز ہوا زید اپنے مکان پر نہیں آتا ہے اور نہ اپنی عورت کو خوراک و پوشاک کا خرچ ادا کرتا ہے زید کے والدین غریب ہیں وہ عورت اپنے ماں باپ کے گھر میں آکر پرورش ہوتی ہے اسی اثناء میں ایک خط زید نے بذریعہ ڈاک اپنے والد کے نام روانہ کیا اس خط میں زید لکھتا ہے کہ میری

---

(۱) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ مقدمہ دربیان حکم قضاء قاضی در ہندوستان و دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ ص ۳۴ ط دار الاشاعت کراچی)

(۲) کل صلح بعد صلح فالثانی باطل وکذا النکاح بعد النکاح- والاصل ان کل عقد اعید فالثانی باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار' کتاب الصلح ۵/ ۶۳۶ ط سعید کراتشی)

(۳) وعليه يحمل ما في فتاوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فأجاب اذا اقامت بينة على ذلك و طلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب و في نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي ان يزوجها من الغير بعد العدة (هامش رد المحتار' كتاب الطلاق باب النفقة ۳/ ۵۹۱ ط سعيد كراتشي)

(۴) و تجب العشرة ان سماها او دونها و يجب الاكثر منها ان سمى الاكثر ويتأكد عند وطئ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما (در مختار) وقال في الرد و افاد ان المهر وجب بنفس العقد - و انما يتأكد لزوم تمامه بالوطء و نحوه (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب النكاح باب المهر ۳/ ۱۰۲ ط سعيد كراتشي)

عورت کی چوڑیاں توڑ دو۔ ہمارے ملک اڑیسہ میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی عورت بیوہ ہوتی ہے تو اس کی چوڑیاں توڑ دی جاتی ہیں وہ خط اب گم شدہ ہے مگر اس خط کے پڑھنے والے دو شخص گواہی دیتے ہیں کہ اس خط میں زید کی لکھائی (ہینڈ رائٹنگ) موجود ہے اور اس میں وہ لکھتا ہے کہ میری عورت کی چوڑیاں توڑ دو وہ عورت نوجوان ہے دوسرے کسی سے نکاح کرنا چاہتی ہے اس صورت پر اس گم شدہ خط کے مضمون کے موافق عورت پر طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں اور وہ عورت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

المستفتی نمبر ۱۴۳۱ مولوی شیخ غلام صاحب (اڑیسہ)

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ۸ فروری ۱۹۳۷ء

جواب ۱۰۷) اس خط پر تو طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا(۱) مگر جب زید سے نان و نفقہ کی وصول کی صورت نہ ہو یا وہ بغیر شوہر کے اپنے نفس کو حفاظت عصمت پر قادر نہ سمجھے تو کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے وہ اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے(۲) اور بعد حصول حکم فسخ وانقضاء عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## نان و نفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: میری حقیقی بہن کی شادی کو تقریباً چھ سال کا عرصہ ہوا کہ مسمی عبدالکریم سے ہوا تھا اس نے چار سال سے نہ حق زوجیت ادا کیا اور نہ نان و نفقہ دیا بلکہ جب بھی کی مار پیٹ کر نکال دیا مجبور ہو کر اس نے عدالت میں نان و نفقہ کا مقدمہ دائر کیا چنانچہ وہ ڈگری ہو گیا پھر بھی اس نے پیسہ نہیں دیا مجبوراً اس کو قید کرادیا وہ طلاق دیتا ہے نہ زوجیت ادا کرتا ہے اور نہ نان و نفقہ دیتا ہے میری بہن میں نہ اتنی طاقت ہے کہ وہ زندگی بھر قید رہ کر عبادت اور نہ اس میں طاقت ہے کہ بسر اوقات کرے چونکہ جوان العمر ہے لہذا وہ تنگ آ کر [illegible] کا بھی اندیشہ ہے کہ وہ مرتد ہو کر کسی غیر مذہب کے ساتھ چلی جائے لہذا علمائے دین سے سوال ہے کہ خدا کے واسطے کوئی سبیل بتائیے کہ جس سے وہ اس مصیبت سے نجات پائے آپ کو اجر عظیم ہوگا۔ المستفتی نمبر ۱۴۷۴ جناب قاضی بشیر الدین صاحب (میرٹھ)

۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۷ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۸) ایسی مجبوری اور ضرورت کے وقت عورت کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی

---

(۱) اس لئے کہ جو الفاظ شوہر نے کہے ہیں "میری عورت کی چوڑیاں توڑ دو" یہ طلاق صریح یا کنایہ کے الفاظ نہیں ہیں پس ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی کما فی الدر المختار (قوله ركنه لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية - وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلاثة احجار ينوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليه (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق ۳ / ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

عدالت سے پانکاح فسخ کرائے کوئی مسلمان حاکم فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے اور بعد حصول حکم فسخ و انقضاء عدت عورت دوسرا نکاح کرنے کی مجاز ہوگی۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## نو سال تک جس عورت کے شوہر نے خبر نہیں لی' اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ کی شادی ہوئے تقریباً چودہ سال گزرے ہیں اور ایک لڑکا بارہ سال کا ہے لیکن تقریباً ۹ سال ہوگئے کہ ہندہ کے شوہر نے بیوی بچے کی کوئی خبر نہیں لی اور نہ روٹی کپڑا دیا اس عرصہ میں ایک دفعہ جہاں کہ ہندہ کا شوہر تھا اس کے پاس اس کے بیوی بچے کو لے کر گئے لیکن اس نے کوئی خبر گیری ان کی نہ کی بلکہ اس نے گھر میں آنا چھوڑ دیا دوسرا مقام تلاش کر لیا اور کہا کہ وہ اپنی بیوی بچے کے ساتھ رہے گا لیکن وہاں سے بھی چھوڑ کر چلا گیا اب ۹ سال گزرتے ہیں کہ بیوی بچے کی روٹی کپڑے کی اور نہ کسی قسم کی کوئی خبر نہ لی اس صورت میں شرع کیا اجازت دیتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۸۳۰ اے بی محمد بشیر صاحب۔ ریاست جیند (ضلع دادری)

۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۹) بیوی کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرائے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## کیا شافعی المذہب عورت نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کرا سکتی ہے؟

(سوال) ایک عورت کی شادی ہوئے چار پانچ مہینے شوہر کے پاس رہی تھی بعدہ نا اتفاقی کے باعث شوہر نے زوجہ کو اس کے والدین کے گھر بھیج دیا اور خود نے دوسری زوجہ سے نکاح کر لیا اس کو آج سات سال ہوگئے سات سال کی مدت میں شوہر نے زوجہ کی کوئی بھی کسی طرح سے خبر گیری نہیں کی نہ نان و نفقہ پہنچایا اور شوہر کو اس مذکورہ زوجہ سے نفرت بھی ہے مگر زوجہ میں کسی بات کا عیب نہیں اور شوہر طلاق بھی نہیں دیتا زوجین مقلد شافعیہ ہیں سات سال نان و نفقہ نہ ملتے ہوئے بغیر طلاق کے تفریق ہو سکتی

---

(۱) قال في غرر الاذكار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ينصب القاضي الحنفي نائبا ممن مذهبه التفريق بينهما اذا كان الزوج حاضرا وابى عن الطلاق - والحاصل ان التفريق بالعجز عن النفقة جائز عند الشافعي حال حضرة الزوج وكذا حال غيبته او مالم تشهد بينة باعساره الآن - نعم يصح الثاني عند احمد كما ذكر في كتب مذهبه وعليه ما يحمل في فتوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فاجاب اذا اقامت بينة على ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي ان يزوجها من الغير بعد العدة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۳ / ۵۹۱ ط سعيد كراتشي) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة بحث حکم زوجه متعنت في النفقة ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت کراچی

(۲) ایضاً حواله سابقه

[illegible]

المستفتی سید کمال الدین صاحب (ضلع قلابہ) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۰) بغیر طلاق یا فسخ کے دوسرا نکاح نہیں کرسکتی ہاں قاضی سے اپنا نکاح فسخ کراسکتی ہے بعد فسخ کے عدت گزار کر دوسرا نکاح کرسکے گی(۱) **محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،**

## شوہر بیوی کو نان و نفقہ نہ دے، تو اس کی شرعی تدبیر کیا ہے؟

(سوال) مسماۃ زینب کا نکاح حالت نابالغی اس کے والدین نے زید کے ساتھ کردیا لڑکی ہنوز نابالغ تھی کہ زید سنگاپور چلا گیا جس کو تقریباً پندرہ سال ہوگئے وہاں زید نے دوسری شادی کرلی اور اس کی زوجہ ثانیہ سے دو بچے پیدا ہوگئے اپنی زوجہ اولیٰ یعنی زینب کی کوئی خبرگیری نہیں کرتا اتنے زمانے کے بعد صرف تیس روپے اس نے [illegible] ہوتے ہیں ہر چند کوشش کی جاتی ہے کہ وہ مکان آئے یا اپنی زوجہ اولیٰ کو بھی اپنے پاس بلالے مسماۃ زینب سخت پریشان ہے اور اب مجبوراً عقد ثانی کرنے کے لئے بے چین اور تیار ہے کیونکہ اس کے والدین بھی قضا کرگئے ہیں جس کی وجہ سے اور بھی اس کی زندگی وبال جان ہے شوہر نہ خرچ دیتا ہے اور نہ اپنے پاس سنگاپور بلاتا ہے اور نہ خود آتا ہے اس صورت میں زینب مذکورہ کے عقد ثانی کی کیا صورت ہے اس کا نکاح ثانی صحیح ہوگا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۴۱ حافظ ولی اللہ صاحب (اعظم گڑھ) ۳۰ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۱) زینب کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرے اور حاکم بعد تحقیقات بربنائے عدم حصول نفقہ و خطر معصیت نکاح فسخ کردے اور پھر بعد عدت نکاح ثانی کرے(۲)

**محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،**

## شوہر نان و نفقہ نہ دے، تو نکاح ثانی کا حکم

(سوال) میں ایک غریب بیوہ ہوں محنت مزدوری کرکے اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہوں میری ایک بڑی بیٹی جس کی شادی کو چودہ سال ہوگئے ہیں اس کے خاوند میں اور اس میں کھٹ پٹ ہوگئی ہے آٹھ یا نو سال

---

(۱) وجوزه الشافعي باعسار الزوج وبتضررها بغيبته ولو قضى به حنفي لم ينفذ نعم لو أمر شافعيا فقضى به نفذ (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۳/ ۵۹۰ ط سعيد كراتشي) وقال في الهداية وقال الشافعي يفرق لانه عجز عن الامساك بالمعروف فينوب القاضي منابه في التفريق (الهداية كتاب الطلاق باب النفقة ۲/ ۴۳۹ ط شركة علميه ملتان)

(۲) هذا في الاصل مذهب مالك افتى به علمائنا الحنفية و تفصيل المسئلة في الرسالة المؤلفة في هذا الباب المسماة بالحيلة الناجزة للحليلة العاجزة بحث حكم زوجه متعنت في النفقه ص ۷۳ ط دار الاشاعت كراچي

سے میرے پاس ہے اور اسکی پانچ سالہ لڑکی بھی یہیں پر ہے آٹھ سال کے عرصہ میں مجبوراً اس کا خاوند یک ماہ تک یہاں رہا ہے اور اب وہ نہ تو لڑکی کا خرچ دیتا ہے نہ بیوی کا۔ وہ خرچ دینے کے قابل ہی نہیں ہے کیونکہ وہ کما نہیں سکتا آخر کار لاچار ہو کر مقدمہ چارہ جوئی سے نکاح فسخ کرا لیا گیا اور دوسرا سال نکاح ٹوٹنے کو ہونے والا ہے مگر یہاں پر جو مولوی صاحبان ہیں وہ اس بات کے برخلاف ہیں خاص کر پیر سید فیض الحسن جو احرار کے بڑے لیڈر ہیں کہتے ہیں کہ جب تک خود خاوند طلاق کا لفظ نہ کہے یا لکھ کر نہ دے دوسرا نکاح جائز نہیں اور وہ طلاق تو دیتا نہیں اور لڑکی بھی بڑی نیک اور باعلم ہے اور اگر اس سے ذرا بھی آرام ہوتا تو طلاق لینے کی ضرورت نہ تھی وہ بالکل نکما ہے اس سے اتنا بوجھ اٹھایا نہیں جاتا خیر جس طرح خدا کو منظور تھا اب میں آپ کو اس لئے تکلیف دیتی ہوں کہ برائے خدا اس مسئلہ کو حل کریں کہ لڑکی کا نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں میں تو شرع پر چلنے والی ہوں میں سخت مجبور ہوں مہربانی سے میرے حال پر ترس کریں اور فتویٰ بھیجیں۔

المستفتی نمبر ۱۹۹۷ زینب بی بی (سیالکوٹ) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۲) اگر نکاح فسخ کرنے والا حاکم مسلمان تھا تو فسخ صحیح ہو گیا اور بعد انقضائے عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے(۱) اور اگر حاکم غیر مسلم تھا تو فسخ صحیح نہیں ہوا(۲) اس لئے اب کسی مسلمان حاکم سے فسخ کرانے کی سعی کرنی چاہئے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## نان و نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح کرنے کا حکم

(سوال) ایک مسلمان اپنی عورت کو بارہ سال سے چھوڑ دیا ہے اور جس وقت چھوڑا تھا اپنا نکاح ایک دوسری عورت سے کر لیا تھا کچھ روز کے بعد وہ عورت مر گئی تو پھر اس نے تیسرا نکاح کر لیا شادی شدہ عورت کو نہ طلاق دیتا ہے نہ اپنے پاس بلاتا ہے، نہ کھانے کو دیتا ہے یہ عورت سخت مصیبت میں ہے اور نہ قاضی جی یہیں نکاح ہونے دیتے ہیں کہتے ہیں کہ جب تک اس کا خاوند طلاق نہ دے نکاح نہیں ہو سکتا یا کہتے ہیں کہ ایسا فتویٰ لاؤ تو نکاح پڑھا دوں ایسی حالت میں علماء کیا فرماتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۰۲ شیخ ممتاز صاحب (ضلع ہوشنگ آباد)

۱۳ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۳) اگر خاوند عورت کو نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ دیتا ہے اور نہ اس سے فیصلہ اور سمجھوتہ کرتا

---

(۱) دیکھئے الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقة ص ۷۳ ط دار الاشاعت کراچی

(۲) ومقتضاه ان تقليد الكافر لا يصح وان اسلم حتى لو قلد الكافر ثم اسلم هل يحتاج إلى تقليد آخر منه فيه تردد قال في البحر وبه علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاؤه على المسلم حال كفره (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب القضاء ٥/٣٥٤ ط سعيد كراتشي)

ہے تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے حاکم بعد تحقیقات اگر مرد کی طرف سے زیادتی اور ظلم کا مشاہدہ کرے تو اس کو نکاح فسخ کر دینے کا حق ہے (۱) بعد حصول حکم فسخ وانقضاء عدت عورت دوسرا نکاح کر سکے گی (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر شوہر بیوی کو نان ونفقہ نہ دے اور حق زوجیت بھی ادا نہ کرے تو امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے

(سوال) ایک عورت منکوحہ کا نکاح ہوئے عرصہ قریب دس سال کا ہوا مگر نکاح کے بعد منکوحہ کا خاوند صرف چھ ماہ عورت کے پاس رہ کر افریقہ چلا گیا افریقہ گئے ہوئے زوج کو عرصہ نو برس کے اوپر گزر گیا عورت منکوحہ کا خاوند خوراک وپوشاک قدرے قلیل روانہ کیا کرتا ہے جو خرچہ افریقہ سے روانہ کرتا ہے وہ منکوحہ کے خورد ونوش کے لئے کافی ووافی نہیں ہے خوراک وپوشاک کے لئے ازحد تکلیف گوارا کرتی ہے اور فی الحال عورت منکوحہ کی عمر پچیس سال ہے یعنی عالم شباب ہے اور منکوحہ کو اس کا خاوند افریقہ بھی نہیں بلاتا اور عورت منکوحہ کے خاوند نے افریقہ میں دوسرا نکاح کر لیا ہے اور افریقہ میں اس عورت سے تین اولادیں ہیں اور منکوحہ کا خاوند یہاں بھی نہیں آتا ہے اور عورت منکوحہ کو طلاق بھی نہیں دیتا ہے مذکور الصدر منکوحہ اپنے زوج سے مذکورہ شدائد سے عاجز ہے جو کہ واقعی ایک انسان ہر ممکن صورت سے برداشت نہیں کر سکتا لہذا اس کا نکاح فسخ کرنے کی کیا صورت ہے کیا کسی حاکم کے روبرو کسی امام کے نزدیک مذاہب میں سے فسخ ہو سکتا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۳۴۶ میجر عبدالکریم صاحب (کاٹھیاواڑ)

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۷ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۱۴) اس صورت میں امام مالکؒ کے مذہب کے موافق نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے کیونکہ جوان عورت کے حقوق زوجیت ادا نہ کئے جائیں اور اس کے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خدشہ ہو تو مسلمان حاکم نکاح فسخ کر سکتا ہے اور حنفیہ بھی ضرورت شدیدہ میں اس پر عمل کر سکتے ہیں (۳) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ ص ۷۳ بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ ط دار الاشاعت کراچی

(۲) نعم یصح الثانی عند احمد کما ذکر فی کتب مذهبه وعلیه یحمل ما فی فتاوی قارئ الهدایة سئل عمن غاب زوجها ولم یترك لها نفقة فاجاب اذا اقامت بینة علی ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض یراه ففسخ نفذ وهو قضاء علی الغائب وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عندنا فعلی القول بنفاذه یسوغ للحنفی ان یزوجها من الغیر بعد العدة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۳ / ۵۹۱ ط سعید كراتشی) (۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ ص ۷۳ بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

## نان ونفقہ اور حقوق زوجیت کی عدم ادائیگی کی صورت میں مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص اپنی بیوی کو ۵-۶ برس سے نان ونفقہ نہ دیوے خبر گیری نہ کرے' نہ رکھے نہ طلاق دیوے نہ عدالت مجاز میں حاضر آوے تو کیا اس کا یہ ظلم جائز ہے کیا ایسی عورت مجبوراً اس کے نکاح میں بندھی رہے گی کیا اس کو اسلام چھوڑنے ہی سے چھٹکارا مل سکتا ہے کیا اسلام ایسا سخت گیر اور یکطرفہ مردوں کو اختیار اور حقوق دینے والا ناانصاف مذہب ہے؟ کیا اسلام میں عورت کو اس طرح پھنسا کر چھوڑ دیا جانا جائز ہے کیا قانون اسلامی کے مطابق عورت خلع نہیں کرا سکتی؟

المستفتی نمبر ۲۴۰۳ قاضی سید محمد رمضان علی کاظمی- ضلع ہمیر پور (یوپی)

۲ رجب ۱۳۵۷ھ ۲۹ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۱۵) ان حالات میں کہ شوہر نہ نان ونفقہ دیتا ہے نہ عورت کو آباد کرتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور عورت کے گزارے اور حفظ عصمت کی کوئی شکل نہیں ہے عورت کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنے نکاح کے فسخ کا دعویٰ پیش کرے اور حاکم شوہر کے ان مظالم کی تحقیقات کر کے نکاح فسخ کر دے اور عورت کو نکاح ثانی کی اجازت دیدے تو عورت عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے اگر عدالت میں کوئی مسلمان حاکم نہ ہو اور مسلمانوں کی کوئی پنچایت ایسی ہو جو اس قسم کے معاملات کا فیصلہ کرنے کی طاقت رکھتی ہو تو وہ پنچایت بھی نکاح فسخ کر سکتی ہے- اس کا فیصلہ بھی شرعی طور پر کافی ہوگا(۱) عدالت شریعت ایکٹ نمبر ۲۲، ۱۹۳۷ء کی رو سے نکاح فسخ کر سکتی ہے-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## غائب شوہر کی عورت کا حکم (الجمعیۃ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک لڑکی کی شادی گیارہ سال کی عمر میں اس کے والد نے کر دی تھی اس کا شوہر آٹھ سال نو یوم رہ کر چلا گیا اور ملک آسام میں شادی کر کے رہائش اختیار کی اور اپنی زوجہ اول کے پاس آج تک دو سال میں نہ کوئی خط وکتابت کی ہے نہ نان ونفقہ کی خبر ہے اب کیا کیا جائے؟

(جواب ۱۱۶) جب کہ خاوند کی زندگی اور مقام قیام معلوم ہے تو اس سے ہر ممکن طریقہ سے نان ونفقہ یا طلاق حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور جب ناکامی اور مایوسی ہو جائے تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کے موافق تفریق کا فتویٰ حاصل کر کے کسی حاکم بااختیار سے اس کے موافق حکم حاصل کر لیا جائے اور پھر عدت گزارنے کے بعد دوسرا نکاح کر لیا جائے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

---

(۱) الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ ص ۷۳ تحت حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ' مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) یہ شخص گرچہ مفقود نہیں مگر چونکہ زوجہ اس کی غیبت اور عدم التفات کی وجہ سے مصیبت میں رہتی ہے اس لئے بضرورت اس مسئلہ میں بھی مذہب دیگر ائمہ پر فتویٰ دیا گیا ہے اور چند شرائط کے ساتھ اس کے لئے نکاح ثانی کی اجازت دی گئی ہے جس کی تفصیل رسالہ "حیلہ ناجزہ" میں مذکور ہے وکذا فی الرد معہ یصح الثانی عند احمد کما ذکر فی کتب مذهبه (جاری ہے)

# فصل چہارم

## نااتفاقی زوجین

### زوجین کے درمیان ناچاقی اور نان ونفقہ نہ ملنے کی بناء پر نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(سوال) تقریباً تین چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ایک عورت مسماۃ سکینہ کا نکاح ایک شخص مولوی مسمی موسیٰ سے ہوا تھا موسیٰ کے باپ نے سکینہ کے باپ سے کہا تھا کہ اگر تو بڑی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کردے تو میں تجھے اور تیرے بچوں کو دکان تجارت کے لئے کرادوں گا (موسیٰ کے باپ نے نکاح کے بعد کوئی دکان نہیں کرا دی) سکینہ زیادہ سے زیادہ دو تین ماہ اپنے خوند کے مکان پر رہی ہوگی غالباً زوجین کے درمیان ناچاقی کی وجہ سے آپس میں دل شکنی رہی موسیٰ سکینہ سے اور سکینہ موسیٰ سے خوش نہیں معلوم ہوتی تھی موسیٰ کا باپ چاہتا تھا کہ کسی طرح گھر ہو جائے اور ہمیشہ اسی کوشش میں رہا مگر بظاہر زوجین کی ناچاقی کی وجہ سے موسیٰ کے باپ کو کامیابی نہیں ہوتی تھی یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ موسیٰ کہتا ہے کہ یہ لڑکی مجھے نہیں چاہیے اگر میرا باپ کوشش کرتا ہو کہ ہمارے گھر میں آکر رہیں تو وہ اپنے لئے کوشش کرتا ہوگا اب یہ حالت بڑھ گئی ہے جب موسیٰ کے باپ کی طرف سے کوئی اس لڑکی کو بلانے جاتا ہے تو سکینہ کا باپ کہتا ہے کہ لڑکی کو نان ونفقہ نہیں پہنچا اور میں غریب آدمی ہوں لہذا مجھے اس کا بندوبست کر دیجئے اور پھر لے جایئے یہ جھگڑا بڑھتا رہا نکاح سے پہلے کچھ مدت سکینہ کے باپ پر مقدمہ دائر کر دیا کہ یہ میرے مکان پر اتنا عرصہ رہا اس کی خوراکی پوشاکی کی یہ رقم ہوئی موسیٰ کے والد کو جج منٹ مل گیا اس کے بعد موسیٰ کے والد نے ایک شخص مسمی محمد صاحب کو سکینہ کے بلاوے کے لئے بھیجا جب وہ شخص سکینہ کے والد کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ تم سکینہ کو اسکے خوند کے ہاں بھیج دو تو سکینہ کے والد نے پھر وہی عذر پیش کیا کہ نہ تو وہ لوگ نان نفقہ دیتے ہیں اور جج منٹ لیکر مجھے اور مالی نقصان پہنچایا شخص مذکور نے اسے پانچ پونڈ کا چک اپنے پاس سے دیا اور نیز ایک تحریر لکھ دی کہ اگر وہ (موسیٰ کا باپ) جج منٹ کی رقم تم سے طلب کرے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں (شخص مذکور کا بیان ہے کہ یہ میں نے موسیٰ کے باپ کے کہنے سے لکھ دیا تھا) اب سکینہ کے باپ نے اپنی لڑکی کو خوند کے گھر بھیج دیا تقریباً تین روز وہاں رہی تیسرے دن موسیٰ دو اور لڑکیوں کو لے کر آیا خود باہر کھڑا رہا اور ایک عورت گھر میں گئی سکینہ سے مخاطب ہو کر کہا ''تو کون ہے؟'' اور یہاں کیا ڈھونڈتی ہے؟ سکینہ نے جواب دیا کہ یہ میرے خوند کا گھر ہے گھر میں آنے والی عورت بولی موسیٰ تو میرا خوند ہے اور ہم نے کورٹ میں

---

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) وعليه يحمل فتاوى قارى الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فأجاب اذا اقامت بينة على ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي ان يزوجها من الغير بعد العدة - فقوله من قاض يراه لا يصح ان يراد به الشافعي فضلا عن الحنفي بل يراد به الحنبلي فافهم (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۵۹۱/۳ ط سعيد كراتشي)

کاح کیاہے لہذا تو چلی جااور اگر تجھے لڑنا ہے تو آباہر نکل! موسیٰ کے باپ نے یہ حالت دیکھ کر آنے والی ورت کو سمجھا کر واپس کر دیا اور موسیٰ بھی چلا گیا اس کے بعد موسیٰ کے باپ نے سکینہ سے کہا کہ میرا زکا میرے کہنے میں نہیں اس لئے بالفعل تو اپنے باپ کے گھر چلی جا یہ کہہ کر موسیٰ کا باپ سکینہ کو اس کے باپ کے گھر چھوڑ آیا اب موسیٰ کے والد نے مذکورہ بالا ججمنٹ جو اسے ملا تھا اس کی رو سے سکینہ کے باپ پر وارنٹ نکالا سکینہ کے باپ نے دفاع میں اس تحریر کو پیش کیا جو محمد صاحب نے لکھ دی تھی سٹریٹ نے اول لڑکے اور لڑکی کو بلا کر سمجھایا کہ آپس میں مل جل کر رہو سکینہ نے کہا کہ یہ نہ مجھ سے اضی تھا نہ میں اس سے راضی تھی میرے اور اس کے باپ نے مل کر ہمارا عقد کرادیا (عقد بطریق اہل منت والجماعت ہوا تھا) لڑکے نے کہا کہ جو زیورات ہم نے دیئے تھے وہ یہ لے کر نہیں آئی اس لئے میں سے نہیں رکھتا مجسٹریٹ نے یہ بھی سمجھایا کہ کیا تو زیورات کا بھوکا ہے یا اپنی عورت کا مگر لڑکا یہ کہتا رہا کہ ب تک سکینہ زیورات لے کر نہ آئے میں اسے نہیں رکھتا اب کھلے کورٹ میں کارروائی شروع ہوئی وسیٰ کہہ رہا ہے کہ زیورات جو ہم نے دیئے تھے لے کر نہ آئے تو میں نہیں رکھتا سکینہ نے کہا کہ یورات جو آپ نے دیئے تھے ان میں سے ہمارے پاس چھ چوڑیاں اور کان کی بالیاں باقی ہیں ہار وغیرہ ہم ؛ کر کھا گئے کیونکہ آپ کی طرف سے ہمیں نان نفقہ نہیں ملا اور ہم لوگ غریب ہیں جو زیورات لڑکی تی تھی کہ میرے پاس ہیں وہ کورٹ میں پہن رکھے تھے سکینہ اور اس کے باپ کی طرف سے پیروی رنے والا وکیل جرح میں موسیٰ سے پوچھتا ہے کہ یہ (۱) لڑکی سکینہ اس وقت جس حال میں ہے اسے ں تجھے سپرد کرتا ہوں تو تیری عورت کر کے اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا نھے یہ قبول نہیں مجھے یہ نہیں چاہئے جرح (۲) تو مجسٹریٹ کے روبرو حلف اٹھا کر زبان دے رہا ہے میں نھ سے دوسری بار پوچھتا ہوں کہ سکینہ کو تیری عورت سمجھ کر کہ اس موجودہ حال میں ہے اسی طرح تو یری عورت سکینہ کو قبول کرنے پر راضی ہے؟ جواب میں راضی نہیں وکیل نے تیسری بار پھر پوچھا داب میں موسیٰ نے کہا کہ میں کہہ چکا کہ میں لینے کے لئے تیار نہیں ہوں اس وقت تقریباً چھ سات سلمان کورٹ میں موجود تھے جو مذکورہ بالا سوال وجواب سن رہے تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ سوال وجواب سے طلاق پڑجاتی ہے یا نہیں؟ اگر طلاق پڑجاتی ہے ہاور نہ پھر کیا کیا جائے تین چار سال کے عرصہ میں لڑکی اپنے خاوند کے ہاں محدود عرصے تک رہی یعنی شکل سب ملا کر دو تین ماہ نہ تو لڑکی کو نان نفقہ ملتا ہے اور نہ خاوند کے ساتھ رہنے کا موقع ملا اور نہ وجین میں اتفاق ہے اگر سکینہ موسیٰ سے خلع کی درخواست کرتی ہے تو موسیٰ چھوڑنے پر راضی نہیں و تا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے **ولا تمسکوھن ضراراً لتعتدوا** (۱) نیز فرمایا **فلا تمیلوا کل**

---

۱) البقرة ۲۳۱

المیل فتذروھا کالمعلقہ (۱) اس صورت میں سکینہ کو صرف فسخ نکاح کا دعوی کرنے کا حق ہے مگر بد قسمتی سے نہ یہاں قاضی ہے نہ حاکم مجاز مجسٹریٹ یا جج وغیرہ جو ہیں وہ عیسائی ہیں یا یہودی ہیں مسلمانوں کی کوئی پنچایت وغیرہ بھی نہیں ہے مسلمان کمزوری یا ریاء وغیرہ اسباب کی بناء پر اس قسم کے معاملے میں دخل دینے کے لئے تیار بھی نہ ہوں گے علمائے دین ہیں مگر وہ بھی اپنے سیٹھوں کے زیر احسان اپنی زبان بند رکھنے پر مجبور ہیں لہذا ان دونوں کی جدائی کس طرح کی جائے؟

المستفتی نمبر ۳۸۷ ویانڈ کمپنی جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ ۲۸ اگست ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۱۷) ان جوابوں سے جو وکیل کے سوالوں پر موسیٰ نے دیئے ہیں طلاق تو نہیں پڑتی(۲) لیکن ان حالات میں عورت کو حق ہے کہ وہ فسخ نکاح کی درخواست کرے اور مجسٹریٹ اگر غیر مسلم ہو تو اس سے درخواست کی جائے کہ وہ اس مقدمہ کو فیصلہ کے لئے کسی مسلمان کے سپرد کردے اور وہ مسلمان فریقین کے بیان اور شہادت وغیرہ لے کر جب دیکھے کہ ان میں باہم اتفاق سے رہنے اور حقوق زوجیت ادا کرنے کی کوئی صورت ممکن نہیں تو فسخ نکاح کا حکم کردے(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## شوہر نہ بیوی کو اپنے پاس رکھتا ہے 'اور نہ اسے طلاق دیتا ہے 'تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے نکاح کیا زوجہ عرصہ پانچ چھ سال تک زید کے مکان میں رہی ازاں بعد میاں بیوی کی آپس میں نااتفاقی ہونے کی وجہ سے زید نے بغیر طلاق کے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا اب وہ اپنے باپ کے مکان میں ۴ سال تک بیٹھی رہی اس امید میں کہ زید بلوائے مگر ہنوز زید نے عرصہ تک مطلق پروا نہیں کی اور نہ بلوائی اپنی شادی دوسری جگہ کرلی اتنے عرصہ بعد مسماۃ مذکور کا اس کے والد نے نکاح ثانی کردیا اس کے نکاح کی زید کو چند وقت اطلاع دی مگر زید نہ آیا اور نہ کچھ رکاوٹ پیش کی نکاح ثانیہ ہونے کے بعد زید نے آکر مقدمہ دائر کیا مدعی مدعا علیہ کی زبانی سن کر کورٹ نے یہ فیصلہ دیا جو لڑکی زید کے نطفہ سے تھی اس لڑکی کا نان نفقہ حق پرورش کی رقم اس کی والدہ کو دے کر دختر مذکورہ کو لے جائے یہ

---

(۱) النساء ۱۳۰

(۲) اس لئے کہ سوال میں مذکورہ الفاظ جو وکیل کے سوال پر شوہر نے کہے ہیں الفاظ طلاق نہیں ہیں اور نہ یہ لفظ طلاق کے ہم معنی ہیں پس ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی کما فی الرد (قوله وركنه لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق ۳ / ۲۳۰ ط سعيد كراتشي

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة ص ۷۳ بحث حكم زوجه متعنت فی نفقه ط دار الاشاعت کراچی

حکم عدالت سے پھر اپنے ملک کو روانہ ہوا پھر نہیں آیا اور نہ دختر کی طلبی کی اتنے عرصہ بعد خاوند ثانیہ بھی فوت ہو گیا اب وہ عورت [illegible] بیٹھی ہے گزر معاش کا کوئی ذریعہ نہیں اب وہ نکاح ثالث کرنا چاہتی ہے چند مسلمان قصبہ ہذا کے معترض ہیں اور مفتیان سے فتوے کی درخواست کرتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۱۲۲ سید محمد رشید ترمذی (مہی کانٹھا) ۱۴ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۸) تو عورت کو [illegible] سے فیصلہ کرانا چاہیے یا کسی مسلمان مجسٹریٹ سے یہ فیصلہ حاصل کیا جائے کہ نکاح اول فسخ کر دیا گیا اور نکاح ثانی کی اجازت ہے تو جب دوسرا نکاح ہو سکے گا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## بیوی اپنے شوہر کے گھر جانے پر راضی نہیں تو کیا وہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے؟

(سوال) ایک نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کے والد نے زید سے کر دیا زید اس وقت بالغ تھا لڑکی اس وقت سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے مگر چند وجوہ کی بنا پر اپنے شوہر کے گھر جانے پر رضامند نہیں اور اپنا نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے کیا اس لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو فسخ بذریعہ عدالت کرایا جائے یا متعلقہ فتویٰ ہی کافی شافی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۷۱ عبداللہ چپراسی (مالیر کوٹلہ)

۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ م ۱۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۱۹) لڑکی نکاح جن وجوہ سے فسخ کرانا چاہتی ہے وہ وجوہ کسی مسلمان حاکم یا کسی ثالث مسلم فریقین کے سامنے پیش کرے اگر حاکم یا ثالث ان وجوہ کو معقول اور موجب فسخ سمجھے گا تو نکاح

---

(۱) وعليه يحمل ما في فتاوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فأجاب إذا أقامت بينة على ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي أن يتزوجها من الغير بعد العدة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۳ / ۵۹۱ ط سعيد كراتشي، وكذا في الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة ص ۷۳ تحت حكم زوجه متعنت ط دار الاشاعت كراچي۔

(۲) وأهله أهل الشهادة أي أداؤها على المسلمين (در مختار) وقال في الرد: الضمير في أهله راجع إلى القضاء بمعنى من يصح منه [illegible] وحاصله أن شروط الشهادة من الإسلام والعقل والبلوغ [illegible] شروط لصحة توليته ولصحة حكمه بعدها ومقتضاه أن تقليد الكافر لا يصح وإن أسلم (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب القضاء ۵ / ۳۵۴ ط سعيد كراتشي)

(۳) وما يحكم فشرطه أهلية القضاء ويقضي فيما سوى الحدود والقصاص (هامش رد المحتار كتاب القضاء ۵ / ۳۵۴ ط سعيد كراتشي) [illegible] کا فتوی ضرورت کی وجہ سے ہے كما في حاشية الحيلة الناجزة ص ۳۴ ما التحكيم في بعض مسائل الباب لا يصح أصلاً وفي البعض يصح ولكن لا يفتى به كما قال صاحب الهداية وغيره من أنه لا يفتى به في النكاح والطلاق وغيرهما لكيلا يتجاسر العوام فلذا تركناه – وقال في الفتح وفي فتاوى قاضيخان حكم المحكم في الطلاق والعتاق ينفذ لكن لا يفتى به (فتح القدير كتاب القضاء ۷ / ۱۹۷ ط مصر)

فسخ کردے گا کوئی فتویٰ فسخ نکاح کے لئے کافی نہیں(۱) **محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی**

## شوہر بیوی کے پاس نہیں جاتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے' تو تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

**(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء)**

**(سوال)** تقریباً پانچ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ زید کا نکاح ہندہ سے ہوا مگر زید نے کبھی خوشی سے بیوی کے پاس جانا منظور نہ کیا والدین کے کہنے سے اس کے پاس گیا بھی تو کوئی اظہار خواہش نفسانی کا نہیں یا اور نہ کرنے کی امید ہے ہندہ اس سے طلاق لینا چاہتی ہے مگر وہ طلاق نہیں دیتا اب کیا کرنا چاہیے۔

**(جواب ۱۲۰)** اگر زید عنین ہے اور اس وجہ سے ہندہ سے مقاربت نہیں کرتا تو بقاعدہ عنین مرافعہ الی الحاکم و امہال یکسال(۱) کے بعد تفریق ہو سکتی ہے(۲) اور اگر عنین نہیں ہے محض زوجہ کے ساتھ یکدلی اور الفت نہ ہونے کی وجہ سے مقاربت نہیں کرتا تو اس کو لازم ہے کہ طلاق دیدے یا خلع کی صورت کرکے اس سے علیحدگی کرالی جائے اگر اس پر آمادہ نہ ہو تو پھر حاکم مسلم نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔ فقط

**محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ' مدرسہ امینیہ' دہلی**

# فصل پنجم

## صغر سنی زوج

## نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہونے کے ڈر سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں ؟

**(سوال)** ایک نابالغ لڑکی معمرہ آٹھ نو سالہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک نابالغ لڑکے معمرہ پانچ سالہ سے

---

(۱) وشرط للكل القضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح' باب الولي ۳/۷۱ ط سعيد كراتشي ، وان كان الزوج غيرهما اى غير الاب وابيه ولو الام او القاضي او وكيل الاب لا يصح من غير كفء او بغبن فاحش اصلا وان كان من كفء وبمهر المثل صح ولكن لها خيار الفسخ بالبلوغ او العلم بالنكاح بعده بشرط القضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب النكاح' باب الولي ۳/۶۷'۷۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) حکم کے پاس مقدمہ کی پیشی اور ایک سال کی مہلت۔

(۳) جاءت المرأة إلى القاضي بعد مضي الاجل وادعت انه لم يصل اليها وادعى الزوج به الوصول- وان نكل خيرها القاضي وان قالت المرأة انا بكر نظرت اليها النساء والواحدة تكفي والثنتان احوط - وان قلن هي بكر او اقر الزوج انه لم يصل اليها خيرها القاضي في الفرقة - فان اختارت الفرقة امر القاضي ان يطلقها طلقة بائنة فان ابى فرق بينهما (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني عشر في العنين ۱/۵۴۱ ط ماجدية كوئٹه) اس مسئلہ میں ضرورت کے پیش نظر مذہب مالکیہ کے مطابق عورت کی رہائی کی صورت تجویز کی گئی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ (الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة ص ۴۳ بحث حكم زوجه عنين' مطبوعه دار الاشاعت كراچی)

(۴) كذا في الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة ص ۴۵ بحث حكم زوجه عنين مطبوعه دار الاشاعت كراچی

منعقد کر دیا جس کو عرصہ قریب چھ سال کا گزرا اب لڑکی کی عمر پندرہ سال کی ہو چکی ہے اور اب وہ بالغہ ہے لیکن بد قسمتی سے لڑکے کی عمر دس گیارہ سال کی ہے اور اس کو بالغ ہونے کے لئے آٹھ سال کا عرصہ درکار ہے لڑکی اتنی طویل مدت تک اس لئے انتظار نہیں کرنا چاہتی کہ ایسے انتظار سے اس کی عصمت و عفت خطرے میں ہونے کے علاوہ ناموافقت عمر کے باعث لڑکی کو اپنی زندگی کا مستقبل صریحاً تیرہ و تاریک نظر آرہا ہے اور آئندہ فلاح و بہبودی کی کوئی امید نہیں بنابریں وہ اپنے باپ کی غفلت و بے احتیاطی سے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہتی ہے لیکن نابالغ لڑکے کا باپ انفساخ نکاح پر رضامند نہیں ہے آیا لڑکی کو ازروئے فقہ حنفی عدالت سے تفسیخ نکاح کرانے کا حق ہے یا نہیں؟ واضح ہو کہ لڑکا اور لڑکے کا باپ حنفی ہیں اور لڑکی اور لڑکی کا باپ شافعی ہیں۔

المستفتی نمبر ۷۷۱ جنگی خاں شیروانی ۔ ہمت آباد (ریاست حیدر آباد)

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ م ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۱) اس صورت میں فقہ مالکی کی رو سے بربنائے خوف زنا فسخ نکاح کا حکم ہو سکتا ہے (۱) اور حنفی ضرورت شدیدہ میں فقہ مالکی پر عمل کر سکتا ہے (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## لڑکے کی عمر پندرہ سال ہے مگر ابھی نابالغ اور کمزور ہے ہمبستری کے قابل نہیں تو کیا عورت تفریق کرا سکتی ہے

(سوال) ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا نکاح ہوا دونوں کی عمریں تقریباً چھ سال تھیں اور لڑکے کا والد انتقال کر چکا اور لڑکے کی طرف سے اس کا دادا ولی تھا اور لڑکی کا والد زندہ تھا اور وہی ولی تھا اور اس وقت لڑکے کے دادا کا انتقال ہو چکا ہے اور لڑکی کا والد زندہ ہے اور اس وقت لڑکے اور لڑکی کی عمر تقریباً ۱۴ یا ۱۵ سال کی ہے اور جب سے نکاح ہوا لڑکی اپنے باپ ہی کے گھر پر موجود ہے اور لڑکے کے گھر نہیں گئی اور نہ ہی کبھی خلوت ہوئی ہے اور لڑکا بوجہ مسکین اور یتیم ہونے کے لاغر معلوم ہوتا ہے اور لڑکی کا والد زندہ ہے اس لئے لڑکی فربہ اور ہوشیار معلوم ہوتی ہے اب رہا یہ معاملہ کہ لڑکی کے والد نے اپنی لڑکی سے عدالت میں یہ عرضی دلوائی ہے کہ مجھ کو طلاق ملنی چاہئے ہم سب لوگ لڑکے کو سمجھا چکے ہیں کہ تو طلاق دیدے لیکن لڑکا اس بات کو نہیں مانتا اور کہتا ہے میں طلاق نہیں دیتا۔

المستفتی نمبر ۲۳۸۱ فیض محمد (ریاست جیند)

---

(۱) دیکھئے الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة ص ۷۳ بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقة ط دار الاشاعت اردو بازار' کراچی

(۲) و فی حاشیة الفتال وذکر الفقیہ ابو اللیث فی تاسیس النظائر انہ اذا لم یوجد فی مذہب الامام قول فی مسئلة یرجع إلی مذہب مالک انہ اقرب المذاہب الیہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب الطلاق' باب الرجعة ۴۱۱/۳ ط سعید کراتشی)

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ م ۲۴ جولائی ۱۹۳۸ء

**(جواب ۱۲۲)** اگر لڑکی بالغہ ہو چکی ہے اور طاقتور و توانا ہے اور لڑکا ابھی نابالغ اور کمزور ہے اس کے بالغ ہونے میں بظاہر اتنی دیر ہو کہ لڑکی خواہش نفس کو برداشت نہ کر سکے اور اس کے مبتلائے زنا ہو جانے کا غالب گمان ہو تو ایسی حالت میں مسلم حاکم فسخ نکاح کر سکتا ہے اگر حاکم بعد تحقیقات کے نکاح فسخ کر دینا ضروری سمجھے اور فسخ کر دے تو عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے گی(۱) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## نابالغ کی بیوی کا نکاح مسلمان حاکم کے ذریعہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

**(سوال)** زید نے اپنی لڑکی مسماۃ زینب بی بی عمر کے لڑکے عبداللہ جو کہ چھوٹی عمر والے کو دیکر ایک اسٹام بھی تحریر کیا ہے اب لڑکی ایک سال سے جوان ہے اور لڑکا عبداللہ تخمیناً ۹ سال کی عمر کا ہے فریقین کو اندیشہ ہو رہا ہے کہ فسادات زمانہ دیکھ کر کہیں لڑکی کسی دیگر شخص کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کر کے نکل نہ جائے عمر کہتا ہے ۔ زید کو کہ تم اپنی لڑکی زینب کی کسی دوسری جگہ شادی کر دو اس طرف سے اجازت ہے کیا از روئے شریعت لڑکی زینب بی بی عبداللہ کے علاوہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں"

المستفتی نمبر ۲۴۳۲ فلاں مقام (صوبہ سرحد) ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ م ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء

**(جواب ۱۲۳)** اگر لڑکی بالغہ ہو چکی ہے اور اس کا شوہر ابھی نابالغ ہے اور اس سے بلوغ تک انتظار کرنے میں لڑکی کی عصمت خراب ہونے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے نکاح فسخ کرایا جا سکتا ہے اور بعد حصول فیصلہ فسخ دوسرا نکاح ہو سکے گا(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## نابالغ لڑکے کے ساتھ بالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟

**(سوال)** ایک لڑکی جس کی عمر اٹھارہ انیس سال ہے اس کا نکاح ایک لڑکے سے جس کی عمر آٹھ نو سال ہے کر دیا گیا چونکہ فتنہ کا سخت خطرہ ہے کیا تفریق کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۶۶۲ مولوی نصیر بخش بہاولپور ۲۳ صفر ۱۳۶۰ھ م ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء

**(جواب ۱۲۴)** اگر لڑکی کے مبتلائے معصیت ہونے کا قوی خطرہ ہو تو کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

---

(۱) دیکھئے حوالہ سابقہ

(۲) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ ص ۷۳ بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۳) دیکھئے حوالہ سابقہ

گزارش ہے کہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ نے اس جواب کا حوالہ طلب فرمایا ہے براہ کرم جلد تحریر فرمائیں۔

**(جواب ۱۲۵)** خاص اس صورت میں کہ لڑکا نابالغ ہو اور لڑکی بالغہ ہو جائے اور اس کے زناء میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو مخصوص جزئی نظر سے نہیں گزری مگر جواب میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ ابتلائے زنا کا خطرہ اور حبس شہوت کا ضرر، ضرر عدم نفقہ سے قوی ہے اور مفقود میں تضرر بعدم النفقہ و تضرر بحبس الشہوۃ دونوں کو عذر قرار دیا گیا ہے اور تضرر بحبس الشہوۃ کو اقوی قرار دیکر اس کے لئے چار سال کی مدت بھی ضروری نہیں سمجھی گئی بلکہ فوراً فسخ نکاح کی اجازت مالکیہ نے دے دی اور صورت مسئول عنہا میں تضرر بحبس الشہوۃ بوجہ نابالغی و عدم صلاحیت شوہر کے یقینی ہے جس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں جیسے کہ مفقود میں اس خاص صورت (خوف زناء) میں نہیں رکھی گئی یہ بات کہ زوجۃ المفقود میں خوف زنا کی صورت میں تاجیل ضروری نہیں سمجھی گئی حیلہ ناجزہ کے صفحہ ۱۱۰، ۱۱۲ میں موجود ہے،(۱) مگر امراۃ مفقود کے بارے میں یہ روایت ہیں نیز اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے امام احمد ابن حنبل کے مذہب کے موافق نابالغ ممیز سے طلاق دلوا کر اس کے نفاذ کا حکم بھی دیا جا سکتا ہے۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## فصل ششم

## زوج کا مفقود الخبر ہونا

### گمشدہ شوہر کی بیوی مسلمان حاکم یا مسلمان دیندار جماعت کی تفریق کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتی

**(سوال)** مسماۃ ظہیر النساء بنت سکندر خاں مندھور کا نکاح سات سال کی عمر میں سکندر خاں نے عزیز محمد ولد اسد علی کے ساتھ جس کی عمر اس وقت ۹ سال تھی کر دیا تھا عقد کے کچھ دنوں بعد عزیز محمد پردیس چلا گیا جس کو اب دس برس کا زمانہ ہو گیا دو سال تک اس کی خبر تھی اب آٹھ سال سے وہ بالکل لاپتہ ہو گیا کچھ خبر اس کی نہیں ہے نہ خط وغیرہ آتا ہے لڑکی کی رخصتی نہیں ہوئی اب لڑکی کی عمر بیس سال ہے اس کا باپ بھی بہت غریب ہے لڑکی کی گزر مشکل ہے و نیز شباب کا زمانہ ہے فتنہ کا اندیشہ ہے

**المستفتی نمبر ۱۱۱۹ محمد حیات صاحب (پرتاب گڑھ)**

---

(۱) الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة' بحث حکم زوجه مفقود فائده ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت کراچی

(۲) لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده والمجنون والصبي ولو مراهقا أجازه بعد البلوغ - وجوزه الامام احمد (درمختار) وقال في الرد (قوله وجوزه الامام احمد) ای اذا کان ممیزا یعقله بان یعلم ان زوجته تبین منه کما هو مقرر في متون مذهبه (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۴۲، ۲۴۳ ط سعید کراتشي)

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۶) کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے پہلا نکاح فسخ کرالیا جائے تو دوسرا نکاح بعد انقضائے عدت ہو سکتا ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جہاں مسلمان حاکم نہ ہو وہاں مسلمانوں کی دیندار جماعت کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے

(سوال) (۱) مسلمان حاکم ہمارے ضلع میں کوئی نہیں ہے جس کی عدالت میں مسماۃ ظہیر النساء کا معاملہ حسب الارشاد پیش کیا جائے (۲) عدالت میں مقدمہ باقاعدہ دائر کرکے مسماۃ ظہیر النساء کا نکاح ثابت کرنا اور پھر اشتہار وغیرہ کرانا جس میں کم از کم پچیس روپے صرف ہوگا اور مسماۃ بوجہ غربت اور اس کا باپ بوجہ مفلسی بالکل مجبور ہیں مشکل نظر ہوتی ہے اب چار سال بعد بوجہ مجبوری ایک سال مسماۃ کا اپنے مفقود الخبر شوہر کا انتظار کرنا نہایت دشوار ہے سخت فتنہ کا اندیشہ ہے۔

**المستفتی نمبر ۱۱۲۰ محمد حیات صاحب (پرتاب گڑھ)**

**۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء**

(جواب) (از نائب مفتی دارالعلوم دیوبند) اگر مسلمان حاکم موجود نہ ہو یا اس کی عدالت میں مقدمہ دائر کرنا بوجہ افلاس و تنگدستی کے دشوار ہو تو چند دیندار مسلمانوں کی پنچایت جس میں ایک معتبر اور مستند عالم بھی ہو قائم مقام قاضی کے ہو کر خدمات قاضی انجام دے سکتی ہے (۱) اور ایک سال کی مدت مقرر کرنا لازمی ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی رسالہ الحیلۃ الناجزہ (۲) اور رسالہ المرقومات للمظلومات میں موجود ہے جو دارالاشاعت دیوبند سے ملتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم

---

(۱) ولا يفرق بينه وبينها ولو بعد مضي أربع سنين خلافا لمالك (درمختار) وقال في الرد (قوله خلافا لمالك) فإن عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي أربع سنين - لقول القهستاني لو أفتى في موضع الضرورة لا بأس به على ما أظن (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب المفقود، مطلب في الإفتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ٤ / ٢٩٥ ط سعيد كراتشي) وفي الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة - بحث حكم زوجه مفقود ص ٥٩ تا ص ٧٢ مطبوعه دار الاشاعت كراچي

(۲) وأما المحكم فشرطه أهلية القضاء ويقضي فيما سوى الحدود والقصاص (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب القضاء ٥ / ٣٥٤ ط سعيد كراتشي)

(۳) الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة بحث حكم زوجه مفقود، فائده ص ٧١ مطبوعه دار الاشاعت كراچي

(٤) صرح بذلك العلامة الصالح التونسي مفتي المالكية في المسجد النبوي الشريف بالمدينة المنورة في فتواه الملحقة بالرسالة المسماة "الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة" في الرواية السابعة عشر الذي عليه الجمهور وبه العمل وهو المشهور أن ذلك التفريق وسائله وما يتعلق به للحاكم فإن عدم حسا أو اعتبارا فجماعة المسلمين الثلاثة فما فوق تقوم مقامه ولا يكفي الواحد في مثل هذا وإنما نسب ذلك للأجهوري في إحدى الروايتين عنه وتبعه بعض الشراح من المصريين والأول هو الذي عليه المعول وعليه فلا لزوم لتعريف المعرفة هذا الواحد ولبيان المهمات التي يرجع فيها إليه على أن ذلك وإن صح وهي كناية عن كونه عالما عاقلا مرجعا لأهل جهته في حل مشكلاتهم مطلقا ص ١٢٨ مطبوعه دار الاشاعت كراچي -

دیوبند الجواب صحیح محمد سہول مفتی دار العلوم دیوبند ۲۷ ربیع الاول

(مکرر استفسار از حضرت مفتی اعظمؒ)

## سوال متعلقہ استفتائے سابق

سوال) حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے پہلا نکاح فسخ کرا لیا جاوے اس کے بعد انقضائے عدت کے بعد دوسرا عقد ہو سکتا ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرے ضلع میں مسلمان حاکم نہیں ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کرنے سے یہ بھی امر مانع ہے کہ کم از کم پچیس روپیہ صرف ہوگا مستفتی بہت غریب آدمی ہے دیوبند سے بھی استفتا منگایا گیا ہے مفتی صاحب نے بھی عذر مذکورہ بالا کی بناء پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ کسی عالم معتبر کے سامنے یہ معاملہ طے کرادیا جائے لیکن مفتی صاحب نکاح فسخ کرانے کے بعد ایک سال کی میعاد انتظار کی مقرر فرماتے ہیں حضور والا وہ عورت اور اس کا باپ بہت پریشان ہیں دس گیارہ سال اس عورت نے کسی نہ کسی طرح گزر کیا لیکن اب معاملہ بہت نازک ہے اور سخت اندیشہ فتنہ کا ہے۔

المستفتی نمبر ۱۱۴۰ محمد حیات صاحب (پرتاب گڑھ)

(جواب ۱۲۷) (از حضرت مفتی اعظمؒ) دیوبند کا جواب میں نے دیکھا اس میں پنچایت مقرر کر کے جس میں کم از کم ایک معتبر عالم بھی ہو اس کے سامنے مقدمہ پیش کرنے کو لکھا ہے آپ لکھتے ہیں کہ کسی عالم سے فیصلہ کرا لیا جائے تو واضح رہے کہ کسی ایک عالم کا فیصلہ کافی نہ ہوگا پنچایت ضروری ہے اور پنچایت اس جماعت کا نام ہے جس کو قوم کی طرف سے ایسے فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہو اور قوم میں اس کے فیصلے نافذ ہوتے ہوں تو ایسی پنچایت کا وجود بھی مسلمان حاکم کے وجود کی طرح مشکل ہو؟ اللہ تعالیٰ رحم کرے مفتی کے حق میں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## غیر مسلم حاکم کے ذریعہ مسلمانوں کا نکاح فسخ نہیں ہو سکتا

(سوال) ایک لڑکی کا خاوند پانچ سال سے مفقود الخبر ہے سیشن کورٹ نے خاوند کی گم شدگی کی بناء پر فیصلہ دیدیا ہے کہ بروئے قانون لڑکی دوسری شادی کر سکتی ہے اندریں باب فتوی شریعت کیا ہے اس کا جواب بدیں نمط موصول ہوا کہ ''اگر سیشن جج مسلمان تھا اور اس نے خاوند کی گمشدگی کی بناء پر یہ فیصلہ دیا ہو بعد تحقیقات کے کہ لڑکی دوسرا نکاح کر سکتی ہے تو اس کا نکاح سابق فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح کرنا جائز ہو گیا اب توضیح طلب امر یہ ہے کہ فیصلہ کرنے والا حاکم سیشن جج مسلمان نہیں ہے لیکن ریاست نے اسے ہر قسم کے فیصلے کا مختار و مجاز قرار دیا ہے تو کیا ایسی شکل میں کہ اس مقدمہ کے لئے حاکم مسلم کا تعین متعذر ہے حاکم غیر مسلم کا فیصلہ اس باب میں معتبر نہ ہوگا اور اگر نہیں تو فسخ کی کونسی صورت ممکن ہو سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۷۷۷ غلام رسول تکیہ بوڑے شاہ - ریاست جیند

۱۳ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۲۸) غیر مسلم حاکم کا فیصلہ کافی نہیں (۱) صورت مسئولہ میں یہ ممکن ہے کہ سیشن جج غیر مسلم سے درخواست کی جائے کہ وہ اس معاملہ کے لئے کسی مسلمان عالم کو مجاز کردے کہ وہ شرعی فیصلہ کردے اور پھر سیشن جج اس کے فیصلہ کو اپنی عدالت سے نافذ کردے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## شوہر اٹھارہ سال سے لاپتہ ہو تو کیا بیوی نکاح فسخ کراکے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید شوہر طاہرہ تقریباً ۱۸ سال سے لاپتہ ہے اس کی کوئی خبر اس وقت سے اب تک نہیں ملی طاہرہ عقد ثانی کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۸۳۸ امیر بخش صاحب (اٹاوہ)

۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۲۹) طاہرہ اپنا نکاح کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے فسخ کراکر اور عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## جس عورت کا شوہر چار سال سے لاپتہ ہو تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی کا شوہر جس کی عمر تخمیناً چوبیس پچیس سال کی ہے یہ لڑکا آج چار برس سے لاپتہ ہے لڑکی لڑکے کے وارثوں سے کہتی ہے کہ یا تو میرا روٹی کپڑے کا بندوبست کردیا مجھے اجازت مل جائے تاکہ میں نکاح کرلوں لڑکی کے والدین نہیں ہیں لڑکی بذات خود محنت مزدوری کرکے شکم پروری کرتی ہے لڑکے کے وارث بھی غریب ہیں وہ پرورش کرنے کو تیار نہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر یہ اول نکاح کرنے کو چاہتا ہے بیشک کرلے ہم منع نہیں کرتے اس صورت میں نکاح کردینا بہتر ہے یا نہیں اور لڑکی بھی دونوں باتوں میں راضی ہے وارث نکاح کی اجازت دیں یا روٹی کپڑا۔

المستفتی نمبر ۲۳۰۷ حاجی منشی فتح محمد صاحب (کرنال) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

---

(۱) واهله اهل الشهادة ای اداءها علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد (وحاصله ان شرط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ والحرية وعدم العمى والحد فى القذف شرط لصحة توليته ولصحة حكمه بعدها ومقتضاه ان تقليد الكافر لا يصح وان اسلم - قال فى البحر وبه علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاؤه على المسلم حال كفره - (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعيد كراتشی)

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة بحث حکم زوجه مفقود ص ۵۹ مطبوعه دار الاشاعت کراچی۔

جواب ۱۳۰) لڑکی کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرالے اور نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرلے تو دوسرا نکاح بعد انقضائے عدت کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## جوان العمر عورت کا شوہر چار سال سے گم ہو گیا ہے کیا حکم ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

سوال) زید اپنی منکوحہ بیوی کو جو کہ لاوارث لڑکی تھی کسی کے گھر پڑی ہوئی عرصہ قریباً چار سال ہوئے بغیر طلاق دیئے چھوڑ کر چلا گیا ہے جس کا ابھی تک پتہ معلوم نہیں ہے لڑکی اپنے مربی باپ کے گھر رہتے ہوئے ناجائز تعلق کر کے حاملہ ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا اب گھر والے لڑکی سے سخت ناراض ہیں اور ہر وقت جنگ وجدل میں رہتے ہیں اس کے اصل زوج کا پتہ نہیں لڑکی سخت تکلیف میں ہے اس کا نکاح مسلمانوں کی پنچایت نے فسخ کردیا ہے بعض مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ نکاح ثانی نہیں ہو سکتا۔

جواب ۱۳۱) اگر وہ پنچایت جس نے لڑکی کا نکاح فسخ کیا ہے اس بستی کے مسلمانوں کی مسلمہ پنچایت ہے جس کو اس قسم کے اختیارات حاصل ہیں تو نکاح کا فسخ صحیح ہوا اور لڑکی بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۲) اور اگر مسلمہ پنچایت نہیں تو کسی مسلمان حاکم سے نکاح فسخ کرایا جائے تو فسخ صحیح ہوگا (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

# فصل ہفتم

## کفاءت

## والد نے نابالغہ لڑکی کا نکاح حرامی لڑکے سے کرادیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک بے وقوف باپ نے جو کہ کانوں سے کم سنتا ہے اور آنکھوں سے بھی کم دکھائی دیتا ہے اپنی

---

(۱) الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ مفقود ص ۵۹ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) مسلمانوں کی مسلمہ پنچایت سے یہ مقصد ہے کہ [illegible] میں (۱) جماعت کے ارکان کم از کم تین ہوں (۲) سب ارکان عادل متقی پرہیزگار ہوں (۳) سب ارکان یا کم از کم ایک [illegible] مسائل شہادت وقضاء کے [illegible] شرعیہ میں ماہر ہو اور اگر ان میں کوئی بھی عالم نہیں ہو تو [illegible] کسی عالم سے [illegible] فیصلہ [illegible] تو وہ حکم نافذ ہوگا [illegible] حکم صحیح بھی ہو گیا ہو (۴) فسخ نکاح کا فیصلہ سب ارکان متفق ہو کر کریں [illegible] متعلق پنچایت کے ارکان میں اختلاف رہا تو ان کے فیصلے سے تفریق وغیرہ نہ ہو سکے گی وهذا ملخص من الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ ص ۳۴ ص ۴۰ ط دار الاشاعت کراچی

(۳) وأهله أهل الشهادة أي أدائها على المسلمين (در مختار) وقال في الرد: وحاصله أن شرط الشهادة من الإسلام والعقل والبلوغ والحرية وعدم العمى والحد في القذف شروط لصحة توليته ولصحة حكمه بعدها ومقتضاه أن تقليد الكافر لا يصح وإن أسلم - قال في البحر وبه علم أن تقليد الكافر صحيح وإن لم يصح قضاؤه على المسلم حال كفره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب القضاء، ۵ / ۳۵۴ ط سعيد كراچی) وانظر ایضا الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ مفقود ص ۶۲ ط دار الاشاعت کراچی -

نابالغہ لڑکی کا عقد ایک حرامی لڑکے سے اس لڑکے کی والدہ و چچا کی ولایت میں کر دیا ہے وہ اس طرح کہ لڑکی کے بہنوئی نے لڑکی کے والد کو بہت کچھ ورغلایا اور اس پوشیدگی کے ساتھ یہ عقد کرا لیا کہ جس وقت لڑکی کے خاص عزیز بھائی چچا وغیرہ کوئی موجود نہ تھے یہ کہا گیا کہ گورنمنٹ سے سارادا بل پاس ہو چکا ہے کہ کوئی شخص نابالغ لڑکا لڑکی کی شادی اگر کرے گا تو مجرم گردانا جائے گا عجلت میں نکاح ہو گیا نہ لڑکی کے والد نے کوئی بات دریافت کی لڑکے کے متعلق اور نہ لڑکے کے چچا والد نے ذکر کیا کہ یہ لڑکا حرامی ہے اگر لڑکی کے چچا بھائی دادا وغیرہ موجود ہوتے تو یہ نکاح ہر گز نہ ہونے دیتے جب لڑکی بالغ ہوئی اس کو رخصت کرنا چاہا لیکن اس نے بالکل انکار کر دیا کہ میں ہر گز حرامی لڑکے کے یہاں رہنا نہیں چاہتی چاہے خودکشی کر لوں یا تمام عمر بیٹھی رہوں جب لڑکی کے ساس و سسر اور اس کے والد وغیرہ سمجھا کر عاجز ہو گئے اور اس نے منظور ہی نہ کیا بحالت مجبوری لڑکی کا والد مولانا عبدالسلام جمہوری کی خدمت میں حاضر ہوا اور تحریر جواب اس مضمون کا چاہا کہ میں نے اپنی نابالغہ لڑکی کا عقد ایک حرامی لڑکے سے کر دیا ہے اور بروقت نکاح مجھ کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ لڑکا حرامی ہے مولانا صاحب نے فتویٰ دیا کہ لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ شریف النسب سے اپنا عقد کر سکتی ہے ایسا فتویٰ ایک شخص کو بتایا تو اس شخص نے فتویٰ صحیح سمجھ کر لڑکی سے عقد کر لیا اب برادری کے لوگوں کا کہنا ہے کہ لڑکی کے باپ کو خود معلوم تھا کہ یہ لڑکا حرامی ہے مولانا صاحب سے انہوں نے غلط سوال کیا ہے کہ مجھ کو معلوم نہ تھا اس لئے یہ دوسرا نکاح جو لڑکی نے اپنی مرضی سے کیا ہے جائز نہیں ہے لڑکی دوسرے شوہر سے حاملہ بھی ہے اور برادری والے حمل حرام قرار دیتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۲۱۳ امجد علی صاحب. بندیلکھنڈ - ۱۲ رجب ۱۳۵۵ھ م ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء

**(جواب ۱۳۲)** نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے ناواقفیت سے اگر غیر کفو میں کر دیا تو نکاح تو ہو گیا(۱) لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد کہ لڑکا غیر کفو ہے خود اس کو اور لڑکی کو بعد البلوغ نکاح فسخ کرانے کا حق ہے(۲) کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے(۳) فسخ کرانے سے پہلے جو دوسرا نکاح کر دیا گیا وہ صحیح

---

(۱) لنکاح الصغیر والصغیرة جبرا ولو ثیبا ولزم النکاح ولو بغبن فاحش بنقص مهرها و زیادة مهره او زوجها بغیر کفوء ان کان الولي المزوج بنفسه بغبن ابا او جدا لم یعرف منهما سوء الاختیار مجانة و فسقا وان عرف لا یصح النکاح اتفاقا (تنویر الابصار و شرحه مع هامش رد المحتار، کتاب النکاح باب الولي ۳ / ۶۷ ط سعید کراتشی)

(۲) رجل زوج ابنته الصغیرة من رجل ذکر انه لا یشرب المسکر فوجده شریبا مدمنا فبلغت الصغیرة وقالت لا ارضی قال الفقیه ابو جعفر ان لم یکن ابوها یشرب المسکر و کان غلب اهل بیته الصلاح فالنکاح باطل لان ولي الصغیرة لم یرض بعدم الکفاءة وانما زوجها منه علی ظن انه کفء (الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة، کتاب النکاح باب الکفاءة ۱ / ۳۵۳ ط ماجدیه کوئٹه) وقال في خزانة المفتین الاب اذا زوج ابنته الصغیرة من رجل وظن انه یقدر علی ایفاء المعجل والنفقة ثم ظهر عجزه عن ذلك کان للاب ان یفسخ لانه یخل بالکفاءة ولم یسقط حقه لانه زوج علی انه قادر انتهی (خزانة المفتین ۲ / ۱۲۱)

(۳) وشرط للکل القضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب النکاح باب الولي ۳ / ۷۱ ط سعید کراتشی)

نہیں ہوا، البتہ چونکہ دوسرا نکاح اس بناء پر کیا گیا کہ پہلے نکاح کو ایک عالم نے ناجائز بتا کر دوسرے نکاح کی اجازت دے دی تھی اس لئے دوسرے خاوند کی وطی وطی بالشبہ واقع ہوئی اس لئے وہ زنا کا مجرم نہ ہوگا (٢) اور وہ بچہ جو اس وطی سے پیدا ہوگا اس دوسرے خاوند کا نہیں بلکہ پہلے خاوند کا قرار دیا جائے گا بشرطیکہ وہ اس کے نسب سے انکار نہ کردے کیونکہ ابھی تک وہ پہلے کی منکوحہ ہے اور **الولد للفراش وللعاهر الحجر** (٣) منکوحہ کے لئے قاعدہ کلیہ ہے اب پہلے نکاح کو بذریعہ عدالت یا پنچایت فسخ کرانے کے بعد دوسرے خاوند سے دوبارہ نکاح پڑھا جاوے۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شوہر مذہب تبدیل کر کے قادیانی ہو گیا تو عورت کا نکاح فسخ ہو گیا

(سوال) واضح ہو کہ ایک فتوی دربارہ فسخ نکاح ایسے شخص کے جو قادیانی مذہب اختیار کرلے بدیں مضمون آیا ہے کہ اگر شخص مذکور فرقہ قادیانیہ کا متبع ہے تو زن کا نکاح اس سے فسخ کرالیا جائے تفریق کے لئے قانونی طور پر عدالت کا فیصلہ لازمی ہے (دستخط) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

اب اس فتوے میں یہ امر تصریح طلب ہے کہ فسخ نکاح کی کیا صورت ہو؟

(١) کیا بدون اس کے کہ خاوند سے طلاق دلائی جائے عدالت اس امر کی مجاز ہے کہ وہ تفریق کرادے۔

(٢) اگر حاکم اصول دین سے ناواقف ہونے کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے عدالت فسخ نکاح (برخلاف فتوی شریعت) ضروری قرار نہ دے تو والدین زوجہ مسلمہ کیا کریں۔

(٣) کیا ارتداد کی کوئی شکل مستوجب فسخ نکاح بدون فیصلہ عدالت ہے اگر ہاں تو کیا قادیانی مذہب میں شامل ہونا اس قسم کا ارتداد نہیں جس سے نکاح از خود ٹوٹ جاتا ہو؟

المستفتی نمبر ١٥٨٥ عبداللہ صاحب (سنکرور۔ جیند) ٣ جمادی الاول ١٣٥٦ھ ١٢ جولائی ١٩٣٧ء

---

(١) لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذا المعتدة كذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح الباب الثاني القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ١/ ٢٨٠ ط ماجدية، كوئته)

(٢) وفي المجتبى تزوج بمحرمه او منكوحة الغير او معتدته ووطئها ظانا الحل لا يحد ويعزر وان ظانا الحرمة فكذلك عنده خلافا لهما (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الحدود ٤/ ٢٤ ط سعيد كراتشي)

(٣) رواه الترمذي في الجامع، ابواب الطلاق والرضاع باب ما جاء ان الولد للفراش ١/ ٢١٩ ط سعيد كراتشي)
وقال في الدر: ان الفراش على اربع مراتب وقد اكتفوا بقيام الفراش بلا دخول كتزوج المغربي بمشرقية بينهما سنة فولدت لستة اشهر مذ تزوجها لتصوره كرامة او استخداما فتح (درمختار) وقال في الرد (قوله على اربع مراتب) ضعيف وهو فراش الامة لا يثبت النسب فيه الا بالدعوة ومتوسط وهو فراش ام الولد فانه يثبت فيه بلا دعوة لكنه ينتفي بالنفي وقوي فراش المنكوحة ومعتدة الرجعي فانه فيه لا ينتفي إلا باللعان واقوى كفراش معتدة البائن فان الولد لا ينتفي فيه اصلا لان نفيه متوقف على اللعان وشرط اللعان الزوجية (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق فصل في ثبوت النسب ٣/ ٥٥٠ ط سعيد كراتشي)

(جواب ۱۳۳) (۱) ہاں عدالت اس کی شرعاً مجاز ہے کہ فسخ کا حکم کردے۔

(۲) جس طرح ممکن ہو تفریق کی گئی ہے، بہاولپور میں ایک فیصلہ ہو چکا ہے وہ جامعہ عباسیہ بہاولپور سے طلب کریں۔

(۳) ہاں ارتداد سے شرعاً نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) لیکن عدالت کا فیصلہ قانونی مواخذے سے بچنے کے لئے لازمی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## جب ہندو عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟

(سوال) ایک ہندو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو کر مسلمان ہو گئی اور ایک بزرگ سے بیعت حاصل کر کے یہ کیفیت حاصل کر لی، مسلمان ہونے کے ایک سال بعد اس کا شوہر اپنی زوجہ کو مجبور کر کے زوجیت میں لینے کا خواستگار ہے حسب احکام شرع شریف رائے عالی سے مشرف فرمادیں کیونکہ مسماۃ حسب خواہش شوہر کو زیر حوالات کردی گئی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۹۲۲ حمریہ بی اسلامی پورہ (گوالیار) ۲ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ م ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۳۴) احکام شرعیہ کے موجب عورت جب مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر باوجود علم کے مسلمان نہ ہو اور عدت گزر جائے تو ان دونوں کا تعلق زوجیت منقطع ہو جاتا ہے سال بھر کا زمانہ اتنا زمانہ ہے کہ اس میں عدت گزر چکی ہوگی اس لئے وہ عورت اب اس کی زوجہ نہیں اور اگر بالفرض عدت نہ گزری ہو جب بھی وہ مسلمان ہو کر تو عورت کا مطالبہ کر سکتا ہے لیکن غیر مسلم ہونے کی صورت میں مطالبہ کا کوئی حق نہیں (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(جواب دیگر ۱۳۵) کوئی عورت مسلمان ہونے کے بعد ہندو کی زوجیت میں نہیں رہ سکتی (۲) اور عدت کے اندر کسی مسلمان سے شادی کرے تو نکاح درست نہیں (۳) اور عدت گزرنے

---

(۱) وارتداد احدهما ای احد الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وكذا بلا توقف علی مضی عدة فی المدخول بها كذا فی البحر (قوله ولو حكما) اراد به الخلوة الصحيحة (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب النكاح' باب نكاح الكافر ۳ / ۱۹۴ ط سعيد كراتشی)

(۲) ولو اسلم احدهما ای احد المجوسیین او امرأة الكتابی ثمه ای فی دار الحرب و ملحق بها كالبحر الملح لم تبن حتی تحيض ثلاثا او تمضی ثلاثة اشهر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب (درمختار) وقال فی الرد (قوله لم تبن حتی تحيض) افاد بتوقف البينونة علی الحيض ان الآخر لو اسلم قبل انقضائها فلا بينونة بحر (هامش ردالمحتار مع الدرالمختار' كتاب النكاح' باب نكاح الكافر ۳ / ۱۹۱ ط سعيد كراتشی)

(۳) دیکھئے حوالہ سابقہ

(٤) اذا اسلم احد الزوجين فی دار الحرب ولم يكونا من اهل الكتاب او كانا والمرأة هی التی اسلمت فانه يتوقف انقطاع النكاح بينهما علی مضی ثلاث حيض سواء دخل بها او لم يدخل بها كذا فی الكافی (الفتاوی الهندية' كتاب النكاح' الباب العاشر فی نكاح الكفار ۱ / ۳۳۸ ط ماجديه كوئته)

کے بعد نکاح کرے تو نکاح جائز ہوگا اور وہ مسلمان کی منکوحہ ہو جائے گی اور نکاح نہ کرے تب شوہر کے رہے جب بھی ہندو شوہر سابق اس کو نہیں لے سکتا کیونکہ ہندو مسلمان عورت کا شوہر نہیں ہو سکتا۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

## عاقلہ بالغہ اپنے نکاح میں خود مختار ہے

(سوال) میری عمر بوقت نکاح سولہ سال کی تھی میرے نکاح کو عرصہ چار ماہ کا ہوا میرے والد نے بغیر میری رضامندی کے میرا نکاح ایک ایسے شخص سے کر دیا جس کا بدمعاش بد چلن ہونا بعد میں ثابت ہوا ایک مرتبہ اس نے اپنی بدمعاشی سے اپنی خودکشی کا ارادہ کر لیا تھا اور کثیر تعداد میں افیون کھا کر بیہوش ہو گیا تھا مگر بعد میں علاج معالجہ سے صحت ہو گئی ایسے بدمعاش سے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے یہ خیال رہتا ہے ابھی تک رخصتی کی نوبت نہیں آئی ہے لیکن اب لڑکے والے میرے والد کو رخصت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں اب جب کہ میرے والد کو ان تمام باتوں کا پتہ چل گیا ہے تب وہ بھی رخصت نہیں کرنا چاہتے اور نفرت کرتے ہیں۔ اگر جبراً میری رخصتی کی تو جان دینے پر آمادہ ہوں۔

المستفتی نمبر ۱۲۹۴ رحیم خاتون ۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء

**(جواب ۱۳۶)** بالغہ عورت کا نکاح بدون اس کی رضامندی کے نہیں ہو سکتا باپ بھی اگر بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت حاصل کئے بغیر کر دے تو نکاح لڑکی کی رضامندی پر موقوف رہتا ہے اگر وہ نکاح کی خبر پا کر انکار کر دے یا ناراضمندی ظاہر کرے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور رضامندی کا اظہار کر دے تو نکاح قائم رہتا ہے پس صورت مسئولہ میں اگر تم نے نکاح کی خبر پانے کے وقت ناراضمندی کا اظہار کر دیا ہو تو نکاح باطل ہو چکا ہے اور اگر سکوت کیا ہو یا رضامندی کا اظہار کیا ہو تو نکاح قائم ہے (۳) اب اگر خاوند

---

(۱) (قوله لم تبن حتی تحیض) فإذا حاضت فقد توقف تبینها علی الحیض بالآخر لو سلم قبل تحیضها فلا تبین بحر (قوله إقامة لشرط الفرقة) وهو مضی هذه المدة مقام السبب - فإذا مضت هذه المدة صار مضیها بمنزلة تفریق القاضی وتکون فرقة بطلاق علی قیاس قولهما وعلی قیاس قول أبی یوسف بغیر طلاق لأنها بسبب الإباء حکما وتقدیرا بدائع (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/۱۹۱ ط سعید کراتشی)

(۲) قال الله تعالی: ولا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن ولأمة مؤمنة خیر من مشرکة ولو
أعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو أعجبکم (البقرة: ۲۲۱)

(۳) ولا تجبر البالغة البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ فإن استأذنها هو أی الولی وهو السنة أو وکیله أو رسوله أو زوجها ولیها وأخبرها رسوله أو فضولی عدل فسکتت عن رده مختارة أو ضحکت غیر مستهزئة أو تبسمت أو بکت بلا صوت فلو بصوت لم یکن إذنا ولا ردا حتی لو رضیت بعده انعقد (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب الولی ۳/۵۸ ط سعید کراتشی) وفیه أیضا: وهو أی الولی شرط صحة نکاح صغیر ومجنون ورقیق لا مکلفة فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی والأصل أن کل من تصرف فی ماله تصرف فی نفسه وما لا فلا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب الولی ۳/۵۵ ط سعید کراتشی)

کے بعد ایسے حالات ظاہر ہوئے ہوں جو پہلے معلوم نہ تھے اور ان حالات کی بناء پر نباہ ناممکن ہو یا دشوار نظر آتا ہو تو کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے نکاح فسخ کرایا جا سکتا ہے۔(۱)

فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## مسلمان عورت کا نکاح قادیانی مرد سے جائز نہیں

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ جو سنی المذہب ہے کا عقد خالد (جس نے وقت عقد نیز اس سے چند روز پیشتر مسماۃ ہندہ کے والد زید کے اس شبہ کو کہ خالد قادیانی مذہب رکھتا ہے بدیں عبارت (میں حنفی المذہب اہل سنت والجماعت ہوں اگر میرے خسر مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو وہ اپنی لڑکی کو علیحدہ کرا سکتے ہیں تحریراً و تقریراً زائل کر دیا تھا) سے کر دیا۔ اب وہ عقد کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں تو قادیانی ہوں اور وقت عقد بھی قادیانی تھا اور بہ مصلحت میں نے اپنے قادیانی ہونے کو چھپایا تھا۔

(الف) یہ عقد ہندہ کا خالد سے درست ہوا یا نہیں (ب) اگر جائز و درست ہوا تو اب اس کے اس اقرار سے کہ میں قادیانی ہوں نکاح فسخ ہوا یا نہیں (ج) اگر فسخ ہوا تو محض اس کے اس اقرار پر خود بخود یا کسی دیگر شخص سے فسخ کرایا جائے گا یا نہیں (د) کیا خالد کی اس تحریر سے کہ جو مذکور الصدر ہے کہ اگر میرے خسر مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو اپنی لڑکی کو علیحدہ کرا سکتے ہیں طلاق واقع ہوئی یا نہیں جب کہ وہ اس وقت برعکس ہے (ہ) اگر طلاق ہوئی یا نکاح خود بخود فسخ ہو گیا یا دوسرے سے فسخ کرایا گیا تو اب ہندہ کا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتے ہیں یا زید سے طلاق لینے کی ضرورت ہوگی۔

---

(۱) تفریق کی صورت یہ ہے کہ مجنون کی عورت قاضی کی عدالت میں درخواست دے اور خاوند کا خطرناک جنون ثابت کرے، قاضی واقعہ کی تحقیق کرے، تحقیق ثابت ہو تو مجنون کو علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دیدے اور بعد اختتام سال اگر زوجہ پھر درخواست کرے اور شوہر میں جنون ثابت ہو ۔۔۔۔۔ تو عورت کو اختیار دے دیا جائے اس پر عورت اسی مجلس تخییر میں فرقت طلب کرے تو قاضی تفریق کر دے (الحیلۃ الناجزۃ حکم زوجہ مجنون و مجذوم شائع کردہ کراچی) وقال فی الدر ولا یتخیر احدھما ای احد الزوجین بعیب الآخر فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ لو بالزوج ولو قضی بالرد صح فتح (الدر المختار) وقال فی الرد والظاہر ان ضمیرہا وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ مطلقا ومحمد فی الثلاثۃ الاول لو بالزوج کما علمہ من البحر وغیرہ (ھامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العنین وغیرہ ۳/ ۵۰۱ ط سعید کراتشی) وقال فی الہندیۃ اذا کان بالزوجۃ عیب فلا خیار للزوج واذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لہا کذا فی الکافی قال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ ان کان الجنون حادثا یؤجلہ سنۃ کالعنۃ ثم یخیر المرأۃ بعد الحول اذا لم یبرأ وان کان مطبقا فہو کالجب وبہ ناخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاوی الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العنین ۱/ ۵۲۶ ط ماجدیہ کوئٹہ) وقال فی المبسوط: وعلی قول محمد لہا الخیار اذا کان علی حال لا یطیق المقام معہ (المبسوط لشمس الائمۃ السرخسی کتاب النکاح باب الخیار فی النکاح ۵/ ۹۷ ط دار المعرفۃ بیروت) وفی کتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ: وکذلک اذا وجدتہ مجنونا او موسوسا یخاف علیہا منہ (کتاب الآثار باب الرجل یتزوج وبہ عیب ص ۷۲ ط مکتبہ اہل سنت والجماعت کراچی)

المستفتی نمبر ۲۰۷۰ محمد سعید صاحب (حیدرآباد دکن)

۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۲۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۳۷) (ا) یہ عقد درست نہیں ہوا (ب) قانونی مواخذہ سے بچنے کے لئے بذریعہ حاکم فسخ کرالیا جائے ورنہ شرعاً فسخ کرانے کی ضرورت نہیں (ج) یہ تحریر وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہے (د) دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے لئے صرف قانونی طور پر اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شوہر بد اطوار ہو بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ہندہ ایک نوجوان عورت ہے جس کا شوہر زید اشد زناکار و رنڈی باز ہے اور وہ اپنی بی بی کا حقوق زوجیت کما حقہ ادا نہیں کرتا ہے مشیت کی ہے کہ شوہر زید کو کسی جرم زناکاری میں سات برس کی قید ہوئی ہے جب ہندہ نے اپنے شوہر زید پر بایں مضمون ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا ہے کہ میرا شوہر زید میرے حقوق زوجیت کما حقہ ادا نہیں کرتا ہے اکثر اوقات رنڈی بازی وغیرہ امور ناشائستہ میں مصروف رہتا ہے علاوہ بریں میرے شوہر زید کی کوئی جائداد وغیرہ و پیسہ بھی نہیں جس سے میں پرورش پا سکوں باوجود اس کے میں ایک نوجوان عورت ہوں اپنی شہوت تھامنا مجھ پر سخت دشوار ہے لہذا حضور کے پاس درخواست کرتی ہوں کہ حضور میرے حق میں نیک فیصلہ عنایت فرمائیں عدالت نے تو مطابق قانون سرکاری ہندہ مذکورہ کو تخییر دیدیا ہے کہ تم کو اختیار ہے چاہے تم اپنے شوہر زید کا انتظار کرو یا دوسری جگہ نکاح میں چلی جاؤ اس سے تم پر ہماری قانون مزاحمت نہ ہوگا اب حضرات علمائے کرام سے سوال یہ ہے کہ دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۰۵ عبد الصمد (بنگال)

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۱ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۳۸) اگر یہ حاکم مسلمان تھا تو اس کا یہ حکم ہندہ کے عمل کے لئے کافی ہے اور وہ بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے عدت حاکم کے فیصلے کے وقت سے شروع کی جائے لیکن اگر حاکم

---

(۱) اس لئے کہ قادیانی [illegible] مسلمان عورت کا [illegible] نکاح درست نہیں کما قال اللہ تعالیٰ: ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ولأمة مؤمنة خير من مشركة ولو أعجبتكم ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو أعجبكم البقرة: ۲۲۱

(۲) اس لئے کہ [illegible] الفاظ طلاق صریح و کنایہ یا [illegible] طلاق [illegible] نہیں ہوتی کما قال فی الرد (قوله وركنه لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح أو كناية [illegible] (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

غیر مسلم تھا تو ہندہ کو کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے نکاح فسخ کرانا ضروری ہے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

## شیعہ آدمی نے دھوکہ دیکر نکاح کرلیا تو وہ فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) میں مسماۃ سکینہ دختر فہیم الدین عرض پرداز ہوں کہ ۱۹۲۵ء میں جب کہ میری عمر گیارہ سال کی تھی ایک شخص ضمیر الحسن پسر ابوالحسن نے میرے والد کو دھوکہ دیکر اور یہ کہہ کر کہ میں اہل سنت والجماعت ہو گیا ہوں میرے ساتھ نکاح کرلیا اور نکاح کے بعد اس نے اپنا وہی طریقہ رکھا اور مجھ کو شیعہ بننے پر مجبور کیا اور سخت تکلیفیں پہنچائیں میں اس کے مذہب سے سخت بیزار ہوں اور کسی سنت جماعت سے نکاح کرنا چاہتی ہوں میری عمر اٹھارہ سال ہے میرے ماں باپ بالکل نادار ہیں۔

(جواب ۱۳۹) اگر خاوند نے عورت کے باپ کو یہ بتایا تھا کہ میں اہل سنت والجماعت ہو گیا ہوں اور اسی بناء پر باپ نے نکاح کردیا تھا بعد نکاح معلوم ہوا کہ وہ سنی نہیں ہوا بلکہ ابھی تک شیعہ ہے تو لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا نکاح فسخ کرالے۔(۲) اور اگر خاوند غالی شیعہ تبرائی ہو تو نکاح ہی درست نہیں ہوتا۔(۳) بذریعہ عدالت فیصلہ کرکے عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔(۴) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

---

(۱) واھلہ اھل الشھادۃ ای اداؤھا علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد: وحاصلہ ان شروط الشھادۃ من الاسلام والعقل والبلوغ والحریۃ وعدم العمی والحد فی القذف شروط لصحۃ تولیتہ ولصحۃ حکمہ بعدھا ومقتضاہ ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم. قال فی البحر: وبہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاؤہ علی المسلم حال کفرہ (ھامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب القضاء ۵: ۳۵۵ ط سعید کراتشی) وکذا فی الحیلۃ الناجزۃ ص ۳۳ ط دار الاشاعت کراچی

(۲) وافاد البھنسی انہ لو تزوجتہ علی انہ حر او سنی او قادر علی المھر والنفقۃ فبان بخلافہ – کان لھا الخیار فلیحفظ (درمختار) وقال فی الرد: لکن ظھر لی الآن ثبوت حق الفسخ لھا للتغریر لا لعدم الکفاءۃ بدلیل انہ لو ظھر کفوا یثبت لھا حق الفسخ لانہ غرھا (ھامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق، باب العنین وغیرہ ۳/ ۵۰۱، ۵۰۲ ط سعید کراتشی)

(۳) نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوھیۃ فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن (ھامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الجھاد، باب المرتد ۴/ ۲۳۷ ط سعید کراتشی)

(۴) عدالت سے یہ فیصلہ کرانا قانونی طور پر اجازت حاصل کرنے کے لئے ہے، شرعاً اس کو فی الحال اجازت ہے۔

# فصل ہشتم

## زوج کا مخبوط الحواس یا مجنون ہونا

### پاگل کی بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال) زید کو خالد نے غلط بیانی سے یہ دھوکا دیا کہ میرے لڑکے میں بجز کم علمی کے اور کچھ نقص نہیں ہے اور اس پر زید کو اپنی صداقت دیانتداری کے واسطے پورا اطمینان دلایا اس پر زید نے مطمئن ہو کر اپنی لڑکی کا نکاح خالد کے لڑکے سے کر دیا مگر شادی کے بعد واقعہ اس کے خلاف ثابت ہوا یعنی (۱) لڑکے میں دماغی خرابی پائی گئی مثلاً کبھی گھر سے بھاگ کر نکل جانا کبھی گانا کبھی رونا کبھی لڑنا وحشیانہ حرکت کرنا لڑکی کا خاص روپیہ بیکار خرچ کر دینا زیور فروخت کے لئے طلب کرنا زن و شوہر کے واقعات کو غیروں سے بیان کرنا (۲) خالد کا لڑکا نہ قرآن پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی نماز کا پابند ہے حالانکہ زید کو یہ کہا گیا تھا کہ وہ نماز کے پابند ہیں لڑکی تعلیم یافتہ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہے زید خود بھی نہایت محتاط اور صوم و صلوٰۃ کا پابند انسان ہے (۳) خالد کا لڑکا نہ تو عقل معاش ہی صحیح رکھتا ہے نہ خط و کتابت ہی معمولی طریقہ سے کر سکتا ہے حالانکہ خالد نے ان چیزوں کے متعلق اطمینان دلایا تھا۔ (۴) خالد کے لڑکے میں نہ تو تعلیم ہے نہ تربیت ہے حالانکہ خالد نے یہ اطمینان دلایا تھا کہ ان کی تربیت درست ہے (۵) ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ لڑکی کو لڑکے سے علیحدہ رکھا جائے ورنہ اس کی صحت پر اس کا خراب اثر پڑے گا اور لڑکے کو بغرض علاج رانچی لے جایا جائے ان حالات میں زید کی لڑکی نہایت پریشان ہے بیمار ہو کر ناتواں ہو گئی ہے اور چاہتی ہے کہ میرا نکاح اس سے فسخ کر دیا جائے کیا شریعت اسلامیہ کے آئین میں صورت مذکورہ میں فسخ نکاح کی اجازت ہے اگر اجازت ہے تو اس کے فسخ کرانے کی کیا صورت ہے ؟

**المستفتی نمبر ۱۲۸۶ سید ابو القاسم محمد صاحب (پٹنہ)**

**۲۱ شوال ۱۳۵۵ھ م ۵ جنوری ۱۹۳۷ء**

(جواب ۱۴۰) اگر نمبر ۱ و نمبر ۵ صحیح ہیں یعنی وہ شخص صحیح الحواس نہیں ہے اور اطباء و ڈاکٹر زوجین کے اجتماع کو لڑکی کے لئے مضر بتاتے ہیں اور اگر لڑکی کے نفقہ کی کفالت وہ نہ کر سکتا ہو بلکہ اس کے برعکس لڑکی کا زیور تلف کرتا یا تلف کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ان صورتوں میں کوئی مسلمان حاکم لڑکی کا نکاح فسخ کر سکتا ہے۔ یہ فسخ بربنا اختلاف حواس ہو تو حنفی مذہب کے موافق (۱) اور بربنائے عدم

---

(۱) ولا یتخیر احدهما ای احد الزوجین بعیب الآخر فاحشا کجنون و جذام و برص و رتق و قرن و خالف الائمة الثلاثة فی الخمسة لو بالزوج ولو قضی بالرد صح فتح (درمختار) وقال فی الرد والظاهر ان اصلها وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقا و محمد فی الثلاثة الاول ولو بالزوج کما یفهم من البحر وغیره (قوله ولو قضی بالرد صح) ای لو قضی به حاکم یراه فتح لانه مما یسوغ فیه الاجتهاد (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العنین وغیره ۳ / ۵۰۱ ط ) سعید کراتشی حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہند و

کفالت نفقہ ہو تو امام احمد بن حنبل کے مذہب کے موافق ہوگا اور ضرورت شدیدہ کے وقت حنفیہ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## سوال مثل بالا

(سوال) ایک شخص نے ہوش و حواس کی حالت میں نکاح کیا عقد کرنے کے ایک سال بعد دیوانہ ہو گیا یہاں تک کہ اسے پابہ زنجیر رکھنا پڑتا ہے اس میں سے کھانے پینے کا بالکل ہوش نہیں لڑکی جب شوہر کے مکان پر رہتی ہے تو سخت تکلیف پہنچتی ہے بلکہ کبھی جان کا خطرہ بھی ہو جاتا ہے اس وجہ سے لڑکی اپنے والدین کے مکان پر چلی گئی تقریباً دس سال سے اپنے والدین کے مکان پر رہتی ہے اور اس کے تمام خرچ و اخراجات والدین ہی اٹھاتے ہیں لڑکی والوں کی نیز لڑکے والوں کی یہ خواہش ہے کہ اگر فسخ نکاح ہو سکتا ہو تو کسی اور کے ساتھ لڑکی کا عقد کر دیا جائے کیونکہ لڑکی جوان ہے عمر صرف ۲۵ سال کی ہے ابھی تک کوئی بال بچہ نہیں ہوا ہے آیا مذہب اہل سنت والجماعت میں فسخ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۳۳۹ [illegible] سید منظور حسین صاحب رضوی کیمپ اسٹیٹ (ضلع گیا)

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۸ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۱) ہاں اہل سنت والجماعت حنفی مذہب کے موافق بھی مجنون کی بیوی اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے اور اب کہ جنون کو دس بارہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے بغیر کسی مزید مہلت کے کوئی حاکم نکاح فسخ کر سکتا ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) پاکستان کے اتفاق سے دور کے علماء نے امام محمد کے قول پر فسخ نکاح کا فتویٰ دیا ہے کما فی

الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة بحث حکم زوجه مجنون ص ۵۱ مطبوعه دار الاشاعت کراچی ۔ وقال فی الهندیة: وقال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجله سنة کالعنة ثم تخیر المرأة اذا لم یبرأ وان کان مطبقا فهو کالجب وبه ناخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العنین ۱ /۵۲۶ ط ماجدیه کوئٹه)

(۱) وقد اختلف العلماء فی هذا الحکم وهو فسخ النکاح عند اعسار الزوج بالنفقه علی اقوال الاول ثبوت الفسخ وهو مذهب علی و عمر و ابی هریرة و جماعة من التابعین ومن الفقهاء و مالک و الشافعی و احمد و به قال اهل الظاهر مستدلین بحدیث لا ضرر ولا ضرار والثانی ما ذهب الیه الحنفیة وهو قول للشافعی انه لا فسخ للاعسار بالنفقة مستدلین بقوله تعالی و من قدر علیه رزقه فلینفق مما اتاه الله لا یکلف الله نفسا إلا ما اتاها (من فتاوی العلامة سعد بن صدیق الفلاتی الملحقة بالحیلة الناجزة ص ۱۳۲ دار الاشاعت کراچی)

(۲) اذا کان بالزوجة عیب فلا خیار للزوج واذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لها کذا فی الکافی، قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجله سنة کالعنة ثم یخیر المرأة بعد الحول اذا لم یبرأ وان کان مطبقا فهو کالجب و به ناخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العنین ۱ /۵۲۶ ط ماجدیه کوئٹه) وقال السرخسی او علی قول محمد لها الخیار اذا کان علی حال لا تطیق المقام معه لانه تعذر علیها الوصول إلی حقها لمعنی فیه فکان بمنزلة ما لو وجدته مجبوبا (المبسوط للسرخسی کتاب النکاح باب الخیار فی النکاح ۵ / ۹۷ ط دار المعرفة بیروت)

## سوال مثل بالا

(سوال) ہندہ زید کے نکاح میں عرصہ تیس سال سے ہے اور تقریبا بیس سال سے زید بالکل پاگل ہے آیا ہندہ اس حالت میں نکاح ثانی کر سکتی ہے اور ہندہ اس کے نکاح میں ہے یا نہیں ؟

المستفتی نمبر ۱۳۵۷ محمد یعقوب صاحب (دہلی) ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ م ۱۶ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۲) اگر زید بالکل مجنون اور حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے اور اس کا کوئی اثاثہ بھی نہیں ہے جو زوجہ کے نفقہ کے لئے کافی ہو اور زوجہ اس حالت پر زیادہ صبر نہیں کر سکتی تو ایسی حالت میں اسے حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے خاوند کے مجنون ہونے کی بناء پر نکاح فسخ کرالے اور عدت گزار کر نکاح ثانی کرلے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## جب شوہر پاگل ہوگیا تو بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال) لڑکی مسماۃ بیگم بی بی قوم میراثی عرصہ گیارہ سال سے شادی شدہ ہے اور ایک لڑکی اور ایک لڑکا تولد ہوا ہے اور اب اس کا خاوند پاگل ہوگیا ہے اور اس لڑکی کو خرچ وغیرہ کی بہت تکلیف ہے اور لڑکی کی اور کوئی سبیل نہیں ہے لاچار ہو کر [illegible] مانگتی پھرتی ہے اس کا خاوند اس عورت کی کوئی دینی و دنیاوی حاجت ادا کرنے کے قابل نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۱۸۷۱ مولوی محمد قاسم علی صاحب (ضلع لائل پور)
۴ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۳) یہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر اپنا پہلا نکاح فسخ کرالے (۲) اور بعد حصول حکم فسخ عدت گزار کر دوسرا نکاح کرلے (۳)۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## شوہر دیوانہ ہو تو بیوی کو خیار تفریق حاصل ہے' یا نہیں ؟

(سوال) ایک عورت کے اس کے خاوند سے تین بچے ہیں خاوند اسکا دیوانہ ہو چکا ہے عرصہ چھ سال سے

---

(۱) ایضاً حوالہ سابقہ صفحہ گزشتہ حاشیہ ۲)

(۲) یہ عیب جنون معلوم ہونے سے پہلے خلوت ہو چکی تھی اور اب فسخ نکاح کی نوبت آئی ہے تو پورا مہر واجب ہوگا اور عدت بھی واجب ہوگی قلت و یجب العدۃ ایضا کما ہو مقتضی الخلوۃ الصحیحۃ (الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۵ - ۵۷ ط دار الاشاعت کراچی)

(۳) اور وہ جنون جو عقد نکاح کے بعد پیدا ہوگیا ہو اس کے متعلق امام محمد سے کوئی تصریح نہیں ہے لیکن مالکیہ کے مذہب میں اس کے متعلق یہ تصریح ہے کہ اگر نکاح کے بعد جنون ہو جائے تب بھی عورت کو دعویٰ کا حق ہے کما فی المدونۃ ص ۱۹۶ ج ۳ (الحیلۃ الناجزۃ بحث حکم زوجہ مجنون بسبب ضروری ص ۵۶ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

(۴) زوجہ مجنون کی عدت کا حکم یہ ہے کہ تفریق قبل خلوت میں عدت واجب نہیں اور بعد خلوت میں واجب ہے (الحیلۃ الناجزۃ بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

عورت مذکورہ اپنے خاوند کے گھر سے اس وجہ سے نکل آئی ہے کہ وہ اس کو دیوانگی کی وجہ سے مارتا پیٹتا ہے عورت مذکورہ نان و نفقہ سے بھی تنگ ہے کیونکہ ماں باپ اس کے بہت تنگ ہیں بغیر خاوند کے عورت مذکورہ کا گزارہ نہیں ہو سکتا اس صورت میں کیا عورت مذکورہ بغیر طلاق اپنے خاوند سودائی کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟ آیا اس کے لئے شریعت میں کوئی طریقہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا ہے یا نہیں ؟ **المستفتی** نمبر ۱۹۲۵ چودھری غلام رسول (گوجرالہ)

۲۶ شعبان ۱۳۵۶ھ م یکم نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب [illegible]) یہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرالے تو دوسری جگہ نکاح بعد عدت کر سکتی ہے جب تک فسخ نکاح نہ ہو دوسری جگہ نکاح جائز نہیں ہے (۱)(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## مجنون کی بیوی کے لئے نان و نفقہ نہیں اور زنا کا بھی خطرہ ہے، تو دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال) (۱) ایک عورت کو اس کے خاوند نے (جس کو مرض مالیخولیا کی تقریباً ۱۶ سال سے شکایت ہے اور جو چرس بھنگ پینے کا بھی عادی ہے) گھر سے نکال دیا اور خود فقیرانہ زندگی بسر کرنی شروع کردی عورت مذکورہ عرصہ پانچ سال سے اپنے والدین کے پاس ٹھہری اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کا وجہ عورت مذکورہ کے والدین برداشت کرتے رہے اس عرصہ میں اسکے خاوند نے اس عورت کو لانے کی کوئی تجویز نہیں کی اسی عرصہ میں عورت مذکورہ کے والدین کا انتقال ہو گیا عورت مذکور اس گاؤں کے نمبردار کے کہنے پر اپنے بال بچوں سمیت اپنے خاوند کے گھر گئی اس کے خاوند نے اس کو پھر بھی تنگ کرنا شروع کیا اور کئی کئی دن تک نہ بچوں کو اور نہ اس عورت کو کھانے کو دیا خاوند مذکور دو ماہ ٹھہر کر پھر کہیں چلا گیا اور فقیرانہ لباس میں بھیک مانگتا رہا اور تین سال تک واپس نہ آیا اس کے جانے کے بعد ہی زمین قرض خواہوں نے لے لی عورت مذکور تین سال تک محنت مزدوری کر کے اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتی رہی تین سال کے بعد اس کا خاوند پھر واپس آیا اور عورت مذکور کو مار پیٹ کر کے گھر سے نکال دیا لوگوں کے کہنے سننے پر اس کو گھر آنے دیا گاؤں کے معتبر لوگوں نے اس کے خاوند کو سمجھایا کہ وہ اپنی بیوی کو ناحق

---

(۱) واذا كان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خيار لها كذا في الكافي قال محمد ان كان الجنون حادثا يؤجله سنة كالعنة ثم يخير المرأة بعد الحول اذا لم يبرأ وان كان مطبقا فهو كالجب وبه نأخذ كذا في الحاوي القدسي (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني عشر في العنين ۱ / ۵۲۶ ماجدية كوئته) وكذا في الحيلة الناجزة بحث حكم زوجه مجنون ص ۵۱ مطبوعه دار الاشاعت كراچي)

(۲) لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذا المعتدة كذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية كتاب النكاح الباب الثالث في بيان المحرمات القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ۱ / ۲۸۰ ط ماجدية كوئته)

تنگ نہ کرے لیکن وہ باز نہیں آیا اور پھر پہلے کی طرح گھر سے چلا گیا اور تقریباً دو سال تک لاپتہ رہا۔

(۲) عورت مذکور کے خاوند نے اس کے ساتھ مجامعت کرنی تقریباً عرصہ بارہ سال سے جب سے کہ وہ فقیر ہو گیا تھا بالکل ترک کر دی تھی یہ بات عورت مذکورہ کے بیان سے ثابت ہوتی ہے اس کا یہ بھی ثبوت ہے کہ اس کا چھوٹا بچہ تقریباً چودہ سال کا ہے اور نکاح ثانی کے بعد اس کی گود میں ایک لڑکی ہے۔

(۳) عورت مذکورہ نے اپنے خاوند کے ظلم و ستم سے تنگ آکر اپنے خاوند سے کہا کہ یا تو مجھے طلاق دے دو یا کھانے پینے کو دو اور میری جائز خواہشات کو بھی پورا کرو اس کے خاوند نے نان و نفقہ دینے سے بھی انکار کر دیا اور طلاق دینے سے بھی انکار کر دیا آخر کار وہ عورت تنگ ہو کر عیسائی ہو گئی اس کے عیسائی ہونے سے موجودہ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا پھر عورت مذکورہ عرصہ چھ ماہ کے بعد مسلمان ہو گئی اور پھر کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ نکاح کر لیا۔

(۴) کیا یہ نکاح جائز ہے یا کہ ناجائز؟

المستفتی نمبر ۲۱۲۶ چودھری محمد بخش صاحب (لائل پور)

۲۳ شوال ۱۳۵۶ھ م ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۵) اگر یہ واقعات صحیح ہیں جو سوال مذکورہ میں ہیں تو عورت کا نکاح ثانی صحیح ہو گیا۔(۱)

## پاگل کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) میرا شوہر بعارضہ صرع مدت سے بیمار ہے عرصہ ہفت سال علاج کیا گیا مگر آرام نہ ہوا اب دس ماہ سے مجنون ہو کر گھر سے نکل گیا ہے ڈاکٹر اور حکیم اس کو لاعلاج بتاتے ہیں میرے چھوٹے کمسن بچے ہیں بوجہ افلاس تنگ آگئی ہوں عمر کے لحاظ سے جوان ہوں۔

(جواب ۱۴۶) خاوند کے مجنون ہو جانے کی صورت میں حضرت امام محمدؒ کے قول کے موافق

---

(۱) اس لئے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح تو فوراً فسخ ہو گیا کما فی الدر المختار: وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ فلا ینقص عددا عاجل بلا قضاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضی عدة فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳، ۱۹۴ ط سعید کراتشی) لہذا صورت مسئولہ میں جب عورت عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح اس کے مجنون شوہر سے فوراً فسخ ہو گیا پھر جو یہ مسئلہ ہے کہ مرتدہ کو جبراً مسلمان کر کے شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کیا جائے یہ تو دار الاسلام میں ہو سکتا ہے نہ کہ دار الحرب میں اس لئے کہ دار الحرب میں جبر ممکن نہیں قاضی جبر کر سکیں اور اگر کسی طریقہ سے عورت کو شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا تو دوبارہ مرتد ہونے کا اندیشہ ہے لہذا ارتداد سے بچنے کے لئے روایت مشائخ بلخ پر عمل کرنا جائز اور احوط ہے (قوله ليس للمرتدة التزوج بغير زوجها) وظاهره ان لها التزوج بمن شاءت (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجهاد باب المرتد ۴/ ۲۵۳ ط سعید کراتشی) وکذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند ۸/ ۳۴۷ ط امدادیه ملتان)

ضرورت شدیدہ میں حاکم مجاز کو نکاح فسخ کر دینے کی گنجائش ہے(۱) لیکن حاکم مجاز سے حکم فسخ حاصل کرنے سے قبل دوسرا نکاح کر لینا جائز نہیں۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## شادی کے بعد شوہر دیوانہ ہو گیا تو بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کرا سکتی ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص بصحت عقل و تندرستی بدن تقریباً تین چار برس اپنی منکوحہ کے ساتھ بسر کرتا رہا چنانچہ اسی زوجہ سے اس کا ہفت سالہ لڑکا بھی ہے پھر وہ شخص مجنون ہو گیا اور چھ برس سے مجنون ہے اس کے ورثا نے باقاعدہ اس کا علاج بھی نہیں کرایا عورت جوان ہے اور زنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے کسی صورت سے اس کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۴۷) حضرت امام محمدؒ کے قول کے بموجب شوہر کے مجنون ہو جانے کی صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے مگر فسخ کے لئے حاکم مجاز کے فیصلہ کی ضرورت ہے وہ جنون حادث میں ایک سال کی مہلت بغرض علاج دیکر سال بھر کے بعد اگر جنون زائل نہ ہو تو عورت کے طلب پر نکاح فسخ کر سکتا ہے(۳) (یعنی ثالث مسلم فریقین) کو بھی حاصل ہوتا ہے(۴) لیکن حاکم یا حکم کے فیصلہ کے بغیر نکاح فسخ نہیں

---

(۱) ولا يتخير احدهما اى الزوجين بعيب الآخر فاحشا كجنون وجذام و برص ورتق و قرن وخالف الائمة الثلاثة في الخمسة لو بالزوج ولو قضى بالرد صح فتح (درمختار) وقال في الرد وظاهر ان اصلها و خالف الائمة الثلاثة في الخمسة مطلقا و محمد في الثلاثة الاول لو بالزوج كما يفهم من البحر وغيره (قوله ولو قضى بالرد صح) اى لو قضى به حاكم يراه فافاد انه مما يسوغ فيه الاجتهاد (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العنين وغيره ۳/ ۵۰۱ ط سعيد كراتشى) وقال في الهندية اذا كان بالزوجة عيب فلا خيار للزوج واذا كان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خيار لها كذا في الكافي' قال محمدؒ ان كان الجنون حادثا يؤجله سنة كالعنة ثم يخير المرأة بعد الحول اذا لم يبرأ وان كان مطبقا فهو كالجب وبه نأخذ كذا في الحاوي القدسي الفتاوى الهندية كتاب الطلاق' الباب الثاني عشر في العنين ۱/ ۵۲۶ ط ماجديه كوئته)

(۲) اس لئے کہ جب تک تفریق نہ ہو وہ عورت اسی مجنون شوہر کی بیوی ہے اور کسی کی بیوی سے نکاح کرنا جائز نہیں لہذا دوسرا نکاح باطل ہے کما قال في الهندية لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية كتاب النكاح الباب الثالث في بيان المحرمات القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ۱/ ۲۸۰ ط ماجديه كوئته)

(۳) و اذا كان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خيار لها كذا في الكافي وقال محمدؒ ان كان الجنون حادثا يؤجله سنة كالعنة ثم يخير المرأة بعد الحول اذا لم يبرأ وان كان مطبقا فهو كالجب و به نأخذ كذا في الحاوي القدسي (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق الباب الثاني عشر في العنين ۱/ ۵۲۶ ط ماجديه كوئته)

(۴) واما المحكم فشرطه اهلية القضاء و يقضي فيما سوى الحدود والقصاص هامش رد المحتار ' كتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعيد كراتشى)

ہو سکتا(۱) **محمد کفایت اللہ غفر لہٗ، مدرسہ امینیہ، دہلی**

## شوہر کو جنون ہو، تو اس کی بیوی کو تفریق کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک شخص نوجوان ضلع جلپائی گوڑی کا باشندہ تقریباً ڈیڑھ سال سے مرض جنون میں مبتلا ہے ناداری کی وجہ سے کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر یا وید سے علاج کرانے کا اتفاق نہیں ہوا نہ سرکاری پاگل خانے میں بھیجا گیا جس سے مرض کے اچھے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کیا جاتا شخص مذکور کی بیوی نوجوانی اور مفلسی سے تنگ آکر مستفتی ہوئی کہ نکاح ثانی درست ہے یا نہیں بعض علماء نے مجرد پاگل ہونے اس کے شوہر کے نکاح سابق کو فسخ قرار دیکر نکاح ثانی کا فتویٰ دیدیا اور نکاح کر بھی دیا دوسرے علماء نے تا تحقیق عدم اثبات وادصحت، عدم جواز کا فتویٰ دیا اب دو جماعت ہو گئی ہے اور نااتفاقی کی خلیج وسیع تر ہوتی جا رہی ہے یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور عدم جواز نکاح کی صورت میں زانی اور زانیہ کو توبہ کے ساتھ ساتھ کیا کفارہ ادا کرنا چاہئے؟

(جواب ۱۴۸) جب کہ ڈیڑھ سال سے زوج جنون میں مبتلا ہے اور اس مدت میں افاقہ نہ ہوا تو بغیر مزید انتظار کے امام محمدؒ کے قول کے بموجب تفریق جائز ہے(۲) مگر حکم تفریق کے لئے حاکم با اختیار یا حکم کا فیصلہ ضروری ہے نیز حکم تفریق کے بعد عدت بھی گزارنی ہوگی (اگر عورت مدخول بہا تھی) یہ مراتب پورے کر لئے گئے تو نکاح ثانی درست ہوا ورنہ ناجائز(۳) ناجائز ہونے کی صورت میں تفریق یا تجدید ضروری ہے اور گزشتہ کی تلافی کے لئے صرف توبہ کافی ہے کوئی کفارہ لازم نہیں۔(۴) **محمد کفایت اللہ غفر لہٗ**

## شوہر کو جذام کی بیماری ہو، تو بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) میری شادی میرے والد نے صغر سنی میں شیخ نصیر الدین سے کر دی تھی کہ میرے شوہر کو

---

(۱) اس لئے کہ بغیر قضاء حاکم کے نکاح فسخ نہیں ہوگا اور وہ عورت بدستور اسی مجنون کے نکاح میں ہے لہذا کسی کی بیوی سے جب تک وہ اس کے عقد نکاح میں ہے نکاح کرنا شرعاً درست نہیں اور دوسرا نکاح منعقد بھی نہیں ہوگا کما قال فی الرد **اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا** (ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق باب العدۃ ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراتشی)

(۲) **قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجلہ سنۃ کالعنۃ ثم یتخیر المرأۃ بعد الحول اذا لم یبرأ و ان کان مطبقا فھو کالجب و بہ ناخذ کذا فی الحاوی القدسی** (الفتاوی الھندیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العنین ۱/ ۵۲۶ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۱ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۴) **کما ورد فی الحدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ** (رواہ ابن ماجہ فی سننہ باب ذکر التوبۃ ص ۳۲۳ ط مکتبہ میر محمد کراتشی)۔

جذام کا مرض لاحق ہوا اب میں عرصہ تین برس سے بیٹھی ہوں اور اپنے والد کے گھر زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں مجھے اپنے شوہر کے ساتھ رہنا منظور نہیں کیونکہ وہ مرض ناقابل علاج میں گرفتار ہے اور عرصہ چار برس سے اپنی سسرال نہیں گئی نہ جانے کے لئے تیار ہوں طلاق مانگتی ہوں تو طلاق نہیں دیتا اور میں خلع کی استطاعت نہیں رکھتی۔

**(جواب ۱۴۹)** جذامی شوہر کی بیوی حاکم بااختیار کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دے کر حکم فسخ حاصل کر سکتی ہے حاکم امام محمد کے قول کے بموجب نکاح کو فسخ کر سکتا ہے(۱) اور بعد حصول حکم فسخ عدت پوری کرکے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے(۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

## شوہر کتنا ہی سخت بیمار ہو اس صورت میں بھی عورت پر خود بخود طلاق نہیں پڑتی

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء)

**(سوال)** زید عرصے سے مرگی میں مبتلا ہے اور مرض کی وجہ سے ایک سال سے اس کی زبان بند ہے بول نہیں سکتا ایک عالم نے فتویٰ دیا کہ زید کی زوجہ کو طلاق ہوگئی کیونکہ اس قدر مریض کا نکاح نہیں رہ سکتا اس فتویٰ کو حق سمجھ کر اس کی بیوی کا دوسری جگہ نکاح کر دیا گیا۔

**(جواب ۱۵۰)** شوہر کے مریض ہونے کی صورت میں خود بخود طلاق نہیں پڑ جاتی خواہ کتنا ہی سخت مرض ہو پس صورت مسئولہ میں یہ نکاح جو بدون طلاق کے پڑھا دیا گیا صحیح نہیں ہوا(۳) اور جس نے اس نکاح کے جواز کا فتویٰ دیا اس نے سخت غلطی کی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) وان كان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خيار لها عند ابي حنيفة و ابي يوسف وقال محمد لها الخيار دفعا للضرر عنها كما في الجب والعنة بخلاف جانبه لانه متمكن من دفع الضرر بالطلاق (الهداية، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره ۲/۴۲۲ ط شركة علمية ملتان)

(۲) اذا طلق الرجل امرأته طلاقا بائنا او ثلاثا او وقعت الفرقة بينهما بغير طلاق و هي حرة ممن تحيض فعدتها ثلاثة اقراء سواء كانت الحرة مسلمة او كتابية كذا في السراج الوهاج ثم قال بعد صفحة لو كانت المعتدة بالحيض و نفس الانقطاع في الحيضة الثالثة تبطل الرجعة - و يجوز لها ان تتزوج بآخر ان كان قد طلقها (الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة ۱/۵۲۷، ۵۲۸ ط ماجدية كوئته)

(۳) اس لئے کہ مرض کتنا ہی سخت ہو جب تک شوہر بیوی کو طلاق نہیں دیتا بیوی پر خود بخود طلاق نہیں پڑتی ہاں بعض مرض ایسے ہیں جیسے کہ جنون، جذام اور برص جن کی وجہ سے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے مذہب کے مطابق عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اور وہ قاضی یا جماعت المسلمین (پنچایت) کے ذریعے سے یہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے کما هو في كتب الفقه اور جب طلاق نہیں پڑی تو دونوں کا نکاح برقرار رہا اس لئے دوسرا نکاح کرنا شرعاً جائز نہیں بلکہ باطل ہے کما في الدر المختار كل صلح بعد صلح فالثاني باطل كذا النكاح بعد النكاح والاصل ان كل عقد اعيد فالثاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الصلح ۵/۶۳۶ ط سعيد كراتشي) وقال في الهندية: لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ۱/۲۸۰ ط ماجدية كوئته)

# فصل نہم

## زوج کا ظلم و زیادتی

### ظالم شوہر سے نجات کی کیا صورت ہے؟

(سوال) مجبور و بے کس عورتیں جو شوہروں کی ہر قسم کی زیادتی اور ظلم برداشت کرتی ہیں ان کے لئے خلاصی کی شرعاً کوئی صورت ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۵۰۰ محمد شبیر جھوٹی (بنارس) ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۱۶ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۱) مظلوم عورتوں کو ظالم شوہروں کے پنجہ ظلم سے چھڑانے کے لئے ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش ہونے والا تھا مگر ابھی تک اس کے متعلق کوئی تسلی بخش صورت نہیں نکلی ہے کوشش کی جارہی ہے کہ ایسا قانون بن جائے اور مالکی مذہب کے موافق نکاح فسخ کیا جاسکے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

### جو شخص اپنی بیوی کو ایذاء دے اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی عمر پچیس چھبیس سال جس کی شادی کو عرصہ دس بارہ سال کا ہو چکا دوران شادی میں خاوند نے طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں اور اب عرصہ پانچ سال سے مطلق خبر نہیں لی ایک لڑکی بھی جس کی عمر قریب پانچ چھ سال کی ہے اس کے پاس رہتی ہے کئی مرتبہ اس کے شوہر سے کہا گیا کہ اپنی بیوی کو لے جاؤ یا فیصلہ کر دو مگر وہ کسی طرح رضامند نہ ہوا بلکہ اور یہ سمجھ گیا کہ نہ میں رکھوں نہ میں چھوڑوں لڑکی کی عمر اس قابل نہیں کہ وہ بیٹھی رہے اب تک اس نے محنت مزدوری سے گزاری اس نے فعل مختاری کی درخواست دی تھی جو کہ منظور ہو گئی وہ چاہتی ہے کہ کہیں بیٹھ کر بقایا زندگی بسر کروں اب جناب سے التماس ہے کہ جناب بذریعہ فتویٰ اجازت دیں کہ لڑکی کا اس حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۱۹ ایم نذیر حسین سوداگر چرم صدر بازار، دہلی۔

۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۲) عدالت سے خود اختیاری تو مل گئی اب اس کی ضرورت ہے کہ فریقین کسی کو ثالث بنادیں اور وہ تحقیقات کے بعد فسخ نکاح کا حکم کردے (۲) اور پھر عورت عدت پوری کرکے دوسرا نکاح

---

(۱) اس کے بعد [illegible] جس میں تفصیل کے ساتھ مظلوم عورتوں کی مشکلات کا شرعی حل [illegible]

(۲) تولية الخصمين حاكما يحكم بينهما وركنه لفظه الدال عليه مع قبول الآخر ذلك وشرطه من جهة المحكم بالكسر العقل لا الحرية والإسلام - وشرطه من جهة المحكم بالفتح صلاحيته للقضاء كما مر (درمختار) قوله كما مر - أي في باب [illegible] في قوله والمحكم كالقاضي (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب القضاء باب التحكيم ٥/ ٤٢٨ ط سعيد كراتشي)

کرلے اگر شوہر ثالثی پر آمادہ نہ ہو یعنی کسی کو ثالث نہ بنائے تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں فسخ نکاح کا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کرالے اگر مسلمان حاکم نکاح فسخ کرنے کا فیصلہ دیدے تو پھر بعد انقضائے عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جس عورت کا شوہر نہ اسے طلاق دے، نہ اپنے پاس رکھ کر نان و نفقہ اور حقوق زوجیت ادا کرے، تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے بھائی عمر کے بیٹے کے ساتھ کر دیا تھا جب وہ سسرال میں بھیجی گئی تو کچھ عرصہ کے بعد ساس وغیرہ نے اس کے ساتھ جھگڑا شروع کر دیا ہوتے ہوتے اس اثناء میں اس کی ساس و زید کے بھائی عمر نے زید کی لڑکی پر زنا کا الزام لگایا جس کو زید اور زید کے تمام طرفدار بہتان عظیم تصور کرتے ہیں لیکن عمر و عمر کے طرفدار اس کو حقیقت خیال کرتے ہیں اسی دن سے لڑکی زید کے گھر میں ہے جس کو عرصہ تین سال کا گزرنے والا ہے نہ تو وہ گھر سے لے جاتے اور نہ طلاق ہی دیتے ہیں بیچ میں لٹکائے ہوئے ہیں بہت دفعہ عمر کے پاس بڑے بڑے معزز آدمی بھیجے گئے کہ کوئی فیصلہ کرو مگر وہ کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔

المستفتی نمبر ۱۸۳۱ مستری عطاء اللہ اسعد لوہار - مسلم بازار - ڈیرہ اسماعیل خاں

۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ م ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۳) اگر خاوند زید کی لڑکی یعنی اپنی زوجہ کو آباد نہیں کرتا اور نہ طلاق دیتا ہے تو زید کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں دعویٰ کرکے نکاح کو فسخ کرالے حاکم بعد تحقیقات نکاح کو فسخ کر سکتا ہے بعد حصول حکم فسخ و انقضائے عدت دوسرا نکاح ہو سکے گا(۲) الزام زنا بھی موجب لعان ہے(۳) اور بعد لعان تفریق ہو سکتی ہے(۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) ہندوستان میں قاضی شرعی مقرر نہیں ہیں تو مسلمان حاکم جہاں قاضی شرعی موجود نہیں ان میں وہ مسلمان حاکم [illegible] حکومت کی طرف سے [illegible] مقدمات میں فیصلہ کا اختیار رکھتے ہیں اگر وہ شرعی قاعدہ کے موافق فیصلہ کریں تو ان کا حکم بھی قضاء قاضی کے قائم مقام ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر ولو كافرا ذكره مسكين وغيره (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب القضاء ٥/ ٣٦٨ ط سعيد كراتشي)

(۲) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ حکم زوجہ متعنت فی النفقہ ص ۷۳ ط دار الاشاعت کراچی

(۳) فمن قذف بصريح الزنا في دار الاسلام زوجته الحية بنكاح صحيح ولو في عدة الرجعي العفيفة عن فعل الزنا وتهمته لاعن (رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب اللعان ٣/ ٤٨٤، ٤٨٥ ط سعيد كراتشي)

(٤) ومن حكمه وجوب التفريق بينهما ووقوع البائن بهذا التفريق بحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب اللعان ٣/ ٤٨٣ ط سعيد كراتشي) لعان کے متعلق چونکہ دار الاسلام اور قاضی شرعی کی عدالت کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ کتب الفقہ میں مذکور ہے لہذا شرعی قاضی نہ ہونے کی وجہ سے لعان ثابت نہیں ہوا اس لئے اگر زوجین خود بخود لعان کر بھی لیں تو اس سے تفریق نہیں ہوگی اور طلاق نہیں پڑے گی بلکہ شوہر پر اس تہمت کے لگانے کا گناہ ضرور ہے گا اور دنیا میں اس وقت اس پر کوئی حکم مرتب نہیں ہوگا فقط

## نان و نفقہ نہ دینے اور حقوق زوجیت نہ ادا کرنے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(سوال) میں مسماۃ کرم جان عرصہ گیارہ سال سے مجھ کو میرے خاوند عبدالہادی نے گھر سے نکال دیا نکالنے پر میں اپنے بھائی کے گھر چلی آئی ہر چند معتبرین شہر سے میں نے صدا کی اور اپنے خاوند کے پاس جرگہ لے گئی کہ مجھے آباد کریں یا خرچہ دیں مگر میرا کوئی حیلہ کارگر نہ ہوا آخر کار میں نے عدالت میں دعوی دائر کیا میرا بھائی ایک مفلس شخص ہے میں نوجوان عورت ہوں خرچہ سے لاچار اگر شریعت محمدیہ کے علماء سے استدعا کرتی ہوں کہ کوئی صورت شریعت نے ہم بے کس و لاچار عورتوں کے لئے تجویز فرمائی ہے کہ اگر خاوند نان و نفقہ نہ دے اور عورت لاچار ہو تو کیا وہ عورت عندالشرع کسی حیلے سے مطلقہ ہو سکتی ہے؟ نفس امارہ بہت غالب ہے عرصہ کثیر کے بعد اب لاچار آکر استدعا کرتی ہوں اب صبر کا کام ختم ہو گیا ہے اگر شریعت کی وجہ سے طلاق ہو سکتی ہے تو برائے خدا میری جان کو اس آفت سے بچائیں اگر کوئی جائیداد ہوتی تو گزارہ کرتی۔

المستفتی نمبر ۲۰۲۸ مستری فضل الٰہی (ضلع کیمل پور) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۴) اگر شوہر بیوی کو آباد نہیں کرتا اور طلاق بھی نہیں دیتا تو عورت کو کوئی حاکم مجاز با اختیار جرگہ یا با اختیار قاضی نکاح فسخ کر کے خاوند کے ظلم سے بچا سکتا ہے با اختیار حاکم یا جرگہ یا قاضی نکاح فسخ کر دے تو فسخ صحیح ہے(۱) اور پھر عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکے گی(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## شوہر کے ظلم و زیادتی کی صورت میں بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) خادمہ ایک مالگذار کی دختر ہے قریباً ۱۵ برس کی عمر میں میرا عقد کیا گیا میں اپنے خاوند کے پاس ۴-۵ سال رہی اس وقت میری عمر قریباً بیس سال کی ہے اسی درمیان یعنی بمدت زوجیت میرے خاوند نے مجھے طرح طرح کی ایذاء و تکلیفیں پہنچیں اور دوسرے شخص سے میری آبرو ریزی کرانے کی کوشش کی اور کہا کہ تو میرے کام کی نہیں ان سختیوں اور وجوہات سے میں اسے چھوڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر آگئی ہوں میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے طلاق دیدے مگر وہ مجھے طلاق نہیں دیتا میں اس سے ڈیڑھ سال سے علیحدہ ہوں میں اس شخص کے گھر بالکل نہیں جانا چاہتی میری جوانی کی عمر ہے مجھ سے برداشت بھی نہیں ہو سکتی بغیر طلاق کے میں دوسرا نکاح بھی نہیں کر سکتی اس لئے حضور کی خدمت

---

(۱) اس صورت میں ضرورت شدیدہ معلوم ہونے کی وجہ سے مذہب مالکیہ کے مطابق فتویٰ دیا گیا ہے جس کی پوری تفصیل رسالہ "الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ" مصنفہ حضرت تھانوی میں حکم زوجہ متعنت فی النفقہ ص ۷۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی میں درج ہے۔

(۲) لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذلک المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاوی الہندیۃ' کتاب النکاح' الباب الثالث فی بیان المحرمات' القسم السادس المحرمات التی یتعلق بھا حق الغیر ۱/ ۲۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

میں ملتجی ہوں کہ مجھے شرعی حکم مرحمت فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۱۸۷ الہی بی ولد عبدالہادی (چھپیدوازہ)

۴ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۱۶ جنوری ۱۹۳۸ء

**(جواب ۱۵۵)** اگر شوہر کے مظالم ناقابل برداشت ہوں اور وہ طلاق بھی نہ دے اور عورت کی عصمت خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے اور بعد حصول فسخ وانقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ حیا سوز سلوک کرتا ہے بد اخلاقی سے پیش آتا ہے اور ایذاء پہنچاتا ہے تو وہ عورت کیا کرے؟

**(سوال)** میری شادی یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو آج تین سال ہوتے ہیں مسمی محمد غیوث ولد فتح محمد قوم پٹھان پیشہ ملازمت سے ہوئی تھی شوہر نے ایک ہزار کا مہر سادہ مع بیس روپے خرچہ پاندان وغیرہ کے ساتھ ان شرائط سے تحریر کیا تھا کہ وہ میری والدہ کے گھر میرے ساتھ رہے گا اور خود مجھے کہیں دہلی سے باہر یا دوسرے محلہ میں نہیں لے جائے گا اور مجھ سے اخلاق سے پیش آئے گا اس نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ وہ کنوارا ہے اور اس سے پیشتر اس کی شادی نہیں ہوئی ہے حالانکہ میری شادی کے بعد معلوم ہوا کہ یہ سراسر دھوکہ تھا وہ شادی شدہ ہے شادی ہونے کے بعد وہ مجھ سے حیا سوز سلوک کرتا رہا اور بد اخلاقی سے پیش آتا رہا طرح طرح کے فریب کر کے میرا ذاتی زیور اور روپیہ عیاشی میں برباد کرتا رہا اور مجھ سے ناخوش رہا اور مجھ سے بے پروا ہو گیا۔ مجھے وہ ملتان لے جانا چاہتا تھا مگر میں اس کے چال چلن سے پہلے سے خائف تھی کہ مجھے خطرہ لاحق تھا میں نہیں گئی کیونکہ وہ مجھے فروخت کرنا چاہتا تھا بعد ازیں اس نے میری والدہ پر اور مجھ پر مقدمہ چلایا کہ اس کا فرنیچر وغیرہ ہم نے ضائع کر دیا ہے مقدمہ ہمارے حق میں رہا اور خارج ہو گیا میرے والد بزرگوار رخصت ہو چکے ہیں صرف میری ماں میری وارث ہے میں شوہر مذکور کے گھر میں نہیں رہنا چاہتی اور وہ مجھے طلاق نہیں دینا چاہتا بلکہ کافی رقم طلاق دینے کی طلب کرتا ہے حالانکہ قانوناً مہر اور خرچہ تین سال کا میں اس سے وصول کر سکتی ہوں مگر بوجہ غربت اور اپنی عزت کے کچھ نہیں کر سکتی ایک مسلمان عورت کی حیثیت سے سخت پریشان ہوں۔

المستفتی نمبر ۲۲۸۲ منور خانم بنت تاج حسین دریبہ دہلی

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۳ جون ۱۹۳۸ء

**(جواب ۱۵۶)** اگر واقعات مذکورہ سوال صحیح ہیں تو عورت کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے۔ رسالہ الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ تحت حکم زوجہ متعنت فی النفقہ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

میں درخواست دیکر اپنا نکاح فسخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## (۱) نکاح کے وقت جو شرط لگائی گئی اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟
## (۲) شرائط لکھنے کے بعد ان پر عمل نہ کرنے سے بیوی پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟

(سوال) (۱) عورت وقت عقد نابالغ تھی اہل برادری نے نابالغ کا چال چلن خراب معلوم کر کے اس سے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ اگر میں اپنا چال چلن ایک سال کے اندر درست نہ کرسکوں تو میری زوجہ واس کے وارثان کو اختیار ہوگا کہ وہ دوسری جگہ منسوب کرلیں مجھ کو کسی قسم کا عذر نہ ہوگا اس اقرار نامہ کو تین سال گزر گئے ہیں اب اسلامی پنچایت میں مسماۃ کی درخواست پیش ہے کہ اس شخص سے میرا مشروط نکاح نابالغی میں ہوا تھا وہ شرط پوری نہ ہوئی لہذا مجھے دوسرے عقد کی اجازت دی جائے ایسی صورت میں آپ کا کیا حکم ہے؟ شہادت پیش کردہ سے فیصلہ دیا جائے کیا اس وقت تک بدچلنی ثابت ہے بس ایسی شرط کی بابت [illegible] مطلع فرمایا جاوے محررہ پنچایت اسلامی گوالیار نمبر ۵۵ ۱۱ ۳ مئی ۱۹۳۱ء

(۲) ایک عورت کے شوہر نے وقت شادی چند معاہدات کے ساتھ ایک دستاویز لکھی اور اس میں یہ شرط درج کی کہ اگر معاہدات کی پابندی میری جانب سے نہ ہو تو یہ دستاویز طلاق نامہ تصور کی جاوے شادی کے بعد ہی شوہر بدچلن ہو گیا مسماۃ کی درخواست ہے کہ جب شوہر بدچلن ہے تو پھر دستاویز کی پابندی کون کرے لہذا مجھ کو دوسرے عقد کی اجازت دی جاوے اسلامی پنچایت نے شوہر مذکور کے نام گزٹ میں نوٹس شائع کرایا مگر نہ وہ حاضر ہوا اور نہ اس نے کوئی جواب دیا اس کا لاپتہ ہونا ثابت ہے تین چار سال سے لاپتہ ہے شہادت سے ثابت ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۹۹ سکریٹری اسلامی پنچایت (گوالیار) ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ م ۷ جون ۱۹۳۱ء

(جواب ۱۵۷) (۱) اقرار نامہ نکاح کے بعد تحریر کیا گیا ہو اور اس کی شرائط کی خلاف ورزی کی گئی ہو تو پنچایت کو حق ہے کہ وہ عورت کو شرائط اقرار نامہ کے ماتحت آزادی دے کہ وہ بعد عدت شرعیہ نکاح ثانی کرے۔(۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ " الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة" بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقة ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق ولا تصح إضافة الطلاق إلا أن يكون الحالف مالكا أو يضيفه إلى ملك [illegible] سبب ملك كالتزوج [illegible] لأجنبية [illegible] دخلت الدار فأنت طالق ثم نكحها فدخلت الدار لم تطلق لأن الحالف ليس [illegible] كتاب الطلاق باب الأيمان في الطلاق [illegible] في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱ / ۴۲۰ ط [illegible]

(۲) شوہر کے لاپتہ ہو جانے کی صورت میں عورت کا گزارہ ممکن نہ ہو یا اس کی عصمت خطرے میں ہو تو بورڈ کو حق ہے کہ وہ نکاح کو فسخ کر کے عورت کو آزادی دیدے اور عورت کو آزادی ملنے کے بعد عدت گزار کر نکاح ثانی کر لینا جائز ہو گا[۱]۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جس عورت کا شوہر اوباش' اغلام باز اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے' تو اس کی بیوی کیا کرے ؟

(سوال) (۱) درخواست کنندہ رابعہ بی زوجہ منظور عالم ساکن اسٹیٹ ریوان عرض کرتی ہے مدرسہ و فدویہ جو درخواست دے رہی ہے اس درخواست پر شرعاً میرا فیصلہ کیا جائے خدا اور رسول ﷺ نے حنفی، سنی کے لئے جو ارشاد کیا ہے۔

(۲) میرے شوہر منظور عالم میں ایک عیب تو یہ ہے کہ ان کو اغلام بازی کا شوق ہے وہ عورت سے محبت نہیں رکھتے میں نے ان کو تین سال تک سمجھایا کہ یہ بد فعل چھوڑ دے لیکن وہ نہیں چھوڑتے اس لئے میں ان سے بیزار ہوں اور ان کی زوجیت میں رہنا نہیں چاہتی اس بات پر شرعاً فیصلہ چاہتی ہوں۔

(۳) میرے بیاہتا خاوند نے مبلغ گیارہ سو پچیس روپے جو مہر کا دیا تھا اس کا زیور بنا دیا تھا وہ زیور جناب منظور عالم صاحب کے مکان سے چوری چلا گیا اب میرے پاس ایک پیسہ تک نہیں ہے مجھ کو دو دو تین روز کا فاقہ گزرتا ہے اور میرا ایک بچہ نابالغ جو بیاہتا خاوند کی طرف سے ہے ہم ماں بچے بھوکے مرتے ہیں کوئی پرسان حال نہیں ہے موجودہ خاوند سے کھانے پینے کو مانگتی ہوں تو کوئی جواب نہیں ملتا وہ خاوند مجھ کو پینے نہیں آتا نہ خرچ دیتا ہے ۱۳ ماہ گزرے خاوند بیوی سے بے فکر ہو کر بیٹھ گئے ہیں ایسے خاوند پر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے ؟

(۴) اگر علمائے دین نے اس معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا تو اب میں علمائے دین کے سامنے قسم کھا کر قرآن شریف کی کہتی ہوں کہ میں اس پیٹ کے لئے چاہے عیسائی بن جاؤں یا آریہ پھر مجھ پر آپ لوگ کوئی بدنامی نہ دینا میں حرام کر کے پیٹ بھرنا نہیں چاہتی فاقہ میں دن نکل جائیں اگر اسلامی فیصلہ نہ ہو گا تو عیسائی بن جاؤں گی یا آریہ حرام نہیں کروں گی اس لئے اپنی درخواست علمائے دین کے سامنے پیش کرتی ہوں جو سچا حکم خدا اور رسول کا ہو وہ حکم پندرہ دن کے اندر دیجئے ورنہ کوئی جواب نہ ملنے پر اسلامی دعوے سے علیحدہ ہو جاؤں گی پھر مجھے کوئی بدنامی نہ دینا۔

**المستفتی نمبر ۲۳۳۰ رابعہ بی زوجہ منظور عالم بلاسپور (سی پی)**

**۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۱ جون ۱۹۳۸ء**

**(جواب ۱۵۸)** جب کہ خاوند اس قدر ستمگار اور ظالم ہے کہ بیوی بچے کو نفقہ نہیں دیتا اور نہ حقوق

---

[۱] ھکذا فی الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ- تحت حکم زوجہ غائب غیر مفقود ص ۷۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

زوجیت ادا کرتا ہے تو عورت کو حق ہے کہ وہ حاکم کے ہاں دعویٰ کرکے اپنا نکاح فسخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## دس سال تک جس شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا کیا جائے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک نوجوان شریف عورت شادی شدہ ہے مگر اس کا خاوند اس کو نہ تو گھر میں آباد کرتا ہے نہ اس کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہے۔ جس کو عرصہ دس سال کا گزر گیا ہے عورت کے والدین نادار ہیں جب اس سے طلاق طلب کی جاتی ہے تو چھ ہزار روپے طلب کرتا ہے۔

(جواب ۱۵۹) اس پر مہر اور نان نفقہ کی نالش کرکے دباؤ ڈالا جائے یا برادری وغیرہ کے دباؤ ڈال کر طلاق حاصل کی جائے، کیونکہ جب تک اس سے فیصلہ نہ کیا جائے دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔

محمد کفایت اللہ غفر لہ'

## جو شوہر عرصہ تیرہ چودہ سال سے بیوی کی خبر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء)

(سوال) مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر نے تیرہ چودہ سال سے ترک کر دیا ہے نہ اس کے خورد و نوش کا کفیل ہے اور نہ مکان کا بندوبست کرتا ہے اور نہ زر مہر دیتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔؟

---

(۱) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی
جہاں قاضی یا حاکم شرعی حکومت کی طرف سے نہ ہو وہاں مسلمانوں کی شرعی پنچایت بنائی جا سکتی ہے اور اس پنچایت کا فیصلہ شرعاً نافذ ہوگا۔

(۲) ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقھا ولو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررھا بغیبتہ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی بہ نفذ (درمختار) وفی الرد وفی فی غرر الاذکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائبا ممن مذھبہ التفریق بینھما اذا کان الزوج حاضرا وابی عن الطلاق (ھامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب النفقۃ ۳ / ۵۹۰ ط سعید کراتشی)

[illegible]

(۳) لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذلک المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاوی الہندیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التی یتعلق بہا حق الغیر ۱ / ۲۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(جواب ۱۶۰) جب کہ خاوند از راہ شرارت زوجہ کے خورد و نوش کا کفیل نہیں ہوتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو بذریعہ برادری یا حکومت کے اس کو طلاق دینے پر مجبور کرنا چاہیے، اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم با اختیار نکاح کے فسخ کا حکم دے سکتا ہے اور بعد حکم فسخ عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## ظالم شوہر جو بیوی کا جانی دشمن ہو اس سے نجات کی کیا صورت ہوگی؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک شوہر اور زوجہ کے درمیان سخت نزاع اور عداوت پیدا ہو گئی ہے شوہر نے عورت پر مقدمہ فوجداری ۴۹۸ تعزیرات ہند دائر کر کے اس کو اور اس کے آشنا کو قید بھی کرایا ہے اور حفظ امن دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کی بھی چارہ جوئی کی جا چکی ہے اب وہ عورت بوجہ خوف جان محنت مزدوری کر کے گزارہ کرتی ہے خاوند اس کو نہ خرچ دیتا ہے نہ طلاق بھی نہیں دیتا عورت جوان ہے اور خاوند بوڑھا ہے عورت اس سے طلاق حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے تبدیل مذہب کرنے کے لئے تیار ہے ہم نے اس کو روک رکھا ہے۔

(جواب ۱۶۱) اگر زوجین میں باہم اتفاق اور نباہ کی صورت نہیں ہے بلکہ عورت کو اپنی جان کا خوف ہے تو وہ کسی مسلمان حاکم با اختیار کے ذریعہ سے اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے اور بعد حصول حکم فسخ و انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) ویجب الطلاق لو فات الامساک بالمعروف (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳/۲۲۹ ط سعید کراتشی)

(۲) هکذا في الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة تحت حكم زوجه متعنت في النفقة ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت کراچی

(۳) اس سے پہلے فسخ نکاح اور بغیر عدت گزارے دوسرے نکاح شرعاً درست نہیں ہوتا کما في الهندية لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ۱/۲۸۰ ط ماجدية كوئٹه)

(۴) دیکھئے الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة تحت حكم زوجه متعنت في النفقة ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت کراچی

# فصل دہم

## تعدد ازدواج

### نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے اور اس کی وجہ سے عورت کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار نہیں

(سوال) ایک لڑکی کی شادی حالت نابالغی اس کی ماں اور بھائی نے اور قریبی رشتہ داروں نے ایک بالغ لڑکے سے کردی اور وداعگی تاہنوز نہ ہوئی اب لڑکی بالغ ہو چکی ہے شوہر نے بعد شادی ایک عیسائی عورت کو داخل اسلام کرکے نکاح کرلیا اس عورت سے تین بچے بھی ہو چکے ہیں ان حالات کو سن کر لڑکی اپنے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرتی ہے اور لڑکی کے وارثان بھی بھیجنے سے انکار کرتے ہیں اور خاوند طلاق دینے سے انکار کرتا ہے ایسی حالت میں لڑکی فسخ نکاح کا مطالبہ کرتی ہے اس کے لئے شریعت اسلامیہ کیا طریقہ بتلاتی ہے؟

المستفتی عبدالرحمن محمد [illegible] نصیر آباد (راجپوتانہ) ۱۹ جنوری ۱۹۵۱ء

(جواب ۱۶۲) دوسرا نکاح کرلینا تو طلاق کی وجہ نہیں بن سکتا، اگر اور کوئی معقول وجہ ہو تو اس کی وجہ پر عدالت میں مقدمہ کرکے نکاح فسخ کرایا جائے اور اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کردے تو پھر مسلمان پنچایت سے بھی فسخ کرایا جائے، (۲) مسلمان پنچایت بھی فسخ کردے تو لڑکی آزاد ہوگی اور دوسرا نکاح کرسکے گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

# فصل یازدہم

## حرمت مصاہرت

### بیوی شوہر کے بیٹے کے ساتھ زنا کا دعوی کرتی ہے اور لڑکا انکار کرتا ہے، مگر شرعی گواہ موجود نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) میری دوسری بیوی ایک بدمعاش آدمی سے مل کر جھوٹا الزام خاوند کے اوپر لگا کر نکاح فسخ

---

(۱) اس لئے کہ نکاح ثانی جائز اور مستحب ہے اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت ہے اس کو وجہ عدم رضا قوی و عیب جاننا جہالت اور بے دینی اور سخت گناہ ہے۔ قال اللہ عزوجل فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و ربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم ذلک ادنی الا تعولوا (النساء ۳)

(۲) اس لئے کہ قضاء قاضی کے لئے مسلم ہونا شرط ہے کما فی رد المحتار و مقتضاہ ان تقلید الکافر لا یصح و ان اسلم قال فی البحر وبہ علم ان تقلید الکافر صحیح و ان لم یصح قضاؤہ علی المسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار، کتاب القضاء ۵/۳۵۴ ط سعید کراتشی)

کرنے کا دعویٰ کرتی ہے کہتی ہے کہ سوتیلے لڑکے نے میرے ساتھ زنا کیا ہے وہ اپنی ہی زبان سے ثابت کرتی ہے موقع کی کوئی شہادت نہیں نہ خاوند نے اپنی زبان سے اس کو کوئی تہمت نہیں دی نہ ثابت ہوئی ہے اور نہ اس سوتیلے لڑکے کی زبان سے ثابت ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ میری ماں ہے اور زنا کوئی نہیں ہوا یہ صرف جعل کرتی ہے آپ لکھیں کہ نکاح جائز ہے یا حرام ہے اور فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ خاوند اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا اپنے گھر آباد کرنا چاہتا ہے یہ فریب سے نکلنا چاہتی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۹۸۳ چراغ دین بلاسپور (شملہ) ۲۹ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۴ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۳) اگر عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے شوہر کے لڑکے نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ لڑکا انکار کرتا ہے تو عورت کا قول معتبر نہیں اس کو لازم ہے کہ یا تو چار گواہ چشم دید پیش کرے جو زنا کی چشم دید گواہی دیں (۱) ورنہ یہ عورت خود تہمت لگانے کی سزا پائے گی (۲) اگر چار گواہ زنا کی گواہی دینے والے نہ ہوں اور شوہر زنا کو تسلیم نہ کرے تو نکاح فسخ نہیں ہو سکتا (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## فصل دوازدہم

## ارتداد

### بیوی مرتد ہو کر پھر مسلمان ہو جائے' تو کیا حکم ہے ؟

(سوال) پہلے ایک عورت مسلمان تھی پھر وہ ایک مرد مسلمان کے ہمراہ بھاگ آئی اور بھاگ کر آریہ سماج میں دونوں مرد و زن داخل ہو گئے عرصہ دو یا تین سال کا ہوا کہ دو تین بچے پیدا ہوئے اس کے بعد وہ دونوں شخص کہتے ہیں کہ ہم فیروزپور پنجاب میں دونوں شخص مسلمان ہو گئے اب ان کا نکاح ہوا اور اس

---

(۱) الشهادة على مراتب منها الشهادة في الزنا يعتبر فيها اربعة من الرجال لقوله تعالى "واللاتي ياتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهن اربعة منكم" (الهداية' كتاب الشهادة ۳ / ۱۵٤ ط شركه علميه ملتان)

(۲) وإذا قذف الرجل رجلا او امراة محصنة بصريح الزنا وطالب المقذوف بالحد حده الحاكم ثمانين سوطا ان كان حرا لقوله تعالى " والذين يرمون المحصنات" الى ان قال " فاجلدوهم ثمانين جلدة" الاية المراد بالرمي الرمي بالزنا بالاجماع و في النص اشارة اليه وهو اشتراط اربعة من الشهداء اذهو مختص بالزنا (الهداية' كتاب الحدود' باب حد القذف ۲ / ۵۲۹ ط شركة علميه ملتان)

(۳) وإن ادعت الشهوة في تقبيله او تقبيلها ابنه وانكرها الرجل فهو مصدق لا هي (درمختار) وقال في الرد قوله ان ادعت الشهوة في تقبيله ) اي ادعت الزوجة انه قبل احد اصولها او فروعها بشهوة اوان احد اصولها او فروعها قبلها بشهوة - (قوله فهو مصدق) لانه ينكر ثبوت الحرمة والقول للمنكر (هامش ردالمحتار مع الدر المختار' كتاب النكاح' فصل في المحرمات ۳/ ۳٦ ط سعيد كراتشي )

عورت کا پہلا خاوند حیات ہے اور اب یہ پوچھنا ہے کہ جتنے اشخاص اس نکاح کے اندر تھے ان سب کا نکاح ٹوٹ گیا۔ **المستفتی** نمبر ۲۰۰۰ عبدالعزیز محمد نگر صوبہ دہلی

**۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء**

**(جواب ۱٦٤)** عورت کے مرتد ہونے کی وجہ سے پہلے خاوند کا نکاح ٹوٹ گیا(۱) اور اب دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد عورت اور اس شخص کو جو گنہگار ہوا تعزیر اسلامی حکومت دے سکتی تھی اور مجبور کر سکتی تھی کہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرے (۲) لیکن اب اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے عورت نے اس شخص سے جو نکاح کیا ہے یہ نکاح منعقد ہو گیا(۳) اور اس میں شریک ہونے والے مجرم نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے نکاح ٹوٹے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## (۱) کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے
## (۲) خدا اور رسول کو نہیں ماننے کی کہنے سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟
## (۳) دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے یا نہیں؟
## (۴) اب اگر شوہر بیوی کو رکھنا نہیں چاہتا تو طلاق دینا ضروری ہے یا انہیں کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو گیا؟

**(سوال)** (۱) ایک شخص نے دوران گفتگو میں کہا کہ شریعت ظاہر کی توہین کی غرض سے زبان سے یہ جملہ فلاں داخل ارتداد ہے یا نہیں اگر داخل ارتداد ہے تو ارکان ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہیں؟

(۲) ایک عورت جس کا سن ۲۰ سال ہے اور اس سے پہلے دو شوہروں سے یکے بعد دیگرے طلاق خود حاصل کرنے کے بعد اب تیسرا نکاح کیا ہے اور تیسرے شوہر کے گھر سے اپنی ماں کے گھر خوشی گئی اور وہاں کچھ دن رہ کر اس شوہر کے پاس آنے سے بصد انکار کچھ دن تک کرتی رہی لیکن ماں بہن وغیرہ کے سمجھانے سے اس شرط پر شوہر کے پاس آنے کا اقرار کیا کہ چلی تو جاؤں گی مگر نعوذ باللہ

---

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ فلا ینقص عددا عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۲) ویجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لها بمهر یسیر کدینار وعلیه الفتوی ولوالجیة (در مختار) وقال فی الرد (قوله علی تجدید النکاح) فلکل قاض ان یجدده بمهر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغیره بعد اسلامها ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج ذلک اما لو سکت او ترکه صریحا فانها لا تجبر وتزوج من غیره لانه ترک حقه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/۱۹٤ ط سعید کراتشی)

(۳) وظاهره ان لها التزوج بمن شاءت (هامش رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد ٤/۲۵۳ ط سعید کراتشی) دار الحرب میں شامیہ کی اس عبارت پر عمل کیا جائے گا کیونکہ دار الحرب میں جبر علی الاسلام، تجدید نکاح ممکن نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی کو اس پر قدرت نہیں ہے۔

خدا اور رسول کو نہیں مانوں گی جب اس نے کلمات مذکورہ پر لعن کیا تو دوسرے دن توبہ کر کے شوہر کے گھر آئی شوہر سے نہ کوئی جھگڑا تھا اور نہ شوہر کو کلمات مذکورہ کا علم تھا اس لئے یکجائی بھی ہو گئی اسکے بعد کلمات مذکورہ کا شوہر کو علم ہوا دریافت طلب بات یہ ہے کہ شوہر بلا علم کلمات مذکور مرتکب فعل یکجائی ہو ہوا اس کی وجہ سے کسی سزا کا مستحق ہوا یا نہیں اگر ہوا تو کیا صورت اس سے براءت کی ہے۔

(۳) اب اس عورت پر تجدید نکاح لازم ہے یا نہیں؟

(۴) اور اگر شوہر اس کو اپنی زوجیت میں اب نہ رکھنا چاہتا ہو تو جدید طلاق کی ضرورت ہے یا صرف وہی کلمات ارتداد علیحدگی کے لئے کافی ہیں

المستفتی نمبر ۲۰۱۰ شجاعت حسین صاحب (آرہ) ۹ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۱۶۵)** (۱) ہاں اس کلام کے ظاہری معنی ارتداد کے موجب ہیں اور ان کے کہنے سے کہنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے پس اس کو توبہ کرنا لازم اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے(۱)

(۲) شوہر پر کوئی گناہ اور مواخذہ نہیں ہے(۲)

(۳) عورت کے ان کلمات کی بناء پر تجدید نکاح احتیاطاً لازم ہے۔(۳)

(۴) جدید طلاق کی ضرورت تو نہیں مگر طلاق دے دینا احتیاطاً بہتر ہے۔(۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

---

(۱) ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل و النکاح و اولادہ اولاد زنا و ما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار و التوبة و تجدید النکاح (درمختار) وقال فی الرد (قولہ و اولادہ اولاد الزنا) کذا فی فصول العمادی لکن ذکر فی نور العین ویجدد بینہما النکاح ان رضیت زوجتہ بالعود الیہ والا فلا تجبر والمولود بینہما قبل تجدید النکاح بالوطئ بعد الردة یثبت نسبہ منہ لکن یکون زنا (قولہ والتوبة) ای تجدید الاسلام (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد، باب المرتد ۴/۲۴۷ ط سعید کراتشی)

(۲) اس لئے کہ شوہر کو بیوی کے متعلق معلوم نہیں تھا کہ اس نے یہ کلمات کہے ہیں لہٰذا علم نہ ہونے کی وجہ سے مواخذہ نہیں۔

(۳) (قولہ و تجدید النکاح) ای احتیاطا کما فی الفصول العمادیة - و قولہ احتیاطا ای یأمرہ المفتی بالتجدید لیکون وطؤہ حلالا باالاتفاق (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد، باب المرتد ۴/۲۴۷ ط سعید کراتشی)

(۴) اس لئے کہ ارتداد سے نکاح فوراً فوت ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدہما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراتشی) مگر احتیاطاً طلاق دے دینا بہتر اس لئے ہے کہ کلمہ خدا اور رسول کو نہیں مانوں گی کہتے وقت اگر عورت کی نیت یہ نہیں تھی بلکہ اس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہو تو قضاءً اگرچہ اس کی تصدیق نہیں ہوگی لیکن دیانۃً اس کی تصدیق کی جائے گی اور جب اس کی اس نیت کی تصدیق کر لی تو خود اس نیت سے یہ خطا ہونے سے نکاح پر کوئی اثر نہیں ہوا اسی لئے احتیاطاً طلاق دے دینا بہتر ہے۔

## شوہر قادیانی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۹ اگست ۲۹ء)

(سوال) زید قادیانی ہو گیا ہے اس کی منکوحہ بیوی بوجہ غیرت و اسلامی حمیت اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اور نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے۔

(جواب ۱۶۶) مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین کے متعلق جمہور علمائے اسلام کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے کہ یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے کفر کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل ہیں جو اسلام کے قطعی اور یقینی مسائل ہیں انہوں نے انکار کیا ہے یا کچھ تاویلات باطلہ کی ہیں جو کفر سے کم نہیں ہو سکتیں - مثلاً حضور خاتم النبیین والمرسلین ﷺ کے ختم نبوت سے انکار کرنا حالانکہ ختم نبوت کا مسئلہ قطعی اجماعی ہے مرزا صاحب کا دعوائے نبوت دعوائے رسالت دعوائے معجزات وغیرہ توہین انبیاء علیہم السلام کی تکفیر امت محمدیہ کہ ان کے نزدیک تمام غیر احمدی مسلمان کافر ہیں اس بناء پر کوئی مسلم عورت کسی قادیانی کے نکاح میں نہیں رہ سکتی شوہر کے قادیانی ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے (۱) اور ریاستی کورٹ بہاولپور سے فسخ نکاح کے فیصلے بھی ہو چکے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

## کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دینا کفر میں داخل ہے یا نہیں؟

(سوال) ہندہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ تو عیسائی ہو جا اس نے کہا کہ میں راضی ہوں یا کسی شخص نے کسی دوسرے سے یوں کہا کہ ہندہ سے کہہ دو کہ وہ عیسائی ہو جائے اس طرح کسی عورت کو عیسائی بننے کی ترغیب دینا یا اس کو عیسائی بنانے کے لئے کسی سے مشورہ کرنا یہ تمام امور شرعاً کیسے ہیں؟ یہ لوگ مرتد ہیں یا نہیں؟ ان کے نکاح باقی رہے یا نہیں؟ اگر نکاح ٹوٹ گئے تو عدت گزارنی ضروری ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۶۷) مرتد ہونا تو انتہائی جرم ہے مگر مرتد ہونے کا کسی کو مشورہ دینا ارتداد میں سعی کرنا یہ بھی کفر ہے جن لوگوں نے کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دیا یا مرتد بنانے کی سعی کی وہ خود بھی کافر ہو گئے (۲) ان کو اپنے ایمان کی تجدید اور توبہ کے ساتھ نکاح کی بھی تجدید کرنی چاہیے (۳) عدت کے اندر اور عدت کے بعد ہر صورت میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے فقط - محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

---

(۱) قادیانیوں کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے اور جب قادیانی کافر ہے تو شوہر کا قادیانی مذہب اختیار کرنا ارتداد ہے اور مرتد کا نکاح ارتداد سے فوراً فسخ ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار و ارتداد احدھما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۲) ومن امر امرأة بان ترتد کفر الآمر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد الزنا و ما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة و تجديد النكاح (درمختار) وقال فی الرد (قوله واولاده اولاد زنا) كذا في فصول العمادي لكن ذكر في (جاری ہے)

# فصل سیزدہم
# ولی کا سوء اختیار

**چچا زاد بھائی نے بحیثیت ولی نابالغہ کا نکاح کر دیا تو اس کے فسخ کا کیا طریقہ ہے؟**

(سوال) مولوی الٰہی بخش و شرف الدین باہم رشتہ دار تھے کہ مولوی الٰہی بخش کا دادا حقیقی اور شرف الدین کا باپ دونوں حقیقی بھائی تھے اور شرف الدین و مولوی الٰہی بخش آپس میں مخالف بہت رہتے تھے مولوی الٰہی بخش اور ان کے والد فوت ہو گئے اور مولوی الٰہی بخش کی لڑکیاں تین نابالغہ رہ گئیں اور ان کا متولی صرف مردوں میں سے شرف الدین ہی رہا اب ان لڑکیوں کے نکاح اپنے لڑکوں سے کر دیئے ہیں شرف الدین پہلے اس کے اور اب بھی مولوی الٰہی بخش کی زوجہ اور اولاد اور اس کے باپ وغیرہ سے بدسلوکی کرتا چلا آیا ہے تو اب شرف الدین موقع پا کر یہ نکاح کرتے ہیں اور ایک لڑکی کا نکاح تو اپنے لڑکے غلام محمد سے کیا ہے جو کہ پہلے سے شادی شدہ ہے جس کو دوسری شادی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پہلی شادی اس کی اچھی ہوئی ہے اور وہ اپنے گھر میں خوش آباد ہے اور اس کی اولاد بھی ہو رہی ہے غرضیکہ اس کو دوسری شادی کی ضرورت نہیں ہے شرف الدین صرف اپنے غیظ و غضب پورا کرنے کے لئے مولوی الٰہی بخش مرحوم کی یتیمہ کو سوکن پر نکاح کیا ہے تاآنکہ کالمعلقہ رہے اور زندگی اس کی خراب گزرے جس سے اس کی والدہ وغیرہ جلیں غرضیکہ شرف الدین نے جو نکاح یتیمہ ہائے مولوی الٰہی بخش کے اپنے لڑکوں سے کئے ہیں ان میں اس نے شفقت اور رحم ہرگز نہیں کیا بلکہ اپنے غیظ و غضب پورا کرنا چاہتا ہے اور سوء اختیار اختیار کیا ہے چنانچہ اب شرف الدین نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا ہے کہ بازو ہائے یتیمہ مولوی الٰہی بخش کی مجھے میں یعنی ان کی لڑکیوں کا میرے لڑکوں سے شرعاً نکاح ہے بعد ازاں ان لڑکیوں کی جو رشتہ دار عورتیں ہیں مثلاً والدہ وغیرہ وہ بہت مصیبت میں ہیں اور نالاں ہیں کیونکہ شرف الدین جو کہ مولوی الٰہی بخش کا اور ہمارا دشمن تھا وہ ہماری لڑکیوں کا قبضہ لے کر بہت تنگ کرے گا بیان ماسبق سے ظاہر ہوا کہ شرف الدین نے ثبت نکاح کر کے یتیمہ ہائے مولوی الٰہی بخش سے شفقت و رحم متولیانہ اختیار نہیں کیا بلکہ سوء اختیار اختیار کیا ہے کیونکہ اپنے نفسانی طمع غیظ و غضب کو پورا کرنا چاہتا ہے اور مال جو کہ شادی ہائے لڑکوں پر خرچ ہوتا وہ بھی بچت میں رہا ہے اور ان نکاحوں میں یتیمہ ہائے مولوی الٰہی بخش کی کوئی بہتری نہیں سوچی جس سے سوء اختیار ظاہر معلوم ہوتا ہے سو فرمایئے۔

---

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) [illegible] و تجدد بينهما النكاح ان رضيت زوجته بالعود اليه والا فلا تجبر والمولود بينهما قبل تجديد النكاح بالوطء بعد الردة يثبت نسبه منه لكن يكون زنا (قوله والتوبة) اى تجديد الاسلام (قوله و تجديد النكاح) اى احتياطا كما في الفصول العمادية قوله احتياطا اى يأمره المفتي بالتجديد ليكون وطؤه حلالا باتفاق (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الجهاد، باب المرتد ٤/ ٢٤٧ ط سعيد كراچی)

ایسے متولی سوء اختیار والے کا نکاح نافذ ہوگا یا نہیں علاوہ ازیں جو کہ لڑکی غلام محمد سے سوکن پر نکاح کر دی گئی ہے وہ اب بالغ ہو چکی ہے بالغ ہوتے ہی با تاخیر اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے یعنی اوّلین قطرہ خون حیض آتے ہی اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے اور اس پر گواہ بھی بنا دیئے ہیں اور عمر اس کی پتہ نہیں کہ کتنی ہے ٹھیک پتہ نہیں چل سکتا کیونکہ تاریخ ولادت معلوم نہیں ہے لہذا ارشاد فرمایئے کہ سرے سے نکاح ہوتے ہیں یا نہیں اگر ہوتے ہیں تو صورت مذکورہ نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں اور فسخ نکاح کس طرح پر ہوگا جبکہ منصف یعنی جو کہ ریاست جھالاوار کا غیر مسلم حاکم ہے یہ نکاح بعد از درخواست فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں یا کہ مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اگر مسلمان حاکم ہونا شرط ہے تو مہربانی کر کے تحریر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۸۱ احسن صاحب جھالاوار ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۸) شرف الدین کی عدالت اور بد چلنی ثابت ہو تو حاکم بعد تحقیقات ان نکاحوں کے فسخ کا حکم کر سکتا ہے اور اگر یہ بات ثابت نہ ہو تو پھر بھی لڑکیوں کو خیار بلوغ تو یقیناً حاصل ہے اور یہ لڑکی جس نے بالغ ہوتے ہی نکاح کو رد کر دیا ہے وہ نکاح حکم حاکم مسلمان سے فسخ ہو جائے گا۔ مسلمان حاکم کی شرط لازم ہے کیونکہ قاضی کے لئے اسلام شرط ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## فصل چہار دہم

## شوہر کا عنین ہونا

### نامرد کی بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ نادری بنت غفور بخش کی بچپن کی شادی احمد بخش عرف [illegible] کے ساتھ کر دی گئی۔ شادی کو عرصہ دس سال کا ہو گیا ہے ابھی تک کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئے مسماۃ نادری کی زبانی معلوم ہوا کہ میرا شوہر نامرد ہے اب اس کی شادی دوسری جگہ کی جا رہی ہے ایسی حالت میں شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

---

(۱) نکاح الصغیر والصغیرة جبرا ولو ثیبا ولزم النکاح ولو بغبن فاحش او بزوجها بغیر کفء ان کان الولی المزوج بنفسه بغبن ابا او جدا لم یعرف منهما سوء الاختیار مجانة وفسقا وان عرف لا یصح النکاح من غیر کفء او بغبن فاحش اصلا وان کان المزوج غیرهما ای غیر الاب وابیه ولو الام او القاضی او وکیل الاب لا یصح النکاح من غیر کفء او بغبن فاحش اصلا وان کان من کفء وبمهر المثل صح ولکن لهما ای لصغیر وصغیرة وملحق بهما خیار الفسخ بالبلوغ او العلم بالنکاح بعده لقصور الشفقة بشرط القضاء للفسخ (درمختار) وقال فی الرد وحاصله انه اذا کان المزوج للصغیر والصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب الولی ۳: ۶۵ - ۷۰)

(۲) واهله اهل الشهادة ای ادائها علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد وحاصله ان شروط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ والحریة - ومقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم - قال فی البحر وبه علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاؤه علی المسلم حال کفره - (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء ۵: ۳۵۴ ط سعید کراتشی)

المستفتی نمبر ۲۲۱۵ حافظ نظام الدین آرہ ۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء

**(جواب ۱۶۹)** مسماۃ نادری کی شادی بغیر طلاق کے دوسری جگہ نہیں ہو سکتی شوہر اول طلاق دے یا بوجہ نامرد ہونے کے حاکم نکاح فسخ کرے ۔ اور پھر عدت گزر جائے جب دوسرے شخص سے نکاح ہو سکے گا نادری کو یہ حق ہے کہ اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی وجہ سے وہ عدالت میں نکاح فسخ کرانے کی درخواست کرے حاکم قواعد شرعیہ کے مطابق شوہر کو سال بھر کی مہلت بغرض علاج دے گا ۔ اور سال بھر میں اگر شوہر کی حالت درست نہ ہوئی تو مسماۃ نادری کی دوسری درخواست پر حاکم بعد تحقیقات نکاح فسخ کر دے گا(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## طلاق یا مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ کرانے کے بعد عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں

(سوال) ایک عورت مسماۃ ہندہ نکاح شدہ ہے اور دو تین بار سسرال بھی ہو آئی ہے بعدہ مسمی زید نے اسے اغوا کر لیا اور مسمی بکر کے ہاتھ مبلغ چار سو روپے کے عوض فروخت کر دیا اب مسماۃ مذکورہ مسمی بکر کے ساتھ تعلق زناشوئی قائم کرنا نہیں چاہتی بکر کو حق ہے کہ طلاق حاصل کرکے میرے ساتھ شرعی طور پر نکاح کروا لے اصل واقعہ یہ ہے کہ مسماۃ مذکورہ بکر مذکور کے گھر آباد نہیں ہونا چاہتی اور علی الاعلان کہتی ہے کہ میں مسمی بکر کے گھر آباد نہیں رہوں گی اس میں خواہ میری جان ضائع ہو جائے ڈر ہے کہ وہ کسی دوسرے کے ساتھ اغوا ہو جائے یا معصیت قبول کرے اور اپنے ایمان کو ضائع کر دے مزید عرض یہ ہے کہ جس شخص کے ساتھ منکوحہ ہے اس کے گھر آباد ہونا بھی اس کا مشکل ہے صورت حال پر غور فرمائیں تاکہ شرعی طور پر یہ عقدہ حل ہو سکے کہ کسی مسلمان کے ساتھ جائز طور پر نکاح ہندہ مذکورہ کا ہو سکے ۔

المستفتی نمبر ۲۳۱۶ چودھری غلام احمد ضلع لائل پور
۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۴ جون ۱۹۳۸ء

**(جواب ۱۷۰)** شوہر سابق سے طلاق حاصل کرنے یا بذریعہ کسی مسلمان حاکم کے نکاح کو فسخ کرانے

---

(۱) اذا وجدت المرأة زوجها مجبوبا - و فیه للمجبوب کالعنین فرق الحاکم بطلبها لو حرة بالغة غیر رتقاء و قرناء و غیر عالمة بحالة قبل النکاح و غیر راضیة بعده بینهما فی الحال (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العنین وغیره ۳/ ۴۹۴، ۴۹۵ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو وجدته عنینا هو من لا یصل الی النساء لمرض او کبر او سحر - اجل سنة لاشتمالها علی الفصول الاربعة ولا عبرة بتاجیل غیر قاضی البلدة (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العنین وغیره ۳/ ۴۹۶ ط سعید کراتشی)

(۳) فان وطئ مرة فیها والا بانت بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقها بطلبها (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العنین وغیره ۳/ ۴۹۸ ط سعید کراتشی - وکذا فی الفتاوی الهندية کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العنین ۱/ ۵۲۲ ط ماجدیه کوئٹه)

کے بعد کسی دوسرے سے نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

# فصل شانزدہم

## تقسیم ہند

### میاں بیوی علیحدہ علیحدہ ملک میں ہیں، شوہر نہ بیوی کو نہ طلاق دیتا ہے اور نہ ہی اپنے پاس رکھتا ہے تو تفریق کس صورت میں ہوگی

(سوال) ایک لڑکی کی شادی ہندوستان میں کی گئی اور پھر ہم سب لوگ پاکستان آگئے اور وہ لوگ ابھی تک پاکستان نہیں آئے اور نہ ہی لڑکی کو لے جاتے ہیں اور ہم لوگ چٹھی دیتے ہیں تو وہ لڑکی کو لے جانے کے متعلق کچھ جواب نہیں دیتے۔ المستفتی عبدالشکور

(جواب ۱۷۱) آپ عدالت میں مقدمہ کر کے اس لڑکی کا نکاح فسخ کرالیں(۲) اگر مسلمان جج نکاح فسخ کرے تو وہ کافی ہے اور غیر مسلم جج نکاح فسخ کرے تو پھر مسلمان پنچایت سے بھی فسخ کرایا جائے(۳) اس کے بعد لڑکی آزاد ہوگی اگر رخصتی ہو چکی ہو تو عدت گزارنی لازم ہوگی اور نہ ملی ہو تو عدت بھی لازم نہ ہوگی(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) [illegible] منکوحہ [illegible] نہیں ہے کما قال اللہ تعالی حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم [illegible] والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتاب اللہ علیکم واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین (النساء ۲۳-۲۴) وقال فی الہندیۃ لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذلک المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاوی الہندیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التی یتعلق بہا حق الغیر ۱/۲۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ) وقال فی الرد اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۳/۵۱۶ ط سعید کراتشی)

(۲) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ تحت حکم زوجہ غائب غیر مفقود ص ۷۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۳) وھذہ ھی الشہادۃ اذ ا بہا علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد وحاصلہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام والعقل والبلوغ [illegible] ومقتضاہ ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم قال فی البحر وبہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاؤہ علی المسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۵/۳۵۴ ط سعید کراتشی) اور جب غیر [illegible] پنچایت میں مقدمہ پیش [illegible] نکاح بھی فسخ [illegible] کما فی الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ [illegible] تفریق بین الزوجین حکم حاکم، مقدمہ در بیان حکم قضائے قاضی در [illegible]

(۴) قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا فمتعوہن وسرحوہن سراحا جمیلا (الاحزاب: ۴۹)

### شوہر تین سال سے دوسرے ملک میں ہے
### خبر گیری نہیں کرتا تو اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) زید تقسیم سے پہلے دہلی میں رہتا تھا تقسیم کے بعد پاکستان چلا گیا زید کی بیوی اور چار بچے ہیں عرصہ تین سال سے زید نے اپنے بیوی بچوں کی کسی قسم کی خبر گیری نہیں کی خرچ تو خرچ یہاں تک کہ اس نے یہ اطلاع نہیں دی کہ میں کہاں ہوں زید کی بیوی نے بڑی بچی کی شادی کردی رمضان شریف میں زید کو کسی طرح سے معلوم ہو گیا کہ لڑکی کی شادی کردی ہے اس پر اس نے اپنی بیوی کو بہت سخت لکھا اور یہاں تک لکھا کہ اگر کبھی پاکستان ہندوستان میں راجہ ہو گیا تو تجھے قتل کردوں گا اور یہ بھی لکھا کہ طلاق نہیں دے سکتا ہوں اس کے جواب میں زید کی بیوی نے لکھا کہ مجھے آکر لے جاؤ زید نے جواب دیا کہ اگر آنا چاہو تو جالندھر کیمپ میں آجاؤ وہاں سے پاکستان کی فوج لے جائے گی اس حالت میں زید کی بیوی کیا کرے اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے اس کا کوئی ذریعہ نہیں جس سے گزر بسر کر سکے نہ کوئی ذاتی مکان ہے۔
المستفتی احمد [illegible] ۲۲ محرم ۱۳۶۹ھ

(جواب ۱۷۲) زید کی بیوی عدالت سے بذریعہ مقدمہ کے نکاح فسخ کرالے اگر عدالت کا غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کردے تو پھر مسلمان پنچوں سے فسخ کرالے پھر عدت گزارے تو آزاد ہو جائے گی اور دوسرا نکاح کر سکے گی(۱)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## فصل ہفدہم
## غیر مسلم حاکم کا فیصلہ

### موجودہ دور حکومت میں حاکم غیر مسلم کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟

(سوال) حکومت موجودہ میں حاکم وقت اگر کسی عورت کو آزادی کی درخواست دینے پر بغیر رضامندی شوہر حکم آزادی دیدے تو وہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۳) اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کردے تو عورت آزاد نہ ہوگی اور دوسرا نکاح نہ

---

(۱) دیکھئے الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة بحث حکم زوجہ غائب غیر مفقود ص ۷۷، و بحث تفریق بین الزوجین بحکم حاکم [illegible] ص ۳۲ مجموعہ دار الاشاعت کراچی۔

(۲) [illegible] عدت [illegible] نکاح [illegible] صحیح نہیں کما قال فی الرد: اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۳ / ۵۱۶ ط سعید کراتشی)

رہ سکے گی(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

# تیسرا باب

## خلع

### خلع خاوند اور بیوی کی رضامندی کے بغیر نہیں ہو سکتا

(سوال) ایک عورت نکاح ہونے کے بعد تھوڑے عرصہ تک شوہر کے پاس رہی اس کے بعد خاوند بیمار ہو گیا بدن میں کمزوری پیدا ہو گئی اب دو تین سال سے وہ ذرا اچھا ہوتا ہے اور پھر پڑنے لگتا ہے خاوند نامرد نہیں ہے لیکن کمزوری کی وجہ سے جماع نہیں کر سکتا اگر کرتا ہے تو تکلیف ہوتی ہے اور عورت کو کسی قسم کی تکلیف نہیں کھانا کپڑا اچھی طرح دیتا ہے مگر وہ نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے مہر کا عوض بھی عورت کے قبضہ میں ہے وہ دینے سے انکار کرتی ہے عورت کی خوشی سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۴) جب کہ یہ عورت اپنے خاوند کے پاس رہ چکی ہے اور جماع و وطی بھی ہو چکی اس کے بعد خاوند کو مرض لاحق ہوا تو اب عورت کو فسخ نکاح کا کوئی حق نہیں کیونکہ ایک مرتبہ جماع ہو جانے کے بعد فسخ نکاح کا حق نہیں رہتا(۲) ہاں اگر خاوند اور بیوی دونوں رضامندی سے خلع کر لیں تو ہو سکتا ہے اور جب کہ خاوند مجبور ہے تو مستحسن یہی ہے کہ عورت کو ناحق روک کر تنگ نہ کرے(۳) رہا

---

(۱) وهذا في القضاة في الديار التي تسلط عليها الكفار، وقال في الرد: وحاصله أن شروط الشهادة من الإسلام والعقل والبلوغ شرط لصحة توليته ولصحة حكمه بعدها، ومقتضاه أن تقليد الكافر لا يصح وإن أسلم. قال في البحر: وبه علم أن تقليد الكافر صحيح وإن لم يصح قضاؤه على المسلم حال كفره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب القضاء ۵: ۳۵۵ ط سعيد كراتشي) [illegible] [illegible] قاضی شرعی نہیں وہاں [illegible] ہندوستان کی ریاستوں میں حکام جو اختیار رکھتے ہیں اگر وہ مسلمان ہوں اور شرعی قاعدے کے موافق فیصلہ کریں تو ان کا حکم بھی قضائے قاضی کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور جہاں وہ بھی نہ ہوں تو وہاں مسلمانوں کی پنچایت کو بھی کچھ [illegible] دیکھئے الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة' جزء دوم تفريق الزوجين بحکم حاکم [illegible] قضائے قاضی [illegible] ملک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) ويسقط حقها بمرة ويجب ديانة أحياناً، وقال في الرد: صرح أصحابنا بأن جماعها أحياناً واجب ديانة لكن لا يدخل تحت القضاء والإلزام إلا الوطأة الأولى ولم يقدروا فيه مدة (هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب القسم ۳: ۲۰۲ ط سعيد كراتشي)

(۳) قال الله تعالى: فإن خفتم ألا يقيما حدود الله فلا جناح عليهما فيما افتدت به تلك حدود الله فلا تعتدوها ومن يتعد حدود الله فأولئك هم الظالمون (البقرة: ۲۲۹) وعن ابن عباس أن امرأة ثابت بن قيس أتت النبي ﷺ فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما أعتب عليه في خلق ولا دين ولكني أكره الكفر في الإسلام، فقال رسول الله ﷺ: أتردين عليه حديقته؟ قالت: نعم، قال رسول الله ﷺ: اقبل الحديقة وطلقها تطليقة (رواه البخاري في الجامع الصحيح، كتاب الطلاق، باب الخلع ۲: ۷۹۴ ط قديمي كراتشي) وقال في الدر: لا بأس به عند الحاجة للشقاق بعدم الوفاق، وقال في الرد: قوله للشقاق أي لوجود الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم، وفي القهستاني عن شرح الطحاوي: السنة إذا وقع بين الزوجين اختلاف أن يجتمع أهلهما ليصلحوا بينهما فإن لم يصطلحا جاز الطلاق والخلع، وهذا هو الحكم المذكور في الآية (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الخلع ۳: ۴۴۱ ط سعيد كراتشي)

معاوضہ اور مہر تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دونوں آپس میں جو چیز طے کریں وہ لازم ہوگا، بہتر یہی ہے کہ مہر واپس نہ کیا جائے کیونکہ آخر خاوند اس سے انتفاع بھی حاصل کر چکا ہے۔ واللہ اعلم

## خلع سے عورت پر طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس میں شوہر رجعت نہیں کر سکتا

(سوال) اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے خلع کرے تو اس صورت میں شوہر مذکور کو عدت کے اندر رجعت کا حق ہے یا نہیں کیا خلع سے طلاق بائن ہوتی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۳۲ حافظ محمد احمد بہکوی فاضل دیوبند (بنگال) ۲۷ شعبان ۱۳۵۸ھ م ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۷۵) خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے(۱) اس میں رجعت کرنے کا حق نہیں ہوتا(۲) ہاں اگر زوجین راضی ہوں تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا

(سوال) عمرو نے زینب کو اس مضمون کا ایک پرچہ لکھ دیا کہ "میری بیوی فلانہ بنت فلاں اگر تم اپنا مہر معاف کرلو تو بعوض مہر میری طرف سے تجھ کو طلاق ہے اگر بعوض مہر طلاق لینا چاہتی ہو تو اس پرچہ پر دستخط کر لینا"

اس کے جواب میں زینب کے ایک رشتہ دار نے زینب کی جانب سے اس مضمون کا ایک پرچہ لکھا کہ "میرے شوہر فلاں بن فلاں میں نے مہر معاف کیا۔" پھر اس نے اس پرچہ کو زینب کے سامنے پیش کیا زینب نے پرچہ دیکھتے ہی کہا کہ میں ہرگز مہر معاف نہیں کروں گی نہ دستخط کروں گی اس کے چار گواہ بھی ہیں لیکن اس کے رشتہ دار نے کہا کہ معاف کرو یا نہ کرو مگر عمرو تم کو مہر عمر بھر نہیں دے گا لہذا ضرور تم کو دستخط کرنا پڑے گا زینب نے کہا کہ نہ میں طلاق لینا چاہتی ہوں نہ مہر معاف کرتی ہوں خالی تمہارے کہنے سے دستخط کرتی ہوں یہ کہہ کر زینب نے دستخط کر دیئے اب زینب کے حق میں

---

(۱) وإذا تشاق الزوجان وخافا أن لا يقيما حدود الله فلا بأس بأن تفتدي نفسها منه بمال يخلعها لقوله تعالى فلا جناح عليهما فيما افتدت به فإذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال لقوله عليه السلام الخلع تطليقة بائنة (الهداية كتاب الطلاق باب الخلع ۲ / ٤٠٤ شركة علميه ملتان)

(۲) وحكمه أن الواقع به ولو بلا مال وبالطلاق الصريح على مال طلاق بائن وقع بائن في الخلع ورجعي في غيره درمختار وقال في الرد: قوله بائن في الخلع، لأنه من الكنايات الدالة على قطع الوصلة فكان الواقع به بائنا (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق باب الخلع ۳ / ٤٤٦ ط سعيد كراتشي)

(۳) إذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها في العدة وبعد انقضائها لأن حل المحلية باق لأن زواله معلق بالطلقة الثالثة (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

حکم شرعی کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمد نسیم صاحب مدرس اول مدرسہ عالیہ ریاض العلوم - کانپور
۹ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ م ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۷۶) اس صورت میں طلاق نہ ہوگی بشرطیکہ عورت کا انکار ثابت ہو جائے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## خلع سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے، شوہر کو بعوض خلع کس قدر رقم لینی جائز ہے، اور خلع کے بعد اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۷ء)

(سوال) (۱) کتنی طلاق دینے کے بعد خلع درست و مکمل ہو جاتا ہے؟ (۲) خلع میں زوجہ سے مہر واپس لینا یا نقد لینا درست ہے یا مہر کے سوا اور مال بھی لینا درست ہے؟ (۳) خلع کے بعد وہ زوج اسی زوجہ سے بغیر حلالہ نکاح کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے تو کتنی مدت کے اندر؟ (۴) خلع کے بعد کیا زوج کو حق ہے کہ وہ اس زوجہ کو اس کی رضامندی کے بغیر دوبارہ اپنی زوجیت میں لے لے؟ (۵) اگر لے سکتا ہے تو کتنی مدت تک؟ (۶) اگر خلع میں طلاق نہ دی گئی ہو تو خلع سے کیا فائدہ ہوا؟

(جواب ۱۷۷) (۱) جو طلاق کہ مال کے بدلے میں خلع کے عنوان سے دی جائے وہ خلع ہے اس کا حکم طلاق بائن کا ہے، یعنی زوجین کی مرضی سے تجدید نکاح ہو سکتی ہے، بغیر زوجہ کی رضامندی کے اس کو دوبارہ نکاح میں لے آنے کا اختیار زوج کو نہیں رہتا (۲) مال مہر یا کوئی دوسرا مال جو مہر کے مساوی قیمت رکھتا ہو واپس لینا یا نقد لینا درست ہے یہ جب کہ تعدی اور زیادتی زوجہ کی جانب سے ہو ورنہ اتنا بھی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ (۳) ہاں اگر زوجہ رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہو اور خلع کی صورت طلاق مغلظہ کے ضمن میں واقع نہ ہوئی ہو تو بدون حلالہ دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور اس کے لئے کسی زمانے اور مدت کی قید نہیں ہے۔ (۴) خلع کے بعد زوج دوبارہ نکاح کر سکتا ہے لیکن زوجہ کی رضامندی

---

(۱) الخلع هو ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها (الدر المختار) وقال في الرد: (قوله على قبولها) اي المرأة فلا في الخلع ولا يملك الفضولي منها حيث كان على مال او كان بلفظ الخلع او ما في معناه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الخلع ۳/ ۴۳۹-۴۴۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) وقع الطلاق بائن في الخلع ورجعي في غيره (الدر المختار) وقال في الرد: (قوله بائن في الخلع) لانه من الكنايات الدالة على قطع الوصلة فكان الواقع به بائنا (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الخلع ۳/ ۴۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۳) وكره تحريما اخذ شيء ويلحق به الابراء عما لها عليه ان نشز وان نشزت لا، ولو منه نشوز ايضا ولو باكثر مما اعطاها على الاوجه (الدر المختار) وقال في الرد: (قوله وكره تحريما اخذ شيء) اي قليلا كان او كثيرا والحق ان الاخذ اذا كان النشوز منه حرام قطعا لقوله تعالى: فلا تاخذوا منه شيئا الا انه ان اخذ ملكه بسبب خبيث وتمامه في الفتح (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الخلع ۳/ ۴۴۵ ط سعيد كراتشي) (۴) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها لان حل المحلية باق لان زواله معلق بالطلقة الثالثة فينعدم قبله (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان)

کے ساتھ بدون اس کی رضامندی کے زوجیت کا حق نہیں کہ اس کو اپنے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور کرے (۵) کوئی مدت معین نہیں مگر زوجہ کی رضامندی شرط ہے (۶) خلع سے زوجہ کامل خود مختار ہو جاتی ہے وہ چاہے تو دوبارہ نکاح کرے اور نہ چاہے تو اسے خاوند مجبور نہیں کر سکتا
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## چوتھا باب
## مرتدہ اور مرتد

### مرتد ہو کر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ نے اپنا مذہب [illegible] تبدیل کر کے زید کے نکاح سے بری ہو گئی اب ہندہ اسلام قبول کرے تو بجز اسلام قبول کرنے کے زید کے علاوہ کسی دیگر شخص سے بموجب شرع محمدی نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(جواب ۱۷۸) ایسی عورت بعد مسلمان ہو جانے کے اپنے خاوند کے جسکے نکاح سے بوجہ مرتد ہو جانے کے نکل گئی تھی کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی اور قاضی کو اختیار ہے کہ وہ بہت تھوڑے مہر پر اسی خاوند سے زبردستی اس کا نکاح کر دے۔ ولو اجرت كلمة الكفر على لسانها مغايظة لزوجها او اخراجا لنفسها عن حباله ولاستيجاب المهر عليه بنكاح مستانف تحرم على زوجها فتجبر على الاسلام ولكل قاض ان يجدد النكاح بادنى شئ ولو بدينار سخطت او رضيت وليس لها ان تتزوج الا بزوجها قال الهندواني آخذ بهذا قال ابو الليث وبه ناخذ كذا في التمرتاشي انتهى (۲) (فتاوی عالمگیری جلد اول ص ۳۶۲)

### محض علیحدگی کے لئے مرتد ہوئی پھر مسلمان ہو گئی تو دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک مسلم عورت مرتد ہو گئی اور پندرہ سال سے وہ شادی شدہ تھی وہ اس نیت سے مرتد ہوئی

---

(۱) وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال وبالطلاق الصريح على مال طلاق بائن (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الخلع ۳/ ٤٤٤ ط سعيد كراتشي) [illegible]
[illegible]
[illegible] كما في الدر المختار ورد المحتار [illegible] على النكاح [illegible]
[illegible] وهو السنة، وان زوجها بغير استئمار فقد اخطأ السنة وتوقف على رضاها (الدر المختار مع رد المحتار كتاب النكاح باب الولي ۳/ ۵۸ ط سعيد كراتشي)
(۲) الهندية كتاب النكاح الباب العاشر في نكاح الكفار ۱/ ۳۳۹ ط ماجدية كوئته

ہے کہ اپنے خاوند کے نکاح سے الگ ہو جاؤں اور پھر اسلام قبول کر کے کسی دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لوں تو پہلا نکاح جاتا رہتا ہے یا باقی رہتا ہے اور دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد کسی دیگر غیر خاوند سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی محمد عبدالمجید خان ہوشیارپوری ڈاکخانہ بڈلہ بارتھ

(جواب ۱۷۹) مرتد ہو جانے سے پہلا نکاح جاتا رہا لیکن مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بلکہ قاضی مجبوراً اپنے خاوند کے ساتھ اس کا نکاح کر دے گا۔ **وارتداد احدهما فسخ عاجل فللموطوءة كل مهرها ولغيرها نصفه لو ارتد ولا شيء لو ارتدت وتجبر على الاسلام وعلى تجديد النكاح زجرا لها بمهر يسير كدينار وعليه الفتوى ولوالجية** (۱)

(در مختار مختصراً)

## کفار کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنا باعث ارتداد ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پہلے والے مسلمان شوہر کے پاس رہ سکتی ہے

(سوال) ایک کافرہ عورت نے مسلمان ہو کر کسی مسلمان سے نکاح کر لیا ایک عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد وہ مسلمان اس عورت کو اپنے نکاح میں چھوڑتے ہوئے کہیں چلا گیا چند روز کے بعد یہ عورت ایک کافر کے ساتھ چلی گئی اور تقریباً تین سال رہ کر اس کے مذہبی رسوم کفریہ ادا کرتی رہی پھر تین سال رہنے کے بعد شوہر اول مسلمان واپس آ گیا تو یہ عورت پھر مسلمان ہو گئی اب اس عورت کو اس مسلمان زوج کے ساتھ اسی اول نکاح سے رہنا جائز ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور استبراء رحم یعنی عدت گزارنا ہو گا یا نہیں؟ اور اگر عدت گزارنا ہو تو مسلمان ہوتے ہی فوراً نکاح کا حکم دے کر عدت گزارنا ہو گا یا تین حیض کے بعد نکاح صحیح ہو گا کب سے عدت گزارے ہر صورت کو تفصیل سے بیان فرمائیں؟ بینوا توجروا

(جواب ۱۸۰) کفار کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنے اور اعمال کفریہ بجا لانے سے وہ کافرہ مرتدہ ہو گئی اور زوج مسلم کا نکاح اس کے ساتھ فسخ ہو گیا پھر جب وہ دوبارہ مسلمان ہو گئی تو زوج اول کو تجدید نکاح کر کے اسے رکھنا جائز ہے (۱) اور مسلمان ہوتے ہی نکاح کر لینا جائز ہے البتہ اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک مقاربت جائز نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں جس کافر کے ساتھ وہ رہی ہے یا تو اس نے اس مرتدہ سے نکاح کیا ہو گا یا محض زناکاری کرتا ہو گا اور دونوں صورتوں میں اس پر عدت یا استبراء واجب نہیں نکاح کرنے کی صورت میں اس لئے کہ حالت ارتداد کا نکاح صحیح نہیں اور جب نکاح صحیح نہیں ہوا تو

---

(۱) الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۳/ ۱۹۴ ط سعيد كراتشي

(۲) وصح نكاح حبلى من زنى لا حبلى من غيره اى الزنى لثبوت نسبه ولو من حربى (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، فصل في المحرمات ۳/ ۴۹ ط سعيد كراتشي)

یہ صورت اور محض زنا کی صورت ہے۔ اور زنا کی شریعت میں کوئی عدت نہیں اسی لئے حاملہ من الزنا سے نکاح درست ہوتا ہے پس زید اب اس عورت سے مسلمان ہوتے ہی نکاح کر سکتا ہے ان تمام امور کے دلائل یہ روایات فقہیہ ہیں - قال فی الدر المختار فی بیان حکم تصرفات المرتد و یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وهی خمس النکاح والذبیحة الخ انتهی - و فی رد المحتار قوله ما یعتمد الملة ای ما یکون الاعتماد فی صحته علی کون فاعله معتقدا لملة من الملل ای والمرتد لا ملة له اصلا لانه لا یقر علی ما انتقل الیه ، انتهی مختصراً(1) - ثم قال قوله النکاح ای ولو لمرتدة مثله انتهی - و فیه فی موضع آخر وان لحقت بدار الحرب کان لزوجها ان یتزوج اختها قبل ان تنقضی عدتها الی قوله وان عادت مسلمة کان لها ان تتزوج من ساعتها - اه(2) واللہ اعلم کتبہ محمد کفایت اللہ غفر لہ، مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

(الجواب صحیح - محمد انور عفا اللہ عنہ - محمد اعزاز علی غفر لہ - شبیر احمد عفا اللہ عنہ - اصغر حسین عفی عنہ - عبد السمیع عفی عنہ - سراج احمد رشیدی عفی عنہ - اشرف علی - ۲۹ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ)

## نو مسلمہ سے نکاح کیا پھر وہ مرتدہ ہو گئی دوبارہ مسلمان ہو کر کسی دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال) زید نے ایک غیر مسلمہ سے نکاح روبروئے حاضرین مجلس عقد میں مسلمان برضا و رغبت کر کے بذریعہ وکیل و شاہد و عاقد کے و چند اشخاص خوشنود ایں نکاح پڑھا جس کی تصدیق وکیل و ہر دو شاہد و عاقد بھی کرتے ہیں اور تخمیناً ۴ سال ہمراہ بھی رہی اور اولاد بھی ہوئی کچھ دنوں سے اس عورت کو کسی کی نشیہ وغیرہ مسلمہ ہونے کا ... ب وہ کسی کے بہکانے سے انکار کرتی ہے کہ میں نہ ہی مسلمان ہوئی تھی اور نہ ہی نکاح کیا تھا چونکہ دن نہیں گزرے کہ اس نے ایک مسلمان سے نکاح کر لیا اور وہی ہمارا قدیمی نام رکھا ہو بھی حلال رہتا ہے اس عورت کا نکاح ثانی صحیح ہے یا زید کا ؟ بینوا توجروا

(الجواب) وهو الموفق للصدق والصواب - الحمد لله وحده والصلوة علی من لا نبی بعده (از مولوی عبد الجلیل سامرودی) اما بعد - عورت مذکورہ چونکہ مسلمان کر لی گئی تھی بالخصوص مجمع میں جس سے اس کے وقت عقد نکاح مسلمہ ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں جب اسلامی ہونا اس کا متحقق ہو گیا تو اب زید سے شرعی نکاح ہونے میں کسی قسم کی بندش نہیں جب زید کا نکاح بحضور وکیل عورت و دو شاہد و نکاح خواں مجمع میں پڑھایا گیا شرعاً نکاح زید کا صحیح و درست ہوا اصول قانون شرع محمدی کے باب نمبر کے دفعہ نمبر ۲ میں مسٹر ولیم مکناٹن نے لکھا ہے کہ عقد نکاح کے لئے ایجاب و قبول کا ہونا ضروری ہے دفعہ نمبر ۱ میں لکھا ہے کہ نکاح سے وہ عقد مراد ہے جو واسطے توالد و تناسل

---

(1) هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الجهاد، باب المرتد ٤ / ٢٤٩ ط سعید کراتشی–

(2) هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الجهاد، باب المرتد ٤ / ٢٥٣ ط سعید کراتشی–

کے عمل میں آئے۔ دفعہ ۳ میں ہے کہ عقد کے واسطے گواہوں کا ہونا ضروری ہے اور ایجاب و قبول ایک وقت میں ہونا چاہیے دفعہ نمبر ۴ میں ہے کہ جو گواہ عقد نکاح کی نسبت ہوں ان میں چار صفات کا ہونا ضروری ہے یعنی آزادی عقل بلوغ اور دین محمدی سے ہونا اس نکاح میں یہ سب باتیں موجود ہیں جو دفعات مذکورہ میں مسطور ہیں لہذا زید کا نکاح شرعاً صحیح ہے مسماۃ مسلمہ کا بلا طلاق شرعی زید کی دوسرے سے نکاح درست نہیں منکوحہ غیر سے نکاح کرنا کرانا شرعاً حرام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ بقلمہ و قالہ بفمہ العاجز ابو عبداللہ محمد المشتہر بعبد الجلیل الاسلام پوری کان اللہ لہ۔ محرم ۱۳۴۸ھ

(جواب ۱۸۱) از مفتی اعظم۔ ہو الموفق۔ اگر مسلمہ مذکورہ مسلمان ہونے کے وقت کسی کی منکوحہ نہ تھی تو مسلمان کرنے کے بعد اسی مجلس میں اس کا نکاح زید سے صحیح و درست ہو گیا تھا لیکن اگر وہ کسی کی منکوحہ تھی تو یہ نکاح بدون انقضائے عدت کے درست نہیں ہوا کیونکہ جس کے نکاح میں تھی اس پر اسلام پیش کرنا یا اس کو عورت کے اسلام لانے کی خبر پہنچنا اور اس کا اسلام نہ لانا [illegible] سے نکاح کو فسخ کرنے کے لئے ضروری تھا اور جب زوج کافر کے اسلام نہ لانے پر فسخ نکاح کا حکم کیا جاتا تو اس وقت عورت مسلمان ہو چکی ہوتی اور اس پر حق اسلام عدت گزارنی واجب ہوتی اور جب عدت گزر جاتی جب کسی مسلمان سے نکاح درست ہوتا یہ تو پہلے نکاح کا حکم ہوا جو زید کے ساتھ ہوا تھا

اس کے بعد جب وہ عورت ایک عرصے تک مسلمان رہنے کے بعد اپنی بہن کافرہ کے بہکانے پھسلانے سے اپنے اسلام سے اور نکاح کرنے سے منکر ہو گئی تو اگر یہ انکار مطلقاً اسلام لانے سے تھا تو اس کا مطلب ظاہر ہے کہ وہ انکار کے وقت اپنے کفر کی مدعی تھی یعنی یہ کہ میں مسلمان نہیں ہوئی ہوں اور اس وقت بھی کافرہ ہوں تو اس کے اس قول سے وہ فوراً مرتدہ ہو گئی اور زید کا نکاح جو اس سے اس کے اسلام لانے کے بعد ہوا (بر تقدیر صحت بھی) جاتا رہا اور فسخ ہو گیا اور جب اس کے بعد پھر تجدید اسلام کرنے کے بعد اس نے کسی شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ نکاح درست ہو گیا ہاں اگر وہ اسلام لانے سے

---

(۱) وإذا أسلم أحد الزوجين المجوسيين أو امرأة الكتابي عرض الإسلام على الآخر فإن أسلم فبها وإلا بأن أبى أو سكت فرق بينهما - والأصل أن كل من صح منه الإسلام إذا أتى به صح منه الإباء إذا عرض عليه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۳ / ۱۸۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) وإذا أسلم أحد الزوجين في دار الحرب ولم يكونا من أهل الكتاب أو كانا والمرأة هي التي أسلمت فإنه يتوقف انقطاع النكاح بينهما على مضي ثلاث حيض سواء دخل بها أو لم يدخل بها كذا في الكافي (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب العاشر في نكاح الكفار ۱ / ۳۳۸ ط ماجدية كوئٹہ)

(۳) وارتداد أحدهما أي الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار) وقال في الرد: قوله بلا قضاء أي بلا توقف على قضاء القاضي وكذا بلا توقف على مضي عدة في المدخول بها كما في البحر، قوله وهو فسخ [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۳ / ۱۹۳ ط سعيد كراتشي)

(۴) یہ اس وقت ہے جب کہ عورت [illegible]

انکار نہ کرتی صرف زید کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کرتی تو مرتدہ نہ ہوتی اور اس کا دوسرا نکاح درست نہ ہوتا مگر اسلام سے انکار کرنے کی صورت میں جواب مذکور بالا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ غفر لہٗ، مدرسہ امینیہ دہلی

## تین طلاق کے بعد اگر عورت مرتد ہو جائے تو حلالہ ساقط نہیں ہوتا

(سوال) زید نے اپنی بیوی جمیلہ کو تین طلاق دے دیں جمیلہ مطلقہ کو بہت ملال ہوا اور مرتد ہو کر ہندو مذہب قبول کر لیا جب اس کے وارثوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے سمجھایا بجھایا اور جمیلہ توبہ کر کے پھر مسلمان ہو گئی اور اپنے شوہر مذکور زید سے راضی ہو گئی۔ بعد گزرنے مدت طلاق بغیر حلالہ نکاح پھر زید مذکور سے کر لیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟(۱) المستفتی [illegible] ضلع مونگیر

(جواب ۱۸۲) مرتد ہو جانے سے حلالہ ساقط نہیں ہوا اس کو لازم تھا کہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرتی پہلا شوہر کہ جس نے اس کو تین طلاقیں دیں تھیں بغیر حلالہ کے نکاح جائز نہیں تھا (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

## مطلقہ ثلثہ اگر مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے
## تو پہلا شوہر بغیر حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا

(سوال) زن مطلقہ ثلثہ بعد طلاق مرتدہ ہو جائے اور پھر اسلام لائے تو بغیر تحلیل شوہر اول سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۸۳) زن مطلقہ ثلثہ اگر مرتدہ ہو جائے اور پھر اسلام لائے تو زوج اول بغیر تحلیل نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ ارتداد سے حکم طلاق باطل نہیں ہوتا۔ فلا یحلها وطء المولی ولا ملک امة بعد

---

(۱) [illegible] عورت [illegible] پہلا شوہر اس کا طالب ہو اور اگر وہ خاموش ہے [illegible] کما فی الدر المختار: وارتدت لمجیء الفرقة منها قبل تأکده – و [illegible] تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لها بمهر یسیر کدینار وعلیه الفتوی [illegible] الدر المختار، وفی الرد: قوله وعلی تجدید النکاح، فلکل قاض ان یجدده بمهر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغیره بعد اسلامها ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج ذلک اما لو سکت او ترکه صریحا فانها لا تجبر وتزوج من غیره لانه ترک حقه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۴ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو ارتدت المطلقة ثلاثا ولحقت بدار الحرب ثم سبیت او طلق زوجته الامة ثنتین ثم ملکها فهی کالاولی لا یحل له الوطء الا بعد زوج آخر کذا فی تبیین الحقائق (الهندیة، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل به المطلقة وما یتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجدیة کوئته)

طلقتین او حرۃ بعد ثلاث و ردۃ و سبی (درمختار) لو طلقها ثلاثا و هی حرۃ فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبیت و ملکها لا یحل له وطئها بملک الیمین حتی یزوجها فیدخل بها الزوج ثم یطلقها کما فی الفتح (ردالمحتار) بطهره من فرق بینهما بظهار او لعان ثم ارتدت و سبیت ثم ملکها لم تحل له ابدا (درمختار) وجه الشبه بین المسئلتین ان الردۃ واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظهار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق انتهی (ردالمحتار) قلت ولما لم تحل المطلقة الثلاث بعد الردۃ واللحاق بملک الرقبة فلان لا تحل بملک النکاح اولی (۱) واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ المفتقر الی رحمۃ مولاہ محمد غیاث اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ مہر دارالافتاء مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

## کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) اگر مسلمان کلمہ کفر کہنے سے کافر ہو گیا مگر چند منٹ یا چند گھنٹے کے بعد تائب ہو گیا اس کا نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۔۔۔۷ احمد دین بنگالی ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ م ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۴) اگر مسلمان کسی کلمہ کفریہ یا کسی فعل کی وجہ سے مرتد ہو جائے تو خواہ کتنی ہی جلدی توبہ کر کے اسلام میں واپس آ جائے اس پر تجدید نکاح لازم ہوگی کیونکہ مرتد ہوتے ہی نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا

(سوال) ایک شخص نے نکاح کیا جس کو عرصہ دس سال کا ہوا اس وقت سے نہ اپنی بیوی کی طرف رجوع کیا نہ نان نفقہ دیتا ہے بیوی اپنے والدین کے گھر ٹھہری ہوئی ہے اور وہ قادیانی مذہب بھی اختیار کر چکا ہے المستفتی نمبر ۱۲۹ منشی محمد حسین ضلع گورداسپور

۷ رمضان ۱۳۵۳ھ م ۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۵) اس صورت میں عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دے کر عدم حصول نفقہ اور خاوند کے تبدیل مذہب کی بنا پر نکاح فسخ کرا لے اور حاکم ارتداد زوج کی وجہ سے نکاح فسخ کر سکتا ہے بعد حصول حکم فسخ عدت گزار کر (اگر خلوت ہو چکی ہو) یا بغیر عدت (اگر اب تک یکجائی کی

---

(۱) ھامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۳ / ٤١٢ ط سعید کراتشی

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضی عدۃ فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب النکاح' باب نکاح الکافر ۳ / ۱۹۳ ط سعید کراتشی)

نوبت ہی نہ آئی ہو) دوسرا نکاح ہو سکے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## اللہ اور رسول کا انکار باعث ارتداد ہے' نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک شادی شدہ عورت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کے پاس ایک درخواست پیش کرتی ہے اور اس میں لکھتی ہے کہ میں خدا کی وحدت اور رسول ﷺ کی رسالت سے انکار کرتی ہوں مجھے نہ خدا کی وحدت پر ایمان ہے نہ رسول کی رسالت پر۔ آیا اس کے مندرجہ بالا الفاظ کہنے سے اس کا نکاح شرعی اور قانونی طور پر فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۹ غلام رسول صاحب (جالندھر) ۲۳ محرم ۱۳۵۳ھ م ۸ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب) (از مولوی حبیب المرسلین نائب مفتی) یہ عورت مرتد ہو گئی بالاتفاق فقہاء مرتد ہونے سے اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے شرعاً و قانوناً۔ اگر یہ عورت تجدید اسلام کرے گی تو اپنی حسب منشاء دوسرے شخص کے ساتھ نکاح اسلامی حکومت میں نہیں کر سکتی بلکہ جبراً اپنے شوہر کے ساتھ دوبارہ پڑھایا جائے گا فقط واللہ اعلم۔ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔

(جواب ۱۸۶) (از حضرت مفتی اعظمؒ) اس صورت میں عورت مرتدہ ہو گئی اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جانے کا حکم راجح اور قوی ہے اس لئے اس کا نکاح فسخ ہو گیا(۱) اور چونکہ غیر مسلم حکومت کے غیر اسلامی قانون کی وجہ سے مسلمان مجبور ہیں کہ ایسی عورت کو کوئی زجر یا تنبیہ نہیں کر سکتے اس لئے اب اگر یہ عورت عدت میں تجدید اسلام کرے گی اور دوسرے شخص سے نکاح کرلے تو اس سے تعرض کرنے کی

---

(۱) اس صورت میں اس وقت مرتدہ [illegible] نکاح فسخ ہو جاتا [illegible] عورت مرتدہ [illegible] شخص سے نکاح [illegible] کما في الدر المختار: وارتداد احدهما اي الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء فللموطوءة ولو حكما كل مهرها ولغيرها نصفه لو ارتد وعليه نفقة العدة (درمختار) وقال في الرد (قوله بلا قضاء) اي بلا توقف على قضاء القاضي وكذا بلا توقف على مضي عدة في المدخول بها كما في البحر (قوله وعليه نفقة العدة) اي لو مدخولا بها اذ غيرها لا عدة عليها وافاد وجوب العدة سواء ارتد او ارتدت بالحيض او بالاشهر لو صغيرة او آيسة او بوضع الحمل كما في البحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ / ۱۹۳ ط سعيد كراتشي) [illegible] حضرت مفتی اعظمؒ نے عورت [illegible] مسلمان [illegible] عدت میں [illegible] نکاح فسخ [illegible] قانونی [illegible] نکاح فسخ [illegible] کما مر في عبارة الدر المختار و رد المحتار۔

(۲) وارتداد احدهما اي الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال في الرد (قوله بلا قضاء) اي بلا توقف على قضاء القاضي وكذا بلا توقف على مضي عدة في المدخول بها كما في البحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ / ۱۹۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) وليس للمرأة التزوج بغير زوجها به يفتى (درمختار) وقال في الرد (وظاهره ان لها التزوج بمن شاءت) (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الجهاد باب المرتد ۴ / ۲۵۳ ط سعيد كراتشي)

کوئی صورت نہیں ورنہ اسلامی حکومت ہوتی تو اس کو پہلے خاوند سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## مسلمان میاں بیوی مرزائی ہوگئے پھر دوبارہ مسلمان ہوگئے تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص پہلے اہل سنت والجماعت تھا پھر مرزائی عقائد کا پابند ہو گیا تھا اب وہ پھر اہل سنت والجماعت میں شامل ہونا چاہتا ہے اس کی بیوی اس کے عقائد کی پابند رہی اب اس کو دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۱۲ علی حسین امروہوی (دہلی)

۲۹ صفر ۱۳۵۳ھ م ۱۳ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۸۷) اگر وہ شخص سچے دل سے توبہ کرے اور اقرار کرے کہ مرزائی عقیدہ غلط اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے جھوٹے تھے اور ان دونوں فریق لاہوری اور قادیانی گمراہ ہیں میں دونوں سے بیزار ہوں تو وہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہو سکتا ہے اگر شوہر اور بیوی ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ قادیانی یا احمدی ہوئے تھے اور پھر ایک ہی وقت میں دونوں نے توبہ کی ہو جب تو ان کے نکاح کی تجدید لازم نہیں ہے اور وہ اپنے سابقہ نکاح پر رہ سکتے ہیں، (۲) لیکن اگر قادیانی یا احمدی ہونے میں تقدم و تاخر ہوا ہے یا توبہ کرنے اور واپس آنے میں آگے پیچھے ہوئے ہیں تو نکاح کی تجدید بھی لازم ہوگی(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## عورت محض خاوند سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہوگئی تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی مسلمہ عورت اپنے شوہر کے یہاں نہیں رہنا چاہتی اور دوسرے مسلمان شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور اس غرض سے مذہب اسلام چھوڑ کر مذہب نصرانیت کو قبول کر لے اور شوہر کو

---

(۱) ولو ارتدت لمجیء الفرقة منها قبل تأكده - وصرحوا بتعزيرها خمسة وسبعين وتجبر على الاسلام وعلى تجديد النكاح زجرا لها بمهر يسير كدينار وعليه الفتوى ولوالجية (درمختار) وقال فی الرد (قوله وعلى تجديد النكاح) فلكل قاض ان يجدده بمهر يسير ولو بدينار رضيت ام لا وتمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها ولا يخفى ان محله لما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سكت او تركه صريحا فانها لا تجبر وتزوج من غيره لانه ترك حقه (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ ۱۹٤ ط سعيد كراتشی)

(۲) وبقی النكاح ان ارتدا معا بان لم يعلم السبق فيجعل كالغرقى ثم اسلما كذلك استحسانا (الدرالمختار مع هامش رد المحتار' كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ ۱۹٦ ط سعيد كراتشی)

(۳) وفسد ان اسلم احدهما قبل الآخر (در مختار) وقال فی الرد (قوله وفسد الخ) لان ردة احدهما منافية للنكاح ابتداء فكذا بقاء نهر (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۱۹٦/۳ ط سعيد كراتشی)

اطلاع دیدے کہ میں اب تمہارے نکاح میں نہیں رہی تو اس صورت میں نکاح باقی رہا یا نہیں اور یہی عورت کچھ عرصہ کے بعد یہ اعلان کر دے کہ میں پھر مسلمان ہو گئی اور اس شخص سے نکاح کرے جس سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو یہ دوسرا نکاح درست ہو گیا یا نہیں ؟

**المستفتی** نمبر ۲۰۰ احمد حسین صاحب سہارنپور- ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۴ء

**(جواب ۱۸۸)** مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) اور تجدید اسلام کے بعد اگر وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلے تو نکاح صحیح ہو جائے گا (۲) اگر اسلامی حکومت ہوتی تو عورت سداً للباب پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر مجبور کی جاسکتی تھی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

**(جواب ٤٦٨ دیگر ۱۸۹)** ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۴) بعض فقہاء نے زجراً و سداً للباب یہ حکم دیا تھا کہ مرتدہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ پہلے خاوند سے ہی نکاح کرے کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے کی اجازت نہ دی جائے (۵) لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ قوت اسلامی حکومت کے ہاتھ میں ہو سکتی ہے اور وہ مفقود ہے اس لئے یہ زجر عمل میں نہیں آسکتا- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

۲۰ محرم ۱۳۵۴ھ م ۲۵ اپریل ۱۹۳۵ء

## شوہر یا بیوی کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے

**(سوال)** زید مذہب اسلام چھوڑ کر آریہ عیسائی مجوسی مذہب اختیار کر لیتا ہے تو کیا زید مرتد ہو جاتا ہے ؟ اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے ؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو ہنوز مذہب اسلام کی پابند ہے مرتد کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی اور وہ اپنی مسلمہ عورت سے تعلقات زوجیت قائم رکھ

---

(۱) وارتداد احد الزوجين عن الاسلام وقعت الفرقة بغير طلاق في الحال قبل الدخول و بعده (الفتاوى الهندية كتاب النكاح' الباب العاشر في نكاح الكفار ۱/ ۳۳۹ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) ظاهره ان لها التزوج بمن شاءت (هامش رد المحتار مع الدرالمختار' كتاب الجهاد' باب المرتد ٤/ ۲۵۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) وليس للمرتدة التزوج بغير زوجها به يفتى (درمختار) وقال في الرد ولكن حكموا بجبر ها على تجديد النكاح مع الزوج و بضرب خمسة و سبعين سوطا و اختاره قاضي خان للفتوى (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الجهاد' باب المرتد ٤/ ۲۵۳ سعيد كراتشي)

(٤) وارتداد احدهما اى الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) وقال في الرد (قوله بلا قضاء) اى بلا توقف على مضى عدة في المدخول بها كما في البحر (قوله و لو حكما) اراد به الخلوة الصحيحة (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب النكاح' باب نكاح الكافر ۳/ ۱۹۳ ط سعيد كراتشي)

(٥) لو ارتدت لمجئ الفرقة و صرحوا بتعزير ها خمسة و سبعين و تجبر على الاسلام وعلى تجديد النكاح زجرا لها بمهر يسير كدينار و عليه الفتوى ولو الحية(درمختار) وقال في الرد (قوله و على تجديد النكاح) فلكل قاض ان يجدده بمهر يسير ولو بدينار رضيت ام لا و تمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها (هامش رد المحتار' مع الدر المختار' كتاب النكاح' نكاح الكافر ۳/ ۱۹٤ ط سعيد كراتشي)

سکتا ہے اسی طرح اگر عورت مرتد ہو جائے تو وہ بھی مسلمان شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوتی اور شوہر اس سے تعلقات زوجیت قائم رکھنے میں زنا کا مرتکب نہ ہوگا کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی نمبر ۶۸۶ حکیم تاج محمد (ناگپور) ۱۹ رمضان ۱۳۵۴ھ م ۱۶ دسمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۹۰) زید دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنے سے مرتد ہو گیا مرتد ہوتے ہی اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی (۱) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو مسلمان ہے مرتد کے نکاح میں ہے اور خاوند اس سے حقوق زوجیت ادا کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے وہ جاہل اور احکام شریعت سے ناواقف ہیں مرتد اپنی اولاد پر اور زوجہ مسلمہ پر کوئی دعویٰ نہیں رکھتا۔ عورت اگر مرتد ہو جائے تو وہ بھی شوہر کے نکاح سے نکل جاتی ہے (۲) مگر شوہر اتنا حق رکھتا ہے کہ اگر حکومت اسلام ہو تو عورت کو اسلام لانے اور اسی شوہر سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا (۳) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان شوہر اپنی مرتدہ بیوی سے تعلقات زناشوئی رکھ سکتا ہے ان کے قول کی صحت کے لئے یہی محمل ہے۔

**محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،**

## شوہر کے ظلم کی وجہ سے عورت عیسائی ہو گئی، پھر مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی نو سالہ لڑکی کا نکاح عمرو کے ساتھ کر دیا نکاح کے بعد لڑکی صرف دو روز اپنے شوہر کے ہاں رہی پھر آپس کی رنجشوں کی وجہ سے دو برس تک اپنے والدین کے گھر رہی اس کے بعد اس نے اپنے والدین کو مجبور کیا کہ اس کا فیصلہ کرا دیں کیونکہ وہ خاوند کے گھر نہیں جانا چاہتی تھی مقدمہ عدالت تک پہنچا خاوند نے مہر ادا کر دیا مگر طلاق دینے سے انکاری ہے نہ اس کو بلا کر اپنے پاس رکھتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکی ایک دوسرے شخص کے ساتھ فرار ہوئی اور دو برس تک مفقود رہی پھر لڑکی کے والدین نے اس کا پتہ لگایا اور اپنے گھر لے آئے مگر پھر بھی اس کا کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا نہ خاوند اس کو اپنے گھر لے گیا موقع پا کر لڑکی دوبارہ فرار ہو گئی اور تین سال غائب رہنے کے بعد عیسائی مذہب اختیار کر لیا اب لڑکی مسلمان ہونا چاہتی ہے اور کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا یہ نکاح ہو سکتا ہے؟ کیا پہلا

---

(۱) وارتداد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغیر طلاق - (الهدایة ' کتاب النکاح' باب نکاح اهل الشرك ۲ / ۳٤۸ ط مکتبه شرکة علمیه ملتان)

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار' کتاب النکاح' باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۳) ولیس للمرتدة التزوج بغیر زوجها به یفتی (درمختار) وقال فی الرد (قوله و لیس للمرتد التزوج بغیر زوجها) و تجبر علی الاسلام و ان عادت مسلمة کان لها ان تتزوج من ساعتها- لکن حکموا بجبر ها علی تجدید النکاح مع الزوج و یضرب خمسة و سبعین سوط و اختاره قاضی خان للفتوی(هامش رد المحتار مع الدرالمختار' کتاب الجهاد' باب المرتد ٤/۲۵۳ ط سعید کراتشی

خاوند اب بھی اس کا حقدار ہو سکتا ہے؟ اگر لڑکی عیسائی ہی رہے اور کوئی مسلمان اس سے نکاح کر لیں تو درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۰۰۸ حبیب الرحمن (دہلی) ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۱ جون ۱۹۳۶ء

**(جواب ۱۹۱)** اسلام لانے کے بعد جس مسلمان سے یہ نکاح کرے گی نکاح درست ہو جائے گا۔ کیونکہ ارتداد سے پہلا نکاح فسخ ہو چکا ہے (۱) اگر یہ عیسائی رہے تو اس کا نکاح کسی مسلمان سے درست نہیں ہوگا کیونکہ مرتدہ کا نکاح کسی مسلمان سے نہیں ہو سکتا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## خود کو کافر اور مرتد کہنا باعث ارتداد ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے

**(سوال)** ایک عورت کافرہ کو مجمع عام میں مسلمان بنایا گیا بعد ازیں زید مسلم کے ہمراہ اسی مسجد میں نکاح پڑھا دیا گیا یہ عورت بحالت کفر کسی کے نکاح میں تھی مگر اسلام سے چھ ماہ قبل اس عورت کی باقاعدہ ان کی جماعت میں طلاق ہو گئی تھی عین وقت اسلام وہ کسی کے بھی نکاح میں نہ تھی بعد اسلام باقاعدہ شرعی نکاح زید سے پڑھا دیا گیا اس وقت اس کی عمر تخمیناً بیس سال کی تھی عورت تخمیناً ۴ سال اسلامی شوہر کے ہمراہ رہی تھی اور اولاد بھی ہوئیں اسلامی نام اس عورت کا سکینہ رکھا گیا تھا گردش زمین سے ایک دوسرے مسلمان نے اس سے ناجائز تعلق پیدا کرنے کی غرض سے اس کی بہن کافرہ کو ورغلایا اس نو مسلمہ کو اس کی بہن کافرہ کی وساطت سے بھگا کر ورغلا کر زید کے یہاں سے نکلوا لے گیا زید نے اس بھگا لے جانے والے پر مقدمہ دائر کیا بھگانے اور ناجائز تعلق پیدا کرنے پر عورت کو صرف صغیر بچوں کی خاطر مدعا علیہ نہیں بنایا گیا بلکہ اسے شہادت کے لئے بچا لیا گیا مگر عورت نے عدالت میں موجودہ مصلحت وقت دیکھ کر زبان سے کہہ دیا کہ یہ مجھے بھگا نہیں لے گیا تھا اور نہ ہی اس نے مجھ سے بد فعلی کی زید کے نکاح میں، میں نہیں ہوں اور نہ ہی میں مسلمان ہوئی ہوں اس کے اسلام کے ثبوت عدالت کو کافی سے زیادہ پہنچایا گیا بلکہ خود اس نے فوجدار شہاب الدین صاحب کے روبرو اپنے اسلام کی شہادت دی ہے کورٹ نے شخص مذکور کو صرف اس کے اس زبانی بیان کی بناء پر کہ وہ بھگا کر نہیں لے گیا ہے اور نہ ہی بد فعلی کی ہے رہا کر دیا تھا شخص مذکور چند اشخاص کے ہمراہ اس عورت کو نائب قاضی کے مکان پر لے گیا اور کہا اس کو مسلمان کر کے نکاح پڑھا دیجئے نائب قاضی نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے کہا کہ میرا نام سکینہ ہے نائب قاضی کو شبہ ہوا یہ لوگ مسلمان کر کے نکاح

---

(۱) ارتداد احد الزوجين عن الاسلام وقعت الفرقة بغير طلاق في الحال قبل الدخول و بعده (الهندية كتاب النكاح الباب العاشر لنكاح الكفار ۱/۳۳۹ ط ماجديه كوئته)

(۲) ولا يصلح ان ينكح مرتد او مرتدة احدا من الناس مطلقا (درمختار) وقال في الرد (قوله مطلقا) اى مسلما او كافرا او مرتدا وهو تأكيد لما فهم من النكرة في النفي (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳/۲۰۰ ط سعيد كراتشی)

پڑھانے کو کہتے ہیں اور یہ تو مسلمان معلوم ہوتی ہے نائب قاضی نے نکاح پڑھانے سے انکار کردیا شخص مذکور مع ہمراہیوں کے شہر قاضی کے پاس پہنچا اور ان سے نکاح کی درخواست کی قاضی صاحب بر سر سفر تیار تھے قاضی صاحب نے نائب قاضی کو رقعہ لکھ دیا کہ اس کا سردست نکاح پڑھادو نائب قاضی نے حکم قاضی نکاح پڑھادیا نکاح کا ثبوت بھی شخص مذکور کے روبرو عدالت میں کامل طور پر ہوا تھا اور اسے خبر تھی کہ یہ منکوحہ زید ہے تاہم قاضی و نائب قاضی کو اندھیرے میں رکھ کر دھوکا دیکر اپنا نکاح پڑھوایا اب سوال یہ ہے کہ زید کا نکاح شرعاً صحیح ہے یا شخص مذکور کا؟

المستفتی نمبر ۱۰۲۰ صاحبزادہ نواب ابراہیم خاں صاحب - سورت

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۵ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۹۲) یہ دوسرا شخص شرعاً کئی جرائم کا مرتکب اور مجرم ہے (۱) منکوحۃ الغیر کو اغوا کرنا اور بھگا کر لے جانا (۲) اسے جھوٹ بولنے پر آمادہ کرنا اور جھوٹا اظہار دلوانا (۳) اسلام کا انکار کرا کے از سر نو مرتد بنانا (۴) پھر جھوٹ بول کر دھوکا دیکر اس سے خود نکاح کرنا ان تمام جرائم کی سزا اور تعزیر کا مستحق ہے زید کا نکاح صحیح تھا مگر جب عورت نے اسلام سے انکار کرکے ارتداد اختیار کرلیا تو وہ نکاح فسخ ہوگیا (۱) عورت اسلام کا انکار کرنے اور دوسرا شخص اس ارتداد پر عورت کو آمادہ کرکے دونوں مرتد ہوگئے (۲) اگر اس کے بعد دونوں اسلام لے آئیں اور توبہ کریں اور پھر باہم نکاح کریں تو نکاح منعقد ہوجائے گا لیکن وہ شخص اور یہ عورت جرائم مذکورہ کی تعزیر سے نہیں بچ سکیں گے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## عورت عیسائی ہوگئی، تو نکاح فسخ ہوگیا، دوبارہ مسلمان ہو کر دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) آج کل مسلم عورتیں بغرض فسخ نکاح حیلہ کرتی ہیں اور مذہب عیسائیت قبول کرلیتی ہیں آیا نکاح واقع میں شرعاً بھی فسخ ہوجاتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۲۴ محمود صاحب (ملتان)

۱۳ صفر ۱۳۵۶ھ م ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۳) ارتداد سے نکاح کا فسخ ہوجانا ظاہر روایت کے بموجب صحیح ہے (۳) البتہ بعض مشائخ

---

(۱) واذا ارتد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقه بغیر طلاق (الهدایه، کتاب النکاح، باب نکاح اهل الشرک ۲/ ۳۴۸ ملتان)

(۲) من امر امرأة بان ترتد - کفر الآمر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضی عده فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳، ۱۹۴ ط سعید کراتشی)

بلخ نے زجراً اور سد اللباب یہ کہا تھا کہ مرتدہ کو اسلام لانے اور زوج اول سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے (۱) اور بعض نے یہ بھی کہا تھا کہ نکاح فسخ نہ ہونے کا فتویٰ دیا جائے لیکن یہ دونوں حکم زجر و توبیخ اور سدباب کے لئے تھے (۲) اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اسلامی حکومت ہو اور جبر علی الاسلام یا جبر علی النکاح بالزوج السابق کا امکان ہو یا زوج اول عورت پر خود یا بذریعہ حکومت قبضہ کرنے پر قادر ہو اور یہ سب باتیں انگریزی حکومت اور انگریزی قانون کی رو سے غیر ممکن ہیں لہذا اصل مذہب کے موافق انفساخ نکاح کا حکم ہی صحیح نافذ رہا اور اس کے لحاظ سے عورت مرتدہ بعد اسلام کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے تو اس کا نکاح نافذ ہوگا (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دینے والا خود بھی مرتد ہے' اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) مطبوعہ فتویٰ ارسال ہے آپ سے فیصلہ یہ کرانا ہے کہ کونسا غلط ہے اور کونسا صحیح ہے امیر عالم کو مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ ایوب خان کافر ہے اور اس کے ساتھ برتاؤ کرنے والے بھی کافر ہیں ایوب خان کو مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ امیر عالم کافر ہے اس کے ساتھ میل جول کرنے والے بھی کافر ہیں عجب معاملہ ہے۔ ایک عورت کو ایوب خان نے اغوا کیا اور اس کو پہلے چھپائے رکھا طلاق کے لئے کوشش

---

(۱) ولو ارتدت لمجیء الفرقة [illegible] وصرحوا بتعزيرها خمسة وسبعين وتجبر على الاسلام وعلى تجديد النكاح زجرا لها بمهر يسير كدينار وعليه الفتوى [illegible] (درمختار) وقال في الرد (قوله وعلى تجديد النكاح) فلكل قاض ان يجدده بمهر يسير ولو بدينار رضيت ام لا وتمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ / ۱۹۴ ط سعيد كراتشي) وقال في الهندية ولو اجرت كلمة الكفر على لسانها مغايظة لزوجها او اخراجا لنفسها عن حبالته او لاستيجاب المهر عليه بنكاح مستأنف تحرم على زوجها فتجبر على الاسلام ولكل قاض ان يجدد النكاح بادنى شيء ولو بدينار سخطت او رضيت وليس لها ان تتزوج الا بزوجها قال الهندواني آخذ بهذا وقال ابو الليث وبه نأخذ كذا في التمرتاشي (الهندية كتاب النكاح الباب العاشر في نكاح الكافر ۱ / ۳۳۹ ط ماجدية كوئٹه)

(۲) وافتى مشايخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجرا وتيسيرا لا سيما التي تقع في المكفر ثم تنكر قال في النهر والافتاء بهذا اولى من الافتاء بما في النوادر (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ / ۱۹۴ ط سعيد كراتشي) وفي قاضي خان منكوحة ارتدت والعياذ بالله حكي عن ابي نصر وابي القاسم الصفار انهما قالا لا تقع الفرقة بينهما حتى لا تصل الى مقصودها ان كان مقصودها الفرقة (الفتاوى الخانية على هامش الهندية كتاب الطلاق فصل في الفرقة بين الزوجين بملك احدهما صاحبه وبالكفر ۱ / ۵۴۶ ط ماجدية كوئٹه)

(۳) اصل مذہب اور ظاہر روایت تو یہی ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے لیکن پھر اس کو حبس و قید کر کے تجدید اسلام اور پہلے خاوند سے تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا جیسا کہ قاضی خان عالمگیریہ در مختار اور شامیہ وغیرہ میں اس کی تصریح ہے چونکہ حاکم مسلم اور قاضی شرعی موجود نہیں ہے جو تجدید اسلام و تجدید نکاح پر عورت کو مجبور کر سکے اس لئے متقدمین کی ظاہر روایت کی بناء پر فسخ نکاح کا حکم کیا جائے گا اور پھر علامہ شامی کی ایک عبارت و ظاهره ان لها التزوج بمن شاءت (هامش رد المحتار كتاب الجهاد باب المرتد ۴ / ۲۵۳ ط سعيد كراتشي) سے پتہ چل جاتا ہے کہ عورت کسی اور شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ فقط۔

بھی کی ایسی بدذات خاندان کی ناک کاٹنے والی عورتوں کو طلاق کون دیتا ہے آخر یہ چال چلی گئی کہ مل ملا کر مشن سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے کہ عورت عیسائی ہو گئی ہے پھر عورت کو گھر رکھ لیا اور کہا کہ چونکہ عورت مرتد ہو گئی ہے اس لئے اس کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا ہے اب میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا ہے امیر عالم نے جب سنا تو علماء سے فتویٰ پوچھا تقریباً ساٹھ سے زیادہ علماء کرام نے یہ فتویٰ دیا کہ اس طرح عورت کا نکاح فسخ نہیں ہوتا عورت نہ تو اسلام سے بیزار ہوئی نہ اس کے دل میں عیسائیت کی رغبت ہوئی اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے ردت کا تعلق دل سے ہوتا ہے- یہاں شرط مفقود ہے- اذا فات الشرط فات المشروط جیسا کہ ہدایہ کی جلد سوم میں ہے- **لان الردة تتعلق بالا عتقاد الا یری انه لو کان قلبه مطمئنا بالایمان لا یکفر**- عورت مرتد ہو گئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اس کو قید رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مہر تھوڑا رکھا جائے عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے یا اس لئے کہ دوسرا نکاح ہو گا اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو قاضی کو اختیار ہے کہ کم از کم مہر پر اسی شخص کے ساتھ نکاح کرے عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ دوسرے سے نکاح کرے عالمگیری' بہار شریعت حصہ ہفتم' مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم الحاج امجد علی صاحب- عورت مرتد ہو گئی اس واسطے اپنے زوج کو چھوڑ دے- بقول ابویوسف اور نکاح نہ کرے غیر زوج سے- اسی کا فتویٰ غایۃ الاوطار ص ۴۴۳ وغیرہ وغیرہ بہت حوالجات ہیں- بخوف طوالت چند پر اکتفا کیا ہے-

**المستفتی** نمبر ۲۱۴۰ شاہسوار (راولپنڈی) ۱۹ شوال ۱۳۵۶ھ م ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۱۹۴)** اگر یہ بیانات صحیح ہیں اور واقعات یہی ہیں تو اغوا کنندہ اور عورت کو ارتداد کی ترغیب دینے والا مرتد کرنے والا سخت مجرم ہے اور خود بھی مرتد ہو گیا(۱) اس کی اپنی عورت بھی نکاح سے باہر ہو گئی(۲) اس کو تجدید اسلام توبہ اور اپنے نکاح کی تجدید کرنی لازم ہے(۳) اور قوم کو حق ہے کہ اس کا مقاطعہ کر دے جب تک کہ وہ اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہ کرے اس سے تعلقات اسلامی منقطع کر دیں(۴) اور

---

(۱) ومن امر امرأة بان ترتد- کفر الآمر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضی عدة فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار' کتاب النکاح' باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۳) ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد زنا وما فیه خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة وتجدید النکاح (الدر المختار مع هامش رد المحتار' کتاب الجهاد' باب المرتد ۴/۲۴۶ ط سعید کراتشی)

(۴) مرتد کا اصل حکم یہ ہے کہ [illegible] حکومت اسے قتل کر دے مگر ہندوستان میں اس وقت اسلامی حکومت نہیں تھی اس لئے قطع تعلق کا حکم دیا گیا قال فی فتح الباری فبین هنا السبب المسوغ للهجر وهو لمن صدرت منه معصیة فیسوغ لمن اطلع علیها منه هجره عنها لیکف عنها - قال المهلب غرض البخاری فی هذا الباب ان یبین صفة الهجران الجائز وانه یتنوع بقدر الجرم فمن کان من اهل العصیان یستحق الهجران بترک ([illegible])

اگر اسلامی حکومت ہوتی تو عورت کو شوہر سابق سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا اور دوسرے شخص سے ہرگز نکاح کی اجازت نہ دی جاتی، وہ فتوی جو ایوب خاں کے اشتہار میں درج ہے بالکل جداگانہ صورت سے متعلق ہے اس کو اس واقعہ سے اصلا سروکار نہیں اور اس فتوے سے جو نتائج کہ ایوب خاں نے اخذ کرکے امیر عالم پر چسپاں کئے ہیں وہ ان واقعات کی روشنی میں ہرگز امیر عالم پر چسپاں نہیں ہوتے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## عورت مرتد ہو کر مسلمان ہو جائے' تو دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ ہندہ شادی کے بعد چھ سال تک اپنے خاوند کے پاس رہی خاوند نے اپنے سالے ہندہ کے حقیقی بھائی کو قتل کر دیا اور مقدمہ میں پھانسی کی سزا سے بچ گیا قتل کے بعد بیوی کو اس کے دادا کے پاس چھوڑ گیا پھر اس کو لینے نہیں آیا جس کو ڈھائی سال کا عرصہ گزر گیا طلاق دینے کے لئے اس سے کہا گیا تو طلاق سے بھی انکار کیا اب ہندہ بھی بوجہ اس صدمے کے کہ اس کے حقیقی بھائی کو اس نے ہلاک کیا ہے خاوند کے گھر بسنا نہیں چاہتی تھی بالآخر ہندہ نے عیسائی مذہب قبول کر لیا ہے تا حال وہ عیسائی ہی ہے کیا مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا نکاح دوسرے مسلمان خاوند کے ساتھ جائز ہے یا نہیں عدالت نے ہندہ کے نکاح کو بوجہ عیسائی ہو جانے کے فسخ کر دیا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۳۶۲ محمد طاہر صاحب (جبل پور) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ م ۹ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۵) اگر ہندہ اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر لے گی تو وہ نکاح صحیح اور درست ہو جائے گا پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر مجبور کرنے کا حکم زجراً و سداً للباب تھا(۱) جو انگریزی حکومت میں ممکن العمل نہیں ہے(۲) اصل مذہب یہی ہے کہ ارتداد احد الزوجین موجب انفساخ نکاح

---

(بقیہ صفحہ گزشتہ) والمکالمۃ کما فی قصۃ کعب وصاحبیہ (فتح الباری شرح الصحیح للبخاری' باب ما یجوز من الہجران لمن عصی ۱۰/ ۴۱۵ ط مصر) وقال فی الدر المختار ومن ارتد عرض الحاکم علیہ الاسلام استحبابا علی المذہب لبلوغہ الدعوۃ و تکشف شبہتہ و یحبس و جوبا وقیل ندبا ثلاثۃ ایام فان اسلم فبہا والا قتل لحدیث من بدل دینہ فاقتلوہ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الجہاد' باب المرتد ۴/ ۲۲۶ ط سعید کراتشی)

(۱) و صرحوا بتعزیرہا خمسۃ و سبعین و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجرا لہا بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتوی ولو الجیہ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب النکاح' باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۴ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو اجرت کلمۃ الکفر علی لسانہا مغیظۃ لزوجہا او اخراجا لنفسہا عن حبالتہ او لاستیجاب المہر علیہ بنکاح مستانف تحرم علی زوجہا فتجبر علی الاسلام و لکل قاض ان یجدد النکاح بادنی شئ و لو بدینار سخطت او رضیت ولیس لہا ان تتزوج الا بزوجہا قال الہندوانی ناخذ بہذا' قال ابو اللیث و بہ ناخذ کذا فی التمرتاشی (الفتاوی الہندیۃ' کتاب النکاح' الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱/ ۳۳۹ ط ماجدیہ کوئٹہ)

ہے (۳) ففی هذه الصورة هو المعول محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## شوہر کی بد سلوکی سے تنگ آکر جو عورت مرتد ہوئی' مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی عورت مسلمان خاوند کی بد سلوکی سے تنگ آکر اس سے جان چھڑانے کے لئے العیاذ باللہ عیسائی مذہب قبول کرلے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں اور اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو پہلے خاوند کے سوا کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۲۳ مولوی عبدالرحیم صاحب راولپنڈی۔

۲۳ رمضان ۱۳۵۷ھ م ۱۷ نومبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۶) مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے(۱) مگر یہ حیلہ اختیار کرنا بد ترین اور سخت ترین گناہ ہے اس پر وہ سزا کی مستحق ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## عورت مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک عورت اپنے خاوند زید سے بد دل ہو کر کرانی (مرتدہ) ہو گئی تاکہ اس کے نکاح سے خلاصی کا فیصلہ حاصل کرلے چنانچہ حکام انگریزی میں اس کو فیصلہ دیا گیا کہ اس کا نکاح فسخ ہو چکا ہے لیکن علمائے دین متین نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ ان بے دین لوگوں سے برتاؤ تعلقات چھوڑ دو پھر وہ عورت تائب ہوئی اور کوشش کی کہ کسی طرح علماء سے اجازت لوں اور کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلوں لیکن علماء نے حکم دیا کہ نکاح اول باقی ہے اور تمام ہندوستان کے علماء کا اجماعی فتویٰ ہے لیکن آخر کار ایک ناعاقبت اندیش مولوی کو کچھ رقم دیکر فتویٰ حاصل کیا کہ دوسرے شخص ولید سے نکاح کرلے چنانچہ ولید سے نکاح کر لیا تو اس پر علمائے مقامی نے فتویٰ دیا کہ یہ نکاح ثانی ناجائز ہے ان سے برتاؤ مت کرو اس کے کچھ مدت بعد ولید نے (زید) زوج اول سے طلاق بالبدل حاصل کرلی اور استیناف و تجدید نکاح کا ارادہ کیا لیکن ابھی تک عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ یہ زوج ثانی فوت ہو گیا اور اس مرتدہ عورت سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا

---

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار' کتاب النکاح' باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۲) ایضا حواله سابقه

(۳) وصرحوا بتعزیرها خمسة وسبعین وتجبر علی الاسلام (درمختار) وقال فی الرد (قوله وصرحوا بتعزیرها خمسة وسبعین هو اختیار لقول ابی یوسف فان نهایة تعزیر الحر عنده خمسة وسبعون وعندهما تسعة وثلاثون قال فی الحاوی القدسی وبقول ابی یوسف ناخذ (قوله وتجبر) ای بالحبس الی ان تسلم او تموت - (هامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب النکاح' باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۴ ط سعید کراتشی)

جو اس نکاح ثانی سے ۷-۸ ماہ بعد پیدا ہوا۔ اب اس ولید کی وراثت میں جھگڑا ہے یہ عورت (جو مرتدہ ہوئی تھی) اور اس کا لڑکا وراثت کے مدعی ہیں لیکن اس زوج ثانی (ولید) کے دوسرے لڑکے اور ورثاء مدعی ہیں کہ ان کا کوئی حق نہیں کیونکہ ابھی تک نکاح نہیں ہوا طلاق اب حاصل کی گئی ہے اب آپ شرعی حکم دیں یہاں کے علماء کا خیال ہے کہ چونکہ متفقہ اجماعی فتوی ہے کہ عورت کا نکاح اول فسخ نہیں ہوتا لہذا یہ عورت وارث نہیں اور سیاست اسلامی کا تقاضا بھی یہی ہے لیکن اس کا لڑکا وارث ہے کیونکہ زوج ثانی (ولید) متوفی نسب کا مدعی تھا اور شبہ حقیقی فراش (اگرچہ نکاح فاسد و باطل سے ہو) کا اعتبار نسب میں ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

المستفتی نمبر ۲۵۰۲ مولوی محمد جان خان صاحب (پنجاب)

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ م ۵ جون ۱۹۳۹ء

**(جواب ۱۹۷)** مرتدہ کا نکاح اصل مذہب کے لحاظ سے فسخ ہو جاتا ہے(۱) علماء و مشائخ نے زجراً عدم فسخ نکاح کا حکم دیا تھا(۲) جو اسلامی حکومت میں قابل نفاذ تھا غیر اسلامی حکومت میں اس کے نفاذ کی کوئی صورت نہیں پس ولید کا نکاح اس عورت کے ساتھ جس نے ارتداد کے بعد اسلام لا کر ولید سے نکاح کیا تھا صحیح تھا اور اس کی اولاد صحیح النسب ہے اور اس کی وفات پر عورت اور اس کے لڑکے کو میراث ملے گی(۳) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## عورت خاوند سے خلاصی کی غرض سے مرتد ہوئی، تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

**(سوال)** زید نے ہندہ سے نکاح کیا شوہر نے مہر بھی ادا کر دیا اور ہندہ چودہ سال تک اس کی زوجیت میں رہی اب وہ اپنے شوہر سے الگ ہونا اور قطع تعلق کرنا چاہتی ہے مگر زید الگ کرنا نہیں چاہتا اب عورت فسخ نکاح کی غرض سے مرتد ہو جاتی ہے اور اپنے ارتداد کو اخبار میں شائع کرا دیتی ہے کہ میں

---

(۱) وارتداد احدهما اي الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۳/ ۱۹۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) وافتى مشايخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجرا وتيسيرا لاسيما التي تقع في المكفر ثم تنكر قال في النهر والافتاء بهذا اولى من الافتاء بما في النوادر (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۳/ ۱۹۳ سعيد كراتشي) وقال في فتاوى قاضي خان: المنكوحة اذا ارتدت والعياذ بالله حكي عن ابي نصر و ابي القاسم الصفار انهما قالا لا تقع الفرقة بينهما حتى لا تحصل هي مقصودها ان كان مقصودها الفرقة و في الروايات الظاهرة تقع الفرقة وتحبس المرأة حتى تسلم و يجدد النكاح سدا لهذا الباب عليها (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، فصل في الفرقة بين الزوجين بسبب احدهما صاحبه و بالكفر ۱/ ۵۴۶ ط ماجدية كوئته)

(۳) چونکہ یہ نکاح [illegible] عورت کے مرتد ہونے سے ختم ہو گیا تھا اور پھر از سر نو عورت سے [illegible] ہو گئی تھی اور اس حالت میں جو اولاد [illegible] ترکہ میں اپنے حصص شرعیہ کے حقدار ہوں گے [illegible]

(نعوذ باللہ) اسلام سے مرتد ہوگئی اس لئے اب تم میرے شوہر کسی طرح سے نہیں ہو سکتے پس سوال یہ ہے کہ کیا صرف اس حیلہ اور مکر کے لئے اسلام ترک کرنے سے حقیقی معنوں میں خارج از اسلام ہو گئی ؟اور زید سے اس کا نکاح فسخ ہو گیا؟

المستفتی نمبر ۲۶۰۲ یوسف سلیمان احمد صاحب - رنگون (برما)
۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ م ۲۱ مئی ۱۹۴۰ء

(جواب ۱۹۸) حنفیہ کا اصل مذہب جو ظاہر روایت پر مبنی ہے یہی ہے کہ زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے پس صورت مسئولہ میں نکاح ٹوٹ گیا۔ مگر ایکٹ نمبر ۸۔ ۱۹۳۹ء میں ارتداد کو وجہ فسخ قرار نہیں دیا گیا اگر یہ ایکٹ برما میں نافذ نہ ہو تو وہاں اصل مذہب کے موافق فیصلہ ہوگا ہاں اسلامی حکومت میں ایسی عورت کو شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا (بشرطیکہ زوج اول بھی تجدید نکاح پر راضی ہو).(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## مرزائی بھائی نے اپنی مسلمان نابالغہ بہن کا نکاح ایک نابالغ مرزائی لڑکے سے کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) ایک لڑکی نابالغہ مسماۃ ہندہ کے والدین فوت ہو چکے تھے اور بھائی زید نے ہندہ مذکورہ کا نکاح ایک نابالغ لڑکے سے کر دیا تھا نیز واضح رہے کہ زوجین کے متولی مرزائی تھے جب لڑکی بالغہ ہوئی تو بھائی مرزائی نے لڑکے نابالغ مرزائی کی ساتھ شادی کر دی ایک ہفتہ لڑکی آباد رہی بعدہ انکار کر دیا کہ میں مرزائی نہیں ہوں اگرچہ میرے والدین و باقی رشتہ داران مرزائی ہیں مرزائی مرد کے ساتھ آباد ہونے سے انکاری ہوں اب لڑکی بھائی مرزائی کے گھر ہے وہ چاہتی ہے کہ میرا سابقہ نکاح فسخ کیا جائے تاکہ دوسری جگہ نکاح کروں لڑکا مذکور ابھی تک نابالغ ہے اور وہ بھی اور اس کے والدین سب مرزائی ہیں اب شرعی فیصلہ کرنا ہے اور لڑکا حکم شرعی کے سامنے پیش بھی نہیں ہوتا فقط لڑکی پیش ہوتی ہے فیصلہ کی کیا صورت ہے مفصلاً مرقوم فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر یہ صورت ہو تو پہلے بوجہ مطابقت والدین دونوں کافر تھے اب لڑکی بعد بلوغت کے مسلمان ہو گئی تو کیا لڑکے کے بالغ ہونے تک انتظار کرنا ضروری

---

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۲) لو ارتدت لمجیء الفرقة منها - وصرحوا بتعزیرها خمسة وسبعین وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لها بمهر یسیر کدینار وعلیه الفتوی ولوالجیة (در مختار) وقال فی الرد (قوله علی تجدید النکاح) فلکل قاض ان یجدده بمهر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغیره بعد اسلامها ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج ذلک اما لو سکت او ترکه صریحا فانها لا تجبر وتزوج من غیره لانه ترک حقه (هامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹٤ ط سعید کراتشی)

[illegible] تنسیخ ازدواج یا فیصلہ ہو سکتا ہے فیصلہ کی تمام صورتوں کو بیان فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۲) حیلۂ ناجزہ میں ارتداد کی بعض صورتوں میں یہ لکھا ہے کہ اگر خاوند مرتد ہو گیا تو دارالحرب میں تفریق کی ضرورت نہیں تین حیض سے علیحدہ ہو جائے گی اور دارالاسلام میں تفریق شرط ہے کیا موافق فتوی دارالحرب عمل کیا جائے یا احتیاطاً تفریق کی جائے۔

المستفتی نمبر ۲۶۶۱ محمد اسحاق ملتانی (دہلی)

۴ صفر ۱۳۶۰ھ م ۳ مارچ ۱۹۴۱ء

جواب ۱۹۹) تحکیم تو فریقین کی رضامندی سے ہوتی ہے جب ایک فریق (شوہر) کی طرف سے ثالثی منظور نہیں ہوئی تو ثالث کا فیصلہ بھی متصور نہیں۔(۱) رہا نکاح کا قصہ تو صورت مسئولہ میں قابل تحقیق یہ امر ہے کہ لڑکی کا باپ جس وقت مرزائی ہوا اس وقت یہ لڑکی پیدا ہو چکی تھی یا نہیں؟ اگر پیدا ہو چکی تھی اور بعد میں اس کا باپ مرزائی ہوا تو یہ لڑکی مسلمہ قرار دی جائے گی کیونکہ باپ کے ارتداد سے لڑکی پر جو بحیثیت مسلمہ کے ثابت ہو چکی ہے حکم ارتداد نہ ہوگا اور اس صورت میں اس کے مرتد چچا نے اس کا جو نکاح کیا وہ نکاح ہی صحیح نہیں ہوا کیونکہ کافر کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں،(۲) لیکن اگر لڑکی حال ارتداد میں پیدا ہوئی اور اس کی ماں بھی مرزائیہ تھی تو لڑکی بھی کافرہ ہی قرار پائے گی،(۳) مگر اس حال میں اس کے مرتد چچا کا کیا ہوا نکاح موقوف رہے گا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائے(۴) لیکن جب کہ وہ مسلمان نہ ہوا اور لڑکی مسلمان ہو گئی اور اس نے نکاح موقوف کو رد کر دیا تو نکاح رد ہو گیا کیونکہ نکاح موقوف قبل

---

(۱) [illegible] مع قبول الآخر (درمختار) وقال في الرد (قوله مع قبول الآخر) [illegible] لا يجوز حكمه [illegible] التحكيم (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب القضاء باب التحكيم ۵/ ۴۲۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) وشرط حرية وتكليف واسلام في حق مسلمة تريد التزوج وولد مسلم لعدم الولاية (درمختار) وقال في الرد (قوله لعدم الولاية) يعني انه لا ولاية لكافر على المسلمة وولدها المسلم لقوله تعالى ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب النكاح باب الولي ۳/ ۷۷ ط سعيد كراتشي)

(۳) [illegible] ولحق فولدت مرتدة ولدا وولد له اي لذلك المولود ولد فظهر عليهم جميعا فالولدان فيء [illegible] والولد الأول يجبر بالضرب على الاسلام وان حبلت به ثمة تبعا لأبويه (درمختار) وقال في الرد (قوله [illegible]) [illegible] في الاسلام [illegible] فكذا هو [illegible] (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الجهاد باب المرتد ۴/ ۲۵۶ ط سعيد كراتشي)

(۴) واعلم ان تصرفات المرتد على [illegible] ولا بعقد لعدم ولاية ويبطل منه اتفاقا ما يعتمد الملة [illegible] ويتوقف منه اتفاقا ما يعتمد المساواة وهو المفاوضة او ولاية متعدية (درمختار) وقال في الرد (قوله وهو المفاوضة) [illegible] (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الجهاد باب المرتد ۴/ ۲۴۹ ط سعيد كراتشي)

اجازت مجیز جائز ہو کر حکم عدم میں ہوتا ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والی عورت کا حکم

(سوال) ہندہ اور زید کے باہمی تعلقات ایک عرصہ سے ناخوشگوار ہیں زید اپنی بی بی مسماۃ ہندہ پر طرح طرح کے ظلم کرتا ہے چند آدمیوں کے سامنے ان دونوں میں تخت کلامی ہوئی ہندہ نے طیش میں آکر کہا کہ "جس خدا نے تم جیسے ظالم انسان پیدا کئے میں ایسے خدا کو خدا نہیں مانتی میں ایسے خدا سے بیزار ہوں" ان الفاظ کے کہنے کے بعد (۱) ہندہ کا ایمان باقی رہا یا نہیں؟ (۲) اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟ (۳) کیا مسماۃ ہندہ پر عدت لازم ہے جب کہ وہ تجدید ایمان کرے؟ (۴) کیا تجدید ایمان کے بعد عدت گزار کر وہ زید سے علیحدہ کسی اور شخص سے نکاح کرے تو درست ہوگا؟

المستفتی نمبر ۲۸۰۳ احمد وحید الظفر دہلی۔ ۳ شوال ۱۳۶۲ھ

(جواب ۲۰۰) (۱) مسماۃ ہندہ اس قول کی بنا پر ایمان سے باہر ہوگئی اور مرتد ہوگئی(۲) (۲) نکاح بھی باطل ہوگیا(۳) (۳) ہاں تجدید ایمان کے بعد عدت لازم ہے(۴) (۴) تجدید ایمان کے بعد وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے(۵) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

---

(۱) ونكاح عبد وأمة بغير إذن السيد موقوف على الإجازة كنكاح الفضولي سيجيء في البيوع توقف عقوده كلها إن لها مجيز حالة العقد وإلا تبطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب الكفاءة ۳/ ۹۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) يكفر إذا وصف الله تعالى بما لا يليق به أو سخر باسم من أسمائه أو بأمر من أوامره أو أنكر وعده ووعيده أو جعل له شريكا أو ولدا أو زوجة [illegible] فهذا كله كفر (الفتاوى الهندية، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين، مطلب موجبات الكفر ۲/ ۲۵۸ ط ماجدية كوئته)

(۳) وارتداد أحدهما أي الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار) وقال في الرد (قوله بلا قضاء) أي بلا توقف على قضاء القاضي وكذا بلا توقف على مضي عدة في المدخول بها كما في البحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۳/ ۱۹۳، ۱۹۴ ط سعيد كراتشي)

(۴) وهي في حق حرة ولو كتابية تحت مسلم تحيض لطلاق ولو رجعيا أو فسخ بجميع أسبابه بعد الدخول حقيقة أو حكما (الدر المختار) وقال في الرد (قوله بجميع أسبابه) من الانفساخ بخيار البلوغ والعتق أو عدم الكفاءة وملك أحد الزوجين الآخر والردة في بعض الصور والافتراق عن النكاح الفاسد والوطء بشبهة فتح (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۰۴ ط سعيد كراتشي)

(۵) [illegible] عورت کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح پر مجبور کیا جا سکتا ہے لیکن عدت گزارنے کے بعد عورت [illegible] کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے کما ذکر في الشامية وظاهره أن لها التزوج من غيره (هامش رد المحتار، كتاب الجهاد، باب المرتد ۴/ ۲۵۳ ط سعيد كراتشي) لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب پہلا شوہر [illegible] تو پھر یہ عورت عدت گزار کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے کما في الرد ولا يخفى أن محله ما إذا طلب الزوج ذلك أما لو سكت أو تركه صريحا فإنها لا تجبر وتزوج من غيره لأنه ترك حقه (هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۳/ ۱۹۴ ط سعيد كراتشي)

## بیوی مرتد ہو گئی اور حالت ارتداد میں بچہ پیدا ہوا

(سوال) ایک عورت مرتدہ جس کو سال ڈیڑھ سال ارتداد میں گزر گیا اور اسی حالت میں اس کے بچہ پیدا ہو گیا اور اس کے اپنے خاوند نے اس کی کوئی خبر نہ لی ایک سال گزرنے پر وہ اس کو لینے آیا تھا مگر یہ اس کے ساتھ نہ گئی اور باوجود سمجھانے کے اس کے ساتھ جانا بھی نہیں چاہتی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس کو رکھنا بھی نہیں چاہتا بلکہ دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ **المستفتی** ظہیر الدین گوڑگانوی

(جواب ۲۰۱) عورت اگر مرتدہ ہو گئی تھی تو اس کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا تھا(۱) اگر اب پہلے خاوند سے وہ راضی نہیں اور نہ پہلا خاوند اس کی پروا کرتا ہے تو وہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے(۲) پہلے اس کو مسلمان کیا جائے پھر جس سے وہ راضی ہو اس سے نکاح پڑھا دیا جائے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

## عورت مذہب تبدیل کرلے تو نکاح سے خارج ہو گئی
## مسلمان ہو کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ مجید بانو کا عمر ۱۴ سال کی محمد اکرم سے نکاح ہوا محمد اکرم کا اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ ناجائز تعلق پہلے سے تھا اور اب تک چلا آتا ہے اس دوران میں مجید بانو نے پنچایت اور علمائے دین کے روبرو بہ چند کوشش کی کہ یا تو مجھ کو آباد کرے یا طلاق دے اس نے کسی بات کو تسلیم نہ کیا آخر مجبور ہو کر مجید بانو نے عدالت میں تبدیل مذہب کر کے تنسیخ نکاح کی درخواست دی عدالت نے تحقیق کرنے کے بعد نکاح فسخ کر دیا آیا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۹۸۵ مولوی عبدالمجید خطیب جامع مسجد پٹھان کوٹ

یکم رمضان ۱۳۵۶ھ م ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۰۲) ہاں عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا(۳) اور عورت کو مسلمان ہونے کے بعد اختیار ہو گا کہ کسی شخص سے شادی کر لے یا نہ کرے(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

---

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۲) ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج ذلك، اما لو سکت او ترکه صریحا فانها لا تجبر و تتزوج من غیره لانه ترك حقه (هامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹٤ ط سعید کراتشی)

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ط سعید کراتشی) وقال فی الهندیة: ارتد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغیر طلاق فی الحال قبل الدخول بها وبعده (الفتاوی الهندیة، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱/ ۳۳۹ ط ماجدیه کوئٹه) (٤) وظاهره ان لها التزوج بمن شاءت (هامش رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد ٤/ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)

## شوہر کے مظالم کی وجہ سے عورت مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں ؟

الجمعیۃ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۱ء

(سوال) ہندہ معمرہ ۳۵ سالہ زید کی بیاہتا بیوی تھی جو بائیس سال تک اپنے شوہر زید کے طرح طرح کے آزار و دکھ و سختی سہتی رہی آخر مظالم سے تنگ آکر اپنی خالہ کے گھر جا کر رہ گئی مگر اس کے خاوند زید نے قاضی کی عدالت میں طلب زوجہ کا دعویٰ کیا اور قاضی نے بلا سماعت عذرات مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر زید سے نیک چلنی کی ضمانت لے کر ہندہ کو زید کے حوالے کر دینا چاہا بالآخر تنگ آکر ہندہ مرتد ہو گئی تاکہ نکاح فسخ ہو جائے ہندہ نے قاضی کو اپنے ارتداد کی اطلاع بھی دیدی اور قاضی نے اپنے ایک معتمد علیہ کو ہندہ کی قیام گاہ پر بھیج کر تصدیق بھی کرالی اور ہندہ نے کئی آدمیوں کے سامنے اقرار لسانی کیا کہ وہ مرتد ہو گئی ہے مگر قاضی اب بھی ہندہ کو زید کی زوجہ شرعی تصور کرتا ہے اور اسے زید کے گھر بھجوانا چاہتا ہے۔

(جواب ۲۰۳) عورت یا مرد دونوں میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے(۱) بعض فقہاء نے مرتدہ کو زوج سابق کی طرف جبراً لوٹانے کا فتویٰ بے شک دیا ہے لیکن وہ ارتداد کے سدباب کی غرض سے دیا ہے تاہم اس کے لئے تجدید نکاح کی ضرورت ہے(۲) نیز اس قول پر عمل کرنے والے قاضی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ خاوند کی تعدی اور موجب ارتداد کی بھی تحقیقات کرے اور زوج کو بھی اس کی زیادتیوں اور مظالم کی سزا دے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## شوہر کے مظالم کی وجہ سے عورت مرتد ہوئی' تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں ؟

(الجمعیۃ مورخہ یکم مئی ۱۹۳۵ء)

(جواب ۲۰۴) موجودہ حالات میں عورت مرتدہ اسلام قبول کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے کیونکہ اس کو دوسرے نکاح سے باز رکھنے اور شوہر اول سے جبراً اس کا نکاح کرانے کی

---

(۱) وارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضاء. (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳/۱۹۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) منكوحة ارتدت والعياذ بالله حكي عن ابي نصر وابي القاسم الصفار انهما قالا لا تقع الفرقة بينهما حتى لا تصل الى مقصودها ان كان مقصودها الفرقة وفي الروايات الظاهرة تقع الفرقة وتحبس المرأة حتى تسلم وتجدد النكاح سداً لهذا الباب عليها (الفتاوى الخانية على هامش الهندية' كتاب الطلاق' فصل في الفرقة بين الزوجين بملك احدهما صاحبه وبالكفر ۱/۵۴۶ ط ماجديه كوئته) وقال في الهندية ولو اجرت كلمة الكفر على لسانها مغايظة لزوجها او اخراجا لنفسها عن حبالته او لاستيجاب المهر عليه بنكاح مستأنف تحرم على زوجها فتجبر على الاسلام ولكل قاض ان يجدد النكاح بادنى شيء ولو بدينار سخطت او رضيت وليس لها ان تتزوج الا بزوجها قال الهندواني آخذ بهذا قال ابو الليث وبه ناخذ في التمرتاشي - (الفتاوى الهندية' كتاب النكاح الباب العاشر في نكاح الكفار ۱/۳۳۹ ط ماجديه كوئته)

طاقت منتفی ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## شوہر کے آریہ مذہب اختیار کرنے کی غلط خبر مشہور ہونے کی وجہ سے بیوی نے دوسری شادی کر لی تو کیا حکم ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۳۷ء)

(سوال) زید کی عدم موجودگی میں اس کے متعلق یہ مشہور ہو گیا کہ زید آریہ ہو گیا ہے زید کی زوجہ نے نکاح ثانی کر لیا بعد مدت کے عورت کو پتہ چلا کہ زید نے مذہب تبدیل نہیں کیا ایسی صورت میں کیا کیا جائے!

(جواب ۲۰۵) اس صورت میں کہ زوجہ نے محض ایک غلط خبر کی وجہ سے نکاح ثانی کر لیا تھا۔ نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا(۲) اور زید کا اس سے نکاح باقی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) [illegible] ہونے کی وجہ سے عورت کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا لہذا وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے کما فی الشامیۃ: و ظاهره ان لها التزوج بمن شاءت (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الجهاد، باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) اخبرت بارتداد زوجها فلها التزوج باخر بعد العدة استحسانا كما في الاخبار من ثقة بموته او تطليقه ثلاثا كذا لو لم يكن ثقة واتاها بكتاب من طلاق و اكبر رأيها انه حق لا بأس ان تعتد و تتزوج مبسوط (درمختار) وقال في الرد: قوله لا بأس ان تعتد اي من حين الطلاق او الموت لا من حين الاخبار فيما يظهر تأمل ثم لا يخفى انه اذا ظهرت حياته او انكر الطلاق و برهن و به علم عدم حجة شرعية بتصحيح النكاح الثاني و تعود اليه (هامش ردالمحتار مع الدر المختار، كتاب الجهاد، باب المرتد ۴/۲۵۲، ۲۵۳ ط سعيد كراتشي)

# بیان حضرت مفتی اعظمؒ

## بمقدمہ فسخ نکاح بوجہ ارتداد

## بند سوالات بنام گواہ نمبر ۳ مفتی کفایت اللہ صدر مدرس مدرسہ امینیہ ' دہلی

### بمقدمہ حسین بی بی بنام خان محمد از ڈیرہ غازی خاں

(سوال ۱) آپ کتنے عرصہ سے حدیث تفسیر وفقہ وعلوم عربیہ کا درس دیتے ہیں؟

(جواب) تقریباً از تیس برس سے۔

(سوال ۲) افتا کا کام کتنے عرصہ سے کرتے ہیں؟

(جواب) اسی قدر عرصہ سے۔

(سوال ۳) مفصلہ ذیل امور کی بابت بتلائیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی فرقہ احمدیہ کے عقائد کیا ہیں؟ جو قرآن مجید واحادیث صحیحہ مشہورہ سے ثابت ہیں اور جو معتقد مشاہیر علماء مفتیان اسلام کا عقیدہ اب تک رہا ہے۔ اگر وہ نہیں تو مرزا صاحب موصوف کا کیا عقیدہ تھا؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان ہے یا کافر؟ اپنے بیان میں قرآن مجید واحادیث صحیحہ وکتب عقائد وکتب جماعت احمدیہ کا جن پر آپ کے بیان کا انحصار ہو حوالہ دیں۔

(جواب) مرزا صاحب کے بہت سے عقیدے قرآن مجید واحادیث صحیحہ وجمہور امت محمدیہ کے عقائد کے خلاف ہیں مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایسی باتیں کہیں جن سے انبیائے سابقین بلکہ آنحضرت ﷺ پر مرزا صاحب کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب کے کلام سے بعض پیغمبروں کی توہین بھی ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب اپنے متبعین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کے پیغمبروں اور آنحضرت ﷺ اور قرآن پر ایمان لانا بھی مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں رہا جب تک مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لایا جائے یہ اور اسی قسم کی وجوہ ہیں جن کی بناء پر مرزا غلام احمد کو جمہور علمائے اسلام خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔

(الف) وجود ذات وصفات باری تعالیٰ

(جواب) مرزا غلام احمد تو خدا کے وجود کے قائل ہیں لیکن خدا کی صفات میں ان کی بہت سی تصریحات شریعت کی تعلیم سے باہر ہیں۔

(ب) وجود ملائکہ

(جواب) ملائکہ کے وجود کے وہ اس طرح قائل نہیں جس طرح کہ سلف صالحین اور جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔

(ج) کتب سماویہ سابقہ و قرآن مجید

(جواب) اس کے متعلق میری نظر میں کوئی تصریح نہیں ہے۔

(د) قیامت

(جواب) قیامت کا بظاہر اقرار ہے۔

(ہ) انبیائے کرام، خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ۔

(جواب) انبیائے کرام کے متعلق ان کے عقائد اور تصریحات جمہور امت محمدیہ کے خلاف موجود ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کی تصریحات بہت گمراہ کن اور موجب توہین ہیں۔

(و) حیات عیسیٰ علیہ السلام

(جواب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل نہیں۔ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے بلکہ ان کی قبر بھی کشمیر میں ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(ز) نبوت ورسالت کی تعریف

(جواب) نبی ورسول کی تعریفیں ایسی کرتے ہیں جس میں ان کی نبوت کی گنجائش نکل سکے۔

(ح) ختم نبوت

(جواب) ختم نبوت کے وہ ان معنی میں قائل نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

(نوٹ) تمام سوالات میں لفظ مرزا صاحب سے مراد مرزا غلام احمد صاحب بانی فرقہ احمدیہ ہے۔

(سوال ۴) کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت مطلقہ و تشریعیہ کیا؟ اور حضور خاتم النبیین علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کا کیا حکم ہے؟ اور علاوہ ازیں اور بھی مرزا صاحب نے ایسے دعوے کئے ہیں؟ جن سے کفر لازم آئے مثل دعویٰ الوہیت، دعویٰ وحی جس کو قرآن شریف کے برابر قرار دیا، دعویٰ فضیلت از انبیاء۔ اور ایسے مدعی کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب) مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔

(اس موقع پر گواہ نے کہا کہ بہت سے سوالات کے جوابات بہت طویل ہوں گے اور کئی روز خرچ ہوں گے اس لئے سو روپے ان کی فیس ہونی چاہئے میں نے ان کو ہدایت کی وہ لکھ کر بھیج دیں)

بیان مولوی کفایت اللہ بقلم خود — مرزا صاحب کے دعووں میں نبوت مطلقہ اور تشریعیہ دونوں کا دعویٰ موجود ہے اور جو شخص کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے مرزا صاحب کے کلام میں ایسی باتیں موجود ہیں جن کی بناء پر ان کو خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے مثلاً وحی کا دعویٰ جو قرآن کے برابر درجہ رکھتی ہے اور بعض انبیاء علیہم السلام کی توہین آنحضرت ﷺ کی برابری کا دعویٰ اور جو شخص کہ کسی نبی کی توہین کرے یا قرآن کے برابر وحی کا دعوے کرے یا آنحضرت ﷺ سے برابری کا مدعی ہو وہ کافر ہے

(سوال ۵) کیا مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی؟

(جواب) ہاں توہین کی ہے۔

(سوال ۶) کیا مرزا صاحب نے آنحضور محمد ﷺ کی توہین کی؟

(جواب) مرزا صاحب کے کلام سے آنحضرت ﷺ کی توہین لازم آتی ہے اور حضور ﷺ کی برابری بلکہ حضور ﷺ سے افضل ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔

(سوال ۷) جو شخص انبیائے کرام کی توہین کرے حقیقتاً یا التزاماً یا استہزاءً مسلمان ہے یا کافر؟ اس لحاظ سے مرزا صاحب مسلمان تھے یا کافر؟

(جواب) جو شخص انبیاء کی توہین کرے یا استہزاء کرے وہ کافر ہے اس لحاظ سے مرزا صاحب کافر تھے۔

(سوال ۸) کیا مرزا صاحب اپنے منکروں کو کافر کہتے تھے؟ یعنی ساری امت کو بجز اپنے متبعین کے کافر کہتے تھے؟

(جواب) مرزا صاحب کے کلام میں اس طرح کی تصریحات موجود ہیں کہ وہ اپنے متبعین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر کہتے تھے۔

(سوال ۹) جو شخص مسلمان کو کافر کہے اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب) جو شخص مسلمانوں کو محض اس وجہ سے کافر کہے کہ وہ اس کے دعوے کی تصدیق نہیں کرتے حالانکہ اس کا دعویٰ ہی غلط و باطل ہے تو یہ شخص کافر ہے۔

(سوال ۱۰) کیا مرزا صاحب کے کلمات اس قسم کے ہیں جس سے مرزا صاحب پر کفر عائد ہوتا ہے؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

(جواب) مرزا صاحب کے بہت سے کلمات اس قسم کے ہیں کہ ان پر کفر عائد ہوتا ہے جو ان کی کتابوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں آئندہ تاریخ پر حوالے پیش کروں گا۔

(سوال ۱۱) کیا انبیائے کرام صادق اور معصوم ہوتے ہیں؟ اور کیا مرزا صاحب صادق اور معصوم تھے؟ اگر نہیں تو ان کے غیر معصوم ہونے کے وجوہ بیان فرماویں۔

(جواب) انبیائے کرام یقیناً صادق اور معصوم ہوتے ہیں مرزا صاحب نہ صادق تھے اور نہ معصوم۔ اور ان کے کذب کے ثبوت کے لئے بہت سے شواہد ان کی کتابوں میں موجود ہیں جو آئندہ پیش کروں گا۔

(سوال ۱۲) کیا مرزا صاحب اور ان کے متبعین کے متعلق تمام مشاہیر علمائے اسلام نے بالاتفاق کفر کا فتویٰ دیا ہے یا نہیں؟

(جواب) مرزا صاحب اور ان کے متبعین کے متعلق عام طور پر علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

(سوال ۱۳) کیا مرزا صاحب دعوائے نبوت سے پیشتر ختم نبوت مطلق یا تشریعی کے قائل تھے؟ اور منکر ختم نبوت کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

(جواب) مرزا صاحب دعوائے نبوت سے پہلے ختم نبوت کے قائل تھے اور منکر ختم نبوت باتفاق علماء کافر ہے۔

(سوال ۱۴) مرزا صاحب اور ان کی جماعت معجزات انبیائے کرام کے قائل ہیں یا انکاری ہیں؟ اگر انکاری ہیں تو شرع میں ان کے متعلق کیا حکم ہے؟ اور کیوں؟

(جواب) مرزا صاحب نے بہت سے معجزات کا انکار کیا ہے اور ان کی صورتیں بدل دی ہیں حالانکہ ق
احادیث کی تصریحات ان کی تاویلوں کی صراحتہً تردید کرتی ہیں بلکہ بعض معجزات کا انکار اس پیرایہ م
ہے جس سے اصل معجزوں کی تحقیر و توہین کا احتمال لازم آتا ہے جو شخص کہ معجزات انبیاء کرام کا اس طرح
کرے کہ اس سے استہزا پیدا ہوتا ہو تو وہ اس بنا پر کافر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق اس کا عقیدہ
ثبوت کا مقتضی ہے یا قصداً انبیاء کا استہزاء کرتا ہے۔

(سوال ۱۵) مرزا صاحب اجماع امت کے اصول کو تسلیم کرتے تھے؟ یا انکار کرتے تھے؟

(جواب) مرزا صاحب اجماع امت کے اصول کو عملاً تسلیم نہیں کرتے تھے۔

(سوال ۱۶) اجماع امت کے منکر کے متعلق اسلام میں کیا حکم ہے؟

(جواب) اجماع امت اگر یقینی ہو تو اس کا منکر کافر ہو جاتا ہے۔

(سوال ۱۷) اگر صورت مذکورہ کا حکم ثابت ہو تو علمائے کرام کے فتوے اگر آپ کے پاس موجود ہوں
پیش کریں۔

(جواب) اس امر پر فتوے تمام ہندوستان میں شائع ہو چکے ہیں میرے پاس کوئی نقل اس وقت موجود
ہے آئندہ پیش کروں گا۔

(سوال ۱۸) اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۴ کالم نمبر ۱ پر آپ کے نام سے جو
نسبت نکاح اہل سنت والجماعت و مرزائی درج ہے، کیا تسلیم کرتے ہیں کہ یہ فتوی آپ نے دیا تھا؟

(جواب) اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱-۱-۳۹ کے صفحہ ۴ کالم نمبر ۱ پر جو فتوی تحریر ہے اور جس پر نشان C1
ڈالا ہے صحیح ہے اور میرا ہی دیا ہوا ہے۔

فتوی مولوی محمد یوسف مدرسہ امینیہ دہلی منسلکہ بند سوالات آپ نے پڑھا اور اس پر الجواب صحیح آپ نے
کردہ ہیں اور مہر دار الافتاء مدرسہ اسلامیہ دہلی کی ہے؟

(نوٹ) ایسا کوئی فتوی جو مولوی محمد یوسف کا لکھا ہوا ہو اور جس پر "الجواب صحیح" مولوی مفتی کفایت
صاحب نے لکھا ہو اور دار الافتاء کی مہر ہو شامل بند سوالات نہیں ہے۔

(سوال ۱۹) احمدیہ یعنی مرزائی مرد اور غیر احمدی مسلمان عورت کے مابین نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) احمدی مرد اور غیر احمدی مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں ہے۔

## سوالات جرح

(۱) سوال نمبر تین مندرجہ بند سوالات منجانب مدعیہ (الف) تا (ح) کے جوابات میں آپ نے اگر حضر
مرزا صاحب کی کتب کا حوالہ دیا ہے تو آپ بتلائیں کہ آپ نے وہ ساری کتابیں پڑھی ہوئی ہیں جن کا
نے حوالہ دیا ہے اور کیا ان کتب میں اور حضرت مرزا صاحب کی دیگر کتابوں میں جو تصریحات ان ا
(مندرجہ الف تا ح) کے متعلق ہیں ان کو اپنے جوابات میں ملحوظ رکھا ہے؟

اب ) سوال نمبر تین کے جواب میں میں نے کسی مخصوص کتاب کا حوالہ نہیں دیا ہے باقی حصہ کا سوال نہیں ہوتا جو جواب دیا جائے- حوالہ جات آئندہ پیش کروں گا-

ال )(۲) کیا آپ نے بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کی جملہ تصانیف کو پڑھا ہے ؟ اور آپ بتا سکتے جو مطبوعہ فہرست کتب سوالات جرح ہذا کے ساتھ منسلک کی گئی ہے اس میں حضرت مرزا صاحب کی نفات کے نام درست طور پر درج ہوئے ہیں ؟ اگر آپ نے مرزا صاحب کی تمام تصنیفات کو نہیں پڑھا تو منیفات حضرت مرزا صاحب کی آپ نے اول سے لیکر آخر تک پڑھی ہیں فہرست مطبوعہ کو دیکھ کر ان بفات پر نشان مع دستخط خود لگادیں-

ب ) مرزا صاحب کی جو تصنیفات میں نے پوری پڑھی ہیں فہرست مطبوعہ میں (جس پر نشان ڈالا گیا ) ان کے ناموں پر میں نے دستخط کر دیئے ہیں ان کے علاوہ ان کی بہت سی کتابیں میں نے پڑھی ہیں-

ال ۳ ) آپ نے جو عقائد حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کی طرف منسوب کئے ہیں کیا ان عقائد مسائل کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی جماعت تسلیم کرتی ہے ؟ یا ان عقائد اور مسائل کو وہ اپنی یروں اور تحریروں میں رد کرتے ہیں ؟

اب ) جو مسائل و عقائد میں نے مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں ان کو مرزا صاحب اور ان کی عت تسلیم کرتی ہے-

ال ۴ ) کیا حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ذات اور اس کی صفات پر اور مہ کے وجود اور صفات پر قرآن مجید اور دوسری پہلی آسمانی کتابوں پر اور قیامت پر اور حضرت عیسیٰ علیہ لام اور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کی نبوت پر اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا گیا ؟

واب ) مرزا صاحب کی تصنیفات میں ان چیزوں کا جن کا سوال میں ذکر ہے بیان ضرور آیا ہے مگر ان کی یقت شرعی بہت سے مقامات میں بدل دی گئی ہے-

وال ۵ ) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ ایسا عقیدہ ہے کہ اس عقیدہ کو نہ ماننے والا مسلمان یں رہ سکتا ؟

واب ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک مسلمہ عقیدہ ہے اور جو ص ان کی حیات کا عقیدہ نہ رکھے وہ جمہور کے نزدیک اسلام سے خارج ہے-

وال ۶ ) الف - کیا آپ کو معلوم ہے کہ سر سید احمد خان بانی علیگڑھ کالج اور ان کے معتقدین حضرت عیسیٰ یہ السلام کی وفات کے قائل ہیں ؟

واب ) سید احمد خاں یا ان کے متبعین کی وہ تصریحات سامنے لائی جائیں جس میں انہوں نے وفات عیسیٰ علیہ سلام کی تصریح کی ہو تو جواب دیا جا سکتا ہے-

ب ) کیا آپ کو علم ہے کہ شیخ محمد عبدہ مصری مرحوم جو ملک مصر کے مفتی اعظم تھے ان کا اور ان کے متقدوں کا بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں-

(جواب) ایضاً

(ج) کیا آپ کو علم ہے کہ حضرت امام مالکؒ اور امام ابن حزمؒ بھی وفات عیسیٰ کے قائل تھے؟

(جواب) ان دونوں محترم اماموں کی تصریح پیش کرنی چاہئے۔

(د) کیا آپ نے سر سید احمد خاں کی تفسیر القرآن اور شیخ محمد عبدہ مصری مفتی اعظم کی تفسیر جسے محمد رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر نے شائع کیا ہے پڑھی ہے؟

(جواب) میں نے یہ دونوں تفسیریں دیکھی ہیں مگر ان کا ایک ایک حرف نہیں پڑھا۔

(ہ) کیا آپ نے مجمع بحار الانوار مصنفہ شیخ محمد طاہر گجراتی میں حضرت امام مالکؒ کا یہ مذہب پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے ہیں۔

(جواب) مجمع البحار میں امام مالکؒ کا یہ قول مذکور ہونا مجھ کو یاد نہیں "مالک" کا قول مذکور ہے مگر مالک سے خدا جانے کون مراد ہے۔

(و) کیا آپ نے امام ابن حزم کی کتاب محلّٰی پڑھی ہے؟ جو مصر سے چھپ کر شائع ہوئی ہے کیا اس میں یہ مسئلہ درج ہے یا نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں؟

(جواب) میں نے محلّٰی پوری نہیں پڑھی اور اس میں یہ قول میرے مطالعہ میں نہیں آیا بلکہ المحلّٰی جلد اول کے مقدمہ میں یہ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے کے نبی ہیں۔

(ز) آپ کے نزدیک سر سید احمد خان، حضرت امام مالک حضرت امام ابن حزم اور مفتی محمد عبدہ اور ان کے معتقدین مسلمان ہیں یا نہیں؟

(جواب) سر سید احمد خاں کے بہت سے عقائد جمہور علمائے اسلام کے خلاف ضرور ہیں مگر ان پر تکفیر کا حکم کرنے میں احتیاط کی جاتی ہے اور حضرت امام مالک اہل سنت والجماعت کے مسلم امام ہیں اور ابن حزم اور مفتی محمد عبدہ مصری کے متعلق بھی میرے علم میں کوئی وجہ تکفیر نہیں ہے۔

(سوال ۷) کیا حضرت مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شریعت کا آنا یا آنحضرت ﷺ کی شریعت کا منسوخ کیا جانا یا اس کے بعض حصص کا منسوخ کیا جانا کسی ایسے نبی کا آجانا جو آپ کی امت سے باہر ہو اور جس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے تمام فیض حاصل نہ کیا ہو اپنی کسی کتاب میں جائز لکھا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا جائز رکھا ہے اور خود تشریعی نبوت کا دعویٰ کرکے ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نئی شریعت آسکتی ہے اور حکم جہاد کے خلاف اپنا حکم دیکر یہ ثابت کردیا کہ مرزا صاحب شریعت محمدیہ کے احکام کو منسوخ کرسکتے تھے۔

(سوال ۸) (الف) اگر کسی کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں یا آپ پر نبوت ختم نہیں ہے تو اس کا حوالہ دیں؟

(جواب) خاتم النبیین کے معنی مرزا صاحب نے ایسے بیان کردیئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین بھی

کہتے رہیں اور اپنی نبوت بھی منوالیں حوالہ جات آئندہ دوں گا۔

(ب) حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی آیت خاتم النبیین پر اپنا ایمان ظاہر فرمایا ہے یا نہیں؟

(جواب) اس طرح کا ایمان ظاہر کیا ہے جو ہر مکتبی بچہ جانتا ہے۔

(ج) حضرت مرزا صاحب ہر اس شخص کو جو حضرت نبی کریم ﷺ سے علیحدہ ہو کر اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کو چھوڑ کر دعوائے نبوت کرے اسے ملعون سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) صرف یہی کافی نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت سے علیحدہ ہو کر جو شخص منصب نبوت کا دعویٰ کرے وہی ملعون ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ ملعون ہے اور یہ بات مرزا صاحب نے تسلیم کی ہے۔

(سوال ۹) اس نبوت مطلقہ اور نبوت تشریعی سے آپ کی کیا مراد ہے؟

(جواب) نبوت مطلقہ سے یہ مراد ہے کہ کسی شخص کو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطا کیا جائے خواہ اس کو جدید شریعت دی جائے یا نہ دی جائے اور تشریعی نبوت سے یہ مراد ہے کہ منصب نبوت کے ساتھ اس کو جدید شریعت بھی عطا کی جائے۔

(الف) کیا کسی ایسے نبی کا نام آپ بتا سکتے ہیں جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد یہ دعویٰ کیا ہو کہ میں آنحضرت ﷺ کا پیرو اور آپ کی شریعت کے تابع ہوں اور پھر اس کی نسبت یہ فتویٰ دیا گیا ہو جو آپ نے بیان کیا ہے؟

(جواب) ایسے کئی جھوٹے نبی ہوئے ہیں جنہوں نے حضرت ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کیا مگر آپ کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ کافر قرار دیئے گئے جن میں سے ایک شخص ابن اخرس کا قصہ مشہور ہے۔

(ب) کیا آپ قرآن مجید کی کوئی آیت بتا سکتے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کی پیروی کرتے ہوئے اور آپ کی شریعت کے تابع رہتے ہوئے آپ کی امت میں سے کوئی شخص درجہ نبوت کو آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں پا سکتا؟

(جواب) قرآن شریف کی آیت خاتم النبیین کا یہی معنی ہے جس سے ثابت ہے کہ اس میں تمام انبیاء کا خاتم حضور ﷺ کو قرار دیا ہے اور تشریعی غیر تشریعی نبوت کا فرق نہیں کیا گیا۔

(ج) کیا آپ کو علم ہے کہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی نے کتاب فتوحات مکیہ میں یہ تحریر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے اور آپ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی نبوت اور ایسا نبی نہ ہوگا جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے یا آپ کی شریعت کے خلاف کوئی شریعت لائے اور نیز موصوف نے کیا اپنی کتاب مذکورہ میں یہ تحریر نہیں کیا کہ غیر تشریعی نبوت بند نہیں ہے؟

(جواب) شیخ اکبر کی کوئی عبارت اس مطلب میں صریح نہیں ہے۔

(د) کیا آپ کو علم ہے کہ علی بن محمد سلطان القاری جو ملا علی قاری کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے اپنی کتاب موضوعات کبیر میں لکھا ہے کہ آیت خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا

نبی نہیں آئے گا جو آپ کے مذہب کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

(جواب) ملا علی قاری کی عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز سمجھتے ہوں۔

(الف) کیا مولوی محمد قاسم مرحوم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں یہ لکھا ہے کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر خاتمیت نبوت محمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

(جواب) مولانا محمد قاسم صاحب کی کتاب تحذیر الناس کی عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آپ کی امت میں سے آسکتا ہے۔

(ب) کیا آپ کو علم ہے کہ مولانا ابو الحسنات محمد عبدالحی لکھنوی مرحوم نے اپنے رسالہ موسومہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس میں لکھا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے یا زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔

(جواب) مولانا عبدالحی صاحب کا بھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا ہو سکتا ہے۔

(ج) کیا آپ نے تکملہ مجمع بحار الانوار مصنفہ شیخ محمد طاہر گجراتی پڑھا ہے؟ جس میں حضرت عائشہ کا یہ قول درج ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(جواب) حضرت عائشہ کا یہ قول میں نے پڑھا ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی جو کہ پہلے کا نبی ہو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا محال نہیں

(د) قرآن مجید کی آیت خاتم النبیین کس سن میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی اور کیا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ کے فرزند ابراہیم نے وفات پائی تھی؟ اس وقت آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

(جواب) اگر آیت خاتم النبیین نازل ہو چکی تھی اور اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ نے یہ فرمایا کہ لو عاش کان نبیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کو یہ بتلانا تھا کہ چونکہ میرے بعد نبوت نہیں ہو سکتی تھی اس لئے تقدیر الٰہی یہی تھی کہ میرا بیٹا زندہ نہ رہے۔

(سوال ۱۰) عربی محاورہ خاتم المحدثین خاتم المفسرین خاتم الاولیاء خاتم الفقہاء کے کیا معنی ہوتے ہیں؟

(جواب) ان لفظوں کے تو یہی معنی ہوتے ہیں کہ جس کو خاتم الفقہاء کہا جائے وہ گویا آخری فقیہ ہو جس کو خاتم المفسرین کہا جائے وہ آخری مفسر ہو مگر اس کا اطلاق مبالغۃً یا مجازاً کسی بڑے فقیہ یا مفسر پر کر دیا جاتا ہے گو اس کے بعد اور فقیہ و مفسر پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن خاتم النبیین کا اطلاق آنحضرت ﷺ پر مبالغۃً یا مجازاً نہیں کیا گیا ہے آپ حقیقی اور واقعی طور پر خاتم ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(سوال ۱۱) کیا آپ نے کتاب کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق مصنفہ امام مناوی پڑھی ہے؟ اور اس میں یہ حدیث دیکھی ہے کہ ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی ان الفاظ کا اردو ترجمہ کر دیجئے۔

(جواب) اس کتاب کو میں نے دیکھا ہے اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ابوبکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں مگر یہ کہ نبی نہیں یہ جب کہ غلط نہ ہو اور نبی ہو تو پھر حدیث کی صحیح عبارت وہ ہے جو جامع صغیر میں ہے یعنی ابوبکر افضل الناس الا ان یکون نبی یعنی نبیوں کے سوا ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

(سوال ۱۲) آپ کے نزدیک شیخ محی الدین ابن عربی، علی بن محمد سلطان القاری، مولوی محمد قاسم دیوبندی، مولوی عبدالحی لکھنوی، شیخ محمد طاہر گجراتی کس درجہ کے مسلمان تھے؟

(جواب) یہ سب عالم اور بزرگ مسلمان تھے۔

(سوال ۱۳) کیا حضرت مرزا صاحب نے کسی جگہ اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا ہے کہ میں تمام انبیاء سے افضل ہوں؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب نے اس قسم کے الفاظ لکھے ہیں جن سے یہ مطلب سمجھا جاتا ہے مثلاً ان کا اپنا شعر ہے۔

آنچہ داداست ہر نبی را جام　　　داد آں جام را مرا بہ تمام
(درثمین)

اور ان کا دوسرا شعر ہے۔

له خسف القمر المنير وان لي　　　غسا القمران المشرقان اتنكر　(اعجاز احمدی ص ۷۱)

یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے تو صرف چاند گرہن ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں پر گرہن پڑا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت کی نشانی کے طور پر تو صرف چاند گرہن کا ظہور ہوا اور میری (نبوت کی) نشانی کے لئے چاند اور سورج دونوں کا گرہن ہوا

اور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ "ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح تجلی فرمائی"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷)

نیز اور جگہ لکھتے ہیں "غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا۔"

(اشتہار مرزا صاحب مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۴۴)

نیز مرزا صاحب فرماتے ہیں "اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو پس انہیں معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم اللہ ببدر (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴)

ان عبارتوں کا اور ان کے علاوہ ان کی تمام عبارتوں کا مطلب صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ بھی

روحانی ترقی کا زمانہ ختم نہیں ہوا تھا اور مرزا صاحب کے ذریعہ سے وہ معراج کمال پر پہنچی تو مرزا صاحب آنحضرت ﷺ سے بھی اعلیٰ اور افضل و اکمل ہیں اور جب حضور اکرم ﷺ سے بھی افضل ہوئے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ تمام انبیاء سے افضل و اکمل ہوئے۔

(سوال ۱۴) کیا حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں یہ نہیں لکھا کہ میں آنحضرت ﷺ کا غلام اور آپ کا امتی اور آپ کی شریعت کا متبع ہوں؟

(جواب) مرزا صاحب کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے اور اس کے خلاف یہ بھی لکھا ہے جو نمبر ۱۳ کے جواب میں میں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ روحانی ترقی کے پہلے قدم پر تھے اور مرزا صاحب معراج کمال پر۔

جب مسلمان مرزا صاحب پر یہ اعتراض کرتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد تم نبی کیسے ہوگئے تو ان سے جان چھڑانے کے لئے وہ کہہ دیا کرتے تھے کہ میں تو آنحضرت ﷺ کا غلام اور امتی ہوں اور حضور ﷺ کے تابع ہونے کی وجہ سے نبوت ملی ہے اور جب جی میں آتا تو خود صاحب وحی اور صاحب شریعت نبی بنتے تھے، ان کے مضامین کا تعارض ظاہر ہے۔

(سوال ۱۵) قرآن شریف کی رو سے کسی نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب) قرآن شریف میں ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض۔

(سوال ۱۶) کیا آپ کے نزدیک مہدی معہود اور مسیح موعود کا درجہ عام امتیوں کے برابر ہے؟

(جواب) مہدی موعود اور مسیح موعود کا درجہ بہت بلند ہے کیونکہ مسلمان تو حضرت مسیح موعود کو وہی نبی عیسیٰ بن مریم مانتے ہیں جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اور ان کی نبوت کا دور ختم ہو گیا اب وہ اس امت میں بطور ایک خلیفہ آنحضرت ﷺ کے تشریف لائیں گے یہ تشریف آوری بعثت نبوت نہ ہوگی اور نہ وہ نبوت سابقہ سے معزول ہوں گے بلکہ ان کی نبوت کا دور ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ بحیثیت نبی مبعوث نہ ہوں گے بلکہ اس امت میں خلیفہ کی طرح تشریف لائیں گے وہ پہلے اپنی امت میں نبی تھے اور مہدی موعود بھی آنحضرت ﷺ کے خلیفہ اور عامل ہوں گے اور یہ دونوں حضرات علیحدہ علیحدہ شخص ہوں گے۔

(سوال ۱۷) کیا آپ کو علم ہے کہ شیعوں کے نزدیک شیعہ مذہب کے بارہ امام آنحضرت ﷺ کے سوا تمام نبیوں سے افضل ہیں؟

(جواب) اگر ان میں سے کسی فرقے کا یہ عقیدہ ہو تو ان کی گمراہی اور ضلالت کا نتیجہ ہوگا۔

(سوال ۱۸) اگر آپ کے پاس کتاب بحار الانوار جلد ۶ مصنفہ محمد باقر مجلسی مطبوعہ ایران موجود ہے تو اس کے صفحہ ۳۴۵ باب تفضیلهم علی الانبیاء علی جمیع الخلق کو دیکھ کر بتائیں کہ اس میں یہ عبارت موجود ہے

علم ما ذكره رحمه الله من فضل نبينا وائمتنا صلوات الله عليهم على جميع المخلوقات و كون ائمتنا عليهم السلام افضل من سائر الانبياء هو الذي لا يرتاب فيه من تتبع اخبارهم

(جواب) یہ کتاب میرے پاس موجود نہیں۔

(سوال ۱۹) کیا سنی مرد کا شیعہ عورت سے اور شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے؟

(جواب) شیعوں میں سے جو فرقے غالی ہیں اور ان پر کفر کا حکم کیا گیا ہے ان میں سے کسی شیعہ مرد کا نکاح سنی عورت سے جائز نہیں البتہ سنی مرد کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے۔

(سوال ۱۹) حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی مانا ہے یا نہیں اور اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہے یا نہیں کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں اور ان کی وہ عزت کرتا ہوں جیسی نبیوں کی عزت کرنی چاہئے؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب کی کتابوں میں یہ مضمون بھی ہے اور ابتداء میں وہ اسی قسم کے مضامین لکھتے تھے مگر ان کی کتابوں میں ایسے مضامین بھی بکثرت موجود ہیں جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہوتی ہے مثلاً ان کا قول ہے:

"پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۳)

اور لکھتے ہیں۔ "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہیں کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸)

اور مرزا کا شعر ہے۔

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم     عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

(ازالۃ الاوہام ص ۶۷-۱۵۸)

اور ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی تین دادیوں اور نانیوں کو زناکار اور کسبی عورتیں بتا کر یہ فقرہ لکھا "جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" اور کنجریوں سے میل ملاپ ہونا اور شاید یہ جدی مناسبت درمیان میں ہونا قرار دی ہے یہ بھی لکھا کہ آپ کو (یعنی مسیح کو) کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(سوال ۲۰) حضرت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے یا نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل بنا کر بھیجا ہے

(جواب) مرزا صاحب کا یہی دعویٰ نہیں کہ وہ مثیل مسیح ہو کر آئے ہیں بلکہ وہ مثیل آدم مثیل نوح مثیل ابراہیم مثیل موسیٰ مثیل عیسیٰ مثیل محمد رسول اللہ ﷺ بلکہ عین محمد رسول اللہ ﷺ ہو کر آئے ہیں یہ سب باتیں ان کی کتابوں میں بکثرت موجود ہیں مثلاً ان کا بیان ہے "خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا" (خطبہ الہامیہ ص ۱۶۷)

اور ان کا قول ہے "دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں (یعنی مرزا صاحب) آدم ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحٰق ہوں میں یعقوب

ہوں نیز [illegible] میں ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ بن مریم ہوں میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۴)

(سوال ۲۱) اگر حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب سے یا کسی عبارت سے آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نکلتی ہے تو کیا حضرت مرزا صاحب نے اس کے متعلق بار بار یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہرگز نہیں کی بلکہ ان حملوں کے جواب میں جو عیسائیوں نے حضرت محمد ﷺ پر کئے ہیں عیسائیوں کو الزامی رنگ میں جواب دیئے گئے ہیں۔

(جواب) مرزا صاحب نے یہ عذر کیا ہے مگر یہ عذر غلط ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں اس طرح توہین موجود ہے کہ وہاں ——— عیسائیوں کو الزامی رنگ میں جواب دینے کا عذر چل ہی نہیں سکتا۔

(سوال ۲۲) کیا آپ مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی مرحوم کو جنہوں نے کتاب ازالۃ الاوہام فارسی میں لکھی تھی جانتے ہیں؟

(جواب) ہاں مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کا نام اور کچھ حالات سنے ہوئے ہیں۔

(سوال ۲۳) کیا آپ مولوی آل حسن صاحب مرحوم کو جانتے ہیں؟ جو مولوی رحمت اللہ کے ہم عصر تھے اور عیسائیوں کے جواب میں انہوں نے کتاب استفسار لکھی تھی؟

(جواب) مولانا آل حسن صاحب مرحوم کے نام سے واقف ہوں۔

(سوال ۲۴) کیا آپ کو علم ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم اور مولوی آل حسن مرحوم نے اپنی کتابوں میں عیسائیوں کی تردید کرتے ہوئے الزامی رنگ میں اس قسم کی عبارت کا استعمال کیا ہے جیسے حضرت مرزا صاحب نے عیسائیوں کی تردید میں بعض عبارات لکھی ہیں مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکی اور مولوی آل حسن صاحب مرحوم کی نسبت آپ کا کیا اعتقاد ہے؟

(جواب) ان کی عبارتیں پیش کرو تاکہ مرزا صاحب کی عبارتوں سے ان کا مقابلہ ہو سکے مولانا رحمت اللہ صاحب ایک بزرگ عالم تھے مولوی آل حسن صاحب سے میں زیادہ واقف نہیں ہوں۔

(سوال ۲۵) جس شخص نے مندرجہ ذیل عبارت اپنی کتاب میں لکھی ہیں اس کی نسبت آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

(اے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ ہونا تو عقلاً مشتبہ ہے اس لئے کہ حضرت مریم یوسف سے نکاح میں نہیں تھی چنانچہ اس زمانہ کے معاصرین لوگ یعنی یہود جو کہتے ہیں وہ ظاہر ہے۔

(بی) تربیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی از روئے حکمت بہت ناقص ٹھہری۔

(سی) کل پیشین گوئیاں انبیاء بنی اسرائیل اور ان کے حواریوں کی ایسی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بڑ اگر ایسی باتوں کا نام پیشگوئی ہے تو ہر ایک آدمی کے خواب اور ہر دیوانہ کی بات کو ہم پیش گوئی ٹھہرا سکتے ہیں۔

(ڈی) عیسیٰ بن مریم آخر درماندہ ہو کر دنیا سے انہوں نے وفات پائی۔

(ای) سب عقلا جانتے ہیں کہ یہ بات کہ اقسام سحر کے مشابہ ہیں معجزات سے۔ خصوصاً معجزات موسویہ و عیسویہ۔

(ایف) اشعیاہ اور ارمیاہ اور عیسیٰ کی غیب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں بلکہ اس سے بہتر۔

(جی) حضرت عیسیٰ کا معجزہ احیائے میت کا تماشے بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا بعد اس کے سب کے سامنے دھڑ سے دھڑ ملا کر سر ساتھ جڑا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

(ایچ) معجزات موسویہ و عیسویہ کے سبب مشاہدہ کارخانہ سحر اور نجوم وغیرہ کے کسی کی نظر میں ان کا اعجاز ثابت نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ معجزات موسویہ اور عیسویہ کی حرکات یہاں بہتوں نے کر دکھائیں۔

(آئی) یسوع نے کہا میرے لئے نہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا قبیح ترین ہے۔

(جے) جوان ہو کر اپنے بندے یحییٰ کا مرید ہوا اور آخر کار ملعون ہو کر تین دن دوزخ میں رہا۔

(کے) جس طرح اشعیاہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعض بلکہ اکثر پیشین گوئیاں ہیں جو صرف بطور معمے اور خواب کے ہیں جس پر چاہو منطبق کر لو باعتبار ظاہری معنوں کے محض جھوٹ ہیں یا مانند کلام یوحنا کے محض مجذوبوں کی بڑ ہیں۔ ویسی پیشین گوئیاں البتہ قرآن میں نہیں ہیں۔

(ایل) حضرت عیسیٰ نے یہودیوں کو حد سے زیادہ گالیاں دیں تو ظلم کیا۔

(ایم) کافروں نے معجزہ مانگا حضرت عیسیٰ نے ان کافروں کو جھڑک دیا اور تہدید وعید الٰہی کی کیا کچھ نہیں بولے، چپکے بیٹھے رہے اور ان کے ہاتھوں ذلتیں اٹھائیں۔

(این) جناب مسیح اقرار می فرمایند کہ یحییٰ در بیابان می ماند وہم او جناب مسیح بسیار زناں ہمراہ می گشتند و مال خود رامی خورانیدند و زنان فاحشہ پاہائے آنجناب رامی بوسیدند و آنجناب مرتا و مریم را دوست می داشتند و خود شراب برائے نوشیدن دیگر کساں عطای فرمودند۔

(او) وقتیکہ یہودا فرزند سعادت مند شاں از زوجہ پسر خود زنا کردہ حاملہ گشت و فارض را کہ از آباؤ اجداد سلیمانؑ و عیسیٰ علیہ السلام بود زائید۔ یعقوب علیہ السلام ہیچ کس را از ینہا سزائے ندادند۔

(جواب) یہ تمام اقتباسات اصل کتابوں اور ان کے سیاق و سباق سے ملا کر پڑھے جائیں جب کچھ خیال قائم کیا جا سکتا ہے۔

(سوال ۲۶) کیا آپ مولانا عبدالرحمن جامی مرحوم کو جانتے ہیں؟ اور کیا آپ کو علم ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب سلسلۃ الذہب میں فارسی میں مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے؟ اگر آپ کو علم نہ ہو کہ یہ نظم کس نے لکھی ہے تو یہ فرما دیجئے کہ جس شخص نے یہ نظم لکھی الزامی رنگ میں حضرت علیؓ کی شان میں لکھی ہے وہ مسلمان ہے یا کافر ہو گیا؟

شیعیے پیش سنیے فاضل گفت کالے در علوم دیں کامل
باز گو رمزے از علی ولی کہ ترا یا قسم ولی علی
گفت کاے در ولائے من واہی از کدامیں علی سخن خواہی
زاں علی کش توئی ظہیر و معین یا ازاں کش منم رہی و رہین

گفت من گرچہ اندے دانم در دو عالم علی یکے دانم
شرح ایں نکتہ را تمام بجو آں کدامست وایں کدام بجو
گفت آں کو بود گزیدہ تو نیست جز نقش توکشیدہ تو

پیکرے آفریدہ [illegible] گزرانیدہ بردو احوال
[illegible] بر یکیں دروغ [illegible] نایدہ
[illegible] کینہ خوئی و مقتن و [illegible]
بندہ نفس خویش چوں من و تو فارغ از دین و کیش چوں من و تو
[illegible] بردہ تادوش دورش افکندہ
خلافت [illegible] مائل شد ابوبکرؓ درمیاں حائل
بعد [illegible] خواست [illegible] لیکن آں بر عمرؓ گرفت قرار
چوں ازیں [illegible] رخت [illegible] شد خلافت نصیب یار دگرؓ
[illegible] مغضوب ہمہ غالب شد ندولو مغلوب
باچنیں [illegible] اسد اللہ غالبش خوانی
ایں علی [illegible] خود نبوداست ورنہ باشد بہ
[illegible] سیلئ نفس شوم را کندہ
[illegible] بہر اعدائے دیں کشید مصاف
[illegible] از [illegible] قوت خویش خالی از حول خویش و قوت خویش
ایں علی درمیاں خلق [illegible] عین بوبکرؓ بود عین عمرؓ
نیست در ہیچ [illegible] رافضی رلبا و مشابہے
[illegible] خویش [illegible] زانکہ موہوم لوست درخورلو
ہے بہر خود تراشیدہ خاطر از مہر لو نراشیدہ

(جواب) مجھے معلوم نہیں کہ یہ نظم کس کی ہے اور شیعہ سنی سے اس میں کون اشخاص مراد ہیں نیز اس کا مضمون صاف ہے ایک موہوم علی کو مانا گیا ہے جو کچھ کہا گیا ہے اور دونوں پہلو آمنے سامنے موجود ہیں جن میں غلط فہمی کا کوئی امکان نہیں۔

(سوال ۷۲) کیا حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں آنحضرت ﷺ کی بہت تعریفیں نہیں کیں؟

(جواب) آنحضرت ﷺ کی تعریف بے شک کی ہے لیکن جب کہ خود بھی آنحضرت ﷺ کے بروز بلکہ عین محمد ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا یعنی آنحضرت ﷺ سے بھی اپنے آپ کو بڑھا دیا تو حضور ﷺ کی تعریف گویا اپنے آپ کو انتہائی معراج ترقی پر پہنچانے کی تمہید تھی (دیکھو جواب نمبر ۱۳)

(سوال ۲۸) کیا حضرت مرزا صاحب نے انبیاء کی تحقیر کرنا اپنی کتابوں میں ناجائز قرار نہیں دیا؟

(جواب) یہی تو لطف ہے کہ ایک جگہ جس چیز کو ناجائز قرار دیتے ہیں دوسری جگہ اس ناجائز کا ارتکاب اس جرأت و دلیری سے کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

(سوال ۲۹) یہ درست ہے یا نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے مخالفوں نے انبیاء کی توہین کرنے کا الزام آپ پر لگایا تھا اور آپ نے اپنی کتابوں میں بار بار اس کی تردید کی ہے؟

(جواب) انہوں نے اس الزام کی تردید کی ہے مگر تردید ناقابل قبول اور ناقابل اعتماد ہے جیسے کہ نمبر ۲۱ کے جواب میں کہہ چکا ہوں۔

(سوال ۳۰) حضرت مرزا صاحب کے دعوے سے پہلے جو لوگ اس امت کے گزرے ہیں ان کے متعلق حضرت مرزا صاحب کا کوئی فتویٰ اگر آپ نے حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب میں پڑھا ہے تو اس کا حوالہ دیجئے۔

(جواب) اس سوال کا مفہوم صاف نہیں۔

(سوال ا ۳۰) اگر کوئی شخص حضرت مرزا صاحب کو مفتری قرار نہیں دیتا اور آپ کی تکفیر و تکذیب نہیں کرتا اور جو لوگ آپ پر کفر کا فتویٰ دینے والے ہیں ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور وہ اہل قبلہ میں سے ہے تو ایسے شخص کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے کوئی فتویٰ دیا ہے جو آپ کی تکفیر و تکذیب کرنے والوں اور آپ کو مفتری قرار دینے والوں سے متعلق ہے تو اس کا حوالہ دیجئے؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب کی عبارتوں میں مرزا صاحب کے اوپر ایمان نہ لانے والوں کو خدا و رسول پر ایمان نہ رکھنے والا قرار دیا گیا ہے دیکھئے مرزا صاحب کا قول ہے۔

"علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول ﷺ کو بھی نہیں مانتا" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

اور ان کا الہام ہے "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے"

(اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۲۷ مجموعہ اشتہارات مرزا صاحب)

مرزا صاحب کے خلیفہ مرزا محمود احمد کا فتویٰ یہ ہے۔

"آپ (مرزا صاحب مسیح موعود) نے اس شخص کو جو آپ کو سچا جانتا ہو مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے" (ارشاد مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد نمبر ۶ نمبر ۴ اپریل ۱۹۱۱ء) منقول از قادیانی مذہب ص ۶۲۹ طبع پنجم۔

مرزا صاحب کا قول ہے "پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو" (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴) (مرزا صاحب کے) اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف

نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں
حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) نے فرمایا کہ پہلے تمہارا فرض ہے اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق نہ کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو (ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۴۶) از قادیانی مذہب ص ۶۲۳ طبع پنجم)

(سوال ۳۱) کیا یہ درست نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے بعض مخالف مولویوں نے بعض دوسرے مولویوں کے پاس پہنچ کر آپ کے خلاف فتویٰ حاصل کیا اور حضرت مرزا صاحب نے اپنی طرف سے فتویٰ دینے میں ابتداء نہیں کی-؟

(جواب) علمائے اسلام نے مرزا صاحب کے دعاوی باطلہ اور توہین انبیاء و تاویلات مردودہ کی بناء پر ان کے خلاف فتوے دیئے مگر مرزا صاحب نے علماء کے خلاف زہر افشانی اور سب و شتم بہت پہلے سے شروع کر رکھا تھا-

(سوال ۳۲) کیا آپ شیخ الاسلام ابوالعباس المعروف ابن تیمیہ کو جانتے ہیں؟ آپ کے نزدیک وہ کیسے عالم تھے؟ کیا آپ نے ان کی کتاب منہاج السنۃ جلد ۳ پڑھی ہے جس میں انہوں نے ص ۶۱ و ۶۲ میں بیان کیا ہے کہ خوارج حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ اور ان کی ساری جماعت کو کافر کہتے تھے مگر حضرت علی اور ان کی جماعت خارجیوں کو کافر نہیں کہتے تھے اگر اس کا علم نہ ہو تو بتا دیجئے کہ بطور امر واقعہ یہ درست ہے یا نہیں کہ حضرت علی اور ان کی جماعت خارجیوں کو کافر نہیں کہتے تھے؟

(جواب) منہاج السنۃ میں نے پڑھی ہے مگر اس کا نسخہ اس وقت موجود نہیں ہے تاکہ حوالے کی صحت کی جانچ اور ان کی عبارت کا مطلب بیان کیا جائے-

(سوال ۳۳) حضرت مرزا صاحب کے الہامات کے جو معنی اور تشریح آپ کرتے ہیں کیا حضرت مرزا صاحب بھی ان الہامات کے وہی معنی اور تشریح کرتے ہیں؟ کیا ان معنوں اور تشریح کو جو آپ کرتے ہیں حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں رد کیا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب کے الہامات بہت ہیں اور ممکن ہے کہ بعض الہامات کے معنی اور مطلب بیان کرنے میں مرزا صاحب اور دوسرے علماء متفق ہوں اور بعض الہامات ایسے بھی ہیں کہ خود مرزا صاحب بھی اس کے معنی سمجھنے سے قاصر رہے اور بعض الہامات کے معنی خود بدولت غلط سمجھے اور بعض الہامات کے معنی میں مرزا صاحب اور دوسرے علماء آپس میں مختلف ہیں-

(سوال ۳۴) حضرت مرزا صاحب سے پہلے جو اولیاء اللہ اس امت میں ہوئے ہیں کیا ان پر بھی اس وقت کے علماء کی طرف سے اعتراضات ہوتے رہے ہیں یا نہیں؟

(جواب) بعض بزرگوں پر ان کے زمانے کے مخالفین نے اعتراضات کئے ہیں-

(سوال ۳۵) کیا آپ کوئی حوالہ پیش کر سکتے ہیں جس میں حضرت مرزا صاحب نے اپنا یہ عقیدہ لکھا ہو کہ انبیاء علیہم السلام صادق اور معصوم نہیں ہوتے-

(جواب) حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے کہ ان کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (دیکھو جواب ۱/۱۹)

(سوال ۳۶) حضرت مرزا صاحب سے پہلے جو مجددین اس امت میں گزرے ہیں کیا ان میں سے اکثر پر علماء وقت کی طرف سے کفر کے فتوے نہیں لگائے جاتے رہے؟

(جواب) بعض بزرگوں کے متعلق تو ایسا ہوا ہے مگر یہ کلیہ نہیں کہ ہر بزرگ پر کفر کا فتویٰ لگا ہے نیز کیا یہ قاعدہ الٹا نہیں ہو سکتا کہ کاذب اور جھوٹے مدعیان نبوت اور دجالوں کی تصدیق کرنے والے بھی ہوتے رہے ہیں اور آج بھی صریح کفر کے مرتکبین کی جماعتیں موجود ہیں۔

(سوال ۳۷) جن علماء نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف فتویٰ دیا ہے کیا وہ علماء آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے نہیں دیتے۔

(جواب) اگر ایسا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے کفر پر مختلف العقائد علماء بھی متفق ہیں۔

(سوال ۳۸) حضرت مرزا صاحب کے مخالف علماء نے جو غلط عقائد مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں ان کی تردید حضرت مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہے یا نہیں؟

(جواب) غلط عقائد کونسے منسوب ہیں؟ ان کی تفصیل بیان کر کے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ ان کا رد مرزا صاحب کی کتابوں میں ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۹) واضح کیجئے کہ نبوت مطلقہ اور نبوت تشریعیہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟

(جواب) نبوت اور رسالت کے اندر اصطلاحی فرق کیا گیا ہے وہ یہ کہ نبی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ منصب نبوت عطا فرمائے وحی والہام سے نوازے مگر کتاب عطا نہ ہو اور رسول وہ ہے کہ اس کو نبوت عطا ہو وحی والہام سے نوازا جائے اور اس کو کتاب بھی عطا کی جائے اگر نبوت تشریعیہ سے مراد رسالت ہو تو اس کی تعریف یہ ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی اور اس کے مقابل محض نبوت کو نبوت مطلقہ کہہ دیا جائے تو یہ ایک اصطلاحی بات ہوگی ورنہ نبوت حقیقیہ جو اللہ کی طرف سے ایک منصب عظیم ہے اس میں حقیقۃً نبوت تشریعیہ اور نبوت مطلقہ یا غیر تشریعیہ کا کوئی فرق نہیں ہے۔

(سوال ۴۰) نبوت مطلقہ اور نبوت تشریعی کا دعویٰ جس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے کیا ہے اس کا حوالہ دیجئے؟

(جواب) مرزا صاحب کا دعوائے نبوت ان کی کئی کتابوں میں صراحۃً موجود ہے تتمہ حقیقۃ الوحی، اربعین، دافع البلاء وغیرہ۔ "اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء ص ۱۱)

مرزا صاحب کا الہام "قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا (ای مرسل من الله) (البشریٰ جلد دوم ص ۵۶)

"ہلاک ہو گئے وہ لوگ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں" (کشتی نوح ص ۵۶)

مرزا صاحب کا الہام ہے۔ "انا ارسلنا احمد الی قومه فاعرضوا و قالوا کذاب اشر" (اربعین نمبر ۳ ص ۴۰)

(سوال ۴۱) کوئی ایسا حوالہ دیجئے کہ جس میں حضرت مرزا صاحب نے ختم نبوت کے منکر پر اس فتوے کے خلاف فتویٰ دیا ہو جو آپ کے خیال میں دعوے سے پہلے دیتے تھے؟

(جواب) ختم نبوت کے منکرین کے بارے میں مرزا صاحب کی پہلی تحریریں یہ ہیں۔

"کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول الله و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں" (انجام آتھم ص ۲۷)

"میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(اقرار مرزا صاحب تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۴۴)

"ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا اله الا الله محمد رسول الله کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

(اشتہار مرزا صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۲)

میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔

(اشتہار مرزا تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۲۰)

اس کے بعد جب خود نبی بنے تو ختم نبوت کے معنی بدلنے لگے اور اپنی نبوت کا اعلان ہونے لگا مثلاً "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بنا کر بھیجا" (دافع البلاء ص ۱۱) "یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی امید بھی نہیں" (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۸۳)

"اور آں حضرت ﷺ کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا بند ہے اگر یہ معنی ہوتے تو یہ امت ایک لعنتی امت ہوتی جو شیطان کی طرح ہمیشہ

سے خدا تعالیٰ سے دور و مہجور ہوتی" (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۸۳)

یعنی منکرین ختم نبوت کو یہ تو پہلے کافر اور کذاب اور ملعون اور دائرہ اسلام سے خارج کہتے تھے یا اب خود ہی نبی اور رسول بن گئے اور ختم نبوت کے عقیدہ کو لعنتی قرار دے دیا۔

(سوال ۴۲) کوئی ایسا حوالہ دیجئے جس میں حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہو کہ میں معجزات انبیاء کا قائل نہیں ہوں۔؟

(جواب) مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ کے معجزات کا انکار ان لفظوں میں کیا ہے "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھیرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶)

"اور یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب (یعنی مسمریزم) تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا" (ازالہ اوہام ص ۳۲۲)

اسی طرح معجزہ شق القمر وغیرہ کا انکار بھی مرزا صاحب کی کتابوں میں موجود ہے۔

(سوال ۴۳) کیا یہ درست ہے یا نہیں کہ بعض لوگوں نے حضرت مرزا صاحب پر الزام لگایا کہ آپ انبیاء کے معجزات کا انکار کرتے ہیں آپ نے اپنی کتابوں میں ان کی تردید کی؟

(جواب) ہاں تردید بھی کرتے رہے اور خود انکار بھی کرتے رہے۔

(سوال ۴۴) باوجود اس اقرار کے کہ انبیاء سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں کسی شخص کا ایک خاص امر کی بابت یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ معجزہ نہیں اور دوسرے کا اس خاص امر کے متعلق یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ معجزہ ہے کیا ایسا بیان کفر ہے؟

(جواب) اگر کوئی معجزہ متفق علیہا ہو تو اس کو معجزہ تسلیم نہ کرنا انکار ہی قرار دیا جائے گا۔

(سوال ۴۵) کیا یہ درست ہے کہ بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن مجید کی فلاں آیت میں فلاں معجزے کا ذکر ہے اور دوسرے علماء نے بیان کیا ہے کہ ان آیات میں معجزے کا ذکر نہیں مگر اس بات میں ان کا اختلاف نہیں ہے کہ انبیاء سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں؟

(جواب) خاص حوالہ دیکر اتفاق یا اختلاف کا سوال کرنا چاہیے۔

(سوال ۴۶) کیا یہ درست ہے کہ سر سید احمد خان بانی علی گڑھ کالج معجزات کے قائل نہ تھے؟

(جواب) سر سید احمد خان بہت سے معجزات کا انکار کرتے تھے۔

(سوال ۴۷) کیا یہ صحیح ہے کہ اجماع کی تعریف میں خود علمائے اسلام کا سخت اختلاف ہے؟

(جواب) اجماع کی تعریف میں اس کے شرائط میں اس کے احکام میں کچھ اختلاف ہے مگر وہ ایسا اختلاف نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اجماع غیر معتبر ہو جائے قول حق اور راجح کی تعیین دلائل سے ہو سکتی ہے اور جو قول صحیح اور راجح ہے اس کے موافق اجماع کو حجت اور دلیل قرار دیا جاسکتا ہے۔

(سوال ۴۸) کیا حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے یہ فرمایا ہے کہ ومن ادعی الاجماع ھو کاذب جو شخص اجماع کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے۔؟

(جواب) امام احمد بن حنبلؒ کے اس قول کا حوالہ دیا جائے تو اس کے متعلق کچھ کہا جا سکتا ہے۔

(سوال ۴۹) اجماع امت کے حجت شرعیہ ہونے میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے یا نہیں؟

(جواب) اجماع کی کئی قسمیں ہیں بعض قسموں کے حجت ہونے میں بیشک اختلاف ہے مگر اجماع قطعی کے حجت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سوال ۵۰) کیا آپ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر اجماع ہے؟ اگر یہ درست ہے تو فرمایئے وہ لوگ جو شیعہ مذہب رکھتے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے منکر ہیں وہ مسلمان ہیں یا کافر؟

(جواب) ہاں خلافت صدیقؓ پر اجماع ہے اور جو لوگ کہ خلافت صدیقؓ کے منکر ہیں یعنی یہ بھی تسلیم نہیں کرتے کہ ابوبکر صدیقؓ پہلے خلیفہ ہوئے وہ نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج بلکہ جاہل اور قطعیات کے منکر ہیں۔

(سوال ۵۱) جو حکم اجماع امت کے منکر کا آپ بیان کرتے ہیں کیا اس حکم پر سب علمائے امت کا اتفاق ہے؟

(جواب) اجماع قطعی کے منکر کا حکم متفق علیہ ہے۔

(سوال ۵۲) آپ حضرت مرزا صاحب کا کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس میں انہوں نے لکھا ہو کہ میں اجماع امت کا کلی منکر ہوں؟

(جواب) بعینہ اس عبارت کا کوئی حوالہ تو مجھے یاد نہیں مگر مرزا صاحب نے اجماعیات کا انکار کیا ہے۔

(سوال ۵۳) ایک فرقہ کے علماء جو دوسرے فرقہ کے لوگوں کو کافر کہتے ہیں کیا باوجود ان کے دعوی اسلام کے ان کی عورتوں اور مردوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) تکفیر کی مختلف وجوہ ہیں بعض صورتوں میں ارتداد کا حکم یقینی ہوتا ہے اور بعض میں ظنی اس لئے اس کے احکام بھی مختلف ہیں۔

(سوال ۵۴) حضرت مرزا صاحب اور آپ کے متبعین اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ پر فرشتوں پر اور خدا تعالیٰ کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور نبیوں پر اور قیامت پر اور تقدیر پر اور حشر و نشر اور جنت و دوزخ پر اور قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی نبوت پر اور کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اپنا ایمان ظاہر کرتے ہیں یا نہیں؟ اور اسی طرح نماز روزہ حج زکوٰۃ اور شریعت اسلامیہ کی پابندی کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی اور آپ کے متبعین کی کتابوں میں ہدایت اور تاکیدات درج ہیں یا نہیں؟

(جواب) ان چیزوں پر ایمان کا دعوی ان کی کتابوں میں ہے مگر بعض ایمانیات کی صورتیں انہوں نے بدل دی ہیں اور بعض میں تحریف کر کے ان کو مسخ کر دیا ہے۔

(سوال ۵۵) بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) یہ لوگ اپنے مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

(سوال ۵۶) آپ نے کسی سرکاری یونیورسٹی سے کوئی سند تحصیل علوم عربی کی حاصل کی ہے؟ اگر حاصل کی ہے تو کونسی؟ اور اس کی سند پیش کیجئے؟

(جواب) میں نے کسی سرکاری یونیورسٹی سے کوئی سند حاصل نہیں کی۔

(سوال ۵۷) آپ کس فرقہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟

(جواب) میں اہل السنت والجماعت حنفی مسلمان ہوں۔

(سوال ۵۸) جس مدرسہ میں آپ مدرس ہیں وہ سرکاری ہے یا پرائیویٹ؟

(جواب) یہ مدرسہ سرکاری نہیں قومی ہے۔

(سوال ۵۹) آپ ماہوار تنخواہ کیا لیتے ہیں؟

(جواب) میں (پچھتر روپے) ماہوار پاتا ہوں۔

(سوال ۶۰) کیا آپ کا تعلق دیوبندی جماعت سے نہیں ہے؟

(جواب) ہاں میری تعلیم دارالعلوم دیوبند کی ہے۔

(سوال ۶۱) کیا دیوبندی خیالات کے لوگوں پر علماء کی کسی جماعت نے کفر کا فتویٰ نہیں لگایا؟

(جواب) اس جماعت کے بعض افراد کے خلاف بعض لوگوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے مگر جن عقائد کی ان کی طرف نسبت کرکے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں وہ درحقیقت ان کے عقائد نہیں ہیں غلط طور پر ان کی طرف منسوب کردیے ہیں۔

(سوال ۶۲) مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال علماء دیوبندی خیالات کے علماء اور لوگوں کو کافر اور مرتد سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) بعض علمانے ایسا کیا ہے۔

(سوال ۶۳) کیا دیوبندی خیال کے علماء نے مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہوا ہے یا نہیں؟

(جواب) تمام دیوبندی علماء مولوی احمد رضا خان اور ان کی جماعت کی تکفیر نہیں کرتے۔

(سوال ۶۴) کیا یہ درست نہیں ہے کہ موٹے موٹے فرقہ ہائے اسلام مثلاً سنی شیعہ اہل حدیث وغیرہ کے علماء نے ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگایا ہوا ہے یا نہیں؟

(جواب) کسی فرقہ کے بعض افراد نے دوسرے فرقہ کے بعض افراد پر مخصوص عقیدہ کی بنا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

## مکرر سوالات متعلقہ جرح

(سوال ۱) متعلقہ جرح نمبر ۴۔ اگر سوال نمبر ۴ کا جواب اثبات میں ہو تو یہ بتائیں کہ

الف۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور آسمانی کتابوں اور انبیائے کرام کے وجود کے قائل تھے یا

نہیں؟ اور اگر قائل تھے تو یہ بھی ازروئے قرآن مجید مسلمان ہیں یا کافر؟ اور اگر کافر ہیں تو کیوں؟
(جواب) یہود و نصاریٰ اور مشرکین ان سب پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اس لئے کافر ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لائے اور انہوں نے مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا یا حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔ یا غیر اللہ کی عبادت کی۔

(ب) مرزا صاحب کی کتب بغور دیکھ کر بتلائیں کہ ان میں عقیدہ ہائے ذیل درج ہیں یا نہیں؟
(۱) توضیح المرام طبع اول ص ۷۵ ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ اور بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہیں کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔
(جواب) یہ مضمون توضیح المرام میں موجود ہے۔
(۲) حقیقۃ الوحی باب ۴ ص ۱۰۳" میں (خدا تعالیٰ) خطا بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی جو میں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔ میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔
(جواب) مرزا صاحب کا یہ الہام ان کی کتاب الاستفتاء کے ص ۸۶ میں موجود ہے اس کی عبارت یہ ہے۔ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب یعنی خدا فرماتا ہے میں رسول کے ساتھ ہوں قبول کرتا ہوں خطا بھی کرتا ہوں اور صواب بھی۔ اور حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳ میں ہے۔ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب اور اس کا ترجمہ متن السطور میں اس طرح لکھا ہے "میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا اپنے ارادے کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی پورا کروں گا۔
(۳) حقیقۃ الوحی ص ۷۴ انت منی وانا منک "تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے"
(جواب) یہ الہام الاستفتاء کے ص ۱۰ میں موجود ہے اس کی عبارت یہ ہے۔ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک نیز دافع البلاء کے صفحہ ۶ میں یہ بھی الہام موجود ہے مگر یا قمر یا شمس کے الفاظ نہیں ہیں اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۷۴ میں استفتاء کی عبارت کے موافق موجود ہے۔
(۴) دافع البلاء ص ۶ انت منی بمنزلة اولادی ترجمہ اے مرزا تو میری اولاد کے بمنزلہ ہے۔
(جواب) دافع البلاء ص ۶ میں یہ الہام موجود ہے۔ انت منی بمنزلة اولادی اور یہ بھی ہے انت منی وانا منک۔

(۵) توضیح المرام ص ۲ طبع اول فرشتے روح کی گرمی کا نام ہے۔
(جواب) توضیح مرام کے ص ۴۴ میں یہ عبارت ہے "جب خدا تعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہو تو اس شعلہ سے جس قدر روح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سکینت واطمینان اور کبھی فرشتہ وملک کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں"
(۶) توضیح مرام ص ۷۸ جبرائیل فرشتہ خدا کا عضو ہے۔
(جواب) توضیح مرام کے ص ۷۱ میں یہ عبارت ہے "سو وہ وہی عضو ہے جس کو دوسرے لفظوں میں

جبرئیل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے"

(۷) حقیقۃ الوحی ص ۸۴ "قرآن مجید خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں"

(جواب) الاستفتاء ص ۸۲ پر موجود ہے - **ان القرآن کتاب اللہ و کلمات خرجت من فوھی** اور حقیقۃ الوحی کے ص ۸۴ میں یہ عبارت ہے "اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں-"

(۸) ازالہ اوہام طبع قدیم ص ۲۶ طبع جدید ص ۱۱ "قرآن شریف سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے"

(جواب) ازالہ اوہام میں یہ عبارت اس طرح ہے- "قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا" نیز اسی میں ہے "ایسا ہی ولید مغیرہ کی نسبت (قرآن نے) نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کیے ہیں"

(۹) ازالہ اوہام طبع سوم ص ۱۲۲، ص ۱۲۷ "حضرت مسیح علیہ السلام عمل الترب میں کمال رکھتے تھے یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب کے"

(جواب) ہاں یہ مضمون ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۲۲ اور ۱۲۷ میں موجود ہے اس کے آخر میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ "اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا"

(۱۰) ازالہ اوہام ص ۱۲۷ "معجزات مسیح مکروہ اور قابل نفرت ہیں"

(جواب) یہ اسی حوالہ کا خلاصہ ہے جو اوپر نمبر ۹ میں بیان ہوا-

(۱۱) دافع البلاء ص ۱۵ "جس (مسیح) کے فتنہ نے دنیا کو تباہ کر دیا"

(جواب) ہاں دافع البلاء کے ص ۱۵ میں یہ عبارت موجود ہے "لیکن ایسے شخص (یعنی مسیح) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے"

(۱۲) دافع البلاء صفحہ آخر "عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی"

(جواب) دافع البلاء میں یہ مضمون موجود ہے "اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی"

(۱۳) دافع البلاء ص ۲۰ "میں اس (عیسیٰ) سے بڑھ کر ہوں"

(جواب) دافع البلاء ص ۲۰ میں یہ مضمون موجود ہے عبارت یہ ہے "اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا (یعنی مسیح کا) ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام"

(۱۴) ازالہ اوہام ص ۴ "مسیح کی پیشن گوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں"

(جواب) ازالہ اوہام ص ۴ میں یہ عبارت موجود ہے "حضرت مسیح کی پیشن گوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں" اور ص ۳ میں ہے "اس سے زیادہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشن گوئیاں غلط نکلیں

اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔"

(۱۵) حقیقۃ الوحی ص ۸۹ "تیرا تخت مرزا غلام احمد کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"

(جواب) یہ الہام عربی عبارت میں استفتاء کے ص ۸۳ پر موجود ہے۔ عبارت یہ ہے "**ولكن سريرك وضع فوق كل سرير**" ترجمہ "لیکن تیرا تخت ہر تخت سے اوپر رکھا گیا" اور حقیقۃ الوحی کے ص ۸۹ میں بھی یہ لفظ ہیں "آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"

(۱۶) حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۲ "خدا نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ذلیل جگہ تجویز کی جو متعفن اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔

(جواب) ہاں یہ عبارت تحفہ گولڑویہ سائز کلاں طبع ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۶۹ کے حاشیہ پر موجود ہے "اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ، تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی"

(۱۷) ازالہ اوہام طبع سوم صفحہ ۵۸ خدا کے تائید یافتہ بندے قیامت کا روپ بن کر آتے ہیں اور انہیں کا وجود قیامت کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے"

(جواب) ازالہ اوہام ص ۵۸ میں یہ عبارت موجود ہے۔ اگر عقیدہ ہائے مذکورہ بالا کتب ہائے مذکورہ بالا میں درج ہیں تو ایسے عقیدے رکھنے والا شخص مسلمان کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کہا جا سکتا تو کیوں؟ حالانکہ وہ خدا کے وجود اور فرشتوں کے اور قیامت کے وجود کا بھی قائل ہے سب قرآن مجید کی آیات اور احادیث صحیحہ سے حوالے دے دیں۔ مرزا صاحب ان عبارتوں اور عقیدوں اور ان کے علاوہ اور بھی ایسے عقائد ہیں جن کی وجہ سے خارج از اسلام ہیں اور کوئی شخص جو ان جیسے عقائد رکھتا ہو مسلمان نہیں رہ سکتا۔

## (۲) متعلق جرح نمبر ۵، ۶

(الف) مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۵۵۶ پر تواتر کو حجت تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اور کیا رسالہ عقائد احمدیت ص ۱۲ پر مرزا صاحب کا یہ عقیدہ درج ہے کہ "سنت ایک **عملی طریق** ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جو آنحضرت نے جاری کیا اور یقینی مراتب میں قرآن شریف سے دوسرے درجہ پر ہے۔

(جواب) ہاں ازالہ اوہام ص ۲۳۰ طبع سوم پر مرزا صاحب نے تواتر کو حجت تسلیم کیا ہے رسالہ عقائد احمدیت اس وقت موجود نہیں ہے

(ب) حضرت عیسیٰ کی حیات کا عقیدہ آنحضور ﷺ کے عہد مبارک سے لیکر آج تک مروج ہے اور معمول خاص و عام چلا آتا ہے یا نہیں؟ اور کتب عقائد اور تواتر کی حد تک پہنچتا ہے یا نہیں؟

(جواب) حیات و نزول عیسیٰ کا عقیدہ امت میں آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک سے آج تک چلا آتا ہے کتب عقائد میں بھی اس کو بیان کرتے ہوئے چلے آتے ہیں۔

(ج) عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے تواتر کے منکر کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب) ایسا شخص جاہل اور معاند ہے اور اس کے لئے وہی فتویٰ ہو سکتا ہے جو مرزا صاحب نے خود ازالہ اوہام کے ص ۲۳۱ میں دیا ہے وہ یہ ہے

"اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خداتعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا"

(د) کیا وفات مسیح کا عقیدہ بھی کتب عقائد میں درج ہو کر اس کی تعلیم دی جاتی ہے یا نہیں؟

(جواب) وفات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ کتب عقائد میں مذکور نہیں اور نہ اس کی تعلیم دی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے۔

(ہ) سرسید اور ابن حزم و سید رضا اور محمد طاہر گجراتی کے ذاتی خیالات و عقائد ائمہ امت کے مقابلہ میں علماء کے لئے حجت ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اور مفسرین مذکورین مسلمانوں کے پیشوا معتمد علیہ ہیں یا نہیں؟

(جواب) سرسید احمد خان اور ابن حزم اور سید (رشید) رضا اور محمد طاہر گجراتی کے ذاتی خیالات حجت شرعیہ نہیں۔

(و) شیخ محمد عبدہ کی تفسیر اور کتب محلی مسلمانوں میں مروج اور مدارس اسلامیہ میں زیر تعلیم ہیں یا نہیں؟

(جواب) شیخ محمد عبدہ کی تفسیر اور کتب محلی یہاں مسلمانوں میں مروج نہیں نہ مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہے۔

(ز) مجمع البحار عقائد کی کتاب ہے یا لغت کی؟ کتاب ہذا میں امام مالک کے قول (مات عیسیٰ) کے کیا معنی لکھے ہیں۔

(جواب) مجمع البحار لغت کی کتاب ہے عقائد و حدیث کی کتاب نہیں حالات کا ذکر لغت کے ضمن میں تبعاً آجاتا ہے امام مالک سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ مالک سے امام مالک مراد ہیں یا اور کوئی۔

(ح) کتاب مذکور ص ۲۸۶ ج اول میں تحریر ہے کہ "عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حد تواتر کو پہنچتا ہے"

(جواب) ہاں مجمع البحار ص ۲۸۶ ج میں یہ عبارت موجود ہے لتواتر خبر النزول یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر متواتر ہونے کی بحث ہے نیز اسی کتاب کے تکملہ کے صفحہ ۸۵ میں ہے ان یتزوج ویولد له وکان لم یتزوج قبل رفعه الی السماء (انتہی مختصراً) یعنی حضرت عیسیٰ نازل ہو کر نکاح کریں گے اور اولاد بھی ہوگی کیونکہ آسمان پر چڑھنے سے پہلے انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔

(ط) قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور تواتر کے مقابلہ میں چند اشخاص کے خیالات درست عقیدہ قائم کرنے کے لئے حجت ہو سکتے ہیں؟

(جواب) نہیں ہو سکتے۔

## (۳) متعلقہ جرح نمبر ۷

(الف) مرزا صاحب کا فتویٰ [illegible] ص ۱۱ ج ۲ میں تحریر ہے "(جنگ) جہاد کا فتویٰ فضول ہے ب

آسمان سے نازل ہونے کا ذکر ہے ؟ نیز [illegible] نسخ انگریزی اور جہاد میں مرزا صاحب نے جہاد وغیرہ ضروری احکام [illegible] کیا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے عقیدے کے موافق ہے یا خلاف ؟

(جواب) جہاد کے منسوخ ہونے کا عقیدہ جو مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے قرآن و حدیث و اجماع امت کے خلاف ہے اس سے لازم آتا ہے کہ مرزا صاحب نے شریعت محمدیہ کے ایک قطعی حکم کو منسوخ قرار دیا جو صریح کفر ہے۔

## (۴) متعلقہ جرح نمبر ۸ اے۔ بی

(اے) ازالہ اوہام ص ۳۲۲ ، ۷۶۱ اور حمامۃ البشریٰ ص ۹۶ کی عبارت پڑھ کر کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ختم نبوت کو تسلیم کیا ہے یا نہیں اور نئی نبوت کی نفی کی یا نہیں ؟

(جواب) ازالہ اوہام ص ۷۶۱ کی یہ عبارت ہے ”قرآن کریم بعد خاتم النبیین کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو“

اور حمامۃ البشریٰ ص ۹۶ میں لکھتے ہیں : ”وکیف یجیئ نبی بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم اللہ به النبیین“ یعنی ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی کس طرح آسکتا ہے حالانکہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور حضور اکرم ﷺ پر اللہ نے انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا۔

(بی) اربعین نمبر ۲ اور حقیقۃ الوحی ص ۱۶۵ پڑھ کر بتائیں کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا یا نہیں اور کیا یہ دعویٰ ختم نبوت کا عملاً و عمداً انکار ہے یا نہیں ؟

(جواب) نمبر ۱۷ کے جواب میں مرزا صاحب کی وہ عبارتیں نقل کی گئی ہیں جن سے ان کا دعوائے نبوت ثابت ہوتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ پہلے وہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے تھے اور بعد میں دعوے نبوت کر کے ختم نبوت کا انکار کر دیا یعنی ختم نبوت کے عقیدے پر اعتراض جڑے اور اس کی نفی کر دی۔

## (۵) متعلقہ جرح نمبر ۹

(اے) یہ بتائیے کہ اپنی رسالت کا دعویٰ کر کے متبع شریعت محمدیہ ہونے کا جو مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کیا دعویٰ نبوت کا مرزا صاحب کے دعاوی و الہامات میں یہ مرزا صاحب نے ان کے متعلق دافع البلاء ص ۱۱ پر لعنۃ اللہ علی الکافرین کا تعلق [illegible] وقتی ہی نہیں [illegible] حقیقی [illegible] مسیح [illegible] نبوت [illegible] آنحضرت ﷺ کی [illegible] نبوت [illegible] کا [illegible] ہوا ؟

(جواب) دافع البلاء میں [illegible] دعویٰ رسالت ہونے کی بنا پر لعنۃ اللہ علی الکافرین کا [illegible]

ہے اور اس کی رسالت کو ناپاک رسالت قرار دیا ہے اسلام نے حضور ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کاذب اور ملعون قرار دیا اور مدعیان نبوت میں سے اکثر ذلت اور خواری سے قتل کئے گئے۔

(ب) کیا قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین (جس کا معنی مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۶۱۵ طبع اول میں ختم کرنے والا نبیوں کا کیا ہے) کے متعلق قرآن مجید میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بعض قسم کے نبیوں کی تعداد ختم ہو گئی ہے اور بعض قسم کی ختم نہیں ہوئی اگر یہ نہیں بتلائی گئی تو پیشگوئی کرنے والے و غیر پیشگوئی کرنے والے ہر قسم کے نبیوں کی تعداد ختم مانی جائے گی یا نہیں؟

(جواب) مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۶۱۴ میں خاتم النبیین کے معنی خود یوں کئے ہیں "ختم کرنے والا نبیوں کا" اس کی تشریح خود یوں بیان کی ہے "یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی کریم ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا"

اس کے علاوہ ہم جواب (الف) میں مرزا صاحب کی عبارت نقل کر چکے ہیں جس میں انہوں نے خود حضور اکرم ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر قرار دیا ہے اور قرآن مجید کی آیت "خاتم النبیین" کا یہ مفہوم کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا مرزا صاحب سے اہل سنت والجماعت کا مسلم الثبوت عقیدہ [illegible] ہے اور فی الحقیقت تمام امت محمدیہ کا یہی عقیدہ ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔

(ج) کیا شیخ ابن عربی اور ملا علی قاری اور مولانا محمد قاسم [illegible] اور شیخ [illegible] یا کسی اور معتبر عالم نے اپنی کسی کتاب میں یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی پیدا ہو سکتا ہے [illegible] بات کسی [illegible] ختم نبوت کی [illegible] ہے؟

(جواب) ان بزرگوں نے اور کسی معتبر عالم نے یہ نہیں کہا کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا ہو گا اور کوئی نبی بن کر مبعوث ہو سکتا ہے۔

(د) مجمع البحار ص ۸۵ پر درج ہے یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہ آئے [illegible]

(جواب) تکملہ مجمع البحار ص ۸۵ میں ہے وھذا ناظر الی نزول عیسی یعنی حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ آئے [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل کے نبی ہیں یعنی حضور ﷺ کی بعثت کے بعد ان کو منصب نبوت عطا نہیں ہوگا۔

(ہ) یہ رسالہ حقیقۃ المہدی ص ۳۱ میں مرزا صاحب کا اصول درج ہے کہ "جو حدیث قرآن مجید کی آیت کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں" کیا اصول مذکورہ کے مطابق حدیث مندرجہ سوال جو بخلاف آیت قرآن (خاتم النبیین) اور حدیث صحیح بخاری ص ۵۸ جلد ۴ مطبوعہ مصر اور ابن ماجہ (لو قضی ان یکون بعد محمد نبی لعاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ) کے قابل رد ہے یا نہیں؟ نیز حدیث مندرجہ سوال سے متعلق حاشیہ ابن ماجہ میں مرقوم ہے کہ حدیث مندرجہ سوال [illegible] مروی ہے (قابل قبول نہیں)

اور کیا جس طرح آیت ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین

[illegible] تعالیٰ والقطو [illegible] مجید کے منافی نہیں اسی طرح حدیث مندرجہ سوال بفرض صحت ختم رسالت کے منافی نہیں یا ہے؟

(جواب) کتاب عقائد احمدیت تو موجود نہیں مگر یہ اصول مرزا صاحب نے کئی کتابوں میں لکھا ہے مثلاً حمامۃ البشریٰ مترجم ص ۳۰ میں لکھتے ہیں "ولا اظن احدا من العالمين العاملين المتقين ان يقدم غير القرآن على القرآن او يضع القرآن تحت حديث مع وجود التعارض بينهما و يرضى له ان يتبع حاد الآثار و يترك بينات القرآن"

یعنی میں تو کسی عالم عامل پرہیزگار کی نسبت یہ گمان نہیں کر سکتا کہ وہ غیر قرآن کو قرآن پر مقدم کرے اور باوجود تعارض کے قرآن کو حدیث کے قدموں کے نیچے ڈال دے اور اپنے لئے پسند کرے کہ ان آثار کا تابع ہو جو آحاد ہیں قرآن کے بینات کو ترک کرے" پس ان کے قاعدے کے ماتحت حدیث لو قضى ان يكون بعد محمد نبي لعاش ابنه ﷺ اور درست ہے اور لو عاش كان نبيا والی روایت ناقابل اعتماد ہے۔

کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں حدیث لو عاش ابراهيم لكان نبيا کے متعلق لکھا ہے قال النووي في تهذيبه هذا الحديث باطل یعنی امام نووی نے اپنی کتاب "تہذیب" میں لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔

فرض کیجئے حدیث لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا اول تو صحیح نہیں اور بفرض صحت اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے آیت خاتم النبیین قطعی ہے اور ختم نبوت کا مسئلہ اجماعی مسئلہ ہے مرزا صاحب نے خود اس مضمون کو اپنی پہلی کتابوں میں تسلیم کیا ہے کہ "تمام اہل سنت والجماعت کا مسلم الثبوت عقیدہ یہی ہے" حمامۃ البشریٰ مترجم ص ۲۸ میں لکھتے ہیں۔

وكيف يجيء نبي بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد انقطعت الوحي بعد وفاته وختم الله به النبيين یعنی اور آنحضرت کے بعد کوئی نبی کیونکر آسکتا ہے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے"

نیز لکھتے ہیں (ص ۲۲ حمامۃ البشریٰ مترجم) الا تعلم ان الرب الرحيم المتفضل سمى نبينا صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء بغير استثناء و فسره نبينا في قوله لا نبي بعدي ببيان واضح للطالبين ولو جوزنا ظهور نبي بعد نبينا صلى الله عليه وسلم لجوزنا انفتاح باب وحي النبوة بعد تغليقها وهذا خلف كما لا يخفى على المسلمين

یعنی کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازے کا کھلنا بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں۔

ان عبارتوں سے مرزا صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی حتی کہ عیسیٰ بن مریم

بھی نہیں آسکتے کیونکہ یہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے خلاف ہے" اور اس میں صاف اقرار ہے کہ حضور کی وفات کے بعد وحی نبوت بند ہو چکی اور اب اس کا دروازہ کھلنا محال اور باطل ہے۔

## (۵) متعلقہ جرح نمبر ۱۰

اگر کوئی شخص کسی عالم یا محدث کو دنیا کا آخری عالم یا آخری محدث بتائے اس کا یہ کہنا اپنی دانست کے مطابق اور اپنی معلومات کی بناء پر ہوگا یا خدا کے علم کے متعلق کہا ہوگا اور کیا قرآن مجید میں مبالغہ کا کلام آیا ہے اور دونوں کے ایسے الفاظ بولنے سے قرآن مجید اور احادیث صحیح کے قانون مقرر کردہ میں کچھ فرق آتا ہے یا نہیں؟

(جواب) میں جواب ۱۰ میں بیان کر چکا ہوں کہ ہمارا کسی کو خاتم محدثین یا خاتم فقہاء کہنا مبالغہ کی جہت سے ہوتا ہے نہ کہ حقیقت کے لحاظ سے مگر حضور ﷺ کا لقب خاتم الانبیاء خاتم النبیین حقیقت پر مبنی ہے اس کو مبالغہ پر حمل نہیں کر سکتے۔

## (۶) متعلقہ جرح نمبر ۱۳

حقیقۃ الوحی ص ۸۹ وغیرہ کتابوں میں کہ مرزا صاحب نے اس میں لکھا ہے یا نہیں کہ "آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت (یعنی مرزا صاحب کا) سب سے اوپر بچھایا گیا ہے۔"

نیز تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶ میں لکھا ہے یا نہیں کہ "میرے معجزات اس قدر ہیں کہ بہت کم نبی ایسے آئے جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔"

اور نزول مسیح ص ۹۹ میں لکھا ہے یا نہیں :-

آدم نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار
کم نہ ام زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

اور تحفہ گولڑویہ خورد ص ۴۳ پر مرزا صاحب نے یہ تحریر کیا ہے کہ "آنحضور کے تین ہزار معجزات تھے" اور براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۵۶ پر یہ تحریر ہے کہ "مرزا صاحب کی نشانیاں اور معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔"

کیا عبارات مندرجہ بالا سے یہ نتیجہ اخذ نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب تمام انبیاء سے افضل ہیں؟

(جواب) مرزا صاحب کے یہ اقوال میں اوپر بھی بتا چکا ہوں اور مزید حوالے بھی اب بتاتا ہوں۔

"آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا" (حقیقۃ الوحی ص ۸۹) نزلت سرر من السماء ولکن سریرک وضع فوق کل سریر (استفتاء ص ۸۳) یعنی آسمان سے کئی تخت اترے لیکن تیرا

تخت سب سے اوپر بچھایا گیا" خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶)

نزول المسیح ص ۹۹ میں یہ شعر موجود ہیں اور تحفہ گولڑویہ مرزا کی کتاب کے ص ۴۰ میں یہ مضمون ہے کہ آنحضرت ﷺ سے تین ہزار معجزات ظہور میں آئے" اور براہین احمدیہ پنجم ص ۵۶ پر یہ مضمون ہے۔

"ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں" اور حقیقۃ الوحی ص ۶۷ پر لکھتے ہیں کہ میری تائید میں اس نے (خدا نے) وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ تک جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں"

ان عبارتوں سے اور نیز ان عبارتوں سے جو ہم نے سوال نمبر ۱۳ کے جواب میں منقول کی ہیں یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہو جاتی ہے کہ مرزا صاحب تمام انبیاء اور آنحضرت ﷺ سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے حضور ﷺ کی روحانیت کو ہلال اور اپنی روحانیت کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتے تھے۔

## (۷) متعلقہ جرح نمبر ۱۷، ۱۸

یہ جرح متعلق مقدمہ ہذا نہیں ہے اور نہ گواہ سے تعلق رکھتا ہے

## (۸) متعلقہ جرح نمبر ۱۹

یہ جرح بھی غیر متعلق ہے فریق مقدمہ میں سے کوئی شیعہ نہیں ہے

## (۹) متعلقہ جرح نمبر ۱/۱۹

یہ ایک شخص باوجود کسی سے دعویٰ محبت کرنے کے اس کی توہین کر سکتا ہے یا نہیں؟ مرزا صاحب نے آپ کے علم میں عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب نے دافع البلاء ص ۲۰ میں یہ تحریر کیا ہے کہ۔ "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔۔۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے" اور کیا منافق لوگ دعویٰ ایمان کے باوجود آنحضور ﷺ کی شان میں توہین کے الفاظ استعمال کرتے تھے یا نہیں؟ اور کیا مرزا صاحب نے کشتی نوح کے ص ۳۶، ۳۷ پر حضرت عیسیٰ کی عزت کا دم بھر کے ان کی والدہ ماجدہ پر ناپاک اتہام لگایا ہے کہ انہوں نے حمل کی حالت میں نکاح کیا تھا ان کی مخصوصیت کے متعلق قرآن میں کیا ذکر ہے۔

(جواب) بہت سے دعویٰ محبت کرنے والے بھی توہین کرتے ہیں خصوصاً جب کہ یہ دعویٰ صدق و اخلاص پر مبنی نہ ہو مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے جیسا کہ ہم سوال نمبر ۱۹ کے جواب میں لکھوا چکے ہیں دافع البلاء ص ۲۰ میں یہ شعر موجود ہے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے نیز اسی دافع البلاء ص ۲۰ پر ہے "اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔"

اور ازالۃ اوہام ص ۱۵۸ پر ہے۔

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بنہد پابہ منبرم

## (۱۰) متعلقہ جرح نمبر ۲۰

اگر زید یہ دعویٰ کرے کہ میں انگلستان کے بادشاہ کا مثیل ہوں یا درحقیقت شاہ انگلستان ہوں تو کیا یہ شاہ انگلستان کی توہین نہیں کیا مرزا صاحب مثیل مسیح کا دعویٰ ترک کرکے خود مسیح موعود بنے یا نہیں ؟ اس کے متعلق ازالہ اوہام ص ۱۹۰ طبع اول اور نزول مسیح ص ۴۸ اور دافع البلاء ص ۳۰ کا ملاحظہ کرکے جواب دیں مثیل مسیح موعود اور خود مسیح موعود میں فرق بتلاویں۔

(جواب) ہم سوال نمبر ۲۰ کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب نہ صرف مثیل مسیح بنے بلکہ وہ تمام انبیاء کے مثیل بنے پھر آنحضرت ﷺ کے بروز بنے یہاں تک کہ پکار اٹھے من فرق بینی و بین المصطفے فما عرفنی وما رای (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱) یعنی جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہ دیکھا اور نہ پہچانا اور ایک جگہ لکھتے ہیں "میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵) غرضیکہ مثیل مسیح موعود سے ترقی کرکے مسیح موعود بلکہ آنحضرت ﷺ کے بروز بنے بلکہ حضور ﷺ سے افضلیت کا دعویٰ کردیا اور اس سے جملہ انبیاء اور آنحضرت ﷺ کی توہین اور ہتک ہوئی

## (۱۱) متعلقہ جرح نمبر ۲۱

کیا کسی مخالفت کی وجہ سے کسی معزز کی توہین کرنا درست ہے یا نہیں ؟ کیا قرآن مجید کی سورہ مائدہ میں ہے کہ "کسی قوم کی دشمنی تمہیں مجرم نہ بنا دے" کیا مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں لکھا ہے کہ "آپ یعنی عیسیٰ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے تین دادیاں نانیاں زناکار کسبیاں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" نیز صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ "آپ یعنی عیسیٰ کو جھوٹ بولنے کی بھی کسی قدر عادت تھی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔"

(جواب) الزامی رنگ میں بھی ایسا جواب نہیں دیا جاسکتا جس سے کسی معزز نبی یا ولی کی توہین ہوتی ہو خود مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "ایسا کرنا سفاہت اور جہالت ہے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سخت بات کے جواب میں سخت بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں" (تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۰۲)

## (۱۲) متعلق جرح نمبر ۲۲ تا ۲۶

کیا مولوی رحمت اللہ یا مولوی آل حسن اور مولوی جامی معصوم تھے؟ ان کے اقوال کسی مذہب کے لئے حجت ہو سکتے ہیں؟ اور کیا مرزا صاحب نے دعوی نبوت کیا؟ اور نزول مسیح ص ۴ میں لکھا ہے کہ جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی یہودی مشرک رکھا گیا ہے اور اگر مولوی رحمت اللہ یا مولوی آل حسن یا کوئی مولوی کسی نبی کی توہین کرے تو مسلمان رہ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) مولوی رحمت اللہ مولوی آل حسن اور مولانا جامی معصوم نہیں تھے اور نہ ان کے اقوال حجت ہو سکتے ہیں مرزا صاحب نے یقیناً دعوائے نبوت کیا اور نزول المسیح ص ۴ میں یہ عبارت موجود ہے۔

"اگر خدانخواستہ یہ لوگ بھی کسی نبی کی توہین کرتے تو یہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتے تھے۔"

## (۱۳) متعلقہ جرح نمبر ۲۷ تا ۳۰

کیا مرزا صاحب نے دیباچہ براہین احمدیہ ص ۱۵ میں تحریر کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص آں حضور کو کثیف کہے وہ بدکار ہے اور پھر ازالہ اوہام ص ۴۷ طبع اول میں تحریر کیا ہے کہ "معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں ہوا" اور ازالہ اوہام ص ۶۹۱ طبع اول میں لکھا ہے کہ "آنحضور ﷺ کو حقیقت دجال وغیرہ کی پوری معلوم نہ ہوئی تھی" نیز اسی صفحہ ۳۴۶ میں لکھا ہے کہ "ابن مسعود ایک معمولی آدمی تھا" اور ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر لکھا ہے کہ "چار سو نبی کی پیشگوئی غلط نکلی" کیا یہ اندراجات نبی کریم اور دیگر انبیاء کرام کی توہین کے محتمل ہیں؟

(جواب) ہاں دیباچہ براہین کے صفحہ ۱۵ میں یہ شعر ہے۔

لعل تاباں را اگر گوئی کثیف　　زیں چہ کاہد قدر روشن جوہرے
طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود　　خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

اور ازالہ اوہام ص ۴۷ کے حاشیہ میں یہ عبارت موجود ہے "یہ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا" اور ازالہ اوہام ص ۶۹۱ میں یہ عبارت موجود ہے "اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو (الی قولہ) تو کچھ تعجب کی بات نہیں" اور ازالہ اوہام ص ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ "ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی الخ" یہ عبارتیں یقیناً توہین ضمنی یا توہین صریح میں داخل ہیں۔"

## (۱۴) متعلق جرح نمبر ۳۰

کیا مرزا صاحب نے آئینہ کمالات ص ۵۴۷ میں لکھا ہے کہ "ہر مسلم مجھے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نہیں قبول کرتی" انجام آتھم ص ۲۶۸ میں لکھا ہے کہ "منکر کتے اور کتے کے بچے ہیں" اور کیا حقیقۃ الوحی ص

۱۶۳ میں لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔"

(جواب) ہاں آئینہ کمالات اسلام کے ص ۳۳۵ میں یہ عبارت ہے " **تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة و ينتفع من معارفها و يقبلني و يصدق دعوتي الا ذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون** " ترجمہ یہ کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان محبت اور دوستی کی نظر سے دیکھتا اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر بدکار عورتوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے وہ قبول نہیں کرتے۔"

نیز الاستفتاء کے ص ۹۰ میں ہے۔ **من انكر الحق المبين فانه كلب و عقب الكلب سرب ضراء** " یعنی جو کھلے ہوئے حق کا انکار کرے وہ کتا اور کتے کی اولاد ہے" الخ۔ نیز اسی قصیدہ میں ص ۱۰۷ پر ہے۔

**اذیتنی خبثا فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء**

یعنی اپنے ایک منکر کے بارے میں کہتے ہیں کہ تو نے مجھے ستایا اپنی خباثت سے تو میں سچا نہیں ہوں گا اگر تو ذلت سے نہ مرا اے کنجری کے بچے یا اے حرام زادے نیز حقیقۃ الوحی کے ص ۱۶۳ میں مرزا صاحب کا یہ قول موجود ہے "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے"

## (۱۵) متعلقہ جرح نمبر ۳۱، ۳۲

(سوال ۳۱ و ۳۲) غیر متعلق مقدمہ ہے۔

## (۱۶) متعلقہ جرح نمبر ۳۳

کیا مرزا صاحب کے الہامات بھی ہیں جن کی تشریح مرزا صاحب نے خود کی اور بعد میں اس تشریح سے منحرف ہو گئے کیا مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۲۷ طبع اول میں احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح اپنے ساتھ ہونے کی بابت پیشین گوئی کی اور الہام مفصل و مشرح درج کیا اور پھر اس تشریح کے پابند رہے کیا مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹ میں صاف الفاظ لکھے ہیں کہ "پہلے میرا نام مریم رکھا گیا اور ایک مدت تک میرا نام خدا کے نزدیک یہی رہا۔" اور ص ۷۲ پر یہ الہام درج ہے کہ " **یا مریم اسکن انت و زوجك الجنة** " اے مریم تو اور تیرے دوست جنت میں داخل ہوں" اور کشتی نوح طبع جدید ص ۹۵ میں لکھا ہے کہ "وضع حمل روحانی ہوا"

کیا مرزا صاحب بعد میں ایسے الہامات پر قائم رہے اور کیا حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ میں یہ الہام درج ہے کہ " **انما امرك اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون** " "تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فوراً ہو جاتا ہے" اور ص ۲۵۵ پر لکھا ہے کہ "خدا تعالیٰ نے سرخی سے دستخط کر دیئے اور چھینٹیں بھی پڑیں" اور کتاب البریہ و آئینہ کمالات میں مفصل کہا ہے کہ میں خود خدا ہوں۔" کیا ایسے الہامات کے متعلق مرزا صاحب

کا اعتقاد پختہ ہے؟

(جواب) ہاں ایسے الہام ہیں ازالہ اوہام ص ۳۹۶ میں یہ الہام درج ہے۔

"خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

پھر دوسرا الہام تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۸۵ پر یہ ہے **ویسئلونک احق ھو قل ای و ربی انہ لحق وما انتم بمعجزین زوجنا کہا لا مبدل لکلماتہ**۔ ترجمہ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے خود اس سے (محمدی بیگم) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا"

پھر جب محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ ہو گیا تو مرزا صاحب کو دوسری طرح الہام ہونے لگے انجام آتھم ص ۲۱۶ میں ان کا یہ الہام ہے۔ **فسیکفیکہم اللہ و یردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ** ترجمہ بین السطور۔ "و برائے تو ایں ہمہ را کفایت خواہم شد و آں زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است باز بسوئے تو خواہم آورد"

اسی طرح ایک اور الہام انجام آتھم ص ۲۲۳ میں درج ہے۔ **بل الامر قائم علی حالہ ولا یردہ احد باحتیالہ والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم** ترجمہ بین السطور۔ "بلکہ اصل امر بر حال خود قائم است و ہیچ کس با حیلہ خود او را رد نتواند کرد و ایں تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم است"

ان الہاموں کے باوجود مرزا صاحب مر گئے اور محمدی بیگم اپنے شوہر کے پاس رہی یہ سارے الہام غلط اور جھوٹے نکلے۔

حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹ میں یہ درج ہے کہ (خدا نے) "پہلے میرا نام مریم رکھا اور ایک مدت تک میرا نام خدا کے نزدیک یہی رہا" اور ص ۷۶ پر یہ الہام بھی درج ہے "**یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ**" اور پھر مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۴۹ میں وضع حمل روحانی کا ذکر کیا ہے اور ص ۴۷ پر یہ عبارت درج ہے "مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھیرا۔"

حقیقۃ الوحی کے ص ۱۰۵ اور استفتاء کے ص ۸۶ پر یہ الہام درج ہے

"**انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون**" اور حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵ پر درج ہے "اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اس طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت

نہایت رقت کا عالم تھا (الی قولہ) سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے"

مرزا صاحب اپنی وحی اور الہام پر ایسا ہی ایمان رکھتے تھے جیسا کہ قرآن پر - ان کا قول ہے "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر - اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

دوسری جگہ کہتے ہیں "میں خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں"

(تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص ۶۴)

ایک اور جگہ لکھا ہے "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر -"

(اربعین چہارم ص ۲۵)

ان حوالہ جات سے صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنے الہاموں کو یقینی اور قطعی سمجھتے تھے اور قرآن کی طرح ان پر ایمان رکھتے تھے۔

## (۱۷) متعلق جزو نمبر ۳۵

کیا مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۴۰۰ پر لکھا ہے کہ آنحضور نے بھی پیش گوئیوں کے سمجھنے میں غلطی کھائی ص ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ چار سو نبیوں نے پیش گوئیاں کیں اور جھوٹے نکلے اور ص ۸ میں تحریر ہے کہ مسیح کی پیش گوئیاں اوروں سے بھی زیادہ غلط نکلیں -

کیا مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۵ میں لکھا ہے کہ قرآن شریف بلکہ توراۃ کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی کیا مرزا صاحب نے یہ حوالہ نہیں دیا ہے؟

کیا مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۷۷ میں یہ خواب درج کیا ہے کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ درج ہے - مکہ مدینہ قادیان کیا یہ حوالہ و خواب سچا ہے یا جھوٹا؟

کیا مرزا صاحب نے البشریٰ وغیرہ میں یہ الہام درج کیا ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں - کیا یہ الہام سچا ہے؟

کیا مرزا صاحب نے براہین احمدیہ ص ۵۷۵ میں لکھا ہے کہ "عیسیٰ بحیات زندگی آسمان سے نازل ہوں گے" اور پھر ازالہ اوہام ص ۱۹۷ پر لکھا ہے کہ "عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو کر وطن گلیل میں دفن ہوئے" اور ست بچن ص ۲ میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ملک شام میں ہے "اور کشتی نوح ص ۳۵ میں تحریر کیا ہے کہ "ان کی قبر ملک کشمیر میں ہے" ان میں سے کون سی بات سچی ہے؟

(جواب) ہاں ازالۃ الاوہام ص ۱۶۵ میں لکھا ہے "بعض پیش گوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا

ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے" نیز یہ بھی لکھا ہے "ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے"
(ازالہ اوہام ص : ۲۵۷)

اور لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں" (ازالہ اوہام ص ۴) یہ تمام مرزا صاحب کا افترا اور اتہام ہے جو نبیوں پر باندھا گیا ہے۔

مرزا صاحب نے کشتی نوح کے ص ۵ پر لکھا ہے "قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی" حالانکہ یہ قرآن پر بہتان ہے اور نرا جھوٹ ہے۔

مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۲ پر اپنا یہ کشف لکھا ہے کہ "اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان" اور ظاہر ہے کہ یہ کشف جھوٹا ہے قرآن شریف میں حقیقتہ قادیان کا نام نہیں کتاب البشریٰ کی ص ۱۰۵ میں مرزا صاحب کا یہ الہام درج ہے "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں" حالانکہ یہ الہام باطل جھوٹ ثابت ہوا مرزا صاحب لاہور میں مرے اور قادیان میں دفن ہوئے۔

مرزا صاحب نے حقیقتہ الوحی ص ۱۴۹ پر لکھا ہے۔

اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول ﷺ نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے" پھر ازالہ اوہام ص ۱۹۷ میں ہے "یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا"
پھر تحفہ گولڑویہ سائز کلاں ص ۱۰۲ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں
"یہ ثبوت بھی نہایت روشن دلائل سے مل گیا کہ آپ کی قبر سری نگر علاقہ کشمیر خان یار کے محلہ میں ہے" اور کشتی نوح ص ۱۵ میں ہے "اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں اسکی قبر ہے"

ان مختلف تحریرات اور بیانات کا تناقض ظاہر ہے اور پہلے اعتقاد کے سوا وہ تمام مسلمانوں کے عقیدے کے موافق ہے پچھلے بیان غلط اور باطل ہیں۔

## (۱۸) متعلقہ جرح نمبر ۳۶ تا ۳۸

کیا نبی اور بزرگ اور ولی کا درجہ ایک ہے؟ مرزا صاحب پر یہ فتویٰ کفر جو علمائے اسلام نے دیئے ہیں وہ ضد کی بناء پر ہیں یا ان کے عقائد فاسدہ کی بناء پر؟ کیا فتوے مذکور صحیح ہیں یا غلط؟ کیا مرزا صاحب نے مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کی اور اپنی جماعت الگ بنائی ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب اور ان کی جماعت باقی مسلمانوں کے برخلاف اجرائے نبوت اور وفات مسیح اور نبوت مرزا صاحب کے علی الاعلان قائل ہیں یا نہیں؟ اور کیا مرزا

صاحب پر فتویٰ کفر علمائے اسلام نے باتفاق دیا ہے یا باختلاف؟

(جواب) نبی اور رسول کا درجہ ایک نہیں ہو سکتا نہ کوئی ولی کسی نبی سے افضل ہو سکتا ہے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے علماء نے ان کے عقائد فاسدہ کی وجہ سے دیئے ہیں اور وہ فتوے صحیح ہیں مرزا صاحب خود اپنے اقرار کے موجب کاذب اور جھوٹے ٹھہرے کیونکہ محمدی بیگم کا نکاح ان کے ساتھ نہیں ہوا اور وہ وفات پا گئے اقرار یہ ہے کہ "وانی اجعل هذا النبأ معيار الصدقی او كذبی" (انجام آتھم ص ۲۲۳) یعنی اس خبر کو کہ محمدی بیگم ضرور میرے نکاح میں آئے گی یہ خدا کا طے کردہ فیصلہ ہے تقدیر مبرم ہے کوئی اس کو بدل نہیں سکتا میں اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں"

مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ان کی جماعت اس دعوے کی تصدیق کرتی ہے اور مرزا صاحب کو نبی اور رسول حق کہتی ہے تمام مسلمانوں سے علیحدہ رہتی اور ان کو کافر سمجھتی ہے اور علمائے اسلام نے باتفاق مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو خارج از اسلام قرار دیا ہے میں ایک مشہور فتویٰ جس میں بہت سے علماء کے دستخط منقول ہیں پیش کرتا ہوں۔

## (۱۹) متعلق جرح نمبر ۳۹ تا ۴۰

کیا مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ میں یہ الہام لکھا ہے کہ "تیرا حکم چاہے ہو جاتا ہے" اس الہام سے مرزا صاحب کا درجہ نبوت تشریعی وغیر تشریعی سے بھی بڑھ کر ثابت ہوتا ہے یا نہیں کیا مرزا صاحب نے ان انبیاء سے جو نئی شریعت لائے مثلاً عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب دعویٰ کے اختلافات سے بچنے کے لئے قسم قسم کی تاویلات کیا کرتے تھے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب نے نزول مسیح ص ۹۹ میں اپنی وحی کو قرآن کی طرح منزہ لکھا ہے یا نہیں؟ اور اربعین نمبر ۴ ص ۶ و ۷ میں دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ کہ میں صاحب شریعت ہوں اور حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ میں لکھا ہے یا نہیں کہ اپنے الہامات پر اسی طرح ایمان رکھتا ہوں جس طرح قرآن پر؟ کیا مرزا صاحب کے نزدیک اصول دین وہی رہے جو اس وقت تک تمام مسلمانوں کے رہے؟

(جواب) حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ پر یہ الہام درج ہے - انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون ترجمہ بین السطور - تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے" اس الہام سے تو مرزا صاحب کا درجہ نبوت کیا درجہ الوہیت کا ادعا ثابت ہوتا ہے مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلکہ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ سوال نمبر ۱۳ اور سوال ۱ ۱۹ کے جواب میں بیان ہو چکا ہے اور مرزا صاحب کے اقوال کے حوالے دیئے جا چکے ہیں مرزا صاحب نے اختلافات سے بچنے کے لئے ایسی دور از کار تاویلیں کی ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے کلام میں تناقض اور اختلاف ہے انہوں نے بیشک دعویٰ کیا کہ ان کی وحی اور الہام قرآن کی طرح یقینی ہے ان کا قول ہے۔

انچہ من بشنوم زوحی خدا    خدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہش دانم    ازخطا ہا ہمیں است ایمانم
(نزول المسیح ص ۹۹)

اور ان کا قول ہے ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر“ (اربعین چہارم ص ۲۵) مرزا صاحب اس اصول کی رو سے جماعت مسلمین سے خارج ہو گئے۔

## (۲۰) متعلق جرح نمبر ۴۷ تا ۵۳

نور الانوار قمر الاقمار وغیرہ کتب اصول دین دیکھ کر بتلادیں کہ ائمہ اربعہ جن میں امام احمد بھی شامل ہیں اجماع امت کے قائل ہیں یا نہیں؟ کیا کتب اصول میں منکر اجماع کو کفر کا حکم دیا گیا ہے؟ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے یا نہیں؟

عقائد احمدیت ص ۲۳ دیکھ کر بتلادیں کہ مرزا صاحب نے ائمہ اربعہ کی شان کو تسلیم کیا ہے یا نہیں؟

(جواب) اجماع حجت شرعیہ ہے اس کے حجت ہونے میں ائمہ اربعہ کا اختلاف نہیں ہے نامی شرح حسامی میں ہے فاتفق جمهور المسلمين على حجيته خلافا للنظام والشيعة و بعض الخوارج نامی ص ۲ ج ۲ یعنی اجماع کے حجت ہونے پر جمہور مسلمین کا اتفاق ہے البتہ نظام اور شیعہ اور بعض خوارج کا اختلاف ہے اور منکر اجماع قطعی کے کافر ہونے میں بھی اختلاف نہیں ہے۔

## (۲۱) متعلق جرح نمبر ۵۴ تا آخر

کیا ایک شخص کلمہ گوئی اور دعوی اسلام کے باوجود قرآن مجید اور احادیث صحیحہ متواترہ کے برخلاف اعتقاد رکھے وہ مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا جو شخص اپنا اعتقاد قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق رکھتے کافر ہے۔ اور کیا فریق اول کے مرد کا فریق ثانی کی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور جماعت احمدیہ مرزا صاحب بھی غیر احمدی مرد مسلمان سے احمدیہ عورت کا نکاح جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) جو شخص کلمہ گوئی کے باوجود نماز کی فرضیت کا انکار کردے زکوۃ کی فرضیت کا انکار کردے روزے کی فرضیت کا انکار کردے یا نبوت کا دعوی کردے یا کسی نبی کی توہین کرے یعنی کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کا دین میں سے ہونا بالیقین ثابت ہو وہ یقیناً کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ دیکھو! خود مرزا صاحب نے اور ان کی جماعت نے تمام دنیا کے کلمہ گویوں کو اسلام سے اس بنا پر خارج کردیا کہ وہ مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے۔ حالانکہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں کلمہ گو ہیں۔ نماز روزہ زکوۃ حج اور دیگر فرائض وواجبات کو مانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو رسول، نبی اور خاتم الانبیاء والمرسلین اعتقاد کرتے ہیں۔ اس کے باوجود مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ اور ان کی جماعت ان تمام مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں۔

مرزا صاحب کا قول یہ ہے۔ ”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا

مسلمان نہیں ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

مرزا صاحب خود فرماتے ہیں۔ "کفر دو قسم پر ہے۔ اول ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوم یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹)

اس کا مطلب صاف ہے کہ دوسری قسم کا کفر مرزا صاحب نے ان تمام مسلمانوں اور کلمہ گویوں کے لئے ثابت کیا ہے جو اسلام پر اور آنحضرت ﷺ پر ایمان رکھنے کے باوجود مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) پر ایمان نہ لائیں۔

اسی عبارت سے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ "اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔" اور وہ یہ کہ مرزا صاحب کا انکار یا تکذیب خدا اور رسول کے انکار و تکذیب کی طرح کفر ہے۔

اور مرزا صاحب کا الہام ہے۔ "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۲۷)

اور ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے الہام کو قطعی اور یقینی اور قرآن کی طرح منزہ عن الخطا سمجھتے تھے۔ پس ان کے اس الہام کے موجب ہر وہ مسلمان جو تمام ایمانیات پر ایمان رکھتا ہو حتی کہ آنحضرت ﷺ پر بھی ایمان رکھتا ہو ان کے نزدیک بلاشبہ قطعی جہنمی ہے۔ پس مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک تمام غیر قادیانی مسلمان کافر اور جہنمی ہیں اور اسی بنا پر مرزا صاحب اور ان کی جماعت نے فتویٰ دیا ہے کہ قادیانیوں اور غیر قادیانیوں میں باہم رشتہ ناتا یعنی شادی مناکحت جائز نہیں ہے۔

"حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔" (برکات خلافت ص ۷۵ منقول از قادیانی مذہب)

ہمارا یعنی مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے کہ جو مسلمان کافر ہو جائے وہ مرتد ہے اور مرتد کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر غیر قادیانی ہونے کی حالت میں نکاح ہوا تھا بعد میں قادیانی بن گیا تو فی الفور نکاح ٹوٹ جاتا ہے خاوند کے ارتداد پر نکاح فسخ ہو جانا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ وارتداد احدھما فسخ عاجل (در مختار)(۱)

---

(۱) الدر المختار مع هامش ردالمحتار' كتاب النكاح

# پانچواں باب

# مفقود الخبر

## شوہر تین سال سے لاپتہ ہو تو دوسری شادی کا کیا حکم ہے؟

**(سوال)** ہندہ کا زوج بلا اطلاع اپنی منکوحہ کے کہیں چلا گیا اور دو تین برس سے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا، ہندہ نے دوسرے سے اپنا نکاح پڑھا لیا تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

**(جواب ۲۰۶)** اگر ہندہ نے جب کہ اس کا شوہر دو تین برس سے مفقود ہے کسی اور سے نکاح کر لیا تو یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ احناف کے نزدیک تو نوے سال تک زوجہ مفقود کو انتظار کرنا چاہیے(۱) اور بوقت ضرورت امام مالک کے قول پر جو فتویٰ ہے اس میں بھی چار برس تک خاوند مفقود ہے اور پھر عدت وفات چار ماہ دس یوم پوری کرنے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ **فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين (رد المحتار ص ۳۶۰ ج ۳)**(۲) اور ایک روایت میں قضائے قاضی بھی شرط ہے(۳) پس یہ نکاح کسی طرح بھی درست نہیں ہوا(۴)

## گمشدہ شوہر کی بیوی کو دوسری شادی کرنے کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے یا نہیں؟

**(سوال)** زوجہ مفقود اگر بمذہب امام مالکؒ چار سال کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کو تفریق کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر تفریق کی ضرورت ہے تو اس کی شکل کیا ہے اور اگر تفریق کی ضرورت نہیں ہے تو عبارات ذیل کا کیا مطلب ہے؟ جن سے تفریق ضروری معلوم ہوتی ہے۔ **ولا يفرق بينه و بين امراته (هدايه)**(۵) **ولا يفرق بينه و بينها ولو مضى اربع سنين (درمختار)**(۶) **قال مالك اذا مضى اربع**

---

(۱) (قوله على المذهب) وقيل يقدر بسبعين سنة بتقديم السين من حين ولادته واختاره في الكنز وهو الاوفق هدايه وعليه الفتوى ذخيره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب المفقود ۴/۲۹۵ ط سعيد كراتشي)

(۲) فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين (هامش رد المحتار، كتاب المفقود ۴/۲۹۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) ولا يفرق بينه و بين امراته وقال مالك اذا مضى اربع سنين يفرق القاضي بينه و بين امراته و تعتد عدة الوفاة ثم تتزوج من شاءت (الهداية، كتاب المفقود ۲/۶۲۲ ط شركة علميه ملتان) و كما في الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة بحث حكم زوجه مفقود ص ۶۲ ص ۶۴ ط دار الاشاعت كراچی زوجہ مفقود کی صورت میں اس کے نکاح سے خارج ہونے میں [illegible] میں قضائے قاضی شرط ہے۔ كما هو مصرح في الرواية لعشرين من الامام مالك

(۴) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته ... فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۳/۵۱۶ ط سعيد كراتشي)

(۵) (الهداية، كتاب المفقود ۲/۶۲۱ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۶) (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب المفقود ۴/۲۹۵ ط سعيد كراتشي)

سنین یفرق القاضی بینه و بین امرأته و تعتد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاء ت لان عمر هکذا قضی الخ ( ہدایہ ) (۱) لا یفرق بینه و بین امرأته و حکم بموته بمضی تسعین سنة و علیه الفتوی ( عالمگیری) (۲) انه انما یحکم بموته بقضاء لانه امر محتمل فما لم ینضم الیه القضاء لا یکون حجة (درمختار) (۳) ان هذا ای ماروی عن ابی حنیفة من تفویض موته الی رای القاضی نص علی انه انما یحکم بموته بقضاء (شامی)(۴)

اگر تفریق ضروری ہے تو اس ملک میں کون تفریق کر سکتا ہے کیونکہ حاکم وقت نصاری کی طرف سے کوئی قاضی مقرر نہیں ہے اور مسلمانوں کی تراضی اور اتفاق سے بھی کسی کو منصب قضا نہیں ملا ہے۔ پھر تفریق کی کیا صورت ہے؟

بعض علماء حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ کی عبارت واذا خلا الزمان من سلطان ذی کفایة فالامور موکلة الی العلماء و یجب علی الامة الرجوع الیهم و یصیرون ولاة فاذا عسر جمعهم علی واحد استقل کل قطر باتباع علمائه فان کثروا فالمتبع اعلمهم فان استووا اقرع بینهم سے علماء کو قاضی تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ذی علم اس وقت اس ملک میں تفریق کر سکتے ہیں۔

حاکم وقت نصاری کی طرف سے جو قاضی یا مجسٹریٹ یا اکسٹرا اسسٹنٹ ہیں اگر یہ ذی علم علوم شرعیہ ہوں اور مسلمان ہوں تو قاضی شرعی کے حکم میں ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا

**(جواب ۲۰۷)** حنفیہ کا اصل مذہب تو یہی ہے کہ جب تک مفقود کی موت کا گمان غالب نہ ہو جائے اس کی زوجہ انتظار کرے اور اس مدت کی مقدار جس میں موت کا گمان غالب حاصل ہو موت اقران پر یا رائے قاضی پر ہے اس کے ساتھ ہی اختلاف اقوال متعدد ہے(۵) لیکن متأخرین حنفیہ نے ضرورت شدیدہ کے وقت حضرت امام مالک کے مذہب کے موافق فتوی دیدیا ہے اب تنقیح یہ ہے کہ حضرت امام مالک کا قول اور مذہب کیا ہے(۶) تو ظاہر کتب فقہیہ اور شروح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام مالک کے نزدیک چار

---

(۱) الهدایة' کتاب المفقود ۶۲۲/۲ ط مکتبه شرکة علمیه ملتان)

(۲) الفتاوی الهندیة' کتاب المفقود ۳۰۰/۲ ط مکتبه ماجدیه' کوئٹه)

(۳) الدر المختار مع هامش ردالمحتار' کتاب المفقود ۲۹۷/٤ ط سعید کراتشی)

(٤) هامش رد المحتار' کتاب المفقود ۲۹۷/٤ ط سعید کراتشی)

(۵) لا یفرق بینه و بین امرأته و حکم بموته بمضی تسعین سنة و علیه الفتوی وفی ظاهر الروایة یقدر بموت اقرانه فاذا لم یبق احد من اقرانه حیا حکم بموته و یعتبر موت اقرانه فی اهل بلده کذافی الکافی و المختار انه یفوض الی رای الامام کذا فی التبیین (الفتاوی الهندیة کتاب المفقود ۳۰۰/۲ ط ماجدیه کوئٹه)

(۶) کمافی الحیلة الناجزة [illegible] قاضی شرعی [illegible] کما هو مصرح فی المدونة الکبری من الامام مالک تحت حکم زوجة مفقود ص ٦٤ مطبوعه دار الاشاعت کراچی، وفی المدونة الکبری قلت ارأیت امرأة المفقود تعتد لاربع سنین فی قول مالک بغیر امر السلطان قال قال مالک لا [illegible] (جاری ہے)

حال کے بعد زوجہ مفقود نکاح ثانی کر سکتی ہے لیکن جواز نکاح کے لئے حکم موت زوج اول حاکم سے حاصل کرنا اور پھر مدت وفات پوری کرنا شرط ہے۔ ہدایہ میں ہے - وقال مالك اذا مضى اربع سنين يفرق القاضي بينه و بين امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تتزوج من شاء ت لان عمرؓ هكذا قضى في الذي استهوته الجن بالمدينة و كفى به اماما ولانه منع حقها بالغيبة فيفرق القاضي بينهما بعد مضي مدة اعتبارا بالايلاء والعنة (۱) انتهى - زرقانی شرح موطا مالک میں ہے۔ وضعف الاول بقول مالك لو اقامت عشرين سنة ثم رفعت يستانف لها الاجل (۲) نیز اسی زرقانی میں ہے۔ قال مالك وان تزوجت بعد انقضاء عدتها و دخل بها زوجها اولم يدخل بها فلا سبيل لزوجها الاول اليها اذا جاء او ثبت انه حي لان الحاكم اباح للمرأة الزواج مع امكان حياته فلم يكشف الغيب اكثر مما كان يظن (۳) اه فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ اخرج سعيد بن منصور بسند صحيح عن ابن عمر و ابن عباس قالا ينتظر امراة المفقود اربع سنين و ثبت ايضاً عن عثمان و ابن مسعود في رواية و عن جمع من التابعين كالنخعي و عطاء والزهري و مكحول والشعبي واتفق اكثرهم على ان التاجيل من يوم ترفع امرها للحاكم و على انها تعتد عدة الوفاة بعد مضي الاربع سنين (۴) الخ۔ ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مقدار مدت میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن اکثر علماء و امام مالک کے نزدیک بھی حکم حاکم شرط ہے جیسا کہ اس قول سے ثابت ہے۔

لو اقامت عشرين سنة الخ پس حنفیہ کا فتوی جواز جو امام مالک کے مذہب پر دیا گیا ہو وہ بھی بالقضاء ہوتا ہے۔ (۵)

اب ضرورۃً انگریزی عدالتوں کے مسلم جج یا منصف قائم مقام قاضی شرعی کے ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو حکومت کی طرف سے معاملات مخصوصہ اہل اسلام مثل طلاق، نکاح، میراث وغیرہ میں احکام شرعیہ کے موافق فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ (۶)

حدیقہ ندیہ کی جو عبارت سوال میں مذکور ہے وہ دیانات پر محمول ہے کہ دیانات میں آج کل بضرورت علماء قائم مقام قاضی کے سمجھے جا سکتے ہیں لیکن فصل خصومات میں چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے

---

(بقیہ صفحہ گزشتہ) الاربع سنين عدة الوفاة اربعة اشهر و عشرا من غير ان يامرها السلطان بذلك قال نعم مالك و من يسقطون في الاربعة الاشهر و عشر التي هي عدة (مجموعة الفتاوى المالكية الملحقة بالحيلة الناجزة ص ۱۳۰ مطبوعة دار الاشاعت کراچی)

(۱) الهداية، كتاب المفقود ۲-۶۲۲ ط شركة علميه ملتان

(۲) شرح الزرقاني على موطا الامام مالك، كتاب الطلاق، تحت عدة التي تفقد زوجها ۳/۱۹۹ ط دار الفكر بيروت

(۳) شرح الزرقاني على موطا الامام مالك، كتاب الطلاق، تحت عدة التي تفقد زوجها ۳/۱۹۹ ط دار الفكر بيروت

(۴) فتح الباري بشرح صحيح الامام البخاري، كتاب الطلاق، باب حكم المفقود في اهله وماله ۹/۳۸۰ ط مصر

(۵) الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة، تحت حكم زوجه مفقود، جواب سوال سوم ص ۶۴ مطبوعه دار الاشاعت کراچی

(۶) الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة، تحت حكم زوجه مفقود، جواب سوال پنجم ص ۶۴، مقدمہ دربیان قضاء قاضی در بلاد تحت حکومت غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

علماء کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے اس لئے خصومات میں ان کا کوئی فیصلہ معتبر نہیں۔ یا اس عبارت کا مفہوم یہ ہوگا کہ جہاں مسلمان حکام نہ ہوں وہاں کے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے علماء کو اپنے فصل خصومات کے لئے والی بنالیں، اور اگر مسلمان ایسا کرلیں تو بیشک ان علماء کا فیصلہ معتبر ہوگا لیکن جب تک مسلمان ایسا نہ کریں اس وقت تک علماء قائم مقام ولاۃ و حکام نہیں ہو سکتے۔ واللہ اعلم۔

### (۱) جس کا شوہر عرصہ چھ سال تک بیوی کو نان و نفقہ نہ دے اور اس کی خبر گیری بھی نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

### (۲) گمشدہ شوہر کی بیوی کتنے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کرے گی؟

(سوال) (۱) ایک مرد اپنی منکوحہ بیوی کو چھوڑ کر الگ ہو گیا اور چھ سال تک اس کے نان نفقہ وغیرہ کی خبر نہیں لیتا بلکہ عورت نے کوشش کی کہ خاوند اس کو اپنے گھر لے جائے لیکن نہ گھر لے جاتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر لاپتہ ہو گیا ہے اب منکوحہ مذکورہ دوسرا نکاح کتنی مدت میں کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۵۳۵ شیخ اللہ [illegible] (ضلع میمن سنگھ) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ م ۴ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۰۸) (۱) ایسی حالت میں عورت اگر مجبور ہو جائے اور گزر نہ کر سکے تو وہ کسی حاکم مسلم کی عدالت سے نفقہ وصول نہ کر سکنے کی بنا پر فسخ نکاح کا حکم حاصل کرے اور پھر عدت پوری کرکے دوسرا نکاح کرلے خاوند خواہ اسی شہر میں ہو یا باہر ہو۔(۲)

(۲) مفقود ہونے کی بنا پر اگر تفریق مطلوب ہے تو مفقود ہونے کے وقت سے چار سال گزرنے کے بعد فسخ نکاح کا حکم دیا جا سکتا ہے کیونکہ امام مالک کے نزدیک مدت انتظار مفقود چار سال ہے اور حنفیہ نے

---

(۱) من بلاد علیها ولاة کفار فیجوز للمسلمین اقامة الجمع و الاعیاد و یصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین فیجب علیهم ان یلتمسوا والیا مسلما منهم (هامش رد المحتار، کتاب القضاء، ۳۶۹/۵ ط سعید) وقال ابن عابدین: وفي الفتح: واذا لم یکن سلطان ولا من یجوز التقلد منه کما هو في بعض بلاد المسلمین غلب علیهم الکفار کقرطبة الآن یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد منهم یجعلونه والیا فیولي قاضیا و یکون هو الذي یقضي بینهم و کذا ینصبوا اماما یصلي بهم الجمعة (هامش رد المحتار، کتاب القضاء، مطلب في حکم تولیة القضاء في بلاد تغلب علیها الکفار ۳۶۹/۵ ط سعید کراتشی)

(۲) قال في غرر الاذکار: ثم علماؤنا مشايخ استحسنوا ان ینصب القاضي الحنفي نائبا ممن مذهبه التفریق بینهما اذا کان الزوج حاضرا وابی عن الطلاق لان دفع الحاجة الدائمة لا یتیسر بالاستدانة وقال بعد صفحة: و علیه یحمل ما في فتاوی قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فاجاب اذا اقامت بينة على ذلك و طلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي ان يزوجها من الغير بعد العدة (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في فسخ النكاح بالعجز عن النفقة و بالغيبة ۵۹۱/۳ ط سعيد كراتشي)

مدت کے بارے میں امام مالکؒ کے مذہب کو اختیار کرکے فتویٰ دیا جاتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## جوان العمر عورت جس کا شوہر کافی دنوں سے لاپتہ ہے کیا کرے؟

(سوال) اگر کسی جوان عورت کا شوہر کہیں چلا جائے اور اس کا پتہ بھی نہ ملے تو آیا مدت پوری ہونے تک وہ عورت کتنی مدت تک اس شوہر سے تنگی کرے، اس شوہر کی زندگی اور موت بھی معلوم نہ ہو اور عورت سے نان نفقہ نہ ملے تو وہ عورت عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۰ کفایت حسین محمد صدیق۔ رتلام اسٹیٹ ۶ صفر ۱۳۵۳ھ م ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۰۹) مفقود کی بیوی کو امام مالکؒ کے مذہب کے موافق چار سال کے بعد تفریق کا حکم مل سکتا ہے(۱)(۲) اور اگر اس سے پہلے ہی نان نفقہ کی تنگی ہو اور کوئی صورت گزارے کی نہ ہو تو امام مالکؒ کے مذہب کے موافق عدم ادائے نفقہ کی بنا پر حکم فسخ حاصل کر سکتی ہے(۳) حنفیہ بوقت ضرورت شدیدہ امام مالکؒ یا امام احمدؒ کے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں(۴)۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## (۱) مفقود شوہر کی بیوی کو کتنے سال کی مہلت دی جائے گی اور اس کی ابتدا کب ہوگی؟
## (۲) پہلے شوہر کے آنے کے بعد بیوی اس کی واپس ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زوجہ مفقود الخبر کتنی مدت گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے اور یہ مدت روز فقدان سے شمار ہوگی یا مرافعہ الی القاضی کے وقت سے؟ عورت عدت میں نکاح ثانی کر چکی ہے۔ بعد اگر شوہر مفقود الخبر آ جائیں

---

(١) (قوله خلافاً لمالك) فإن عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي أربع سنين. هـ (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب المفقود، مطلب في الإفتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ٤-٢٩٥) وقال في الهداية: ولا نفرق بينه وبين امرأته، وقال مالك: إذا مضى أربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تتزوج من شاءت لأن عمر هكذا قضى في الذي استهوته الجن بالمدينة وكفى به إماماً (الهداية كتاب المفقود ٢-٦٢٢ ط شركة علمية ملتان)

(٢) (قوله خلافاً لمالك) فإن عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي أربع سنين. وقد قال في البزازية: الفتوى في زماننا على قول مالك. وقال الزاهدي: كان بعض أصحابنا يفتون به للضرورة. هـ (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب المفقود ٤-٢٩٦ ط سعيد كراتشي)

(٣) قال في العزمية: لا ذكر لهذه المسألة في [illegible] نصب القاضي الحنفي نائباً ممن مذهبه التفريق بينهما إذا كان الزوج حاضراً وأبى عن الطلاق [illegible] وعليه يحمل ما في فتاوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فأجاب: إذا أقامت بينة على ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض يرى فسخه ففسخ نفذ، وهو قضاء على الغائب، وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا، فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي أن يزوجها من الغير بعد العدة [illegible] من قضى بما لا يصح [illegible] الحنفي فليتأمل. هـ (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة ٣-٥٩٠، ٥٩١ ط سعيد)

(٤) وفي حاشية الفتال: وذكر بعضهم أنه ينبغي في مسائل المضطر أنه إذا لم يوجد في مذهب الإمام قول في مسألة يرجع إلى مذهب مالك لأنه أقرب المذاهب إليه. هـ (رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب في العدول عن مذهب أصحابنا إلى بعض أقوال مالك ضرورة ٣-٤١١ ط سعيد كراتشي)

پتہ چل جائے یا وہ خود آجائے تو یہ عورت شوہر اول کی رہے گی یا ثانی کی؟ بینوا بالکتاب توجروا بالحساب۔

المستفتی نمبر ۱۳۸۳ رحمت اللہ (ضلع میرٹھ) ۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۱۰) کتب احناف میں تو امام مالکؒ کے قول کی زیادہ تفصیل مذکور نہیں۔ مدونہ میں امام مالکؒ کا یہی قول مذکور ہے کہ مرافعہ کے روز سے قاضی چار سال مقرر کرے گا[1]۔ مگر بظاہر مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات حاکم کی رائے پر چھوڑ دی جائے اگر گزری ہوئی مدت وہ کافی سمجھے تو فوراً فسخ نکاح کا حکم دیدے ورنہ چار سال کی مدت مقرر کردے اس طرح حنفیہ کی بعض روایت پر بھی عمل ہو جاتا ہے اور یہ بات اصول کے بھی خلاف نہیں ہے[2]۔ باقی اگر نکاح ثانی سے پہلے زوج اول آجائے تو زوجہ اسی کی بیوی ہوگی لیکن اگر نکاح کے بعد آئے تو پھر اس کی زوجہ نہ رہے گی[3]۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

---

(۱) كما في المدونة الكبرى من فتوى العلامة سعيد بن صديق السنگي: قلت: أرأيت امرأة المفقود تعتد الأربع سنين في قول مالك بغير أمر السلطان؟ قال: قال مالك: لا، وإن أقامت عشرين سنة ثم رفعت أمرها إلى السلطان نظر فيها وكتب إلى موضعه الذي خرج إليه فإذا يئس منه ضرب لها من تلك الساعة أربع سنين (مجموعة الفتاوى المالكية الملحقة بالحيلة الناجزة للحليلة العاجزة ص ۱۴۳ مطبوعه دار الاشاعت کراتشی)

(۲) كذا في الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة تحت حكم زوجة مفقود ص ۷۱ مطبوعه دار الاشاعت كراتشي

(۳) [illegible]

[illegible] كما في الشامية: لكن لو عاد حيا بعد الحكم بموته [illegible] الظاهر أنه كالميت إذا أحيي [illegible] (رد المحتار كتاب المفقود ۴/۲۹۷ ط سعيد كراتشي) [illegible] كما في الهندية: فإن عاد زوجها بعد مضي المدة فهو أحق بها وإن تزوجت فلا سبيل له عليها (الفتاوى الهندية كتاب المفقود ۲/۳۰۰ ط ماجدية كوئٹہ) [illegible] وفي العالمگيرية ص ۳۰۰ ج ۲ [illegible] فإن جاء زوجها بعد مضي المدة فهو أحق بها وإن تزوجت فلا سبيل له عليها [illegible] المبسوط [illegible] (كتاب المفقود ۱۱/۳۷ ط دار المعرفة بيروت) یعنی شوہر اول کی واپسی سے زوجیت [illegible] ہے کہ "زوج ثانی کے ساتھ شادی کے بعد خلوت صحیحہ ہو جانے [illegible] فقط

## جو نو سال سے گمشدہ ہے اس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح حالت نابالغی میں کر دیا تھا اور اب اس کے شوہر کو گئے ہوئے ۹ سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ پتہ نہیں چلتا۔ بہت کوشش اور جستجو کی گئی باپ غریب ہے لڑکی جوان ہوتی ہے اس کا نکاح ثانی کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۴۴۰ محمد عمر چپراسی (میرٹھ) یکم محرم ۱۳۵۴ھ م ۲ اپریل ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۱۱) اس صورت میں متاخرین حنفیہ کے فتوے کے بموجب عورت کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے شوہر کے مفقود ہونے یا نان نفقہ وصول نہ ہو سکنے کی بنا پر اپنا نکاح فسخ کرالے۔(۱) فسخ نکاح کا حکم حاصل ہونے کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے(۲) اور اگر رخصتی و خلوت کی نوبت نہ آئی تھی تو عدت بھی لازم نہ ہوگی(۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## جس عورت کا شوہر پانچ سال سے لاپتہ ہو وہ امام مالکؒ کے فتویٰ پر عمل کرے

(سوال) مسماۃ ہندہ کا خاوند حسب روایتی عرصہ پانچ سال سے مفقود ہے جس کا کچھ پتہ نہیں اور حالات حاضرہ کی بنا پر آئندہ بھی اس کی خبر ملنے کی توقع نہیں اور ہندہ کے واسطے نان نفقہ وغیرہ مشکلات کا سامنا ہے لہذا ہندہ اپنا نکاح امام احمد کے قول پر عمل کر کے فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نکاح فسخ کرانے کے واسطے قاضی کی ضرورت ہے تو کیا کرے۔ شرعی قاضی کوئی نہیں کیا جماعت مسلمین سے فسخ کرا سکتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی نمبر ۹۳۶ حبیب ولی (افریقہ) ۲۷ صفر ۱۳۵۵ھ م ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب) (از نائب مفتی صاحب) مسماۃ ہندہ بوجہ مفقود الخبر ہونے زوج کے موافق قول حضرت امام مالکؒ کے نکاح فسخ کرا سکتی ہے کیونکہ فقہائے متاخرین حنفیہ نے موافق قول حضرت امام مالکؒ کے فتویٰ دیدیا ہے(۴) کہ بعد انتظار چار سال کے مفقود الخبر کی زوجہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح اول کے فسخ کر دینے کا حکم و فیصلہ حاصل کرے اس کے بعد وفات کی عدت پوری گزار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے(۵) غیر مسلم حکومت کی عدالت کے حاکم کا بھی یہ فیصلہ کافی ہوگا بشرطیکہ حاکم مسلمان ہو۔(۶) فقط

حبیب المرسلین عفی اللہ عنہ، نائب مفتی۔

---

(۱) الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ تحت حکم زوجہ مفقود ص ۶۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) (خلافاً لمالک) فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین .... وقد قال فی البزازیۃ الفتوی فی زماننا علی قول مالک وقال الزاہدی کان بعض اصحابنا یفتون بہ للضرورۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المفقود ۴/ ۲۹۵ ط سعید کراتشی)

(۳) وقال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا (الاحزاب ۴۹)

(۴) دیکھئے حوالہ حاشیہ نمبر ۲

(۵) کذا فی الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ تحت حکم زوجہ مفقود ص ۶۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۶) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ تحت حکم زوجہ مفقود جواب سوال پنجم ص ۶۵ ، مقدمہ در بیان حکم قضائے قاضی در ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

**(جواب ۲۱۲)** (از حضرت مفتی اعظمؒ) ہاں امام مالکؒ کے مسلک کے موافق جماعت مسلمین جس کے افراد مسئلہ شرعیہ سے واقف اور متدین ہوں ایسے معاملے میں فسخ نکاح کا حکم کر سکتی ہے(۱) رہا قانونی نفاذ تو اس کی کوئی سبیل کرنی قانون داں صاحب کا کام ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

## جس عورت کا شوہر سات سال سے گم ہے ' تو وہ نان ونفقہ نہ پانے کی وجہ سے تفریق کرا سکتی ہے یا نہیں؟

**(سوال)** مسماۃ فیدن کا شوہر تقریباً سات سال ہوئے فرار ہو گیا ہے آج تک لاپتہ ہے نہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے متعدد جگہ تلاش کیا مگر پتہ نہیں چلا مسماۃ مذکورہ کو اندیشہ ہے کہ چال چلن خراب نہ ہو جائے مسماۃ مذکور کی عمر ۲۰ سال ہے سائل تنگدست ہے صورت ہذا میں عقد ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۱۰۱۷ اخشی محمد گلاب (آگرہ) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

**(جواب ۲۱۳)** اس صورت میں مسماۃ کو بوجہ نفقہ نہ ملنے اور عصمت خراب ہونے کے خوف کے یہ حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا پہلا نکاح فسخ کرالے(۲) اور پھر عدت گزار کے دوسرا نکاح کرلے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ' دہلی

## جس کا شوہر پانچ سال سے گم ہو وہ عورت کیا کرے؟

**(سوال)** ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح کیا اور اس کا شوہر کچھ مدت اس کے پاس رہا اور پھر کہیں چلا گیا اور کسی سے ذکر نہ کیا جس کو عرصہ پورا پانچ برس کا گزر گیا نہ خود آئے نہ خط بھیجا اور نہ کہیں اس کا پتہ ہے بہت تلاش بھی کیا مگر کچھ پتہ و نشان نہیں معلوم ہوا دختر مذکور جوان ہے اب اس کے واسطے علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس کا نکاح دوسرے سے کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۱۸۵۵ قاضی عبدالحق صاحب (میسور) ۲۹ رجب ۱۳۵۶ھ م ۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

---

(۱) صرح بذلك العلامة الصالح التونسي مفتي المالكية في المسجد النبوي الشريف بالمدينة المنورة في فتواه الذي عليه الجمهور وبه العمل وهو المشهور ان ذلك التفريق ووسائله وما يتعلق به للحاكم فان عدم حسا او تعذر فجماعة المسلمين الثلاثة فما فوقه تقوم مقامه ولا يكفي الواحد في مثل هذا (مجموعة الفتاوى للمالكية الملحقة بالحيلة الناجزة الرواية السابعة عشر ص ۱۲۸ مطبوعه دار الاشاعت کراچی)

(۲) وقال في نور الاذكار: ثم اعلم ان مشايخنا استحسنوا ان ينصب القاضي الحنفي نائبا ممن مذهبه التفريق بينهما اذا كان الزوج حاضرا وابى عن الطلاق ثم قال بعد صفحة: وعليه يحمل ما في فتاوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فاجاب اذا اقامت بينة على ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي ان يتزوجها من الغير بعد العدة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۳ / ۵۹۰، ۵۹۱ مطلب في فسخ النكاح بالعجز عن النفقة والغيبة ط سعيد كراتشي) وكذا في الحيلة الناجزة بحث حكم زوجه مفقود ص ۷۳

(جواب ۲۱۴) کسی مسلمان حاکم سے اس عورت کا نکاح فسخ کرایا جائے، اس کے بعد یہ عورت عدت پوری کرے اس کے بعد دوسرا نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جوان العمر عورت جس کا شوہر دس سال سے لاپتہ ہے اس کی خبر بھی نہ کرے اور نان و نفقہ کا بندوبست نہیں تو کیا کرے؟

(سوال) ایک عورت کا خاوند عرصہ دس سال تین ماہ سے مفقود الخبر ہے اس کی پتہ خبر نہیں جب اس عرصہ میں اس نے نہ کبھی خط بھیجا ہے اور نہ کسی قسم کی خبر بھیجی ہے خدا جانتا ہے کہ زندہ ہے یا مر گیا سبب اس کے [illegible] رہتی ہے وقت مر گیا تھا کہ میں کلکتہ جا رہا ہوں۔ اس دن سے آج تک اس کی کچھ خبر نہیں ہے۔ ہر چیز کی تلاش کی اور کلکتہ سے آنے جانے والوں سے پوچھا۔ عورت حنفی المذہب ہے عورت نہ [illegible] اعتقاد رکھتی ہے چونکہ جوان عمر ہے۔ عورت کا ذریعہ معاش پتہ نہیں ہے اور نہ کوئی امداد کرنے والا ہے اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۱۹۳۹ (لاہور) ۲۱ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۵) یہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح بربنائے عدم حصول نفقہ و عدم عصمت فسخ کرا سکتی ہے اور فسخ نکاح کا حکم حاصل کرنے کے بعد عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## مفقود شوہر کی بیوی کے سلسلہ میں امام مالک کا فتویٰ اور حنفیہ کا اس پر عمل

(سوال) ایک شخص عرصہ چھ سال سے مفقود الخبر ہے اس کی زوجہ نو عمر ہے جذبات انسانی و خواہشات نفسانی کے باعث انتظار و صبر کی متحمل نہیں ہو سکتی موجب مذہب اہل سنت والجماعت نکاح ثانی کی مجاز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۱۰ شریف احمد صاحب کی چھاؤنی دہلی ۲۸ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۳ نومبر ۱۹۳۷ء

---

(۱) اس لئے کہ زوجہ مفقود کی صورت میں [illegible] قضائے قاضی شرط ہے کما هو مصرح في [illegible] حيله ناجزه بحث حكم زوجه مفقود جواب سوال سوم ص ٦٤ مطبوعه دار الاشاعت كراچي )

(۲) اس لئے کہ عدت میں معتدہ عورت سے نکاح جائز نہیں کما في الشامية أما نكاح منكوحة الغير ومعتدته فلم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلا ( هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العدة مطلب في النكاح الفاسد والباطل ٣/٥١٦ ط سعيد كراتشي ) وكذا في الهندية لا يجوز للرجل أن يتزوج زوجة غيره وكذا المعتدة كذا في السراج الوهاج ( الفتاوى الهندية كتاب النكاح الباب الثالث في بيان المحرمات القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ١/٢٨٠ ط ماجديه كوئته )

(۳) وعليه يحمل ما في فتاوى قارئ الهداية حيث سئل عمن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فأجاب إذا أقامت بينة على ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض يراه ففسخ نفذ وهو قضاء على الغائب وفي نفاذ القضاء على الغائب روايتان عندنا فعلى القول بنفاذه يسوغ للحنفي أن يزوجها من الغير بعد العدة ( هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة مطلب في فسخ النكاح بالعجز عن النفقة وبالغيبة ٣/٥٩١ ط سعيد كراتشي )

(جواب ۲۱٦) حنفیہ نے مالکیہ کے مذہب کے موافق چار سال مقرر کرنے کے بعد اس امر کی اجازت دیدی ہے کہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرلے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

### مفقود الخبر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کتنے دنوں کے بعد نکاح کرے گی؟

(سوال) اگر کسی عورت کا خاوند گم ہوجائے اور اس کا کوئی پتہ نہ چلے تو وہ عورت کتنی مدت کے بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۰۰۰ عبدالمجید خاں صاحب (روہتک) ۲ شوال ۱۳۵٦ھ م ٦ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۷) چار سال انتظار کرے پھر کسی مسلمان حاکم سے اپنا نکاح فسخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

### شوہر کے تقریباً پانچ سال مفقود رہنے کے بعد بیوی نے دوسری شادی بغیر قضائے قاضی کے کرلی تو جائز ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت کا خاوند اپنے سسرال کے رشتہ داروں سے کسی بات پر ناراض ہونے سے لڑ جھگڑ کر اور ناراض ہو کر کہیں دور جگہ چلا گیا اور عرصہ تک اس عورت کے والدین نے ہر چند تجسس و تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ ملا۔ اس کے بعد چار سال چھ ماہ کی مدت سے زائد عرصہ تقریباً پانچ سال گزر جانے پر عورت مذکورہ کا نکاح ثانی کسی دوسرے شخص سے کردیا گیا جس کو اب تقریباً تین سال کا عرصہ ہوگیا ہے اور عورت صاحب اولاد ہے۔ خاوند اول تاہنوز مفقود الخبر ہے کیا اس عورت کا نکاح ثانی درست ہے اور عقد پڑھنے والے پر کوئی ذمہ داری تو عائد نہیں ہوئی اگر ہوئی ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے جبکہ وہ ایک قریہ کی مسجد کا امام ہے۔ المستفتی نمبر ۲۱۲۳ جناب شیخ نذیر احمد صاحب (دہلی) ۲ ذیقعدہ ۱۳۵٦ھ م ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۱۸) جب کہ خاوند تقریباً پانچ سال سے مفقود الخبر ہے تو اس کی زوجہ کو یہ حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے۔ پہلا نکاح فسخ کرانے سے پہلے

---

(۱) قوله خلافاً لمالك، فإن عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي أربع سنين وقد قال في البزازية: الفتوى في زماننا على قول مالك، وقال الزاهدي: كان بعض أصحابنا يفتون به للضرورة (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب المفقود مطلب في الإفتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ٤/ ٢٩٥ ط سعيد كراتشي)

(۲) ولا يفرق بينه وبين امرأته، وقال مالك: إذا مضى أربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تتزوج من شاءت، لأن عمر هكذا قضى في الذي استهوته الجن بالمدينة وكفى به إماماً (الهداية كتاب المفقود ٢/ ٦٢٢ ط شركة علمية ملتان) (۳) ولا يفرق بينه وبين امرأته، وقال مالك: إذا مضى أربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تتزوج من شاءت، لأن عمر هكذا قضى في الذي استهوته الجن بالمدينة وكفى به إماماً (الهداية كتاب المفقود ٢/ ٦٢٢ ط شركة علمية ملتان)

جو نکاح کر دیا گیا وہ جائز نہیں ہوا (۱) نکاح پڑھانے والے نے اگر یہ جانتے ہوئے کہ عورت منکوحہ ہے اور اس کا نکاح فسخ نہیں کرایا گیا نکاح پڑھایا تو وہ گناہ گار ہوا اس کو توبہ کرنی لازم ہے توبہ کے بعد وہ امامت پر قائم رہ جائے تو جائز ہے۔ (۲)

مسلمان حاکم میسر نہ ہو تو جماعت مسلمین جس میں علماء عمائد شریک ہوں فسخ کی کارروائی کر سکتے ہیں اس کی کارروائی شرعی جواز کے لئے کافی ہوگی - قانونی مواخذہ قائم رہے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## گمشدہ شوہر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے اور اگر قاضی نہ ہو تو جماعت مسلمین یہ کام کر سکتی ہے

(سوال) میری لڑکی جوان ہے اور شوہر اس کا پانچ سال سے مفقود ہے بہت تلاش کیا گیا مگر پتہ نہیں چلا کوئی ذریعہ اس کے گزارہ کا نہیں اور ہندوستان میں قاضی شرعی بھی موجود نہیں کیا یہ ممکن ہے کہ جماعت مسلمین کے سامنے یہ قضیہ پیش کر کے مذہب مالکی پر فتویٰ لیا جائے جس میں چار سال کے بعد حکم موت مفقود کا کر دیا ہے۔ میں غریب آدمی ہوں کسی اسلامی ریاست تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس وقت کے کوئی آسان تدبیر لڑکی کی رہائی کی ارشاد فرمائی جائے اور جماعت مسلمین کے فیصلے کے لئے کیا شرائط ہیں (۳) المستفتی نمبر ۲۳۳۹ شیخ سلیم الدین صاحب میرٹھ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۲۵ جون ۱۹۳۸ء

**(جواب ۲۱۹)** جماعت مسلمین بھی یہ کام کر سکتی ہے جب کہ شرعی قاضی نہ ہو اور کوئی دوسری صورت ممکن نہ ہو، (۴) موجودہ حالت میں مسلمان خود بھی شرعی قاضی کے قائم مقام ہو سکتے ہیں (۵) اور حافظ عبداللہ کا شریعت بل جو پاس ہو کر ایکٹ بن چکا ہے اس کے ماتحت مقدمہ چل سکتا ہے اور رہائی ہو سکتی ہے جماعت مسلمین کی کارروائی قانوناً قابل اعتبار نہ ہوگی اور جب اس کے ہاتھ میں قوت تنفیذیہ نہیں تو وہ غیر مفید ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) اما نکاح منکوحة الغیر ومعتدته ... فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً (ھامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراچی) وکذا فی الهندیة: لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیره وکذا المعتدة کذا فی السراج الوهاج (الفتاوی الهندیة، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر ۱/ ۲۸۰ ط ماجدیه کوئٹه)

(۲) حدیث شریف میں ہے: عن ابی عبیدة بن عبدالله عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ: التائب من الذنب کمن لا ذنب له (رواه ابن ماجه فی سننه باب ذکر التوبة ص ۳۲۳ ط میر محمد کراتشی)

(۳) الحیلة الناجزة بحث حکم زوجه مفقود جواب سوال پنجم ص ۶۵ مطبوعه دار الاشاعت کراچی

(۴) الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة بحث تعدد در بیان حکم قضائے قاضی در ہندوستان و ذکر ممالک غیر مسلمہ ص ۳۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۵) الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة بحث تعدد در بیان حکم قضائے قاضی در ہندوستان و ذکر ممالک غیر مسلمہ ص ۳۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

## جس عورت کا شوہر وفات پا چکا ہے وہ عدت وفات کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے

(سوال) ہندہ کا شوہر بکر تھا جو عرصہ پانچ سال سے مفقود الخبر ہے زائد حصہ تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ ہلاک کر ڈالا گیا اب ہندہ زید کے ساتھ عقد کر سکتی ہے جب کہ زید کا ناجائز تعلق ہندہ کے ساتھ بکر کی زندگی میں بھی تھا۔ فقط المستفتی نمبر ۲۳۶۵ قاضی منظور احمد صاحب (ہردوئی) ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ م ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۲۰) جب کہ ہندہ کا شوہر بکر ہلاک ہو چکا ہے تو ہندہ زید کے ساتھ عقد کر سکتی ہے اگرچہ اس کا زید سے ناجائز تعلق تھا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## دس سال بعد جماعت مسلمین نے گمشدہ کی بیوی کی دوسری شادی کر دی، بعد میں پہلا شوہر آگیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک مسماۃ کا شوہر جو اس کے بیان سے معلوم ہوا کہ دس برس سے مفقود الخبر تھا اس مسماۃ نے اپنے گاؤں کے پنچوں کی اجازت اور مشورے سے زید کے ساتھ عقد پڑھا لیا عقد کے چند روز بعد اس کا اصلی شوہر جو مفقود الخبر تھا آگیا تو اب وہ عورت کو واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور اصلی شوہر کے آجانے سے دوسرے شوہر کا عقد باقی رہا یا ٹوٹ گیا؟ المستفتی نمبر ۲۴۷۳ شہادت صاحب برہانپور (سی پی) ۱۳ صفر ۱۳۵۸ھ م ۴ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۲۱) اگر عورت نے اپنے شوہر کا مفقود الخبر ہونا جماعت مسلمین پر واضح کر دیا تھا اور جماعت نے تحقیق کر کے عدم نفقہ یا خوف زنا کی وجہ سے عورت کا پہلا نکاح فسخ کر کے دوسرے نکاح کی اجازت دیدی تھی تو اب شوہر اول عورت کو واپس نہیں لے سکتا نکاح ثانی قائم ہے اور قائم رہے گا بشرطیکہ عورت نے عدت گزار کر باقاعدہ دوسرا نکاح کیا ہو۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

(جواب دیگر ۲۲۲) مفقود کی زوجہ کے لئے ۹۰ سال انتظار کرنے کے بارے میں فقہائے متاخرین نے سخت دشواری محسوس کی اس لئے انہوں نے اس قول پر فتوی دینا ترک کر دیا اور چار سال انتظار کرنے کے بعد نکاح فسخ کر دینے کا حکم دے دیا اور آج کل اسی پر عمل ہے (۳) حاکم سے نکاح فسخ کرایا جائے اور عورت عدت

---

(۱) وصح نكاح الموطوءة بملك او الموطوءة بزنا اى جاز نكاح من رآها تزنى وله وطؤها بلا استبراء واما قوله تعالى والزانية لا ينكحها الا زان فمنسوخة بآية فانكحوا ما طاب لكم من النساء (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، فصل فى المحرمات ۳/۵۰ ط سعيد كراتشى)

(۲) فان عاد زوجها بعد مضى المدة فهو احق بها وان تزوجت فلا سبيل له عليها (الفتاوى الهندية، كتاب المفقود ۲/۳۰۰ ط ماجدية كوئٹہ) حضرت مفتی اعظم کے ایسے ہی ایک جواب کی پوری تفصیل جواب نمبر ۲۱۰ کے حاشیہ نمبر ۳ میں گزر چکی ہے وہاں دیکھ لی جائے۔

(۳) (قوله خلافا لمالك) فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين وقد قال فى البزازية الفتوى فى زماننا على قول مالك وقال الزاهدى كان بعض اصحابنا يفتون به للضرورة (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب المفقود، مطلب فى الافتاء بمذهب مالك فى زوجة المفقود ۴/۲۹۵ ط سعيد كراتشى)

کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## نابالغ کی بیوی کو زنا میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو تو وہ کیا کرے ؟

(سوال) ایک لڑکی جس کی عمر اٹھارہ انیس سال ہے اس کا نکاح ایک لڑکے سے جس کی عمر [illegible] سے کر دیا گیا۔ چونکہ فتنہ کا سخت خطرہ ہے کیا کوئی صورت تفریق کی ہو سکتی ہے ؟ المستفتی نمبر ۲۶۹۲ مولوی [illegible] بہاولپور مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۶۰ھ م ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۲۲۳) اگر لڑکی کے مبتلائے معصیت ہونے کا قوی خطرہ ہو تو کوئی مسلمان حاکم نکاح فسخ کر سکتا ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

گزارش ہے کہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ نے اس جواب کا حوالہ طلب فرمایا ہے۔ براہ کرم حوالہ تحریر فرمائیں۔

(جواب) خاص اس صورت میں کہ لڑکا نابالغ ہو اور لڑکی بالغہ ہو جائے اور اس کے زنا میں مبتلا ہونے کا قوی خطرہ ہو مخصوص جزئی نظر سے نہیں گزری مگر جواب میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ عدم نفقہ کا خطرہ اور حبس شہوت کا ضرر بمقابلہ عدم نفقہ کے قوی ہے اور مفقود میں تفریق بعدم النفقہ کو [illegible] ثبوت و عذر قرار دیا ہے اور تفریق کے لئے حبس الشہوۃ کو اقوی قرار دے کر اس کے لئے چار سال کی مدت کی ضرورت نہیں سمجھی بلکہ فوراً تفریق نکاح کی اجازت دی ہے اور صورت مسئولہ میں تفریق کی وجہ نابالغی و عدم صلاحیت شوہر ہے یقینی ہے جس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں جیسے کہ مفقود کی اس صورت (خوف زنا) میں نہیں رکھی گئی یہ بات کہ زوجہ مفقود میں خوف زنا کی صورت میں انتظار ضروری نہیں سمجھی گئی حیلہ ناجزہ کے صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۲ میں موجود ہے (۳) امام احمد مفقود کے بارے میں یہ روایات ہیں۔ پس اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کے موافق نابالغ کی بیوی کے [illegible] ہو اور اس کے فسخ کا حکم بھی دیا جا سکتا ہے۔(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

---

(۱) وقال مالك: إذا مضى أربع سنين فرق القاضي بينه وبين امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تزوج من شاءت لأن عمر رضي الله عنه هكذا قضى في الذي استهوته الجن بالمدينة (الهداية، كتاب المفقود ۲/ ۶۲۲ ط شركة علمية ملتان، وكذا في الحيلة الناجزة بحث حكم زوجه مفقود ص ۵۹ مطبوعه دار الاشاعت كراچی)

(۲) الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة بحث حكم زوجه متعنت ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت كراچی

(۳) الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة بحث حكم زوجه مفقود، واقعی مفقود کے احکام فائدہ ص [illegible] مطبوعه دار الاشاعت کراچی

(٤) قوله وجوزه الإمام أحمد: أي ذكر في مذهبه [illegible] زوجته [illegible] كما هو مقرر في [illegible] مذهبه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳/ ۲٤۳ ط سعيد كراتشي)

## جس عورت کے شوہر کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ مر گیا ہے یا زندہ ہے تو وہ عورت کیا کرے ؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء)

(سوال) [illegible] ضلع فیروزپور [illegible] [illegible] ۱۹۲۶ء [illegible] ضلع میانوالی [illegible] ہوا تھا اور حق مہر معجل [illegible] روپیہ [illegible] کے نطفے اور میرے بطن سے ایک لڑکی عمر تین [illegible] تین سال کا [illegible] مجھے گھر سے نکالدیا ہے اور آج تک میرے نان نفقہ کا کوئی [illegible] نہیں وہ مر گیا یا زندہ ہے مجھے آنکھوں سے کم نظر [illegible] شخص سے نکاح کرلوں اس وقت اسپتال کو بغرض [illegible] محنت کرنے سے بھی معذور ہوں۔

(جواب ۲۲۴) اگر شوہر کی زندگی معلوم یا مظنون ہو تو اس سے طلاق لینے یا فیصلہ کرانے کے بغیر دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا (۱) اور اگر اس کی موت یقینی ہو تو عدت وفات گزار کر دوسرا نکاح کیا جا سکتا ہے (۲) اور اگر موت اور حیات دونوں میں سے کسی کا یقین نہ ہو تو اس صورت میں وہ مفقود الخبر کہلائے گا اور اس کی زوجہ کو خاوند کے مفقود الخبر ہونے کے وقت سے کم از کم چار سال کا انتظار کرنا پڑے گا (۳) محمد کفایت اللہ غفر لہ'

## متاخرین حنفیہ نے گمشدہ شوہر کی بیوی کے بارے میں امام مالکؒ کے فتویٰ پر عمل کیا ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۷ء)

(سوال) اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ زوجہ کو خاوند کے مفقود الخبر ہونے کے وقت سے کم از کم چار سال انتظار کرنا پڑے گا اس مسئلہ کے متعلق یہاں کے بعض علماء احناف کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہمارے مذہب میں نہیں بلکہ امام مالکؒ کا مذہب ہے۔

(جواب ۲۲۵) ہاں ان علماء کا یہ کہنا ٹھیک ہے کہ زوجہ مفقود کے لئے چار سال انتظار کرنے کے بعد نکاح کی اجازت دینا حضرت امام مالکؒ کا مذہب ہے اور حنفیہ کا اصل مذہب اس کے خلاف ہے (۴) مگر ان کے

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ: حرمت علیکم امہاتکم ..... والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتب اللہ علیکم واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم (النساء ۲۳-۲۴)

(۲) قال اللہ تعالیٰ: والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا (البقرۃ ۲۳۴)

(۳) ولو حکم الحاکم [illegible] عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین..... وقد قال فی البزازیۃ الفتویٰ فی زماننا علی قول مالک [illegible] (رد المحتار مع الدر المختار کتاب المفقود ۴/ ۲۹۵ ط سعید کراتشی) (۴) ولا یفرق بینہ وبین امرأتہ وحکم بموتہ بمضی تسعین سنۃ وعلیہ الفتویٰ وفی ظاہر الروایۃ یقدر بموت اقرانہ فاذا لم یبق احد من اقرانہ حیا حکم بموتہ ویعتبر موت اقرانہ فی اہل بلدہ [illegible] والمختار انہ یفوض الی رأی الامام کذا فی التبیین (الفتاوی الہندیۃ کتاب المفقود ۲/ ۳۰۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

ساتھ ان بزرگوں سے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ متاخرین حنفیہ نے زمانہ موجودہ کی ضرورت پر نظر کرتے ہوئے حضرت امام مالکؒ کے قول پر فتویٰ دیدیا ہے شامی میں اس کی تصریح موجود ہے (۱) اسی بنا پر میں نے پہلا فتویٰ لکھا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## سوال متعلقہ استفتائے سابق

(الجمعیۃ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۲۷ء)

(جواب ۲۲۶) جب کہ خاوند چھ سال سے مفقود الخبر ہے تو اس کی عورت حاکم مجاز سے اجازت حاصل کرکے عدت وفات پوری کرکے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## کیا عورت پانچ چھ سال گمشدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء)

(سوال) ہندہ کے چچا نے ہندہ کی شادی زید سے بحالت نابالغی کردی تھی آج عرصہ پانچ چھ سال کا ہوتا ہے کہ زید مفقود الخبر ہے اور ہندہ چار سال سے بالغ ہے کیا ایسی صورت میں ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے؟

(جواب ۲۲۷) اس صورت میں ہندہ حاکم مجاز سے اپنا نکاح فسخ کرائے اور عدت گزار کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۳) بغیر حکم فسخ دوسرا نکاح جائز نہیں ہے (۴) فقط محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

## عورت کو اگر شوہر کی موت کا یقین یا ظن غالب ہو تو وہ عدت وفات پوری کرکے دوسری شادی کر سکتی ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

(سوال) زید مزدوری کی غرض سے دوسرے شہر (مثلاً لاہور) گیا ہوا تھا وہاں بیمار ہو گیا۔ دوستوں کے مشورے سے وطن روانہ ہونے کے ارادے سے ایک موٹر میں بیٹھ کر لاہور کے اسٹیشن پہنچے اور اسٹیشن پر ہی انتقال کر گیا اقرب واعزہ کو اس کی موت کی خبر نہ تھی جب اس کے رفقاء گھر آئے تو معلوم ہوا کہ وہ گھر نہیں

---

(۱) (قوله خلافا لمالك) فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين ... وقد قال في البزازية الفتوى في زماننا على قول مالك وقال الزاهدي كان بعض اصحابنا يفتون به للضرورة (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب المفقود مطلب في الافتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ٤/ ٢٩٥ ط سعيد كراتشي)

(۲) وقال مالك اذا مضى اربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امرأته و تعتد عدة الوفاة ثم تتزوج من شاءت (الهداية كتاب المفقود ٢/ ٦٢٢ و كذا في الحيلة الناجزة تحت حكم زوجة مفقود ص ٦٣، ٦٤ مطبوعه دار الاشاعت)

(۳) (الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة تحت حكم زوجة مفقود ص ٦٣، ٦٤ مطبوعه دار الاشاعت كراچی)

(۴) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته ... فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العدة مطلب في النكاح الفاسد والباطل ٣/ ٥١٦ ط سعيد كراتشي)

پہنچا اس اثنا میں اس کی موت کی خبر تو [illegible] میں پہنچی اور فوٹو آیا یہ فوٹو پولیس کے ذریعے سے آیا ہے بعینہ اسی مرنے والے کا ہے مگر کوئی شاہد نہیں ہے اب زید کو مفقود سمجھا جائے یا متوفی اور اس کی عورت کے نکاح ثانی کا طریقہ کیا ہوگا؟

(جواب ۲۲۸) اگرچہ پولیس کی خبر اور فوٹو کا اس صورت معلومہ کے ساتھ مشابہ ہونا حجت شرعیہ نہیں ہے تاہم اس کی عورت کو اگر اس خبر سے موت زوج کا یقین یا ظن غالب حاصل ہو جائے تو وہ عدت وفات پوری کرکے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## خاوند پانچ سال سے لاپتہ ہے تو عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک عورت کا خاوند عرصہ پانچ سال سے مفقود ہے عورت سخت تنگ دست اور پریشان ہے بدریں حالت کیا دوسرے فرقہ کے علماء کے فتویٰ سے اس کی مخلصی کی صورت پیدا کی جا سکتی ہے؟

(جواب ۲۲۹) مفقود الخبر کی زوجہ کے بارے میں تو متاخرین فقہائے حنفیہ نے بھی یہ فتویٰ دیدیا ہے کہ زوجہ مفقود سخت ضرورت کے وقت مسلمان حاکم کی عدالت میں رجوع کرے اور حاکم چار سال کے بعد اس کے خاوند کی موت کا حکم دیکر نکاح ثانی کی اجازت دیدے اور وہ عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے(۲) انگریزی عدالتوں کے مسلمان حکام اور مسلمان پنچ بھی یہ کام کر سکتے ہیں(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جس عورت کا شوہر عرصہ دو سال سے نان و نفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) میرا شوہر ایک برس سے زائد عرصے سے مفقود ہے سننے میں آتا ہے کہ وہ اپنے خویش و اقارب سے خط و کتابت جاری رکھتا ہے مگر اس مظلومہ بے سر و سامان عاجزہ پر کوئی قسم مہربانی نہیں دو سال سے مجھ کو نان و نفقہ سے بھی محروم رکھا ہے اب ایک معتبر انجمن کے ماتحت اپنی زندگی بسر کر رہی ہوں ایسا ظالم اور بد

---

(۱) وفيه عن الجوهرة: أخبرها ثقة أن زوجها الغائب مات أو طلقها ثلاثا أو أتاها منه كتاب على يد ثقة بالطلاق إن أكبر رأيها أنه حق فلا بأس أن تعتد وتتزوج (رد المحتار)، وقال في الرد: وفي جامع الفصولين: أخبرها واحد بموت زوجها أو ردته وتطليقها حل لها التزوج (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۲۹ ط سعيد كراتشي)

(۲) (قوله خلافا لمالك) فإن عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي أربع سنين ... وقد قال في البزازية: الفتوى في زماننا على قول مالك، وقال الزاهدي: كان بعض أصحابنا يفتون به للضرورة (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب المفقود، مطلب في الإفتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ۴/ ۲۹۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة، بحث حكم زوجة مفقود، جواب سوال پنجم ص ۶۵، (مقدمہ بیان حکم قضائے قاضی در ہندوستان و دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

[illegible] شوہر مجنون ہے

(جواب ۲۳۰) اگر شوہر [illegible] تو [illegible] حنفی مذہب [illegible] مالکی مذہب کے موافق [illegible]

[illegible] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(١) [illegible] فعلى القول بمقالة يسوغ للحنفي [illegible] من العمر بعد العدة [illegible] فقوله من قاض يراه لا يصح الدور [illegible] الشافعي فضلا عن الحنفي [illegible] كتاب الطلاق باب العدة ٣ / ٥٠٩ ط سعيد كراتشي)

# چھٹا باب

# عنین

## نامرد کی بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کرا سکتی ہے

(سوال) [illegible]

[illegible]

[illegible]

(جواب ۲۳۱) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اذا رفعت المرأة زوجها الی القاضی [illegible] فان القاضی [illegible] هل وصل الیها او لم یصل [illegible] المرأة الی القاضی بعد مضی [illegible] الزوج انه لم یصل [illegible] القاضی فی الفرقة [illegible] القاضی [illegible] فرق بینهما [illegible] کاملا وعلیها العدة [illegible] ان کان الزوج قد خلا بها وان لم یخل بها فلا عدة علیها ولها نصف المهر ان کان مسمی [illegible] مسمی [illegible]

## [illegible]

(سوال) [illegible]

معلوم ہوا کہ میاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] المستفتی [illegible]

[illegible]

(جواب ۲۳۲) [illegible]

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

نہیں ہوتا تھا، بیوی نے شادی کے بعد تین سال تک خاموشی اختیار کی تو اس کا حق ساقط نہ ہوگا (۱) اگر شوہر خود طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو تو عورت کسی مسلمان مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دے کہ میرا خاوند نامرد ہے اس لئے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے حاکم شوہر کو ایک سال کی مہلت دے گا کہ وہ علاج کرے ایک سال میں اگر وہ درست ہو گیا تو خیر ورنہ عورت مکرر درخواست کرے کہ خاوند کی حالت درست نہیں ہوئی لہذا میرا نکاح توڑ دیا جائے اب حاکم خاوند سے دریافت کرے اگر وہ اس کا اقرار کرے کہ وہ عورت سے صحبت کرنے پر قادر نہیں ہوا تو حاکم نکاح فسخ کر دے گا اور اگر خاوند کہے کہ میں صحبت کر چکا ہوں اور عورت کہے کہ نہیں کی تو قاضی عورت کا کسی معتبر دایہ یا عورت سے معائنہ کرائے اگر عورت کا باکرہ ہونا اس کی شہادت سے ثابت ہو جائے تو قاضی عورت کی خواہش پر تفریق کرا دے گا (۲) انگریزی عدالت کے مسلمان حاکم کا فیصلہ بھی شرعاً کافی ہے (۳) واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

### نابالغی میں نامرد سے نکاح ہوا ہو تو اب بالغ ہونے کے بعد کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی کی شادی صغر سنی میں ہوئی جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو شوہر اس کا نامرد ثابت ہوا پھر اس کے شوہر کو علاج کرانے کا موقع دیا گیا مگر وہ درست نہیں ہوا ایسی حالت میں بھی جب کہ وہ قابل نہ ہے طلاق نہیں دیتا اور اب وہ لڑکی بالغ ہے یہ لڑکی عقد ثانی کر سکتی ہے اس کا شوہر بغرض علاج پانچ سال تک مختلف مقامات پر گیا اور علاج کرایا مگر درست نہیں ہوا ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے۔ المستفتی نمبر ۱۵۳۲ مولوی شبیر احمد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ (ضلع جالندھر) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(جواب) (از مولوی عبدالاول صاحب) اگر شوہر واقعی ناقابل علاج ہے تو ایسی صورت میں عورت کسی مسلمان حاکم کے یہاں درخواست دے کر فسخ نکاح کا حکم حاصل کر سکتی ہے اور پھر عدت گزار کر عقد ثانی کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بندہ محمد عبدالاول راندیری، مفتی جمعیۃ علماء ہند دہلی ۱۸ ا۔ د۔ ۵۲

(جواب ۲۳۳) (از حضرت مفتی اعظمؒ) فسخ کا دعویٰ شوہر کے عنین ہونے کی بنا پر ہوگا تو قاضی یا حاکم ایک سال کی مہلت بغرض علاج دے گا اور ایک سال کے بعد عورت کی دوبارہ درخواست پر نکاح فسخ کر دے گا (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) وهو اى هذا الخيار على التراخي لا الفور فلو وجدته عنينا او مجبوبا ولم تخاصم زمانا لم يبطل حقها وكذا لو خاصمته ثم تركت مدة فلها المطالبة (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب العنين وغيره ۳ / ۴۹۹ ط سعيد كراتشي)

(۲) [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب العنين وغيره ۳ / ۴۹۹ ، ۵۰۰ ط سعيد كراتشي)

(۳) الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة' بحث [illegible] حکم قضائے قاضی در ہندوستان و دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۴۳ مطبوعہ دار الاشاعت [illegible]

(۴) [illegible] الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق' الباب الثاني عشر في العنين ۱ / ۵۲۲، ۵۲۴ ط ماجدية' كوئته)

## جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو وہ کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی کا شوہر نامرد ہے جب یہ بات ظاہر ہوئی تو علاج متواتر تین سال کرایا گیا مگر وہ کامیاب نہیں ہوا والدین لڑکی کا طلاق چاہتے ہیں وہ نہیں دیتا اور وہ اپنی مرضی سے لڑکی کو دوسری جگہ عقد کرانا چاہتا ہے جس کو وہ لڑکی اور وارثان پسند نہیں کرتے ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔ المستفتی نمبر ۱۸۹۱ رحمان بخش صاحب (گوڑگانوہ) ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۳۴) اگر شوہر نامرد ہے تو زوجہ کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح فسخ کردینے کی استدعا کرے حاکم شوہر کو باقاعدہ شرعیہ ایک سال کی مہلت دے گا اور ایک سال میں بھی شوہر تندرست نہ ہوا تو عورت کی دوبارہ درخواست پر نکاح فسخ کردے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے؟

(سوال) زید اور زبیدہ کی شادی صغر سنی میں اس کے والدین نے کی زید اور زبیدہ بالغ ہوئے باہم مجامعت نہیں ہوئی زبیدہ عرصہ دراز تک شرم و حجاب میں خاموش رہی اب مجبور ہو کر ظاہر کیا ہے کہ میرا شوہر قطعی نامرد ہے مجھ سے کبھی قصد بھی نہیں کیا میرا نکاح فسخ کرا دو ورنہ میں مرتد ہوتی ہوں جب زید کی ظاہری حالت زنانہ ہے زبیدہ عرصہ آٹھ ماہ سے ناامید ہو کر اپنے میکے میں ہے زید کے وارثوں نے لڑکی کے لینے کا دعوی عدالت میں کرایا عدالت سے زید کو ڈگری مل گئی ہے جس سے اس کا منشا زبیدہ کو روک کر تکلیف پہنچانا ہے زید پیدائشی نامرد ہے اور اس کے وارث چھٹکارا نہیں کرنے دیتے۔ ایسی حالت میں زبیدہ کیا کرے اپنی جان پر کب تک ظلم برداشت کرے۔ المستفتی نمبر ۱۹۲۲ رحیم بخش صاحب ضلع پشاور ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۳۵) زبیدہ کو حق ہے کہ وہ عدالت میں اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی بنا پر فسخ نکاح کا دعوی کرے اور عدالت اس کے شوہر کو بلا کر ایک سال کی مہلت دے گی اور اگر اس عرصہ میں بھی وہ تندرست نہ ہوا تو عورت کی دوبارہ درخواست پر عدالت نکاح فسخ کردے گی۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## موجودہ زمانہ میں نامرد کی بیوی کی تفریق کس طرح کرائی جائے؟ جب کہ قاضی شرعی موجود نہیں

(سوال) زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح ہوا جس کو آج پندرہ سال کا زمانہ گزر چکا لیکن زن و شو کے مخصوص تعلقات قائم نہ ہو سکے بوجہ اس کے کہ زید نامرد ہے جس کی شہادت ہندہ دیتی ہے اب ہندہ طلاق چاہتی ہے لیکن زید

---

(۱) دیکھئے حوالہ سابقہ

(۲) دیکھئے الفتاوی الہندیہ کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العنین ۱/ ۵۲۲، ۵۲۴ ط ماجدیہ کوئٹہ

[illegible]

جواب ۲۳۶ [illegible]

[illegible]

جواب ۲۳۷ [illegible]

[illegible]

---

[illegible] باب العنين وغيره ۳ / ۴۹۹، ۵۰۰ ط سعيد كراتشي

[illegible] ويسمى المعقود (درمختار) [illegible] فهو من لا يقدر على جماع [illegible] كتاب الطلاق باب العنين وغيره ۳ / ۴۹۶ [illegible]

[illegible]

(جواب ۲۳۸) بغیر طلاق یا خلع یا فسخ حاکم مسلم کے چونکہ [illegible] سے دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا [illegible] اب قاعدہ فسخ یہ ہو سکتا ہے اگر وہ طلاق یا خلع پر راضی نہ ہو تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں [illegible] کی درخواست کرے حاکم شوہر کو ایک سال کی مہلت بغرض علاج دے [illegible] سال کے بعد بھی وہ [illegible] نہ ہو تو عورت کی دوبارہ درخواست پر حاکم نکاح کو فسخ کر دے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

# ساتواں باب
# تحریری طلاق

## ”معافی مہر کے بعد طلاق دیتا ہوں“ کی تحریر پر شوہر کے دستخط کرنے سے کون سی طلاق واقع ہوگی؟

(سوال) زید کے عقد میں ہندہ تھی۔ دونوں میں لڑائی ہوئی۔ عورت (ہندہ) نے مرد (زید) سے [illegible] طلاق [illegible] زید خاموش رہا پھر [illegible] وقت [illegible] طلاق [illegible] زید نے کہا کہ تم [illegible] طلاق دے دوں گا زید دوپہر کو باہر چلا گیا رات کو زید بازار سے کھانا لایا اور دونوں نے کھایا پھر دوسرے روز ہندہ نے [illegible] فیصلہ [illegible] زید نے جواب دیا [illegible] نہیں ہوگا غرضیکہ لڑائی میں چار روز گزر گئے نہ کھانا پکا [illegible] پانچویں روز [illegible] زید کاتب [illegible] کہا کہ [illegible] ہندہ کو [illegible] کاتب نے ہندہ سے دریافت [illegible] ہندہ نے جواب دیا [illegible] زید نے جواب دیا [illegible] ہندہ نے [illegible] کے واسطے میرا فیصلہ کر دو [illegible] کر گئی [illegible] ہندہ فیصلہ کرانا چاہتی ہے جو کچھ لکھنا لکھنا ہو [illegible] زید اور ہندہ [illegible] کاتب [illegible] عورت [illegible] کاغذ [illegible] ہندہ نے [illegible] پھر زید نے [illegible] کاتب [illegible]

---

(۱) [illegible] ۳/ ۴۹۸ ط سعید کراچی

(۲) [illegible] کے لئے دیکھئے الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العنین ۱/ ۵۲۲، ۵۲۴ ط ماجدیة کوئٹہ، وکذا فی الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العنین ۳/ ۴۹۹، ۵۰۰ ط سعید کراچی)

اب اگر زید ہندہ کو نہ لے تو پھر زید وہاں گیا کاتب نے اس کو مسودہ سنایا جس کی نقل پر انگوٹھا اور دستخط زید کا لیا گیا (جس کی نقل ہمراہ شقہ تحریر ہذا ہے) تین طلاق نامہ اس کو سن کر زید خاموش چلا گیا اس کے بعد دونوں کاغذ سب نے پڑھے اور پھر کسی نے دونوں مضمون نہیں سنایا بلکہ دونوں کے دستخط اور نشان انگوٹھا بھی لے لئے گئے ہندہ نے زید سے چند چیزیں مانگیں وہ زید نے خوشی دیدیں ہندہ وہ سامان لے کر دوسرے مکان میں چلی گئی وہاں ایک دن اور ایک رات رہی اس کے بعد زید والا ہندہ نے کہا کہ اب تک دو مہینے سے چلہ میں کسی سے بات نہیں ہوئی اس طرح نکاح ہوا ۵۰۰ روپیہ دیے کل ماجرا گذشتہ ہے ہندہ کا جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۵۱۲ ڈپٹی محمد یاسین (ضلع ...) ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ م ۲۵ اگست ۱۹۳۵ء

نقل معافی نامہ مہر کاغذ قیمتی ایک روپیہ منکہ مسماۃ حشمت بیگم دختر کالے خاں قوم مسلمان ساکن قصبہ اوریا ضلع اٹاوہ کی ہوں بحالت ہوش و حواس بلا نشہ مقر ہوں کہ معافی زر مہر عوض مبلغ پانچ سو روپیہ بروئے تحریر طلاق نامہ مورخہ امروزہ شوہر خود امتیاز محمد خاں ولد وصیت خاں مسلمان ساکن قصبہ اوریا ضلع اٹاوہ نے مجھ کو طلاق دیدی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا زر مہر کی معافی کر دیتی ہوں اور امتیاز محمد خاں کو بری کرتی ہوں اب میں مقر ہوں اور امتیاز محمد خاں سے میرا کوئی تعلق کسی قسم کا نہ رہا اور نہ آئندہ ہوگا اور آئندہ بھی مقر ہوں میرے ورثہ یا متعلقین مشار الیہ سے طلب نان نفقہ و مہر مشار الیہ خواستگاری حق زوجیت کا دعویٰ کریں تو بروئے تحریر ہذا کالعدم باطل اور کاذب متصور ہو کر روبرو حکام وقت قابل پذیرائی تصور نہ فرمایا جاوے لہذا یہ چند کلمے بطریق معافی نامہ مہر بطور رضامندی کے لکھ دیئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۵ء تحریر عمران بہادر وثیقہ نویس اوریا نشانی انگوٹھا دستخط مسماۃ حشمت بیگم گواہ شد

محمد عظیم بخش بقلم خود گواہ شد محمد عبدالمنان بقلم خود

نقل طلاق نامہ منکہ امتیاز محمد خاں ولد وصیت خاں قوم مسلمان ساکن قصبہ اوریا ضلع اٹاوہ کا ہوں جو کہ مسماۃ حشمت دختر کالے خاں مسلمان ساکن قصبہ اوریا ضلع اٹاوہ با عوض مبلغ پانچ سو روپیہ زر مہر موجل عرصہ بیس سال سے میری زوجیت میں تھی لیکن بوجہ اختلاف مزاج و اختلاف طبیعت باہم مقر و زوجہ مذکورہ شکر رنجی رہتی ہے اور آئے دن طرح طرح کے قصے پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ جس کی وجہ سے تنازعات پیدا ہوتے ہیں اور مسماۃ مذکورہ زوجہ بذریعہ فہمائش اہل برادری طلب زر مہر پر زور دیتی ہے یوں تو میں بھی طلاق دینے پر آمادہ تھا لیکن اب مسماۃ مذکورہ نے بخوشی خاطر خود معافی زر مہر مبلغ پانچ سو روپیہ مجھ سے طالب طلاق ہوئی چنانچہ میں نے بعد معافی کرانے زر مہر مذکور کے بعوض زر مہر بطریق جائز روبرو گواہان حاشیہ و دیگر اشخاص مسماۃ حشمت مذکورہ کو طلاق دی اور جلسہ عام میں ایک دفعہ کہہ کر تین طلاقیں حسب احکام شریعت محمدی دیں اور اپنی زوجیت سے خارج کر دیا اب میری اور زوجہ میری کی قطعی جدائی ہوگئی اب آئندہ نہ مجھ کو مسماۃ مذکورہ پر دعویٰ زوجیت کا رہا اور نہ مسماۃ کا مہر مجھ پر رہا اب مسماۃ کو اختیار ہے کہ چاہے اپنا نکاح دوسرے سے کرے یا نہ کرے اگر آئندہ میں مسماۃ پر دعویٰ زوجیت کا کروں یا مسماۃ مجھ سے مہر کی خواستگار ہو یا نان نفقہ کی عدالت میں نالش کرے تو قطعی ناجائز اور باطل ہوگی لہذا یہ چند کلمے بطریق طلاق نامہ لکھ دیئے کہ سند رہے

اور وقت ضرورت کام آوے۔

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء۔ تحریر ریاض بہادر وثیقہ نویس۔ العبد نشان انگوٹھا ہندہ دستخط امتیاز محمد خاں گواہ شد محمد عظیم بخش بقلم خود۔ گواہ شد عبدالمنان بقلم خود۔

(جواب ۲۳۹) اس روداد پر جو کاغذ مہر کیا گیا ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ ہندہ اور زید نے صرف کاغذوں پر دستخط کئے ہیں زبان سے کچھ نہیں کہا یعنی طلاق زبان سے نہیں دی ہے جواب یہ ہے کہ یہ طلاق بائن بعوض معافی مہر کے ہوئی ہے۔ طلاق مغلظہ نہیں ہوئی ہے اگر زید اور ہندہ باہم راضی ہوں تو بدون حلالہ نکاح جدید کرسکتے ہیں۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## غصہ کی حالت میں یکدم تین طلاق لکھنے سے کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(سوال) زید اور اس کی زوجہ ہندہ کی آپس میں نااتفاقی رہتی تھی نوبت یہاں تک پہنچی کہ زید تنگ آگیا اور غصہ اور بے تابی کی حالت میں عورت کے روبرو خط تحریر کرکے ہندہ کو دیا کہ ہندہ بنت بکر کو تینوں طلاق ساتھ دیتا ہوں اور اپنے دستخط کرکے ہندہ کو دے دیا اور خویش و اقارب سے مذاکرۃً کہا کہ میں نے ہندہ کو طلاق دے دی تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ صورت مسئولہ میں غصہ اور بے تابی کی حالت میں جو ہندہ کو طلاق دی گئی ہے اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کتنی واقع ہوئیں رجعی بائن یا مغلظہ؟ یہ تینوں طلاق کے ساتھ دینے میں اور علیحدہ علیحدہ دینے میں کچھ فرق ہے یا دونوں کا ایک حکم ہے اور عورت کے روبرو ہوتے ہوئے تحریر طلاق کافی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۸۰۳ محمد اسمٰعیل یدات

(مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ م ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء)

(جواب ۲۴۰) تینوں طلاقیں یکدم دینا ناجائز اور مکروہ ہے لیکن اگر کوئی اس مکروہ فعل کو عمل میں لے آئے تو تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور شخص مذکور خلاف سنت عمل کرنے کا گناہگار ہوتا ہے اور تینوں طلاقوں کا پڑنا اور طلاق مغلظہ ہو جانا امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ چاروں اماموں اور جمہور

---

(۱) وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال وبالطلاق الصريح على مال طلاق بائن (تنوير الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الخلع ۳/۴۴۴ ط سعيد كراتشي) وقال في الشامية: الصريح نوعان صريح رجعي وصريح بائن فالاول ان يكون بحروف الطلاق بعد الدخول حقيقة غير مقرون بعوض ولا بعدد الثلاث والثاني بخلافه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب الصريح نوعان رجعي وبائن ۳/۲۵۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) [illegible] (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۴۷۲ ط ماجدية كوئته)

(۳) والبدعي ان يطلقها ثلاثا في طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمات متفرقة او يجمع بين التطليقتين في طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمتين متفرقتين فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الاول في تفسيره ۱/۳۴۸ ط ماجدية كوئته)

[illegible]

## [illegible] طلاق [illegible]

[illegible] الفاظ [illegible] اس کے بعد ایک ایک تحریر [illegible] دستخط [illegible] اور ایک مار تھو بال [illegible] اس کے والد نے لکھائی تھی گواہوں [illegible] دستخط کرنے سے انکار کردیا تو جنہوں نے چار [illegible] دستخط کرنے سے انکار کرتا ہے تو ہماری طرف سے [illegible] ہماری کو طلاق دیں گے تو ہم ان کی کو طلاق دیں گے تو اس

---

(۱) [illegible] صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف [illegible] لو حكم حاكم [illegible] لانه لا يسوغ الاجتهاد فيه [illegible] خلاف لا اختلاف (هامش ردالمحتار' كتاب الطلاق ۳: ۲۳۳ ط سعيد كراتشي) [illegible] (رواه البخاري في الجامع الصحيح، كتاب الطلاق [illegible] ۲: ۷۹۱ ط قديمي كراتشي)

(۲) [illegible] (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في طلاق المدهوش ۳: ۲۴۴ ط سعيد كراتشي)

(۳) [illegible] (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳: ۲۳۶ ط سعيد كراتشي)

صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں ؟ المستفتی نمبر ۱۱۰۷ حاجی معین الدین صاحب (ڈیرہ) ۱۹ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۱) چونکہ طلاق دینے والوں نے طلاق مشروط لکھنے کا حکم دیا تھا لیکن قاضی صاحب نے طلاق غیر مشروط لکھ دی اور دستخط کرنے والوں نے طلاق مشروط سمجھ کر دستخط کردیئے تو یہ طلاق نہیں ہوئی (۱) اور نابالغ کی طرف سے اس کے ولی کو طلاق دینے کا حق نہیں ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## طلاق نامہ خود لکھنے یا کسی دوسرے سے لکھوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ زوجہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں طلاق لکھ کر بھیج دی جس کو عرصہ تین روز کا ہوا بعد ازاں وہ اپنی زوجہ کو اپنی طرف رجوع کرنا چاہتا ہے نیز یہ بھی کہتا ہے کہ میرا طلاق دینے کا قطعی ارادہ نہ تھا ایک دشمن نے میرے اوپر سفلی عمل کرایا جس کا اثر یہ ہوا کہ میرا ایک گھنٹہ میں طلاق دینے کا ارادہ ہو گیا اور اسی وقت طلاق لکھ کر بھیج دی گویا مجھے اس بات کا ہوش نہ رہا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیا نہیں کر رہا اور یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ ایک دشمن نے میرے اوپر سفلی کرائی ہے لہذا اب زوجہ کو رجوع کرنے سے شرع مقدس کیا اجازت دیتی ہے اور کس طرح ؟ المستفتی نمبر ۱۸۳۲ عبدالغفور محلہ نیاریان دہلی ۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۲) اگر خود اس امر کا اقرار کرے کہ لکھی ہوئی تحریر اسی نے لکھ کر یا لکھوا کر بھیجی ہے تو طلاق پڑ گئی (۳) اور جس قسم کی طلاق تحریر میں ہوگی اسی قسم کی پڑی ہے اگر تین طلاقیں لکھی تھیں تو تین پڑیں اور رجوع جائز نہیں (۴) یہ عذر کہ شوہر بے ہوش و حواس تھا قابل تحقیق ہے اس کی تحقیقات بذریعہ قاضی یا ثالث کے ہو سکتی ہے اگر قاضی یا ثالث بعد تحقیقات کے یہ فیصلہ کردے کہ فی الحقیقت شوہر تحریر طلاق کے وقت ہوش و حواس کھو چکا تھا اور زوال ہوش و حواس اس کے اختیاری ناجائز فعل سے نہ تھا تو قاضی یا حکم

---

(۱) ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به إليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه ... وإن لم يقر أنه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الأمر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر أنه كتابه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن أخذ بالساق والمجنون والصبي ولو مراهقا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/۲۴۲ ط سعيد كراتشي)

(۳) كتب الطلاق إن مستبينا على نحو لوح وقع إن نوى وقيل مطلقا (درمختار) وقال في الرد: ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به إليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۴) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۴۷۳ ط ماجدية، كوئته)

یہ فیصلہ دے سکتا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک مسلمان کی شادی جو غیبت کی حالت میں ایک نابالغ مسلمان لڑکی سے ہوئی اب لڑکی بالغ ہوگئی ہے مگر آجتک رخصتی نہ ہوئی نہ بات یہ طے تھی کہ [illegible] ماہ میں رخصتی ہوگی اسکا شوہر کلکتہ میں ملازمت کرتا ہے اس نے کسی کی شکایت پر بدخلقی کی بنا پر طلاق نامہ لکھ کر ڈاک کے ذریعے سے لڑکی کے وارث کے پاس بھیج دیا جسکا خلاصہ یہ ہے۔

علی جان سبحان و علی بخش کو معلوم ہو کہ ہماری شادی جو تمہاری بہن زینت سے ہوئی تھی ہم اس کو آج مجبوری سے طلاق دیتے ہیں خدا رسول اور سب فرشتوں کو گواہ رکھ کر تین طلاق۔ تمہارے خاندان کا حال پہلے سے ایسا معلوم نہ تھا سب لوگ کہتے بھی تھے وہ تو تمہاری بہن تھانہ کے داروغہ سے پھنسی ہے۔ روشن میاں سے بھی پھنسی ہے وغیرہ ہم نے آنکھ سے دیکھا جو مولوی صاحب کو بھی ہم بولے تھے علی خاں اپنی ماں و خالہ سے بھی کہہ دیں کہ ہم تمہاری بیٹی زیب النساء کو تین طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا ہم نے محبوب میاں عبدل میاں کو بھی لکھ کر بھیج دیا ہے تم سب لوگ بھڑوا ہو جواب گھر میں رکھ کر کمائی کھاؤ خدا تم لوگوں کو غارت کرے کام ہم کو بہت لڑکی ہیں مگر تمہارے جیسے رنڈی نہیں۔ شیخ محی الدین علی پور کلکتہ

مندرجہ بالا طلاق نامہ آنے کے بعد محی الدین کہتا ہے کہ رخصتی کردو ہم نے طلاق نہیں دی ہے بالکل جھوٹ بات ہے یہ طلاق نامہ ہم نے نہیں لکھا ہے خدا کی قسم اور ہماری ہماری قسم کھاتا ہے کہ ہم کو طلاق تک کی خبر نہیں ہے کسی دشمن یا دوسرے شخص نے میری طرف سے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دیا ہوگا ہم نے نہ تو طلاق دیا ہے نہ برا بھلا کہا ہے ہم کو لڑکی رخصت کردو۔ یہ طلاق نامہ جعلی ہے طلاق نامہ لڑکی کے یہاں موجود ہے اور وہ انکار کرتا ہے کہ ہم نے نہیں لکھا ہے اور ڈاکخانہ کا مہر بھی صاف کلکتہ کا ہے جہاں وہ ملازم ہے اس کے علاوہ ایک خط اور بھی ہے جو شوہر کی ماں لے کر لڑکی کے پاس آئی تھی یہ طلاق نامہ سے پہلے کی ہے جس میں لکھا ہے۔ یعنی انہوں نے اپنی ماں کو لکھا ہے کہ تم برابر یہ خط لیکر زیور رخصتی کے لئے جاؤ اور رخصتی کرالو اور کہہ دو کہ یہاں کا چال چلن اچھا نہیں ہے لڑکی اب ٹھیک نہیں ہے اور کہہ دو کہ اگر رخصتی نہ کروگے تو ہم پھر طلاق دیدیں گے تو پھر پچھتاؤ گے لڑکی والے نے رخصتی نہ کی اور خط بھی لڑکی والے نے رکھ لیا شوہر کہتا ہے کہ یہ خط بھی ہم نے نہیں لکھا ہے سب جعلی ہے ماں کو کوئی بھیجتا ہوگا اب بتلایئے کہ لڑکی کو طلاق پڑی یا نہیں یا اس

---

(۱) وسئل نظما فيمن طلق زوجته ثلاثا في مجلس القاضي وهو مغتاظ مدهوش فأجاب بأن الدهش من أقسام الجنون فلا يقع وإذا كان يعتاده بأن عرف منه الدهش مرة يصدق بلا برهان (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في طلاق المدهوش ۳ / ۲۴۴ ط سعيد كراتشي) وقال ابن عابدين في العقود الدرية يعني هذا حيث وصل الرجل الدهش زال به عقله وصار لا شعور له لا يقع طلاقه والقول قوله بيمينه إن عرف منه الدهش وإن لم يعرف منه لا يقبل قوله قضاء إلا ببينة كما صرح بذلك علماء الحنفية (العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الطلاق ۱ / ۳۸ ط حاجي عبد الغفار قندهار افغانستان)

یا اس کے اقراری ہونے سے طلاق صحیح نہ ہوگی۔ المستفتی نمبر ۲۰۳۷ محمد رمضان خاں (ضلع مونگیر)

(جواب ۲۴۳) تحریری طلاق نامہ کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یا تو شوہر خود اقرار کرے کہ اس نے طلاق نامہ لکھا ہے یا اس امر کے شاہد موجود ہوں جو شہادت دیں کہ یہ طلاق نامہ ان کے سامنے شوہر نے لکھا ہے یا لکھوایا ہے اور یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر شوہر کا یہ حلفیہ بیان کہ اس نے یہ طلاق نامہ نہیں لکھا نہ لکھوایا ہے قبول ہوگا اور طلاق کا حکم نہ دیا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال) تحریری طلاق دی گئی اور مرد نے تحریر اپنی ہونے کا اقرار ہے لیکن طلاق دینے سے انکار ہے مرد واقعی زبان سے طلاق نہیں دی ہے گو وہ کہتے ہیں کہ زبان سے طلاق نہیں دی صرف لکھ دیا ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۴۱ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب (آرہ) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۲۶ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۴۴) تحریری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے جب کہ شوہر اپنے ہاتھ سے طلاق تحریر کرے یا دوسرے سے طلاق نامہ لکھوا کر اس کو پڑھ کر یا سن کر خوشی سے دستخط کر دے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شوہر سے جبراً طلاق نامہ لکھوایا گیا مگر اس نے زبان سے نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال) ہندہ بنت ابوبکر زوجہ عمر نکاح سے دس سال بعد اپنے والدین کے ہاں گئی جب عمر لینے کے واسطے گیا تو ابوبکر وغیرہ نے اپنے چند ہمسایوں کو جمع کر کے عمر کو دھمکی قتل اور مار پیٹ کی دے کر طلاق نامہ مندرجہ ذیل لکھوالیا۔

منکہ عمر ولد عبداللہ ساکن فلاں جگہ کا ہوں جو کہ عقد نکاح میرے ساتھ مسماۃ ہندہ بنت ابوبکر کے

---

(۱) ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به إليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه، وإن لم يقر أنه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الأمر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة، وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر أنه كتابه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶، ۲۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۲) ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا أو غيره كنكاح وطلاق رجلان أو رجل وامرأتان (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الشهادات ۵/ ۴۶۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) وسأل القاضي المدعى عليه عن الدعوى فيقول إنه ادعى عليك كذا فماذا تقول، فإن أقر فيها أو أنكر فبرهن المدعي قضى عليه بلا طلب المدعي، وإلا يبرهن حلفه الحاكم بعد طلبه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الدعوى ۵/ ۵۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۴) ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به إليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه، وإن لم يقر أنه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الأمر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة، وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر أنه كتابه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

ہوا تھا اب وہ مجھ سے ناراض ہے اور میرے ساتھ جانا نہیں چاہتی اور خواہش مند طلاق کی ہے لہذا میں نے اس کو عند اللہ طلاق دے کر آزاد کر دیا اب میرا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رہا۔

بعد تحریر کہا کہ یہ تحریر میں نے تم دونوں کے کہنے سے لکھ دی ہے اور میں چار سال بھی زندہ رہوں گا تو بھی طلاق نہیں دوں گا ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۷۸۰ نواب زادہ محمد رشید خاں مراد آباد ۱۵ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲۱ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۵) اگر یہ تحریر بہ اکراہ لکھوائی گئی ہے اور زبان سے طلاق کا تلفظ نہیں ہوا تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کذافی کتب الفقہ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا لگوالے تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۴ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی زبان سے اپنی منکوحہ عورت کو طلاق کا کوئی لفظ نہیں کہا اور دینا چاہتا نہیں مگر ایک فرضی طلاق نامہ لکھ کر تین چار آدمیوں نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر اس جعلی اور فرضی طلاق نامہ پر اس کا انگوٹھا زبردستی لگوالیا ہے اس صورت میں اس کی منکوحہ پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

سائل مذکور ان کے مجبور کرنے پر طلاق کا کاغذ خریدنے والوں کے ساتھ گیا مگر بہ چند انکار کرتا رہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق نہیں دوں گا اور کاتب کو بہ چند طلاق نامہ لکھنے سے روکا گیا مگر مجرمین نے اپنے طور پر ایک فرضی طلاق نامہ تیار کر لیا اور سائل سے زبردستی صرف انگوٹھا لگوالیا گیا اور سائل نے طلاق کا لفظ زبان سے نہیں کہا۔ چند آدمی ایک پنچ کے گھر میں سائل کو دھوکہ سے لے گئے انہوں نے اپنی طرف سے دام دے کر طلاق کا کاغذ خرید لیا اور وثیقہ نویس سے طلاق کا کاغذ لکھوانا شروع کیا میں نے وثیقہ نویس کو بہ چند لکھنے سے روکا اور دس روپے دینے کا وعدہ بھی کیا مگر وہ نہ مانا یہ جعلی کاغذ لکھوا کر تین چار آدمیوں نے پکڑ کر میرا انگوٹھا لگوالیا۔

(جواب ۲۴۶) اس طرح زبردستی انگوٹھا لگوا لینے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں ہوئی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق ۳/۲۳۶ ط سعید کراتشی)

(۲) رجل اکرہ بالضرب والحبس علی ان یکتب طلاق امرأتہ فلانۃ بنت فلان بن فلان فکتب امرأتہ فلانۃ بنت فلان بن فلان طالق لا تطلق امرأتہ لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا (الفتاوی الخانیۃ علی ھامش الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق بالکتابۃ ۱/۴۷۲ ط ماجدیہ کوئٹہ)

## شوہر طلاق خود لکھنے یا دوسرے سے لکھوانے کا انکار کرتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) سلیمان صاحب دیوان نے ستمبر ۱۹۳۳ء میں میرا لڑکا اپنی بہن خدیجہ بی بی کو مولمین سے رنگون لینے کو آیا اور اپنی بہن کو لے کر رنگون اسٹیشن پر پہنچا اسٹیشن پر خدیجہ بی بی کا شوہر احمد آیا اور خدیجہ بی بی کو قرآن شریف دیا اور کہا کہ تم اپنا قرآن شریف بھی لیتی جاؤ مولمین پہنچ کر تقریباً ایک ماہ بعد خدیجہ بی بی کو قرآن شریف پڑھتے پڑھتے ایک خط اس میں رکھا ہوا ملا جس کا مضمون یہ تھا میں احمد قوم ۲۱، ستمبر ۱۹۳۳ء میں نے اپنی بی بی خدیجہ بنت سلیمان کو اپنی خوشی سے تین طلاقیں دیں۔ فقط احمد

احمد شوہر خدیجہ بی بی کا حلفیہ بیان ہے کہ میں نے کبھی بھی اس قسم کا نہ خط لکھا اور نہ دوسرے سے لکھوایا نہ میں نے قرآن شریف میں رکھ کر دیا ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۴۷) اگر خدیجہ بی بی اس امر کا ثبوت پیش کر سکتی ہے کہ یہ خط اس کے شوہر نے لکھا یا لکھوایا ہے تو طلاق کا حکم دیا جا سکتا ہے لیکن اگر اس کے پاس کوئی شہادت نہیں(۱) صرف قرآن مجید میں سے یہ پرچہ نکلنا بیان کرتی ہے تو شوہر کا حلفیہ بیان قبول کیا جائے گا(۲) اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہ دیا جائے گا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## اسٹامپ پیپر خرید کر طلاق نامہ ادھورا لکھا مگر دستخط نہیں کیے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء)

(سوال) میری ہمشیرہ عرصہ سے میرے مکان پر رہتی تھی اسی ایام میں میرے بہنوئی بشارت علی نے ہمیشہ جھگڑا فساد کیا اور نوبت تفریق تک پہنچی اسٹامپ کاغذ خود بشارت علی نے لیا اور لکھا جس وقت کاغذ لکھا جا رہا تھا اس وقت بیس پچیس آدمی وہاں موجود تھے کاغذ لکھتے لکھتے گود کی لڑکی کا ذکر آیا جس پر بشارت علی نے جھگڑا کیا اور اسٹامپ کا غذ ادھورا رہ گیا وہ نامکمل کاغذ لے کر اپنے گھر چلا گیا چند روز کے بعد دو چار آدمی اور بشارت کے والد اور احباب میرے گھر جمع ہوئے اور مصالحت ہوئی ہم نے ہمشیرہ کو بشارت کے والد کے ساتھ مع گود کی بچی کے بھیج دیا ایک ماہ بعد پھر جھگڑا فساد ہوا چنانچہ اب ہمشیرہ مع بچی کے میرے گھر آگئی ہے اور وہ اسٹامپ کاغذ بھی میرے پاس ہے جس پر نہ بشارت کے دستخط ہیں نہ کسی گواہ کے۔

---

(۱) ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے' کما فی الدرالمختار: و نصابها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح و طلاق رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار مع هامش ردالمحتار' کتاب الشهادات ٥/ ٤٦٥ ط سعید کراتشی)

(۲) ویسأل القاضی المدعی علیه عن الدعوى فيقول انه ادعى عليك كذا فماذا تقول فان اقربها او انكر فبرهن المدعى قضى عليه والا يبرهن حلفه الحاكم بعد طلبه (الدرالمختار مع هامش ردالمحتار' کتاب الدعوى ٥/ ٥٤٧ ط سعید کراتشی)

(جواب ۲۴۸) اگر عورت نے زبانی طلاق لے لی ہو تو طلاق ہو گئی۔ زبانی طلاق کی شہادت پیش کرنا عورت کے ذمہ ہے۔ اور زبانی طلاق نہیں دی تھی صرف اسٹامپ لکھا تھا تو یہ اسٹامپ جس پر دستخط نہیں ہیں بیکار ہے اس سے طلاق کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

# آٹھواں باب
## طلاق بالاکراہ

### جبراً طلاق دلوانے سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو اپنے باپ کے جبر واکراہ سے مجبور ہو کر طلاق دی زید طلاق دینے پر راضی نہ تھا اور نہ اس کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ تین طلاق دینے کے بعد حلالہ کی ضرورت ہوتی ہے صرف یہ معلوم تھا کہ عدت کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی لہذا زید اپنے اس فعل پر سخت منفعل ہے عورت بھی کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا نہیں چاہتی وہ زید کے پاس واپس آنا چاہتی ہے حلالہ کرنا بھی نہیں چاہتی وہ اپنی عصمت [illegible] دوسرے مرد سے بہتر [illegible] چونکہ نہیں چاہتی ہے قوی احتمال ہے کہ بلا حلالہ وہ نکاح کر لیں اور حدود شرع سے تجاوز کریں عورت سخت مضطرب ہے دونوں کی محبت درجہ عشق تک پہنچی ہوئی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۱ مولوی عبدالوہاب (ضلع ہردوئی) ۳ رجب ۱۳۵۴ھ م ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۴۹) اگر معاملہ فی الحقیقت اس حد تک پہنچ گیا ہو تو ائمہ کی ایک جماعت سے جو طلاق مکرہ کے وقوع کی قائل نہ ہو فتویٰ حاصل کر کے صرف تجدید نکاح کر کے عمل کر لے۔ حنفیہ کے مذہب میں تو طلاق

---

(۱) وركنه لفظ مخصوص (الدر المختار) وقال في الرد: قوله لفظ مخصوص هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية [illegible] واراد اللفظ ولو حكما [illegible] وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلاثة احجار ينوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) اس لئے کہ عورت مدعی طلاق ہے اور مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے: عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي ﷺ قال في خطبته البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه وقال الترمذي بعد سياقه والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي ﷺ وغيرهم ان البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه (جامع الترمذي، ابواب الاحكام، باب ما جاء في ان البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه ۱/ ۲۴۹ ط سعيد كراتشي)

(۳) ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابه [illegible] وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر انه كتابه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۴) في المجتبى عن محمد في المضافة لا تقع وبه افتى ائمة خوارزم وهو قول الشافعي والحنفي [illegible] فيصح [illegible] بل المحكم بل افتاء عدل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳/ ۳۴۶ ط سعيد كراتشي، وقال في الدر المختار [illegible] صحة الحكم في كل المجتهدات كالحكم بكون [illegible]

(۱) واقع ہو جاتی ہے نیز تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ تجدید نکاح بھی نہیں ہو سکتی(۲) اور بدون وطی حلالہ بھی معتبر نہیں ہوتا۔(۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## صورت مسئولہ میں نکاح صحیح ہے اور طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید ایک عورت سے جو نکاح کرنا چاہتا ہے لیکن وہ زید اس سے نکاح کرنے پر آمادہ نہیں ہے پھر وظیفہ کے ذریعہ سے یا تعویذ کے ذریعہ اس کا دل مائل ہو جاتا ہے اور وہ نکاح کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے بعد ازاں نکاح ہو جاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد عمل کا اثر جاتا رہتا ہے یا کہنے والے کہتے ہیں کہ تو تو انکاری تھی اور نکاح یوں کیا اب وہ جواب دیتی ہے کہ خود میں حیران ہوں کہ پہلے تو مجھ کو انکار تھا ایک دم میں نے دل سے اقرار کرتے ہوئے نکاح کر لیا اب اسے معلوم ہوتا ہے کہ میرے اوپر کسی قسم کا عمل تعویذ وغیرہ کرایا گیا اور مرد بھی اقراری ہوتا ہے کہ ہاں میں نے ایسا کیا ہے عورت فوراً بدظن ہو جاتی ہے آیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اسی طریقہ سے بالغ باکرہ کے ساتھ مندرجہ بالا عمل ہوتا ہے پھر وہ بھی اس سے بدظن ہو جاتی ہے ایسے ہی ایک بیاہتا کے خاوند طلاق دینے کو آمادہ نہیں ہے اور اس کو تعویذ وغیرہ کے ذریعہ آمادہ طلاق کیا گیا اور اس نے طلاق دیدی ایسی حالت میں طلاق ہو گئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۱۴۰ ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۴ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۰) نکاح اور طلاق سب صحیح اور واقع ہو جاتی ہیں جب کہ اختیار اور خوشی سے واقع ہوں(۴) عمل یا تعویذ کے ذریعہ سے ایسا ہونا معتبر نہیں ہے۔(۵) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

---

(بقیہ حاشیہ) لكن هذا رجوع و فسخ لليمين المضافة الى الملك و غير ذلك لكن هذا مما يعلم و يكتم (درمختار) وقال في الرد: قال في الفتح: وفي الفتاوى الصغرى حكم المحكم في الطلاق المضاف ينفذ لكن لا يفتى به و فيها روى عن اصحابنا ما هو اوسع من هذا وهو ان صاحب الحادثة لو استفتى فقيها عدلا فافتاه ببطلان اليمين وسعه اتباع فتواه و امساك المرأة المحلوف بطلاقها وروى عنهم ما هو اوسع وهو ان تزوج اخرى وكان حلف بطلاق كل امرأة يتزوجها فاستفتى فقيها آخر فافتاه بصحة اليمين فانه يفارق الاخرى و يمسك الاولى عملا بفتواهما (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب القضاء، باب التحكيم، مطلب حكم بينهما قبل تحكيمه ثم اجازه جاز ٥ / ٤٣٠ ط سعيد كراتشى)

(١) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ... ولو عبدا او مكرها فان طلاقه صحيح (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ٣ / ٢٣٥ ط سعيد كراتشى)

(٢) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ٢ / ٣٩٩ ط شركة علمية ملتان)

(٣) لا ينكح مطلقة من نكاح نافذ بها اي بالثلاث لو حرة ... حتى يطأها غيره ولو الغير مراهقا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الرجعة ٣ / ٤٠٩ ط سعيد كراتشى)

(٤) وينعقد بايجاب من احدهما وقبول من الآخر (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح ٣ / ٩ ط سعيد كراتشى) وقال ايضا: ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو تقديرا بدائع ليدخل السكران ولو عبدا او مكرها فان طلاقه صحيح او هازلا او سفيها او سكران (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ٣ / ٢٣٥ ط سعيد كراتشى)

(۵) اس لئے کہ تعویذ سے عقل اور اختیار سلب نہیں ہو جاتا لہذا تعویذ کئے بھی ہوں تو بھی نکاح و طلاق ہو جاتے ہیں۔

## جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص پر کسی نے جھوٹی تہمت لگائی ہے اور جس پر وہ حملہ آور ہے سوائے جان کا خطرہ ہے حملہ آور کا مطالبہ ہے کہ اگر تجھ کو اپنی جان بچانی ہے تو اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے۔ وہ شخص ہر طرح انکار کرتا ہے مگر طلاق سے اس کا انکار، عذر، معذرت کوئی کارگر نہیں اپنے خوف سے جس میں جان کا خوف ہے وہ شخص قلم دوات لیکر ایک کاغذ پر طلاق تحریر کرتا ہے لکھتا ہے اور جب طلاق کا لفظ لکھنے لگتا ہے تو بہ ہدرد و کر یہ کہتا ہے کہ تیرے ڈر سے میں یہ لفظ لکھ رہا ہوں میرے دل سے طلاق کا انکار ہے میں طلاق ہرگز نہیں دیتا ویسے لکھ دیتا ہوں اور یہ شرعاً طلاق ہوتی نہیں لہٰذا صورت مذکورہ میں کیا اس شخص کی بیوی کو شرعاً طلاق ہوگئی یا نہیں طلاق کا لفظ لکھتے وقت وہ طلاق سے صاف منکر ہے جو حکم شرعی ہو اس سے مطلع کیا جائے تاکہ اس پر عمل ہو کیونکہ مولوی شاہ محمد امرتسری نے عدم وقوع طلاق کا فتویٰ دیا ہے اگر ایسا ہی ہو تو زہے قسمت ورنہ جو حکم شرعی ہو اس پر عمل کیا جائے۔ المستفتی نمبر ۱۳۴۷ سیکریٹری انجمن رحمانیہ (جہانیاں منڈی ضلع ملتان) ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۵۱) اگر اس شخص نے حالت اضطرار میں صرف طلاق لکھی ہے زبان سے تلفظ طلاق کے الفاظ نہیں کئے تو اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑی۔ فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق الخ (شامی) (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## زبردستی طلاق دلوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے الفاظ طلاق نہ ادا کئے ہوں

(سوال) بکر کے رشتہ دار نے بکر سے کہا کہ تم اپنی بیوی کلثوم کو طلاق دے دینا ورنہ ہم تم سے تعلق قطع کر لیں گے اور تمہاری بدنامی وخواری کریں گے تو بکر نے اپنی عزت بچنے کے خوف سے ان لوگوں کے سامنے اپنی عزت بچانے کے لئے ایک پرچہ پر لکھ دیا کہ میری بیوی فلانہ بنت فلاں میری طرف سے مجھ کو طلاق ہے صرف تحریر کردیا مگر زبان سے کچھ نہیں کہا اور نہ دل میں ارادہ طلاق دینے کا تھا تو حکم شرعی کلثوم کے حق میں کیا ہے اگر ایسے چند واقعات ایک ہی عورت کے ساتھ واقع ہوجائیں تو اس کے حق میں کیا حکم شرعی صادر ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۲۰۲ مولوی محمد وسیم صاحب مدرس اول مدرسہ ریاض العلوم (کانپور) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۲) اگر زید کو کسی تہمت پر مجبور کیا گیا ہو تو اس لکھ دینے سے طلاق نہ ہوگی بشرطیکہ زبان سے

---

(۱) (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في الاكراه على التوكيل بالطلاق والنكاح والعتاق ۳ / ۲۳۶ ط سعيد كراتشي)

تلفظ نہ کیا گیا ہو(۱) مجبوری سے مراد یہ ہے کہ اس کو جان کا یا کسی عضو کے تلف ہونے یا ضرب شدید کا خوف اور ظن غالب ہو گیا ہو۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## جبراً شوہر سے طلاق لکھوانے سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال) میری ساس صبح چھ بجے آئیں اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو میں نے کہا چلتا ہوں کیا کام ہے ابھی سو کر اٹھا ہوں منہ ہاتھ دھو لوں کہا کہ بعد چھوڑو کام آپ ذرا اٹھو جی میں ابھی چلتا ہوں ساس صاحبہ نے جواب دیا منہ ہاتھ بعد میں آکر دھو لینا میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی ابھی میرے ساتھ چلو میں مجبوراً ساس صاحبہ کے ساتھ چلا گیا وہ مجھے اپنے ماموں کے یہاں لے گئیں وہاں میں نے دیکھا کہ چار مرد اور دو عورتیں بیٹھی ہیں میں خاموش جا کر بیٹھ گیا اور یہ ان کو دیکھتا رہا [illegible] بعد مجھ سے سب نے کہا ہماری لڑکی کو طلاق دے دو میں نے طلاق دینے سے انکار کیا اور سب نے مجھے گھیر لیا تب میں نے مجبوراً کہا اچھا مجھے دو دن کی مہلت دی جائے بعد طلاق دے دوں گا اس پر سب نے کہا ابھی طلاق دے مہلت نہیں دیتے میں نے کہا اچھا ایک دن کی مہلت دے دو انہوں نے انکار کیا اس کے بعد پھر میں نے کہا کہ ایک گھنٹہ دو گھنٹے کی مہلت دو بار بار مہلت مانگی لیکن کسی صورت مجھے مہلت نہ دی اور طلاق دینے پر مجبور کیا اور چاروں طرف سے سب نے مجھے گھیر لیا تھا میں اکیلا تھا اور میرے ہمدردوں کو گالیاں دیں میں سب کچھ برداشت کرتا رہا کیونکہ میں تنہا تھا [illegible] اور مجھے [illegible] کام سے اس بے بسی کی صورت میں یہاں اور [illegible] کی حالت میں مجھ سے جو میرے سالے تھے انہوں نے لکھا دیا میرا ہاتھ پکڑ کر لکھواتا رہا میں لکھتا رہا خوف کی وجہ سے لکھنے سے انکار نہیں کیا کیونکہ میرے سالے مجھ سے طاقتور اور قوی تھے اس سے [illegible] کی مرضی تھی میں اپنی ذات سے ایسا تھا مجھ سے جو طلاق کا یہ کاغذ لکھوایا تو وہ میری ساس صاحبہ میرے ہاتھ سے چھین کر لے گئیں تب میں نے پڑوسیوں کی طرف مخاطب ہو کر زور سے کہا کہ مجھ سے زبردستی طلاق لکھوائی ہے میں نے دل سے طلاق نہیں لکھی اور نہ اپنی زبان سے طلاق دی اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا جب مجھے ہوش آیا تو میں ناتوانی کی حالت میں گھر آیا اور کسی سے کچھ نہ کہا اس کے بعد اپنی ملازمت پر چلا گیا کیونکہ میری ملازمت کا وقت ہو چکا تھا اور دیر بھی ہو گئی تھی دوسرے روز میں نے اس کے پڑوسیوں سے پوچھا کہ تم کو تحقیق ہے میں نے کیا لکھا ہے اور مجھ

---

(۱) وفی البحر: ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ (الدر المختار کتاب الطلاق مطلب فی الاکراہ علی التوکیل بالطلاق والنکاح والعتاق ۳/ ۲۳۶ ط سعید کراتشی)

(۲) وشرطہ اربعۃ امور قدرۃ المکرہ علی ایقاع ما ھدد بہ سلطانا او لصا والثانی خوف المکرہ ایقاعہ فی الحال بغلبۃ ظنہ والثالث کون الشیء المکرہ بہ متلفا نفسا او عضوا او موجبا غما یعدم الرضا والرابع کون المکرہ ممتنعا عما اکرہ علیہ قبلہ لحقہ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار' کتاب الاکراہ ۶/ ۱۲۹ ط سعید کراتشی)

سے یہ تحریر لکھوائی تب وہاں سے مولوی صاحب نے زبانی مضمون بتایا اور کہا کہ لکھتے وقت مجھے ہوش نہ تھا تم تیسرے دن سنتے ہیں اس وجہ سے نہیں بولے کہ ہم سے روزانہ لڑائی رہتی۔ وہ مضمون یہ ہے جو کہ مجھ سے جبراً یہ لکھوایا گیا (میں کہ اکرام اللہ خاں ولد عنایت اللہ خاں زوجہ اپنی کو مولوی عبدالہادی و محمد یامین خاں کے سامنے اپنی بیوی اور اس کی والدہ کے کہنے پر اپنی لڑکی رئیسہ خاتون کو تین طلاقیں دیتا ہوں اور اپنی زوجیت سے خارج کرتا ہوں اکرام اللہ خاں بقلم خود۔ مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء)

میری زوجہ کو تین یا چار ماہ کا حمل تھا اور میری لڑکی اپنی ماں کے ساتھ یہاں ہے اور دودھ پیتی ہے بیوی کی تائی صاحبہ سے میرا جھگڑا ہوا تھا سب معلوم ہے زبردستی لکھوا دی اور بغیر زبان سے طلاق دیئے طلاق ہوئی یا نہیں ہوئی۔ بینوا

میں حنفیہ مذہب کا ہوں نہ میرے دل میں طلاق کا خیال تھا اور نہ میں نے اس سے طلاق لکھی اور نہ زبان سے طلاق کا قول کہا اتنی بات ضرور ہے کہ مولوی عبدالہادی مجھ سے دشمنی رکھتا ہے کیونکہ مجھ سے پیشتر اس سے میری زوجہ کا نکاح ہونا تھا۔ المستفتی نمبر ۲۴۰۲ اکرام اللہ خاں دہلی ۳ رجب ۱۳۵۷ھ م ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء

**(جواب ۲۵۳)** اگر یہ طلاق جبراً لکھوائی گئی اور زبان سے طلاق نہیں دی گئی تو طلاق نہیں ہوئی[1]

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## زبردستی طلاق دلوانے سے یا نشہ کی حالت میں
## طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء)

**(سوال)** طلاق جو بجبر و اکراہ دلائی جائے یا شوہر نے حالت نشہ میں دی ہو کیا اثر رکھتی ہے اہل تشیع میں ایسی طلاق مانی نہیں جاتی مگر اہل سنت اس کو مانتے ہیں کیا اس مسئلہ کے ہوتے ہوئے کوئی مجبور مسلمان اپنی بیوی کو قبضہ میں رکھ سکتا ہے حضرت عائشہ کی سیرت میں جو مولانا سید سلیمان ندوی ہو دارالمصنفین سے شائع ہوئی ہے اس میں جبریہ طلاق اور نشہ کی حالت کی طلاق کو ناجائز اور ناقابل عمل لکھا ہے۔

**(جواب ۲۵۴)** جبریہ طلاق میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ضرور ہے مگر ہم حنفیہ اس کے قائل ہیں کہ جبریہ طلاق اور نشہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ہماری دلیل حدیث "ثلاث جدهن

---

[1] رجل أكره بالضرب والحبس على أن يكتب طلاق امرأته فلانة بنت فلان بن فلان فكتب امرأته فلانة بنت فلان بن فلان طالق لا تطلق امرأته لأن الكتابة أقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، فصل في الطلاق بالكتابة ۱/ ۴۷۲ ط ماجدیه کوئٹه)

جد وہزلہن جد" ہے(۱) محمد کفایت اللہ غفر لہ'

# نواں باب
## لعان

### شوہر بیوی پر ناجائز تعلقات کا الزام لگاتا ہے اور بیوی انکار کرتی ہے

(سوال) ایک منکوحہ عورت پر اس کے شوہر نے ایک غیر مرد کے ساتھ ناجائز تعلق قائم کرنے کا الزام لگایا اور اس بناء پر اس نے تنسیخ تعلق [illegible] نان نفقہ [illegible] روپوش ہو گیا عورت متذکرہ الزام [illegible] سے قطعی انکار کرتی [illegible] تنسیخ کی عدالت میں تنسیخ نکاح کا دعویٰ کیا۔ عدالت نے شوہر مذکور کے نام سمن جاری کئے لیکن اس نے سمن کی تعمیل نہ کی اور نہ عدالت میں حاضر ہوا لہذا عدالت نے تنسیخ نکاح کا حکم دے دیا۔ عورت اپنے آپ کو مطلقہ تصور کرتے ہوئے عدت گزارنے کے بعد ایک امام مسجد کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص سے نکاح کی طالب ہوئی جو کہ وہ شخص نہیں ہے جس سے ناجائز تعلقات قائم کرنے کا الزام اس کے شوہر نے عائد کیا تھا امام مسجد نے عدالت کے حکم تنسیخ نکاح کو کافی نہ جان کر کسی مفتی سے فتوے پر نکاح پڑھنے کی آمادگی ظاہر کی [illegible] نکاح [illegible] نے انجمن اسلامیہ [illegible] کے مقرر کردہ مفتی مقیم شاہی مسجد سے ایک فتویٰ حاصل کیا جو کہ منسلک ہذا ہے مفتی مذکور نے صورت مذکورہ [illegible] شوہر ان کے روبرو حاضر نہیں ہوا امام مسجد نے اس فتوے کی بناء پر نکاح پڑھا دیا۔ عورت اپنے جدید شوہر کے [illegible] چند مسلمان ایسے ہیں جو مفتی صاحب کے فتویٰ کو غلط تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صورت مذکورہ میں [illegible] کی صورت پیدا نہیں ہوئی اور امام مسجد نے اس فتویٰ کی بناء پر مذکورہ مرد اور عورت کا نکاح پڑھنے سے ایک [illegible] فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ ان چند مسلمانوں [illegible] فتوے کی بناء پر [illegible] نے ایک مولانا سے حاصل کیا ہے مولانا ممدوح کا فتویٰ بھی لف ہذا ہے۔ ڈپٹی صاحب کے فیصلے کی نقل بھی منسلک ہے مسلمانوں میں دو فریق ہو گئے ہیں فیصلہ ان امور کے متعلق مطلوب ہے :۔

الف : مفتی صاحب مسطورہ فوق کا فتویٰ فقہ حنفی کی رو سے درست ہے یا غلط؟

ب اگر فتویٰ مفتی صاحب کا غلط ہے تو کیا اس کی بناء پر امام مسجد کا مذکورہ عورت مرد کا نکاح پڑھنا

---

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث جدہن جد وہزلہن جد النکاح والطلاق والرجعۃ ہذا حدیث حسن غریب والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی ﷺ وغیرہم (رواہ الترمذی فی الجامع ابواب الطلاق واللعان باب ما جاء فی الجد والہزل فی الطلاق ۱ / ۲۲۵ ط سعید کراچی ورواہ ابو داؤد فی سننہ کتاب الطلاق باب فی الطلاق علی الہزل ۱ / ۳۰۵ ط امدادیہ ملتان)

[illegible] قاضی [illegible] ہوتی ہے دوبارہ نکاح کرے کیونکہ مخالف فتوی گمراہ کرتا ہے اور مسئلہ [illegible] کا ارتکاب کیا ہے وہ مرتکب حرام کا فسق ہے۔

المستفتی جناب شیخ ایم فضل الدین پنجاب کوآپریٹو یونین لاہور

نقل سوال و جواب (انجمن اسلامیہ [illegible]) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میرے شوہر نے مجھے تہمت [illegible] سے بلا نان نفقہ چھوڑا ہوا تھا میں نے عدالت میں اس امر کی درخواست کی اور وہاں سے مجھے فسخ نکاح کا حکم ملا اب میں دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہوں کیا شرعاً میرا نکاح فسخ ہو گیا ہے یا نہیں؟

(الجواب) صورت مذکورہ میں اگر عدالت نے حکم دے کر تفریق واقع کر دی اور نکاح فسخ ہو گیا یہ لعان میں حاکم وقت یا قاضی کے حکم سے تفریق واقع ہوتی ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے۔ سببہ قذف الرجل امرأته قذفا یوجب الحد فی الاجانب فیجب به اللعان بین الزوجین کذا فی النهایة اذا قال لها یا زانیة او انت زنیت او رأیتك تزنین فانه یجب اللعان کذا فی السراج الوهاج (۱) اذا التعنا فرق الحاکم بینهما ولا تقع الفرقة حتی یقضی بالفرقة علی الزوج فیما رقها بالطلاق فان امتنع فرق القاضی بینهما و قبل ان یفرق القاضی لا تقع الفرقة الخ فتاوی عالمگیری جلد ثانی صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷ (۲) مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ لعان کی صورت میں حاکم وقت یا قاضی کے حکم سے طلاق و تفریق واقع ہوتی ہے اور نکاح فسخ ہو جاتا ہے پھر ایام عدت گزر جانے کے بعد عورت کسی شخص کے ساتھ چاہے نکاح کر سکتی ہے پس صورت مذکورہ بالا صورت میں مسماۃ [illegible] کا نکاح حکم حاکم سے فسخ ہو گیا ہے اب ان کو شرعاً اختیار ہے کہ جس شخص کے ساتھ چاہے عقد ثانی کرے۔ کیونکہ سابق نکاح فسخ ہو گیا۔ فقط العبد الضعیف محمد عبدالستار عفی عنہ مفتی شاہی مسجد لاہور

نقل سوال و جواب مفتی عبدالستار صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ عالیہ لاہور کیا عورت کے اس دعوی پر کہ شوہر نے مجھ پر زنا کی تہمت لگائی ہے اس لئے میں شوہر سے علیحدہ ہونا چاہتی ہوں اس قسم کا دعوی حاکم وقت کے پاس دائر کیا اور عورت نے علیحدگی کرنے کی اجازت حاصل کر لی اس اجازت کو مولوی عبدالستار صاحب نے لعان بنا کر جواز نکاح پر زور دیا ہے بعد ایک امام مسجد نے مطلق اجازت سے نکاح پڑھا دیا اب شرعاً نکاح اور نکاح خواں کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

(جواب) صورت مسئولہ میں عورت اپنے شوہر سے علیحدہ نہیں ہو سکتی جب تک وہ طلاق نہ دے محض الزام لگانے سے تفریق کی وجہ سے نہیں ہو سکتی جب قاضی شرعی کے روبرو لعان ہو کر تا ہے یہاں وہ صورت ہی نہیں پائی جاتی لہذا حاکم کی اجازت بلا تحقیق ہوئی اسی وجہ سے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے امام

---

(۱) الفتاوی الهندية، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان ۱/ ۵۱۵ ط ماجدیه، کوئٹه

(۲) الفتاوی الهندية، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان ۱/ ۵۱۶ ط ماجدیه، کوئٹه

مسجد نے جو نکاح پڑھایا ہے یہ ان کا فعل حرام ہے لقوله تعالیٰ والمحصنات من النساء(۱) شوہر والی عورت کا نکاح پڑھنا حرام ہے اور حرام کا مستحل کافر ہے کافر کا پڑھا ہوا نکاح فوت ہو جاتا ہے اس کے پیچھے نماز وغیرہ قبل از توبہ ناجائز ہے مجمع عام میں توبہ کرے اور تجدید نکاح، تجدید ایمان کرے دونوں کا بھی یہی حکم ہے اور عورت شوہر ثانی سے نکال کر شوہر اول کے حوالے کرے ہذا عندی۔ العبد مفتی عبدالقادر مدرس مدرسہ غوثیہ عالیہ مسجد سادھوان لاہور خطیب شاہی ستمبر ۱۹۲۹ء

(جواب ۲۵۵) (از حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صدر جمعیۃ علماء ہند) دونوں فتوے درست نہیں ہیں پہلا تو اس لئے کہ لعان جاری نہیں ہوا اور جب تک لعان جاری نہ ہو جائے لعان کا حکم یعنی تفریق بھی نہیں ہو سکتی اور لعان ہو جانے کے بعد بھی قاضی کے حکم تفریق سے تفریق واقع ہوتی ہے(۲) نہ کہ خود بخود۔ اور قاضی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے غیر مسلم حاکم کا فیصلہ کافی نہیں(۳)

دوسرا فتویٰ اس لئے کہ ارتکاب حرام موجب کفر نہیں البتہ حرام قطعی کا استحلال موجب کفر ہوتا ہے اور کسی حرام کا ارتکاب مستلزم استحلال نہیں(۴) پس امام جس نے نکاح پڑھایا ہے اس کے کفر کا حکم کرنا اور اس کے نکاح ٹوٹ جانے کا حکم کرنا درست نہیں ہے البتہ اس نے نکاح پڑھانے میں غلطی ضرور کی لیکن یہ غلطی اسے کافر نہیں بناتی اسی طرح نکاح خواں اور شرکاء بھی کافر نہیں ہوتے نکاح خواں نے اس فتوے کی بناء پر نکاح پڑھایا جس میں نکاح کو جائز بتایا تھا تو اس نے منکوحۃ الغیر کا نکاح نہیں پڑھایا بلکہ اپنے خیال میں بے خاوند عورت کا نکاح پڑھایا جس کو وہ ایک عالم کے فتوے کے موجب نکاح پڑھانے کا محل سمجھتا تھا اور اس صورت میں وہ مرتکب حرام قطعی بھی نہیں ہوا اگرچہ فی الحقیقت یہ نکاح نہیں ہوا [illegible] تنبیہ [illegible] کافی ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، مدرسہ امینیہ دہلی

## شوہر نے بیوی پر تہمت لگائی ہے اب بیوی تفریق کا دعویٰ کرنا چاہتی ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو فعل حرام کی [illegible]

---

(۱) النساء ۲٤

(۲) وصفته ما نطق به النص الشرعي به من كتاب وسنة فإن التعنا ولو أكثره بانت بتفريق الحاكم فيتوارثان قبل تفريقه الذي وقع اللعان عنده وتفريقه (در مختار) وقال في البحر وهو [illegible] لا تقع الفرقة بنفس اللعان قبل تفريق الحاكم (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳ / ٤۸۸ ط سعيد)

(۳) وأهله أهل الشهادة أي أداؤها على المسلمين (در مختار) وقال في البحر وحاصله أن شروط الشهادة من الإسلام والعقل والبلوغ والحرية [illegible] شروط [illegible] فتقليد الكافر لا يصح قال في البحر وبه علم أن تقليد الكافر صحيح وإن لم يصح قضاؤه على المسلم حال كفره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب القضاء ٥ / ۳٥٤ ط سعيد كراتشي)

(٤) إذا اعتقد الحرام حلالاً فإن كانت حرمته لعينه وقد ثبت بدليل قطعي يكفر وإلا فلا بأن تكون حرمته لغيره أو ثبت بدليل ظني وبعضهم لم يفرق بين الحرام لعينه ولغيره وقال من استحل حراماً [illegible] فقد كفر وفعل هذه الأشياء بدون الاستحلال فسق (شرح العقائد النسفية ص ۱۸٥)

نہیں؟ (۲) تا وضع حمل ترک مباشرت کرنے کے بعد اسے بطور زوجہ منکوحہ اپنے گھر رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ (۳) بصورت سوال نمبر ا انفساخ نکاح زید مسماۃ مذکورہ دوسری جگہ اپنا نکاح کرنے کی مستحق ہے یا نہیں؟ شوہر کا تحریری بیان ہے کہ میں ۹ ماہ سے اب تک اپنی منکوحہ کے پاس نہیں گیا اور نہ ہی اس سے ہم بستر ہوا اور منکوحہ کا سات ماہ کا حمل اس وقت موجود ہے۔ مقدمہ ازجانب منکوحہ واسطے تنسیخ نکاح عدالت میں دائر ہے۔ المستفتی نمبر ۲۲۵ نور الٰہی [illegible] ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ م ۷ اگست ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۵۶) اس صورت میں اگر جیسا کہ شوہر نے بیان دیا ہے اور سوال میں مذکور ہے نکاح فسخ نہیں ہوا (۱) اگر وہ عدالت میں بھی یہی بیان دے اور اس پر قائم رہے تو قاعدہ شرعیہ لعان کی صورت پیش آئے گی (۲) اور اگر لعان ہو جائے تو پھر حاکم زوجین میں تفریق کرا دے گا (۳) شوہر کا یہ خیال کہ میں ۹ ماہ سے زوجہ سے ہمبستر نہیں ہوا اور اس کو سات ماہ کا حمل ہے تو یہ حمل کسی غیر ہی کا ہے غلط ہے اس لئے کہ جس حمل کو سات ماہ کا سمجھا جاتا ہے ممکن ہے کہ وہ زیادہ مدت کا ہو کیونکہ حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال تک ہے (۴) ضروری نہیں ہے کہ نو ماہ میں ہی بچہ پیدا ہو جائے تو اس کو اس خیال سے باز آنا چاہئے جب تک باقاعدہ لعان نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی منکوحہ اس کی بیوی ہے اور وہ اس کو بطور زوجہ رکھ سکتا ہے ہاں اگر وہ اس قسم کا الزام لگائے گا تو اس پر حد قذف لازم آئے گی یا لعان ہوگا (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

جواب صحیح ہے۔ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی [illegible] الجواب صحیح محمد عظمت اللہ نائب مفتی [illegible] دہلی۔

رہا یہ [illegible] شوہر سے [illegible] تفریق [illegible] آخری شرعی فیصلہ ہے۔

کتبہ بندہ محمد یوسف عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

## بیوی کو شوہر نے زنا کی تہمت لگائی تو دونوں کے درمیان لعان ہوگا

(سوال) ایک شخص کی بیوی اپنے خاوند سے خفا ہو کر کسی رشتہ دار کے ہاں [illegible] اور وہاں [illegible]

---

(۱) و[illegible] لا تقع الفرقة بنفس اللعان قبل تفريق الحاكم (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳/ ٤٨٨ ط سعيد كراتشي)

(۲) (إذا قذف الرجل زوجته قذفا يوجب الحد في الأجنبية) بأن قذف بصريح الزنا في دار الإسلام زوجته (أو نفى نسب الولد منه) وطالبته به لاعن فإن أبى حبس حتى يلاعن أو يكذب نفسه فيحد فإن لاعن لاعنت وإلا حبست حتى تلاعن أو تصدقه (ولا حد) [illegible] (تنوير الأبصار وشرحه مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳/ ٤٨٣ - ٤٨٥ ط سعيد كراتشي)

(۳) [illegible] النص الشرعي [illegible] اللعان ولو ذكره في التعريف لحكم الذي يوضع اللعان عنده [illegible] (تنوير الأبصار وشرحه مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳/ ٤٨٨ ط سعيد كراتشي)

(٤) (وأكثر مدة الحمل سنتان) (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، فصل في ثبوت النسب ۳/ ٥٤٠ ط سعيد كراتشي)

(٥) (يحد الحر أو العبد قاذف المسلم الحر الثابت حريته البالغ العاقل العفيف عن فعل الزنا بصريح الزنا) (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الحدود، باب حد القذف ٤/ ٤٥ ط سعيد كراتشي)

حمل قرار پایا ہے اور خاوند اپنے تئیں اس رشتہ دار سے کہ جو بغرض الزام زناکاری ظاہر کرے وہ اس رشتہ دار سے اپنی بیوی کا ناجائز تعلق بیان کرے اور بیوی پر تہمت زناکاری لگائے اور حمل قرار دے تو ہر دو صورت مندرجہ منکوحہ تنسیخ نکاح کی مستحق ہے یا نہیں اور عدالت دینی تفریق زوجین بقاعدہ شرعیہ کس طرح فرماتے ہیں (۲) مسماۃ مذکورہ کا حمل اس وقت سات ماہ کا ہے بصورت تنسیخ نکاح دوسری جگہ اپنا نکاح کس وقت کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۲۳۳ بابو نورالٰہی شملہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ م ۷ اگست ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۵۷) خاوند کی طرف سے بیوی پر زنا کی تہمت لگائی جائے تو لعان واجب ہوتا ہے۔ لعان کی صورت یہ ہے کہ مرد پانچ قسمیں کھاتا ہے کہ میں نے عورت کی طرف جو زناکاری کی نسبت کی ہے اس میں میں سچا ہوں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ پھر عورت بھی پانچ قسمیں کھائے کہ میرے خاوند کا الزام لگانے میں جھوٹا ہے اگر وہ سچا ہو تو میرے اوپر خدا کا غضب نازل ہو اگر فریقین یہ قسمیں کھا لیں تو لعان پورا ہوا اور اس کے بعد حاکم دونوں میں تفریق کر دیتا ہے اور نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور زوجہ کو مہر دلوایا جاتا ہے اور بعد انقضائے عدت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## لعان کے لئے دارالاسلام اور قاضی شرعی کا ہونا شرط ہے

(سوال) زید تین سال کے بعد پردیس سے واپس آیا اس کی زوجہ ہندہ نے اس کی غیر حاضری کے زمانے کا نفقہ طلب کیا زید نے خرچہ دینے سے انکار کیا اور بہتان زنا کا لگایا ہندہ نے اپنا تعلق زن و شوئی قطع کر کے بہتان زنا کا دعویٰ حاکم وقت کے سامنے پیش کیا حاکم نے فریقین کے دعوے اور جواب اور شہادت سننے کے بعد فسخ نکاح کا حکم صادر فرمایا اس وجہ سے کہ زید نے خرچہ طلب کرنے پر جھوٹا بہتان تہمت زنا کی لگائی ہے اس سے

---

(۱) فمن قذف بصريح الزنا في دار الإسلام زوجته العفيفة عن فعل الزنا وتهمته وصلحا لأداء الشهادة على المسلم أو نفى نسب الولد وطالبته به لاعن فإن أبى حبس حتى يلاعن أو يكذب نفسه فيحد فإن لاعن لاعنت (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳/ ٤٨٤، ٤٨٥ ط سعيد)

(۲) وشرعاً شهادات أربعة كشهود الزنا مؤكدات باللعن مقرونة شهادته باللعن وشهادتها بالغضب قائمة شهادته مقام حد القذف في حقه وشهادتها مقام حد الزنا في حقها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳/ ٤٨٢ ط سعيد كراتشي) وقال في الهداية: وصفة اللعان أن يبتدئ القاضي بالزوج فيشهد أربع مرات يقول في كل مرة أشهد بالله إني لمن الصادقين فيما رميتها به من الزنا ويقول في الخامسة لعنة الله عليه إن كان من الكاذبين فيما رماها به من الزنا يشير إليها في جميع ذلك ثم تشهد المرأة أربع مرات تقول في كل مرة أشهد بالله إنه لمن الكاذبين فيما رماني به من الزنا وتقول في الخامسة غضب الله عليها إن كان من الصادقين فيما رماني به من الزنا (الهداية، كتاب الطلاق، باب اللعان ۲/ ٤١٨ ط شركة علمية ملتان)

(۳) قال: فإذا التعنا بانت بتفريق الحاكم الذي وقع اللعان عنده (الدر المختار) وقال في الرد: قوله: بانت بتفريق الحاكم أي تكون الفرقة تطليقة بائنة عندهما وقال أبو يوسف هو تحريم مؤبد وهو أنه لا تقع الفرقة بنفس اللعان قبل تفريق الحاكم (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳/ ٤٨٨ ط سعيد كراتشي)

(٤) [illegible] أما نكاح منكوحة الغير ومعتدته فلم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلا (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۳/ ٥١٦ ط سعيد كراتشي)

قانون محمدی کی رو سے ہندہ فسخ نکاح کی مستحق ہے زید نے عدالت عالیہ میں اپیل داخل کر کے پہلی عدالت کی عدالت میں چلا گیا تھا اس سے عدالت حاکم نے اپیل خارج کر کے پہلا فیصلہ بحال رکھا جج دونوں غیر مسلم تھے فسخ نکاح کی نسبت چند علماء سے دریافت کیا گیا تو یہی جواب ملا کہ فسخ نکاح کے لئے شرعی قاضی شرط ہے یہاں کے حاکم کا فیصلہ کافی نہیں ہے ایک شخص نے یہ بھی رائے دی کہ اس ملک میں تبدیل مذہب سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور فیصلہ حاصل ہو گیا ہے چونکہ دو سال سے زید نے نان و نفقہ نہیں دیا ہے اس کا پورا پتہ معلوم ہے نہ اس کے آنے کی کوئی امید پائی جاتی ہے اور ہندہ نکاح کی خواہش رکھتی ہے جب دریافت طلب یہ امر ہے کہ علاوہ تبدیل مذہب کوئی صورت فسخ نکاح اور اجازت عقد ثانی کی نکل سکتی ہو تو رقم فرمائی جائے۔ المستفتی نمبر ۲۲۹۲ [illegible] ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۱۵ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۷) (از مولانا سید سلیمان ندوی) یہ صورت لعان کی ہے لعان میں صرف لعان سے تفریق واقع نہیں ہوتی حنفیہ کے نزدیک قاضی کا فیصلہ شرط ہے بشرطیکہ وہ قاضی مسلمان ہو اور دارالاسلام میں ہو بہت تابعین کے نزدیک نفس لعان سے تفریق ہو جاتی ہے اور قضاء قاضی کی ضرورت نہیں (دیکھئے ستاوی ص ۹۱۰ مصری) ہندہ کے نکاح کی جو صورت ہے اس میں اس وقت تک جب تک نظام شریعت قائم نہیں حاکم وقت کا فیصلہ شرعی مان لیا جائے گا اس لئے اس صورت میں اگر حاکم نے تفریق کا فیصلہ دیا ہے تو عورت نکاح کر سکتی ہے۔ (۲) سید سلیمان ندوی

(جواب ۲۵۸) (از حضرت مفتی اعظمؒ) عورت کو لازم ہے کہ کسی مسلمان مجسٹریٹ کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرے خواہ جدید فیصلہ حاصل کرے یا فیصلہ سابقہ کی اس سے توثیق کرائے اس کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

---

(۱) فمن قذف بصريح الزنا في دار الاسلام زوجته العفيفة عن فعل الزنا وتهمته او نفى نسب الولد وطالبته به لاعن ... وصفته ما نطق النص الشرعي به من كتاب ... فاذا التعنا ... بانت بتفريق الحاكم الذي وقع اللعان عنده (الدر المختار) وقال في الرد: قوله في دار الاسلام، خرج دار الحرب ... قوله بانت بتفريق الحاكم ... وهو يفيد انه لا تقع الفرقة بمجرد اللعان قبل تفريق الحاكم ... خلافا لزفر والشافعي فعند الشافعي تقع الفرقة بنفس اللعان (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳ / ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) شرط یہ ہے کہ لعان کرانے والا قاضی مسلمان ہو اور شرعی قاعدے کے مطابق لعان کروا کے نکاح فسخ کرائے۔

(۳) لعان صحیح ہونے کے لئے دارالاسلام میں ہونا شرط ہے کما صرح به في الدر المختار: فمن قذف بصريح الزنا في دار الاسلام زوجته العفيفة عن فعل الزنا وتهمته (الدر المختار) وقال في الرد: قوله في دار الاسلام، خرج دار الحرب لا تقع ... (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب اللعان ۳ / ۴۸۴ ط سعيد كراتشي) ... حکومت غیر مسلمہ کا مامور و ملازم ہو اور قاعدہ شرعیہ کے مطابق لعان کروا کے نکاح فسخ کرائے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا کما صرح به في الدر المختار مع هامش رد المحتار: واهله اهل الشهادة اى اداؤها على المسلمين (الدر المختار) وقال في الرد: قال في البحر: وبه علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاؤه على المسلم حال كفره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب القضاء ۵ / ۳۵۴ ط سعيد كراتشي) وقال ايضا: ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر ولو كافرا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب القضاء ۵ / ۳۶۸ ط سعيد كراتشي) كذا في امداد المفتين للمفتي الاعظم محمد شفيع الديوبندي، كتاب الطلاق، باب الظهار والايلاء واللعان ۲ / ۵۷۴ ط ادارة المعارف دار العلوم كراتشي)

# دسواں باب
# تعلیق

## طلاق کو بھائیوں سے روپیہ نہ ملنے پر معلق کیا، تو روپیہ نہ ملنے پر طلاق واقع ہو جائے گی.

(سوال) زید نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ مجھ کو کچھ روپیہ کاروبار کے واسطے دو بھائیوں نے اس خیال سے کہ زید روپیہ مفت میں برباد کر دے گا کہا کہ ہم نہیں دیں گے زید نے اس غصہ میں کہا کہ اگر تم مجھ کو روپیہ نہیں دو گے تو میری زوجہ پر تین طلاق یعنی ایک دو تین۔ پس اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق بالفعل واقع ہوئی یا نہیں؟ یا معلق رہی کیونکہ الفاظ تعلیق اس میں مصرح موجود ہیں۔

(جواب ۲۵۹) صورت مسئولہ میں طلاق معلق رہے گی اگر اس کے بھائیوں نے روپیہ نہیں دیا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر دیدیا تو پڑے گی نہیں واذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری)(۱) لیکن اگر زید کے کلام یا قرینہ مقام سے روپیہ دینے کا کوئی وقت معین ہوتا ہو تو اس وقت تک نہ دینے سے طلاق پڑ جائے گی اور اگر وقت کا مطلقاً ذکر نہ ہو تو زید یا اس کے بھائیوں میں سے اول مرنے والے کے اخیر جزء حیات میں طلاق پڑے گی۔(۲) واللہ اعلم

## معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب بعد طلاق عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر معاف نہیں کیا.

(سوال) کسی زن و شو میں نا اتفاقی ہوگئی اور زوجہ نے زید اپنے شوہر کو طلاق دینے کے لئے مجبور کیا مگر زید نے طلاق نہ دی ہندہ زوجہ زید نے اس کو بار بار تنگ کرنا شروع کیا تو زید نے کہا کہ اگر تم مہر بخش دو تو میں طلاق دے دوں ہندہ نے نامنظور کیا لیکن لوگوں کی فہمائش سے اس نے کہا کہ اچھا ہم مہر بخشے دیتے ہیں تم طلاق دیدو اور پھر تنگ کرنا شروع کیا زید نے مجبوراً غصہ کے وقت طلاق بائن کہہ کر ایک طلاق دی ہندہ نے دوسرے ہی دن یہ اعلان کیا کہ میں نے مہر نہیں بخشا زید طلاق دینے کے بعد سفر کو جا چکا تھا جب وہ واپس آیا تو اس کو بھی معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ اگر تم نے مہر لوگوں کے سمجھانے سے بخشا تھا اور اب کہتی ہو کہ نہیں بخشا ہے تو میں نے بھی تمہیں طلاق مہر بخشنے پر دی تھی اور میرے طلاق دینے میں شرط تھی یعنی شرط

---

(۱) الفتاوی الهندیة' کتاب الطلاق' الباب الرابع فی الطلاق بالشرط' الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ان واذا وغیرهما ۱/۴۲۰ ط ماجدیه' کوئٹه)

(۲) بخلاف ما اذا کان شرط الحنث امرا عدمیا مثل ان لم اکلم زیدا او ان لم ادخل فانها لا تبطل بفوت المحل بل یتحقق به الحنث للیأس من شرط البر وهذا اذا لم یکن شرط البر مستحیلا ( هامش ردالمحتار' کتاب الطلاق' باب التعلیق' مطلب فی مسئلة الکوز ۳/۳۴۹ ط سعید کراتشی )

کہہ دیا میں نے تجھ کو طلاق دی تھی اب ہندہ رہنے پر خوش ہے اور زید رکھنے پر راضی ہے ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا

(جواب ۲۶۰) اگر زید نے طلاق و معافی مہر پر معلق کر کے طلاق دی تھی اور ہندہ نے مہر معاف نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی(۱) اور اگر زید نے ہندہ کے وعدہ پر اعتبار کر کے بلا تعلیق کے طلاق دیدی تو طلاق واقع ہو گئی ہے(۲) لیکن چونکہ ایک طلاق بائن ہے اس لئے زید دوبارہ نکاح کر کے اس کو رکھ سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

### شوہر نے کہا کہ ”اگر تم میرے ہمراہ نہ چلیں تو اب میرا تم سے تمام عمر کوئی تعلق نہیں رہا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید عرصہ دو سال بعد جب خسر کے مکان ہندہ اپنی زوجہ منکوحہ کو لینے کے واسطے آیا ہندہ نے جانے سے انکار کیا ہندہ کے انکار کی وجہ سے بات بڑھ گئی اور زید نے حالت غصہ ہندہ سے یہ کہا کہ اگر تم اس وقت میرے ہمراہ نہ چلیں تو بس تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھوٹ گئیں اور اب میرا تم سے تمام عمر کے لئے کوئی تعلق نہیں رہا ہندہ خاموش ہو گئی اور زید کے ہمراہ نہیں گئی یہ مذہب حنفیہ میں زید کے مذکورہ بالا الفاظ سے ہندہ پر طلاق شرعی قائم ہو گئی یا نہیں؟ فقط

(جواب ۲۶۱) یہ الفاظ چونکہ غصہ و غضب کی حالت میں کہے گئے ہیں اور محتمل جواب ہیں(۴) اس لئے بصورت اس وقت خاوند کے ساتھ نہیں گئی تو اس پر طلاق بائن واقع ہو گئی(۵) نکاح جدید کے ساتھ اس خاوند کے پاس بھی رہ سکتی ہے(۶) واللہ اعلم

---

(۱) قوله لها انت طالق بالف او على الف و قبلت في مجلسها لزم الالف لانه تعويض او تعليق (درمختار) وقال في الرد (قوله لانه تعويض) قال الزيلعي ولايصح رجوعه لانه عقد معاوضة او تعليق بشرط فلا ينفرد بفسخه بدون رضا الآخر ولا يبطل المعلق بدون الشرط اذ لا ولاية له لا حد عليه في لزوم صحته بدون رضاه (رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق' باب الخلع ۳/ ۴۴۹ ط سعيد كراتشي)

(۲) يقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مكرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة' فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۲ ط ماجدية كوئته)

(۴) یہ الفاظ (اگر تم اس وقت میرے ہمراہ نہ چلیں تو بس تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھوٹ گئیں) محتمل اور غضب جواب کے ہیں

(۵) اس لئے کہ یہ الفاظ کنایات میں سے ہیں کما في الهندية او قال لم يبق بيني و بينك نكاح يقع الطلاق ان نوى وفي الفتاوى لم يبق بيني و بينك عمل و نوى يقع (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق' الفصل الخامس في الكنايات ۱/ ۳۷۵' ۳۷۶ ط ماجدية' كوئته)

(۶) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۲ ط ماجدية كوئته)

## اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر چھ ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے' پھر نفقہ نہ دیا!

(سوال) ایک شخص نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر میں چھ ماہ تک نان نفقہ بالکل نہ دوں تو چھ ماہ بعد تجھ کو طلاق ہے اور دوسرے مرد کے ساتھ تجھ کو نکاح کرنے کا اختیار ہے آٹھ آنے کے سرکاری دستاویزی کاغذ پر یہ تحریر لکھی گئی نکاح کے بعد زوج کے پاس یہ عورت دو سال برابر رہی بعد دو برس کے یہ شخص نکاح کرنے والا اپنے وطن کو چلا گیا اور وطن گئے ہوئے اس کو چار سال ہو گئے اس مدت میں نہ اس شخص نے زوجہ کے لئے کچھ خرچ بھیجا نہ کوئی خط روانہ کیا عورت نے زوج کے پاس کئی خط روانہ کئے اس مضمون کے کہ یا تو مجھے نفقہ دے یا طلاق دے مگر وہ شخص اس کا کچھ جواب نہیں دیتا نہ وطن سے آتا ہے وہ شخص زندہ موجود ہے صورت مسئولہ میں اس دستاویز کے مطابق عورت کو طلاق ہو چکی یا الگ طلاق دینے کی ضرورت ہے۔ بینوا توجروا

(جواب ۲۶۲) یہ تعلیق اگر قبل النکاح واقع ہوئی ہے تو لغو ہے کیونکہ اس وقت تک منکوحہ پر اسے ملک استمتاع حاصل نہ تھی اور اس تعلیق میں اضافت الی الملک نہیں ہے ہاں اگر اس طرح تعلیق کی گئی ہو کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں اور چھ مہینے تک نفقہ نہ دوں تو تجھ پر طلاق ہے تو تعلیق صحیح ہو جائے گی اسی طرح اگر بعد النکاح یہ تعلیق واقع کی گئی ہو تو بعد وجود شرط عورت پر طلاق پڑ گئی اور بعد انقضائے عدت اسے دوسرے نکاح کا اختیار ہے۔ قال لاجنبیة مادمت فی نکاحی فکل امرأة اتزوجها فهی طالق ثم تزوجها فتزوج علیها امرأة لا یقع ولو قال ان تزوجتك ما دمت فی نکاحی فکل امرأة اتزوجها والمسئلة بحالها یقع کذا فی الوجیز للکردری (عالمگیری)(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## مشروط طلاق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے.

(سوال) شخصے در کابین نامہ زن خود نوشتہ داد کہ تا حین حیات تو زن دیگر نکاح نکنم اگر کنم بر آں زن یک دو سہ طلاق واقع است۔ اکنوں شخص مذکور زوجہ اولیٰ را طلاق دادہ نکاح دیگر کردہ است بموجب شرط مذکور بالا بزوجہ ثانیہ طلاق واقع شد یا نہ؟ بینوا توجروا

(ترجمہ) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کے کابین نامہ میں یہ تحریر دی کہ تیری زندگی بھر کسی دوسری عورت سے نکاح نہ کروں گا اگر کروں تو اس عورت پر ایک دو تین طلاق ہے۔ اب اس شخص نے پہلی بیوی کو طلاق دیکر نکاح ثانی کر لیا ہے تو شرط مذکورہ بالا کے مطابق زوجہ ثانیہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) و اذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا ولا تصح اضافة الطلاق الا ان یکون الحالف مالکا او یضیفه الی ملك (الفتاوی الهندیة' کتاب الطلاق' الباب الرابع فی الطلاق بالشرط' الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ان واذا وغیرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدیه کوئٹه)

(۲) الفتاوی الهندیة' کتاب الطلاق' الباب الرابع فی الطلاق بالشرط' الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ان واذا وغیرهما ۱/ ۴۲۶ ط ماجدیه' کوئٹه)

(جواب ۲۶۳) طلاق معلق بشرط بوقت وقوع شرط واقع می شود(۱) ودر صورت سوال شرط طلاق زوجہ ثانیہ ایں قرار داده کہ نکاحش در حیات زوجہ اولی واقع شود پس تا وقتیکہ زوجہ اولی بقید حیات است بہ ہیچ زنے دیگر نکاحش روا نباشد اگر کند زن ثانیہ مطلقہ گردد۔ زیرا کہ در الفاظ تعلیق حیات زوجہ اولی را مطلق ذکر کرده است تقیید زمانہ حیات بمنکوحہ بودن زن اولی نہ کرده پس نظر بہ منطوق کلام زمانہ حیات بر اطلاق خود باشد خواہ منکوحہ باشد یا نہ باشد۔

وعلى هذا لو قال كل امرأة اتزوجها بغير اذنك فطالق - فطلق امرأته طلاقا بائنا او ثلاثا ثم تزوج بغير اذنها طلقت لانه لم يتقيد يمينه ببقاء النكاح لانها انما تتقيد به لو كانت المرأة تستفيد ولاية الاذن والمنع بعقد النكاح انتهى فتح (ردالمحتار)(۲)

قلت يؤخذ من هذا ان التقييد بالنكاح انما يعتبر اذا كان للنكاح مدخل في افادة الشرط ولذا الغوا تقييد اليمين المذكور بزمان النكاح لانه ليس لعقد النكاح مدخل في افادة ولاية الاذن بالتزوج للزوجة فان الزوج مستقل في تزوج الثانية بغير استيذان ولا استشارة من الزوجة الاولى. وظهر بهذا حكم السؤال الذي نحن بصدد جوابه انه لما علق طلاق الثانية بوجود التزوج في حياة الزوجة الاولى - وابان الزوجة الاولى وتزوج الثانية في حياتها تطلق الثانية ولا تتقيد اليمين بزمان النكاح فان عقد النكاح لا يفيد المنع من التزوج بالثانية فلا دلالة على التقييد بزمان النكاح في كلامه فيجري على اطلاقه

لیکن اگر زوج در کلام خود نیت کرده باشد کہ یمین مقید بزمانہ نکاح زوجہ اولی ہست وبدیں تقیید عمل کرده بعد تطلیق وابانت زوجہ اولی نکاح دیگر کرده پس ایں نیت دیانۃ معتبر باشد واورا فیما بینہ وبین اللہ میرسد کہ بزوجہ ثانیہ معاشرۃ قائم دارد۔

نية تخصيص العام تصح ديانة اجماعاً - لا يصدق قضاء (درمختار)(۳)

کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ، سنہری مسجد دہلی

(ترجمہ) مشروط طلاق شرط کے پائے جانے پر واقع ہو جاتی ہے صورت مسئولہ میں زوجہ ثانیہ پر طلاق پڑنے کی یہ شرط قرار دی گئی ہے کہ اس کا نکاح زوجہ اولی کی زندگی میں منعقد ہو تو جب تک کہ زوجہ اولی زندہ ہے اس شخص کا کسی دوسری عورت سے نکاح صحیح نہیں ہوگا اگر کرے گا تو زوجہ ثانیہ پر طلاق پڑ جائے گی

---

(۱) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ۱ / ۴۲۰ ط ماجدية، كوئٹه)

(۲) هامش ردالمحتار، كتاب الايمان، باب اليمين في الضرب والقتل وغير ذلك، مطلب حلفه وال ليعلمنه بكل داعر ۸۴۵/۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الايمان، باب اليمين في الأكل والشرب واللبس والكلام ۳ / ۷۸۴ ط سعيد كراتشي)

کیونکہ تعلیق کے الفاظ میں زوجہ اولیٰ کی زندگی کو مطلق ذکر کیا ہے اور زندگی کے ساتھ اس کے نکاح میں رہنے نہ رہنے کی قید نہیں لگائی ہے پس ظاہر کلام کے لحاظ سے زمانہ حیات کو اپنے اطلاق پر ہی رکھا جائے گا خواہ وہ اس کے نکاح میں رہے یا نہ رہے۔

علیٰ ہذا اگر کسی شخص نے کہا کہ ہر وہ عورت جس کے ساتھ تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں اس پر طلاق ہے اور پھر اس نے اس بیوی کو طلاق بائن یا مغلظہ دیدی اور بغیر اسکی اجازت کے دوسری عورت سے نکاح کرلیا تو اس پر طلاق پڑ جائے گی کیونکہ اس کی یمین بقاء نکاح زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید نہیں ہے یہ تقیید اس وقت ہو سکتی تھی جب کہ عورت کو مرد کے عقد نکاح کے لئے منع و اجازت کا حق اور ولایت حاصل ہوتی (ردالمحتار)

میں (مجیب) کہتا ہوں کہ مذکورہ واقعات سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ بقاء نکاح زوجہ اولیٰ کی قید اس وقت معتبر ہو سکتی تھی جب کہ بقاء نکاح شرط کے لئے مفید ہوتا اور اسی وجہ سے فقہاء نے زمانہ نکاح کی قید کو لغو قرار دیا ہے کیونکہ مرد کے نکاح ثانی کے لئے زوجہ اولیٰ کو ولایت اذن حاصل نہیں ہے مرد کو زوجہ اولیٰ کے مشورہ واجازت کے بغیر نکاح ثانی کا پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اس سے مسئلہ مذکورہ سوال کا حکم معلوم ہو گیا کہ مرد نے جبکہ طلاق زوجہ ثانیہ کو حیات زوجہ اولیٰ کے اندر تزوج کے ساتھ مشروط کیا اور پہلی زوجہ کو طلاق دیکر اس کی زندگی میں دوسری عورت سے نکاح کرلیا تو دوسری پر طلاق پڑ جائے گی اور اس یمین کو زمانہ منکوحیت زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید نہیں کیا جائے گا کیونکہ زوجہ اولیٰ کا زمانہ منکوحیت عقد ثانی کے لئے مانع نہ تھا لہذا یمین کو اس کے ساتھ مقید کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں پس اس کا کلام اپنے اطلاق پر ہی رکھا جائے گا لیکن اگر شوہر نے اپنے کلام میں یہ نیت کرلی ہو کہ یہ یمین زمانہ منکوحیت زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید ہے اور اس تقیید کو پیش نظر رکھتے ہوئے زوجہ اولیٰ کو طلاق دینے اور علیحدہ کرنے کے بعد نکاح ثانی کیا تو یہ نیت دیانۃ معتبر ہوگی اس صورت میں اگر وہ زوجہ ثانیہ کے ساتھ تعلقات رکھے تو آخرت میں باز پرس نہ ہوگی کیونکہ عام کی تخصیص کی نیت دیانۃ معتبر ہوتی ہے یہ متفق علیہ مسئلہ ہے مگر قضاء قابل اعتبار نہیں ہے۔ (در مختار) کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ، دہلی

## جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوئی۔

(سوال) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر آج میں مغرب کی نماز نہ ادا کروں تو تجھ پر تین طلاق پھر اس نے مغرب کی نماز پڑھی لیکن قرأت میں غلطی کی کہ بجائے **عصی ادم ربه** کے میم پر زبر اور رب کی با پر پیش پڑھ گیا اس کی زوجہ نے یہ غلطی سن لی تھی زوجہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ کیا کہ میرے خاوند نے میری طلاق و مغرب کی نماز ادا نہ کرنے پر معلق کیا تھا اور اس نے نماز ادا نہیں کی کیونکہ مذکورہ بالا غلطی اس نے کی جس سے اس کی نماز فاسد ہوگئی اس لئے وجود شرط کی وجہ سے میں مطلقہ ہوگئی ہوں قاضی نے زید سے دریافت کیا اس نے غلطی کرنے کا اقرار کیا مگر کہا کہ چونکہ یہ غلطی مجھ سے خطاء ہوئی قصداً میں نے غلط نہیں پڑھا

اس سے میری نماز صحیح ہوئی اور موجب کفر نہیں ہوا قاضی نے زوج کے اقرار خطا کو تسلیم کر کے اس کی صحت نماز کا حکم کر دیا اور زوجہ کا دعویٰ حق فسخ خارج کر دیا اس کے بعد عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ چونکہ کلمہ مذکورہ ایک کلمہ کفریہ ہو گیا تو زید نے کلمہ کفریہ کا تکلم کیا ہے اس سے وہ مرتد ہو گیا اور ارتداد کی وجہ سے دعویٰ فسخ نکاح کا حق مجھے حاصل ہو گیا ہے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے یعنی فسخ نکاح کا حکم کر دیا جائے سوال یہ ہے کہ قاضی کا پہلا حکم دربارہ صحت نماز صحیح واقع ہوا یا نہیں اور کیا اب قاضی زید پر ارتداد کا حکم کر کے فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے؟ بینوا توجروا

(جواب ٢٦٤) زید کا دعویٰ دربارہ صدور غلطی من الخطاء وعدم قصد واختیار مقبول ہے کیونکہ نماز اور اس کے ارکان وشرائط حقوق اللہ خالصہ میں سے ہے اور حقوق اللہ خالصہ میں دعوے خطا دیانۃً وقضاءً مقبول ہے والخطا وهو عذر صالح لسقوط حق الله تعالى و يصير شبهة في دفع العقوبة حتى لا يأثم الخاطئ ولا يؤاخذ بحد او قصاص (كذا في نور الانوار) (١) فان زفت اليه غير امرأته فظنها انها امرأته فوطئها لا يحد ولا يصير آثما (نور الانوار) (٢) جیسے کہ خطا غیر عورت سے وطی کر لی یا شکار سمجھ کر کسی انسان کو مار ڈالا تو ان صورتوں میں دعویٰ خطا قضاءً بھی مقبول ہے اور حد وقصاص واجب نہیں ہوتا کیونکہ حدود حقوق اللہ خالصہ میں سے ہیں اور ان میں دعوائے خطا مقبول ہے پس جب کہ دعوائے خطا مقبول ہوا تو اب یہ دیکھنا ہے کہ قرأت میں ایسی اعرابی غلطی پڑھنے کا کیا حکم ہے تو متقدمین اگرچہ ایسی غلطی میں جس سے معنی میں تغیر فاحش ہو جائے فساد صلوٰۃ کے قائل ہیں لیکن متاخرین میں سے بہت سے جلیل القدر فقہاء فرماتے ہیں کہ نماز صحیح ہو جائے گی فاسد نہ ہوگی اور یہی قول مفتی بہ ہے۔ واما المتأخرون كابن مقاتل وابن سلام واسمعيل الزاهد وابي بكر البلخي والهندواني وابن الفضل والحلواني فاتفقوا على ان الخطأ في الاعراب لا يفسد مطلقا ولو اعتقاده كفرا (رد المحتار) (٣) وكذا وعصى آدم ربه بنصب الاول ورفع الثاني يفسد عند العامة -- وكذا فساء مطر المنذرين بكسر الذال واياك نعبد بكسر الكاف والمصور بفتح الواو وفي النوازل لا تفسد في الكل وبه يفتى بزازيه وخلاصه (ردالمحتار) (٤) وهو الاشبه كذا في المحيط وبه يفتى كذا في العتابيه وهكذا في الظهيريه (عالمگیری) (٥) پس اس قول مفتی بہ کے موافق قضائے اول صحیح صحت

---

(١) نور الانوار شرح المنار، باب القياس، فصل في بيان الاهلية، ص ٣١٠ ط سعيد كراتشى

(٢) ايضاً حواله سابقه

(٣) هامش رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى ١/ ٦٣١ ط سعيد كراتشى

(٤) ايضاً حواله سابقه

(٥) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى ١/ ٨١ ط ماجديه كوئته

نماز کا حکم صحیح ہو گیا اور جب نماز صحیح ہوئی تو وجود شرط نہ ہوا اور طلاق معلق واقع نہ ہوئی، اس کے بعد عورت کا ارتداد زوج کی وجہ سے دعویٰ فسخ نکاح کرنا غیر مسموع ہے کیونکہ قاضی اس صورت میں ارتداد زوج کا حکم نہیں کر سکتا جس کے وجوہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) اب اگر حکم بالارتداد کیا جائے تو دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ قضائے اول بحالہ باقی رہے اور قضا بالارتداد بھی کر دی جائے اس میں تو صریح طور پر اجتماع ضدین بلکہ نقیضین ہے۔ کیونکہ قضائے اول کا مقتضی صحت نماز ہے اور قضائے ثانی کا بطلان نماز قضائے اول کا مقتضا بقائے نکاح ہے اور قضائے ثانی کا بطلان نکاح قضائے اول کا مقتضے اسلام زید ہے (کیونکہ صحت صلوٰۃ کا حکم کرنے کے لئے اسلام متضمن شرط ہے) اور قضائے ثانی کا مقتضے کفر زید اور حنفی ان دونوں متناقض مضمون کا وہی کلام واحد ہے۔ دوم یہ کہ قضائے اول کو باطل کر دیا جائے اور قضائے ثانی کو صحیح واجب النفاذ سمجھا جائے مگر یہ دونوں صورتیں باطل ہیں پہلی تو بوجہ لزوم اجتماع نقیضین کے اور دوسری اس وجہ سے کہ قضائے اول جب کہ مسئلہ مجتہد فیہ میں واقع ہو جائے تو پھر وہ واجب العمل والتنفیذ ہو جاتی ہے اور خود اس قاضی کو یا کسی دوسرے قاضی کو اس کے ابطال کا اختیار نہیں رہتا۔ واذا رفع الیه حکم قاض اخر نفذه اتفاقي اذ حکم بنفسه قبل ذلك (ای الرفع) كذلك بعده ای لزام الحكم بمقتضاه لو مجتهد فيه (در مختار) قوله بعده ای يجب عليه تنفيذه (رد المحتار) اعلم انهم قسموا الحكم ثلاثة اقسام قسم يرد بكل حال وهو ما خالف النص اوالاجماع و قسم يمضى بكل حال وهو الحكم فی محل الاجتهاد الخ (رد المحتار) ۲

(۲) حکم بالردۃ حقوق اللہ خالصہ میں سے ہے اور حقوق اللہ خالصہ میں دعوائے خطا قضاءً مقبول ہے ورنہ زنی بالشبہۃ میں دعوائے خطا مقبول نہ ہوتا اور حد زنا لازم آتی رمی الانسان بالخطا میں دعوائے خطا مقبول نہ ہوتا اور قصاص قضاءً لازم آتا حالانکہ لازم باطل ہے یعنی قضاءً وجوب حد یا قصاص کا حکم نہیں دیا جاتا کیونکہ حدود حقوق اللہ میں سے ہیں اور قصاص میں اگرچہ حق عبد بھی ہے لیکن اس کا بدل دیت کی صورت میں ادا کر دیا گیا اور اس کی شکستگی خاطر کا جبر ہو گیا اور انتفائے علم حق الفساد جو موجب قصاص تھا بوجہ دعوائے خطا اس کا حکم مرتفع ہو گیا یہ بات کہ حکم بالردۃ حقوق اللہ میں سے ہے اس عبارت سے ثابت ہے۔ **بخلاف الارتداد لانه معنى يتفرد به المرتد لاحق فيه لعبد من الآدميين (بزازيه)** ۳ پس جب کہ صورت مسئولہ میں زید متکلم بالخطا کا مدعی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کا قول قضاءً مقبول نہ ہو۔

---

(۱) مطلب فی بطلان الیمین ببطلان التعلیق، وجد الشرط مرة (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعليق ۳/ ۳۵۲ ط سعيد كراتشى)

(۲) (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب القضاء، فصل فی الحبس، مطلب ما ينفذ من القضاء وما لا ينفذ ۵/ ۳۹۳، ۳۹۴ ط سعيد كراتشى)

(۳) (الفتاوى البزازية على هامش الفتاوى الهندية كتاب الفاظ تكون اسلاما و كفرا او خطأ، الفصل الثانى فيما يكون كفرا من المسلم وما لا يكون ۶/ ۳۲۲ ط ماجدية، كوئٹه)

(۳) ردہ کی حقیقت فقہانے اس طرح بیان کی ہے اجراء كلمة الكفر على اللسان ، یعنی کلمہ کفر قصداً زبان پر جاری کرنا قصداً کی قید لفظ اجراء سے مفہوم ہوتی ہے ورنہ جریان کلمة الکفر کہا جاتا پھر جہاں شرائط صحت ردہ بیان کئے ہیں وہاں طوع یعنی اختیار کو شرائط صحت میں بھی ذکر کیا ہے۔ پس جب تک کہ قصد و اختیار متحقق نہ ہو ردہ کا تحقق ہی نہیں ہو سکتا ہے اور کسی چیز کے تحقق سے قبل اس کا حکم کر دینا بداہتہ باطل ہے مثلاً وضو شرائط نماز میں سے ہے تو جو نماز بے وضو پڑھی جائے وہ صحیح نماز نہ ہوگی تو قبل تحقق وضو کے صحت نماز کا حکم کر دینا یقیناً غلط اور باطل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قصد و اختیار امور قلبیہ میں سے ہے اس پر سوا صاحب معاملہ کے کسی دوسرے انسان کو اطلاع نہیں ہو سکتی جب تک کہ صاحب معاملہ خود اقرار نہ کرے پس تحقق شرط ردہ کے لئے صاحب معاملہ کا یہ اقرار کہ اس نے قصداً لفظ کفریہ کا تلفظ کیا ہے ضروری ہے اور چونکہ اس کے اقرار کے سوا اور کوئی سبیل اس کے علم کی نہیں اس لئے اس کے انکار و اقرار کی تصدیق ضروری ہوئی ہاں کبھی اس کے عدم انکار قصد کو قائم مقام اقرار قصد کے حکم قضا میں کر لیا جائے تو ممکن ہے لیکن اس کے انکار صریح کی کہ تعمد سے صراحۃً منکر ہو تصدیق نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں نیز اقرار صرف تلفظ بالاختیار کا ثبوت ردہ کے لئے کافی ہے اس کے معنی کا قصد کرنا اور مراد لینا شرط نہیں کیونکہ ہازل ولاعب کے ارتداد کا حکم فتح القدیر و بحر وغیرہ کتب معتبرہ میں مصرح ہے اور ان دونوں کے کفر کی وجہ ان کا یہ کلمہ کفریہ غیر مقصود المعنی نہیں بلکہ استخفاف بالدین ہے پس یہ قول کہ ادعائے خطا کی صورت میں ارتداد کا حکم نہ کرنا چاہیے یقیناً راجح بلکہ صواب ہے قال فی البحر والحاصل ان من تكلم بكلمة الكفر هازلا اولاعبا كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به في الخانية ومن تكلم بها مخطئا او مكرها لا يكفر عند الكل الى اخره (ردالمحتار) اس عبارت کا ظاہر مفہوم یہی ہے کہ خطا اور اکراہ کی صورت میں دیانۃً و قضاءً مطلقاً کافر نہ ہوگا کیونکہ خطا اور اکراہ کو ایک مد میں شامل کیا ہے اور اکراہ میں قضاءً کافر نہ ہونا مسلّم ہے فکذا فی الخطاء اگر شبہ کیا جائے کہ ردہ زوج کے ساتھ زوجہ کا حق فسخ و خروج عن الملک متعلق ہے تو ممکن ہے کہ خطاء کے ادعا سے اس پر فیما بینہ و بین اللہ کفر کا حکم عائد نہ ہو لیکن اگر قاضی ادعائے خطاء کی تصدیق کرلے تو زوجہ کا حق باطل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے بزازیہ اور شامی میں ہے کہ "خطا

---

(۱) ورکنها اجراء کلمة الکفر علی اللسان بعد الایمان (الدر المختار مع هامش رد المحتار' کتاب الجهاد' باب المرتد ۴/ ۲۲۱ ط سعید کراتشی)

(۲) وشرائط صحتها العقل والصحو والطوع (درمختار) وقال فی الرد ومن تکلم بها مخطئا او مکرها لا یکفر عند الکل ومن تکلم بها عامدا عالما کفر عند الکل (هامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب الجهاد' باب المرتد ۴/ ۲۲۴ ط سعید کراتشی)

(۳) ثم الشرط لغة العلامة وشرعا ما یتوقف علیه الشیء ولا یدخل فیه (درمختار) وقال فی الرد اما ان یتوقف اسمی عنه کالوضوء للصلاة فیسمی شرطا (هامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب الصلاة' باب شروط الصلاة ۱/ ۴۰۲ ط سعید کراتشی)

(۴) هامش رد المحتار' کتاب الجهاد' باب المرتد ۴/ ۲۲۴ ط سعید کراتشی -

میں اگرچہ کافر نہیں ہوتا مگر قاضی تصدیق نہ کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم خود بحوالہ [illegible] نمبر ۲ میں نقل کر چکے ہیں کہ ردت کا حکم کرنے میں کسی آدمی کا حق متعلق نہیں پس اس کی یہ عبارت خود اس حکم عدم تصدیق قاضی کے منافی ہے اور شامی نے اس قول کو صرف بلفظ بدلیل صرحوا بیان کیا ہے اور تصریح کرنے والوں کا نام نہیں بتایا اس لئے یہ نقل چنداں قابل اعتماد نہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ زوجہ کا حق نفس تکلم بکلمۃ الکفر کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ ردت کے آثار مترتبہ میں سے ہے اور ترتب آثار بعد وجود حقیقت ہوتا ہے اور جب تک کہ طوع واختیار ثابت نہ ہو جائے حقیقت ردت تو متحقق ہوئی نہیں اس پر آثار کا ترتب کیسا پھر خود شامی نے جامع الفصولین، نورالعین وغیرہ کے حوالہ سے نقل کیا کہ ایسے الفاظ کفریہ جن میں کوئی بعید تاویل بھی ہو سکتی ہے ہونے پر بھی حکم کفر نہ کیا جائے اور علامہ شامی فرماتے ہیں و مفہومہ انہ لا یحکم بفسخ النکاح ۔ یعنی جامع الفصولین و نورالعین کی عبارتوں کا مفہوم یہ ہے کہ فسخ نکاح کا حکم نہ کیا جائے پس جامع الفصولین و نورالعین وغیرہ کی منقول شامی کی بحث سے بدرجہا [illegible] و اقبول ہیں ۔ پھر یہ اس صورت کا حکم ہے کہ قائل نے کلمہ کفریہ کا یقینی تکلم کیا اور خود کوئی صورت جبر کی پیش نہیں کی۔ جبکہ صورت مسئولہ میں قائل خود بھی اپنی معذوری اور بے اختیاری بیان کرتا ہے پس یہاں بدرجہ اولیٰ حکم ردت نہیں ہو سکتا۔

(۴) تعلیقات طلاق (ان دخلت الدار فانت طالق) جس میں عورت کا حق بالذات متعلق ہوتا ہے ان کا حکم یہ ہے کہ اگر زوج تعلیق یا وجود شرط کا انکار کرے اور زوجہ تعلیق یا وجود شرط کی مدعی ہو تو بینہ زوجہ کے ذمہ ہے اور قول زوج کا معتبر ہوتا ہے۔ وان اختلفا فی وجود الشرط فالقول له الا اذا برهنت وما لا یعلم الا منها فالقول لها فی حقها (عالمگیری)(۳) فان اختلفا فی وجود الشرط فالقول له مع الیمین لانکار الطلاق (در مختار) قوله فی وجود الشرط ای اصلا او تحققا کما فی شرح المجمع اختلفا فی وجود اصل التعلیق بالشرط او فی الشرط بعد التعلیق و فی

---

(۱) [illegible] من اراد ان یتکلم بکلمة مباحة فجری علی لسانه کلمة الکفر خطأ بلا قصد لا یصدقه القاضی وان کان لا یکفر فیما بینه وبین ربه تعالی (هامش رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد ٤/ ۲۲۹ ط سعید کراتشی)

(۲) ثم ان مقتضی کلامهم ایضا انه لا یکفر بشتم دین مسلم ای لا یحکم بکفره لامکان التأویل ثم رأیته فی جامع الفصولین حیث قال بعد کلام اقول وعلی هذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التأویل بان مراده اخلاقه الردیئة ومعاملته القبیحة لا حقیقة دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذ والله تعالی اعلم واقره فی نور العین ومفهومه انه لا یحکم بفسخ النکاح وفیه البحث الذی قلناه واما امره بتجدید النکاح فهو لا شک فیه احتیاطا خصوصا فی حق الهمج الارذال الذین یشتمون بهذه الکلمة فانهم لا یخطر علی بالهم هذا المعنی اصلا وقد سئل فی الخیریة عمن قال له الحاکم ارض بالشرع فقال لا اقبل فافتی مفت بانه کفر وبانت زوجته فهل یثبت کفره بذلك فاجاب بانه لا ینبغی للعالم ان یبادر بتکفیر اهل الاسلام الی آخر ما حرره فی البحر (هامش رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب فی حکم من شتم دین مسلم ٤/ ۲۳۰ ط سعید کراتشی)

(۳) الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ان واذا وغیرهما، مطلب اختلاف الزوجین فی وجود الشرط ۱/ ٤۲۲ ط ماجدیه کوئٹه)

الراویۃ ادعی الاستثناء او الشرط فالقول له الخ (ردالمحتار) ۔ پس عورت دعوائے فسخ نکاح میں مدعیہ ہے اور شوہر مدعا علیہ ہے اور عورت کلمہ کفر کا صدور بحالت اختیار بتاتی ہے اور زوج اس کا منکر ہے لہذا حسب قاعدہ مذکورہ قول زوج قضاءً بھی معتبر ہونا چاہئے بلکہ یہاں بدرجہ اولیٰ قول زوج کا اعتبار ہوگا کیونکہ عورت کا حق بذات خود ثبوت ردت کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ احکام ردت میں سے ہے وحکم الشیٔ ثمرته واثره المترتب علیه (رد المحتار) ۔ حاصل یہ ہے کہ جس شخص کی زبان سے کوئی کلمہ کفر یہ نکل جائے اور وہ خود نشے کا مدعی ہو جیسے کہ آج کل عموماً ایسے الفاظ جن کا تعمد کفر ہے نکل جاتے ہیں یا تو حکم ردت کا مدعی ہو تو شخص مذکور بھی اس کے قول کی تحقیق تصدیق کی جائے گی اور قاضی وغیرہ کو حق نہیں کہ اس پر ردت کا حکم لگائے اور اس کی قسم کا اعتبار کرے یا اس کی زوجہ کا نکاح فسخ کرے نیز خطاءً کسی کلمہ کے زبان سے نکلنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ متکلم بے ہوش ہو یا مجنون ہو بلکہ ہوش و حواس ٹھیک ہونے اور ادراک و شعور قائم ہونے کی حالت میں بھی بلاقصد الفاظ زبان سے نکل جاتے ہیں مثلاً طلاق کہنے کے بعد یہ تاویل کہ میری مراد طالق عن وثاق تھی قضاءً اس لئے معتبر نہیں کہ الفاظ طلاق خود موجب حکم ہیں اور ان کے صدور کے ساتھ بذات خود حق عورت متعلق ہو جاتا ہے بخلاف کلمہ کفر کے کہ یہ بذات خود موجب ردة نہیں بلکہ حسن اختیار شرط ہے اور ثبوت ردت منوط ہے اور اس سے عورت کا حق بذات خود متعلق نہیں پس انکار اختیار درحقیقت انکار سبب ہے پس انکار حکم مع اقرار سبب ہے۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی ۷ رجب ۱۳۳۶ھ

## شوہر نے کہا کہ "اگر کبھی جوا کھیلوں تو میری بیوی پر "طلاق" ہے" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص نے ایک جماعت کے ساتھ جو ہمیشہ جوا کھیلتی ہے ہر شخص نے یہ قسم لی کہ خدا کی قسم میں کبھی جوا نہیں کھیلوں گا اگر کبھی جوا کھیلوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اب اگر اس جماعت میں سے کوئی شخص جوا کھیلے تو اس کی بیوی پر طلاق پڑے گی یا نہیں اور پڑے گی تو کون سی طلاق؟

(جواب ۲۶۵) ان قسم کھانے والوں میں سے جس جس کی شادی ہو چکی تھی اور قسم کے وقت اس کے نکاح میں کوئی عورت تھی وہ اگر اس قسم کے بعد جوا کھیلے گا تو اس کی بیوی پر ایک طلاق رجعی پڑ جائے گی کیونکہ معلق طلاق واحدہ صریح ہے اور وہ رجعی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ کتبہ محمد کفایت اللہ غفر لہ، مدرس مدرسہ امینیہ سنہری مسجد دہلی۔

---

۱۔ ہامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب اختلاف الزوجین فی وجود الشرط ۳/ ۳۵۶ ط سعید کراتشی
۲۔ ہامش رد المحتار، کتاب الوقف ۴/ ۳۴۰ ط سعید کراتشی )
۳۔ (ویقع الطلاق بعد الشرط) مطلقاً لکن ان وجد فی الملک طلقت وإلا لا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب التعلیق ۳/ ۳۵۵ ط سعید کراتشی) ۴۔ الطلاق علی ضربین صریح وکنایة فالصریح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا يقع به الطلاق الرجعي لان هذه الالفاظ تستعمل في الطلاق ولا تستعمل في غيره فكان صريحا وانه يعقب الرجعة (الهداية، كتاب الطلاق، باب ايقاع الطلاق ۲/ ۳۵۹ ط شركة علمية ملتان)

الجواب صواب بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صواب بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ مہر دارالافتاء۔

## نکاح نامے میں لکھوائی گئی شرطوں کی خلاف ورزی

(سوال) شرکی والے نکاح نامہ میں نکاح کے یہ شرطیں لکھوائی گئی ہیں کہ نان نفقہ ماہوار دیا جائے اور مرد عورت پر ظلم نہ کرے اور اگر اس کا خلاف ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ وہ مرد کو چھوڑ دے یا اسی طرح کی اگر کسی کا خلاف ہو تو عورت کو طلاق ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا طلاق نامہ کی یہ شرطیں صحیح ہیں اور کیا ان کی رو سے خلاف شرط ہونے پر عورت خاوند کو چھوڑ سکتی ہے یا اس پر طلاق واقع ہو سکتی ہے؟ بینوا توجروا۔

(جواب ۲۶۶) طلاق کو کسی شرط پر معلق کرنا یا عورت کو کسی شرط پر طلاق لے لینے کا اختیار تفویض کرنا یہ دونوں باتیں جائز ہو سکتی ہیں لیکن دونوں میں یہ شرط ہے کہ جس عورت کو طلاق دینے کا اختیار دیا جائے وہ اس تعلیق یا تفویض کے وقت مملوکہ ہو یا طلاق کی اضافت نکاح کی جانب ہو مثلاً یوں کہے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے لیکن یہ نکاح نامے جن میں شرائط مذکورہ فی السوال لکھی جاتی ہیں اگر عقد نکاح سے پہلے یعنی ایجاب و قبول سے پہلے لکھے جاتے ہوں تو باطل ہیں ان کی رو سے نہ عورت کو طلاق کی تفویض حاصل ہوتی ہے اور نہ خلاف شرط ہونے کی صورت میں اس پر طلاق واقع ہو سکتی ہے کیونکہ وقت تحریر نکاح نامہ نہ وہ مملوکہ تھی نہ اضافت الی الملک پائی گئی ولا تصح اضافة الطلاق الا ان یکون الحالف مالکا او یضیفه الی ملك۔ الی قوله فان قال لاجنبية ان دخلت الدار فانت طالق ثم تزوجها فدخلت الدار لم تطلق لان الحالف ليس بمالك وما اضافه الى الملك وسببه ولا بد من واحد منهما (هداية)(۱) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرسہ امینیہ دہلی مہر دارالافتاء

## شوہر نے بیوی سے کہا اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ مذکور نہیں دیا تو تجھ پر تین طلاق ہے کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کے مقفل صندوق میں سے اندر سے پندرہ روپے چوری ہو گئے زید نے اپنی بیوی پر شبہ کیا کہ ہندہ نے میرا روپیہ چرایا ہے اس کی بیوی نے کہا میں نے نہیں لیا تھا ہندہ نے قسم کھا کر انکار کیا زید نے ہندہ سے کہا کہ اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ مذکور نہیں دیا تو تجھ پر تین طلاق ہے وہ رات گزر گئی ہندہ نے روپیہ نہیں دیا تو کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا المستفتی نمبر ۱۱۰ [illegible] ۲۶ رجب ۱۳۵۲ھ م ۱۴ نومبر ۱۹۳۳ء

---

(۱) الہدایة، کتاب الطلاق، باب الایمان فی الطلاق: ۲/ ۳۸۵ ط شرکة علمیة ملتان۔

(جواب ۲۶۷) اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ تعلیق میں الفاظ یہ تھے "اگر تو نے کل رات میں روپیہ مذکور نہیں دیا تو" اور روپیہ مذکور کے معنی یہ ہیں کہ جو روپیہ تو نے چرایا ہے اور جب کہ ہندہ نے وہ روپیہ نہیں چرایا تھا تو تعلیق لغو ہوگئی۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## جس شرط پر طلاق کو معلق کیا وہ شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں.

(سوال) ایک شخص نے ان خط کشیدہ الفاظ میں تعلیق کی کہ آج سے اگر میں اس گھر کے اندر (اس سے مراد یہ مکان معین ہے) عورتوں کے پاس جاؤں (یعنی اس گھر کے اندر داخل ہوں یہاں تک کہ ان عورتوں تک چلا جاؤں جو کہ گھر میں رہتی ہیں) سوائے دہلیز کے (دہلیز مکان کے ابتدائی حصہ کو کہتے ہیں جو ہر خاص و عام کے نشست کے ہوتے ہیں یعنی اس مکان کی دہلیز میں جا سکتا ہوں) اور زید کے گھر اور عمرو کے گھر اور بکر کی جانب احاطہ میں (ایک احاطہ ہے جس کے بیچ میں دیوار ہے اور دونوں جانب مکان بنے ہیں ایک طرف بکر رہتا ہے اور دوسری طرف سلیمان) اور خالد کے گھر (خالد کے دو مکان جدا جدا ہیں ایک زنانہ دوسرا مردانہ اس نے زنانہ مکان مراد لیا ہے) اگر میں قدم رکھوں تو میری عورت کو طلاق۔ متعلقہ صورت ہذا حسب ذیل سوالات ہیں۔

(۱) کسی ضرورت سے مکان میں جا سکتا ہے یا نہیں بشرطیکہ عورتوں تک نہ جائے۔

(۲) دہلیز کی تعمیر درست ہوگی یا نہیں؟ (۳) ایک مدت ہوئی کہ زید کی وفات ہو چکی بعد ازاں اس کا لڑکا اس مکان میں رہنے لگا چنانچہ وقت تعلیق اس کا لڑکا ہی اس مکان میں رہتا تھا اور اب بھی ہے تو کیا اس مکان میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۴) عمرو کی وفات کے بعد اس کے گھر میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۵) سلیمان کی طرف کے مکان میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۶) بکر و سلیمان نے اپنے مکانوں کا تبادلہ کر لیا تو اب کس جانب جا سکتا ہے اور کس جانب نہیں (۷) خالد کا باپ یونس ابھی زندہ ہے اور وہی مکان کا مالک بھی ہے تو کیا خالد کے دونوں مکان زنانہ و مردانہ میں داخل ہو سکتا ہے اگر نہیں تو کس میں؟ (۸) یونس کی وفات کے بعد اس کے دونوں لڑکے خالد لور احمد و دیگر ورثہ مکانوں کے مالک ہوں گے تو اب خالد کے مکان میں جا سکتا ہے یا نہیں؟ (۹) اشخاص مذکورین بالا اگر اب کوئی جدید مکان حاصل کریں یا بنوائیں تو اس میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۱۰) بھولے سے مکان میں داخل ہوا اور یاد آنے کے بعد فوراً نکل آیا تو کیا طلاق واقع

---

(۱) كما في الهندية: وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لامرأته: إن دخلت الدار فأنت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدية كوئته)

ہوگی یا نہیں؟ (۱۱) اگر جبراً ان مکانوں میں داخل کیا گیا تو کیا حکم ہے؟ (۱۲) جملہ اشخاص مذکورین بالا کے مکانوں میں داخل ہونے کے بعد طلاق ہوگی یا نہیں؟ یا کسی ایک مکان میں داخل ہونے سے طلاق ہو جائے گی (۱۳) مکانات مذکورہ بالا میں ترتیب وار داخل ہونے اور غیر ترتیب کے داخل ہونے میں کوئی فرق ہو تو بیان فرمایا جائے (۱۴) طلاق رجعی ہوگی یا بائن؟ (۱۵) اگر بائن ہے تو کیوں اور کیا عدت گزرنے سے پہلے نکاح کر لینا کافی ہے؟ (۱۶) ان سب صورتوں سے بچنے کے لئے اگر کوئی حیلہ شرعی ہو تو بیان فرمائیں (۱۷) فقہاء کے مشہور قول التنجیز یبطل التعلیق کا کیا مطلب ہے اور کیا صورت مذکورہ بالا میں یہ حیلہ چل سکتا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۱ مولوی محمد تقی [illegible] مبارکپوری [illegible] ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ م ۱۷ فروری ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۶۸) (۱) اگر اس گھر کے اندر عورتیں موجود ہیں تو ضرورت اور عدم ضرورت دونوں صورتوں میں نہیں جا سکتا، اور عورتیں نہ ہوں تو دونوں صورتوں میں جا سکتا ہے (۲) درست ہے۔ (۳) نہیں داخل ہو سکتا کیونکہ اگرچہ زید کا لڑکا اس میں سکونت رکھتا تھا مگر مکان زید کے نام سے مشہور ہوگا اسی بنا پر حالف نے زید کی طرف مکان کی نسبت کر کے وہی مکان مراد لیا۔ (۴) نہیں جب تک کہ وہ مکان عمرو کے نام سے معروف رہے۔ (۵) داخل ہو سکتا ہے۔ (۶) تبادلہ کر لینے کی صورت میں جس جانب بکر ہوگا اس جانب نہیں جا سکتا۔ (۷) اگر خالد تینوں مکانوں میں سکونت پذیر ہے تو تینوں مکانوں میں نہیں جا سکتا۔ (۸) خالد کے مکان میں نہیں جا سکتا۔

---

(۱) [illegible] فی یمینه والقاصد فی الیمین والمکره والناسی سواء حتی تجب الکفارة (الهندیة، کتاب الایمان ۲/ ۴۷۹ ط شرکة علمیة ملتان) وقال فی الدر: ولو الحالف مکرها او مخطئا او ذاهلا او ساهیا او ناسیا بان حلف ان لا یحلف ثم نسی وحلف فیکفر مرتین مرة لحنثه واخری اذا فعل المحلوف علیه علی الحدیث: ثلاث هزلهن جد منها الیمین فی الیمین او الحنث فیحنث بفعل المحلوف علیه مکرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الایمان ۳/ ۷۰۸، ۷۰۹ ط سعید کراتشی)

(۲) والاصل ان الاستثناء یتکلم بالحاصل بعد الثنیا وهو الصحیح ومعناه انه یتکلم بالمستثنی منه فیصح استثناء البعض من الجملة لانه یبقی التکلم بالبعض بعده (الهدایة، کتاب الطلاق، باب الایمان فی الطلاق، فصل فی الاستثناء ۲/ ۳۹۰ ط شرکة علمیة ملتان)

(۳) وفی حلفه لا یکلم عبده ای عبد فلان او عرسه او صدیقه ولا یدخل داره ولا یلبس ثوبه او لا یاکل طعامه اولا یرکب دابته ان زالت اضافته ببیع او طلاق وعداوة وکلمه لم یحنث فی العبد بلا اشارة الیه بهذا اولا علی المذهب وفی غیره ان اشار بهذا وعین حنث وان لا یشر ولم یعین لا یحنث (تنویر الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار، کتاب الایمان، باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام ۳/ ۷۹۷، ۷۹۸ ط سعید کراتشی)

(۴) وفی حلفه لا یکلم عبده ای عبد فلان او عرسه او صدیقه ولا یدخل داره ولا یلبس ثوبه اولا یاکل طعامه اولا یرکب دابته ان زالت اضافته ببیع او طلاق او عداوة وکلمه لم یحنث فی العبد اشار الیه بهذا ولا وفی غیره ان اشار بهذا وعین حنث والا یشر ولم یعین لا یحنث (تنویر الابصار مع هامش رد المحتار، کتاب الایمان، باب الیمین فی الاکل والشرب ۳/ ۷۹۷ ط سعید کراتشی)

(۵) اس لئے کہ شرط میں سلیمان کے گھر میں داخل ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(۶) فی الخانیة ایضا حلف لا یدخل دار زید ثم حلف لا یدخل دار عمرو فاشتری زید من عمرو وسلمها الیه فدخلها الحالف حنث فی الیمین الثانیة عنده لان عنده المستحدث بعد الیمین یدخل فیه لو مات مالک الدار فدخل لا یحنث لانتقالها للورثة (هامش رد المحتار، کتاب الایمان، باب الیمین فی الدخول والخروج والسکنی والاتیان والرکوب وغیر ذلک ۳/ ۷۶۱)

اور جب تک مکان تعمیر نہ ہو اس وقت تک کسی مکان میں نہیں جا سکتا ۔ (۹) اگر کوئی جدید مکان بنا ہوا ہو اور اس میں خود سکونت پذیر ہو جائیں تو نہیں جا سکتا (۱۰) طلاق واقع ہو جائے گی ۔ (۱۱) جملہ کا یہ مطلب کہ کوئی کسی دوسرے کی تعمیر کردہ مکان میں نہ جائے گا تو طلاق نہیں ہوگی مگر جب پہنچتے ہی بلا توقف فوراً وہاں سے نکل آئے ہو تو اور اگر ٹھہر گیا تو طلاق ہو جائے گی ۔ (۱۲) ہر ایک مکان میں داخل ہونے سے طلاق ہوگی (۱۳) کوئی فرق نہیں (۱۴) طلاق رجعی ہوگی (۱۵) بائن نہیں ۔ (۱۶) کوئی حیلہ نہیں (۱۷) اس صورت میں اس کا کوئی اثر نہیں ۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ، مدرسہ امینیہ دہلی

## شوہر نے بیوی سے کہا "ابلی کو اٹھنے دو تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا" تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں ؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کسی بات پر بحالت غصہ میں اس نے اپنی بیوی سے کہا ابلی کو اٹھنے دو تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا اس کے بعد ان دونوں میں بحث ہوئی بیوی کہتی تھی کہ ابلی کے اٹھنے پر طلاق ہوگی یونکہ مندرجہ بالا الفاظ اس کی بیوی نے سنے تھے زید کہتا ہے کہ طلاق نہیں ہوئی میرے یہ الفاظ تھے کہ ابلی کے اٹھنے پر میں اس بات کا تصفیہ کروں گا اگر انہوں نے تصفیہ نہ کیا تو تم کو طلاق دوں گا بیوی کہتی ہے کہ میں نے یہ سنا ہے کہ ابلی کے اٹھنے پر تم کو خدا کی قسم طلاق دوں گا زید کہتا ہے کہ اس میں میں نے لفظ دوں گا شامل کیا تھا یہ لفظ شرط ہے جس سے تصفیہ کرنے کی شرط رکھی تھی بیوی کہتی ہے کہ پہلے صرف یہ کہا تھا کہ ابلی کو اٹھنے دو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا اور انہوں نے تصفیہ نہ کیا تھی تصفیہ کا لفظ آخر میں کہا ہے ۔

المستفتی نمبر ۲۳۳۲ سید ابو الحسن اصفہانی ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ۶ مارچ ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۶۹) جو الفاظ عورت بھی تسلیم کرتی ہے وہ یہ ہیں "ابلی کو اٹھنے دو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا" ان الفاظ سے طلاق نہیں پڑتی نہ بالفعل نہ ابلی کے اٹھنے پر ہاں بعد ابلی کے اٹھنے پر زید اگر طلاق دے تو

---

(۱) [illegible]

(۲) اس لئے کہ [illegible] کما فی الدر ولو الحالف مکرها او مخطئا او ذاهلا او ساهيا او ناسيا فان حلف ان لا يحلف ثم نسي او حلف فيكفر مرتين مرة لحنثه واخرى اذا فعل المحلوف عليه لحديث ثلاث هزلهن جد منها اليمين في النسيان او يحنث بفعل المحلوف عليه مكرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الايمان ۳/۷۰۸، ۷۰۹ ط سعيد كراتشي)

(۳) اذا حلف الرجل لا يدخل دار فلان فادخل مكرها لا يحنث هذا اذا حمله انسان وادخله مكرها (الفتاوى الهنديه كتاب الحيل الفصل التاسع في الايمان ۶/۴۰۰ ط ماجديه كوئته)

(۴) [illegible] طلاق واقع ہوگی لمافی الهداية الطلاق على ضربين صريح وكناية فالصريح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا يقع به الطلاق الرجعي (الهداية كتاب الطلاق باب ايقاع الطلاق ۲/۳۵۹ ط شركة علميه ملتان)

(۵) اس لئے کہ "تم کو طلاق دوں گا" [illegible] طلاق واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار بخلاف قوله طلقي نفسك فقالت انا طالق او انا اطلق نفسي لم يقع لانه وعد جوهرة ما لم يتعارف او تنو الانشاء فتح (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب تفويض الطلاق ۳/۳۱۹ ط سعيد كراتشي)

پڑے گی ورنہ نہیں عورت کا یہ خیال کہ باپ کے اٹھنے پر خود بخود طلاق پڑ گئی صحیح نہیں ہے ہاں اگر الفاظ یہی تھے اور باپ کے اٹھنے پر زید نے طلاق نہیں دی تو زید پر قسم کا کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا کہ اس نے قسم پوری نہیں کی (۱) لیکن اگر یہ قسم بھی تصفیہ نہ ہونے کی صورت میں طلاق دینے کی تھی اور باپ کے اٹھنے پر تصفیہ ہو گیا تو نہ طلاق پڑی اور نہ قسم کا کفارہ واجب ہوا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## نکاح سے پہلے کہا ”اگر میں نے جھوٹ بولا تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے“

(سوال) زید نے قبل از نکاح کے کہا کہ اگر میں نے کبھی جھوٹ بولا تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے اب اس شرط ٹھہرنے کے بعد زید نے جھوٹ بھی قصداً یا عذراً بولا اب زید نے نکاح بعد وقوع شرط کے کیا کرنا چاہئے تو کیا یہ وقوع شرط ہے جو قبل از نکاح کے ہے، وقوع مشروط بھی لازم ہوتا ہے یا نہیں اور اگر بالفرض نکاح بھی کر لیا تو کیا ہمبستر ہونا زنا میں شمار ہوگا“ المستفتی نمبر ۲۹۸ گل محمد (ضلع سورت) ۱۶ صفر ۱۳۵۲ھ ۳۱ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۷۰) ہاں نکاح کرنے کے بعد عورت پر طلاق ہو جائے گی طلاق نہ ہونے کا حیلہ یہ ہے کہ زید خود نکاح نہ کرے نہ کسی کو وکیل بنائے نہ امر کرے بلکہ کوئی دوسرا شخص بطور فضولی کے زید کا نکاح کسی عورت سے کر دے اور زید اس نکاح کی منظوری قول کے ساتھ نہ دے بلکہ اس منکوحہ عورت سے وطی کر لے تو یہ عملی نکاح کی اجازت بھی ہو جائے گی اور زید کا نکاح بھی ہو جائے گا اور طلاق بھی نہیں پڑے گی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## مہر نفقہ عدت وغیرہ کی معافی کی شرط پر طلاق

(سوال) زید کی لڑکی نابالغہ جس کی عمر وقت نکاح سات سال تھی بولایت پدر بکر کے لڑکے بالغ کے ساتھ عقد ہوا یہ لڑکی بکر کے لڑکے کے نکاح میں سات سال رہی اور اس عرصہ میں وہ اپنے خاوند کے ہاں نہیں گئی بعد گزرنے سات سال کے بکر کے لڑکے نے اس وجہ سے کہ لڑکی نابالغ ٹالی جاتی ہے اور مجھے دکھائی نہیں گئی اس سے وقت بالغ ہونے سے پیشتر ہو کہ مہر و نفقہ طلب کرنے کی شرط پر طلاق بائن دی کہ آئندہ کوئی جھگڑا مہر وغیرہ کا منجانب لڑکی نہ ہو زید نے کل ذمہ داری بحیثیت عدالت کے اور طلاق قبول کی زید کی لڑکی کو نہ تو وقت طلاق بلایا گیا اور نہ اس نے مہر و نفقہ وغیرہ کی معافی دی ہے نہ طلاق قبول کی تو کیا طلاق ہو گئی؟

---

(۱) وهذا القسم فيه الكفارة فقط ان حنث (الدر المختار هامش رد المحتار، كتاب الايمان ۳ / ۷۰۸ ط سعيد كراتشي) (حکم) قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ قسم یہ ہے (۱) غلام آزاد کرنا (۲) دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانا (۳) یا دس مسکینوں کو ایک ایک جوڑا کپڑے کا دینا اور اگر یہ تینوں نہ ہو سکیں تو تین دن کے روزے پے در پے رکھنا کما فی الدر المختار و كفارته تحرير رقبة او طعام عشرة مساكين او كسوتهم بما يستر عامة البدن وان عجز عنها كلها وقت الاداء [illegible] صام ثلاثة ايام ولاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الايمان ۳ / ۷۲۵ ط سعيد كراتشي)

(۲) حلف لا يتزوج فزوجه فضولي فاجاز بالقول حنث وبالفعل ومنه الكتابة خلافا لابن سماعة لا يحنث به يفتى خانية (در مختار) وقال في الرد (قوله بالفعل) كبعث المهر او بعضه بشرط ان يصل اليها وقيل وصوله ليس بشرط نهر و كتقبيلها بشهوة و جماعها لكن يكره تحريما لقرب نفوذ العقد من المحرم [illegible] والجماع لحصول الاجازة قبله هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الايمان، باب اليمين في الضرب والقتل وغير ذلك ۳ / ۸٤٦ ط سعيد كراتشي)

وقت طلاق کے بکر نے زید سے کہا یا کہ لڑکی نابالغ ہے اس لئے میں ہی زید مہر وغیرہ کی معافی اور طلاق قبول کر سکتا ہے اور آئندہ کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔ طلاق بائن حاصل کی جائے۔ مگر لڑکی اس وقت بالغ تھی اس لئے کہ وقت نکاح سات سال کی تھی اور وقت طلاق ۱۴ سال ہو گئی تو کیا ایسی صورت میں زید کا مہر وغیرہ معاف کرنا اور طلاق قبول کرنا جائز ہوا؟ اور طلاق صحیح ہوئی؟ طلاق کے بعد جب پانچ ماہ گزر گئے تو نکاح ثانی ہوا اور بعد مدت ہوئی اور صحیح معلوم ہوا کہ لڑکی ایک سال سے بالغ ہے۔

لڑکے نے یہ الفاظ بوقت طلاق اپنی زبان سے کہے تھے کہ میں معاوضہ معافی مہر و نفقہ عدت جہیز و چڑھاوا وغیرہ طلاق بائن دیتا ہوں زید نے طلاق قبول کی اور چڑھاوا وغیرہ اپنی لڑکی کی طرف سے معاف کیا۔ اب جو مسئلہ شرعی ہو اس سے آگاہ کیا جائے۔ المستفتی نمبر ۲۰۷ سیف اللہ (کوٹہ راجپوتانہ) ۲۲ جمادی الثانی۔

(جواب ۲۷۱) یہ طلاق مہر کی معافی اور نفقہ عدت و جہیز و چڑھاوا کے بدلے میں دی گئی ہے۔ باپ کو ان چیزوں کا اختیار نہیں تھا۔ البتہ اگر لڑکی نے مہر معاف کر دیا ہو اور نفقہ عدت و جہیز و چڑھاوا چھوڑ کر طلاق لینا قبول کیا ہو تو طلاق صحیح ہوئی ورنہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

## شوہر نے کہا "اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ تجھ پر تین طلاق پڑ جائیں گی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی ایک لڑکی مرض شدید میں مبتلا تھی۔ زید کی زوجہ یعنی لڑکی کی والدہ نے اس لڑکی کو حالت مرض میں سخت تکلیفیں دیں۔ جس پر زید کو بہت صدمہ ہوا اور اس نے غصہ میں آکر کہہ دیا کہ اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ تجھ پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی اور تو مطلقہ ثلثہ ہو جائے گی۔ بعد چند دن کے وہ لڑکی اس مرض سے مر گئی۔ اب زید کی زوجہ کا شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی نمبر ۲۱۹ محمد یونس (پٹنہ) ۱۷ رجب ۱۳۵۳ھ م ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۷۲/ ۱۵۶۷) (از دار الافتاء دیوبند) یہ تعلیق بالشرط ہے اور جب کہ دختر مذکورہ اسی مرض میں مر گئی ہے جس میں مر جانے پر طلاق ثلاثہ کو معلق کیا تھا تو تین طلاقیں واقع ہونے میں تردد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ رہا یہ کہ جزا میں ذکر مستقبل کا ہے قابل التفات نہیں ہے عموماً جزا مستقبل ہی ہوتی ہے اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں علاوہ ازیں جزائے مستقبل کی صحت نصوص میں موجود ہے ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ ان کے بعد دونوں جگہ

---

(۱) قوله وكذا الكبيرة الخ، اى اذا خلعها ابوها بلا اذنها فانه لا يلزمها المال الا ولى لانه كالاجنبي في حقها و في الفصولين: اذا ضمنه الاب والاجنبي وقع الخلع ثم ان اجازت نفذ عليها و برئ الزوج من المهر، وان لم يضمن توقف الخلع على اجازتها فان اجازت جاز وبرئ الزوج عن المهر والا لم يجز (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب في خلع الصغيرة ۳/ ۴۵۷ ط سعيد كراتشي)

(۲) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق ۱/ ۴۲۰ ط ماجدية كوئته)

(۳) الكهف: ۶۹ (۴) الصافات ۱۰۲

مضارع کے اول میں سین داخل ہے جو استقبال کے لئے ہے اس کے باوجود یہ تعلیق صحیح ہوگی بناءً علیہ زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی ہیں فقط محمد اعزاز علی امروہوی (مقیم دارالعلوم دیوبند) نفس جواب صحیح ہے بندہ اصغر حسین عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح بندہ محمد شفیع غفرلہ (خادم دارالافتاء دارالعلوم دیوبند) الجواب صحیح۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ۔ صحیح ہے ریاض الدین عفی عنہ۔ الجواب صحیح اشرف علی یکم رجب ۱۳۵۳ھ طلاق واقع ہوگئی شبیر احمد عثمانی دیوبندی۔ الجواب صحیح خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ (مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل) الجواب صواب بندہ محمد بدر عالم مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل۔ الجواب صحیح عبدالرحمن کان اللہ لہ' ولوالدیہ ولجمیع المسلمین۔ الجواب صحیح احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت۔ تین طلاقیں ہوگئیں محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' مہر دارالافتاء مدرسہ امینیہ مہر دارالافتاء دیوبند مہر دارالافتاء ڈابھیل۔

### اگر اپنی بیوی کو ماہانہ خرچ نہ دیا' تو ایک ماہ انتظار کے بعد تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی' تو کیا حکم ہے؟

(سوال) محمد یوسف کی شادی شیخ بھولو علی کی لڑکی سے ہوئی کچھ عرصہ زن و شوہر کے درمیان محبت رہی اور محمد یوسف سسرال ہی میں مع بیوی رہنے لگے اور اپنا گھر بار بلا مرمت چھوڑ دیا ازاں بعد محمد یوسف سفر میں چلے گئے اور جب کچھ عرصہ بعد سفر سے واپس آئے تو بھولو علی نے پنچایت بٹھلائی کہ یوسف علی میری لڑکی کو کھانا خرچ نہیں دیتے اس لئے میری صفائی کرادیں پنچ نے محمد یوسف کو تنبیہ کی اور بھولو علی نے اپنی رضامندی اس بات پر ظاہر کی کہ محمد یوسف برابر ماہ بماہ خرچ دینے کا ایک شرائط نامہ لکھ دے۔ چنانچہ محمد یوسف نے شرائط نامہ لکھ دیا جس کی نقل منسلکہ استفتائے ہذا ہے محمد یوسف پھر سسرال میں ہی رہنے لگے اس کے ہفتہ دو ہفتہ بعد محمد یوسف اور ان کی سسرال والوں کے درمیان نااتفاقی ہوگئی اور محمد یوسف نے وداعگی مانگی۔ اس پر بھولو علی نے کہا کہ محمد یوسف اپنا مکان بنوالے تو وداعگی میں مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا محمد یوسف نے مکان بنوایا اس کے بعد رخصتی ہوئی اور محمد یوسف اپنی بیوی کو گھر لایا اور بارام رکھنا شروع کیا لیکن لڑکی کے میکے والے محمد یوسف کے خلاف رہے آخر کار ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء کو جب محمد یوسف محرم کا تماشا دیکھنے گیا ہوا تھا تو اس کے غائبانہ اس کی خوشدامن صاحبہ بغیر اجازت محمد یوسف کے اس کی بیوی کو اپنے گھر لے گئیں جب محمد یوسف واپس آیا اور بیوی کو لاپتہ پایا تو سسرال گئے وہاں تکرار ہوئی اور لڑکی کے میکے والوں نے رخصتی سے انکار کردیا اور لڑکی ہنوز میکے میں روکی ہوئی ہے اس کے بعد محمد یوسف نے پنچایت میں ایک عرضی دی اس پر پنچ نے رخصتی دلانے کی کوشش کی اور بہت اصرار کیا لڑکی والوں نے صاف انکار کردیا اور کہا کہ لڑکی محمد یوسف کی بیوی نہیں رہی حالانکہ لڑکی کو گئے ہوئے ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا آخر کار مجبور ہو کر پنچ نے محمد یوسف کی عرضی و شرائط نامہ مع مناسب سوالات کے دارالعلوم دیوبند بھیج دیا جس کی نقل مع جواب مشمولہ استفتائے ہذا ہے اس ہیر پھیر میں شرائط نامہ کے مطابق مہینہ پورا ہو رہا تھا اس لئے محمد یوسف نے مبلغ پانچ روپے خرچہ کے لئے اپنی بیوی کو بھیج دیا لیکن اس نے لینے سے انکار کیا اور نہیں لیا اس کے بعد استفتا کا جواب آیا کہ میکے میں خرچ دینا واجب نہیں محمد یوسف نے میکے میں خرچ دینا موقوف کردیا البتہ رخصتی کے لئے کئی مرتبہ تقاضا کیا اور ہنوز کر رہا ہے

لیکن اس کے خسر صاحب روٹی نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ اس کی بیوی مطلقہ ہوگئی۔

نقل اقرار نامہ۔ میں شیخ یوسف علی پسر شیخ ... خلیفہ ساکن محمد پور آکے ہم پنچان کے سامنے اقرار کرتے ہیں اور عہد دیتے ہیں کہ ہم اپنی بیوی کو ہر ماہ دو ماہ خرچ خانہ داری دیں گے اگر دینے میں کسی طرح کی کوتاہی کریں تو ایک ماہ انتظار دیکھیں اگر آخری ماہ تک نہیں دیں تو ہم پر تینوں طلاق واقع ہو جائے گی اس لئے اقرار نامہ پر انگشت نشان دیا۔ وقت پر کام آئے کاتب شیخ امیر علی۔ تاریخ ۳۔۱۰۔۳۱ **المستفتی نمبر ۴۳۳** قادر بخش خواجہ (ضلع مونگھیر) ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ م ۹ فروری ۱۹۳۵ء

**(جواب ۲۷۳)** اقرار نامہ میں اس کی تصریح نہیں کہ محمد یوسف اپنی بیوی کو نفقہ اس صورت میں دے گا کہ بیوی اس کے گھر میں رہے اس لئے محمد یوسف دونوں صورتوں میں نفقہ دینے کا ذمہ دار ہے خواہ بیوی محمد یوسف کے گھر رہے خواہ محمد یوسف کی رضامندی یا کسی عذر صحیح شرعی کی وجہ سے میکے میں رہے ہاں اگر بیوی محمد یوسف کی اجازت کے بغیر اور بغیر کسی حق شرعی کے میکے میں رہے گی تو نفقہ کی مستحق نہ ہوگی پس اگر صورت واقعہ میں اس کی بیوی ناحق میکے میں چلی گئی اور بغیر کسی عذر صحیح شرعی کے وہاں رہی تو نفقہ کی مستحق نہیں(۱)، لیکن اگر وہ محمد یوسف کی اجازت سے یا کسی ایسی حرکت کی وجہ سے چلی گئی تھی جس پر اسے جانا اور میکے میں رہنا جائز تھا تو وہ نفقہ کی مستحق ہے پہلے مہینے کا نفقہ محمد یوسف نے مدت کے اندر بھیج کر زوجہ نے نہیں لیا تو اس عورت کا مطالبہ ساقط اور اقرار نامہ کا اس مدت کے لئے غیر موثر ہو گیا کیونکہ محمد یوسف نے نفقہ بھیج دیا نہ لینا عورت کا قصور ہے۔ محمد یوسف کی جانب سے خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ نفقہ کم ہونے کا عذر عورت کی جانب سے تسلیم نہیں کیونکہ اقرار نامہ میں کوئی مقدار مذکور نہیں اس کے بعد محمد یوسف نے نفقہ نہیں دیا تو اگر عورت میکے میں کسی عذر صحیح شرعی کی بناء پر مقیم ہے تو محمد یوسف کے نفقہ نہ دینے سے طلاق ہوگئی اور پہلی مرتبہ واپس کردینے کو محمد یوسف اپنے نہ دینے کے عذر میں بیان نہیں کر سکتا اگر عورت ناحق میکے میں مقیم ہے تو بوجہ اس کے کہ وہ نفقہ کی مستحق ہی نہیں(۲)۔ محمد یوسف کے نفقہ نہ دینے سے اس پر طلاق نہیں ہوگی کیونکہ اقرار نامہ استحقاق نفقہ کی صورت سے ہی متعلق ہو سکتا ہے(۳)۔

## طلاق کو کسی کام کرنے پر معلق کیا اب اس کام کو کرنے سے بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

**(سوال)** زید دہلی میں بکر کے ہاں ملازمت کرتا تھا درمیان ملازمت میں زید نے بکر کے کچھ روپے غبن کئے

---

(۱) لا نفقة لأحدى عشر مرتدة ... وخارجة من بيته بغير حق وهي الناشزة حتى تعود ولو بعد سفره خلافا للشافعي والقول لها بعدم النشوز بيمينها (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۳ /۵۷۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) اس لئے کہ وہ عورت ناشزہ ہے اور ناشزہ عورت کو شوہر کی طرف سے نفقہ نہیں ملتا کما صرح به في الدر المختار كتاب الطلاق باب النفقة ۳ /۵۷۶ ط سعيد كراتشي)

(۳) اس لئے کہ اس میں شرط نہیں پائی گئی اور جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی واقع نہیں ہوگی کما في الهندية: وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق ۱ /۴۲۰ ط ماجدية كوئته)

ور جب بکر کو اس کا علم ہوا تو زید بکر کے ہاں سے چلا آیا اور دہلی میں ہی روپوش ہو گیا بکر نے اس غبن کی پولیس میں رپورٹ کرائی اور زید کے خلاف وارنٹ جاری ہو گیا جب زید کو اس کا علم ہوا تو وہ اپنے ایک عزیز کے پاس گیا اور ان سے مدد کا طالب ہوا مگر عزیز نے یہ کہہ کر مدد دینے سے انکار کر دیا کہ بغیر تمہارے والد کی اجازت کے کچھ نہیں کر سکتا اور جب زید کو کہیں سے مدد نہ ملی تو وہ اپنی زوجہ کے پاس گیا اس کی زوجہ نے اس کی مدد کا وعدہ کیا لیکن اس شرط پر کہ وہ اپنی زوجہ کو مندرجہ ذیل تحریر لکھ دے۔ "اگر اس قسم کی کارروائی جو میں نے بکر کے ساتھ کی ہے آئندہ کروں یا تم کو چھوڑ کر کبھی چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں" زید کو چونکہ اس وقت تک کہیں سے مدد نہ ملی تھی اس نے گرفتاری کے اندیشے سے اپنی زوجہ کو یہ تحریر دیدی اور اس کی زوجہ نے کچھ روپے بکر کے دینے کے لئے زید کے رشتہ دار کے پاس رکھوا دیئے اور دو تین روز بعد زید کے رشتہ دار نے زید کے باپ کی اجازت مل جانے پر ان روپوں میں جو کمی تھی اس کو پورا کر کے بکر کو ادا کر دیئے چونکہ اس سے قبل بھی زید اس قسم کے فعل کر چکا تھا اور جب کبھی اس سے اس قسم کے فعل سرزد ہوتے وہ اپنی عادت کے موافق روپوش ہو جایا کرتا تھا اس لئے تحریر لیتے وقت زوجہ کی اور تحریر دیتے وقت شوہر کی یہ نیت نہ تھی کہ تحریر دینے کے بعد بغیر اجازت زوجہ کے باہر بھی نہ جائے بلکہ منشا یہ تھی کہ اس قسم کی حرکات کرنے کے بعد جو زید روپوش ہو جایا کرتا تھا وہ آئندہ ایسا نہ کرے۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد زید اور اس کی زوجہ میں کچھ تکرار ہو گئی جس کی وجہ سے زوجہ نے اس کو کچھ جسمانی تکلیف پہنچائی چونکہ زید کو جسمانی تکلیف پہنچی تھی اس لئے وہ اپنی زوجہ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ "اچھا میں جاتا ہوں خدا حافظ" اس تکرار کے درمیان زید کے ایک عزیز کو جو وہیں قریب رہتا تھا بلایا گیا انہوں نے اس معاملہ کو رفع دفع کرنے کے لئے زید سے کہا کہ آج رات کو تم میرے گھر سو رہو کل صبح آ جانا اور اس کی اجازت تحریر کی رو سے زید کی زوجہ سے مانگی زوجہ نے کہا کہ میرے والد سے پوچھو۔ اس کے والد سے پوچھا تو انہوں نے کہا زوجہ سے پوچھو۔ غرضکہ دونوں میں سے کسی نے صاف جواب نہیں دیا اس لئے زید اپنے عزیز کے ہاں چلا گیا تھوڑی دیر بعد زید نے پھر اپنے عزیز کو زوجہ کے والد کے پاس بھیجا اور زید کے عزیز نے زوجہ کے والد سے جا کر کہا کہ اس وقت معاملہ کو رفع دفع کر دو اور زید کو میرے ہاں رہنے کی اجازت اس کی زوجہ سے دلا دو مگر زوجہ اور اس کے والد نے اس وقت زید کے عزیز سے یہ کہا کہ زید تو جاتے وقت اپنی زوجہ سے تین دفعہ یہ کہہ گیا ہے کہ میرا تیرا آخری فیصلہ ہے مگر زید قسم کھا کر ان لفظوں کے کہنے سے انکار کرتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ "اچھا میں جاتا ہوں خدا حافظ" مگر زوجہ اور اس کے والد یہی کہتے رہے کہ وہ کہہ گیا ہے کہ "میرا تیرا آخری فیصلہ ہے" اب وہ کیسے گھر آ سکتا ہے اس وجہ سے مجبوراً زید پھر زوجہ کے گھر اب تک نہیں گیا اور کچھ اپنے عزیز بھی ساتھ لے آیا۔ بینوا توجروا۔ المستفتی حاجی متین احمد خلف حاجی رشید احمد دہلی۔

**(جواب ۲۷۴)** اس واقعہ کے متعلق دو فتوے میں پہلے لکھ چکا ہوں یہ تیسرا ہے اور افسوس کہ پہلے فتووں کی نقل بھی نہیں رکھی گئی اگر جوابوں میں کچھ اختلاف نظر آئے تو وہ بیان سائل کے اختلاف پر مبنی ہوگا کیونکہ مفتی کے پاس اس بات کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ کون سا بیان سچا اور واقعہ کے مطابق

ہے اور کون سا جھوٹا اور واقعہ کے خلاف ہے اس سوال میں زید کی تحریر کے جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ دو باتوں میں سے کوئی ایک بات پیش آئے گی تو بیوی پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اول یہ کہ زید کوئی ایسی حرکت کرے جو چوری یا خیانت کی حد تک پہنچتی ہو (کیونکہ پہلی حرکت جو بکر کے ساتھ کی گئی تھی اسی قسم کی تھی) دوئم یہ کہ زید اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کو چھوڑ کر کہیں چلا جائے یہ دونوں شرطیں مستقل ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی پائی جائے تو طلاق ہو جائے گی دوسری پائی جائے یا نہ پائی جائے۔ پس صورت مسئلہ میں جب کہ زید اپنی بیوی سے لڑ جھگڑ کر اس کی اجازت کے بغیر اپنا سامان کپڑے وغیرہ لیکر اس کے گھر سے چلا آیا اور اس پر کئی دن گزر گئے دوسری شرط کا وجود متحقق ہو گیا اور طلاق معلق واقع ہو گئی۔ زید کا اور اس کے عزیز کا زوجہ سے اجازت مانگنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خود بھی اپنے اس فعل کو شرط کی خلاف ورزی تصور کرتا تھا اس لئے اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن اجازت نہ ملنے پر وہ یوں ہی بلا اجازت عزیز کے گھر رہنے لگا یعنی قصداً شرط کی خلاف ورزی کی اور کوئی پروا نہ کی اور یہ عذر کہ زوجہ اور اس کے والد نے یہ کہا کہ وہ تو جاتے وقت یہ کہہ گیا ہے "میرا یہ آخری فیصلہ ہے" زید کے لئے مفید نہیں ہے اس لئے کہ جب اس کے حلفیہ بیان کے بموجب اس نے یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو اس کو لازم تھا کہ وہ زوجہ کے گھر میں ہی رہتا تاکہ شرط سابق کی خلاف ورزی نہ ہوتی۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## اگر میں نے اس قسم کی کارروائی کی' یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں' تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ایک تحریر اپنی زوجہ کے نام لکھی تھی جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ بنام بلقیس بیگم۔ اگر اس قسم کی کارروائی جو میں نے ضمیر الحق کے ساتھ کی ہے آئندہ کروں یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں۔ دستخط محمد عثمان بقلم خود۔ ۱۲ جون ۱۹۳۵ء

اس تحریر کے تقریباً ایک ماہ بعد زید اور اس کی زوجہ میں خرچ وغیرہ پر بھی کچھ جھگڑا ہوا اور کچھ مار پیٹ کی بھی نوبت آگئی اور اس جھگڑے کے بعد ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء سے ۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء تک جس کو ایک ہفتہ سے زیادہ ہو گیا شوہر اپنی زوجہ کو چھوڑ کر اور اپنا کل سامان لیکر چلا گیا اور اس کے بعد اب تک نہیں آیا اور نہ کچھ خبر گیری کی نہ کوئی اطلاع کی۔ دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں زید کی زوجہ پر حسب تحریر بالا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۷۳ حافظ حنیف الدین دہلی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ م ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۵) اپنا سامان لیکر گھر سے بغیر اجازت زوجہ کے نکل جانا اور پھر متعدد دنوں تک غائب رہنا

---

(۱) واذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوی الهندية' کتاب الطلاق' الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱ ، ۴۲۰ ط ماجدیه' کوئٹه)

چھوڑ کر چلے جانے میں داخل ہے اس لئے طلاق معلق واقع ہو گئی۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

(جواب) (از نائب مفتی صاحب) اگر محمد عثمان ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء سے ۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء تک اپنی زوجہ جمیس کو چھوڑ کر چلا گیا ہے تو اس کی زوجہ بموجب اس کی تحریر کے مطلقہ مغلظہ ہو گئی ہے بغیر حلالہ کے رجوع کرنا محمد عثمان کا ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ فقط حبیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

## اگر تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں 'تو تم پر تین طلاقیں ہیں' چھوڑ کر چلا گیا

(سوال) زید بکر کے ہاں ملازمت کرتا تھا دوران ملازمت میں زید نے بکر کے کچھ روپے غبن کئے بکر کو علم ہوا تو زید روپوش ہو گیا اسی حالت میں زید اپنی زوجہ کے پاس گیا اور مدد چاہی اس کی زوجہ نے بکر کا تمام روپیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا لیکن اس شرط پر کہ زید اپنی زوجہ کو اس قسم کی تحریر دیوے کہ "آئندہ اگر میں اس قسم کی کوئی کارروائی کروں جو میں نے بکر کے ساتھ کی ہے یا تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں" زید چونکہ اس سے قبل بھی کئی دفعہ اس قسم کی حرکت کر چکا تھا اور جب بھی ایسی حرکت اس سے ہو جاتی تھی تو وہ شرم و خجالت کی وجہ سے روپوش ہو جاتا تھا تحریر دینے والے اور تحریر لینے والے کی منشا اور نیت یہ نہ تھی کہ وہ اس تحریر دینے کے بعد بغیر اجازت زوجہ کے گھر سے باہر قدم بھی نہ نکال سکے بلکہ نیت یہ تھی کہ ایسی کارروائی کرنے کے بعد زید جو روپوش ہو جایا کرتا تھا' وہ آئندہ ایسا نہ کر سکے زید چونکہ دہلی میں اس قسم کی حرکت کر چکا ہے اور دہلی میں ملازمت کرنے کے قابل نہیں ہے اس لئے وہ اپنی فلاح و بہبودی کے لئے اپنے والد کے پاس کلکتہ جانا چاہتا ہے یا اور کسی شہر میں ملازمت کی تلاش میں جانا چاہتا ہے لیکن اس کی زوجہ اس کو دہلی سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتی اب زید بغیر اجازت اپنی زوجہ کے دہلی سے باہر جا سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۵۷۴ محمد عثمان دہلی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ م ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۲) خاوند کے الفاظ یہ ہیں "یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں" اس کا مفہوم یہ ہے کہ بیوی کی اجازت کے بغیر دہلی (یعنی وطن) سے باہر چلا جائے یا اپنے گھر سے ایسی طرح غائب ہو جائے جس کو یہ کہہ سکیں کہ بیوی کو چھوڑ رکھا ہے تو طلاق ہو گئی ۔ گھر میں سے باہر جانا مطلقاً مراد نہیں ہو سکتا مثلاً نماز کے لئے باہر جانا یا سودا سلف لینے کے لئے گھر سے نکلنے یا گھنٹہ دو گھنٹے کے لئے گھر سے باہر رہنے یا کاروبار کے لئے دن میں

---

۱ وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق ۱ / ۴۲۰ ط ماجدية كوئٹه)

۲ وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها والأصل فيه قوله تعالى "فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان)

۳ وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق وهذا بالاتفاق لأن الملك قائم في الحال والظاهر بقاؤه إلى وجود الشرط فيصح يمينا أو إيقاعا (الهداية، كتاب الطلاق، باب الأيمان في الطلاق ۲ / ۳۸۵ ط شركة علمية ملتان)

گھر سے باہر رہنے پر طلاق نہیں ہوئی کیونکہ ان صورتوں میں عرفاً یہ صادق نہیں آتا کہ وہ بیوی کو چھوڑ کر باہر چلا گیا اور یمین کا دارومدار عرف پر ہوتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی

(سوال) ایک شخص اس طرح زبان بندی دیتا ہے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ جھگڑنے کے بعد زوجہ میری لڑکی کو مارنے سے میں خفا ہو کر اس کو اپنے دار مسکونہ سے نکال کر کہا کہ یہ میرے گھر آنے سے تین طلاق ساتھ ہی دوسری دفعہ کہا کہ یہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی میری یہ بات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ میری زوجہ جھگڑے میں ہمیشہ مشغول رہتی ہے کسی طرح سے اس سے روکی نہیں جاتی اور کسی سے ڈرتی بھی نہیں اور مانتی بھی نہیں ایسی حالت میں لڑکی کو مارنے سے میں خفا ہو کر اور اس کے برتاؤ سے دق ہو کر کہا یہ میرے گھر جانے سے تین طلاق اور یہ بات کہنے کے بعد دل میں آیا کہ اس کو ڈرانے کے لئے کہتا ہوں لیکن جس طرح زبان سے بات نکل گئی وہ ارادہ دل کے خلاف ہوا تھا تھی یہ پچھلی کی باتیں کھول کر کہتا ہے کہ یہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر جائے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی اب گزارش یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں تنجیز ہوئی یا تعلیق؟ تنجیز کی صورت میں ترک اضافت کی وجہ سے عدم وقوع طلاق کا حکم دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور ہمارے اس دیار کے عرف و عادت کے لحاظ سے شق اول کو تعلیق کہا جاتا ہے پس بنابر تعلیق عدم حنث کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور مسکونہ میں حالف کی سکونت ہے بر تقدیر تعلیق حالف دار مسکونہ کو بیچ کر زوجہ مذکورہ سے پھر اس میں سکونت رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ یا یمین فی الفور کے ذریعہ اس کی رہائی کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا اگر کوئی شخص زوجہ مذکورہ کو جبراً اس دار مسکونہ میں داخل کر دے تو عدم حنث کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ دوسری گزارش یہ ہے کہ حالف مذکور اپنی زبان بندی کے کئی روز بعد کہتا ہے کہ میں نے اپنی زبان بندی میں غصہ کی حالت میں نے یہ کہا اگر یہ میرے گھر آئے تو تین طلاق اب حالف کی یہ بات مانی جائے گی یا نہیں؟
المستفتی نمبر ۶۳۵ مولوی فضل الرحمن (ضلع نواکھالی) ۳ رجب ۱۳۵۴ھ م ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۷) (از نائب مفتی) اس واقعہ مرقومہ میں یہ عورت اگر اپنے شوہر کے یہاں آئے گی تو اس عورت پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی اور آسانی کے ساتھ وقوع طلاق سے خلاصی اس طرح ہو سکتی ہے۔

---

(۱) والاصل ان الایمان مبنیۃ عند الشافعی علی الحقیقۃ اللغویۃ و عندنا علی العرف مالم ینو ما یحتملہ اللفظ (درمختار) وقال فی الرد: (قولہ و عندنا علی العرف) لان المتکلم انما یتکلم بالکلام العرفی اعنی الالفاظ التی یراد بہا معانیہا التی وضعت لہا فی العرف (ہامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الایمان، باب الیمین فی الدخول والخروج والسکنی والاتیان والرکوب وغیر ذلک ۳/ ۷۴۳ ط سعید کراتشی)

(۲) واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان و اذا وغیرہما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

پھر اس عورت کے کہنے سے کہار اس ڈولی میں سوار کریں کسی اور شخص کے کہنے سے یہ عورت ڈولی میں سوار ہو جائے تو کہار ڈولی کو اس کے شوہر کے مکان کے دروازے میں سے اندر لے جا کر مکان میں اتار دیں یعنی کہار ڈولی میں سے اتر جائے تو طلاق کے واقع ہونے سے یہ عورت بچ جائے گی۔ فقط (حضرت مفتی صاحب قبلہ کی رائے سے یہ جواب بہ ہدایت) حبیب المرسلین عفی عنہ

## اگر فلاں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا، تو میری بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ایک طلاق معلق بشرط معین زبانی بایں مضمون کہ اگر میں زید فلاں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری زوجہ فلاں ہندہ کو طلاق واقع ہو جاوے گی کاتب سے حسب مروجہ سرکاری پر لکھوا کر زوجہ اپنی ہندہ مذکورہ کے حوالے کیا پھر حالف نے کام معین وقت معین میں نہ کیا بعد عرصہ پانچ چھ مہینے کے یقین وقوع طلاق مفتی علاقہ کے پاس دعوائے رجوع کیا مگر مفتی صاحب نے بسبب عدم ثبوت رجوع فی العدۃ دعویٰ اس کا رد کیا پس چند ایام کے بعد حالف نے از سر نو دعوے ثانی کیا کہ میری ایک شرط تعلیق کی زائد تھی وہ شرط محرر فی الصک سے رہ گئی تحقق شرط معدومہ جو وہ موجود نہیں ہوئی لہذا میری زوجہ ہندہ مذکورہ مطلقہ نہیں ہوئی حالانکہ بہ نسبت خامہ صک شرط زائد مغیر یمین محررہ ہے اور بوقت دعوائے رجوع کوئی شرط زائد ظاہر نہ تھا اور تحریر صک میں بھی نہیں اور ملحوظ خاطر صک برادران ہندہ شرط زائد کے منکر ہیں اور نصاب شہادت عندالحالف موجود نہیں کیا دعویٰ شرط زائد بعد دعوائے رجوع جو مبنی بر وقوع طلاق تھا مسموع ہے یا نہ (۱) اگر مسموع ہے تو حلف کس فریق پر ہوگی تنقیح یعنی دعوائے حالف اولاً بابت رجوع جو اقتضاء اقرار وقوع طلاق اور عدم شرط زائد ہے اور دعویٰ حالف ثانیاً شرط زائد و عدم طلاق ہندہ کے درمیان تناقض ہے یا نہ؟ المستفتی نمبر ۱۰۲ محمد موسیٰ پراچہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ م ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء۔

(جواب ۲۷۸) اگر اس شخص نے تعلیق باللفظ کی تھی اور اس کے الفاظ کے شاہد موجود ہیں اور ان الفاظ میں شرط مذکور نہیں تو اب دعوائے زیادت شرط درست نہیں لیکن اگر تعلیق باللفظ نہ تھی بلکہ بالکتابۃ تھی تو اگر زوج خواندہ شخص ہے اور اس نے خود کاغذ پڑھا اور اس پر دستخط کئے یا اسکو حرفاً حرفاً سنا دیا گیا اور اس کی شہادت موجود ہو تو اس صورت میں بھی دعوے زیادت شرط درست نہیں (۲) لیکن اگر وہ ناخواندہ ہے اور صک اسے حرفاً حرفاً سنائی نہیں گئی صرف انگوٹھا لگوایا یا دستخط کرالئے (بعض ناخواندہ لوگ بھی دستخط کرنا سیکھ

---

(۱) اذا حلف الرجل لا يدخل دار فلان فادخل مكرها لا يحنث هذا اذا حمله انسان و ادخله مكرها (الفتاوى الهندية، كتاب الحيل، الفصل التاسع في الايمان ٦/٤٠٠ ط ماجدية، كوئته)

(۲) اس لئے کہ جب صاحب شہادت شرط مذکورہ موجود ہو تو اس کے مقابلے میں کوئی بات معتبر نہیں۔

لیتے ہیں اور دستخطوں کے علاوہ کچھ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے) تو اس کا دعویٰ قابل سماعت ہوگا۔(۱) اور یہ دعویٰ کہ رجعت کر چکا ہے یہ ایسا معارض نہیں ہے کہ اس سے دعوائے شرط زائد غیر مسموع ہو جائے کیونکہ ان دونوں باتوں میں اس صورت میں تطبیق ممکن ہے۔ فقط **محمد** کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## فلاں کی اولاد میں سے جب جب میرا نکاح کسی لڑکی سے ہوگا، تو میری طرف سے اس پر فوراً تین طلاقیں پڑ جائیں گی!

(سوال) مسماۃ نور بھری ولد عالم خاں ایک ادھیڑ عورت کا نکاح میرے ایک کمسن عزیز مسمی **محمد خان** سے کرا دیا گیا نکاح کرنے والوں کی ناپاک اغراض کچھ بھی ہوں مگر محمد خاں نے ہوش سنبھالتے ہی مذکورہ عورت سے نہایت نفرت کے ساتھ بیزاری کا اظہار کیا اور نہ یہ کہ تین طلاقیں دیدیں بلکہ اپنے ارد گرد مکر و فریب کا تنا ہوا جال محسوس کر کے اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ عالم خاں کی اولاد میں سے جب جب میرا نکاح کسی لڑکی سے ہوگا میری طرف سے فوراً اس پر تب تب تین پڑتی جائیں گی سائل کو تین سوالوں کا جواب درکار ہے (۱) حنفیہ کے نزدیک حد بلوغ کیا ہے؟ شامی نے پندرہ سال لکھی ہے کیا یہ صحیح ہے؟ (۲) محمد خاں کی عمر طلاق دیتے وقت پندرہ سال تین ماہ تھی اور ہوش بھی تھا کیا طلاق واقع ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ (۳) اگر کسی فریب میں لا کر محمد خاں سے حلالہ کرایا جائے یا اس کا نکاح عالم خاں کی اولاد میں سے کسی لڑکی سے کیا جائے تو کیا یہ ممکن ہے؟ **المستفتی** نمبر ۹۰۲ دوست محمد (کوہاٹ) ۷ صفر ۱۳۵۵ھ م ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء

**(جواب ۲۷۹)** بلوغ احتلام سے یا جب کہ لڑکے کی عمر پندرہ سال کی ہو جائے ثابت ہو جاتا ہے۔(۲) یعنی پندرہ سال عمر کے لڑکے کی طلاق معتبر ہے(۳) پندرہ سال تین ماہ کے لڑکے کی طلاق پڑ جانے میں شبہ نہیں عالم خاں کی اولاد میں کسی لڑکی سے محمد خاں کا نکاح درست نہ ہوگا یعنی جب نکاح ہوگا طلاق پڑ جائے گی حلالہ کے بعد بھی طلاق کا سلسلہ جاری رہے گا۔(۴) **محمد** کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

---

(۱) [illegible] تو خود لکھا اور نہ دوسرے سے [illegible] بلکہ [illegible] ہونے میں شرط زائد کا دعویٰ کر رہا ہے [illegible] تب [illegible] ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به إليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه، وإن لم يقر أنه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الأمر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر أنه كتابه (هامش ردالمحتار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/۲٤٦ ط سعيد كراتشي)

(۲) بلوغ الغلام بالاحتلام والإحبال والإنزال فإن لم يوجد فيهما شيء فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى لقصر أعمار أهل زماننا (الدر المختار مع هامش ردالمحتار، كتاب المأذون، فصل في بلوغ الغلام ٦/١٥٣ ط سعيد كراتشي)

(۳) ويقع طلاق كل زوج إذا كان عاقلا بالغا ولا يقع طلاق الصبي والمجنون والنائم (الهداية، كتاب الطلاق، فصل ۲/۳۵۸ ط شركة علمية ملتان)

(٤) تنحل أي تبطل اليمين ببطلان التعليق إذا وجد الشرط مرة إلا في كلما فإنه ينحل بعد الثلاث لاقتضائها عموم الأفعال (درمختار) وقال في الرد (قوله إلا في كلما) فإن اليمين لا تنتهي بوجود الشرط مرة وأفاد حصره أن متى لا تفيد التكرار وقيل تفيد والحق أنها إنما تفيد عموم الأوقات ففي متى خرجت فأنت طالق المفاد أن أي وقت تحقق فيه الخروج يقع الطلاق ثم لا يقع بخروج آخر (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳/۳۵۲، ۳۵۳ ط سعيد كراتشي)

## شوہر نے کہا ”اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں“ یہ تعلیق طلاق ہے یا تنجیز؟

(سوال) زینب کو اس کے شوہر اور ساس نے تالاب میں سے پانی لانے کی ممانعت کی کیونکہ وہاں پردے کا کوئی انتظام نہ تھا مگر اس نے اس کی کوئی پروا نہیں کی اور پانی لینے کو چلی گئی جب واپس آئی تو شوہر نے کہا کہ اتنی سخت ممانعت کے باوجود تو پانی لینے کیوں گئی؟ زینب نے کہا کہ اگر میں پانی لینے نہیں جاؤں گی تو کون لائے گا؟ اس کے شوہر نے خفا ہو کر کہا کہ اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں کہاں جائے گی چلی جا اس مسئلہ میں دو عالم مختلف الرائے ہیں ایک صاحب کہتے ہیں کہ یہ تعلیق ہے لہذا اگر زینب کے علاوہ کوئی دوسرا پانی لانے والا ہو تو طلاق نہیں پڑے گی دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ یہ تنجیز ہے کیونکہ دی ہوئی طلاق کی تنجیز ہے کیا معنی جب اس نے تینوں کی خبر بلفظ ماضی دیدی ہے نیز بعد کو کہاں جائے گی چلی جا کہہ کر تنجیز کی تائید کر دی ہے تو تعلیق کیونکر ہوگی۔ گو شرط کا ذکر ہے مگر وہ لغو سمجھی جائے گی۔ المستفتی نمبر ۳۰۹ مولوی سید صاحب (ضلع نوکھالی)

(جواب ۲۸۰) اس صورت میں شوہر کے بیان حلفی پر فیصلہ ہوگا اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا مطلب کیا تھا اگر وہ ایسا مطلب بیان کرے جس سے تعلیق کے معنی پیدا ہوتے ہوں تو تعلیق ہوگی اور اگر ایسا مطلب ظاہر کرے جس سے تنجیز متحقق ہو تو تنجیز ہوگی اس کے الفاظ دونوں معنی کے محتمل ہیں اس لئے اس کے حلفی بیان سے ایک صورت متعین کی جا سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر میں اس مدرسہ کو تمہاری اجازت کے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری بیوی کو تین طلاق ہو جائیں گی

(سوال) بکر نے اپنے بھتیجے زید کو افریقہ اپنے قائم کردہ مدرسے میں پڑھانے کے لئے بلایا زید کے افریقہ آنے کے بعد تقریباً ایک سال تک بکر نے بلا تنخواہ صرف خورد و نوش پر مدرسی کرائی بعدہ بکر نے اپنی لڑکی ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح کر دیا اور زید اب داماد کی حیثیت سے رہنے اور مدرسی کا کام انجام دینے لگا ایک سال بعد ساس جو کہ ہندہ کی سوتیلی ماں تھی داماد کے ساتھ بحد افساد کرنے لگی جس سے تنگ آکر زید نے نقل مکانی کیا اور مدرسہ بھی بکر نے اٹھا دیا بعدہ تقریباً تین چار ماہ قائم رہ کر پھر چند دوسرے لوگوں کی فرمائش پر زید اور بکر دو سال میں صلح ہو گئی اور زید ساتھ رہنے لگا پھر ایک روز زید کے کھانے میں کوئی دست آور چیز ملا کر کھلا دی جس سے خون تک جاری ہو گیا تھا علاج سے دست بند ہوئے لیکن کمزوری حد سے بڑھ گئی اس کمزوری کی حالت میں ساس اور خسر نے ذرا دھمکا کر بالاکراہ حسب ذیل تحریر لکھوالی:۔

---

(۱) [illegible] بلا احتمال [illegible] الدر المختار، وقال في الرد: (قوله للاحتمال) لما ذكرنا من ان كل واحد من الالفاظ يحتمل الطلاق وغيره والحكم لا يثبت على احدهما الا بالنية ويصدق في ذلك قضاء بدائع (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳۰۰/۳ ط سعيد كراتشي)

تحریر خود زید [illegible] میں عقل و ہوش کی اور راضی خوشی سے زندگی کی عقل و ہوشیاری سے نیچے کی شرط اپنی عورت ہندہ بی بی سے [illegible] (۱) اگر میں بکر کے مدرسے میں جو نمبر ۱۱ ٹولی منہ سٹریٹ پر ہے اس میں پڑھا سکتا تھا اور دوسرے مدرسے میں جیسا کہ ماڈرن اور نیو کلر اور قانون یونیولینڈ کے پڑھانے کا اور دوسرا کوئی کام کرنے کا مجھ کو حق نہیں ہے اگر میں یہ کروں تو بکر کو حق ہے پولیس کی معرفت سے یا کسی دوسرے کی معرفت سے مجھ کو بلوا سکتا ہے (۲) دوسرا اگر میں اس مدرسے کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری عورت ہندہ کو تین طلاق ہو جائیں گی مجھ کو [illegible] حق نہیں اور بکر کی خوشی اور اجازت سے جاؤں تو جا سکتا ہوں (۳) یہ کہ اس مدرسے میں جتنے بچے پڑھتے ہیں ان کو پڑھانے کا مجھ کو حق ہے اور اگر بکر مجھ کو یہاں سے نکال دے تو یہ کاغذ سے طلاق ہو جائے گی۔"

اس تحریر کے بعد زید تندرست ہوا لیکن مدرسہ بکر کا ترقی نہ پا سکا تو زید نے دوسرے مدرسے میں ملازمت [illegible] چند ماہ بعد اس مدرسے سے [illegible] کہا کہ تم اپنے عقیدہ اور وعدہ اور تحریر [illegible] تنخواہ تمہارے [illegible] فہمائش کے باوجود بکر راضی نہ ہوا زید سے متعلق [illegible] مدرسے کا [illegible] آخر زید نے بکر کی رضا و اجازت حاصل کر کے دوسرے شہر میں ملازمت تلاش کر لی اور وہاں چلا گیا اس عرصہ میں [illegible] کا بھی معاملہ زید سے [illegible] وقتاً فوقتاً خدمت کرنے لگا تو بکر [illegible] تھا اور [illegible] اس سے کچھ واسطہ نہیں اب سوال یہ ہے کہ اس تحریر و شرط [illegible] سے زید کی تحریر اور بکر کی اجازت سے دوسرے شہر میں ملازمت تغیر کرنے سے ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر [illegible] محمود [illegible] ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۴ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۱) اگر یہ تحریر جبراً لکھوائی گئی ہے تو بالکل غیر معتبر اور غیر موثر ہے اس کی کوئی شرط بھی قابل اعتبار نہیں (۱) اور اگر بخوشی و ارادہ ہوئی تو معتبر ہے اور اس صورت میں شرط نمبر (۱) اس وقت موثر ہو سکتی ہے کہ بکر کا مدرسہ نمبر ۱۱ ٹولی [illegible] سٹریٹ پر ہونے کے باوجود زید اسے چھوڑ کر دوسرے مدرسے میں جاتا اور بغیر اجازت جاتا تو طلاق واقع ہوتی لیکن اگر دوسرے شہر میں جانے کے وقت بکر کا مدرسہ نہیں تھا یا تھا مگر اجازت سے گیا تو ان دونوں صورتوں میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

---

(۱) وفي البحر: أن المراد الإكراه على التلفظ بالطلاق، فلو أكره على أن يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق لأن الكتابة أقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا، كذا في الخانية (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳ / ۲۳۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً [illegible] (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱ / ۴۲۰ ط ماجدية كوئته)

## شوہر نے کہا کہ "اگر میں پنچوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو یہی تحریر میری طلاق سمجھی جائے" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) مسماۃ منو (دختر میاں جیون [illegible]) کا عقد ہمراہ اللہ بخش (ولد [illegible] گھوسی [illegible]) سال ۱۹۱۷ء میں بزمانہ نابالغی مسماۃ ہوا تھا بعد نکاح رخصتی نہیں ہوئی بوجہ بعض خانگی زوجین میں مقدمہ بازی ہوئی چنانچہ اسی دوران میں زوجین نے بذریعہ تحریر اقرار نامہ ثالثان مقرر کردیئے شوہر مذکور نے علاوہ تحریر اقرار ثالثی کے یہ الفاظ بھی لکھے کہ بصورت نامنظور کرنے کے پنچان فیصلہ یہ تحریر میری قطعی شرعاً و قانوناً طلاق صحیح و معتبر سمجھی جائے پس ثالثان نے بعد تحقیقات و سماعت بیانات کے یہ طے کیا کہ مسماۃ مذکورہ شوہر موصوف کو مبلغ تین سو روپے دے کر خلع کرے شوہر مذکور نے فیصلہ پنچان کو نامنظور کیا اور روپیہ لینے سے انکار کیا مسماۃ مذکورہ نے ایک دعویٰ استقرار یہ منفسخی نکاح عدالت دیوانی میں مقابلہ شوہر مذکور [illegible] یہ دائر کیا کہ استقرار منفسخی منقطع ہونے نکاح مدعیہ کا مدعا علیہ سے بدست برداری مہر کیا جائے چنانچہ عدالت مجاز نے بعد تحقیقات و ثبوت یہ تجویز فرمایا کہ دعویٰ استقرار متعلق دادرسی (اے) مع خرچہ بحق مدعیہ ڈگری کیا جاتا ہے [illegible] عدالت [illegible] دعویٰ استقرار منفسخی نکاح بحق مسماۃ منو مذکورہ کے ہوا یہ عقد ثانی بعد فیصلہ عدالت مذکور چار ماہ بعد کیا [illegible] جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۰۹۶ مسماۃ منو معرفت قاضی ضمیر الدین صاحب (میرٹھ) ۱۴ [illegible] ۱۳۵۵ھ م ۳ [illegible] ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۲) اگر زوج نے یہ تحریر دی تھی کہ اگر میں پنچوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو یہی تحریر میری قطعی شرعاً و قانوناً طلاق صحیح و معتبر سمجھی جائے تو پنچوں کا فیصلہ نامنظور کرنے سے اس کی طرف سے طلاق ہوگئی(۱) اور بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح عورت کا جائز ہوگیا(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## جو کوئی معاہدہ کی خلاف ورزی کرے گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی، تو خلاف ورزی پر طلاق ہوگی یا نہیں؟

[illegible] میں جھگڑا ہوا اور وہ جھگڑا اس قدر طویل ہوگیا کہ ایک گروہ کے آدمیوں نے آپس میں یہ طے کیا اور باقاعدہ لکھ دیا کہ ایک [illegible] سے [illegible] تو [illegible] آپس میں ان سے بیاہ شادی نہ کریں [illegible] نہ اپنی [illegible] اس معاہدہ کے جو خلاف کرے تو گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی یہ [illegible] معاہدہ دونوں گروہوں کا ہوا تھا دونوں کے بعد جھگڑا ختم ہوا اور پنچایت کا معاہدہ جو تھا اس کو ترک کرکے آپس

---

(۱) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱ / ۴۲۰ ط ماجدية كوئته) وفي الدر [illegible] وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقاً لكن إن وجد في الملك طلقت وعتق وإلا لا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳ / ۳۵۵ ط سعيد كراتشي)

(۲) قال الله تعالى: "ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله" (البقرة: ۲۳۵)

[illegible] اب ان صورت میں ان کی عورتوں کو طلاق ہوئی یا کہ نہیں اب اگر طلاق واقع ہو تو اب کیا کرنا چاہئے۔ المستفتی نمبر ۱۱۰۳ عبدالرزاق صاحب (ضلع میدنی پور) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء

**(جواب ۲۸۳)** اگر معاہدہ کے الفاظ یہ تھے کہ جو کوئی معاہدہ کے خلاف کرے گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تو خلاف کرنے والوں کی بیویوں پر طلاق نہیں ہوئی بلکہ ان پر یمین کا کفارہ لازم ہوگا(۱) یعنی دس مسکینوں کو پونے دو سیر فی مسکین کے حساب سے گیہوں دینے ہوں گے۔(۲) فقط محمد کفایت اللہ

## اگر میں عمر سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے' تو عمر سے ملنے سے بیوی پر طلاق پڑجائے گی

(سوال) زید نے حلف اٹھایا کہ میں عمر سے نہ ملوں گا اور نہ اس کے پاس جاؤں گا خالد نے کہا کہ مجھے تیری اس قسم کا اعتبار نہیں جب یوں کہو کہ اگر میں عمر سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے۔ چنانچہ ان الفاظ کو زید نے تین بار سامعین کے روبرو بیان کیا۔ بعد زید عمر کے پاس گیا اور اس سے ملا خالد نے کہا کہ تو نے تو اپنے پر طلاق دی تھی ایسا کیوں کیا زید نے کہا کہ میں بھول گیا تھا لہذا ازروئے شرع فرمایا جاوے کہ صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو کونسی؟ **المستفتی** نمبر ۱۲۰۹ مستجاب الدین ریاض الدین صاحبان سوداگران ظروف بازار شاہی مسجد مرادآباد ۱۵ رجب ۱۳۵۵ھ م ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء

**(جواب)** (از مولانا خلیل احمد صاحب) بلاشبہ صورت مسئولہ میں تین طلاق واقع ہو گئیں بلا حلالہ بدون حلالہ نکاح نہیں ہو سکتا جیسا کہ درمختار میں ہے۔ **فی ایمان الفتح ما لفظه وقد عرف فی الطلاق انه لو قال ان دخلت الدار فانت طالق ان دخلت الدار فانت طالق وقع الثلث واقره المصنف** (ہامش شامی ص ۵۲۹)(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب حررہ العبد الملتجی الی رب الصمد احمد و خلیل احمد مفتی مدرسہ امدادیہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء۔

الجواب صواب محمد ثابت نور غفرلہ۔ فقد اصاب من اجاب الحق محمد نعیم غفرلہ مدرس مدرسہ امدادیہ۔

---

(۱) [illegible] تعلیق طلاق [illegible] جب اس کے خلاف کیا تو قسم ٹوٹ گئی لہذا قسم کا کفارہ [illegible] قال فی الدر المختار: الیمین لغة القوۃ وشرعا عبارۃ عن عقد قوی بہ عزم الحالف علی الفعل او الترک فدخل التعلیق فانہ یمین شرعا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار' کتاب الایمان ۳/ ۷۰۲ ط سعید کراتشی)

(۲) وکفارتہ تحریر رقبة او اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یستر عامة البدن وان عجز عنہا کلہا وقت الاداء صام ثلاثة ایام ولاء [illegible] وفی الرد قولہ عشرۃ مساکین ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرۃ ایام کل یوم نصف صاع یجوز (ہامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب الایمان مطلب کفارۃ الیمین ۳/ ۷۲۵ ط سعید کراتشی)

(۳) الدر المختار مع ہامش رد المحتار' کتاب الایمان' باب التعلیق ۳/ ۳۷۶ ط سعید کراتشی)

الجواب صحیح بندہ عبداللہ غفرلہ مدرسہ امدادیہ عربیہ مرادآباد ۲۴ جمادی الثانی ۱۹۵۵ء۔ الجواب صحیح فخر الدین احمد (مدرس اول مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد)

(جواب ۲۸٤) (از حضرت مفتی اعظمؒ) بھول جانے کا عذر مفید نہیں اور قضاءً تین طلاق پڑنے کا ہی حکم دیا جائے گا۔(۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی' ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

(سوال) برائے زید پدر یا مادر یا برادران زید مثلاً نکاح کردہ۔ و در وقت نکاح کردن زن صغیرہ بود و زید کامل عاقل بالغ بود و زن در خانہ پدر بود و بخانہ شوہر نیاوردہ شد زیرا کہ صغیرہ بود پس ازیں قسم نکاح کہ ذکر شد از زبان زید الفاظ ذیل بجائے حلف یعنی در موضع استعمال حلف صادر شدہ ”اگر من پس ازیں زمانہ از شریعت مخالفت کردم مرا طلاق اضافی باشد“ ایں معلوم نیست کہ ایں الفاظ مذکورہ یکبار گفتہ یا دو سہ بار گفتہ۔ و حالف در حالت حلف نمی داند کہ طلاق اضافی چہ طور است، و کدام الفاظ طلاق اضافی است پس از چنیں حلف از حالف تجاوز از حد شرعی صادر شد پس از حانث شدن زید کہ زن او بالغ شدہ بود زن و پدر زن از زید طلب کرد کہ زن خود را بخانہ خود بیاورد زید از علماء فتویٰ طلب کردہ کہ برائے زید ایں زن منکوحہ جائز است یا نہ۔ دریں مسئلہ اختلافات کثیرہ از علماء صاحبان واقع شدہ بیان اختلاف ایں است کہ بعض علماء حکم کردہ کہ برائے زید بالکل نکاح کردن جائز نیست۔ خواہ آں زن سابقہ باشد کہ پدر یا مادر یا برادران زید برائے زید نکاح کردہ یا دیگر زن نو باشد زیرا کہ ایں الفاظ کہ از زبان زید صادر شدہ کنایہ ہست از طلاق اضافی و حکم طلاق اضافی ایں است کہ بالکل انسان از نکاح کردن محروم می شود و بعض علماء حکم کردہ کہ ایں الفاظ یعنی لفظ طلاق اضافی مہمل است بر ایں چنیں لفظ طلاق واقع نمی شود و اضافی واقع می شود۔

دیگر علماء جواب می دہند کہ قول اول بالکل غلط است زیرا کہ عمل یمین در نکاح کہ قبل از یمین شدہ بود ہرگز جاری نمی شود نہ غیر اضافی واقع می شود بلکہ برائے زید نکاح کردن جائز است خواہ آں سابقہ بود یا دیگر زن نو بود خواہ بزبان خود بود یا بزبان دیگر شخص بود بطور اجازت خواہ اجازت قولاً خواہ کتابۃً بود یعنی بہر طور کہ ہست برائے زید حالف نکاح کردن جائز است۔ و از حنث خود فدیہ یمین بر زید واجب شدہ و بعض علماء حکم کردہ کہ اگر دیگر شخص خواہ ولی زید بود یا غیر ولی بود برائے زید نکاح می کند بغیر زن سابقہ یعنی دیگر زن نو برائے زید نکاح می کنند بغیر اجازت زید قولاً یا کتابۃً بر ایں تقدیر مذکورہ برائے زید نکاح کردن جائز است و اگر از طرف زید اجازت قولاً یا کتابۃً واقع شود پس بر تقدیر اجازت زید نکاح کردن دیگر شخص برائے زید ہم جائز نیست۔ و بر ایں

---

(۱) لو الحالف مكرها او مخطئا او ذاهلا او ساهيا او ناسيا فان حلف ان لا يحلف ثم نسي و حلف فكفر مرتين مرة لحنثه واخرى اذا فعل المحلوف عليه عملا بحديث ثلاث هزلهن جد منها اليمين في اليمين والحنث فيحنث بفعل المحلوف عليه مكرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الايمان ۳ / ۷۰۸ - ۷۰۹ ط سعيد كراتشي)

اختلاف مذکورہ دوازدہ سال گزشتہ تا ایں وقت بوجہ مفلس مطابق مذہب خود حل نہ شدہ آخر الامر بعد اختلاف کنندہ علمائے مخالف مذہب زید است عمل باتفاق بر فتوی مولانا مولوی مفتی کفایت اللہ صاحب مقرر کردہ ایم ہر چہ حکم از طرف حضرت مفتی صاحب خواہد آمد در جواز نکاح کردن برائے زید مذکور و یا در عدم جواز نکاح کردن برائے زید ہماں حکم عمل کردہ خواہیم شد انشاء اللہ تعالیٰ۔

المستفتی نمبر ۱۲۹۲ جناب ملا صاحب قریشی مردہ معرفت نور شاہ محمد صاحب پٹواری نو وارد مورخہ ۲۵ شوال ۱۳۵۵ھ م ۹ جنوری ۱۹۳۷ء

(ترجمہ) زید نے دوسرے شخص کے باپ یا چچا یا بھائی سے نکاح کیا اور نکاح کے وقت منکوحہ کم سن تھی اور زید جوان عاقل بالغ تھا اور کم سنی کی وجہ سے منکوحہ کو شوہر کے گھر رخصت نہیں کیا گیا اس مدت میں نکاح کے بعد زید کی زبان سے مندرجہ ذیل الفاظ بطور حلف کے صادر ہوئے کہ "اگر میں اس وقت کے بعد سے شریعت کے خلاف کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی" یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ الفاظ اس نے ایک دفعہ کہے یا دو تین بار کہے۔

اور زید حالف نہیں جانتا تھا کہ طلاق اضافی کیا چیز ہے اور اس کے الفاظ کس طرح پر ہیں۔ اس حلف کے بعد زید کی طرف سے عدم شوہر ہونے کے جواز کے بعد زید کے بالغ ہونے کے بعد اس کی منکوحہ بالغ ہو چکی تھی۔ اس کے بعد زید نے چاہا کہ وہ اپنی منکوحہ کو رخصت کرا لے۔

زید نے علماء سے فتویٰ طلب کیا کہ آیا اس کی منکوحہ اس کے لئے جائز و حلال ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں علماء نے مختلف فتوے صادر فرمائے بعض علماء نے حکم دیا کہ زید کے لئے بالکل نکاح کرنا جائز نہیں خواہ وہ پہلی ہی عورت ہو جس کا زید کے لئے اس کے باپ یا چچا یا بھائی سے نکاح کیا تھا خواہ کوئی دوسری عورت ہو کیونکہ زید کی زبان سے جو الفاظ نکلے ہیں وہ طلاق اضافی سے کنایہ ہیں اور طلاق اضافی کا حکم یہ ہے کہ انسان نکاح کرنے سے بالکل محروم ہو جاتا ہے۔

بعض علماء نے حکم دیا کہ یہ الفاظ یعنی لفظ اضافی طلاق مہمل ہے اور ان لفظوں سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اضافی واقع ہو جاتی ہے۔ دیگر علماء جواب میں فرماتے ہیں کہ قول اول بالکل غلط ہے کیونکہ یمین کا عمل اس نکاح پر جو یمین سے پہلے منعقد ہوا تھا ہرگز جاری نہ ہوگا اور طلاق غیر اضافی بھی واقع نہیں ہوگی بلکہ زید کے لئے نکاح کرنا جائز ہے خواہ پہلی عورت ہو یا دوسری نئی عورت ہو۔ خواہ نکاح اپنی زبان سے ہو یا دوسرے شخص کی زبان سے باجازت زید قولاً یا کتابۃً۔ یعنی جس طرح بھی ہو زید کو نکاح کرنا جائز ہے اور قسم توڑنے کا کفارہ زید پر واجب ہے۔ پھر بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر دوسرا شخص ولی زید ہو یا غیر ولی زید کے لئے کسی نئی عورت کا نکاح کرے اور زید کی اجازت قولاً یا کتابۃً حاصل نہ کرے اس تقدیر پر نکاح کرنا جائز ہے۔ اور اگر زید کی طرف سے اجازت قولیہ یا کتابیہ واقع ہو جائے تو اس اجازت کے بعد شخص دیگر کا کیا ہوا نکاح بھی جائز نہ ہوگا۔

اس اختلاف پر بارہ سال گزر چکے ہیں اور اب تک اپنے مذہب کے مطابق یہ مسئلہ حل نہیں ہوا آخر

ہم تمام اختلاف کرنے والے علماء نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کے فیصلہ کو تسلیم کریں گے اور زید نے سے حضرت مفتی صاحب موصوف جو حکم صادر فرمائیں گے اسی پر عمل کیا جائے گا۔

**(جواب ۲۸۵)** قول زید یعنی ایں الفاظ (کہ اگر من خلاف شرع کارے کنم مرا طلاق اضافی باشد) قول مہمل است اگر شخص مذکور بعد ازیں حانث شود بر و طلاق لازم نہ گردد و نکاحے کہ قبل از حلف شدہ بود ازیں حنث باطل نہ شود(۱) و اگر او بعد از حنث نکاح جدید ہم کند آں نکاح جدید ہم جائز باشد(۲)

اگر فرضاً ایں یمین را موثر ہم قرار دادہ شود تاہم نکاحے کہ بعد از یمین منعقد کردہ شود خواہد بود اما نکاحے کہ بوقت یمین موجود بود بر آں ہم اثر نخواہد بود۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

(ترجمہ) زید کا یہ قول کہ ”اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی“ باطل اور مہمل ہے اگر زید حانث ہو جائے تو طلاق لازم نہیں ہوگی اور اس کا وہ نکاح جو پہلے ہو چکا تھا اس حانث ہونے سے باطل نہیں ہوگا اور حانث ہونے کے بعد جو جدید نکاح کرے گا وہ بھی جائز ہوگا۔

اگر بالفرض اس یمین و نکاح پر اثر انداز مان بھی لیا جائے تو وہ اس نکاح پر اثر انداز ہو سکتی ہے جو یمین کے بعد منعقد کیا جائے لیکن جو نکاح کہ یمین کے وقت موجود تھا اس پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق نکاح کرنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی

**(سوال)** ایک شخص کے لئے اس کے والد نے ایک عورت کا خطبہ کیا ابتدائے گفت و شنید سے وہ شخص اس عورت پر ناراض تھا نکاح سے قبل وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ نکاح کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اثناء گفتگو میں ہمسایوں میں سے ایک نے کہا کہ تمہیں اس عورت سے ضرور نکاح کرنا ہوگا۔ اس وقت اس شخص نے کہا کہ اگر میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق۔ صورت مسئولہ میں بعد نکاح تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں بر تقدیر اول تحلیل کی ضرورت ہوگی یا زوج اول سے نکاح ثانی کافی ہوگا۔ نوٹ - ہمارے یہاں کے محاورہ میں

---

(۱) اس لئے کہ طلاق اضافی کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو جب نکاح کروں تو میرے پر وہ عورت طلاق ہے اور مطلقہ ہو جائیں، یہ عورت پہلے سے اس کی بیوی ہے اس لئے یہ اضافت نہیں ہو سکتی لہٰذا یہ قول لغو ہے کما فی الدر المختار: وشرط صحته كون الشرط معدوما على خطر الوجود (الدر المختار) وقال في الرد: قوله: لغو، فلا يقع أصلا لأن غرضه منه تحقيق النفي حيث علقه بأمر محال، وهذا يرجع إلى قولهما: إن إمكان البر شرط انعقاد اليمين خلافا لأبي يوسف (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳ / ۳۴۲ ط سعيد كراتشي) یہاں موجودہ صورت میں جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں پہلے سے ہے اس پر بسبب تعلیق مذکور کے طلاق واقع نہیں ہوئی

(۲) اور جب شرع کے خلاف کوئی کام کرنے سے قسم ٹوٹ گئی تو اب کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے سے دوبارہ حانث نہ ہوگا کیونکہ قسم ختم ہو چکی ہے کما فی الدر المختار: وفيها كلها تنحل اليمين إذا وجد الشرط مرة (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳ / ۳۵۲ ط سعيد كراتشي)

رکھوں سے عرفاً نکاح کروں مراد لیا جاتا ہے۔ **المستفتی** نمبر ۱۳۷۷ مسٹر محمد اظہر صاحب (ضلع اکیاب) ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ م ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۶) اگر وہ اقرار کرے کہ لفظ رکھوں سے اس کی مراد نکاح کروں تھی تو تین طلاقیں نکاح کرنے پر پڑ جائیں گی (۱) اور بدون تحلیل وہ عورت اس شخص کے لئے حلال نہ ہوگی (۲) اور اقرار نہ کرے تو رکھوں کا لفظ نکاح کروں کے معنی پر محمول نہ ہوگا اور وقوع طلاق کا حکم نہ ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## (۱) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر طلاق ہے"
## (۲) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم خالد کے گھر جاؤ گی تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا"

(سوال) (۱) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر طلاق ہے لیکن طلاق کی نیت نہ تھی پھر وہ گھر میں داخل ہوئی تو طلاق مغلظہ ہوگی یا رجعی؟ (۲) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے ڈرانے کی غرض سے کہا کہ اگر تم خالد کے گھر جاؤ گی تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا لیکن نیت طلاق کی نہ تھی اور نہ جدائی کی نیت تھی نہ بینونت کی نیت تھی محض ڈرانے کے لئے کہا تھا پھر ہندہ زید سے پوشیدہ خالد کے گھر گئی تو جو حکم ہندہ کے حق میں صادر ہوتا ہے تحریر فرمایا جائے؟ **المستفتی** نمبر ۱۲۰۶ مولوی محمود خاں صاحب مدرس اول مدرسہ ریاض العلوم (کانپور) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۷) (۱) اس صورت میں اگر عورت گھر میں داخل ہوئی تو طلاق پڑ جائے گی (۳) مگر طلاق رجعی ہوگی (۴) البتہ اگر عورت غیر مدخولہ ہوگی تو طلاق بائن ہوگی مغلظہ نہ ہوگی (۵) (۲) اس صورت میں چونکہ نیت طلاق کی نہیں تھی اور طلاق کا صریح لفظ بھی نہ تھا اس لئے طلاق نہ ہوگی۔ (۶) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(١) اذا اضاف الطلاق الى النكاح وقع عقيب النكاح نحو ان يقول لامراة ان تزوجتك فانت طالق او كل امراة اتزوجها فهي طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما) ١/٤٢٠ ط ماجديه كوئته)

(٢) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره " والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ٢/٣٩٩ ط شركة علميه ملتان)

(٣) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامراته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ١/٤٢٠ ط ماجديه كوئته)

(٤) وصريحه ما لم يستعمل الا فيه كطلقتك وانت طالق ومطلقة ويقع بها اي بهذه الالفاظ وما بمعناه من الصريح واحدة رجعية (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ٣/٢٤٧ ط سعيد كراتشي)

(٥) فان فرق الطلاق بانت بالاولى ولم تقع الثانية والثالثة، وكذا اذا قال لها انت طالق، وقعت واحدة لما ذكرنا انها بانت بالاولى (الهداية، كتاب الطلاق، فصل في الطلاق قبل الدخول ٢/٣٧١ ط شركة علميه ملتان)

(٦) فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق او الغضب (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ٣/٢٩٦ ط سعيد كراتشي)

## اگر آج سے تو نے میرے سامنے رنگین کپڑے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے

(سوال) ایک شخص سے اس کی بیوی کی لڑائی ہوتی ہے لڑائی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مرد رنگین کپڑوں سے خوش ہوتا ہے اور عورت کو رنگین کپڑوں سے رغبت کم ہوتی ہے یہاں رنگین کپڑوں سے مراد گھر کے رنگے ہوئے کپڑے ہیں جو اپنے ہاتھ سے رنگ کر پہنے جاتے ہیں ایک روز عورت کو کسی محفل میں شریک ہونا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ سفید کپڑے پہن کر محفل میں شریک ہو مگر اس وقت سفید کپڑے موجود نہیں تھے اس لئے یہی سبب اصل لڑائی کا ہوتا ہے دن بھر مرد غصہ کی حالت میں بڑا اکھڑا رہتا ہے شام کو جھگڑا طول پکڑ جاتا ہے مرد غصہ کی حالت میں عورت سے کہتا ہے کہ اگر آج سے تو نے میرے سامنے رنگین کپڑے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے بلکہ تو میری کچھ نہیں کے برابر ہوگی اب عورت کے پاس گھر کے رنگے ہوئے کپڑوں کے علاوہ ولایتی رنگے ہوئے کپڑے بہت ہیں جن کو وہ پہننا چاہتی ہے اور اس میں مرد بھی راضی ہے کیا عورت اب رنگے ہوئے ولایتی کپڑے پہن سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۶۵۵ فضل حق شہد مدپی والے (دہلی) ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ م ۱۴ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۸) طلاق معلق ہے وہ صورت خارج ہے کہ عورت مرد کے سامنے نہ ہو اور رنگین کپڑے پہن لے یعنی اس صورت میں طلاق نہیں پڑے گی لیکن اگر رنگین کپڑوں میں مرد کے سامنے آجائے گی تو طلاق پڑ جائے گی۔(۱)

مرد کے الفاظ میں تو رنگین کپڑوں کا ذکر ہے اور وہ گھر کے رنگے ہوئے اور ولایتی رنگے ہوئے دونوں کو شامل ہے اس کے کلام میں کوئی تفصیل نہیں ہے لیکن اگر جھگڑا انہیں کپڑوں سے متعلق تھا جو گھر میں رنگے جاتے ہیں اور ولایتی رنگین کپڑوں سے متعلق نہیں تھا اور مرد بھی اقرار کرتا ہے کہ اس کی نیت بھی ولایتی رنگین کپڑوں سے متعلق نہ تھی تو ولایتی رنگین کپڑوں کے ساتھ طلاق متعلق نہ ہوگی۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## گاؤں کے باشندوں نے متفق ہو کر کہا کہ اگر کوئی شخص پنچایت سے الگ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق

(سوال) ایک گاؤں میں ایک ہی مسجد ہے کوئی دوسری مسجد نہیں ہے اور وہاں کے باشندوں نے متفق ہو کر

---

(۱) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدية كوئٹہ)

(۲) حلفه وال ليعلمنه بكل داعر بمهملتين أي مفسد دخل البلدة تقيد حلفه بقيام ولايته بيان لكون اليمين المطلقة تصير مقيدة بدلالة الحال وينبغي تقييد يمينه بفور علمه (درمختار) وقال في الرد (قوله تقيد حلفه بقيام ولايته) هذا التخصيص بالزمان ثبت بدلالة الحال وهو العلم بأن المقصود من هذا الاستحلاف زجره بما يدفع شره أو شر غيره بزجره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الأيمان، باب اليمين في الضرب والقتل وغيره، مطلب حلفه وال ليعلمنه بكل داعر ۳/ ۸۴۴ ط سعيد كراتشي)

یہ کہا کہ اگر آپس میں کوئی جھگڑا فساد ہو جائے تو سب مل کر آپس ہی میں فیصلہ کر لیا کریں گے اور پنچایت بھی قائم کر لی اور یہ بھی وعدہ کیا کہ سب مل کر مسجد ہی میں نماز پڑھا کریں گے اگر کوئی شخص پنچایت سے علیحدہ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق اور اس بات کو ہر شخص نے منظور کر لیا اتفاق وقت کہ کسی بات پر آپس میں جھگڑا ہو گیا اور چند آدمی پنچایت سے فیصلہ ہونے سے پہلے پنچایت سے علیحدہ ہو گئے اور مسجد میں نماز بھی پڑھنا چھوڑ دی اور عید اور بقر عید کی نماز بھی علیحدہ پڑھی آیا وہ لوگ جو جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں ان لوگوں کی بیویوں پر ان لوگوں کے قول کے مطابق تین طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۵۷ محمد امین پیش امام مسجد (آرہ) ۳۰ رجب ۱۳۵۶ھ م ۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۹) جو لوگ پنچایت سے علیحدہ ہوئے اور مسجد میں نماز پڑھنی چھوڑ دی اگر انہوں نے خود یہ تعلیق کی تھی کہ اگر ہم پنچایت سے علیحدہ ہوں اور مسجد میں نماز نہ پڑھیں تو ہماری بیوی پر تین طلاق تو سب ان کی بیویوں پر طلاق مغلظہ پڑ گئی اور اگر انہوں نے یہ تعلیق اپنی زبان سے نہیں کی تھی تو ان کی بیویوں پر طلاق نہیں پڑی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر میں ان شرائط کی خلاف ورزی کروں یا زد و کوب کروں، تو میری زوجہ کو طلاق مغلظہ ہو گی

### ”نقل اقرار نامہ“

(سوال) منکہ شبراتی ولد علی قوم قصاب ساکن بازار ہیبت گنج مزرعہ موضع بیہ آگوہند پور پرگنہ و تحصیل و ضلع رائے بریلی کا ہوں عرصہ قریب بارہ سال کا ہوا کہ مقر کا عقد ہمراہ مسماۃ منشاتی دختر حمیدی قوم قصاب ساکن تیلیا کوٹ شہر رائے بریلی سے حسب شرع شریف محمدی حدیث حنفیہ کے ہوا اور مسماۃ مذکورہ رخصت ہو کر آتی جاتی رہی مقر کی جانب سے اکثر تساہل نان و نفقہ ہوتی رہی چنانچہ مقر نے رائے بریلی آکر روبرو پنچان داد خواہ ہوا کہ مقر کی غفلتوں کا اعتراف کرتے ہوئے زوجہ منکوحہ ہمراہ مقر رخصت کر دی جائے اب مظہر مذکور تکلیف روحانی و جسمانی نہ پہنچے گا قبل اس کے بھی ایک اقرار نامہ مقر نے نسبت نان و نفقہ زوجہ اپنی کو تحریر کر دیا تھا جس کی پابندی مقر سے نہیں ہو سکی پنچان بنظر رحم خسروانہ ہمراہ مقر زوجہ منکوحہ کو رخصت کرا دینے پر آمادہ و تیار ہوئے کہ مظہر ایک اقرار نامہ تحریر کر دیوے کہ اب کسی قسم کی تکلیف روحانی و جسمانی زوجہ منکوحہ کو نہ پہنچے گا اور بآرام نان و نفقہ حسب استطاعت خود کرے گا چنانچہ مقر حسب ذیل کا پابند ہوتا ہے اول یہ کہ مقر زوجہ منکوحہ اپنی کو اپنے مکان میں بآرام رکھوں گا کسی طرح کی تکلیف روحانی و جسمانی نہ پہنچاؤں گا اور نہ کوئی کمی نان و نفقہ میں کروں گا اور بموجب رواج رخصت بھی دیا کروں

---

(۱) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰، ط ماجدیہ کوئٹہ)

کا اور بعد میں آمد ورفت رہے گی اگر مقر شرائط بالا کے خلاف کرے گا اور تکلیف روحانی و جسمانی پہنچائے گا اور نان و نفقہ میں کمی کرے گا یا زدوکوب کرے تو مقر اقرار شرعی کرتا ہے اور تحریر کئے دیتا ہے کہ میری زوجہ کو طلاق مغلظ ہوگی اور زوجہ مقر کو اختیار ہوگا کہ وہ جس شخص کے ساتھ چاہے عقد ثانی کرلیوے مجھ کو کوئی حق نہ ہوگا اور مقر ادائے دین مہر کا ذمہ دار ہوگا۔ المستفتی نمبر ۱۹۳۴ عبدالغنی صاحب [illegible] بریلی ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۰) چونکہ زوج نے اپنے اقرار میں لکھا ہے کہ اگر ان شرائط کی خلاف ورزی کروں یا زدوکوب کروں تو منکوحہ کو طلاق مغلظہ ہو جائے گی تو اگر زوج نے اس اقرار نامہ کی تحریر کے بعد منکوحہ کو زدوکوب کیا یا کسی اور شرط کی خلاف ورزی کی ہے تو منکوحہ پر طلاق مغلظہ اس کی تحریر کے موجب واقع ہوگئی۔ اور وہ دوسرا نکاح بعد عدت کرنے کی حقدار ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر دس روپے ماہوار نہ دوں یا علیحدہ رہنا اختیار کروں تو
## اس دن سے میری منکوحہ سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا

### نقل کابین نامہ

### مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ

(سوال) اقرار کرد ہیچ اعتراف نمودہ شرعی معتبر اسم منسوب خود مظفر حسین خلف مظفر حسین خاں ساکن قدیم اندور سے عوض مہر ۵۰۰ روپے کلدار نصف معجل و نصف موجل بموجب رسم شریعت کے ہوا ہے لہذا اس جلسہ نکاح میں روبرو قاضی صاحب بصحت عقل و حواس و درستی دماغ کے میں اپنے کو خاص اس تحریر کے ذریعہ پابند کرکے لکھ دیتا ہوں کہ میں اپنی منکوحہ کو نان و نفقہ اور کسی بات کی تکلیف نہ دوں گا اور ہمیشہ [illegible] زوجہ خود مسطورہ کوشش کروں گا کوئی بات خلاف شرافت کے نہ ہوگی یعنی سخت کلامی دشنام دہی زدوکوب نہ کروں گا اور اپنے قوت بازو سے کماؤں گا اور اپنی بیوی کے ہاتھ میں دوں گا پردیس نہیں لے جاؤں گا اور آمد ورفت گھر و عزیز و اقارب سے مانع نہ ہوں گا اور اس بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری بیوی نہ کروں گا مزید برآں میں اپنے کو پابند کرکے اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ یوم عقد سے میں اور میری منکوحہ خسر غلام شبیر خاں صاحب اور خوشدامن کلثوم بی بی کی خدمت میں رہوں گا جہاں رہیں گی ہرگز علیحدہ نہ رہوں گا اور خود اپنی کمائی سے ہم میاں بیوی اپنا کھائیں گے اور جملہ اخراجات خانگی انصرام کریں گے اور خدانخواستہ

---

(۱) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق وهذا بالاتفاق لأن الملك قائم في الحال والظاهر بقاؤه إلى وقت وجود الشرط فيصح يمينا أو إيقاعا (الهداية، كتاب الطلاق، باب الأيمان في الطلاق ۲/ ۳۸۵ ط شركة علميه ملتان) وفي الدر: وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا لكن إن وجد في الملك طلقت وعتق وإلا لا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳/ ۳۵۵ ط سعيد كراتشي)

(۲) قال الله تعالى: ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله (البقرة: ۲۳۵)

نااتفاقی واقع ہو تو نان و نفقہ کو دس روپے ماہوار اپنی منکوحہ کو بلا کسی عذر و حیلہ ادا کرتا رہوں گا اگر دس روپے ماہوار نہ دوں یا علیحدہ رہنا اختیار کروں تو اس وقت اور اس دن سے میری منکوحہ سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا حسب شرع میری طرف سے مثل طلاق ثلثہ کے رہے گا یہ چند کلمات بطور اقرار نامہ کے لکھ دیئے ہیں کہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آویں۔ مظفر حسین گواہ نور محمد نظیر محمد قاضی صاحب وغیرہ

اس صورت میں کہ جس شخص نے یہ کابین نامہ مع گواہ مندرجہ بالا کے تحریر کر کے اپنے کو پابند کابین نامہ کیا ہے مگر وہ اس کابین نامہ کے شرائط کا پابند نہیں ہے تو اس کی صورت میں طلاق متصور ہوں یا نہیں۔ جواب مرحمت ہو؟ **المستفتی** نمبر ۲۰۸۲ ایم اے کیمن (سورت) ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۲۹۱)** کابین نامہ کی تمام شرائط کی خلاف ورزی پر طلاق معلق نہیں کی گئی ہے بلکہ طلاق صرف دو شرطوں پر معلق ہے جو لفظ اگر سے شرطیں ہوتی ہیں وہ یہ ہیں کہ بصورت نااتفاقی کے دس روپے ماہوار نہ دے اور دوسری شرط یہ ہے کہ بیوی کو چھوڑ کر علیحدہ رہنا اختیار کرے ان دو شرطوں میں سے کسی ایک کے واقع ہونے پر طلاق ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر بموجب اقرار نامہ کے بیوی کے نان و نفقہ کا انتظام نہیں کریں گے تو اپنی بیوی سے لادعوی ہو جائیں گے کیا حکم ہے؟

**(سوال)** مسمی نبی رسول ولد میر اخش نے ایک اقرار نامہ لکھا اس پر قائم نہیں رہے اور بیوی سے بالکل بے تعلق ہیں جس کو آج چار سال کے قریب ہوتا ہے تو کیا اس اقرار نامہ سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں شرط طلاق نامہ یہ ہے کہ مسماۃ فہیمہ بی بی دختر میاں جی نور محمد ساکن موضع کب مانوں عرف درگاہ تحصیل ہون ضلع اعظم گڑھ کو خرچ خانگی مبلغ صد روپے ماہوار اور سال میں دو جوڑہ کپڑا برابر دیا کریں گے اور اگر درمیان میں کسی طور کا نقص و فتور ہو گیا یا ہم فتور پیدا کریں گے تو ہماری ذات و جائداد سے ساتھ دعوے کے میاں جی نور محمد صاحب وصول کر لیویں گے اور علاوہ اس کے یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ بموجب اقرار نامہ کے نہیں انتظام کریں گے تو اپنی بیوی سے لادعوی ہو جائیں گے۔ **المستفتی** نمبر ۲۱۰۹ شیخ نور محمد صاحب (اعظم گڑھ) ۹ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۲۹۲)** اگر نبی رسول اقرار کرے کہ اس کا مطلب ان الفاظ سے یہ تھا کہ بیوی کو طلاق ہو جائے گی تو اس کی خلاف ورزی کرنے پر طلاق ہو گئی اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو اس اقرار سے تو طلاق نہیں

---

(۱) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق وهذا بالاتفاق لان الملك قائم في الحال والظاهر بقاؤه الى وقت وجود الشرط فيصح يميناً وإيقاعاً (الهداية، كتاب الطلاق، باب الايمان في الطلاق ۲/ ۳۸۵ ط شركة علمية ملتان)

ہو گی مگر عورت کو وجہ نان و نفقہ وصول نہ ہونے کے مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے کا حق ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ‘ دہلی

## شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر تم اپنے بھائی کے سامنے ہوئی تو تو حرام ہو جائے گی“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کسی رنجش کی بنا پر غصہ کی حالت میں کہا کہ اگر تو اپنے بھائی کے سامنے ہوئی تو تو حرام ہو جائے گی اور اسی وقت لوگوں نے زید سے کہا کہ تم ایسا لفظ زبان پر کیوں لاتے ہو تو زید نے فوراً اپنی نشست میں کہا میں طلاق کی نیت سے یہ لفظ زبان پر نہیں لایا آپ لوگ خواہ مخواہ نیا مطلب لگاتے ہیں مگر سامعین اس کی باتوں پر یقین نہ کرتے ہوئے شبہ کرتے ہیں کہ زید نے ضرور نیت طلاق سے کہا ہو گا لیکن لفظ کی گرفت کی وجہ سے نیت طلاق سے انکار کرتا ہے پھر ایسی صورت میں زید کے قول سے طلاق معلق ہوئی کہ نہیں اگر زید کی بیوی اپنے بھائی کے سامنے ہوئی تو طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں اور لوگوں کا شبہ کرنا کہاں تک صحیح ہے؟

(۲) زید سے جب لوگوں نے پوچھا اور اس نے کہا کہ میری نیت طلاق کی نہیں ہے بلکہ میں نے دھمکی دینے اور اس سے میل جول کرنے سے روکنے کے لئے ایسا کہا ہے اب میں سامنے ہونے کے لئے اجازت دیتا ہوں مگر اس کی بیوی احتیاطاً اب تک اپنے بھائی کے سامنے نہیں ہوتی ہے اب جب کہ زید نے سامنے ہونے کی اجازت دیدی ہے تو اگر زید کی بیوی اپنے بھائی کے سامنے ہو تو کیا حکم ہے؟ **المستفتی نمبر ۲۱۳۴** ابو رضوان محمد غازی (پٹنہ) ۱۷ شوال ۱۳۵۶ھ م ۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۲۹۳)** معلوم ہے کہ حرام کا لفظ بغیر نیت طلاق کے بھی طلاق کے معنی ہی پر محمول ہوتا ہے اس لئے پہلا عذر غلط ہے(۲) ہاں جب اس نے اجازت دیدی تو اب اس کی بیوی کے اپنے بھائی کے سامنے ہونے سے طلاق نہیں پڑے گی کیونکہ پہلی تعلیق بشہادت عرف بغیر اجازت زوج سامنے ہونے پر محمول

---

(۱) [illegible] الفاظ کنایہ میں سے ہے صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے لہذا اس میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوگی ورنہ نہیں [illegible] معتبر ہو سکتا ہے‘ کما فی الدر المختار: فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق او الغضب [illegible] والقول له بيمينه في عدم النية (تنوير الابصار و شرحه مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۲۹۶، ۲۹۷، ۳۰۰ ط سعید کراتشی)

(۲) دیکھئے [illegible]

(۳) قال لامرأته انت علي حرام ايلاء ان نوى التحريم او لم ينو شيئا وظهار ان نواه وهدر ان نوى الكذب و تطليقة بائنة ان نوى الطلاق و ثلاث ان نواها ويفتى بانه طلاق بائن ان لم ينوه لغلبة العرف (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الايلاء ۳/ ۴۳۳ ط سعید کراتشی) وقال في رد المحتار: والحاصل ان المتاخرين خالفوا المتقدمين في وقوع البائن بالحرام بلا نية حتى لا يصدق اذا قال لم انو لاجل العرف الحادث في زمان المتاخرين (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۲۹۹ ط سعید کراتشی)

ہوں اور اجازت کے ساتھ سامنے ہونا شرط کے وجود کا باعث نہ ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جب تک تم اس شہر میں ہو اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق ہے

(سوال) زید و عمرو دو بھائیوں کے درمیان نزاع ہوئی زید نے عمرو کو ایک کام کرنے پر مجبور کرنا چاہا اور عمرو نے انکار کیا مگر زید نے بہت تنگ کیا اور غصہ ہو کر عمرو کو کہا کہ تو کافر ہے عمرو نے اپنی جان چھڑانے کے لئے بہت غصہ میں کہا کہ ہاں بھائی میں کافر ہوں اور دو خدا ہیں (نعوذ باللہ) اور عمرو کا دل بالکل مطمئن تھا وحدانیت الٰہی پر مگر غصہ کی حالت تھی کیا عمرو اس کلمہ کے کہنے سے مرتد ہو گیا یا نہیں؟ پھر کلمہ توحید پڑھ کر عمرو وہاں سے روانہ ہوا زید اس کے پیچھے چلا تھوڑی دور جا کر زید نے کہا اچھا بھائی تو میری جگہ پر امامت کرنا میں کسی دوسری جگہ گزارہ کروں گا عمرو نے کہا کہ جب تک تو اس شہر میں ہو اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق اور دونوں بہت غصہ کی حالت میں تھے زید نے کہا بہت اچھا امامت نہ کرو اور دو تین گھنٹے بعد غصہ فرو ہوا تو دونوں راضی ہو گئے اور اس بات پر اتفاق ہوا کہ دوسرے دن میں اس شہر سے چلا جاؤں گا اور تم یہ امامت کرو عمرو نے کہا بہت اچھا چنانچہ زید مکان سے کر روانہ ہوا اور شہر سے نکل گیا عمرو نے امامت کی تین چار نماز پڑھائی دوسرے دن زید مع سامان کے اسی شہر میں پھر داخل ہوا اور عمرو نے کام امامت کی زید کہتا ہے کہ میرا اس شہر سے واپس جانے کا ارادہ تھا کیا عمرو کی عورت کو طلاق ہو جاوے گی یا نہیں؟ اور کیا عمرو کے لئے اول اوپر کے کلمے کہنے سے امامت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۱۵ مولانا حشمت علی صاحب صدر مدرس مدرسہ قومیہ جند شہر ۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۴) اگر یہ الفاظ کہ "ہاں بھائی میں کافر ہوں اور دو خدا ہیں" عمرو نے ہوش و حواس قائم ہونے کی حالت میں کہے ہیں تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ مگر دوسری بار تعلیق طلاق سے تعلیق صحیح ہوگی اور خلاف ورزی شرط پر طلاق معلق واقع ہو جانے کی [illegible] اور اگر وہ ہوش و حواس قائم نہ رکھتا تھا یعنی شدت

---

(۱) حلفه وال ليعلمنه بكل داعر أي مفسد دخل البلدة تقيد حلفه بقيام ولايته بيان لكون اليمين المطلقة تصير مقيدة بدلالة الحال وينبغي تقييد يمينه بفور علمه (الدر المختار) وفي الرد: قوله تقيد حلفه بقيام ولايته، هذا تخصيص لليمين بدلالة الحال وهو العلم بأن المقصود من هذا الاستحلاف زجره بما يدفع شره أو شر غيره بزجره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الأيمان، باب اليمين في الضرب والقتل وغيره، مطلب حلفه وال ليعلمنه بكل داعر ۳/ ۸٤٤ ط سعيد كراتشي)

(۲) إذا نطق الرجل بكلمة الكفر عمدا لكنه لم يعتقد الكفر قال بعض أصحابنا لا يكفر لأن الكفر يتعلق بالضمير ولم يعقد الضمير على الكفر وقال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندي لأنه استخف بدينه. (هامش رد المحتار، كتاب الجهاد، باب المرتد ٤/ ٢٢٤ ط سعيد كراتشي)

(۳) اگر طلاق [illegible] تجدید نکاح کرایا ہو اس لئے کہ مرتد ہونے سے نکاح [illegible] عورت پر طلاق [illegible] ضروری ہے کما فی الرد (قوله ومحله المنكوحة) أي ولو معتدة عن طلاق رجعي أو بائن غير ثلاث في حرة وثنتين في أمة (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

غضب میں مسلوب الحواس ہو گیا تھا تو ارتداد نہیں ہوا، اور تعلیق طلاق صحیح ہوگئی اور پھر زید کے شہر میں داخل ہونے کی حالت میں جو نماز ظہر عمرو نے پڑھائی اس سے شرط کی خلاف ورزی ہو کر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ٗ دہلی

## سوال متعلقہ استفتائے سابق

### متعلقہ استفتائے سابق

(سوال) (۱) بصورت فسخ نکاح جب یہ الفاظ کہ "اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق ہیں" صادر ہوئے تو عورت منکوحہ نہ تھی کیونکہ نکاح بوجہ ارتداد فسخ ہو گیا تھا لہذا یہ تعلیق کیونکر صحیح ہوگی علاوہ ازیں حروف شرط میں سے کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اس امر کو ظاہر کر رہا ہو کہ جب کبھی یہ نکاح کرے گا تو وجود شرط کی وجہ سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۲) کیا یہ صورت یمین فوری نہیں ہو سکتی کہ اگر زید شہر میں رہتا ہوتا اور عمرو اسی وقت امامت کرتا تو البتہ طلاق واقع ہو جاتی حالانکہ واقعہ ایسا نہیں ہوا علاوہ ازیں اگر اس نے زید کے آنے کے بعد اور غصہ کے فرو ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھائی تو عرف اور محاورہ میں یمین میں امامت سے مراد تو مستقل امامت ہے کیونکہ زید نے یہ کہا تھا کہ میری جگہ پر امامت کرنا نہ یہ کہ ایک وقت کی نماز پڑھانا کیونکہ زید مستقل امام ہے ہاں اگر عمرو یہ کہتا کہ اگر کسی وقت بھی میں نے یہ امامت کی تو میری عورت پر تین طلاق ہیں تو اور بات تھی۔
المستفتی نمبر ۲۱۳۵ مولانا حشمت علی صاحب مدرس اول مدرسہ قاسمیہ بلند شہر۔ ۱۷ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۵) (۱) قال فی الفتح و یقع طلاق زوج المرتدة علیها مادامت فی العدة لان الحرمة بالردة غیر متأبدة فانها ترتفع بالاسلام فیقع طلاقه علیها فی العدة مستتبعا فائدته من حرمتها علیه بعد الثلاث حرمة مغیاة بوطء زوج آخر بخلاف حرمة المحرمیة فانها متأبدة لا غایة لها فلا یفید لحوق الطلاق فائدة الخ (شامی ص ۴۲۵ ج ۲) (۳) اور جب تنجیز طلاق مرتد سے صحیح ہے تو تعلیق بدرجہ اولیٰ صحیح ہوگی۔

---

(۱) وشرط صحتها العقل والصحو والطوع فلا تصح ردة مجنون و معتوه و موسوس و صبی لا یعقل (درمختار) وفی الرد: قوله معتوه، عزاه فی النهر الی السراج وهو الناقص العقل وقیل المدهوش من غیر جنون کذا فی المغرب (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الجهاد، باب المرتد ۴/ ۲۲۴ ط سعید کراتشی) وقال فی الهندیه: وکذا لو کان معتوها او موسوسا او مغلوبا علی عقله بوجه من الوجوه فهو علی هذا (الفتاوی الهندیه، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین ۲/ ۲۵۳ ط ماجدیه کوئته)

(۲) تنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملک طلقت وعتق والا لا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب التعلیق ۳/ ۳۵۵ ط سعید کراتشی)

(۳) هامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ط سعید کراتشی

(۲) یمین فور کے احکام اس وجہ سے جاری نہیں ہو سکتے کہ فور کا وجود نہیں کیونکہ غصہ کی حالت رفع ہو چکی تھی اور عمرو توبہ و استغفار کر کے جا چکا تب زید نے اس کو جا کر ایک امر پیش کیا اس پر اس نے یمین کی یمین کے الفاظ میں امامت مستقلہ یا بعد رفع غصہ کا کوئی فرق نہیں کیا اس لئے وہ مطلق امامت پر محمول ہوگی[1] اور شرط کے وجود پر طلاق ضرور ہوگی۔[2] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## مشروط طلاق میں شرط پوری نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی،

(سوال) زید نے اپنی شادی کے وقت لڑکی کے اسٹامپ پر قرار کیا ہے کہ بصورت نااتفاقی و ناچاقی زوجہ کو ومبلغ ۱۰ روپے ماہوار گزارہ کے لئے دے گا اور والدین کے یہاں منتقلی ۱۰۰۰ کا اقرار کی وجہ سے دو ماہ تک رقم نہ دے سکوں تو پھر میری زوجہ میری زوجیت سے آزاد ہو جائے گی اور نکاح بعدہ ثانی متصور ہوگا زید دو ماہ تک تو بیوی خود کے پاس رہی اور اس کا گزارہ حسب خواہش کرتا رہا اس کے بعد دوسری جگہ ملازم ہو کر چلا گیا بعدہ دس ماہ تک دس روپے ماہوار بذریعہ منی آرڈر بھیجتا رہا رسید منی آرڈر ۱۰ ماہ کی زید کے پاس موجود ہیں مگر زوجہ زید نے منی آرڈر نہیں لئے اپنی ... اب نوٹس دیا ہے کہ دو ماہ سے تم نے مجھے گزارہ نہیں دیا اس لئے میں تمہاری زوجیت سے بسبب تمہاری تحریر کے آزاد ہوں لہذا رقم مہر ۲۰۰ روپے حسب الطلب اور گزارہ ۱۲ ماہ ادا کرو ورنہ بذریعہ عدالت بسبب تمہاری تحریر کے وصول کروں گی اس کے بارہ میں بیان فرمائیں کہ ایسی صورت و حالت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۳۴ ... (دوشنبہ) ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۳ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۹۶) اگر زید دو ماہ تک بیوی کے ساتھ رہا اور دونوں گزارہ کرتے رہے پھر بعد میں یا دو ماہ سے بھی دس روپے ماہوار بھیجے زوجہ نے منی آرڈر وصول نہیں کیا تو زید کی طرف سے شرط کی خلاف ورزی نہیں ہوئی اور طلاق واقع نہیں ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر سوا مہینے کے اندر اندر تمہارے نان ونفقہ کی جملہ واجب الادا رقم پہنچا کر تمہیں اپنے ساتھ نہ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو طلاق سمجھے

(سوال) (۱) عبدالرحمن نامی ایک شخص نے مسماۃ فاطمہ سے نکاح کیا اور سال ڈیڑھ سال کے بعد اپنی زوجہ فاطمہ کو اپنے خسر کے مکان پر بھیج دیا اور خود رفتہ رفتہ چند شیعوں کے بہکانے سے آستانوں مزاروں پر

---

(۱) ان المطلق يجرى على اطلاقه والمقيد على تقييده (اصول الشاشي، البحث الاول في كتاب الله تعالى، فصل في المطلق والمقيد ص ۱۱ ط قديمي كتب خانه) وقال في التوضيح: حكم المطلق ان يجرى على اطلاقه كما ان المقيد على تقييده فاذا ورد اى المطلق والمقيد فان اختلف الحكم لم يحمل المطلق على المقيد (التوضيح والتلويح، فصل حكم المطلق ۱/ ۱۹۹ ط مير محمد كراتشي)

(۲) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدية كوئته)

بیٹھ کر مفت کی روٹیاں کھاتے تھے اور ملازمت وغیرہ سب چھوڑ کر اپنے اوپر سب حلال کا سد باب ہی کر لیا اسی طرح ڈھائی تین سال تک آوارہ گردی میں لاپتہ رہا اور فاطمہ کے غریب والدین اپنی لڑکی کے نان و نفقہ کا خرچ برداشت کرتے رہے۔

(۲) آخر الامر عبدالرحمن خان اپنی زوجہ کے شہر میں گھومتے گھامتے آ نکلا اپنی زوجہ کے پاس آنے کی نیت سے نہیں بلکہ اس ارادہ سے آیا تھا کہ کسی تھانہ پر چند روز مفت کی روٹیاں کھا کر چلتا ہوں مگر اتفاق سے راہ میں عبدالرحمن خان [illegible] پکڑ لیا اور اسے [illegible] اس کی زوجہ کے پاس لے آیا زوجہ نے اپنے زوج سے نان و نفقہ واجب کا مطالبہ کیا [illegible] ساتھ جانے [illegible] عبدالرحمن خان میں یہ وسعت کہاں تھی کہ مذکورہ مدت کا نان و نفقہ ادا کرے زوجہ کو سنبھالے جب کہ اپنا پیٹ پالنا مشکل ہو بالآخر زوج مذکور نے [illegible] تحریر بمضمون ذیل لکھ کر زوجہ کے حوالہ کی۔

میں کہ عبدالرحمن خان [illegible] تحریر کیے دیتا ہوں کہ میں تمہارے نان و نفقہ کا متحمل نہیں ہو [illegible] اس لئے میں نے تم کو تمہارے والدین کے مکان پر بھیج دیا اور انہوں نے ڈھائی تین سال تک تمہارے نان و نفقہ کا خرچ برداشت کیا اب جب کہ انہوں نے تم کو [illegible] مدت [illegible] تم سے مہینہ سوا مہینہ کی مہلت [illegible] سوا مہینہ کے اندر اندر تمہارے نان و نفقہ کا بندوبست [illegible] تم کو اپنے ساتھ نہ لے جاؤں تو میری طرف سے تم کو طلاق ہے۔ الراقم عبدالرحمن خان ولد بھیکن خاں۔

عبدالرحمن خان کی زوجہ کی جانب سے وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ میں جب تک اپنے زوج کے ساتھ رہی اس وقت تک بھی [illegible] اور جس وقت زوج نے مذکورہ تحریر میرے حوالہ کی [illegible] میں اب [illegible] میں نہیں ہوں یہ بات بھی جناب کی خاص توجہ کی محتاج ہے کہ تحریر تعلیق طلاق عبدالرحمن خان زوجہ کے حوالے کر کے چلتا بنا حتی کہ مدت مطلوبہ ختم ہو چکی اور اس پر بھی تین مہینے گزر چکے ہیں اور مدت معہودہ ختم ہونے کے بعد [illegible] تعلیق طلاق [illegible] میں زوجہ عبدالرحمن خان [illegible] صورت مسئولہ میں مطلقہ سمجھی جائے گی یا نہیں۔ آپ کی جانب سے [illegible] جواب آجانے کے بعد [illegible] عدت کی مدت گزارنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۴۷ مولوی حسین میاں صاحب (کاٹھیواڑ) ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۲۱ جون ۱۹۳۸ء

**جواب ۲۹۷)** یہ تحریر جو عبدالرحمن خان نے خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر زوجہ کو دی صحیح اور تعلیق کی ہے [illegible] اس تحریر کی تاریخ سے سوا مہینے یعنی ۳۱ دن گزرنے کے بعد زوجہ پر طلاق پڑ گئی جب کہ اس مدت میں کل رقم نفقہ [illegible] اس کے بعد [illegible] تین حیض آچکے تو عدت بھی ختم

---

(۱) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق (الهداية، كتاب الطلاق، باب الأيمان في الطلاق ۲/ ۳۸۵ ط شركة علمية ملتان)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شرط نامہ لکھنے کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی بیوی مطلقہ ہوئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص شیخ محمد نامی نے جس کا نکاح خاتون حمیدن سے [illegible] برس قبل ہوا تھا اور جو کہ گذشتہ تین [illegible] میں خاتون حمیدن سے نان نفقہ کا کوئی [illegible] بتاریخ ۱۵ جون سنہ ۱۹۳ء وجب موصوف بسلسلہ روزگار ترک وطن کر رہا تھا تحریر بذا لکھ کردی۔

یعنی شیخ محمد ولد غریب قوم [illegible] ساکن [illegible] کا ہوں جو کہ میری شادی کا نکاح مسماۃ حمیدن دختر شیخ خان قوم مسلمان ساکن [illegible] سے [illegible] عرصہ چار سال جب ہوا تھا عرصہ تین [illegible] مسماۃ مذکورہ [illegible] نان نفقہ وغیرہ [illegible] اس لئے بغرض اطمینان مسماۃ مذکورہ حسب شرائط ذیل اقرار نامہ کر رہا ہوں۔

(۱) یہ کہ میں مقر [illegible] مسماۃ مذکورہ [illegible] اور مسماۃ مذکورہ جو کہ اپنے والدین [illegible] ماہوار نفقہ وغیرہ ادا کرتا رہوں گا۔

(۲) یہ کہ مقر [illegible] مسماۃ مذکورہ کو کسی قسم کی تکلیف روحانی و جسمانی وغیرہ نہ دوں گا۔

(۳) یہ کہ مقر [illegible] مسماۃ مذکورہ [illegible] حسب سے نان و نفقہ وغیرہ [illegible] اور کسی قسم کی روحانی و جسمانی تکلیف [illegible] تو یہ اقرار نامہ بطور طلاق نامہ متصور ہوگا اور مسماۃ مذکورہ [illegible] عدت اختیار [illegible] مسماۃ مذکورہ [illegible] اختیار [illegible] نکاح ثانی [illegible] روحانی [illegible] کوئی حق [illegible] اور یہ طلاق [illegible] حاصل ہوگی اور نہ کوئی میرے رشتہ داروں کو حق اعتراض ہوگا۔

(۴) یہ کہ [illegible] نان و نفقہ [illegible] تو اس صورت میں مسماۃ مذکورہ [illegible] عدت سے نان و نفقہ [illegible] مبلغ پانچ [illegible] کرے اور مجھ کو اور وارثان میرے کو کسی طرح کا عذر و حیلہ نہ ہوگا۔

(۵) مزید یہ کہ مقر مسماۃ مذکورہ [illegible] اپنے [illegible] کسی وقت [illegible] کسی طرح کی تکلیف روحانی جسمانی وغیرہ [illegible] تو مسماۃ مذکورہ کو اختیار ہوگا کہ بلا اجازت میرے اپنے والدین خواہ اپنے کسی رشتہ دار کے یہاں جا سکتی ہے اور کسی وقت مسماۃ مذکور کو خواہ کوئی حقیقی رشتہ دار بنابر رخصت مذکور کو لینے کے واسطے آئے تو مقر کا عذر و حیلہ [illegible] اور یہ اقرار نامہ بدرستی ہوش و حواس [illegible] لکھ دیا ہے کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے۔ دستخط بقلم خود سید اشتیاق

---

(۱) وهي في حق حرة تحيض لطلاق او رجعي او فسخ بجميع اسبابه بعد الدخول حقيقة او حكما ثلاث حيض كوامل [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۰۴ ط سعيد كراچى)

احمد محرر وکیل کلکٹری جھانسی ۱۵ جون ۱۹۳۶ء

لڑکی مذکورہ [illegible] شخص موصوف نے اپنا قرار پورا نہیں کیا [illegible] نفقہ [illegible] مدت [illegible] ایک سال کا ہوا اب دریافت طلب امر یہ ہے۔

(۱) طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو اب [illegible] شرعی عقد ثانی کا اختیار ہے یا نہیں اور عدت ختم ہو چکی یا نہیں؟

(۲) لڑکی شخص مذکور سے زر مہر لے سکتی ہے یا نہیں؟

(۳) شخص موصوف بوجہ طلاق واقع ہونے کی صورت میں [illegible] رجعت [illegible] یا نہیں؟

المستفتی نمبر [illegible] ۲۳ [illegible] (جھانسی) ۳ [illegible] ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۹۸) اگر شوہر نے [illegible] نفقہ متروک رہا [illegible] عورت پر طلاق ہو گئی اور اس کے بعد تین مرتبہ حیض آ چکا ہو تو عدت بھی پوری ہو گئی(۱) اب وہ شوہر سے مہر لے سکتی ہے(۲) اور [illegible] نہیں کر سکتا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر نے بیوی سے کہا اگر تو نے زنا کیا تو تو میری بیوی ہے اور اگر تو نے زنا کیا ہے تو میری طرف سے تین طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) زید کا نکاح ہندہ سے ہوا [illegible] زید نے ہندہ سے [illegible] شادی شدہ [illegible] اب زید [illegible] ہندہ نے [illegible] زید [illegible] گواہ زنا کرتے ہوئے دیکھنے کا ہے۔

(۲) زید نے [illegible] ہندہ [illegible] ہاتھ رکھ کر قسم [illegible]

---

(۱) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق (الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدية كوئٹہ)

(۲) [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۰۴ ط سعيد كراتشي)

(۳) [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب المهر ۳/ ۱۰۲ ط سعيد كراتشي)

قرآن شریف ہاتھ میں لے کر قسم کھانے کو تیار ہوں کہ میں نے ہندہ سے نہ زنا کیا نہ کبھی بدنیتی سے دیکھا ہے ہندہ بھی میری اپنی بیٹی ہے [illegible] کہتا رہا ہوں ان دو آدمیوں نے زید سے آکر کہا کہ محمود ہر قسم کی قسم کھانے کو تیار ہے مگر زید بدگمانی سے باز نہیں آیا۔

(۳) ہندہ قرآن شریف کی قسم کھانے کو تیار ہے اور ہندہ کے ایک بیٹی ہے بیٹی کی قسم کھانے کو تیار ہے مگر زید بدگمانی کرتا ہے۔

(۴) اب یہ معاملہ درپیش ہے کہ زید ہندہ کو شرعی طلاق اس طرح پر دیتا ہے کہ ہندہ کو زید طلاق دیتا ہے لیکن اس شرط پر کہ اگر تو نے زنا نہیں کیا تو میری بیوی ہے اور جو تو نے محمود سے زنا کیا ہے تو میری طرف سے تین دفعہ طلاق۔

(۵) اب ایسی صورت میں جب کہ ہندہ اور محمود قسم کھا کر زنا سے انکار کرتے ہیں شرعی طلاق دینی چاہئے یا نہیں اور شرطی طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں اور ہندہ مہر زید سے لے سکتی ہے یا نہیں جو حالت میں شرط سے طلاق دی ہے یا صاف طلاق دے۔ المستفتی نمبر ۲۳۸۹ محمد عمر محمد ظفر ([illegible]) ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ۶ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۹۹) اس صورت میں زید کو [illegible] عورت کو طلاق دینا درست نہیں اور نہ طلاق [illegible] اور طلاق بشرط زنا دی جائے گی اور فی الواقع زنا نہیں ہوا تو طلاق واقع نہیں ہوگی لیکن [illegible] عورت سے اختلاط کرے گا اور عورت بوجوہ خود مطلقہ ہونے کے متعلق [illegible] یہ طلاق بشرط فضول ہے یا تو خود اپنے دل کو عورت کی طرف سے صاف کرے اور دونوں میاں بیوی کی طرح رہیں یا پھر قطعی طور پر طلاق دے کر علیحدہ کردے اور اس کا مہر ادا کردے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شرائط نامہ کی خلاف ورزی کا حکم

(سوال) ایک شخص مسمی خلافت حسین نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نکاح کے چند دنوں کے بعد سے بیوی کی خبر گیری نہ کی اور چھوڑ دی آمد و رفت نان و نفقہ سب بند کردیا جب عرصہ تک یہ حال رہا تو عورت کے والد نے پنچایت جمع کی اور اس میں خلافت حسین [illegible] پنچایت میں اس نے ایک اقرار نامہ لکھا جس کی

---

(۱) لا خلاف لاحد [illegible] الی مدة معلومة نحو شهر او سنة صحيح وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه [illegible] كتاب النكاح الباب السابع في المهر [illegible] ۱/ ۳۱۸ ط ماجدية كوئٹہ

(۲) [illegible] الشرط [illegible] كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدية كوئٹہ

(۳) قال الله تعالى: فامساك بمعروف او تسريح باحسان (البقرة: ۲۲۹)

نقل اس استفتاء کے ساتھ ہے اس پنچایت اور اقرار کے بعد خلافت حسین اپنی بیوی کو لے گیا اور تقریباً ڈیڑھ پونے دو ماہ تک اس کو اپنے ساتھ رکھا اور نان نفقہ بھی دیتا رہا۔ بعد یکایک بغیر ایک روز کا بھی خرچ دیئے اور بغیر کوئی انتظام کئے ہوئے کلکتہ چلا گیا چند روز تک خلافت حسین کے چھوٹے بھائی نے خلافت حسین کی بیوی کو کھانا وغیرہ دیا لیکن عورت کی تکلیف بڑھ چلی اور خلافت حسین کے گھر والوں نے اس کو پریشان کرنا شروع کیا تو عورت اپنے باپ کے گھر چلی آئی۔ اس واقعہ کے بعد تقریباً پونے دو برس تک خلافت حسین نے اپنی بیوی کی کوئی خبر نہیں لی نہ نان و نفقہ دینے کی کوئی سبیل کی اور نہ خود ہی آیا باوجودیکہ خلافت حسین کے چھوٹے بھائی نے خلافت حسین کو اس کے بارے میں بارہا خط لکھا لیکن کوئی جواب بھی نہیں دیا باوجودیکہ وہ کلکتہ میں کماتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے اور منسلکہ اقرار نامہ کے بعد خلافت حسین کی بیوی کو طلاق ہوئی یا نہیں اب وہ خلافت حسین کے پاس جا سکتی ہے یا نہیں اور اگر اب وہ عورت دوسرا نکاح کرنا چاہے تو عدت گزارنی پڑے گی یا عدت پوری ہو چکی براہ کرم جواب سے جلد سرفراز فرمایا جاوے۔

نقل اقرار نامہ

میں خلافت حسین ولد رجب علی کا ساکن مقام محلہ بجان تھانہ و ضلع مونگیر مقابلہ پنچان محلہ حاجی بجان و صندل پور کے حلفیہ آج بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۳۸ء حسب ذیل اقرار کرتا ہوں۔

(۱) یہ کہ آج کی تاریخ سے ہم اپنی بی بی کو کھانا کپڑا اچھی طرح سے دیتے رہیں گے اور کھانا کپڑا اپنی اوقات کے موافق دیا کریں گے اور اپنے باپ کے گھر میں محلہ حاجی بجان پرگنہ مونگیر میں اپنی بیوی کے ساتھ رہا کریں گے۔

(۲) یہ کہ اگر ہم قصداً بلا وجہ اپنی بی بی کو کھانا کپڑا نہیں دیں اور خبر گیری چھ ماہ نہیں لیں تو ہم کو اپنی بی بی سے کوئی سروکار نہیں ہوگا اور طلاق بائن سمجھی جائے گی اور ہماری بی بی کو اختیار کامل ہوگا کہ وہ اپنا عقد کسی دوسرے مرد سے کرلے اس میں ہم کو کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۳) یہ کہ اگر ہم کو یا ہماری بی بی کو ایک دوسرے سے کسی قسم کی شکایت ہو تو ہم دونوں کو یہ فرض معین ہوگا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے محلہ والوں کو آگاہ کریں گے اور ان کے ذریعہ اس شکایت کو رفع کریں گے۔

(۴) یہ کہ اگر کسی قسم کی بد عنوانی ہم سے یا ہمارے والدین سے یا ہمارے ساس سسر وغیرہ سے بہ نسبت ہماری بی بی کے ہو جائے تو اس کو فوراً ہر شخص اپنے اپنے محلہ کے پنچوں کو رجوع کریں گے اور تصفیہ کرائیں گے۔

(۵) یہ کہ اقرار نامہ ہم نے خوب سمجھ بوجھ کر لکھوایا ہے کبھی کسی مضمون سے انحراف نہیں کریں گے اور اگر انحراف کریں تو رد باطل و نا مسموع ہوگا اس لئے یہ اقرار نامہ لکھ دیا جو وقت ضرورت کام آوے۔ فقط

المستفتی نمبر ۲۴۳۸ محبوب علی صاحب محلہ صندل پور (مونگیر) ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ م ۱۷ جنوری ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۰) اگر اقرار نامہ کی شرط نمبر ۴ کی صحت ثابت ہے اور جب کہ خلافت حسین نے غائب ہونے کے دن سے بیوی کو چھ ماہ تک نفقہ نہیں دیا اور خبر گیری نہیں کی تو چھ ماہ پورے ہونے پر اس کی بیوی پر طلاق بائن پڑ گئی اور وہ اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس کے بعد اگر تین مرتبہ حیض آ چکا تو عدت بھی پوری ہو گئی اب عورت کو حق ہے کہ وہ جس سے چاہے اپنا نکاح کر لے ۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ، دہلی

### میں فلانی عورت سے نکاح کروں تو اپنی ماں سے کروں وہ میرے اوپر قیامت تک حرام ہے کہ یہ الفاظ تعلیق کے ہیں یا ظہار کے ؟

(سوال) ایک شخص نے کہا کہ میں فلانی عورت سے نکاح کروں تو اپنی ماں سے کروں وہ میرے اوپر قیامت تک حرام ہے یہ بات کہتے وقت عورت کا شوہر زندہ تھا اب اس شخص نے اس عورت سے نکاح کر لیا ہے اب اس شخص کا نکاح جائز ہے یا نہیں طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں قد سمع اللہ میں جو آیت شریفہ ہیں اس سوال سے متعلق ہیں یا نہیں ؟ المستفتی نمبر ۲۴۵۱ مولوی خلیل الرحمن صاحب (مراد آباد) ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ م ۱۰ فروری ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۱) یہ ظہار نہیں ہے تعلیق یا قسم ہے اور نکاح کرنے سے طلاق نہیں پڑی کیونکہ یہ صورت بظاہر تعلیق تھی مگر حقیقت میں قسم تھی اس لئے نکاح کرنے سے اس پر کفارہ یمین واجب ہوگا یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا واجب ہوگا ۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ، دہلی

---

(١) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً (الفتاوى الهندية ، كتاب الطلاق ، الباب الرابع في الطلاق بالشرط ، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ١/ ٤٢٠ ط ماجدية كوئٹہ)

(٢) وهي في حق حرة تحيض لطلاق ... بعد الدخول حقيقة أو حكماً ثلاث حيض كوامل لعدم تجزي الحيضة (الدر المختار مع هامش رد المحتار ، كتاب الطلاق ، باب العدة ٣/ ٥٠٤ ط سعيد كراتشي)

(٣) قال الله تعالى : فإذا بلغن أجلهن فأمسكوهن بمعروف أو فارقوهن بمعروف وأشهدوا ذوي عدل منكم (الطلاق : ٢) ، فإذا بلغن أجلهن فلا جناح عليكم فيما فعلن في أنفسهن بالمعروف والله بما تعملون خبير (البقرة ٢٣٤)

(٤) [illegible] کمافی الدر المختار : وإن نوى بأنت علي مثل أمي أو كأمي وكذا لو حذف علي خانية براً أو ظهاراً أو طلاقاً صحت نيته ووقع ما نواه لأنه كناية وإلا ينو شيئاً أو حذف الكاف لغا (الدر المختار مع هامش رد المحتار ، كتاب الطلاق ، باب الظهار ٣/ ٤٧٠ ط سعيد كراتشي)

(٥) وفي أيمان البحر : الظاهر أنه في معنى اليمين ... التعليق يمين في اللغة ... لأن محمداً أطلق عليه يميناً وقوله حجة في اللغة فالذا أنه يسمى يميناً لغة واصطلاحاً وكذا قال في معراج الدراية ... تسمى يميناً على الحلف بالله و على التعليق (هامش رد المحتار ، كتاب الطلاق ، باب التعليق ، مطلب قوله لو حلف لا يحلف يعني ٣/ ٣٤٦ ط سعيد كراتشي)

(٦) وفيه الكفارة لانه ... واحفظوا أيمانكم ... (الدر المختار مع هامش رد المحتار ، كتاب الأيمان ٣/ ٣٤٦ ط سعيد كراتشي)

(٧) وكفارته تحرير رقبة أو إطعام عشرة مساكين أو كسوتهم بما يستر عامة البدن (تنوير الأبصار مع هامش رد المحتار ، كتاب الأيمان ٣/ ٧٢٥ ط سعيد كراتشي)

## شوہر نے کہا "اگر ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زید اپنی بی بی منکوحہ کو کسی ناخوشی پر بی بی کے باپ کے گھر پر گیا جہاں کچھ عرصہ سے بی بی مقیم تھی موجودگی اپنے سسر اور ساس اور حقیقی بھائی کے اور غصہ کی حالت میں اپنی بی بی کو بلاتا ہے بی بی اس وقت تین قدم کے فاصلہ پر ایک کمرہ کے اندر تھی اس کی بی بی اس وقت اس کے پاس نہیں پہنچی ہے بھائی کی مزید تائید پر یہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے والدین کی تعمیل حکم کرنے آیا ہوں اگر تم ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں۔ طلاق کا لفظ تین مرتبہ کہا اور کہہ کر اپنے مکان پر چلا آیا بی بی کا بیان ہے کہ میں نے کچھ نہیں سنا کہ کیا کہا۔ جلد معلوم ہو کہ ایسی حالت میں واقعہ مذکورہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۵۰۴ حبیب احمد (غازی پور) ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ۸ جون ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۲) یہ طلاق معلق ہے "اگر تم ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں" اگر بی بی یہ کہے کہ میں رہنا نہیں چاہتی تو طلاق پڑ جائے گی ورنہ نہیں۔[1] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اقرار نامہ کے خلاف کرنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زید نے نسیمہ جان دختر عبدالدین کے ساتھ حسب ذیل شرائط پابندی کے ساتھ نکاح کیا اور نکاح کے وقت زید نے خود اپنی طرف سے بطور اقرار نامہ شرائط تحریر کردی ہیں اور وہ شرائط یہ ہیں۔

(۱) کہ میں اپنی منکوحہ بیوی مسماۃ نسیمہ جان کو تمام زندگی اپنی سسرال کے ساتھ رکھوں گا۔ (۲) اگر مسماۃ مذکورہ اپنے والدین کے ساتھ کراچی کے علاوہ کسی اور جگہ یا اپنے عزیز وطن کو چلی جائے تو مجھے اسے روکنے کا کوئی حق نہیں ہوگا (۳) جب تک میں اور میری بیوی زندہ ہے میں اپنی بیوی کے ساتھ اس کے والدین کے ساتھ رہوں گا (۴) اگر میں مسماۃ مذکورہ کو بدون اپنی سسرال کی رضامندی کے بغیر اپنی بیوی کو کسی دوسری جگہ لے جاؤں یا صرف اپنی بیوی کو سسرال چھوڑ کر کہیں بھی چلا جاؤں تو پھر مجھے اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق اور حق نہیں ہوگا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید مذکورہ بالا شرائط کی خلاف ورزی کرکے اپنی بیوی و اپنی سسرال چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا ہے کیا ایسی صورت میں زید کی منکوحہ بیوی کو شریعت حقہ کی رو سے طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵۳۶ کرم خاں صاحب (کراچی)

۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م ۱۷ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۳) نمبر ۴ میں طلاق ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا صرف یہ لکھا ہے کہ مجھے اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق اور حق نہیں ہوگا اس سے اسوقت تک طلاق ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا جب

---

(۱) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ١ / ٤٢٠ ط ماجدیہ کوئٹہ)

تب تک کہ زوج اس امر کا اقرار نہ کرے کہ اس نے خطوط میں طلاق کی نیت کی تھی۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شوہر نے کہا "اگر میرے گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی ہوگی تو میں نے اس کو طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کا اور زید کے بھائی کا مکان ایک ہے صرف کوٹھریاں الگ الگ ہیں زید کا اور اس کے والدین وغیرہ کا تعلق سے تعلق نہ تھا جب بھائی کی شادی میں زید کی بیوی کا اور والد کو نہایت مجبوری ہوئی مجبوراً زید کی بیوی کو بھی معمولی شرکت کرنی پڑی کیونکہ اس درمیان میں زید کی بڑی لڑکی ... میں مبتلا ہوگئی تھی کامل شرکت نہیں ہوئی نہ برات میں گئی نہ ولیمہ کا کھانا کھایا اگرچہ کھانا بھی اپنے ہی گھر میں ہوا تھا کیونکہ تمام شادی کی عورتوں کو زید ہی کے مکان میں کھانا کھلایا گیا تھا خلاصہ یہ ہے کہ زید کی بیوی برات و نکاح میں شریک نہیں ہوئی بلکہ زید سے چھپ کے گھر آئی اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے۔ بعد شادی کے مکان کے زید سے بڑے بھائی نے زید کو تحریر کیا کہ تمہاری بیوی شریک نہ ہوئی ... کا ارادہ کر لیا ہے۔ بعد زید نے یہ مضمون لکھا کہ اپنے گھر کو اور تمام شادی کی ... حالت جنون و غصہ سے اس کی زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے۔

(۱) میں نے طلاق دیدی اگر میرے گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی ہوگی۔ صرف ایک بار کچھ دورے کے جلسہ میں زید نے حالت جنون کی کے بہت سے خطوط وغیرہ لکھے ہیں۔

(۲) اس میرے سامنے سے جب جاؤ مکان کو خط بھیج دو اس کو طلاق ہوگئی اس کلمہ میں شادی کا ذکر نہیں ہے۔ (۳) کچھ حالت جنون کی کے ایک خط زید نے مکان بنام بڑے بھائی ارسال کیا جس کی نقل یہ ہے در اصل شامل فتوی ہے۔

مکرم جناب بھائی قدری صاحب ... تمہاری خدمت میں ... میں انتظار کے بعد آپ کا خوشی نامہ ملا کل حال سے آگاہی ہوئی بہت خوشی ہوئی۔ ... آپ نے شرکت کی لیکن اگر میرے گھر میں سے بھی شرکت کی ہے تو میں نے اس کو طلاق دی اب بعد عدت پوری کرنے کے اس کو اختیار ہے کہ کہیں جائے اور میرے کل حقوق خانگی سامان و مکان ... لیکن مہر اس کو دے دیا جائے خواہ فروخت کرکے قیمت لے جائے یا اس میت کا پیچھا بھی کرے اس کو اختیار ہے جب میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے تو میں بھی کسی کا نہیں ہوں۔ یہ ضرور ہے کہ وہ بے خطا تھی لیکن غصہ کے ہم لوگ بھی پس جایا کرتے ہیں میں اپنی بیتابی دل سے مجبور تھا امید ہے کہ خبر آپ کو پہلے ہی مل گئی ہوگی کیونکہ میں نے امین الدین و پرچہ کے پڑھنے کے بعد ہی جوابی کارڈ دے

---

(۱) فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق او الغضب فتوقف الاقسام الثلاثة تاثيرا على نية للاحتمال والقول له بيمينه في عدم النية (تنوير الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳ / ۲۹۶، ۲۹۷، ۳۰۰ ط سعید کراتشی)

دیا تھا۔ تم یہ مضمون لکھ کر ابھی ڈال دو کیونکہ میری حالت اس قابل نہیں رہی تھی کہ جو میں لکھتا اور نہ اب تک ہے لیکن اس نے میرے کہنے پر شاید عمل نہ کیا ہوگا۔ مفصل اور صاف حال نہ لکھا ہوگا اس وجہ سے مجبوری جس طرح لکھا گیا لکھ کر ارسال خدمت ہے۔ فقط رشید الدین۔

ازروئے شرع شریف فرمائیں کہ زید کی بیوی مطلقہ ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کون سی طلاق ہوئی۔ **المستفتی** نمبر ۲۵۷۰ جناب معین الدین صاحب (نئی دہلی) ۲۶ محرم ۱۳۵۹ھ م ۶ مارچ ۱۹۴۰ء

(**جواب ۳۰۴**) اگر یہ تمام واقعات مذکورہ سوال صحیح ہیں تو زید سے دریافت کیا جائے کہ شادی کی شرکت سے اس کی مراد کیا تھی اگر کامل شرکت یعنی بارات و نکاح کی شرکت مراد تھی اور اس پر طلاق معلق کی تھی تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی لیکن اگر فی الجملہ شرکت کو بھی ناپسند کرتا تھا اور اس پر طلاق معلق کی تھی تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑ گئیں (۱) مگر دونوں مل کر بھی رجعی طلاق ہوئی (۲) عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے (۳) سوال میں نمبر ۲ کے الفاظ اس کو خط بھیج دو اس کو طلاق ہوگئی بیکار ہیں (۴) ان سے کوئی طلاق نہیں پڑی صرف نمبر ایک اور نمبر ۳ (۵) کے الفاظ سے دو طلاقیں ہوتی ہیں نمبر ۳ میں جو الفاظ مذکور ہیں وہ رجعی کو بائن بنانے کے لئے یقینی طور پر حجت نہیں ہیں احتیاط برتی جائے تو تجدید نکاح عدت کے اندر یا بعد عدت کر لی جائے بہر صورت طلاق مغلظہ نہیں ہے اور حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ، دہلی

## میں تمہاری اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کروں گا
## اگر کروں تو اس بیوی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوں گی

(**سوال**) ایک شخص مسمی منصور علی نے اپنی زوجہ ارخول سے کابین نامہ میں لکھا کہ "میں تمہاری بلا اجازت دوسری شادی نہیں کروں گا اگر سخت ضرورت ہو تو تمہارا اور امراؤ کرے اور تم سے تحریری اجازت حاصل کر کے کروں گا بلا اجازت کرنے سے اس بی بی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوں گی" منصور علی نے ایک دوسری شادی کی ارخول نے طلاق تفویض کی بناء پر ایک طلاق نامہ رجسٹری کرایا جس میں لکھا کہ میرے شوہر نے مجھ سے اجازت لئے بغیر دوسری شادی کی ہے حکم کے پاس یہ مقدمہ پیش ہوا تو منصور علی نے تحصیل

---

( ) پہلی زبانی اور دوسری تحریری، پہلی طلاق شدید غصہ کی حالت میں تھی، لیکن ہوش و حواس قائم تھے لہذا وہ بھی واقع ہے۔ واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ١ / ٤٢٠)

(۲) صريحه ما لم يستعمل الا فيه ولو بالفارسية كطلقتك وانت طالق و مطلقة، يقع بها اى بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصريح، واحدة رجعية (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ٣ / ٢٤٩ ط سعيد كراتشي)

(۳) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ١ / ٤٧٢ ط ماجدية، كوئٹه)

(۴) کیونکہ یہ پہلی طلاق کی جزء ہے نئی طلاق نہیں۔

(۵) نمبر ۱ میں نے طلاق دے دی اگر گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی ہو تو۔ نمبر ۳ اگرچہ والدہ صاحبہ نے شرکت کر لی لیکن اگر میرے گھر میں سے بھی شرکت کی ہے تو میں نے اس کو طلاق دی الخ

اجازت زبانی کا دعویٰ کیا اور اپنے دعوے پر دو شاہد پیش کئے نیز ارخول نے بھی کابین نامہ کی تحریر سے رجوع کیا اور اقرار کیا کہ منصور علی نے مجھ سے اجازت حاصل کرکے دوسری شادی کی ہے اس صورت میں منصور علی کی دوسری بی بی مطلقہ ہوئی یا نہیں اور کیا اس کی زبانی اجازت لے لینی کافی ہوگی؟ ایک مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا کہ :-

ارخول کا پہلا قول غیر معتبر ہے اور منصور علی کا اس سے اجازت زبانی حاصل کرنی اس کے قول ثانی اور شہادت سے ثابت ہے منصور علی نے دوسری بی بی پر طلاق واقع ہونے کو نکاح بلا اجازت کے ساتھ معلق کیا تھا چونکہ اس نے اجازت حاصل کرنے کے بعد دوسری شادی کی لہذا اس کی دوسری بی بی پر طلاق واقع نہیں ہوئی فتاویٰ عالمگیری میں ہے فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا(۱) کابین نامہ مذکور میں "بلا اجازت کرنے سے الخ" یہ عبارت تعلیق طلاق کی ہے اس سے اوپر والی عبارت میں محض وعدہ ہے کہ اگر دوسری شادی کرنی ہو تو قبل شادی کے پورا مہر ادا کرے گا اور تحریری اجازت حاصل کرے گا مگر جملہ تعلیق میں اجازت کو مطلق رکھا گیا فقہاء احناف کے نزدیک جب تک مطلق کو اطلاق پر باقی رکھنے کی گنجائش ہو اس کو مقید پر حمل نہیں کیا جاتا البتہ اگر حادثہ ایک ہونے کے ساتھ حکم بھی ایک ہو تو پھر مقید پر حمل کیا جاتا ہے۔ فی المنار(۲) عندنا لا یحمل المطلق علی المقید وان کانا فی حادثة واحدة لا مکان العمل بهما الا ان یکون فی حکم واحد وفی التوضیح (۳) حکم المطلق ان یجری علی اطلاقه کما ان المقید علی تقییده فاذا وردا ای المطلق والمقید فان اختلاف الحکم لم یحمل المطلق علی المقید ایضا فانه اذا حمل المطلق علی المقید یلزم ابطال المطلق لانه یدل علی اطلاقه والمقید علی تقییده عند الامکان صورت مذکورہ میں وعدے کے اندر اجازت مقید بہ تحریری کے ساتھ اور تعلیق میں مطلق ہو تو کوئی تنافی نہیں قرینہ سیاق سے بھی شبہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ عبارت ما سبق میں ادائے مہر کا بھی ذکر ہے مگر ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ طلاق معلق نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ تعلیق ما سبق سے مستقل ہے لہذا منصور علی کی زبانی اجازت لے لینی کافی ہوگی جو کہ مطلق اجازت کا ایک فرد ہے۔

دوسرے ایک مولوی صاحب نے اس کا جواب لکھا جس کا ماحصل یہ ہے کہ منصور علی تحریری اجازت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے حانث ہوگیا اس لئے کہ قول بلا اجازت کرنے سے الخ قوله تعدی معی فقال ان تعدیت فكذا (۴) کا مشابہ ہے جیسا سوال میں تعدی مقید ہے اور جواب میں مطلق ہے تاہم مقید پر محمول

---

(۱) الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ان واذا وغیرهما ۱/۴۲۰ ط ماجدیه، کوئته )

(۲) نور الانوار شرح المنار، بحث الوجوه الفاسدة ص ۱۵۹ ط سعید کراتشی

(۳) التوضیح والتلویح، فصل حکم المطلق ۱/۱۶۹ ط میر محمد کراتشی

(۴) الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الایمان، باب الیمین فی الدخول والخروج والسکنی والاتیان والرکوب وغیر ذلك ۳/۷۶۲ ط سعید کراتشی )

ہے اسی طرح حادثہ مذکورہ میں اجازت مطلقہ کو تحریری اجازت پر محمول کیا جائے گا مجیب ثانی نے توضیح کی ان عبارتوں سے استدلال کیا۔ اللفظ الذی ورد بعد سوال او حادثة اما ان لا یکون مستقلا (۱) الخ ص ۱۰۱

جناب والا کے نزدیک مسئلہ کا جو جواب صحیح ہو تحریر فرمائیں دلائل کی بھی تصریح فرمادیں مذکورہ بالا دونوں جواب کی تصریح سوال میں کردینا اس لئے مناسب معلوم ہوا تاکہ حضرت والا مخالف کے جواب کی وجہ تغلیط ظاہر فرمادیں۔ المستفتی نمبر ۲۶۵۹ مولوی عبدالجلیل صاحب فاضل دیوبند (ڈھاکہ بنگال) ۲ صفر ۱۳۶۰ھ م یکم مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۰۵) مجیب اول کا جواب صحیح ہے پہلی جگہ کابین نامہ میں لفظ اجازت مطلق ہے دوسری جگہ مقید تیسری جگہ مطلق ہے دونوں مقام وعدہ کے منفی اور مثبت پہلو ہیں تیسرا مقام تعلیق کا ہے اب اگر مطلق رکھا جائے تو پہلے مقام کے ساتھ اس کی مطابقت ظاہر ہے اس کرنے کو پہلے مقام کے نہ کرنے کے مقابلے ہی پر رکھنا اوفق ہے۔ یعنی وعدہ یہ تھا کہ بلا اجازت دوسری شادی نہ کروں گا اور تعلیق یہ ہے کہ بلا اجازت کرنے سے۔ اثنائے درمیانی عبارت وعدہ کے متعلق اثباتی پہلو ہوتا ہے جس میں تبرعاً اجازت کو تحریری اجازت تک بڑھا دیا گیا ہے لہذا تعلیق پر اس کا اثر نہ ہونا چاہیے اسی طرح اس اثباتی جملہ میں ادائے مہر کا بھی ذکر ہے مگر تعلیق میں نہیں ہے اس لئے اس کا تعلیق پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## نکاح کی طرف اضافت کرکے تعلیق کی، تو شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہوجائے گی یا نہیں؟

(سوال) ایک غیر شادی شدہ حنفی شخص نے جو مذاہب اربعہ کو حق مانتا ہے یہ کہا کہ اگر وہ یہ کام کرے تو اگر نکاح کرے تو اس کی بیوی پر تین طلاق ایسی صورت میں اگر وہ شخص امام شافعی کے مذہب پر عمل کرے تو کیا شرعاً اس کو اجازت ہے اگر نہیں ہے تو امام اعظم کے مذہب کی بنا پر نکاح کی صورت کیا ہے نیز اگر بجائے لفظ اگر کے وہ لفظ یہ کہے کہ جب کبھی وہ نکاح کرے یعنی لفظ (کلما) تو اس کی بیوی پر تین طلاق تو کیا ایسی مجبوری کی صورت میں امام شافعی کے مذہب پر عمل کرسکتا ہے اگر کرسکتا ہے تو کیا فتویٰ مفتی شرط ہے اگر وہ شخص خود بھی عالم ہو تو کیا اپنی رائے کے مطابق امام شافعی کے قول پر عمل کرسکتا ہے اگر کسی نے مجبوری کے ماتحت کرلیا تو گناہ ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو کس قسم کا گناہ؟ المستفتی نمبر ۲۶۷۹ محمد صالح و عبدالرحمن جامع مسجد امروہہ (مراد آباد) ۲ رجب ۱۳۶۰ھ م ۲۸ جولائی ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۰۶) "اگر" اور "جب کبھی" دونوں صورتوں میں یمین کے بعد نکاح کرنے سے منکوحہ پر تین

---

(۱) التوضیح والتلویح' مسئلة ۱/۱۶۷ ط میر محمد کراتشی

طلاقیں پڑ جائیں گی اور یمین منحل ہو جائے گی (۱) دوسرے نکاح میں طلاقیں نہیں پڑیں گی (۲) کلما کا مطلب یا تو تکرار لفظ "جب" سے پیدا ہوگا مثلاً یوں کہے "جب میں نکاح کروں" یا لفظ بھی لانے سے مثلاً یوں کہے "جب بھی نکاح کروں" (۳) اور ان دونوں صورتوں میں مخلصی کی صورت یہ ہے کہ خود نکاح نہ کرے بلکہ کوئی فضولی اس کے امر اور اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دے اور یہ اجازت بالقول نہ دے بلکہ اجازت بالفعل دے مثلاً مہر ادا کر دے یا منکوحہ سے وطی کرلے تو طلاق نہیں پڑے گی۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

### شوہر نے بیوی سے کہا "اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آوگی تو طلاق ہو جاوے گی تم کو طلاق ہے تم کو طلاق ہے رجعی" کیا حکم ہے؟

(سوال) مسمی سعید احمد نے ایک تحریر اپنی بی بی صغری کو دی جو عینہ درج ذیل ہے۔

"اپنی بی بی صغریٰ کا کہا کرتا ہوں میں۔ اگر ایک ہفتے کے اندر نہ آوگی میکے میں سے تو طلاق ہو جاوے گی تم کو طلاق ہے تم کو طلاق ہے رجعی"

بیان حلفی سعید احمد کا۔ "بیان کیا کہ طلاق نامہ لکھے ہوئے قریب ایک ماہ کے ہوا لکھنے کے بعد میں نے رکھ دیا پھر اس نے لے لیا یعنی صغری نے اور اس نے کہا تھا کہ طلاق نامہ لکھ دو اور اس میں یہ شرط لکھ دو کہ اگر ایک ہفتے کے اندر نہ آوگی تو طلاق ہو جائے گی اگر نہ لکھو گے تو ہمبستری نہ کرنے دوں گی طلاق نامہ لکھنے کے بعد دو مرتبہ یہاں میکے آئی ہے اس مرتبہ کو ملا کر پہلی مرتبہ طلاق نامہ لکھنے کے بعد جو آئی تھی سات آٹھ دن کے بعد آئی تھی اور صرف چار روز رہ کر نیٹے میں پھر میرے گھر گئی اس کے بعد ہمارے یہاں دس روز رہ کر جب دوبارہ میکے میں آئی پھر نہیں گئی"

بیان حلفی صغریٰ کا۔ "طلاق نامہ جو ملا ہے مجھ کو پندرہ سولہ روز ہوا ہوگا جب میں یہاں میکے سے گئی اس سے دو تین روز بعد ملا ہے جب یہ طلاق نامہ ملا ہے اس سے دس پندرہ روز قبل کا لکھا ہوا ہے۔

---

(۱) اذا اضاف الطلاق الى النكاح وقع عقيب النكاح نحو ان يقول لامراة ان تزوجتك فانت طالق او كل امراة اتزوجها فهي طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدية، كوئٹہ)

(۲) و فيها كلها تنحل اى تبطل اليمين ببطلان التعليق اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳/ ۳۵۲ ط سعيد كراتشي)

(۳) الا في كلما فانه ينحل بعد الثلاث لاقتضائها عموم الافعال كاقتضاء كل عموم الاسماء فلا يقع ان نكحها بعد زوج آخر الا اذا دخلت كلما على التزوج نحو كلما تزوجت فانت كذا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳/ ۳۵۲ ط سعيد كراتشي)

(۴) حلف لا يتزوج فزوجه فضولي فاجاز بالقول حنث و بالفعل و منه الكتابة خلافا لابن سماعة لا يحنث به يفتى خانية (درمختار) وقال في الرد (قوله بالفعل) كبعث المهر او بعضه بشرط ان يصل اليها وكتقبيلها بشهوة و جماعها لكن يكره تحريما لقرب نفوذ العقد من المحرم بحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الايمان، باب اليمين في الضرب والقتل وغير ذلك، مطلب حلف لا يتزوج فزوجه فضولي ۳/ ۸۴۶ ط سعيد كراتشي)

یہ خیال ہے کہ مرہی بند ہوئی تھی اس وقت کا لکھا ہوا ہے مرہی بند ہونے کے بعد جب میکے آئی اور چار روز رہ کر وہاں یعنی سسرال گئی اور وہاں دس روز رہی پھر اس کے بعد جب دوبارہ میکے آئی ہوں آج بارہ روز ہونے طلاق نامے کا سبب مجھ کو معلوم نہیں طلاق نامہ لکھنے کو میں نے اس بات پر کہا تھا کہ جب انہوں نے کہا کہ میکے میں ملی ہوا اس پر میں نے کہا کہ اگر ایسا سمجھتے ہو تو طلاق نامہ لکھ دو یہ ہیں بیانات زوجین کے۔

اب سوال یہ ہے کہ طلاق نامہ لکھنے اور اس سے مطلع ہونے کے بعد میکے گئی اور صرف چار روز رہ کر شوہر کے یہاں واپس آگئی اب اس کے بعد دس روز رہ کر دوبارہ میکے گئی اور ایک ہفتہ سے زیادہ رہ گئی اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کیسی؟ ایک طلاق رجعی یا تین طلاق مغلظ؟ اور پہلی بار جب کہ ایک ہفتہ کے اندر واپس آگئی تو شرط ختم ہوگئی یا باقی رہی؟ یا دوبارہ میکے جا کر ایک ہفتہ سے زیادہ رہنے پر شرط پائی جائے گی اور طلاق واقع ہوگی۔ شرط کا وجود کب سے شروع ہوگا؟

(جواب)(از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) جب ہفتہ کے اندر ایک بار واپس آگئی تو تعلیق ختم ہوگئی اور ہر بار جانے کے بعد کی واپسی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ لفظ "اگر" عموم کے لئے نہیں۔ اشرف علی عفی عنہ

(جواب)(از مولانا مفتی ریاض الدین صاحب دارالعلوم دیوبند) جب ایک ہفتہ سے کم میں واپس آگئی کسی قسم کی طلاق نہیں پڑی کیونکہ شوہر نے طلاق کو ایک ہفتہ نہ آنے پر معلق کیا ہے شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں پڑی **وتنحل الیمین بعد وجود الشرط** (درمختار)(۲) صورت مذکورہ میں وجود شرط نہیں ہوا اگر شرط کا وجود ہوتا تو طلاق پڑتی شرط کا وجود نہیں ہوا طلاق بھی نہیں پڑی صورت مذکور میں چونکہ شرط نہیں پائی گئی طلاق کسی قسم کی نہیں پڑی۔ ریاض الدین عفی عنہ مفتی دیوبند۔

(جواب)(از مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری) قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ قضیہ وقتیہ ہے مستمرہ نہیں۔ پس پہلی دفعہ آجانے کے بعد اس شرط کا اثر نہیں رہتا تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ یہ شرط کے ساتھ ہی مستتر ہے۔ واللہ اعلم (ابوالوفا ثناء اللہ عفی عنہ امرتسری)

(جواب)(از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی دارالمصنفین اعظم گڑھ) جب پہلی دفعہ چار روز کے بعد واپس آئی شرط ختم ہوگئی دو طلاق جو بعد میں ہے وہ الگ نہیں ہے بلکہ اس پہلی شرط کا بیان ہے اس لئے کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں پڑی۔ سید سلیمان ندوی

(جواب)(از مولانا حبیب الرحمن صاحب مدرس اول مدرسہ مفتاح العلوم مئو) صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگئی لفظ "اگر" عربی کے لفظ ان کا ترجمہ ہے اور ان تراخی کے لئے ہوتا ہے (اشباہ)(۳) بشرطیکہ فور کا

---

(۱) مرہی ہونے کے دن سے بیانات قلمبند ہونے تک ایک ماہ ہوتا ہے۔

(۲) الدر المختار مع ھامش رد المحتار، کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/ ۳۵۵ ط سعید کراتشی

(۳) ان علی التراخی الا بقرینة الفور (الاشباہ والنظائر، کتاب الطلاق ۲/ ۱۳۲ ط مکتبہ ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة کراتشی)

ولی قرینہ نہ ہو (شامی) (۱) اور صورت مسئولہ میں فور کا کوئی قرینہ نہیں ہے بلکہ بیانات میں تراخی کا قرینہ موجود ہے مثلاً صغری کا طلاق نامہ لکھنے سے سات آٹھ دن بعد تک جانا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی دن یا اسی وقت وہ میکے نہیں جا رہی تھی اور جب فور کا قرینہ موجود نہیں ہوتا تو جس وقت بھی شرط کا تحقق ہوتا ہے طلاق واقع ہو جاتی ہے شامی و عالمگیری دونوں میں یہ جزئیہ مذکور ہے۔ ان بعثت الیک فلم تاتنی فعبدی حر فبعث الیہ فاتاہ ثم بعث الیہ ثانیا فلم یاتہ حنث ولا یبطل الیمین بالبر حتی یحنث مرۃ فیبطل الیمین (عالمگیری (۲) ص ۷۱ ج ۳ شامی ص ۸۷ ج ۳) (۳) اور طلاق بھی مغلظ واقع ہوگی اس لئے کہ بظاہر سعید احمد نے تینوں طلاقیں اسی شرط پر معلق کی تھیں پس وجود شرط کے بعد تینوں واقع ہوں گی اور اگر پچھلی دونوں منجز ہیں جیسا کہ ظاہر صیغہ سے مستفاد ہوتا ہے تو وہ اسی وقت واقع ہوں گی اور تیسری وجود شرط کے بعد۔

(جواب الجواب) (از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی) مجھے اس تحقیق سے اتفاق نہیں شرطیت نہ ہونے کی صورت میں بھی طلاق واحد رجعی سے معاملہ آگے نہیں بڑھ سکتا جو صاحب اس کے خلاف پر اصرار کرتے ہیں مجھے ان سے شدید اختلاف ہے اور شامی کے حوالے بے سود ہیں اردو زبان ہر شخص جانتا اور سمجھتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ سید سلیمان ندوی

(جواب الجواب) (از مفتی ریاض الدین صاحب دارالعلوم دیوبند) مولوی صاحب کا افتا اور مسئلہ جزئیہ پر قیاس کرنا کسی طرح درست نہیں کیونکہ اول تو ان تاخیر کے لئے آتا ہے غلط ہے کمافی الهدایة (۴) والفاظ الشرط ان واذا واذا ما وغیرها ثم کلمة ان حرف الشرط لانه لیس فیها معنی الوقت وما وراءها ملحق بها. ففی هذه الالفاظ اذا وجد الشرط انحلت وانتهت الیمین لانها غیر مقتضیة للعموم والتکرار لغة فبوجود الفعل مرة یتم الشرط ولا بقاء للیمین بدونه خواہ "ان" حرف شرط ہو یا دوسرا کوئی حرف شرط ہو شرط وہ افعال ہوتے ہیں جس فعل پر معلق کیا ہے وہ شرط ہے جب اس فعل کا وجود متحقق ہوگا جزا مرتب ہوگی خواہ کتنی ہی مدت کے بعد ہو موت سے پہلے جب تک زوجیت قائم ہے شرط کا تحقق ہو جزا مرتب ہوگی جب زوج نے ایک ہفتہ کی قید لگا دی اور ہفتہ سے پہلے واپس آگئی شرط متحقق نہ ہوئی یمین ختم ہو گئی طلاق نہیں پڑی ہاں اگر ایسے فعل پر معلق کرتا کہ مقید بزمان نہ ہوتا تو جب اس فعل کا تحقق ہوتا طلاق پڑ جاتی اور یہاں مقید بزمان ہے اور وہ ہفتہ طلاق کے بعد آنے کا وہی شمار ہوگا اس ہفتہ کے گزرنے سے پہلے اگر

---

(۱) وفي طلاق الاشباه ان للتراخي لا بقرينة الفور (درمختار) وقال في الرد: ومعنى كون ان للتراخي انها تكون للتراخي وغيره عند عدم قرينة الفور (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الايمان باب اليمين في الدخول والخروج والسكنى والاتيان والركوب وغير ذلك ۳/ ۷۶۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) الفتاوى الهندية كتاب الايمان الباب السابع في اليمين في الطلاق والعتاق ۲/ ۱۱۲ ط مكتبه ماجديه كوئته

(۳) هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الايمان باب اليمين في الدخول والخروج والسكنى والاتيان والركوب وغير ذلك ۳/ ۷۶۳ ط سعيد كراتشي)

(۴) الهداية كتاب الطلاق باب الايمان في الطلاق ۲/ ۳۸۵ ط مكتبه شركة علميه ملتان

آئی طلاق نہ ہوئی مثال مذکور سے استدلال کرنا درست نہیں مثال مذکور میں جزا دو شرطوں پر موقوف ہے ایک ارسال، دوم عدم اتیان۔ دونوں کے تحقق کے بعد غلام آزاد ہوگا اس واسطے اگر بھیجا اور آگیا شرط نہ پائی گئی غلام آزاد نہ ہوا۔ لہذا دوسری بار اگر بھیجا اور نہ آیا اب شرط کا وجود ہوا جزا مرتب ہوئی اور غلام آزاد ہوگا۔ نہ اس وجہ سے کہ ان میں تاخیر ہے یا تکرار کا مقتضی ہے اور یہاں فور سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ طلاق کو ایک زمانہ معینہ پر معلق کیا ہے جب زمانہ معینہ گذر گیا ولا شرط پایا گیا اس وقت طلاق ہوگی اور اس سے پہلے اگر وجود شرط ہو گیا طلاق نہ ہوگی اور وہ مطلق الیمین نہیں بلکہ جو طلاق کے بعد ہفتہ آئے گا وہی معتبر ہے چنانچہ اگر زوج نے یوں کہا انت طالق غداً او فی غد یقع عند طلوع الصبح– باوجود یکہ غد کا لفظ نکرہ ہے غد معین نہیں بلکہ کل ہی معین غد ہے اگر یہی عموم ہے تو چاہیے کہ غد سے کوئی غد موت تک لے سکے۔ یا غد بمعنی قیامت بھی آیا ہے وہ لے لے۔ ولا یقول به جاهل فضلا ان یقول به عالم– الغرض جب ایک ہفتہ کے اندر واپسی پر طلاق کو معلق کیا تھا اگر ایک ہفتہ میں واپس آگئی وہ یمین ختم ہوگئی اور اس کا حکم باقی نہیں رہا اور طلاق نہیں ہوئی۔ کما حررته اولا وافتی به العلماء الکبار– ریاض الدین عفی عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند۔

حضرت مفتی صاحب۔ یہ تمام جوابات موافق و مخالف اور اصل طلاق نامہ ارسال خدمت کر رہا ہوں ملاحظہ فرماکر اپنی رائے عالی سے مطلع فرمائیں۔

**(الجواب ۳۰۷) والله الهادی الی الحق والصواب** (از حضرت مفتی اعظمؒ) سعید احمد نے جو تحریر لکھی ہے اس میں اپنی بی بی کو خطاب کیا ہے اس لئے اس تحریر کا عمل لکھنے کے وقت سے شروع نہیں ہوگا بلکہ عورت کو اس کا علم ہونے کے بعد سے شروع ہوگا اس تحریر میں ایک طلاق رجعی معلق کی گئی ہے ایک سے زیادہ طلاق معلق نہیں ہے اگرچہ عبارت میں لفظ طلاق تین مرتبہ آگیا ہے لیکن عبارت ایک ہی سیاق میں منتظم ہے اور اس کا مفاد ایک رجعی طلاق کی تعلیق سے زیادہ نہیں ہے سعید احمد کی اس عبارت اور اس کے بیان کی دوسری عبارت منقولہ فی السوال سے بوضاحت اس کا طرز کلام اور محاورہ ظاہر ہوتا ہے اس کے لحاظ سے عبارت تعلیق کا تجزیہ اس طرح ہوتا ہے۔

(۱) اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤگی میکے میں سے تو طلاق ہو جائے گی تم کو۔

(۲) ……… طلاق ہے تم کو۔

(۳) ……… طلاق ہے رجعی۔

پہلے فقرے میں پوری تعلیق شرط و جزا کے ساتھ موجود ہے مگر چونکہ جزا کے الفاظ بوجہ صیغہ مستقبل ہونے کے انشائے طلاق کے معنی ظاہر کرنے میں مشتبہ تھے اس لئے اس کو صاف کرنے کے لئے اس نے اس کی توضیح اور تعیین ارادہ انشاء کے لئے دوسرا فقرہ استعمال کیا جس کا مطلب اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ دوسرا فقرہ ملا دینے کے بعد اب عبارت یہ ہوگی۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤگی میکے میں سے تو طلاق ہے تم کو۔ اس کے بعد اس نے اسی طلاق معلق کی نوعیت متعین کرنے کے لئے تیسرا فقرہ استعمال کیا کہ ''طلاق ہے رجعی''

تواب تینوں فقروں کے ملنے سے یہ عبارت حاصل ہوئی :-

"اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو طلاق ہے تم کو طلاق رجعی"

اور اس عبارت کا مفاد صرف ایک رجعی طلاق کی تعلیق ہے فقرہ نمبر ۲ و ۳ کو نمبر ایک سے علیحدہ کرنا اور تنجیز قرار دینا اس وقت تک صحیح نہیں جب تک سعید احمد خود اس کا اقرار نہ کرے کہ میں نے یہ دونوں فقرے پہلی معلق طلاق سے جداگانہ دو نئی طلاقیں فوراً دینے کے ارادے سے لکھے تھے۔

اس کے بعد یہ امر غور طلب ہے کہ تعلیق میں جو شرط مذکور ہے اس کا مفاد کیا ہے آیا ہفتہ سے کوئی معین ہفتہ مراد ہے یا مطلق ہر وہ ہفتہ جس میں عورت اپنے میکے جائے اور وہ جانے کے دن سے شمار کیا جائے یا تعلیق کا علم عورت کو ہونے کے وقت سے؟ یہ ظاہر ہے کہ معین ہفتہ مراد ہونے کی کوئی دلیل عبارت مذکورہ میں نہیں ہے ہاں کسی قرینہ حالیہ سے تعیین ممکن ہے اور یہ صرف دو صورتوں میں منحصر ہے اول یہ کہ عورت اپنے میکے میں موجود ہوتی اور خاوند وہاں خود جا کر اس کو خطاب کر کے زبانی کہتا کہ "اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو ......" یا اسی مضمون کی تحریر اس کو میکے میں ہونے کی حالت میں بھیج دیتا تو عورت کا میکے میں ہونا اور اس کی جلدی واپسی کے ارادے سے ہفتہ یا زیادہ قیام کرنے پر طلاق کو معلق کرنا اس کا قرینہ ہو سکتا ہے کہ ہفتہ سے یہی خاص ہفتہ مراد ہے یا جو اس کے مخاطب کرنے یا تحریر بھیجنے کے وقت موجود ہے اور اس صورت میں اس ہفتہ کی ابتدا وقت خطاب یا علم بالتعلیق کے وقت سے ہوگی اور اگر وہ اس ہفتہ کے اندر واپس آ گئی تو طلاق نہ ہوگی اور تعلیق بھی باطل ہو جائے گی دوسری صورت یہ ہے کہ عورت خاوند کے گھر میں ہو مگر میکے جا رہی ہو یا میکے جانے کا خاوند سے تذکرہ ہو رہا ہو وہ ہفتہ کے اندر واپس آنے کا مطالبہ کر رہا ہو اور عورت زیادہ قیام کرنا چاہتی ہو اور یہ سب گفتگو اسی مرتبہ جانے آنے سے متعلق ہو اور خاوند اس کو تعلیق مذکور کے الفاظ کہہ دے یا لکھ کر دیدے تو یہاں اس امر کا قرینہ موجود ہے کہ ہفتہ سے مراد یہی ہفتہ ہو جو اس تعلیق کے بعد ہوگا مگر اس صورت میں اس کی ابتدا اس وقت سے ہوگی جس وقت وہ میکے کو جائے گی اور اگر جانے سے ایک ہفتہ کے اندر واپس آ گئی تو طلاق نہ پڑے گی اور تعلیق باطل ہو جائے گی تعلیق کے ساتھ مخاطب کرنے یا لکھ کر دینے کے بعد خواہ کتنے ہی دن خاوند کے یہاں رہے تعلیق پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا اور جب میکے جائے گی اس وقت سے ہفتہ تعلیق کی ابتدا ہوگی۔

مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر معین مراد لینا صحیح نہ ہوگا اور تعلیق مذکور کا مطلب یہ لینا پڑے گا کہ عورت جب بھی میکے میں جائے تو جانے سے ایک ہفتہ کے اندر واپس آنا لازم ہوگا تاکہ طلاق نہ پڑے اور جب بھی جا کر ایک ہفتہ کے اندر واپس نہ آئے گی تو طلاق پڑ جائے گی ہاں ایک مرتبہ طلاق

---

(۱) اس کے بعد یہ تعلیق غیر معین کی صورت ہے عمر بھر تک انتظار کیا جائے گا کہ عورت میکے گئی اور ایک ہفتہ کے اندر واپس نہیں آئی تو عورت پر طلاق پڑ جائے گی کما فی الرد بخلاف ما اذا كان شرط الحنث امرا عدميا مثل ان لم اكلم زيدا وان لم ادخل فانها لا تبطل بفوت المحل بل يتحقق به الحنث لليأس من شرط البر وهذا اذا لم يكن شرط البر مستحيلا (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق مطلب في مسئلة الكوز ۳/ ۳۴۹ ط سعيد كراتشي)

پڑ جانے کے بعد یمین منحل یعنی ختم ہو جائے گی۔(۱)

پس واقعہ سوال میں اگر معین ہفتہ مراد لینے کی مذکورہ صورتوں میں سے قرائن حالیہ کے ذریعے سے کوئی صورت معین ہو جائے اور اس معین ہفتہ میں عورت چار دن میکے میں رہ کر واپس آگئی تھی تو طلاق نہیں پڑی اور یمین باطل ہو جانے کی وجہ سے دوسری مرتبہ زیادہ رہنے سے بھی طلاق نہیں پڑے گی۔(۱)

اور اگر تعیین ہفتہ کی کوئی صورت نہ ہو تو مطلقاً وہ ہفتہ مراد ہو گا جس میں عورت میکے میں جائے پہلی مرتبہ جا کر چونکہ ہفتہ کے اندر واپس آگئی تو شرط طلاق نہیں پائی گئی اس لئے طلاق نہیں پڑی لیکن یمین منحل نہیں ہوئی بلکہ حالہ قائم ہے جب دوسری بار گئی اور ہفتہ کے اندر واپس نہ آئی تو اب شرط طلاق متحقق ہوئی اور طلاق رجعی معلق واقع ہو گئی۔(۲)

اگر ہفتہ معینہ مراد نہ لیا جائے (جس کے لئے مذکورہ قرائن حالیہ کی ضرورت ہے) تو ایک مرتبہ میکے جا کر ہفتہ کے اندر واپس آجانے سے یمین منحل نہیں ہو سکتی کیونکہ یمین کا انحلال وجود شرط کے بعد ہوتا ہے اور صورت مذکورہ میں وجود شرط (ہفتہ کے اندر واپس نہ ہونا) نہیں ہوا پس انحلال یمین کی کوئی وجہ نہیں ہاں ایک مرتبہ وجود شرط ہو کر طلاق پڑ جانے کے بعد یمین منحل ہو جائے گی کیونکہ حرف شرط (جو کہ اِن ہے) عموم و تکرار کو مقتضی نہیں پہلی مرتبہ ہفتہ کے اندر واپس آجانے میں چونکہ شرط کا تحقق ہی نہیں ہوا تھا اس لئے دوسری مرتبہ میں تحقق شرط کی بنا پر طلاق ہو جانے کو ذکر کیا گیا ہے۔ (نہ کہ اِن یا اگر) حرف شرط کو مقتضی تکرار قرار دیا۔ وهذا ظاهر جدا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## شوہر نے بیوی کے عزیز سے کہا کہ آپ ہمارے ذاتی معاملات میں بالکل دخل مت دیجئے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے؟

(سوال) زید ہندوستان کا رہنے والا رنگون میں ملازم ہے جس کی بیوی بچے ہیں جن کے نان نفقہ کا فرض ادا نہیں کرتا تقریباً چھ مہینے گزرے کہ اس نے اپنی دوسری شادی کرنے کی کوشش کی اور مشہور کیا کہ وطن میں میرے گھر میں بچہ پیدا ہوا تھا وہ بچہ اور میری بیوی دونوں انتقال کر گئے رنگون میں ہی جب اس کی اطلاع زید کے خاص عزیز خالد کو ہوئی تو اس نے اس غرض سے دوڑ دھوپ شروع کر دی کہ زید کا نکاح نہ ہونے پائے چونکہ یہ کوشش اور دوڑ دھوپ زید کے جذبات کے خلاف تھی اس نے ایک تحریر بنام خالد بھیجی جس کا مضمون یہ ہے "آپ ہمارے ذاتی معاملات میں بالکل دخل مت دیجئے ہم نے تو بہت سوچ سمجھ کر

---

(۱) وفیها کلها تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/ ۳۵۲ ط سعید کراتشی)

(۲) ایضاً سابقہ حوالہ

(۳) وان اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ان واذا وغیرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدیة کوئته)

کہہ دیا ہے کہ ہماری منت ودیت کا سوال ہے اگر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں ہم و آپ کا دین جدا ہے کوئی چیز نہیں چاہئے ہم کو آپ کے وطن سے کوئی تعلق نہیں" اس کی تحریر کے تین ہفتے بعد تک بکر نے مجوزہ نکاح میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے پوری کوشش کا سلسلہ جاری رکھا لیکن کامیابی نہ ہوئی اور زید کا نکاح ہو گیا پس سوال یہ ہے کہ آیا صورت مسئولہ میں شرعاً زید کی وطنی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

المستفتی محمد یعقوب شاہجہاں پوری ۲۱ نومبر ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۰۸) اگر خط لکھنے کے اس کے بعد بکر نے مخالفانہ کارروائی اور زید کے نکاح میں دخل اندازی جاری رکھی تو زید کی بیوی پر طلاق پڑ گئی لیکن یہ طلاق ایک رجعی طلاق ہے، عدت کے اندر رجعت اور عدت کے بعد تجدید نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## دنیا کے پردہ پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو
## تو ان سبھوں پر طلاق طلاق طلاق تو کیا حکم ہے؟"

(الجمعیۃ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء)

(سوال) ایک شخص حنفی المذہب کا قول بوقت ایں کہ اس کا نکاح اپنی قوم کی عورت سے نہیں ہوا تب اس نے کہا کہ دنیا کے پردہ پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان سبھوں پر طلاق طلاق طلاق اب اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ دیگر اماموں کے مذہب میں کوئی گنجائش ہے یا نہیں"

(جواب ۳۰۹) حنفیہ کے نزدیک یہ تعلیق صحیح ہو جاتی ہے اور جس عورت سے اس کے بعد اس شخص کا نکاح ہو گا اس پر طلاق ہو جائے گی مگر بحالت مجبوری واضطرار اس حالت میں یہ جائز ہو جاتا ہے کہ صاحب واقعہ حضرت امام شافعی کے مذہب پر عمل کرے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کسی عورت سے نکاح

---

(۱) وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱/ ۴۲۰ ط مكتبة ماجدية كوئته)

(۲) فالصريح ما لم يستعمل إلا فيه ... كطلقتك وأنت طالق ... يقع بها أي بهذه الألفاظ وما بمعناها من الصريح ... واحدة رجعية (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ۳/ ۲۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۳) وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية ... فله أن يراجعها في عدتها (الهندية، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۲/ ۴۷۲ ط مكتبه شركه علميه ملتان)

(۴) وإذا أضاف الطلاق إلى النكاح وقع عقيب النكاح مثل أن يقول لامرأة إن تزوجتك فأنت طالق أو كل امرأة أتزوجها فهي طالق (الهداية، كتاب الطلاق، باب الأيمان في الطلاق ۲/ ۳۸۵ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

(۵) في الفتح عن محمد في المضافة لا تقع وبه أفتى أئمة خوارزم وهو قول الشافعي وللحنفي تقليده بفسخ قاض بل محكم من فقيه عدل (در مختار) وقال في البحر وفي البزازية عن أصحابنا ما هو أوسع من ذلك وهو أنه لو استفتى فقيهاً عدلاً فأفتاه ببطلان اليمين حل له العمل بفتواه وإمساكها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳/ ۳۴۶، ۳۴۷ ط سعيد كراتشي) وقال في البزازية ... وقد صرح به محمد في تأسيس النظائر وغيره أنه إذا لم يوجد نص في حكم من كتب أصحابنا يرجع إلى مذهب مالك (هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب القسم ۳/ ۲۰۳ ط سعيد كراتشي)

ہے اور قبل وطی و خلوت وہ عورت طلاق پڑ جانے کا دعویٰ کرے اور زوجین کسی شافعی عالم کو اپنا حکم (ثالث) مقرر کر کے اس کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں وہ ثالث اپنے مذہب کے موافق فیصلہ کرے کہ یہ تعلیق غیر معتبر ہے اور عورت مطلقہ نہیں ہوئی اور زوجین اس حکم کے موافق عمل کریں۔ واللہ اعلم۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## سوال متعلقہ سوال سابق

(الجمعیۃ مورخہ ۲ فروری ۱۹۲۶ء)

(سوال) اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۶ء میں ایک مسئلہ نظر سے گزرا جس کا سوال یہ ہے کہ ایک شخص حنفی المذہب عاقل بالغ نے کہا کہ دنیا کے پردہ پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان سب پر طلاق طلاق طلاق۔ جناب مفتی صاحب نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ "مذہب حنفیہ میں یہ تعلیق صحیح ہو جاتی ہے" اس میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ آئندہ جو عورتیں پیدا ہونے والی ہیں ان سے کسی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۱۰) ہاں کیونکہ تعلیق ان لفظوں میں ہوئی کہ "دنیا کے پردہ پر جس قدر عورتیں موجود ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان پر تین طلاق طلاق طلاق تو اس کے بعد کی پیدا شدہ عورتیں اس تعلیق میں داخل نہ ہوں گی اور ان سے نکاح ہو سکے گا۔(۲) محمد کفایت اللہ غفر لہ،

## شوہر نے کہا "اس خط کو دیکھتے ہی اگر تم نے ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی قبول نہ کی تو تم کو ہماری طرف سے ایک طلاق ہے" تو کیا حکم ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲ مئی ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص کی زوجہ کانپور میں اپنے والدین کے یہاں مقیم تھی اس نے ایک خط لکھ کر اس کے نام روانہ کیا کہ "تم اس خط کو دیکھتے ہی فوراً وہ چلی آؤ اگر کسی طرح نہ آسکو تو جو زیور تمہارے پاس ہمارا ہے وہ بذریعہ پارسل میرے پاس روانہ کرو اور اس خط کے دیکھتے ہی اگر تم نے ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی قبول نہ کی تو تم کو ہماری طرف سے ایک طلاق ہے۔" یہ مضمون لکھ کر روانہ کرنے کے بعد تک اس خط کو راستہ میں ایک شخص نے لے لیا اور جب اس شخص کو یہ معلوم ہوا کہ میرا خط میری زوجہ کو نہیں پہنچا تو اس نے کہا

---

(۱) وقول الشافعی لا نفع بقوله علیہ السلام لا طلاق قبل النکاح (الہدایۃ، کتاب الطلاق، باب الایمان فی الطلاق ۲ / ۳۸۵ مکتبہ شرکۃ علمیہ ملتان)

(۲) واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرهما ۱ / ۴۲۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

ہے تب اس طلاق سے باز آیا تھا اپنی زوجہ کو اپنے پاس ہی رکھوں گا اور کئی بار رجعت کی مگر زوجہ کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ اس سے مل نہ سکا۔

(جواب ۳۱۱) جب تک وہ خط زوجہ کو نہ پہنچے اور وہ اسے نہ دیکھے بے اثر ہے یعنی اس خط میں لکھی ہوئی طلاق کا کوئی اثر نہیں نہ طلاق پڑ سکتی ہے اور اگر وہ خط زوجہ کے پاس پہنچنے اور اس کے دیکھنے سے پہلے ضائع کر دیا جائے تو تعلیق باطل ہو جائے گی(۱) اگر وہ خط زوجہ کے پاس پہنچ جاتا اور وہ دیکھ لیتی اور دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہ ہوتی جب بھی اس پر ایک طلاق پڑتی(۲) اور عدت کے اندر رجعت کر لینے سے رجعت صحیح ہو جاتی۔(۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ

## اگر میں تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور سے شادی کروں تو وہ حرام ہے۔

(الجمعیۃ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) میں نے یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ زید نے اپنے چچا سے کہا کہ "اگر میں تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کروں تو وہ حرام ہے" بعد ازاں اس نے اپنے ماموں کی لڑکی سے نکاح کر لیا تو وہ نکاح شرعاً جائز تھا؟ آپ نے جواب دیا تھا کہ "نکاح ناجائز نہیں لیکن زید کو حق ہے کہ تجدید نکاح کرے"

میری سمجھ میں نہیں آیا اگر وضاحت فرمائیں تو مہربانی ہوگی۔ فرض کیجئے کہ زید نے لفظ حرام کہا لیکن بعد میں اس کی طبیعت چچا کی لڑکی سے نکاح کرنے کو نہ چاہتی تو کیا زید پر ضروری ہے کہ وہ اسی جگہ نکاح کرے دوسری کسی لڑکی کے ساتھ نکاح ناجائز ہے؟ جب کہ از روئے شریعت ایک آدمی چار نکاح کر سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ تجدید نکاح کرے تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ ایک عورت سے دوبارہ نکاح کرنے سے نکاح جائز ہو سکتا ہے۔

ایک اور بات ہے جب ایک عورت سے نکاح ہی نہیں کیا تو اس پر طلاق کیسے پڑے گی؟ تجدید

---

(۱) اس لئے کہ تعلیق میں خط کے پہنچنے [illegible] تو تم پر طلاق ہے ایک طلاق [illegible] عورت [illegible] وقت تک تعلیق پر عمل ممکن نہیں کما فی الدر المختار: كتب الطلاق على وجه الرسالة والخطاب كأن يكتب يا فلانة إذا أتاك كتابي هذا فأنت طالق طلقت بوصول الكتاب جوهرة (الدر المختار) وفي الرد: (قوله طلقت بوصول الكتاب) أي إليها ولا يحتاج إلى النية في المستبين المرسوم [illegible] ولو وصل إلى أبيها فمزقه ولم يدفعه إليها فإن كان متصرفا في جميع أمورها فوصل إليه في بلدها وقع وإن لم يكن كذلك فلا ما لم يصل إليها وإن أخبرها بوصوله إليه ودفعه إليها ممزقا إن أمكن فهمه وقراءته وقع وإلا فلا طحطاوي عن الهندية. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) وصريحه ما لم يستعمل إلا فيه ولو بالفارسية كطلقتك وأنت طالق ومطلقة [illegible] ويقع بها أي بهذه الألفاظ وما بمعناها من الصريح [illegible] واحدة رجعية (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ۳/ ۲۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۳) وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۲/ ۳۹۴ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

نکاح کی تو جب ضرورت پڑتی جب کہ زید نے ماموں کی لڑکی سے نکاح کیا ہوتا اور بعد ازاں چچا سے کہا ہوتا کہ اگر تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور جگہ نکاح کروں تو وہ حرام ہے تب پہلی عورت پر طلاق پڑتی۔ اب اگر زید کسی اور عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا اس کو ایک دفعہ ہی نکاح کرلینا ٹھیک نہ ہوگا؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پہلے نکاح کرنے سے عورت پر طلاق پڑی پھر تجدید کرنے پر نکاح جائز ہوا۔

**(جواب ۳۱۲)** جب زید نے اپنے چچا سے کہا کہ ”اگر میں تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور سے شادی کروں تو وہ حرام ہے“ یہ صورت تعلیق طلاق کی ہوئی اور چونکہ نکاح کرنے پر طلاق کا وقوع معلق تھا اس لئے اس کے بعد زید نے چچا کی لڑکی کے سوا جس لڑکی سے نکاح کیا اس پر نکاح ہوتے ہی طلاق پڑ گئی (۱) اور نکاح جاتا رہا کیونکہ طلاق بائن ہوئی جس میں نکاح جاتا رہتا ہے اب اس کی قسم یعنی طلاق معلق کا اثر ختم ہوگیا (۲) اس کے بعد زید خواہ اسی عورت سے یا کسی اور عورت سے نکاح کرے تو طلاق نہ پڑے گی کیونکہ تعلیق میں عموم کا کوئی لفظ نہیں ہے صرف ایک دفعہ کے نکاح پر اس کا اثر ہوگا اس کے بعد نہ ہوگا۔ (۳) **محمد کفایت اللہ غفرلہ**

## شرائط نامہ کی خلاف ورزی سے بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہوگا یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء)

**(سوال)** مسماۃ بی بی زلیخا کی شادی شیخ میاں جان سے ہوئی جس کو تقریباً نو سال کا عرصہ ہوتا ہے شیخ میاں جان شوہر زلیخا ساڑھے تین برس سے قمار بازی اور بدچلنی میں مبتلا ہے اور بازاری عورت سے اس کا تعلق بھی ہے زلیخا سے بالکل قطع تعلق کئے ہوئے ہے کسی قسم کا سلوک اور مدد نہیں کرتا ہے کئی مرتبہ محلہ اور برادری کی پنچایت نے اس کو تنبیہ کی مگر کوئی اثر نہیں ہوا بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پھر محلہ اور برادری کی پنچایت ہوئی اس میں شیخ میاں جان موصوف نے ایک باقاعدہ اقرار نامہ پر انگوٹھے کا نشان اور پنچایت کے چھ معزز شخصوں کی گواہی کے ساتھ تحریر کر دیا ہے اس میں یہ شرط بخوشی تحریر کی ہے کہ اگر تین ماہ کے اندر اپنے چال چلن کی اصلاح نہ کی اور ماہوار پانچ روپے اپنی بیوی زلیخا کو نفقہ کے لئے نہ دیئے تو ایسی حالت میں بی بی زلیخا کو قطعیہ مجاز ہے کہ وہ دوسرے سے عقد شادی کرے مگر اب تین ماہ سے زائد گذر رہے ہیں اب تک اس نے نہ اپنے چال چلن کی اصلاح کی اور نہ ایک خرمہرہ خورد و نوش کے واسطے دیا زلیخا کی عمر اب ساڑھے سترہ سال کی ہے۔

---

(۱) اذا اضاف الطلاق الى النكاح وقع عقيب النكاح نحو ان يقول لامرأته ان تزوجتك فانت طالق او كل امرأة اتزوجها فهي طالق (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ۱/ ٤٢٠ ط ماجديه كوئٹه)

(۲) وفيها كلها تنحل اى تبطل اليمين ببطلان التعليق اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب التعليق ۳/ ۳۵۲ ط سعيد كراتشی)

(۳) (قوله اى تبطل اليمين) اى تنتهي وتتم واذا تمت حنث فلا يتصور الحنث ثانيا الا بيمين اخرى لانها غير مقتضية للعموم والتكرار لغة نهر (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب التعليق ۳/ ۳۵۲ ط سعيد كراتشی)

(جواب ۳۱۳) ہاں تین مہینے گزرنے پر زینب کو طلاق ہو گئی(۱) اور عدت کے بعد وہ دوسرا نکاح کرنے کی مجاز ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ،

## ہم پر ہماری عورتیں تین تین طلاق سے طلاق ہوں گی اگر ہم ہندو کی زمین کاشت کریں گے تو خلاف ورزی کرنے پر طلاق واقع ہو گی؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) موضع منو تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے مسلمان باشندوں نے وعدہ کیا اور قسم کھائی کہ ہم پر ہماری عورتیں تین تین طلاق سے طلاق ہوں گی اگر ہم ہندو کی زمین کاشت کریں گے کیونکہ ۸/۵ حصہ غلہ زمیندار خود لیتا ہے اور ۱/۳ حصہ ہم کو دیتا ہے اور ہم پر سخت ظلم کرتا ہے اگر ہندو نصف حصہ غلہ ہم کو دے گا اور باقی نصف خود رکھے گا تو ہم کاشت کریں گے اور جو اقرار توڑے گا اور اس سے اقرار نہ توڑنے والا کوئی آدمی احسان کرے گا اس پر بھی عورت تین طلاق سے طلاق ہو گی اب وعدہ خلافی کر کے چند آدمی کاشت کرنے لگے ہیں دوسروں نے ان سے کہا کہ تمہاری عورتیں تم پر طلاق ہو گئی ہیں لیکن ایک مولوی ٹانک کا محمد حسن خطیب جامع مسجد ان سے کہتا ہے کہ مرزائی دین کے اصولوں سے تم پر عورتیں طلاق نہیں ہیں وہ بھی مرزائیوں کا ایک دین ہے لہذا تم ہندو کی زمین کاشت کرو۔

(جواب ۳۱۴) جن لوگوں نے حلف کے خلاف کیا ہے ان کی بیویوں پر طلاق پڑ گئی ہے۔ مولوی محمد حسن کا فتویٰ غلط ہے اور مرزائی جماعت ہندوستان کے تمام علماء کے متفقہ فتوے کے بموجب مرتد اور کافر ہے اور یہ بھی صحیح نہیں کہ مرزائی دین میں حالفین کے حنث سے طلاق نہیں پڑتی کیونکہ مرزائیوں کی کتابوں میں یہ بات کہیں نہیں لکھی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## کہا اگر تم اس خط کو دیکھتے ہی جواب کے کر فوراً اپنے گھر واپس نہ گئیں تو تم پر طلاق یعنی میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی تو کیا حکم ہے؟

(متعلقہ طلاق مشروط)

(جواب ۳۱۵) اگر زوج نے اپنے خط میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے تھے ۔

---

(۱) واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ان واذا وغیرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) قال اللہ تعالی ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (البقرة ۲۳۵)

(۳) واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمة ان واذا وغیرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

"اگر تم اس خط کو دیکھتے ہی جواب لے کر فوراً اپنے گھر واپس نہ آئیں تو تم پر طلاق یعنی تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی خدا اور اس کے رسول کے درمیان۔"

اور اس کی زوجہ اس خط کو دیکھ کر اپنے والدین سے کوئی جواب لے کر فوراً اپنے گھر نہیں گئی تو اس پر ایک طلاق بائن پڑ گئی کیونکہ طلاق کی یہ تشریح کہ "یعنی تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی" اس کو بائن بنا دیتی ہے طلاق رجعی میں عورت نکاح سے خارج نہیں ہوتی بلکہ نکاح قائم رہتا ہے اور عدت ختم ہونے پر نکاح کے احکام ختم ہوتے ہیں ویؤیدہ قولہ فی الفتح عند الکلام علی قول الشافعی بحرمۃ الوطی انہ عندنا یحل لقیام ملک النکاح من کل وجہ وانما یزول عند انقضاء العدۃ فیکون الحل (ای حل الوطی فی عدۃ الطلاق الرجعی) قائما قبل انقضائها اه (رد المحتار ۲ مصری ص ٥٤٤) بائن میں البتہ عورت فی الحال نکاح سے نکل جاتی ہے اس وجہ سے دوبارہ تعلقات زوجیت قائم کرنے کے لئے تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

# گیارہواں باب
## تفویض

### اقرار نامہ کے مطابق عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ہندہ کا شوہر عرصہ چھ سات سال سے مفقود الخبر ہے اور اس نے نکاح کے وقت ہندہ کو اس مضمون کا ایک کابین نامہ لکھ دیا تھا کہ "اگر میں تا زندہ حیات یا سرکاری حکومت سے سزا یافتہ یا مفقود الخبر ہو جاؤں یا کہ پردیس میں رہ کر تمہارے پاس آنا جانا خرچ نہ دوں وغیرہ وجوہات سے مدت دو سال تک ہمارا انتظار دیکھ کر مجھے طلاق دینے کا پورا حق و اختیار ہے۔ تمہیں یہ اقرار کرتا ہوں تم اس سے متاثر ہو کر مجھے تین طلاق دے کر دوسرے خاوند سے نکاح کر کے زندگی بسر کر سکتی ہو۔" اب سوال یہ ہے کہ یہ عورت بوجہ تنگ دستی کے سخت تکلیف سے زندگی بسر کر رہی ہے اور وہ خوب جوان ہے شوہر کی سخت ضرورت ہے قریب ہے کہ زنا میں مبتلا ہو جائے ایسی حالت میں دیگر مذہب سے مذہب یا کابین نامہ کی شرط کی رو سے اپنے خاوند پر تین طلاق دے کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۱٦) صورت مسئولہ میں اگر عورت طلاق چاہتی ہے تو اس کو طلاق ہو سکتی ہے ولو جعل امرها بيدها على انه ان غاب عنها ثلثة اشهر ولم تصل نفقته اليها فهي تطلق متى شاءت

---

(۱) هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الرجعة ۳ ۳۹۸ ط سعيد كراتشى

(۲) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق' الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۲ ط ماجدية كوئته)

---

فبعث الیها درهما قال ان لم یکن هذا قدر نفقتها هذه المدة صار امرها بیدها الخ (هندیة ص ۴۲۵)(۱)

## بیس دن تک تمہیں اکیلے چھوڑ کر غیر حاضر رہوں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے' تو کیا حکم ہے؟

(سوال) عورت کو جو خاوند نے اختیار دیا ہے بیس یوم کے بعد دوسرا عقد بعد عدت کے کر سکتی ہے یا نہیں منکہ عبدالغنی ولد خدا بخش قوم راجپوت پیشہ سقہ ساکن ساڈھورہ تحصیل نرائن گڈھ ضلع انبالہ کا ہوں جو کہ مقر کا نکاح ہمراہ مسماۃ مجیدا دختر مولا بخش ولد خدا قوم راجپوت پیشہ سقہ ساکن قصبہ سرہند ہو چکا ہے قرار نامہ ۷ / مگھر سمبت ۱۹۸۷ ہو چکا ہے جس میں مفصل شرائط درج ہیں مقر اپنے معاہدہ سابقہ کے خلاف کیا یعنی ساڈھورے کو چلا گیا اور یہاں سے غیر حاضر ایک سال تک رہا مسماۃ مجیدا زوجہ ام میری غیر حاضری میں اپنے والد کے گھر ہے اب مقر مسماۃ مجیدا کو اپنے ساتھ رخصت کرا کے لے جانا چاہتا ہے اور شرط مقرر کرتا ہے کہ متواتر بیس یوم مسماۃ مجیدا کو اپنے چھوڑ کر غیر حاضر نہیں ہوگا اگر مقر بیس یوم غیر حاضر رہے تو مسماۃ مجیدا زوجہ ام کو اختیار ہوگا کہ اپنا نکاح ثانی کسی دوسرے شخص سے کر لیوے مجھ کو عذر نہیں ہوگا اور نیز مقر جس قدر عرصہ مجیدا کو اپنے ہمراہ رکھوں گا خوش و خرم رکھوں گا اور مجیدا اگر چاہے میرے سے گزارہ قدر دس روپے ماہوار مندرجہ قرارنامہ لیوے یا نکاح ثانی میری غیر حاضری کی وجہ سے کر لیوے مجھ کو عذر نہیں ہوگا ورنیز ایک سال کی غیر حاضری کی مقر کا خرچ نان و نفقہ زوجہ ام کا مولا بخش والد مجیدا نے خود برداشت کیا ہے اس وجہ سے دوسرے اقرارنامہ کی ضرورت پیش آئی اور مسماۃ مجیدا ابھی مقر کے پاس رہے گی چنانچہ مقر یہ چند کلمے بصحت نفس و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار بغرض اطمینان مولا بخش خسر خود مسماۃ مجیدا زوجہ خود کو لکھ کر بطور اقرارنامہ ثانی دیتا ہے کہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آویں۔ **المستفتی نمبر ۳۶۲** مولا بخش پٹیالہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ م ۷ جولائی ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۱۷) اگر مسماۃ مجیدا نے بیس یوم کی غیر حاضری شوہر کے بعد فوراً اسی مجلس میں اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا ہو تو وہ عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن غیر حاضری کے وقت سے بیس یوم گزرنے پر اگر اس نے ذرا بھی توقف کیا کہ مجلس میں علیحدگی اختیار نہیں کی تو وہ اختیار باطل ہو گیا۔(۲) **محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ**

---

(۱) (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق الباب الثالث فی تفویض الطلاق الفصل الثانی فی الامر بالید ۱/ ۳۹۸ ط ماجدیة کوئٹه)

(۲) قال لها اختاری او امرك بیدك ینوی تفویض الطلاق او طلقی نفسك فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافهة او اخبارا وان طال مالم تقم لتبدل مجلسها حقیقة او حکما بان تعمل ما یقطعه لا تطلق بعده ای المجلس (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ۳/ ۳۱۵ ط سعید کراتشی)

## اگر شوہر نے کسی غیر کو طلاق دینے کا اختیار دیا تو اس اختیار کے بعد اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) (۱) زید ہندہ والی شرط پر نکاح کر سکتا ہے کہ ہندہ کو طلاق دینے کا اختیار عمرو کے ہاتھ میں رہے یا زید کی کوئی دوسری بیوی (خالدہ) کے ہاتھ میں رہے اب بعد نکاح عمرو یا خالدہ نے ہندہ کو طلاق دے دیا اس سے ہندہ پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟ (۲) یہاں بعض کابین نامہ میں شوہر لکھ دیتے ہیں کہ میں نکاح ثانی نہیں کروں گا اگر ثانی نکاح کروں تو اس وقت طلاق دینے کا اختیار تجھے (زوجہ کو) دیتا ہوں یا دے دیا ہوں۔ اب اگر نکاح ثانی کرے اور زوجہ اولیٰ بنا بر اختیار مذکور زوجہ ثانیہ کو طلاق بھی دیدے اس سے زوجہ ثانیہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۱۱۷۶ پروفیسر محمد حبیب صاحب (ضلع میمن سنگھ) ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء

(**جواب ۳۱۸**) (۱) ایسی تعلیق درست اور جائز ہوتی ہے اور جس کے ہاتھ میں اختیار دیا ہے وہ طلاق دیدے تو طلاق ہو جائے گی۔ (۲) اس کا جواب بھی وہی ہے جو نمبر ایک کا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق لے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے مسماۃ فلاں کے ساتھ نکاح کیا اور وقت نکاح ایک اقرار نامہ منسلکہ درخواست ہذا تحریر کر دیا اور عرصہ سے مسماۃ مذکورہ کے ساتھ بدسلوکی کرتا رہا اس اثنا میں دونوں میں ناچاقی ہوئی اور مسماۃ مذکورہ اپنے باپ کے گھر چلی گئی اب شوہر مذکور نے ایک دوسرا نکاح کیا ہے خلاف مرضی و بغرض تکلیف دہی مسماۃ مذکورہ کے کر لیا ہے اس صورت میں بصورت اقرار نامہ حسب دفعہ ۵ و ۶ مسماۃ مذکور کو طلاق ہوئی یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۱۲۹۲ چودھری حمید چوڑی فروش (الہ آباد) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۸ اگست ۱۹۳۷ء

(**جواب ۳۱۹**) اقرار نامہ کی شرط نمبر ۶ کی رو سے مسماۃ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی جھگڑے کے وقت اپنے اوپر طلاق ڈال لے۔ اور جب وہ دو گواہوں کے سامنے ایسا کرے گی تو اس پر طلاق پڑ جائے

---

(۱) كما ذكر ما يوقعه بنفسه شرع فيما ذكر ما يوقعه غيره بإذنه وأنواعه ثلاثة تفويض وتوكيل ورسالة وأما في طلقي ضرتك أو قوله لأجنبي طلق امرأتي فيصح رجوعه منه ولم يتقيد بالمجلس لأنه توكيل محض وفي طلقي نفسك وضرتك كان تمليكا في حقها توكيلا في حق ضرتها جوهرة. (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق ۳/ ۳۱۷ ط سعيد كراتشي) وقال في الهندية: وفي الفتاوى الصغرى لو قال لأجنبي أمر امرأتي بيدك يقتصر على المجلس ولا يملك الرجوع قال في المحيط وهو الأصح كذا في الخلاصة المفوض إليه إن كان يسمع فالأمر بيده ما دام في ذلك المجلس وإن لم يسمع وكان غائبا فيصير الأمر بيده إذا علم أو بلغه الخبر ويكون الأمر في يده ما دام في مجلس العلم (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثالث في تفويض الطلاق، الفصل الثالث في الأمر باليد ۱/ ۳۹۳ ط ماجدية كوئٹه)

(۲) قال لها اختاري أو أمرك بيدك ينوي تفويض الطلاق أو طلقي نفسك فلها أن تطلق في مجلس علمها به مشافهة أو خبرا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق ۳/ ۳۱۵ ط سعيد كراتشي)

گی۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## اقرار نامہ ۳

## نقل مطابق اصل۔ اسٹامپ قیمتی ۸

مایان کہ ملو ولد عیدو ساکن محلہ میر گنج و بقو حیدی ولد مدار ساکن محلہ دارا گنج و چمن ولد بدل ساکن محلہ بیت گنج شہر الہ آباد اقوام چوڑھا ہیں۔

جو کہ مقر نمبر ۳ مقران نمبر ۱، ۲ کا بھتیجا ہے اور مقر نمبر ۳ کی شادی ہونا ضروری ہے چنانچہ مقر نمبر ۳ کی شادی ہمراہ دختر عیدو چودھری کے حسب رائے برادری ہونا قرار پایا ہے مگر دختر کے باپ کا اس بات کا اصرار ہے کہ قبل ہونے شادی کے مجھ کو اس بات کا اطمینان دیدیا جائے کہ بعد ہو جانے شادی کے میری لڑکی مسماۃ ننکی کو کسی قسم کی تکلیف خورد و نوش وغیرہ کی نہ ہونے پاوے گی لہذا ہم مقران بحالت صحت نفس و ثبات عقل بدرستی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ و ترغیب و تحریص کسی دوسرے کے بخوشی و رضا مندی حسب ذیل اقرار تحریر کر کے اس کے پابند ہوتے ہیں اور یہ کہ بعد ہو جانے شادی مسماۃ ننکی دختر حیدو کے ہمراہ مقر نمبر ۳ کے ہم مقران کا فرض ہوگا کہ اس کے آسائش و خورد و نوش کا انتظام حسب حیثیت کرتے رہیں کہ کسی قسم کی تکلیف کی نوبت نہ آوے گی۔

نمبر ۲ یہ کہ بعد ہو جانے شادی کے جس وقت مسمی عیدو پسر و دختریان کے رشتہ داران بغرض کرانے رخصتی مسماۃ ننکی آویں گے تو ہم مقران بلا کسی عذر و حیلہ کے رخصت کر دیا کریں گے اس میں کسی قسم کا عذر نہ کریں گے اور نوبت شکایت کی نہ آنے دیں گے۔

نمبر ۳ یہ کہ ہم مقران رخصت کرنے سے انکار کریں یا کوئی عذر یا حیلہ کریں تو اس وقت مسمی عیدو پدر دختر کو اختیار ہوگا کہ اپنی اہل برادری میں جو کہ معزز و دیانت دار اور کسی سے بھی ان سے اس شکایت کی اطلاع کر کے مسماۃ ننکی کو ہم مقران کے یہاں سے رخصت کرا کے لے آویں یا اگر ہم مقران سے قاصر رہیں تو مسمی عیدو پدر دختر کو اختیار ہے و ہوگا کہ بذریعہ چارہ جوئی عدالت مسمی ننکی اپنی لڑکی کو رخصت کرالیویں اس میں ہم مقران کو کسی قسم کا عذر نہیں ہے (۴) یہ کہ اگر ہم مقران مسماۃ ننکی مذکور کو کسی قسم کی تکلیف خورد و نوش یا کپڑے وغیرہ کی دیویں تو مسماۃ ننکی کو اختیار ہے و ہوگا کہ اپنے باپ کے یہاں چلی آوے اور ان کے ہمراہ رہے اور مبلغ ۱۵ روپے ماہوار بطور خرچ نان نفقہ کے ہم مقران کی ذات و جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہر قسم سے بذریعہ عدالت وصول کر لیویں اس میں ہم مقران کو کسی قسم کا عذر نہیں ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔

---

(۱) ذکر فی اجناس الناطفی شہد رجلان علی رجل وقالا نشہد ان فلانا امرنا ان نبلغ امرأتہ انہ جعل امرہا بیدہا وبلغناہا وقد طلقت نفسہا بعد ذلک جازت شہادتہما (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی فی الامر بالید ۱/۳۹۸ ط ماجدیۃ کوئٹہ)

نمبر ۵ یہ کہ اگر خدانخواستہ مقر نمبر ۳ بعد ہو جانے شادی کے کوئی دوسری شادی کرے یا کوئی عورت مدخولہ کر لیویں تو اس حالت میں مسماۃ نبی دختر حمیدہ کو اختیار رہے وہ ہوگا کہ مبلغ پانچ سو روپے (صمار) جو کہ دین مہر مقرر ہوا ہے اس میں مناسب ہم مقران کی ذات و جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہر قسم سے وصول کر لیویں علاوہ اس کے ہر ایک حالت میں ہر وقت مسماۃ نبی کو اختیار حاصل رہے گا جب اور جس وقت چاہے دین مہر مقررہ مبلغ پانچ سو روپے کے وصول کر لیویں اس میں ہم مقران خواہ وارثان و قائم مقامان کو کوئی عذر نہیں ہے اور نہ آئندہ ہوگا اور نان و نفقہ مقران سے وصول کر لیں۔

نمبر ۶ اگر مابین مقر نمبر ۳ و مسماۃ نبی کسی قسم کا جھگڑا و فساد پیدا ہووے تو مسماۃ نبی کو اختیار رہے وہ ہوگا کہ طلاق دے کر علیحدہ ہو جائے لہذا یہ چند کلمے بطریق اقرار نامہ کے لکھ دیئے کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے۔ فقط

المرقوم ۱۶ مئی ۱۹۳۱ء

## شوہر بیوی کو طلاق کا اختیار دیدے تو عورت کو طلاق کا حق حاصل ہوتا ہے

(سوال) زید ہندہ کو ایک ہزار روپیہ جس میں سے دو سو روپیہ زیورات بابت نقد وصول باقی آٹھ سو روپے میں سے چار سو معجل یعنی عند الطلب اور ضروری اور چار سو موجل یعنی تا بقاء نکاح رفتہ رفتہ ادا ضروری اور کابین نامہ بحیثیت کابین نامہ خویش و اقربا اقرار کرکے شادی پر راضی ہوا اور عقد بست کے روز بوجہ قلت فرصت سادہ کاغذ میں فقط دوما زید و دیگر شاہدوں کے دستخط بدون تفصیل و تحریر شرط کابین نامہ ایجاب و قبول ہو گئے اور چند روز بعد بحیثیت مذکورہ کابین نامہ گیارہ شرط اور جزا کے ساتھ لکھوا کر دوما زید کو سنایا گیا اور وہ بھی بحال طبیعت سمجھ کر کابین نامہ مطالعہ کرکے رجسٹری کر دیا اور زوج زید دو تین ماہ تک سسرال میں اپنی بی بی ہندہ کے پاس آمد و رفت کی مگر تاہنوز اپنی بی بی ہندہ کو اپنے مکان میں نہیں لے گیا کابین نامہ میں لکھی ہوئی شرطوں میں سے آخری شرط یہ ہے کہ خدا نہ کرے اگر میں مفقود یا مجنون یا محبوس یا بوجہ مرض دیگر معاملہ زوجیت پر قادر نہ ہوں یا دیگر مرض ہالک مثل جذام وغیرہ میں مبتلا ہوں یا وطن میں چھ مہینے اور سفر میں دو برس سے زائد زمانہ آپ کی مواصلت سے باز رہوں یا مہر معجل عند الطلب ادا نہ کروں یا آپ کے نان و نفقہ سے عاجز ہو جاؤں یا شروط مذکورہ میں سے بعض یا کل کے خلاف کروں تو مہر موجل معجل ہو جائے گا اور مجھ کو شریعت کی رو سے آپ کو طلاق دینے کا جو حق اور اختیار ہے وہ اس کابین نامہ کے ذریعہ سے نیز زبانی بھی آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ جب چاہیں بلا قید زمان و مکان اپنے نفس پر تین طلاق واقع کرکے میری زوجیت سے الگ ہو کر دوسرا ازدواج اختیار کر سکتی ہیں میرا کوئی عذر اس میں مسموع نہ ہوگا بعد ازاں زید کابین نامہ کی شرائط میں سے چھ شرطوں کا مخالف ہوا زوجہ ہندہ دو برس سات ماہ تک انتظار کرکے بذریعہ وکیل کورٹ مہر معجل و خورد و نوش طلبی نوٹس کرائی جواب و مہر و خورد و نوش نہ پانے کے بعد شروط کی مخالفت کے سبب کابین نامہ میں زوج نے زوجہ کو جو قوت و اختیار بذریعہ تحریر واللفظ عطا کیا اسی مسلمہ قوت و اختیار سے زوجہ بحال طبیعت شاہدوں کے سامنے اپنے نفس پر ایک دو تین طلاق واقع کرکے مطلقہ ہو گئی اور طلاق نامہ رجسٹری کر دیا بعد ازاں زوج نے

زوجیت کا مقدمہ کیا اور جج صاحب نے زوج کو ڈگری دی اب دریافت طلب یہ ہے کہ زوجہ مذکورہ کو اپنے نفس پر تین طلاق واقع کرنی صحیح ہے یا نہیں ؟ برتقدیر اول جج صاحب کی ڈگری کے موافق زید ہندہ کو بلا تحلیل لے سکتا ہے یا نہیں ہندہ کو بھی حسب ڈگری جج صاحب بلا تحلیل زید کی زوجیت میں داخل ہو کر تمتع و لوازمات تمتع کرنی جائز ہے یا نہیں ؟ المستفتی نمبر ۲۱۷۶ محمد عبدالرشید صاحب (بنگال) ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۲۰) اگر فی الحقیقت زوج نے یہ اقرار نامہ لکھا تھا تو زوجہ کا اپنے نفس پر طلاق ڈالنا صحیح تھا (۱) اور غیر مسلم جج کا فیصلہ درست نہیں ہوا (۲) اور زوجہ کو بلا تحلیل زوج کے ساتھ تعلقات زوجیت قائم کرنا جائز نہیں (۳) ہاں اگر واقعات مذکورہ سوال ثابت نہ ہوں تو حکم بدل جائے گا زوجہ کو اپیل کرنا چاہیے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## اگر میں بدفعل ہو جاؤں یا تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے اس کے بعد عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے ؟

(سوال) ایک عورت اپنے خاوند سے ایک تحریری معاہدہ لیتی ہے جس میں وہ لکھواتی ہے کہ اگر تم بدفعل ہو جاؤ یا عقد ثانی کرو تو مجھے بعد از فراہمی ثبوت تمہاری طرف سے دو شرعی طلاق ہو جائیں اور اس کے بعد مجھے یہ حق بھی حاصل رہے کہ اگر میں چاہوں تو پھر نکاح کر کے تمہارے ساتھ زندگی بسر کروں اس کا خاوند بھی بطیب خاطر اس چیز کو منظور کر کے تحریری معاہدہ لکھ دیتا ہے اس بارے میں جناب کوئی واضح اور صاف امر شرعی تحریر فرمائیں اور اس چیز کی بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا ایسا معاہدہ ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی کیا صورت ہے اس کے علاوہ یہ بھی تحریر فرمائیں کہ شرعی گواہی کتنے اشخاص پر مبنی ہوتی ہے ؟ المستفتی نمبر ۲۲۶۱ مالک زنانہ میڈیکل ہال (لاہور) ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ م ۲۵ مئی ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۲۱) اقرار نامہ کی عبارت شوہر کے الفاظ میں اس طرح ہو کہ "اگر میں بدفعل ہو جاؤں یا بلا اجازت اپنی اہلیہ فلاں بنت فلاں سے عقد ثانی کروں تو میری اہلیہ فلاں بنت فلاں کو میری طرف سے یہ حق

---

(۱) قال لها اختاري او امرك بيدك ينوي تفويض الطلاق لانها كناية فلا يعملان بلا نية او طلقي نفسك فلها ان تطلق في مجلس علمها به مشافهة او اخبارا (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق ۳/ ۳۱۵ ط سعيد كراتشي) وقال ايضا: قال لها طلقي نفسك ولم ينو او نوى واحدة فطلقت وقعت رجعية وان طلقت ثلاثا و نواه وقعن (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، فصل في المشيئة ۳/ ۳۳۱ ط سعيد كراتشي)

(۲) واهله اهل الشهادة اي ادائها على المسلمين (الدر المختار) وقال في الرد: قال في البحر وبه علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاؤه على المسلم حال كفره (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعيد كراتشي)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره، والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

اور اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے اوپر طلاق بائن جب چاہے ڈال لے۔"

اس کے بعد اگر دونوں شرطوں میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی ہو اور عورت اپنے نفس پر طلاق ڈال لے تو طلاق بائن پڑ جائے گی (۱) اور پھر اگر وہ راضی ہو تو اسی شوہر کے ساتھ تجدید نکاح بھی کر سکے گی کیونکہ طلاق بائن کے بعد زوجین تجدید نکاح کر سکتے ہیں۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

# بارھواں باب
## طلاق مغلظہ اور حلالہ

### ایک مجلس میں تین طلاق دینے کے بعد دوسرے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو حالت غضب میں تین طلاقیں ایک وقت میں دیں اور بلا حلالہ کے نکاح جدید کے ساتھ رجوع کیا آیا زید کی رجعت کسی امام نے ائمہ اربعہ میں سے جائز رکھی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(جواب ۳۲۲) ایک وقت میں اگر تین طلاقیں دی جائیں تو تینوں واقع ہوں گی یہی مذہب ہے جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ مسلمین کا۔ البتہ فرقہ امامیہ کے نزدیک ایک طلاق شمار کی جاتی ہے لیکن یہ مذہب بالاتفاق مردود ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ محضر صحابہؓ میں خود اس پر شاہد ہے۔ فقال عمر ان الناس قد استعجلوا فی امر کان لھم فیہ اناة فلو امضیناہ علیھم فامضاہ علیھم و ذھب جمھور الصحابة والتابعین ومن بعدھم من ائمة المسلمین الی انہ یقع ثلاث. (۳) پس مذہب اہل سنت والجماعت کے موافق اس شخص کو قبل التحلیل رجوع حرام ہے۔

### تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے حالانکہ دو گواہ موجود ہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص محی الدین نے غصہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دی اور دو تین گواہوں سے یہ بات ثابت ہے کہ اس نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی ہیں اور وہ شخص اب انکار کرتا ہے کہ تین طلاق نہیں دی ہیں بلکہ دو طلاق دی ہیں اب اس صورت میں شرعاً کتنی طلاق واقع ہوں گی اور اگر کوئی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کے

---

(۱) قال لها اختاري او امرك بيدك ينوي تفويض الطلاق لانها كناية فلا يعملان بلا نية او طلقي نفسك فلها ان تطلق في مجلس علمها به مشافهة او اخبارا (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب تفويض الطلاق ۳/ ۳۱۵ ط سعيد كراتشي)

(۲) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق' الباب السادس في الرجعة' فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۲ ط ماجدية' كوئٹه)

(۳) هامش رد المحتار' كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي

زمانے میں تین طلاقیں دیتے تھے تو ایک طلاق ہوتی تھی لہذا یہاں بھی ایک ہی طلاق ہوئی صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(جواب ۳۲۳) ائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ وامام مالک وامام شافعی وامام احمد بن حنبل اور جماہیر اہل سنت والجماعت اس امر کے قائل ہیں کہ تین طلاق دینے سے تینوں پڑ جاتی ہیں خواہ ایک لفظ سے دی جائیں یا ایک جلسہ میں یا ایک طہر میں۔ (۱) پس صورت مسئولہ میں چونکہ گواہوں سے (بشرطیکہ گواہ عادل بھی ہوں) یہ بات ثابت ہے کہ زوج نے تین طلاقیں دی ہیں اس سے اس کی منکوحہ مطلقہ مغلظہ ہوگئی اور اب بدون حلالہ اس کے لئے حلال نہیں ہوسکتی (۲) آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بہ نیت تاکید طلاق تین طلاقیں دینے پر ایک کا حکم نہیں دیا جاتا تھا بلکہ نیت تاکید کا اعتبار کرلیا جاتا تھا اور یہ اعتبار حضرت عمرؓ کے حکم اور صحابہ کے اتفاق سے ساقط ہوگیا۔ (۳) واللہ اعلم۔

## شوہر نے بخوشی طلاق نامہ لکھوا کر دستخط بھی کیا مگر گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے عمرو سے کہا کہ میں اپنی منکوحہ مسماۃ خدیجہ کو طلاق دینا چاہتا ہوں تم مجھے طلاق نامہ لکھ دو عمرو نے جواب دیا کہ طلاق کے معاملے میں اس قدر عجلت مناسب نہیں سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے زید نے کہا کہ نہیں مجھے طلاق ہی دینا منظور ہے لہذا تم جلد لکھو میں اس پر دستخط کردیتا ہوں عمرو نے ہر چند فہمائش کی مگر زید اصرار کرتا رہا جب عمرو نے دیکھا کہ زید باوجود فہمائش کے بھی اپنے ارادے سے باز نہیں آتا تو عمرو نے مجبور ہو کر طلاق نامہ لکھ دیا جس میں زید کی طرف سے مسماۃ خدیجہ اہلیہ زید کو تین طلاق انت طالق انت طالق

---

(۱) والبدعي ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتين في طهر واحد لا رجعة فيه (در مختار) وقال في الرد: قوله ثلاث متفرقة، وكذا بكلمة واحدة بالاولى ... وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) انظر البقرة ۲۳۰ قال الله تعالى: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره. والصحيح للبخاري كتاب الطلاق باب من اجاز طلاق الثلاث ۲/ ۷۹۱ ط قديمي كراتشي عن عائشة " ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبي ﷺ اتحل للاول قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاول. والهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط مكتبة شركة علمية والفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجدية كوئٹه)

(۳) وقد اختلف العلماء فيمن قال لامرأته انت طالق ثلاثا فقال الشافعي ومالك وابو حنيفة واحمد وجماهير العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث ... واما حديث ابن عباس فاختلف العلماء في جوابه وتأويله فالاصح ان معناه انه كان في اول الامر اذا قال لها انت طالق انت طالق انت طالق ولم ينو تاكيدا ولا استئنافا يحكم بوقوع طلقة لقلة ارادتهم الاستئناف بذلك فحمل على الغالب الذي هو ارادة التاكيد فلما كان في زمن عمر وكثر استعمال الناس بهذه الصيغة وغلب منهم ارادة الاستئناف بها حملت عند الاطلاق على الثلاث عملا بالغالب السابق الى الفهم منها في ذلك العصر وقيل المراد ان المعتاد في الزمن الاول كان طلقة واحدة وصار الناس في زمن عمر يوقعون الثلاث دفعة فنفذه عمر فعلى هذا يكون اخبارا عن اختلاف عادة الناس لا عن تغير حكم في مسألة واحدة (شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي كتاب الطلاق باب طلاق الثلاث ۱/ ۴۷۸ ط قديمي كراتشي)

ابت طلاق صریح الفاظ میں لکھی اور یہ طلاق نامہ دو دفعہ زید کو پڑھ کر سنایا گیا۔ بعد زید نے اس طلاق نامہ پر دستخط کئے پھر یہ طلاق نامہ اور بعوض مہر مبلغ پندرہ سو روپے کا چیک ایک شخص کے ہاتھ متعلقین مطلقہ کے پاس بھیج دیا اور زید ایک دوسرے مقام پر جہاں اس کا مستقل قیام ہے چلا گیا جب طلاق نامہ مطلقہ کے متعلقین کے پاس پہنچا اور دیکھا تو اس پر گواہوں کے دستخط نہ تھے اس لئے اس طلاق نامہ کو اپنے خیال میں غیر معتبر سمجھ کر واپس دے دیا اور کہا کہ اس پر گواہوں کے دستخط نہیں ہیں اور مہر کے ساتھ زمانہ عدت کے مصارف بھی نہیں ہیں اس واسطے تم زید کو واپس کر دو اس مبلغ نے وہ طلاق نامہ بذریعہ ڈاک واپس روانہ کر دیا اور نہ لینے کی وجہ بھی لکھ دی اس کے واپس پہنچنے کے بعد زید نے ایک طلاق نامہ دوسرا لکھوایا اور اس پر اپنے دستخط کے ساتھ گواہوں کے دستخط بھی کرائے اور ایک خط بھی جس میں مہر اور زمانہ عدت کے مصارف کا ذکر ہے یہ ہر دو پرچے ایک رجسٹری خط میں مطلقہ کے بھائی کے نام بذریعہ ڈاک روانہ کئے اور اسی وقت تین خط اپنے دوستوں کو لکھے اور اطلاع دی کہ میں اپنی اہلیہ خدیجہ کو طلاق دے چکا ہوں اور مہر اور دیگر مصارف بھی دے چکا ہوں اس رجسٹری کے روانہ ہو جانے کے بعد زید کو اپنی اس عاجلانہ کارروائی پر ندامت ہوئی اور اس نے فوراً مرسل الیہ کو تار دیا کہ میں نے تمہارے نام ایک رجسٹری غلطی سے روانہ کی ہے اسے تم وصول نہ کرو اور واپس کردو مرسل الیہ کو اگلے واقعہ کی خبر تھی ہی اس لئے اس نے رجسٹری وصول کر لی دیکھا تو اس میں ایک طلاق نامہ اور ایک خط جس میں مہر وغیرہ ومصارف کے حوالہ کا ذکر تھا نکلے دوسرے روز زید یہاں آیا اور اس کے کہنے اور دینے سے ایک دوسری جگہ سے پندرہ سو اکیس روپے بابت مہر ومصارف عدت متعلقین مطلقہ نے وصول کئے اب زید لوگوں سے کہتا ہے اور متعلقین مطلقہ کو کہلاتا ہے کہ میں نے یہ طلاق نامے ہوش کی حالت میں نہیں لکھوائے اور مجھے طلاق دینی منظور نہیں اب میں اس طلاق سے رجوع کرنا چاہتا ہوں مطلقہ کے متعلقین نے جواب دیا کہ علماء سے دریافت کرنے کے بعد معلوم ہو کہ تین طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا صحیح ہے تو ہم مطلقہ کو تمہارے ہاں رخصت کر دیں گے ورنہ نہیں۔ زوجین ہر دو حنفی المذہب ہیں چنانچہ علمائے احناف سے دریافت کیا گیا تو سب نے یہی جواب دیا کہ یہ طلاق مغلظہ ہے اس میں رجوع صحیح نہیں زید نے اس واقعہ میں علمائے اہل حدیث کی طرف رجوع کیا تو مولوی شاہ محمد صاحب امرتسری نے یہ جواب دیا کہ ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی رجعی شمار ہوں گی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی تھی اس لئے مسلم کی روایت سے متعلق اس شخص کو رجوع کرنا صحیح ہو گا اور اس میں خلاف حنفیہ کا ہے الخ اب سوال یہ ہے کہ (۱) تین طلاق لفظاً یا کتابۃً میں ایک ہی طلاق واقع ہوئی اور دو طلاق تاکید سمجھی جائیں گی یا نہیں؟ اور ایک کی نیت کرنی ہر دو حالت میں جائز اور صحیح ہے یا نہیں (۲) اگر ایک کی نیت صحیح ہے تو دار قطنی کی روایت کے موافق حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا حضور اکرم ﷺ سے یہ سوال کرنا کہ ارأیت لو

طلقها ثلاثا أيحل لي أن أراجعها تو جواب میں آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ لا كانت تبين منك وكانت معصية کا کیا مطلب ہوگا؟ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کی نیت صحیح نہیں ورنہ رجوع صحیح ہوتا لیکن آپ نے انکار فرمادیا (۳) اگر ایک کی نیت صحیح نہیں تو حدیث كانه طلقها ثلاثا في مجلس واحد میں آپ کا یہ فرمانا انما تلك طلقة واحدة کا صحیح محمل کیا ہوگا؟ (۴) حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے جو مسلم میں مروی ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ و حضرت ابوبکر صدیقؓ اور شروع زمانہ خلافت عمرؓ میں تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی تھیں اور اب نہیں ہوسکتی اس کی کیا وجہ ہے؟ (۵) طلاق نامہ کی یہ عبارت وصارت لا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره ایک کی نیت کرنے کی نفی اور لفظ بالثلث کی تصریح کرتی ہے یا نہیں؟ اگر تصریح کرتی ہے تو ایقاع ثلث کی نیت ہوتے ہوئے بھی ایک کی نیت کرنی صحیح ہے یا نہیں اور اگر ایک کی نیت صحیح نہیں تو طلاق نامہ کی اس عبارت کی رو سے اہل حدیث کے نزدیک بھی تین طلاقیں واقع ہوں گی یا نہیں؟ (۶) حنفی المذہب کو ایسے وقت میں اہل حدیث کے مسلک کے موافق مطابق حدیث کے عمل کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ نقل طلاق نامہ اور خط بابت مہر و مصارف عدت ذیل میں مندرج ہے۔

نقل طلاق نامہ - اقر واعترف واشهد على نفسه اسمعيل بن احمد بيمول المقيم في باسين (برما) وهو في حال السلامة المعتبرة شرعا انه طلق زوجته المدخول بها خديجة بنت غلام محمد كراد المقيمة في رنگون ثلاثا امام الشهود المرقومة اسماء هم ادناه وقدسلمها المهر و قدره الف و خمس مائة روبيه و نفقة العدة و قدرها ثمانون روبيه فصارت خديجة المذكورة لا تستحق طرف اسمعيل المذكور شيئا و صارت لا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره وقد حررت هذه الوثيقة للعمل بمقتضاها عند اللزوم تحرير ۱۹ جمادى الاخرى ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ اپريل ۱۹۱۷ء المطلق اسمعيل احمد جي بيمول شهد على ذلك نور احمد پيش امام بنگالی مسجد شهد على ذلك عبدالكريم ابن شبراتي مقيم بسين برما بقلم نور احمد پيش امام بنگالی مسجد بسين برما

نقل خط - نیک نام میاں محمد یوسف غلام محمد کراد والا صاحب۔ مقام رنگون۔ بعد تحریر [illegible] عرض ہے کہ مبلغ پندرہ سو روپے مہر کے اور اسی روپے مصارف عدت کے یہ دونوں ملا کر پندرہ سو اسی روپے میاں اسمعیل و سید صاحب کو بھیج کر میاں عبدالعزیز اینڈ سنز کے پاس سے منگالیں اگر آپ میاں اسمعیل و سید صاحب کی معرفت نہیں منگوائیں گے تو کسی دوسرے شخص کو وہ نہیں دیں گے۔ راقم اسمعیل احمد جی بیمول۔ بسین بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۱۷ء۔ امید ہے کہ احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے جواب کا وہ پہلو اختیار کیا جائے جو احناف و اہل حدیث ہر دو کے لئے موجب طمانیت ہو۔

(جواب ۳۲۴) صورت مسئولہ میں اسمعیل احمد جی بیمول کی بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی اور اس کی بیوی

خدیجہ اس کے نکاح سے خارج اور اس کے اوپر حرام ہو گئی اب بغیر حلالہ اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی(۱) اور طلاق اس وقت سے واقع ہوئی جس وقت پہلا طلاق نامہ لکھا گیا اور زوج نے اس پر دستخط کئے(۲) کیونکہ نفس وقوع طلاق کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں ہاں ثبوت کے لئے گواہوں کی ضرورت ہے مگر زوج طلاق نامہ لکھنے اور بھیجنے کا مقر ہو تو پھر شہادت کی ضرورت نہیں(۳) اور ایک مجلس کی تین طلاقیں یا ایک لفظ سے تین طلاقیں تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و جمہور علمائے اہل سنت والجماعت کے نزدیک واقع ہو جاتی ہیں اور تین ہی سمجھی جاتی ہیں ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور اسی پر سلفاً و خلفاً تمام مسلمانوں کا عمل ہے اور یہی قرآن مجید و احادیث نبویہ و فتاویٰ کبار صحابہؓ سے ثابت ہے پس جو اس کا خلاف کرے وہ اہل سنت والجماعت کا مخالف ہے اور اگر وہ مبتدعین میں داخل ہے اب بقدر ضرورت دلائل بیان کئے دیتا ہوں۔ قال الله تعالیٰ: الطلاق مرتان الی قوله فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره(۴) اس آیت کریمہ میں حق تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ وہ طلاق جس کے بعد رجعت جائز ہے دو طلاقیں ہیں اور جب خاوند تیسری طلاق دے دے تو پھر عورت اس کے لئے بغیر حلالہ حلال نہیں (انتہی) آیت اپنے عموم سے ان تمام صورتوں کو شامل ہے کہ تیسری طلاق ایک ہی مجلس میں ہو یا دوسری مجلس میں۔ ایک طہر میں ہو یا اطہار متعددہ میں یا حالت حیض میں۔ طلاق اول و ثانی و ثالث کے درمیان رجعت متخلل ہوئی ہو یا نہیں آیت کے عموم سے ان تمام صورتوں کا حکم یہی ثابت ہوتا ہے کہ تینوں طلاق واقع ہو کر حرمت مغلظہ پیدا کر دیں گی اور زوجہ بغیر حلالہ زوج کے لئے حلال نہ ہوگی اگرچہ بعض صورتوں میں زوج گناہ گار بھی ہوگا مثلاً حالت حیض میں مطلقہ طلاق دینے یا طہر واحد میں تینوں طلاق دینے کی صورت میں لیکن وقوع طلاق میں کچھ شبہ نہیں وعن عبادة بن الصامت ان اباه طلق امرأة الف تطليقة فانطلق عبادة الى رسول الله ﷺ فسأله فقال بانت بثلاث في معصية الله رواه عبدالرزاق (كذا في فتح القدير)(۵) ترجمہ: عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ان کے والد صامت نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیدیں تو عبادہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا حکم دریافت کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورت تین طلاقوں سے بائنہ ہو گئی اور خدا کی نافرمانی بھی ہوئی مطلب یہ کہ

---

(۱) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة [illegible] لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

(۲) ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به إليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶، ۲۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۳) وإن لم يقر أنه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الأمر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر أنه كتابه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۴) البقرة: ۲۲۹، ۲۳۰

(۵) فتح القدير، كتاب الطلاق، باب طلاق السنة ۳/ ۳۳۰ ط مكتبة رشيدية كوئٹه

ہزار میں سے تین طلاقیں پڑ گئیں باقی ۹۹ لغو ہو گئیں اور چونکہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ دی گئیں اس لئے زوج گناہ گار بھی ہوا اس حدیث سے دو باتیں صراحۃً ثابت ہوتی ہیں اول یہ کہ تین طلاقیں ایک دفعہ دینے سے تینوں پڑ جاتی ہیں اور یہ کہ خود آنحضرت ﷺ نے تینوں طلاقیں پڑ جانے کا حکم دیا دوم یہ کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک دفعہ تین طلاقیں دینا اگرچہ گناہ ہے لیکن اس کا گناہ و معصیت ہونا عدم وقوع کو مستلزم نہیں طلاق مغلظ تو پڑ گئی رہ گئی زوج گناہ گار ہوگا یہ بات علیحدہ ہے اور اس بات کی نظیر شریعت مقدسہ میں دوسری بھی موجود ہے وہ یہ کہ حالت حیض میں طلاق دینا بھی منع ہے لیکن اگر کوئی مرد اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دیدے تو طلاق پڑ جائے گی۔ عن نافع عن عبداللہ انه طلق امراته وهي حائض تطليقة واحدة فامره رسول الله ﷺ ان يراجعها (متفق عليه) (۱) وعن سالم ابن عبدالله قال قال ابن عمر فراجعتها وحسبت لها التطليقة التي طلقتها (رواه مسلم) (۲) وعن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال حسبت علي بتطليقة (رواه البخاري) (۳) یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی (یعنی ایک طلاق) تو آنحضرت ﷺ نے ان کو رجعت کرنے کا حکم فرمایا اور انہوں نے رجعت کر لی پھر وہ خود فرماتے ہیں کہ میرے اوپر یہ ایک طلاق شمار کر لی گئی اس سے صاف ثابت ہوا کہ حالت حیض میں طلاق دینا اگرچہ گناہ ہے مگر طلاق پھر بھی پڑ جاتی ہے ورنہ اس کا ایک طلاق شمار کیا جانا بے معنی ہوگا۔ وعن سهل بن سعد الساعدي ان عويمر العجلاني قال يا رسول الله ﷺ ارايت رجلا وجد مع امراته رجلا ايقتله فتقتلونه ام كيف يفعل فقال رسول الله ﷺ قد انزل الله فيك وفي صاحبتك فاذهب فات بها قال سهل فتلاعنا في المسجد وانا مع الناس عند رسول الله ﷺ فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ﷺ ان امسكتها وطلقها ثلاثا (رواه الشيخان) (۴) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عویمر نے اپنی بیوی کو لعان کے بعد تین طلاقیں دیں مگر آنحضرت ﷺ نے سکوت فرمایا یعنی انکار نہیں فرمایا کہ تین طلاقیں دینے سے کیا فائدہ ہے۔ تین سے تین ایک ہی ہوتی ہے تو ایک ہی دینی چاہیے تھی۔ وعن نافع قال كان ابن عمر اذا سئل عمن طلق ثلاثا قال لو طلقت مرة او مرتين فان النبي ﷺ امرني بهذا فان طلقتها ثلاثا فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيرك وعصيت الله تعالى فيما امرك من طلاق امراتك (رواه المسلم) (۵) یعنی نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا جو اپنی

---

(۱) واللفظ لمسلم كتاب الطلاق باب تحريم طلاق الحائض ۱/ ۴۷۶ ط مكتبه قديمي كراتشي

(۲) رواه مسلم في الصحيح كتاب الطلاق باب تحريم طلاق الحائض ۱/ ۴۷۶ ط مكتبه قديمي كراتشي

(۳) رواه البخاري في الجامع الصحيح كتاب الطلاق باب اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق ۲/ ۷۹۰ ط مكتبه قديمي كراتشي

(۴) رواه البخاري في الجامع الصحيح كتاب الطلاق باب من اجاز الطلاق الثلاث ۲/ ۷۹۱ وباب اللعان ومن طلق بعد اللعان ۲/ ۷۹۹ ط مكتبه قديمي كراتشي، ورواه مسلم في الصحيح كتاب اللعان ۱/ ۴۸۸ ط مكتبه قديمي كراتشي،

(۵) رواه مسلم في الصحيح كتاب الطلاق باب تحريم طلاق الحائض ۱/ ۴۷۶ ط مكتبه قديمي كراتشي

بیوی کو تین طلاق دیدے تو وہ فرماتے تھے کہ اگر ایک یا دو طلاق دے تو بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی بات کا حکم فرمایا تھا لیکن اگر تو بیوی کو تین طلاق دیدے گا تو وہ تجھ پر حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور تو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہوگا اس حکم میں جو زیادہ طلاق کی وجہ تجھ کو دیا ہے اس حدیث سے بھی صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ تین طلاقیں ایک دفعہ یا ایک لفظ میں دینے سے پڑ جاتی ہیں گو مرتکب گناہگار ہوتا انہیں جیسی صورتوں میں ہوتا ہے۔ عن ابی سلمة ان حفص بن المغیرة طلق امراته فاطمة بنت قیس علی عهد رسول الله ﷺ ثلث تطلیقات فی کلمة واحدة فابانها منه النبی ﷺ الحدیث (رواه الدارقطنی) (1) یعنی ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں ایک کلمہ میں دیدیں تو نبی کریم ﷺ نے فاطمہ کو ان سے جدا کر دیا اس حدیث سے بھی صاف ثابت ہے کہ ایک دفعہ کی دی ہوئی تین طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور عورت بائنہ مغلظہ ہو جاتی ہے۔ و عن عمرو بن مرة قال سمعت هامان یسأل سعید بن جبیر عن رجل طلق امراته ثلثا فقال سعید سئل ابن عباس عن رجل طلق امراته مائة فقال ثلث یحرم علیك امراتك و سائر هن وزر اتخذت ایات الله هزوا (رواه الدار قطنی) (2) یعنی عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ہامان و سعید بن جبیر سے یہ پوچھتے سنا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو کیا حکم ہے سعید نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں تو انہوں نے فرمایا تھا کہ تین طلاقیں تیری بیوی کو تجھ پر حرام کر دیتی ہیں اور باقی تمام گناہ ہیں تو نے آیات اللہ کو ٹھٹھا بنایا۔ وعن مجاهد عن ابن عباس انه سئل عن رجل طلق امراته مائة قال عصیت ربك وفارقت امراتك لم تتق الله فیجعل لك مخرجا (رواه الدارقطنی) (3) مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباس سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے اپنے خدا کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی سے جدا ہو گیا تو نے خدا کا خوف نہیں کیا کہ وہ تیرے لئے کوئی سبیل نکالتا۔ وعن مجاهد قال جاء رجل من قریش الی ابن عباس فقال یا ابا عباس انی طلقت امراتی ثلثا وانا غضبان فقال ان ابن عباس لا یستطیع ان یحل لك ما حرم علیك عصیت ربك و حرمت علیك امراتك الحدیث (رواه الدار قطنی) (4) مجاہد کہتے ہیں کہ قریش میں سے ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں تین طلاقیں دیدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کی یہ طاقت نہیں کہ وہ تیرے لئے حلال کر دے وہ چیز جو حرام کی تو نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہوگئی۔

---

(1) دارقطنی فی سننه کتاب الطلاق والخلع والایلاء ٤/ ١٢ ط دار نشر الکتب الاسلامیة لاهور پاکستان
(2) المصدر السابق ٤/ ١٢
(3) المصدر السابق ٤/ ١٣
(4) المصدر السابق ٤/ ١٣

وعن عمر انه رفع اليه رجل طلق امراته الفا فقال له عمر اطلقت امراتك قال لا انما كنت العب فعلاه عمر بالدرة فقال انما يكفيك من ذلك ثلث۔ اخرجه عبدالرزاق كذا في التعليق المغني (۱) یعنی حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیدی تھیں حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا نہیں میں تو مذاق کرتا تھا حضرت عمرؓ نے اس کے درے مارے اور فرمایا کہ تجھے تین طلاقیں دینا کافی تھا۔

یہ تمام حدیثیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ یا ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے تینوں پڑ جاتی ہیں اور یہ کہ جناب رسالتمآب ﷺ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ یہی فتوے دیتے تھے جیسا کہ روایات مذکورہ سے ظاہر ہے۔

قال صاحب المغني بعد ما اورد روايات ابن عباس وهذا كله يدل على اجماعهم على صحة وقوع الثلث بالكلمة الواحدة كذا في التعليق المغني (۲) صاحب مغنی نے حضرت ابن عباسؓ کی روایتیں بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ سب اس امر پر دال ہیں کہ صحابہ و تابعین کا اس امر پر اجماع تھا کہ ایک کلمہ سے تینوں طلاقوں کا واقع ہونا صحیح ہے۔ وقال الامام النووي في شرح صحيح مسلم (۳) وقد اختلف العلماء فيمن قال لامراته انت طالق ثلثا فقال الشافعي و مالك و ابو حنيفة واحمد و جماهير العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث الخ یعنی امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ علماء نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو انت طالق ثلثا کہدے یعنی ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دیدے اختلاف کیا ہے پس امام شافعیؒ امام مالکؒ امام ابو حنیفہؒ امام احمدؒ اور جمہور علماء سلف و خلف اس بات کے قائل ہیں کہ تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی وقال الشيخ ابن الهمام في فتح القدير (۴) و ذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع الثلاث یعنی تمام جمہور صحابہؓ و تابعینؒ اور ان کے بعد ائمہ مسلمین اس بات کے قائل ہیں کہ تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں۔ وقال الزرقاني في شرح الموطا (۵) والجمهور على وقوع طلاق الثلاث بل حكى ابن عبدالبر الاجماع قائلا ان خلافه شاذ لا يلتفت اليه یعنی علامہ زرقانیؒ نے موطا امام مالک کی شرح میں فرمایا کہ جمہور اس پر ہیں کہ تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں بلکہ علامہ ابن عبدالبر نے اس پر اجماع نقل کر کے کہا کہ اس کا خلاف شاذ ہے اس کی طرف التفات نہ کیا جائیگا۔

---

(۱) التعليق المغني على سنن الدار قطني، كتاب الطلاق والخلع والايلاء وغيره ۴/ ۱۳ ط دار نشر الكتب الاسلامية لاهور باكستان، واخرجه عبدالرزاق في مصنفه، كتاب الطلاق، باب المطلق ثلاثا ۶/ ۳۹۳ ط المكتب الاسلامي بيروت لبنان

(۲) المصدر السابق ۱/ ۱۳

(۳) شرح الصحيح لمسلم للنووي، كتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث ۱/ ۴۷۸ ط مكتبه قديمي كراتشي

(۴) فتح القدير، كتاب الطلاق، باب طلاق السنة ۳/ ۴۶۹ ط مكتبه مصطفى البابي الحلبي بمصر۔

(۵) شرح الزرقاني على موطا الامام مالك، كتاب الطلاق، باب ما جاء في البتة ۳/ ۱۶۷ ط دار الفكر بيروت)

وقال العلامة العيني في شرح الهداية : اذا طلق الرجل امرأته ثلاثا قبل الدخول بها وقعن عليها عند عامة العلماء وهو مذهب عمر و علي و ابن عباس و ابي هريرة و عبدالله بن عمر و بن العاص و عبدالله بن مسعود وانس بن مالك و به قال سعيد بن المسيب و محمد بن سيرين و عكرمة و ابراهيم و عامر الشعبي و سعيد بن جبير والحكم و ابن ابي ليلى والاوزاعي و سفيان الثوري و ابن المنذر و ذكر ابن ابي شيبة انه قول عائشة وام سلمة و خالد بن محمد و مكحول و حميد بن عبدالرحمن الخ– یعنی علامہ عینی نے شرح ہدایہ میں فرمایا ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو ایک دفعہ سے تین طلاق قبل الدخول دیدے تو تینوں پڑ جاتی ہیں نزدیک عامہ علماء کے اور یہی مذہب ہے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعود اور انس بن مالک کا اور اسی کے قائل ہیں سعید بن مسیب اور محمد بن سیرین اور عکرمہ اور ابراہیم اور عامر شعبی اور سعید بن جبیر اور حکم اور ابن ابی لیلی اور اوزاعی اور سفیان ثوری اور ابن منذر رحمہم اللہ اور حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ نے ذکر کیا کہ یہی قول ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور خالد بن محمد اور مکحول اور حمید بن عبدالرحمن کا۔ وقال العلامة العيني في شرح صحيح البخاري : وذهب جماهير العلماء من التابعين ومن بعدهم منهم النخعي والثوري و ابو حنيفة و مالك و الشافعي و احمد واخرون كثيرون الى من طلق امرأته ثلثا وقعن عليها لكنه يأثم وقالوا من خالف فيه فهو شاذ مخالف لاهل السنة وانما تعلق به اهل البدعة ومن لا يلتفت اليه لشذوذه عن الجماعة یعنی علامہ عینی نے شرح صحیح بخاری میں ذکر کیا ہے کہ جمہور علماء تابعین اس امر کی طرف گئے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو تینوں پڑ جاتی ہیں لیکن وہ گناہ گار ہوگا۔ اسی کے قائل ہیں ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور بہت لوگ۔ اور کہا انہوں نے کہ جو اس کا خلاف کرے وہ شاذ ہے اور اہل سنت کا مخالف ہے اور ناقابل التفات ہے کیونکہ جماعت اہل علم سے جدا ہے۔ وقال الحافظ ابن حجر بعد البحث الطويل والراجح ايقاع الثلاث للاجماع الذي انعقد في عهد عمر على ذلك ولا يحفظ ان احدا في عهده خالفه في ذلك وقد دل اجماعهم على وجود ناسخ وان كان خفي عن بعضهم قبل ذلك حتى ظهر لجميعهم في عهد عمر فالمخالف بعد هذا الاجماع منابذ له والجمهور على عدم اعتبار من احدث الاختلاف بعد الاتفاق والله اعلم ( تعليق المغني ) ۳ یعنی حافظ ابن حجر نے فتح

---

(۱) البناية شرح الهداية كتاب الطلاق فصل في الطلاق قبل الدخول ٥/ ٩٥-٩٦ ط رشيدية كوئٹہ

(۲) عمدة القاري شرح الصحيح للبخاري كتاب الطلاق باب من جوز طلاق الثلاث ٢٠/ ٢٣٣ ط ادارة الطباعة المنيرية محمد امين دمج بيروت

(۳) تعليق المغني على سنن الدارقطني كتاب الطلاق والخلع والايلاء وغيره ٤/ ٢٠ ط دار نشر الكتب الاسلامية لاهور پاكستان و فتح الباري شرح صحيح البخاري كتاب الطلاق باب من جوز طلاق الثلاث ٩/ ٣١٩ ط الكبرى الميرية ببولاق مصر –

الباری میں بحث طویل کے بعد فرمایا اور راجح یہ ہے کہ تینوں طلاقیں واقع کردی جائیں کیونکہ اس پر حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں اجماع منعقد ہو گیا ہے اور یہ بات محفوظ نہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں کسی نے ان کا اس مسئلہ میں خلاف کیا ہو اور ان کا اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی ناسخ موجود ہے اگرچہ وہ ناسخ اس سے پہلے بعض لوگوں سے پوشیدہ رہا یہاں تک کہ حضرت عمر کے زمانہ میں سب پر ظاہر ہو گیا پس اس اجماع کے بعد جو اس میں خلاف کرے وہ اجماع کا مخالف ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اجماع و اتفاق کے بعد جو اختلاف کرے وہ غیر معتبر ہے۔

پس ان تمام عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ ایک کلمہ یا ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور یہی حکم قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے اور حضرت عمر کے زمانہ میں اس پر صحابہ و تابعین کا اجماع ہو گیا اور ائمہ اربعہ بھی اسی کے قائل ہیں اور سلف و خلف علمائے امت کا یہی مذہب ہے اور اس کا مخالف اہل سنت والجماعت سے جدا ہے اور اس کا قول غیر معتبر ہے۔

اب آپ کے سوالوں کا جواب نمبروار تحریر کیا جاتا ہے۔

(۱) سوال اول کا جواب یہ ہے کہ صریح تین طلاقیں لفظاً ہوں یا کتابۃ (بشروط معتبرہ فی الکتابت) ایک لفظ سے اور ایک مجلس میں ہوں یا متعدد الفاظ سے مختلف مجالس میں ہوں تینوں پڑ جاتی ہیں اور عورت مطلقہ مغلظہ ہو جاتی ہے اور قضاءً ایک کی نیت کا بھی اعتبار نہیں ہوتا ہاں اگر ایک کلمہ میں تین طلاقیں نہ دی ہوں بلکہ لفظ طلاق کو تین مرتبہ مکرر کیا ہو اور اخیرین میں تاکید کی نیت کی ہو تو دیانۃً یہ نیت معتبر ہوگی اور قضاءً تینوں پڑ جائیں گی کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (درمختار) ای وقع الکل قضاء وکذا اذا طلق اشتاتا ای بان لم ینوا استینافا ولا تاکیدا لان الاصل عدم التاکید (رد المحتار)(۱)

(۲) سوال دوم کا جواب خود صاف ہو گیا کہ صورت مسئولہ میں ایک کی نیت نہ دیانۃً صحیح ہے نہ قضاءً کیونکہ طلاق مغلظہ کلمہ واحدہ سے دی گئی ہے اور ایسی طلاق کا یہ حکم ہونا کہ منکوحہ کا مطلقہ مغلظہ ہو جانا قرآن مجید و حدیث شریف و اجماع صحابہ و تابعین سے ثابت ہو چکا ہے۔

(۳) سوال سوم کا جواب یہ ہے کہ طلاق ثلث میں ایک کی نیت ہونے کی صورت یہ ہے کہ لفظ طلاق کو مکرر کیا جائے اور اخیر کے دو لفظوں سے پہلی مرتبہ کے تلفظ کی تاکید مقصود ہو یعنی استیناف و انشا کا ارادہ نہ کیا جائے لیکن صورت سوال میں یہ نہیں ہے بلکہ یہاں تو ایک لفظ سے طلاق ثلثہ مغلظہ دی گئی ہے اور خود زوج مطلق نے اپنی نیت کی تشریح ان الفاظ سے کردی ہے کہ وصارت لا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره – پس ایسی صورت میں ایک کی نیت ہونے کے کوئی معنی نہیں رہے حدیث رکانہ اور حدیث ابن عباس جو مسلم میں مروی ہے تو اس کے متعلق اولاً یہ گزارش ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ بات

---

(۱) ھامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدخول بها ۳: ۲۹۳ ط سعید کراتشی

تھی کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو تین طلاق اس طرح دیتا تھا کہ انت طالق انت طالق اور پہلے لفظ سے تو انشائے طلاق مقصود ہوتا اور پچھلے دو لفظوں سے تاکید مقصود ہوتی اور وہ یہ کہتا کہ میری نیت میں تو ایک ہی طلاق تھی تو آنحضرت ﷺ اس کے قول کا اعتبار فرماتے اور ایک طلاق کا حکم دیتے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے صامت کے قصہ میں جنہوں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی تھیں بانت بثلاث في معصية الله فرمایا کہ ہزار میں سے تین طلاقیں پڑنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ ہم شروع میں مسند عبدالرزاق سے بحوالہ فتح القدیر نقل کر چکے ہیں۔ وقال الامام النووی (۱) اما حديث ابن عباس فاختلف العلماء في جوابه و تاويله والاصح ان معناه انه كان في اول الامر اذا قال انت طالق انت طالق انت طالق ولم ينو التاكيد ولا الاستيناف يحكم بوقوع طلقة واحدة لقلة ارادتهم الاستيناف بذلك فحمل على الغالب الذي هو ارادة التاكيد فلما كان زمن عمر و كثر استعمال الناس بهذه الصيغة و غلب منهم ارادة الاستيناف بها حملت عند الاطلاق على الثلث عملا بالغالب السابق الى الفهم منها في ذلك العصر – شیخ امام نووی نے فرمایا کہ ابن عباس کی روایت کا جواب دینے اور معنی بیان کرنے میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور اصح یہ ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ ابتدا میں یہ بات تھی کہ جب کوئی شخص انت طالق انت طالق تین مرتبہ کہتا اور تاکید اور استیناف کا بہت کم ارادہ کرتے تھے پس اسی اکثری حالت پر محمول کیا گیا پھر جب حضرت عمرؓ کا زمانہ ہوا اور لوگوں نے اس صیغہ کا استعمال بکثرت شروع کر دیا اور ان کی جانب سے استیناف کا ارادہ غالب ہو گیا تو اطلاق کے وقت تین طلاقوں پر محمول کیا گیا تاکہ احتمال غالب سابق الی الفہم پر محمول ہو جائے۔ رکانہ کی حدیث مضطرب ہے مسند امام احمد (۲) کی روایت میں یہ لفظ ہیں جو سائل نے سوال میں ذکر کئے ہیں کہ طلق رکانة بن عبد یزید امراته ثلثا في مجلس واحد. الخ – اور ابوداؤد اور ترمذی اور دارقطنی (۳) وغیرہ میں اس طرح ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق ثلثہ دیدی اور آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری نیت کیا تھی انہوں نے عرض کیا کہ ایک طلاق کی نیت تھی آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک ہی طلاق کی نیت تھی؟ عرض کیا کہ خدا کی قسم ایک ہی طلاق کی نیت تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک ہی طلاق ہوئی۔ غرضیکہ یہ روایت مضطرب

---

(۱) شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي كتاب الطلاق باب طلاق الثلاث ۱/ ۴۷۸ ط مكتبه قديمي كراتشي –

(۲) عن ابن عباس قال طلق ركانة بن عبد يزيد اخو بني المطلب امراته ثلاثا في مجلس واحد فحزن عليها حزنا شديدا قال فساله رسول الله ﷺ كيف طلقتها؟ قال ثلاثا قال فقال في مجلس واحد؟ قال نعم قال فانما تلك واحدة فارجعها ان شئت قال فرجعها فكان ابن عباس يرى انما الطلاق عند كل طهر (رواه احمد في مسنده مسند عبدالله بن عباس ۱/ ۴۳۸ ط دار احياء التراث العربي بيروت)

(۳) عن علي بن يزيد بن ركانة عن ابيه عن جده انه طلق امراته البتة فاتى رسول الله ﷺ فقال ما اردت قال واحدة قال آلله قال آلله قال هو على ما اردت (رواه ابوداود في سننه كتاب الطلاق باب في البتة ۱/ ۳۰۰ ط سعيد كراتشي، و رواه الترمذي في الجامع ابواب الطلاق واللعان باب ماجاء في الرجل طلق امراته البتة ۱/ ۲۲ ط سعيد كراتشي) ورواه الدارقطني في سننه كتاب الطلاق و الخلع والايلاء وغيره ۴/ ۳۴ ط دار نشر الكتب الاسلاميه لاهور پاكستان)

ہے اس سے استدلال کرنا مستقیم نہیں۔ قولہ ان رکانۃ بن عبد یزید طلق امراتہ . الحدیث رواہ الشافعی و ابوداود والترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان والحاکم واعلہ البخاری بالاضطراب وقال ابن عبدالبر فی التمہید ضعفوہ واختلفوا ہل ہو من مسند رکانۃ او مرسل رکانۃ کذا فی التلخیص (التعلیق المغنی)[1] وقال التوربشتی وہو مع ضعفہ مضطرب و معارض اما الاضطراب فکما تقدم الخ (التعلیق المغنی)[2] وقال المحقق ابن ہمام فی فتح القدیر[3] وتاویلہ (ای معنی حدیث ابن عباس) ان قول الرجل انت طالق انت طالق انت طالق کان واحدۃ فی الزمان الاول لقصدہم التاکید فی ذلک الزمان ثم صاروا یقصدون التجدید فالزمہم عمر بذلک لعلمہ بقصدہم یعنی ان تمام عبارتوں سے ثابت ہو گیا کہ حضرت ابن عباس کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں تین طلاقوں کا ایک قرار دیا جانا اس وجہ سے تھا کہ تینوں بقصد انشاء و تجدید نہیں ہوتی تھیں اور حضرت عمر کے زمانہ میں چونکہ لوگ بقصد انشاء و تجدید تین طلاقیں دینے لگے تو حضرت عمر نے وقوع ثلاث کا حکم دے دیا اور انشاء و تجدید کی نیت ہونے کی حالت میں تینوں طلاقیں پڑ جانے کا حکم خود آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے ماخوذ ہے جو صحابی کی تین طلاقوں کے بارے میں آپ نے دیا تھا۔

(۵) سوال پنجم کا جواب بھی صاف ہو گیا کہ تین طلاق کی نیت ہوتے ہوئے بھی ایک طلاق کا حکم کرنا قرآن و حدیث و اجماع کے خلاف ہے اور زید کا صورت سوال میں یہ دعویٰ کرنا کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی تین کی نہ تھی لہذا غلط ہے کیونکہ طلاق نامہ کی عبارت یہ ہے طلق زوجتہ المدخول بہا خدیجۃ بنت علاء محمد کبراد المقیمۃ فی رنگون ثلاثا اس عبارت میں بھی ایک کی نیت کا احتمال نہیں کیونکہ یہ ایک کلمہ سے تین طلاقیں دی گئی ہیں ایک کی نیت کا احتمال تو تکرار لفظ طلاق کی صورت میں ہو سکتا تھا وہ یہاں نہیں ہے اور پھر آگے یہ عبارت وصارت لا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ تو ارادہ حرمت مغلظہ میں نص صریح ہے۔

(۶) سوال ششم کا جواب یہ ہے کہ یہ مذہب جائز نہیں کیونکہ اول تو یہ قول قرآن مجید اور حدیث شریف اور اجماع کے خلاف ہے دوسرے تمام ائمہ متبعین اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے اور بقول حافظ ابن حجر اس کا قائل خارق اجماع ہے دوسرے یہ کہ ایسا کرنا در حقیقت خواہش نفسانی کا اتباع اور شریعت مطہرہ سے تمسخر یا استہزاء ہے۔ نعوذ باللہ واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم۔ کتبہ محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرس مدرسہ امینیہ مسجد پانی پتیان دہلی

---

[1] التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ ۴/ ۳۳ ط دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور۔

[2] التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ ۴/ ۳۴ ط دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور پاکستان

[3] فتح القدیر کتاب الطلاق باب طلاق السنۃ ۳/ ۴۷۱ ط مکتبہ مصطفی البابی الحلبی بمصر

## تین طلاق کے بعد عورت مرتدہ ہو گئی اب بغیر حلالہ کے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی جمیلہ کو تین طلاق مغلظ دیدی جمیلہ کو بہت ملال ہوا اور وہ مرتد ہو کر ہندو مذہب میں شامل ہو گئی جب اس کے وارثوں کو معلوم ہوا تو اس کو سمجھا کر توبہ پر راضی کر لیا اس نے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا اور عدت طلاق گزار کر بغیر حلالہ کے اپنے شوہر زید مذکورہ کو راضی کر کے اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(جواب ۳۲۵) مرتد ہو جانے سے طلاق ساقط نہیں ہوا(۱) اس کو لازم تھا کہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرتی پہلے خاوند سے جس نے تین طلاقیں دی تھیں بغیر حلالہ کے نکاح جائز نہیں تھا۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## تین طلاق کے بعد بیوی کو رکھنا کیسا ہے؟

(سوال) میں نے اپنی زوجہ کو ہر چند سمجھایا کہ میری مرضی کے خلاف تم کوئی کام نہ کرو اور بہت عرصہ تک یہ انتظار کیا کہ یہ میری منشا کے خلاف کوئی کام نہ کرے لیکن جب میں مایوس ہو گیا تو مجبور ہو کر میں نے اس سے کہا کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا اس نے کہا کہ یہ تو مجھ کو نظر آرہا ہے خیر میں مہر معاف کرتی ہوں اور تم دونوں بچے مجھے دے دو چھ روز کے بعد میں نے اس کو تین طلاق دے دیں اور اس کو اس کے والد کے ہمراہ بھیج دیا اب اس کے والد اور اس کے عزیز و اقارب مجھ پر زور ڈال رہے ہیں کہ اس کو اپنی بیوی بنا لو میں پریشان ہوں کہ کیا کروں؟ المستفتی نمبر ۲۰۷ عبدالرحمن دہلی ۲۸ شوال ۱۳۵۲ھ م ۱۳ فروری ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۲۶) تین طلاقیں دیدینے کے بعد زوجہ کو بیوی بنانے کی صورت باقی نہیں رہی اب تو وہ جب تک کسی اور شخص کے نکاح میں نہ جائے اور اس سے بعد وطی طلاق کے ذریعہ یا اور کسی سبب سے علیحدہ نہ ہو شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) فلا يحلها وطء المولى ولا ملك امة بعد طلقتين او حرة بعد ثلاث وردة و سبي نظيره من فرق بينهما بظهار او لعان ثم ارتدت و سبيت ثم ملكها لم تحل له ابدا (درمختار) وقال في الرد اى لو طلقها ثنتين وهي امة ثم ملكها او ثلاثا وهي حرة فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبيت ثم ملكها لم تحل له ابدا (درمختار) وقال في الرد اى لو طلقها ثنتين وهي امة ثم ملكها او ثلاثا وهي حرة فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبيت و ملكها لا يحل له وطؤها بملك اليمين حتى يزوجها فيدخل بها الزوج ثم يطلقها كما في الفتح ووجه الشبه بين المسئلتين ان الردة واللحاق والسبي لم تبطل حكم الظهار واللعان كما لم يبطل حكم الطلاق (هامش رد المحتار' مع الدرالمختار' كتاب الطلاق باب الرجعة ۳ / ۴۱۲ ط سعيد كراتشي)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة (الهداية' كتاب الطلاق' باب الرجعة' فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط شركة علميه ملتان)

(۳) دیکھیے قرآن شریف سورۃ بقرۃ آیت ۲۳۰ "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" بخاری شریف كتاب الطلاق' باب من اجاز طلاق الثلاث ۲ / ۷۹۱ ط قديمي عن عائشة ان رجلا طلق امراته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبي ﷺ اتحل للاول قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاول' شاميه' كتاب الطلاق' باب الرجعة ۳ / ۴۰۹ ط سعيد كراتشي' هداية كتاب الطلاق باب الرجعة' فصل فيما تحل به المطلقه ۲ / ۳۹۹ ط مكتبه شركة علميه ملتان' هنديه كتاب الطلاق' الباب السادس في الرجعة' فصل فيما تحل به المطلقة ما يتصل به ۱ / ۴۷۳ ط ماجديه' كوئته

## بیوی کا نام لئے بغیر کئی بار کہا کہ ”میں نے اس کو طلاق دی“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص اپنی اہلیہ کو لے کر اپنی سسرال میں گئے وہاں جا کر بیوی کے سوتیلے بھائی سے تکرار ہوگئی تکرار ہوتے ہوئے یہ الفاظ منہ سے نکل گئے کہ میں نے اس کو طلاق دیا اور کئی مرتبہ کہہ دیا گیا اس وقت بیوی موجود نہیں تھی اور کسی مکان کے اندر بیٹھی ہوئی تھی نہ ہی بیوی کا نام لیا گیا اگر طلاق اس طرح واجب ہوگئی ہو تو اس کو دوبارہ نکاح میں لانے میں کیا راستہ ہے بیوی سے کسی قسم کی تکرار نہیں ہوئی ۳ ماہ کا حمل ہے۔ **المستفتی** نمبر ۲۲۵ نیاز محمد صاحب کیتھل ضلع کرنال ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ ۳ مارچ ۱۹۳۴ء

**(جواب ۳۲۷)** خاوند نے جب یہ لفظ منہ سے نکالے کہ ”میں نے اس کو طلاق دیا“ اور اس کی نیت بیوی کو ہی طلاق دینا تھی تو اس کی بیوی پر طلاق پڑ گئی خواہ وہ سامنے موجود تھی یا نہ تھی (۱) حاملہ ہونے یا نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں (۲) اور یہ لفظ تین مرتبہ یا تین سے زیادہ مرتبہ کہے تو تین طلاقیں ہوگئیں اور عورت اس کے نکاح سے باہر ہوگئی اب جب تک کہ عورت کسی دوسرے شخص کے نکاح میں نہ جائے اور دوسرا خاوند بعد صحبت طلاق نہ دے اور عدت پوری نہ ہو پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بغیر حلالہ رجوع کا فتویٰ کیسا ہے؟

(سوال) زید نے اپنی عورت کو حالت غصہ میں تین طلاق ایک دم دے دیں بعدہ اس نے اس عورت کو گھر سے نکال دیا پھر اس کی جدائی شاق گزری تو پھر بلا لیا کیونکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو سنبھالنا بھی دشوار تھا پانچ ماہ کے بعد اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لیا مولانا عبدالحئی مرحوم کے فتوے پر جس کی عبارت ذیل میں ہے ص ۳۴۹/۳ استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی عورت کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا۔ تو اس تین بار کہنے سے تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت خاص میں عمل کرنے کی رخصت دی جائے گی یا نہیں ہو المصوب اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہوں گی اور بغیر تحلیل نکاح نادرست ہوگا مگر بوقت ضرورت کہ اس عورت کا علیحدہ ہونا دشوار ہو اور احتمال مفاسد زائدہ کا ہو تقلید کسی اور امام کی اگر کرے گا تو کچھ

---

(۱) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت؟ فقال امرأتي طلقت امرأته ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتي يصدق، ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب "سن بوش" يقع به الرجعي ۳/۲۴۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) اس لئے کہ حاملہ ہونے کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے لما في الهداية: طلاق الحامل يجوز عقيب الجماع (الهداية، كتاب الطلاق، باب طلاق السنة ۲/ ۳۵۶ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۳) ان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط مكتبه ماجديه كوئته)

مضائقہ نہ ہوگا۔ الخ۔ اور صورت حال میں مفاسد ہونے کا یقین تھا اب کیا شخص مذکور کا نکاح ہوا یا فسخ کرے؟ بینوا توجروا المستفتی نمبر ۳۰۸ مسٹر محمد احمد (ضلع بھروچ) ۲۱ صفر ۱۳۵۳ھ م ۵ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۲۸) صرف حنفیہ کے نزدیک ہی نہیں بلکہ سب ائمہ مجتہدین یعنی امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل کے نزدیک بھی تینوں طلاقیں پڑگئیں (۱) اور عورت مطلقہ مغلظہ ہوگئی اور ان مفاسد کی بنا پر جو سوال میں مذکور ہیں دوبارہ نکاح کی اجازت مشکل ہے مولانا عبدالحی نے جو لکھا ہے وہ اضطراری صورت میں تو قابل عمل ہوسکتا ہے (۲) لیکن ایسے امور میں جو صرف مشکلات کی حد میں داخل ہیں اضطرار تک نہیں پہنچے ائمہ کے نزدیک اس کی اجازت دشوار ہے۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد حالت ضرورت شدیدہ
## میں دوسرے مسلک پر عمل کرسکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے ایک کافرہ کو مسلمان بنا کر اس سے نکاح کیا پھر عرصہ کے بعد آپس کی ناچاقی کی وجہ سے اس کو تین طلاق دیدی اب صورت یہ پیش آئی ہے کہ وہ عورت اس کو کسی طرح چھوڑنے کے لئے تیار نہیں کہتی ہے کہ میں کسی حالت میں بھی کسی اور شخص سے نکاح نہیں کروں گی اگر تو اپنے گھر میں نہیں رکھے گا تو میں خودکشی کروں گی یا پھر مرتد ہوجاؤں گی اب وہ شخص سخت پریشان ہے اور کہتا ہے کہ تاوقتیکہ شرعاً اجازت نہ ہو میں ہرگز نہیں رکھوں گا۔ المستفتی نمبر ۵۲۵ حکیم غلام محمد خان جونا گڑھ ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۹ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب) (از مولوی حبیب المرسلین نائب مفتی) اگر اس شخص کو ظن غالب یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں اس عورت کو نہیں رکھوں گا تو یہ عورت خودکشی کرلے گی یا مرتد ہوجائے گی تو عورت سے عدت کے اندر رجوع کرسکتا ہے اور اگر عدت گزر گئی تو صرف تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی بوجہ لازم آنے مفاسد عظیمہ کے یہ اجازت دی جاتی ہے۔ فقط حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

---

(۱) والبدعي ثلاثة متفرقة (درمختار) وقال في الرد: قوله ثلاثة متفرقة، وكذا بكلمة واحدة بالأولى ... وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من أئمة المسلمين إلى أنه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن أكثرهم صريحا بإيقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف، فماذا بعد الحق إلا الضلال (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) الضرورة أن تطرأ على الإنسان حالة من الخطر أو المشقة الشديدة بحيث يخاف حدوث ضرر أو أذى بالنفس أو بالعضو أو بالعرض أو بالعقل أو بالمال وتوابعها ولا يمكن دفع ذلك الضرر إلا بارتكاب فعل محرم أو ترك واجب شرعي أو تأخيره عن وقته (نظرية الضرورة الشرعية للدكتور وهبة الزحيلي ص ۶۷ ۶۸ ط بيروت)

(۳) في المجتبى عن محمد في المضافة لا يقع وبه أفتى أئمة خوارزم انتهى وهو قول الشافعي وللحنفي تقليده بفسخ قاض بل محكم بل إفتاء عدل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق ۳/۳۴۶ ط سعيد كراتشي) وقال أيضا: ولا بأس بالتقليد عند الضرورة لكن بشرط أن يلتزم جميع ما يوجبه ذلك الإمام (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الصلاة ۱/۳۸۲ ط سعيد كراتشي)

(جواب)(از مولوی خلیق احمد صاحب) مفاسد عظیمہ کے وقت اجازت ہونے کے لئے حوالہ کتاب کی ضرورت ہے میرے نزدیک جواب مذکورہ صحیح نہیں ہے۔ خلیق احمد عفی عنہ خطیب و مفتی جامع مسجد جونا گڑھ

(جواب ۳۲۹) (از مفتی اعظمؒ) صورت واقعہ میں تینوں طلاقوں کا واقع ہو جانا اور رجوع کی اجازت نہ ہونا اور بدون حلالہ کے دوسرا نکاح جائز نہ ہونا ائمہ اربعہ کا مذہب ہے اور وہی راجح اور واجب العمل ہے(۱) مگر ائمہ اربعہ کے مذہب کے خلاف بعض اہل ظاہر اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ ایک دفعہ کی اور ایک مجلس کی تین طلاقیں نہیں پڑتیں بلکہ تین کی جگہ ایک طلاق پڑتی ہے(۲) اور خاوند کو رجعت کا حق عدت کے اندر اندر ہوتا ہے لیکن عدت گزر جانے کے بعد باتفاق زوجین کو از سر نو ایجاب و قبول کر کے تجدید نکاح کرنی ہوگی(۳) اگر اس بات کا یقین یا ظن غالب ہو کہ عورت خودکشی کر لے گی یا مرتد ہو جائے گی تو زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ اہل ظاہر و اہل حدیث کے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دیدی جائے لیکن انقضائے عدت کے بعد تجدید نکاح کا لازم ہونا اور بغیر تجدید نکاح کے رجعت جائز نہ ہونا تو اتفاقی مسئلہ ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ

(جواب)(از مولوی خلیق احمد صاحب) صورت مسئولہ میں بغیر حلالہ کے اب شوہر اول سے نکاح کسی طرح بھی درست نہیں **وان كان الطلاق ثلثا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هداية ص ۳۷۵ ج ۲)** (۴) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اب بغیر حلالہ کے شوہر اول سے کسی طرح بھی تجدید نکاح جائز نہیں اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں بہر نوع تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں حدیث شریف میں ہے **ان رجلا قال لعبدالله بن عباس اني طلقت امراتي مائة تطليقة فماذا ترى علي فقال ابن عباس طلقت منك بثلث و سبع و تسعون اتخذت بايات الله هزوا- رواه في الموطا (مشكوة ص ۲۸۴)** (۵) اس حدیث کے مضمون سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یک وقت اگر تین یا

---

(١) وقد اختلف العلماء فيمن قال لامراته انت طالق ثلاثا فقال الشافعي و مالك و ابو حنيفة و احمد و جماهير العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث (شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي كتاب الطلاق باب طلاق الثلاث ١/ ٤٧٨ ط مكتبه قديمي كراتشي) و ذهب جمهور الصحابة والتابعين و من بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (فتح القدير كتاب الطلاق باب طلاق السنة ٣/ ٤٦٩ ط مكتبه مصطفى البابي الحلبي بمصر)

(٢) وقال طاؤس و بعض اهل الظاهر لا يقع بذلك الا واحدة وهو رواية عن الحجاج بن ارطاة و محمد بن اسحاق و المشهور عن الحجاج بن ارطاة انه لا يقع شئ وهو قول ابن مقاتل ورواية عن محمد بن اسحاق (شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي كتاب الطلاق باب طلاق الثلاث ١/ ٤٧٨ ط مكتبه قديمي كراتشي)

(۳) اس سے [illegible] ایک صرف ایک طلاق [illegible] طلاق رجعی میں جب شوہر عدت کے اندر رجوع نہ کرے تو وہ بائن ہو جاتی ہے اور طلاق بائن میں تجدید نکاح ضروری ہے کما في الهندية اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ١/ ٤٧٢ ط ماجديه كوئته)

(٤) الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ٢/ ٣٩٩ ط مكتبه شركة علميه ملتان

(٥) رواه مالك في الموطا كتاب الطلاق باب ماجاء في البتة ص ٥١٠ ط مكتبه مير محمد كراتشي و مشكوة المصابيح باب الخلع والطلاق ٢/ ٢٨٤ ط مكتبه سعيد كراتشي

تین سے زیادہ طلاقیں دی جائیں تو بہر صورت تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور تمام علمائے امت کا یہی مذہب ومسلک ہے بہر حال صورت مسئولہ میں ہرگز ہرگز کسی طرح بھی تجدید نکاح بغیر حلالہ کے درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ خادم العلماء خلیق احمد خطیب ومفتی ریاست جوناگڑھ ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب) (از حضرت مفتی اعظم) صورت مسئولہ میں حنفی فقہ کی رو سے بیشک تین طلاقیں واقع ہونے کا حکم صحیح ہے لیکن جب کہ عورت کے مرتد ہو جانے یا خودکشی کرنے کا ظن غالب یا یقین ہو تو ایسی صورت میں اہل ظاہر کے مذہب پر عمل کر لینے کی گنجائش ہے (۱) اس کے لئے مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ جلد دوم کے صفحہ ۵۳ میں اس قسم کا سوال وجواب ملاحظہ فرمایا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## یکبارگی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق طلاق طلاق دے کر اپنے سے علیحدہ کر دیا اور زوجہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی جب ہر دو فریق کا غصہ فرو ہوا تو سخت پشیمان ہوئے زید کے خیر خواہوں نے علمائے اہل حدیث کے فتوے سے جواز دلا دیا جس کی رو سے زید اپنی بیوی کو لے آیا جس کو دو ماہ گزر گئے کیا مذہب امام اعظم کی رو سے یہ رجعت جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۵۲۲ عبدالشکور [illegible]۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۰) امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل چاروں اماموں کے مذہب کے موافق یہ رجعت جائز نہیں ہوئی ایک مجلس کی تین طلاقیں چاروں اماموں کے نزدیک تین ہی قرار دی جاتی ہیں۔ (۲)

## شوہر نے ایک ہی مجلس میں کہا "طلاق ہے' طلاق ہے' تو کون سی اور کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی کی سخت بدزبانی اور گستاخانہ تند کلامی سے نہایت مشتعل اور غضب ناک ہو کر

---

(۱) ایسی ضرورت شدیدہ میں فقہاء نے دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے [illegible] والعام ضرورت فقط [illegible] ضرورت وقتی پر [illegible] علامہ شامی نے شرح عقود رسم المفتی میں نقل کرتے ہیں: وبه علم ان المضطر له العمل بذلك لنفسه كما قلنا وان المفتي له الافتاء به للمضطر فما مر من انه ليس له العمل بالضعيف ولا الافتاء به محمول على غير موضع الضرورة (رسائل ابن عابدين شرح عقود رسم المفتي ص ۵۰) وكذا في هامش رد المحتار مع الدر المختار ۱ / ۷۴ ط سعيد كراتشي وفي الدر المختار: قلت ولا بأس بالتقليد عند الضرورة لكن بشرط ان يلتزم جميع ما يوجبه ذلك الامام لما قدمنا ان الحكم الملفق باطل بالاجماع (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الصلاة ۱ / ۳۸۲ ط سعيد كراتشي)

(۲) وان طلق ثلاثا بكلمة واحدة وقع الثلاث وحرمت عليه حتى تنكح زوجا غيره ولا فرق بين قبل الدخول وبعده روي ذلك عن ابن عباس وابي هريرة وابن عمر وعبد الله بن عمرو وابن مسعود وانس وهو قول اكثر اهل العلم من التابعين والائمة بعدهم (المغني لابن قدامة، كتاب الطلاق، باب تطليق الثلاث بكلمة واحدة، فصل ۵۸۲۰، ۷ / ۲۸۲ ط دار الفكر بيروت)

ایک ہی جلسہ میں تین طلاقیں دیدیں الفاظ یہ ادا کئے تھے کہ طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ علماء نے طلاق مغلظہ واقع ہونے کے فتوے دے دیئے بیوی حاملہ ہے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں تحلیل زید کو گوارا نہیں نیز تحلیل کی کوئی یقینی معتمد صورت بھی نظر نہیں آتی موجودہ حالت میں بچے ماں کے پاس رہیں یا باپ کے دونوں صورتوں میں پرورش اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے ان کی تباہی و بربادی کا غالب گمان ہوتا ہے عورت کی آئندہ زندگی بھی مذہبی و اخلاقی نقطہ نظر سے اندیشہ ناک معلوم ہوتی ہے طرفین تجدید نکاح پر آمادہ بھی ہیں مذکورہ بالا جملہ میں لفظ نسبت نہیں تھا اور وقوع طلاق کے لئے لفظاً معنیً نسبت ہونی چاہئے اگرچہ حالت باہمی گفتگو اور ہم کلامی کی تھی ایک لڑکی زید کی عمر ہفت سالہ صرف کھڑی تھی دوسرے زاد المعاد میں مرقوم ہے کہ ایک جلسہ میں اس طرح تین طلاقیں دینے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں یہ چاروں اماموں کا مذہب ہے لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے نزدیک اور بعض دیگر علماء کے مسلک پر ایسی طلاق سے یا تو طلاق ہی نہیں ہوتی یا ایک طلاق ہوتی ہے حنفیہ کے نزدیک شدید ضرورت کی صورت میں دوسرے امام کے طریقہ پر عمل کرنے کی اجازت ہے مذکورہ صورت میں بغیر تحلیل کے صرف تجدید نکاح پر اکتفا کرنے کی صورت نکل سکتی ہو تو مطلع فرمائیں۔ المستفتی نمبر ۵۷۸ سید نثار علی (جاورہ) ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ م ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۱) طلاق کے الفاظ میں منکوحہ کی طرف نسبت لفظاً ہو یا کنایۃً یا دلالۃً اور دلالت میں یہ بھی معتبر ہے کہ مقام ہم کلامی میں الفاظ ادا کئے ہوں (۱) اور یہ سب اس وقت ہے کہ مطلق کی نیت کا علم نہ ہو لیکن اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لئے ہی الفاظ طلاق استعمال کئے ہیں اور اس کا اقرار بھی کرتا ہے جیسا کہ اسی سوال میں تصریح ہے کہ زید نے اپنی بیوی کی سخت بدزبانی اور گستاخانہ تلخ کلامی سے نہایت مشتعل و غضبناک ہو کر ایک ہی جلسہ میں تین طلاقیں دے دیں اب ظاہر ہے کہ اس کا مطلب جز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس اقرار کے بعد نسبت طلاق کی بحث چھیڑنا فضول ہے (۲) اور تین طلاقیں جو ایک ہی جلسہ میں دی جائیں وہ ائمہ اربعہ اور جماہیر علمائے امت کے نزدیک تین ہی قرار پاتی ہیں اور راجح اور قوی یہی ہے مخالف کی تحقیق ہے۔ (۳) صورت مسئولہ میں ضرورت

---

(۱) قوله لتركه الإضافة أي المعنوية فإنها الشرط والخطاب من الإضافة المعنوية وكذا الإشارة نحو هذه طالق وكذا نحو امرأتي طالق وزينب طالق (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب سن بوش يقع به الرجعي ۳ / ۲۴۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) ولا يلزم كون الإضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت؟ فقال امرأتي طلقت امرأته و يؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق أو قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم أعن امرأتي يصدق ويفهم منه أنه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لأن العادة أن من له امرأة إنما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها فقوله إني حلفت بالطلاق ينصرف إليها ما لم يرد غيرها لأنه يحتمله كلامه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب سن بوش يقع به الرجعي ۳ / ۲۴۸ ط سعيد كراتشي)

(۳) والبدعي ثلاث متفرقة (در مختار) وقال في الرد قوله ثلاثة متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالأولى وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من أئمة المسلمين إلى أنه يقع ثلاث (هامش رد المحتار مع [illegible])

شدیدہ کی بھی کوئی وجہ نہیں بیان کی گئی سوائے اس کے کہ تحلیل زید کو گوارا نہیں تو یہ بات ایک ایسے مسئلے میں جو ائمہ اربعہ اور جماہیر امت کا متفق علیہ ہو وجہ عدول نہیں ہو سکتی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ نکاح درست نہیں ہے۔

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دیدیں پھر عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر لیا کیا یہ نکاح صحیح ہے؟ ہمارے یہاں لوگ کہتے ہیں کہ اس نکاح کے پڑھانے والوں اور گواہوں اور نکاح کی اجازت دینے والوں کی بیویوں پر طلاق پڑ گئی اور یہ نکاح بھی فاسد ہے آیا ان لوگوں کے گھر کھانا پینا اور ان کے ہاتھ کا ذبح کردہ جانور کا کھانا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ **المستفتی نمبر** ۱۲۹۳ ارشد عالم (دہلی) ۲۸ رمضان ۱۳۵۴ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء

(**جواب ۳۳۲**) ایک مجلس میں تین طلاقیں ائمہ اربعہ اور جماہیر علمائے اسلام کے نزدیک تین ہی شمار ہوتی ہیں (۲) اور مطلقہ طلاق مغلظہ کے ساتھ مطلقہ ہو جاتی ہے اور بدون تحلیل اس خاوند کے لئے حلال نہیں رہتی (۳) پس صورت مسئولہ میں نکاح درست نہیں ہوا یہ تو صحیح نہیں کہ نکاح پڑھانے والوں اور اجازت دینے والوں اور شریک ہونے والوں کے نکاح ٹوٹ گئے مگر یہ بات ٹھیک ہے کہ چاروں اماموں اور جمہور امت محمدیہ کے مسلک کے موافق یہ سب لوگ سخت گنہگار اور فاسق ہوئے اور ان کا ذبیحہ حرام نہیں (۴) ہاں انکو امام بنانا مکروہ ہے (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(بقیہ صفحہ گزشتہ) (الدر المختار، کتاب الطلاق ۳ / ۲۳۳ ط سعید کراتشی) وقال في بداية المجتهد: جمهور فقهاء الأمصار على أن الطلاق بلفظ الثلاث حكمه حكم الطلقة الثالثة (بداية المجتهد و نهاية المقتصد لابن رشد الاندلسي كتاب الطلاق باب الطلاق بلفظ الثلاث ٤ / ٣٤٧ ط دار الكتب العلمية بيروت)

(۱) وقد ثبت النقل عن أكثرهم صريحا بإيقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق إلا الضلال - وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بأنها واحدة لم ينفذ حكمه لأنه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳ / ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) والبدعي ثلاثة متفرقة (درمختار) وقال في الرد: قوله ثلاثة متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالأولى ... وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من أئمة المسلمين إلى أنه يقع ثلاث ... وقد ثبت النقل عن أكثرهم صريحا بإيقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق إلا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بأنها واحدة لم ينفذ حكمه لأنه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳ / ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها والأصل فيه قوله تعالى: فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره، والمراد الطلقة الثالثة (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان)

(۴) کیونکہ ان کا مسلمان ہونا باقی ہے۔ وشرط كون الذابح مسلما (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الذبائح ٦ / ٢٩٦ ط سعيد كراتشي)

(۵) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمى (درمختار) وقال في الرد (قوله وفاسق) من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني وآكل الربا ونحو ذلك كذا في البرجندي إسماعيل وفي المعراج قال أصحابنا: لا ينبغي أن يقتدى بالفاسق إلا في الجمعة لأنه في غيرها يجد إماما غيره (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الصلاة باب الإمامة ۱ / ۵٦٠ ط سعيد كراتشي)

## تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے؟

(سوال) (۱) تقریباً ڈھائی سال کا عرصہ ہوا کہ زید اپنی زوجہ ہندہ کو چند احباب کے سامنے (جو حیثیت شواہد کے موجود تھے) فوری طلاق ثلاثہ دی۔ طلاق ثلاثہ دینے کے ایک ماہ بعد زید اور مطلقہ ہندہ میں خفیہ طور پر پھر سابقہ تعلقات قائم ہوگئے اس مدت میں ہندہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ زید ڈھائی سال کے عرصہ سے تعلقات سابقہ کو بدستور قائم رکھ کر ہندہ کے نان نفقہ کا انتظام کرتا ہے اب زید اور ہندہ دونوں شرعی طور پر رجوع ہونا چاہتے ہیں کیا زید اپنی زوجہ سے شرعاً رجوع کر سکتا ہے؟ **المستفتی نمبر ۸۵۶ قاضی حکیم محمد** نور الحق صاحب (چامراج نگر) ۲۱ محرم ۱۳۵۵ھ م ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء

(**جواب ۳۲۳**) فوری طلاق یا ایک مجلس میں تینوں طلاق دینے سے ائمہ اربعہ اور جمہور علماء اسلام کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں (۱) اور تینوں طلاقیں پڑ جانے کے بعد بدون اس کے کہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور بعد وطی و مباشرت اس سے کسی جائز ذریعہ سے علیحدگی حاصل ہو زوج اول سے نکاح میں نہیں آسکتی (۲) سوال میں جو واقعہ مذکور ہے اس کا جواب یہ ہے کہ طلاق ثلاثہ دینے کے بعد خفیہ تعلقات قائم کرلینا زید کے لئے حرام تھا اس کو تعلقات سے کلی علیحدگی لازم تھی اور اب بھی لازم ہے کہ فوراً علیحدگی کرلے اور دونوں نکاح بھی نہیں کرسکتے ائمہ اربعہ کا مذہب یہی ہے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## تین طلاق جدا جدا کر کے تین مرتبہ دی تو کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ منکوحہ جبرؤ کو ایک رجعی طلاق بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۳۳ء دی اور قریب ۱۷ یوم بعد طلاق شوہر نے طلاق مذکورہ بتاریخ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء بہ طیب خاطر منسوخ کر کے بموجب احکام شریعت رجوع کر لیا اور بعدہ وہ میاں بیوی کے طور پر خوش و خرم آباد رہے (۲) ساڑھے سات سال بعد رجوع مذکور جدید حالات ایسے پیدا ہوگئے کہ اس شخص نے پھر اپنی اس منکوحہ کو ایک طلاق روبرو گواہان بتاریخ ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء تحریر کر کے دی جب کہ وہ حالت طہر تھی (۳) چند یوم بعد ایک طلاق مذکور

---

(۱) والبدعي ثلاثة متفرقة، (الدر المختار) وقال في الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولى ... وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف - فماذا بعد الحق الا الضلال - وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ فيه الاجتهاد فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ٤٧٣ ط ماجدية كوئٹه)

(۳) وان طلق ثلاثا بكلمة واحدة وقع الثلاث وحرمت عليه حتى تنكح زوجا غيره ولا فرق بين قبل الدخول وبعده روي ذلك عن ابن عباس وابي هريرة وابن عمر وعبدالله بن عمرو وابن مسعود وانس وهو قول اكثر اهل العلم من التابعين والائمة بعدهم (المغني لابن قدامة كتاب الطلاق باب طلاق الثلاث بكلمة واحدة فصل ۵۸۲۰ ۷/ ۲۸۲ ط دار الفكر بيروت)

مندرجہ ضمن نمبر ۲ بالا اس عورت کو ایام ماہواری آنے اور جب وہ ایام ماہواری سے فارغ ہو گئی تو اسے دوسری طلاق بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء بعدم موجودگی کسی گواہ کے تحریر کر کے بھیج دی گئی میاں بیوی مذکور اس دوسری طلاق کے واقعہ کو تسلیم کرتے ہیں (۴) دوسری طلاق مذکورہ کے بعد آج تک تیسری طلاق نہیں دی گئی میعاد عدت ختم ہو چکی ہے۔ المستفتی نمبر ۱۲۱۹ شیخ غلام حیدر صاحب بی۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ (فیروز پور شہر) ۱۹ رجب ۱۳۵۵ھ م ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۳۴) شریعت مقدسہ نے مرد کو ایک عورت کے متعلق تین طلاقیں دینے کا اختیار دیا ہے یہ تین طلاقیں خواہ یکے بعد دیگرے پیہم ایک طہر میں یا ایک مجلس میں ہوں یا تین مجلسوں یا تین طہروں میں ہوں یا ایک طلاق یا دو طلاق کے بعد مدت طویلہ گزر جانے کے بعد ہوں اور خواہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت کر لی گئی ہو یا نہ کی ہو، رجعت نہ کرنے کی صورت میں دوسری طلاق انقضاء عدت سے قبل ہوئی تو محسوب ہوگی ورنہ نہیں، پس صورت مسئولہ مذکورہ میں پہلی طلاق ۱۹۳۳ء محسوب ہوگی اور ۱۹۳۶ء کی دو طلاقوں کے ساتھ مل کر طلاق مغلظہ ہو گئی۔ اور اب بدون تحلیل وہ عورت اس مرد کے لئے حلال نہیں تمام کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## غصے میں گالی دے کر کہا طلاق طلاق طلاق اور کہتا ہے نیت نہ تھی

(سوال) ایک عورت کو اس کے شوہر نے کسی بات پر مارا وہ ناراض ہو کر اپنے بھائی کے گھر چلی گئی جب دوسرے دن شوہر لینے گیا تو اس نے مارنے کا سبب دریافت کیا اس کے جواب میں شوہر نے اس عورت کو گالی دی اور طلاق طلاق طلاق کہہ کر چلا گیا دریافت کرنے پر یہ شخص کہتا ہے کہ غصہ میں یہ الفاظ منہ سے نکلے۔ نیت طلاق دینے کی نہ تھی اس صورت میں از روئے شرع متین طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کتنی اور کیسی اب اگر یہ مرد اور عورت پھر ملنا چاہیں تو اس کی کیا شکل ہو سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۳۳۰ کے ایم امر (ڈیرن) ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۴ فروری ۱۹۳۷ء

---

(۱) قال الله تعالى: الطلاق مرتان فإمساك بمعروف أو تسريح بإحسان. فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (البقرة: ۲۲۹، ۲۳۰) وعن نافع قال: كان عبد الله إذا سئل عن ذلك قال لأحدهم: أما أنت طلقت امرأتك مرة أو مرتين فإن رسول الله ﷺ أمرني بهذا، وإن كنت طلقتها ثلاثا فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيرك وعصيت الله فيما أمرك من طلاق امرأتك. رواه مسلم في الصحيح، كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض: ۱/ ۴۷۶ ط قديمي كراتشي)

(۲) [illegible] كما في هامش رد المحتار: (قوله ومحله المنكوحة) أي ولو معتدة عن طلاق رجعي أو بائن غير ثلاث في حرة وثنتين في أمة (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق: ۳/ ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

(۳) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة أو ثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها، والأصل فيه قوله تعالى: فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة. (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة: ۲/ ۳۹۹ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

(جواب) (از مولوی محمد صدیق صاحب) صورت مذکورہ بالا میں چونکہ الفاظ صریح نہیں ہذا ایک طلاق واقع ہوئی دوسری دوبارہ جو لفظ طلاق کا ہے وہ اس پہلی کی تاکید مانی جائے گی اس سے بائن ہو جاویں اور طلاق بائن کا حکم یہ ہے کہ اگر مرد و عورت پھر راضی ہو جائیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ ہذا فی الکتب الفقہیہ۔ احمد مختار ڈربن

(جواب ۳۳۵) (از حضرت مفتی اعظمؒ) ہمارے موافق یہ جواب صحیح نہیں ہے قرآن وحدیث وفقہ کے اصول کے خلاف ہے صحیح جواب یہ ہے کہ لفظ طلاق اگرچہ صریح ہے مگر بیوی کی طرف اضافت صراحۃً موجود نہیں ہے اس لئے شوہر اگر اس بات پر حلف کرے کہ لفظ طلاق کہنے سے زوجہ کو طلاق دینا مقصود نہ تھا تو طلاق ایک بھی نہیں ہوئی اور اگر وہ مانے کہ زوجہ کو طلاق دینی مقصود تھا یا قسم کھانے سے انکار کرے تو طلاق مغلظہ کا حکم ہوگا(۱) اور بدون حلالہ یہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی(۲) طلاق بائن کی اس واقعہ میں کوئی صورت نہیں ہے اگر طلاق کے دو لفظوں میں دوسرے لفظ کی تاکید ہونے کا وہ دعویٰ کرے تو یہ قول اس کا حکم کے لئے تسلیم نہ کیا جائے گا ہاں دیانۃً وہ اس وجہ سے ایک طلاق سمجھ کر بدون تجدید نکاح رجعت کرے تو عند اللہ ماخوذ نہ ہوگا۔ کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (درمختار) قولہ کرر لفظ الطلاق بان قال للمدخولۃ انت طالق انت طالق او قد طلقتک قد طلقتک الخ (رد المحتار) قولہ وان نوی التاکید دین ای ووقع الکل قضاء الخ (ردالمحتار)(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## جب تین طلاق دی تو طلاق مغلظہ ہوئی بغیر حلالہ رجوع جائز نہیں!

(سوال) جو مرد اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دے مگر چند دن پردیس میں رہے اور نان ونفقہ بھی نہ دے اب وطن آکر رجوع کرنا چاہے تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۶۹۲ کرم الٰہی صاحب (ضلع رنگ پور) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۱۳ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۳۶) ایک مجلس کی تین طلاقیں ائمہ اربعہ کے نزدیک تین ہی شمار کی جاتی ہیں(۴) اور اس میں

---

(۱) لو قال ان خرجت یقع الطلاق او لا تخرجی الا باذنی فانی حلفت بالطلاق فخرجت لم یقع لترکہ الاضافۃ الیہا (درمختار) وقال فی الرد قولہ لترکہ الاضافۃ ای المعنویۃ فانہا الشرط والخطاب من الاضافۃ المعنویۃ وکذا الاشارۃ ... ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت ... ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا فقولہ انی حلفت بالطلاق ینصرف الیہا ما لم یرد غیرہا لانہ یحتملہ کلامہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب سن بوش یقع بہ الرجعی ۳ / ۲۴۸ ط سعید کراتشی)

(۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ ... لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا کذا فی الہدایۃ (الفتاوی الہندیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ وما یتصل بہ ۱ / ۴۷۳ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدخول بہا ۳ / ۲۹۳ ط سعید کراتشی)

(۴) وذہب جمہور الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اکثرہم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظہر لہم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال وعن ہذا قلنا لو حکم حاکم بانہا واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ الاجتہاد فیہ فہو خلاف لا اختلاف (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ / ۲۳۳ ط سعید کراتشی)

رجوع کا شوہر کو حق نہیں ہوتا (۱) اور جو لوگ کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک بھی عدت کے اندر رجعت کا حق ہوتا ہے انقضائے عدت کے بعد رجوع کرنے کا حق کسی کے نزدیک بھی نہیں رہتا۔ (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## حلالہ میں جماع شرط ہے اگر بغیر صحبت کے طلاق دے گا تو پہلے شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی.

(سوال) زید نے اپنے والدین کے اصرار پر ہندہ کو طلاق مغلظہ دیدی لیکن چونکہ میاں بیوی میں محبت تھی اس لئے طلاق کے چند روز بعد پھر یکجا ہوگئے اس وقت برادری کی پنچایت نے دونوں میں پھر تفریق کرادی ہے لیکن دونوں بہت پریشان ہیں طلاق کے وقت ہندہ حاملہ تھی جس سے ایک بیٹا بھی پیدا ہوگیا ہے اس نے دونوں کی محبت میں اور اضافہ کردیا ہے ایسی حالت میں دونوں کو یہ جدائی اور بھی زیادہ شاق معلوم ہو رہی ہے اب خاندان والے بھی کوشاں ہیں کہ زید و ہندہ کی کوئی ازدواجی صورت پیدا ہو جائے لیکن زید و ہندہ اس کے لئے تیار نہیں کہ ہندہ دوسرے سے عقد کرے اور زوج ثانی اس سے صحبت بھی کرے اور شوہر ثانی سے طلاق کے بعد زید کے عقد میں آئے جب تک کہ زید کے خاندان والے زید و ہندہ کی وابستگی کی صورت پیدا کرنے میں کوشاں ہیں دونوں امید و بیم کی صورت میں خاموش ہیں لیکن قطعی ناامیدی کی صورت میں متعدد حوادث کے خطرات ہیں مثلاً یہ کہ دونوں پیٹ کی خاطر بصورت حرام یکجا ہو جائیں یا دونوں میں سے کوئی ارتکاب خودکشی کر بیٹھے وغیرہ وغیرہ پس کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ ہندہ کا نکاح کسی اور شخص سے کسی صورت سے ہو جائے کہ شخص مذکور بغیر صحبت کئے ہندہ کو طلاق دیدے اور پھر ہندہ کا نکاح شوہر اول سے درست ہو جائے یا زوج ثانی کی ہندہ سے صحبت کرنا ضروری ہے اگر حنفی مذہب میں صحبت کرنا ضروری ہو تو کیا ایسی صورت میں کسی غیر مذہب کے مسئلہ پر عمل کیا جاسکتا ہے حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم کے مجموعہ فتاوی جلد اول ص ۳۴۹ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل میں ایک فتوی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تفریق

---

(۱) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱ / ۴۷۳ ط ماجدية، كوئٹه)

(۲) اس لئے کہ ان کے نزدیک صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی ہے اور طلاق رجعی میں جب شوہر عدت کے اندر رجوع نہ کرے تو عدت کے بعد وہ طلاق بائن ہو جاتی ہے "فإذا انقضت العدة ولم يراجعها بانت منه" (فقه السنة، كتاب الطلاق، حكم الطلاق الرجعي ۲ / ۲۷۴ ط دار الكتاب العربي بيروت) مگر طلاق بائن [illegible] تجدید نکاح [illegible] "وإذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها في العدة وبعد انقضائها" (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ مكتبه شركة علميه ملتان)

میں مذکور ہوں تو حضرت امام شافعی کے مذہب پر عمل کیا جا سکتا ہے یا یہ صحیح ہے اور تحقیق ہے تو اس کی کیا صورت ہے غیر مقلدین مجلس واحدہ میں ایک سے زائد طلاق کو ایک ہی شمار کرتے ہیں اور زید نے دو مجلسوں میں کئی بار ہندہ کو طلاق دی ہے تو کیا صورت مذکورہ حنفی غیر مقلدین کے مسئلہ پر عمل کر سکتا ہے بہر حال زید و ہندہ کی مجبوری و تنگی کی آسانی سے آسان تر جو صورتیں ممکن ہوں ان سے مطلع فرمائیں دونوں کو حوادث و مشکلات سے بچائیں۔ المستفتی نمبر ۱۶۱۹ جناب قمر الدین صاحب (بنارس) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ م ۲۱ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۳۷) تین طلاقیں ایک مجلس میں ہوں یا دو مجلسوں میں دینے سے حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں مذہبوں میں طلاق مغلظہ واقع ہو جاتی ہے(۱) اور اس کے بعد بغیر حلالہ کے زوجہ زوج اول کے لئے حلال نہیں ہوتی(۲) حلالہ میں زوج ثانی کا صحبت کرنا شرط ہے ہاں صحبت میں صرف دخول حشفہ کافی ہے انزال شرط نہیں(۳) مولانا عبدالحی نے فتاویٰ میں ضرورت کے وقت مذہب شافعی پر عمل کرنے کو لکھا ہے مگر اس مسئلہ میں امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے کہ حلالہ لازم ہے(۴)

ہاں غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ ایک طلاق ہوئی اور حلالہ شرط نہیں بغیر حلالہ تجدید نکاح کافی ہے مگر حنفی تو اس مذہب کو حق نہیں سمجھتے(۵) اس پر فتویٰ نہیں دے سکتے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من أئمة المسلمين إلى أنه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن أكثرهم صريحاً بإيقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق إلا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بأنها واحدة لم ينفذ حكمه لأنه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها والأصل فيه قوله تعالى: فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره، والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان)

(۳) ويشترط أن يكون الإيلاج موجباً للغسل وهو التقاء الختانين هكذا في العيني شرح الكنز، أما الإنزال فليس بشرط للإحلال (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجدية كوئٹه) وقال في الهداية: والشرط الإيلاج دون الإنزال لأنه كمال ومبالغة فيه والكمال قيد زائد (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۴۰۰ ط شركة علمية ملتان)

(۴) قال المزني قال الشافعي: وأحب أن يطلق واحدة ولا يحرم عليه أن يطلقها ثلاثاً قال الماوردي: وهذا كما قال ومن طلق ثلاثاً في وقت واحد وقعت الثلاث (الحاوي الكبير للماوردي الشافعي، كتاب الطلاق، باب مباح الطلاق ووجهه وتفريعه ۱۲/ ۲۸۸ ط دار الفكر بيروت) وقال: ولو قال لامرأته التي تحيض أنت طالق ثلاثاً للسنة وقع جميعه معاً في وقت طلاق السنة [illegible] الشافعي [illegible] طلاق السنة في المدخول بها التي تحيض إذا كان الزوج غائباً ۵/ ۱۸۱ ط دار المعرفة بيروت

(۵) وقد ثبت النقل عن أكثرهم صريحاً بإيقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق إلا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بأن الثلاث بفم واحد واحدة لم ينفذ حكمه لأنه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف (فتح القدير، كتاب الطلاق، باب طلاق السنة ۳/ ۳۳۰ ط مكتبة رشيدية كوئٹه)

## تین دفعہ سے زیادہ طلاق دی، تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید بحالت غصہ اپنی بیوی ہندہ کو روبرو ایک لڑکا قریب البلوغ کے کہا کہ میری بیوی کے والدین کو خبر کرو کہ ہم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیدیں گے وہ اپنی لڑکی کو اپنے گھر لے جائیں لڑکے نے جانے سے انکار کیا پس زید محلہ میں خانہ دیگر شخص پہنچ کر اہل خانہ سے یوں بیان کیا کہ میں اپنی بیوی ہندہ کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق چار طلاق بلکہ اس کے ساتھ بائنہ لفظ کہا گیا ہے جب کہ خبر طلاق دینے کی زید کے محلہ میں منتشر ہوئی تو زید کے ولی نے اس کے استاد کو بلایا اور کہا کہ زید سے ایسی خطا ظاہر ہوئی ہے استاد نے بعد دریافت حالات طلاق زید سے پوچھا کہ تمہاری نیت طلاق سے کیا ہے زید نے جواب دیا کہ میری نیت چھوڑنے کی نہیں ہے استاد صاحب نے زید وولی زید کو یہ ہدایت کی کہ کسی مفتی سے فتوی لے کر عمل درآمد کرو مگر ولی زید وخود زید نے استاد کے کہنے پر عمل نہ کرتے ہوئے ازروئے حدیث خلاصۃ النکاح جس میں حوالہ شرح وقایہ کا درج ہے اس کی رو سے نکاح کی تجدید ہندہ سے کی ہے۔ المستفتی نمبر ۱۷۰۱ محمد ابراہیم صاحب (ضلع پورنیہ) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۳۸) جب کہ زید نے اپنی بیوی کو بلفظ طلاق صریح چار طلاقیں دیدی ہیں تو اس کی بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی ہے (۱) اور اس کے لئے تجدید نکاح جائز نہیں تھی وہ عورت زید کے لئے حرام ہوگئی اور جب تک کسی دوسرے زوج کے ساتھ نکاح ہو کر بعد وطی اس کے نکاح سے باہر نہ نکلے زید کے لئے حلال نہیں ہو سکتی (۲) ائمہ اربعہ کا مذہب یہی ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## ایک مجلس میں تین طلاق دی، اب رجوع کرنا چاہتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) کیا ایک وقت میں تین طلاقیں دینے سے طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں اور تین طلاق فوری کے بعد پھر خاوند اپنی ایسی مطلقہ ثلاثہ بیوی سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

کتاب اسرار شریعت جلد دوم مولفہ مولوی محمد فضل خاں ڈاک خانہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی صفحہ ۱۹۳ لغایت ۲۲۰ ظاہر کیا گیا ہے کہ تین طلاق دفعتہ واحدۃ دی جائیں تو ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔ اور ایک

---

(۱) وطلاق البدعة ان يطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاثا في طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا (الهداية، كتاب الطلاق، باب طلاق السنة ۲/ ۳۵۵ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۳) وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف، فماذا بعد الحق الا الضلال (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي) وقال في بداية المجتهد: جمهور فقهاء الامصار على ان الطلاق بلفظ الثلاث حكمه حكم الطلقة الثالثة (بداية المجتهد ونهاية المقتصد، كتاب الطلاق، باب الطلاق بلفظ الثلاث ۴/ ۳۴۷ ط دار الكتب العلميه بيروت)

دفعہ تین طلاقیں دینا خدا اور رسول نے حرام ٹھہرایا ہے اور طلاق میں عدت کا رکھنا واجب ٹھہرایا ہے طلاق میں عدت نہ رکھنا نقص احکام الٰہی کے خلاف ہے اور ایسی بات کامل نہیں ہو سکتی نیز پارہ ۲۸ سورہ طلاق کما قال اللہ تعالی واشھدوا ذوی عدل منکم تک آیت نقل کرکے اور چند احادیث درج کر کے ثابت کیا ہے کہ ایک طہر میں ایک طلاق دینی چاہیے دوسرے طہر میں دوسری اور تیسرے طہر میں تیسری طلاق حتیٰ کہ حیض کے بعد خاوند عورت کو طلاق دے اور جب تیسرا طہر یا مہینہ آوے خاوند کو ہوشیار ہونا چاہیے کہ اب تیسرا طہر ہے طلاق دے یا دونوں جدا نہ ہوں یا تیسری طلاق سے رک جانے اور اگر تیسری طلاق جو تیسرے حیض کے بعد ہوتی ہے دیدے تو اب وہ عورت اس کی عورت نہیں اور جب تک یہ خاوند نہ کرے تب تک پہلے خاوند کے نکاح میں نہیں آسکتی اس سے تیسری طلاق سے پہلے بیوی اور خاوند آپس میں رجوع کر سکتے ہیں

المستفتی نمبر ۷۹۹ از راحت امام بیگ (ضلع ملتان) ۱۷ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲۳ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۹) یہ صحیح ہے کہ شریعت مقدسہ نے طلاق دینے کا جو طریقہ تعلیم کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک طہر میں ایک طلاق دی جائے اور پھر دوسرے طہر سے پہلے دوسری طلاق نہ دی جائے ممکن ہے کہ طہر اول کے بقیہ حصہ اور زمانہ حیض کے گزرنے تک میاں بیوی میں مصالحت کی صورت پیدا ہو جائے اور خاوند رجوع کرلے لیکن اس مدت تک صلح صفائی نہ ہو سکے اور طلاق دینے پر ہی خاوند آمادہ ہو تو دوسرے میں ایک طلاق (جو دوسری ہوگی) دی جائے اور پھر بقیہ طہر اور زمانہ حیض تک خاوند خاموش رہے اگر اس زمانے میں صلح صفائی کی صورت نکلے تو رجوع کرلے لیکن اگر اس مدت میں بھی صفائی نہ ہو سکے اور خاوند بالکل قطع تعلق کا ہی ارادہ کرے تو تیسرے طہر میں تیسری طلاق دیدے اس کے بعد رجوع کا حق نہیں رہتا اور عورت اس مرد پر قطعی حرام ہو جاتی ہے یہ طریقہ تو خدا اور رسول کا تعلیم فرمودہ اور ہمارے لئے مفید اور بہت سے مصالح پر مبنی تھا (۱) لیکن اگر کوئی شخص شامت اعمال سے اس پر عمل نہ کرے اور ایک دفعہ ہی ایک ہی مجلس میں یا ایک لفظ سے تین طلاقیں دیدے تو جمہور فقہاء و محدثین وائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں (۲) اور عورت قطعی حرام ہو جاتی ہے اور یہ شخص طریقہ شرعیہ کے خلاف طلاق دینے کا گناہ گار بھی ہوتا ہے یہ سب کہتے ہیں کہ ایک مجلس میں ایک طہر میں یا ایک لفظ سے تین طلاقیں دیدے تو پڑیں گی تینوں ایک نہ ہوگی (۳) قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں جسکا یہ مطلب ہو کہ

---

(۱) اما الطلاق السنی فی العدد والوقت فنوعان حسن واحسن فالاحسن ان یطلق امرأته واحدة رجعیة فی طهر لم یجامعها فیه ثم ترکها حتی تنقضی عدتها او کانت حاملا قد استبان حملها والحسن ان یطلقها واحدة فی طهر لم یجامعها فیه ثم فی طهر آخر اخری ثم فی طهر آخر اخری کذا فی محیط السرخسی (الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، الباب الاول فی تفسیره ۱/۳۴۸ ط مکتبه ماجدیه، کوئٹه)

(۲) وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الی انه یقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (هامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعید کراتشی) (۳) واما البدعی ان یطلقها ثلاثا فی طهر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة او یجمع بین التطلیقتین فی طهر واحد بکلمة واحدة او بکلمتین متفرقتین فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا (الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، الباب الاول فی تفسیره ورکنه ۱/۳۴۹ ط ماجدیه کوئٹه)

ایک مجلس کی یا ایک طہر کی یا ایک لفظ کی تین طلاقیں دی جائیں تو ایک طلاق ہوگی اور حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیدیں تو انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقیں پڑ کر وہ بائنہ (مغلظہ) ہوگئی اور ۹۹۷ بیکار گئیں (۱) کتاب اسرار شریعت سے جو عبارت نقل کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک طلاق ہوگی ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین کے مذہب کے خلاف ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## کہا "ایک دو تین طلاق دیتا ہوں" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) ایک شخص کی اپنی منکوحہ عورت کے ساتھ لڑائی ہوئی عورت منکوحہ نے اپنے مرد کو ایسے سخت کلمے کہے کہ مرد برداشت نہ کر سکا غصہ کا غلبہ زیادہ ہوا اس وقت مرد نے اپنے تایازاد بھائی سے کہا کہ اس میری عورت کو گھر سے نکال دو تایازاد بھائی نے کہا کہ تم باہر جاؤ میں اس عورت کو سمجھاؤں گا اور کل گاڑی کرایہ کر کے اس کو اس کے باپ کے گھر بھیج دوں گا۔ مرد نے اس بات کو بھائی سے کئی مرتبہ کہا کہ اس عورت کو گھر سے نکال دو میں نہیں مانوں گا آخر بھائی نے بھائی کو سمجھایا کہ تم باہر جاؤ میں ٹھیک کردوں گا اس پر مرد مذکور برائے نماز بوقت عشاء چلا گیا اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر آیا اور اپنے بھائی سے کہا تم نے اس عورت کو نکالا نہیں انہوں نے پھر سمجھانے کی بات کی مذکور عورت کا مرد غصہ سے بھرا ہوا باہر چلا گیا اور اپنی برادری کے تین آدمیوں کو بلا کر اپنی بیٹھک میں جہاں سے عورت کا رہنا فاصلہ پر تھا اور بیٹھک میں اپنے بھائی کو بھی بلا لیا وہاں بیٹھ کر مرد نے اپنی برادری کے لوگوں کے سامنے یہ کہا کہ میری عورت مجھ کو بہت زیادہ تکلیف دیتی ہے اور بہت تنگ کرتی ہے میں آپ لوگوں کے سامنے ایک دو تین طلاق دیتا ہوں۔ زمین پر لکھ دیتا رہا جب تین لکیر ہوچکی اس وقت ایک دفعہ لفظ طلاق کہہ دیا مرد کے منہ سے طلاق کی آواز مذکورہ عورت نے اپنے کان سے نہیں سنی اس عورت کو اور مخلوق سے معلوم ہوا کہ تیرے خاوند نے تجھ کو رات کے وقت طلاق دے دی ہے مندرجہ بالا تحریر کے بموجب طلاق پڑ گئی یا نہیں اور ان دونوں مرد عورت میں کوئی صورت نکاح کی نکل سکتی ہے یا نہیں (۲) نمبر ایک سوال کے بموجب اگر طلاق پڑ گئی تو مرد کے اوپر گناہ تو لازم نہیں آتا اور اگر گناہ لازم آیا تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ المستفتی نمبر ۱۹۷۱ نیاز محمد خاں (روہتک) ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۰) (۱) اس صورت میں عورت پر طلاق پڑ گئی اور طلاق مغلظہ پڑی اب بدون حلالہ کوئی صورت ان کے اجتماع کی نہیں ہے۔ (۲) (۲) دفعۃً تین طلاق دے دینا خلاف شریعت فعل ہے اس کا گناہ ہوا مگر

---

(۱) مالك انه بلغه ان رجلا قال لابن عباس انی طلقت امرأتی مائة تطليقة فماذا ترى علي فقال له ابن عباس طلقت منك بثلاث وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا (رواه مالك في الموطأ كتاب الطلاق باب ما جاء في البتة ص ۵۱۰ ط مكتبه مير محمد كراتشي) (۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱ ۴۷۳ ط ماجدية كوئته)

طلاق پڑ گئیں(۱) اور اس گناہ کا کفارہ توبہ ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## تین دفعہ "طلاق' طلاق' طلاق کہہ دیا" تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) ایک مرد کا اپنی عورت سے جھگڑا ہوا غصہ کی حالت میں مرد نے عورت کو کہہ دیا تم پر طلاق' طلاق' طلاق۔ یعنی تین دفعہ کہہ دیا مگر طلاق دیتے وقت بائن نہیں کہا تھا اور پہلے سے اس مرد کا اپنی عورت کو طلاق دینے کا مطلب نہیں تھا آیا طلاق ہوئی کہ نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۹۲ محمد بن حسین (آسام) ۲ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۷ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۱) طلاق بائن کا لفظ کہا یا نہیں طلاق ہوئی اور تین دفعہ طلاق کہنے سے مغلظہ ہو گئی (۳)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## مطلقہ مغلظہ جو زنا سے حاملہ تھی کسی کے ساتھ نکاح کیا پھر جماع کے بعد طلاق دیدی تو شوہر اول کے لئے حلال ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زید ہندہ را سہ طلاق داد بعد انقضائے عدت زید با ہندہ زنا نمود بعد ازاں خالد ہندہ مزنیہ را نکاح کرد اندریں نکاح موقوف خالد با ہندہ وطی حرام نمود بعد وطی ہندہ وضع حمل نمود اندریں صورت باز زید ہندہ را نکاح کردن تواند یا نہ برتقدیر اول الوطی فی النکاح الموقوف کالوطی فی النکاح الفاسد چہ معنی دارد حالانکہ در نکاح فاسد وطی محلل نشود۔ المستفتی نمبر ۱۹۹۴ شیخ احمد صاحب (نواکھالی) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(ترجمہ) زید نے ہندہ کو طلاق مغلظہ دی اور عدت گزرنے کے بعد زید نے ہندہ سے زنا کیا پھر خالد نے ہندہ مزنیہ سے نکاح کیا اور اس نکاح موقوف کے اندر خالد نے ہندہ کے ساتھ وطی حرام کی بعد وطی ہندہ نے وضع حمل کیا اس صورت میں زید اور ہندہ کا نکاح کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ برتقدیر اول الوطی فی النکاح الموقوف کالوطی فی النکاح الفاسد کا کیا مطلب ہوگا؟ حالانکہ نکاح فاسد میں وطی محلل نہیں ہوتی؟

(جواب ۳۴۲) مطلقہ بعد عدت اجنبیہ محضہ شد و زید کہ با وے وطی کرد ایں زنا واقع شد و نکاح مزنیہ صحیح است ایں نکاح خالد صحیح شد و وطی اگرچہ بسبب حمل زنا حرام بود اما برائے تحلیل کافی باشد۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

(ترجمہ) مطلقہ عدت گزرنے کے بعد زید کے لئے محض اجنبی عورت ہو گئی اور زید نے جو اس کے ساتھ

---

(۱) واما البدعی ان یطلقها ثلاثا فی طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمات متفرقة او يجمع بين التطليقتين فی طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمتين متفرقتين فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق' الباب الاول فی تفسيره وركنه ۱/۳۴۹ ط ماجدية' كوئته)

(۲) كما ورد فی الحديث الشريف عن ابی عبيدة بن عبدالله عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ التائب من الذنب كمن لا ذنب له (رواه ابن ماجه فی سننه' باب ذكر التوبة ص ۳۲۳ ط مير محمد كراتشی)

(۳) و طلاق البدعة ان يطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاثا فی طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا (الهداية' كتاب الطلاق باب طلاق السنة ۲/۳۵۵ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

صحبت کی یہ خاص زنا ہوا اور مزنیہ کا نکاح صحیح ہو جاتا ہے(۱) پس خالد کا نکاح صحیح ہو گیا اور خالد کا اس کے ساتھ صحبت کرنا اگرچہ حاملہ من الزنا ہونے کی وجہ سے حرام تھا(۲) لیکن حلالہ ہو جانے کے لئے کافی ہے(۳)

## شوہر نے یہ الفاظ لکھے "کہ سواب تحریر ہے سہ طلاق ایک دو تین ہیں آج سے باہمی کوئی واسطہ نہ رہا" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) اگر خاوند کی طرف سے حسب ذیل الفاظ کے "سواب تحریری ہے سہ طلاق ایک دو تین ہیں آج سے باہمی کوئی واسطہ نہ رہا" تحریر ہوں تو کیا مذکورہ بالا الفاظ کی رو سے عورت کو طلاق ہے۔ المستفتی نمبر ۱۹۹۲ احمد نواز شاہ صاحب (ڈیرہ غازی خاں) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۳) اگر یہ طلاق نامہ مسمی شاہ نواز شاہ کا لکھا ہوا ہے یا لکھوایا ہوا ہے تو طلاق مغلظہ اس تحریر سے واقع ہو گئی۔(۴) **محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی**

## (۱) جس عورت سے زنا کیا اس سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟
## (۲) حاملہ عورت کو تین طلاق دی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) (۱) ہندہ پہلے بیوہ تھی اور اس درمیان میں اس نے زید سے ناجائز تعلق کر کے حاملہ ہو گئی چھ ماہ گزرنے پر زید نے حمل پوشیدہ کرنے کی غرض سے ہندہ سے عقد کر لیا نکاح صحیح ہوا یا غلط؟

(۲) کچھ دنوں تک ہندہ زید کے شامل اطمینان سے رہی بعد اس کے زید کے خلاف ہوئی اور ہمیشہ اس کی نافرمانی کرنے لگی جو کہ بالکل خدا اور رسول کے خلاف باتیں تھیں حالانکہ علاقے والے بھی اس کی بد زبانی و نااتفاقی پر رنج خاطر تھے بلکہ ہندہ نے خدا اور رسول کی قسم دے کر زید کو طلاق دینے پر مجبور کر لیا زید نے مجبور

---

(۱) وصح نکاح حبلی من زنی لا حبلی من غیرہ ای الزنا وان حرم وطؤها ودواعيه حتی تضع (الدر المختار مع هامش رد المحتار' کتاب النکاح' فصل فی المحرمات ۳/۴۸ ط سعید کراتشی)

(۲) وان حرم وطؤها ودواعيه حتی تضع متصل بالمسئلة الاولی لئلا یسقی ماءہ زرع غیرہ اذ الشعر ینبت منه ولو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا والولد له ولزمه النفقة (الدر المختار مع هامش رد المحتار' کتاب النکاح' فصل فی المحرمات ۳/۴۹ ط سعید کراتشی)

(۳) والشرط الایلاج دون الانزال لانه کمال ومبالغة فیه والکمال قید زائد (الهداية' کتاب الطلاق' باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲/۴۰۰ ط مکتبه شرکة علمیه ملتان)

(۴) کتب الطلاق' ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (درمختار) وقال فی الرد (ولو قال للکاتب اکتب طلاق امراتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب' واستکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه' وان لم یقر انه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولا دیانة وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق' مالم یقر انه کتابه (هامش رد المحتار مع الدر المختار' کتاب الطلاق' مطلب فی الطلاق بالکتابة ۳/۲۴۶' ۲۴۷ ط سعید کراتشی)

ہو کر ہندہ کو ایک جلسہ میں تین طلاق دے دیں طلاق دینے کے بعد معلوم ہوا کہ ہندہ دو ماہ کے حمل سے تھی اب سوال یہ ہے کہ طلاق صحیح ہوئی یا غلط؟ اب زید اگر پھر دوبارہ اس سے عقد کرنا چاہے تو اس کی صورت کیا ہے؟ **المستفتی** نمبر ۲۰۱۴ محمد فصیح الدین صاحب (ہزاری باغ) ۹ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۳٤٤)** اگر ہندہ بیوگی کی مدت گزار چکی تھی اور اس کے بعد زید کے ساتھ ناجائز تعلق ہوا اور زنا سے حاملہ ہوئی اور پھر زید نے نکاح کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ حاملہ من الزنا کا نکاح درست ہے (۱) اور حمل کی حالت میں طلاق بھی پڑ جاتی ہے (۲) زید نے اگر تین طلاقیں دیدیں تو ہندہ کے حاملہ ہو جانے کے باوجود وہ تینوں طلاقیں پڑ گئیں اور اب بدون حلالہ کے زید کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## غصہ میں بیوی کو تین چار مرتبہ طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

**(سوال)** میرا بڑا لڑکا جاہل صرف اردو کی دو تین کتابیں مدرسہ کا پڑھا ہوا ہے اور چودہ سال کی عمر سے مقام کراچی ریلوے کارخانہ میں ملازم ہے جس کو عرصہ بائیس سال کے قریب ہو گیا ہے گویا عرصہ بائیس سال سے کارخانہ میں جاہلوں کی صحبت میں رہ کر اور زیادہ جاہل اور بے تمیز سا ہو گیا ہے شرع اور مسئلہ وغیرہ کے متعلق سے بالکل بے خبر ہے وہ سال بھر میں ایک مرتبہ چھٹی لیکر مکان پر ایک مہینہ کے واسطے آتا ہے اس کی شادی اس کی پھوپھی کی لڑکی سے ہوئی ہے اب سے پہلی مرتبہ جو وہ مکان پر آیا تھا تو وہ اپنی اہلیہ سے کہہ گیا تھا کہ تو اپنے بھائی کے مکان پر نہ جانا لیکن اس کے بعد وہ ایک مرتبہ امر ضروری کی وجہ سے مجھ سے یعنی اپنے خسر سے دریافت کر کے چلی گئی اور تین چار روز رہ کر واپس چلی آئی اس کے ایک لڑکی ہے جس کی عمر پانچ سال کی ہے اور اب جو وہ دس روز کی چھٹی لیکر مکان پر آیا تو اس کی لڑکی نے کہا کہ بابو آپ تو ماموں کے یہاں گئی تھی اس نے اپنی اہلیہ سے دریافت کیا اس نے جانے سے انکار کیا جس پر اس نے کہا کہ اچھا قسم کھاؤ کہ میرا بھائی مرے جو میں گئی ہوں اس نے اس طرح قسم کھانے سے بھی انکار کیا۔ اس پر اس کی ضد بڑھتی چلی گئی نتیجہ یہاں تک پہنچا کہ اس نے غصہ میں ان دو عورتوں کے مواجہہ میں جس میں سے ایک عورت تو کوٹھے میں اس کے پاس تھی اور دوسری باہر صحن میں موجود تھی طلاق تین چار مرتبہ دے دی لیکن طلاق کے نتیجہ سے پورے طور پر واقف نہ ہو کر اور یہ سمجھ کر کہ یہ بھی ایک قسم کی گالی اور دھمکی ہے کچھ عرصہ کے بعد پھر

---

(۱) وصح نكاح حبلى من زنى لا حبلى من غيره اى الزنا وان حرم وطؤها ودواعيه حتى تضع لو نكح الزانى حل له وطؤها اتفاقا والولد له ولزمه النفقة (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح فصل فى المحرمات ۳/ ٤۸، ٤۹ ط سعيد كراتشى)

(۲) وطلاق الحامل يجوز عقيب الجماع لانه لا يؤدى الى اشتباه وجه العدة (الهداية كتاب الطلاق باب طلاق السنة ۲/ ۳۵٦ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۳) قال الله تعالى: "الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان، فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" (البقرة ۲۲۹، ۲۳۰)

ایک ہو جائیں لیکن جب اس کو اس طلاق کا نتیجہ اصلی طور پر معلوم ہوا تب وہ بہت شرمندہ ہوا اور صبح کو روتا ہوا اپنی ملازمت پر چلا گیا تو اس قسم کی طلاق کا کیا حکم ہے وہ پھر اس کی بیوی ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ **المستفتی** نمبر ۲۰۲۷ منشی اصغر حسین (مظفر نگر) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۳۴۵)** طلاق اگر لفظ طلاق کے ساتھ دی ہے جب تو طلاق مغلظ ہو گئی (۱) اور اگر الفاظ کچھ اور استعمال کئے ہوں مثلاً فارغ خطی یا اس کے مثل تو وہ الفاظ بتا کر حکم دریافت کیا جائے۔ **محمد کفایت اللہ** کان اللہ لہ، دہلی

### اگر بیوی سے کہا ”طلاق دیدی‘ طلاق دیدی‘ دیدی‘ دیدی تو کتنی طلاق واقع ہوئیں ؟

**(سوال)** زید اپنی رخصت ختم کر کے باہر اپنی ملازمت پر جا رہا تھا چند امور خانگی کی وجہ سے زید کی بیوی یہ کہہ گزری کہ میں آپ کے ساتھ نہیں جاتی اس پر زید نے غصہ میں آکر کہا کہ اگر تم میرے ساتھ نہیں چلتیں تو میں نے تم کو طلاق دے دی ایک دم تین مرتبہ کہہ دیا درمیان میں کوئی وقفہ نہیں ہوا اور زید اپنی ملازمت پر چلا گیا آیا اس کو طلاق ہوئی یا نہیں ؟ **المستفتی** نمبر ۲۰۹۲ ماسٹر محمد اللہ صاحب (گوجرانوالہ) ۳ شوال ۱۳۵۶ھ م ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۳۴۶)** اگر خاوند کے الفاظ یہی تھے کہ میں نے تم کو طلاق دے دی تو اس صورت میں خاوند اگر اقرار کرے کہ تین طلاقیں دینی مقصود تھیں تو طلاق مغلظ ہوئی (۲) اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو ایک طلاق رجعی ہوئی (۳) عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے۔ (۴) فقط **محمد کفایت اللہ** کان اللہ لہ، دہلی

### شوہر نے نشہ میں کسی کے دھمکانے پر بیوی کو طلاق دی، تو کون سی طلاق واقع ہوئی ؟

**(سوال)** میاں بیوی میں جھگڑا ہو گیا بی بی کہنے لگی کہ ہم کو سواری منگا دو تاکہ ہم نیکے چلے جاویں اور اس گھر میں برابر تکرار ہوتا ہے اس پر میاں نے کہا کہ جاؤ تم کو تین طلاق شوہر کی نیت طلاق کی نہ تھی محض ڈرانے اور تادیب کے خیال سے کہا تھا اور نیت فقط ایک ہی کی تھی اور لفظ تین صرف مضبوطی کے لئے کہا تھا اس پر کیا حکم مرتب ہوتا ہے ؟ **المستفتی** نمبر ۲۱۵۷ لطافت حسین (ضلع پورنیہ) ۲۷ شوال ۱۳۵۶ھ

---

(۱) والبدعي ثلاث متفرقة (درمختار) وقال في الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولى وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) واما البدعي ان يطلقها ثلاثا في طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمات متفرقة فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الاول في تفسيره ۱/۳۴۸ ط مكتبه ماجديه، كوئته)

(۳) كرر لفظ الطلاق وقع الكل وان نوى التاكيد دين (درمختار) وقال في الرد (قوله كرر لفظ الطلاق) بان قال للمدخولة انت طالق انت طالق او قد طلقتك قد طلقتك او انت طالق قد طلقتك او انت طالق وانت طالق (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها ۳/۲۹۳ ط سعيد كراتشي)

(٤) واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض (الهداية، كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹٤ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

م ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۷) عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شوہر نے بیوی سے کہا "جاؤ تم کو تین طلاق" مگر نیت تین طلاق کی نہ تھی، تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے شراب کے نشہ میں اپنے ماموں کے سمجھانے پر قاضی کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دیدی بیوی کا کوئی قصور نہیں نہ بیوی بدچلن ہے بلکہ زید اپنی نوکری پر گیا ہوا تھا تو زید کا ماموں اور زید کا باپ زید کی بیوی کو میکے سے لینے کے لئے زید کے سسرال گئے تھے جھگڑا زید کے ماموں اور باپ کا ہو گیا تو ماموں نے یہ کہا کہ ہم تمہاری لڑکی کو طلاق دلوا دیں گے۔ جب زید اپنی نوکری پر سے چھٹی لے کر مکان گیا تو زید سے ماموں نے زور دیا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو ورنہ میں تم کو گولی سے مار دوں گا اس پر قاضی کو بلوا کر اور زید سے ولدہ غیرہ کو بلوا کر طلاق دلوا دی اب زید اور اس کی بیوی بہت پریشان ہیں اور شرع کی مسئلہ چاہتے ہیں کہ یہ طلاق ہو گئی یا نہیں؟ اگر طلاق ہو گئی ہو تو پھر نکاح کس صورت سے ہو سکتا ہے اور حالت مجبوری شرع کیا اجازت دیتی ہے؟ المستفتی نمبر ۲۲۱۸ ارتضیٰ علی کانسٹبل (ڈیرہ دون) ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۴۸) طلاق تو ہو گئی (۲) اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو اب بدون حلالہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا (۳) اور اگر تین طلاقیں نہ دی ہوں تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## تین طلاق کے بعد میاں بیوی کا ساتھ رہنا جائز نہیں!

(سوال) (۱) کسی نے اپنی زوجہ کو گذشتہ سال تین طلاق بائن دے دیا تھا پھر اسی مطلقہ عورت کو اپنے مکان میں رکھا مثل زوج و زوجہ کے دستور کے مطابق سب کچھ ہوا الغرض اس کی تحلیل جائز ہو یا نہیں اگر تحلیل جائز ہے تو تحلیل سے قبل مذکورہ عورت کو عدت گذارنی ہوگی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۲۶۴

---

(۱) فالصريح قوله انت طالق و مطلقه و طلقتك فهذا يقع به الطلاق الرجعي ولا يفتقر الى النية لانه صريح فيه لغلبة الاستعمال (الهداية، كتاب الطلاق، باب ايقاع الطلاق ۲ / ۳۵۹ ط شركة علميه ملتان)

(۲) و يقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو تقديرا بدائع ليدخل السكران ولو عبدا او مكرها فان طلاقه صحيح لا اقراره بالطلاق (درمختار) وقال في الرد (قوله ليدخل السكران) اى فانه فى حكم العاقل زجرا له فلا منافاة بين قوله عاقل و قوله الآتي او سكران (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳ / ۲۳۵ ط سعيد كراتشى)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا فى الحرة او ثنتين فى الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۴) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس فى الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱ / ۴۷۲ ط مكتبه ماجديه كوئته)

محمد عبدالوہاب صاحب (رامپور) ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ م ۲۵ مئی ۱۹۳۸ء

**(جواب ۳۴۹)** جس عورت کو تین طلاقیں دیدی تھیں اس کو اپنے پاس رکھنا اور زوجین کی طرح تعلقات قائم کرنا حرام ہے۔ اس کو فوراً علیحدہ کرنا چاہئے اور بعد عدت کے وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ صحبت کرنے کے بعد طلاق دیدے اور اس کی عدت بھی گزر جائے جب زوج اول کے ساتھ نکاح ہو سکے گا۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## تین طلاق دی، تو تینوں ہی واقع ہوئی

(سوال) (۱) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق یک وقت دیدی جس کو ۶-۷ ماہ کا عرصہ گزر رہا ہے طلاق دینے کے بعد سے اب تک وہ عورت اپنے والدین کے گھر نہیں گئی بلکہ اپنے شوہر ہی کے گھر اس امید پر رہی کہ قرآن و حدیث کی رو سے تین طلاق واقع ہو جانے کے بعد جو صورت حلالہ ہونے کی ہو وہ کرکے پھر پہلے ہی شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح ہو تاکہ اپنے پہلے ہی شوہر کے ساتھ رہ کر زندگی بسر کرے مگر اس عورت کا پہلا شوہر (جس نے طلاق دے دیا ہے) کسی صورت سے راضی اور خوش نہیں ہوتا ہے کہ میرا نکاح پہلی بی بی سے دوبارہ ہو ایسی حالت میں مرد و عورت کے لئے جو بہتر طریقہ ہو تحریر فرمائیں (۲) اس عورت کی گود میں دو سال کی لڑکی بھی ہے (۳) جس بستی کا یہ واقعہ ہے وہاں کے کچھ آدمیوں کی رائے ہے کہ جس صورت سے ممکن ہو یہ عورت پہلے ہی مرد کے پاس رہے مگر مرد اس کے بالکل خلاف ہے (۴) جس مرد نے طلاق دی ہے اس کے باپ اور بڑے بھائی (جو گھر کے مالک و مختار ہیں) کا بھی زور ہے کہ اس عورت سے دوبارہ نکاح کرکے اپنے گھر میں رکھو مگر مرد کسی کے کہنے سے راضی نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ سے مرد کو بستی کے پنچ لوگ اور اس کے باپ بھائی دھمکی دے رہے ہیں کہ دوبارہ نکاح ضرور کرو لہذا ایسی صورت میں مرد کی رضامندی کا خیال کیا جاوے یا عورت کی؟ (۵) غالب گمان ہے کہ مرد کسی صورت سے دوبارہ نکاح کرنے کے لئے راضی نہیں ہوا تو بستی کے پنچ لوگ اور عورت دین مہر کے لئے مطالبہ کریں گے ایسی صورت میں مرد کو کیا کرنا ہوگا؟ المستفتی نمبر ۲۳۰۴ محمد شمیم الدین صاحب (ضلع [illegible]) ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۹ جون ۱۹۳۸ء

**(جواب ۳۵۰)** جب کہ خاوند نے تین طلاقیں دیدی ہیں تو عورت مطلقہ مغلظہ ہوگئی

---

(۱) ومفاده انه لو وطئها بعد الثلاث في العدة بلا نكاح عالما بحرمتها لا تجب عدة اخرى لانه زنا وفي البزازية: طلقها ثلاثا ووطئها في العدة مع العلم بالحرمة لا تستانف العدة بثلاث حيض ويرجمان اذا علما بالحرمة ووجد شرائط الاحصان (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في وطء المعتدة بشبهة ۳/ ۵۱۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط مكتبه ماجديه كوئته)

ہے(۱) اور خاوند کے ذمہ عورت کا مہر واجب الادا ہو گیا وہ اپنا مہر وصول کر سکتی ہے۔(۲) حلالہ کے بعد اس شوہر سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے لیکن اگر شوہر دوبارہ نکاح کرنے پر راضی نہیں ہے تو اس کو مجبور کرنا بھی ٹھیک نہیں اور بدون حلالہ اس شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہی نہیں(۳) حلالہ کی جائز صورت کسی مقامی عالم سے دریافت کرلیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

## شوہر نے بیوی کو تین بار "طلاق، طلاق، طلاق" لکھ کر طلاق نامہ دیا تو کتنی طلاق واقع ہوئی، اب رجوع کرنے کی کیا صورت ہے؟

(سوال) زید نے عرصہ ایک ماہ کا ہوا ہندہ کو طلاق طلاق طلاق تین بار لکھ کر طلاق نامہ دیا ازاں بعد اپنے کئے پر ندامت آئی اور اب پھر دوبارہ ہندہ کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے تو ازروئے شرع شریف بتلایا جائے کہ کس صورت سے ہندہ اس کے نکاح میں آسکتی ہے حلالہ یا بغیر حلالہ۔ ایک دوسرے شخص عمر نے اپنی عورت کو عرصہ گیارہ سال ہوئے طلاق دی طلاق نامہ مروجہ لکھ کر دیا جو عموماً تین طلاق ہی کا ہوتا ہے اس طلاق نامہ کی نقل دستیاب نہیں ہوئی اب عمر مذکور اپنی سابقہ عورت کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے اس کے لئے بھی ازروئے شرع شریف کیا حکم ہے؟ المستفتی حکیم عبدالکریم فاضل الطب والجراحت

(جواب ۳۵۱) دونوں صورتوں میں جب کہ تین طلاقیں دی گئی ہیں تو عورت مطلقہ مغلظہ ہوگئی اور اب وہ اپنے شوہروں کے نکاح میں بدون حلالہ کے نہیں آسکتیں۔(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

## شوہر نے کہا "میں نے اس بڈھے کی بیٹی کو ثلاثہ دو طلاق دیدیا ہے" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟ دو یا تین؟

(سوال) ایک شخص مسمی اللہ دین نے حالت غضب میں بہ ثبات عقل و ہوش برسر مجلس اپنے سسر کی طرف جو اس وقت مجلس میں موجود تھا اشارہ کرکے کہا کہ میں نے اس بڈھے کی بیٹی کو دو طلاق دیں۔

---

(۱) وطلاق البدعة ان يطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاثا في طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع وكان عاصيا (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۵۵ ط مكتبه شركه علميه ملتان)

(۲) لا خلاف لاحد ان تاجيل المهر الى غاية معلومة نحو شهر او سنة صحيح وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا لان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت الا ترى ان تاجيل البعض صحيح وان لم ينصا على غاية معلومة كذا في المحيط (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب السادس في المهر الفصل الحادي عشر في منع المرأة نفسها بمهرها والتاجيل في المهر وما يتعلق بها ۱/ ۳۱۸ ط مكتبه ماجديه كوئته)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط مكتبه شركه علميه ملتان)

(٤) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اي بالثلاث لو حرة وثنتين لو امة حتى يطأها غيره ولو الغير مراهقا يجامع مثله بنكاح (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۳/ ٤۰۹ ط سعيد كراتشي)

طرح سے بہت ایک شخص مسمی عبدالمطلب نے اس کو کہا کہ تو نے یہ کیا کیا امداد حسین نے اس کو کہا کہ عورت کی حرکات ناشائستہ سے میں اپنے بال بچ سے جل گیا ہوں پھر اپنے سسر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس بڈھے کی بیٹی عائشہ خاتون کو میں نے ثلثہ دو طلاق دے دیا ہے اب عرض خدمت میں یہ ہے کہ مذکورہ بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوں گی یا دو طلاق اور جملہ اس بڈھے کی بیٹی عائشہ خاتون کو میں نے ثلثہ دو طلاق دے دیا کا یہ معنی ہوگا ہم لوگ سب حیرت میں پڑے ہیں کہ ثلثہ دو طلاق کس قسم کی طلاق ہے از روئے مہربانی تحقیق جواب ارقام فرمائیں اور آدمی جاہل ہے کہتا ہے کہ میں ثلثہ کے معنی نہیں جانتا میری نیت دو طلاق کی تھی اس کا یہ قول شرعاً قابل اعتبار ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۲۳۸۵ مولوی حکیم قاری منیر الدین صاحب (برما) ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ م یکم اگست ۱۹۳۸ء

**(جواب ۳۵۲)** اگر وہ ثلثہ کے معنی نہیں جانتا تھا (اس پر اس سے حلف لیا جائے) تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑیں (۱) اور اگر وہ جانتا تھا کہ ثلثہ کے معنی تین ہیں تو تین طلاقیں پڑیں اس صورت میں نیت کا اعتبار نہیں۔ (۲) **محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی**

## شوہر نے کہا "میں نے بیوی کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ مسماۃ بھان کا نکاح مراد کے ساتھ ہوا لیکن صرف چار مہینے بھان اپنے خاوند کے گھر رہی اور بعد میں مناقشہ کی کشمکش مابین زن و مرد ہوئی بھان چار مہینے کے بعد اب تک اپنے میکے میں رہتی تھی اور بھان کا خاوند بھی لینے نہ آیا رنجش کی کیفیت اور واردات مندرجہ ذیل ہے۔ اس عرصہ میں سال میں دو تین دفعہ معززات آدمی شریف وغیرہ مراد کے گھر جاکر صلح کرانے کی غرض سے گفتگو چھیڑا کرتے تھے لیکن مراد شوہر مجلس (صلح کرانے والوں) کو یہی جواب دیتا کہ میں نے بھان کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور وہ مجھ پر حرام حرام حرام ہے اب بھان کے والدین و دیگر رشتہ داروں نے سوچا کہ اس کو ہمیشہ گھر بٹھایا جائے یا نکاح کیا جائے اب آپ مطلع فرمائیں کہ بھان مطلقہ سمجھی جائے یا وہ اپنے مالک مراد کے گھر آباد ہو سکتی ہے اس وقت یہ تحریر خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر لکھی گئی ہے اس میں فرق نہیں ہے۔ نشانی انگوٹھا حسب ذیل ہے۔

---

(۱) قوله او لم ينو شيئا، لما مر ان الصريح لا يحتاج الى النية ولكن لا بد في وقوعه قضاء وديانة من قصد اضافة لفظ الطلاق اليها عالما بمعناه ولم يصرفه الى ما يحتمله كما افاده في الفتح وحققه في النهر احترازا عما لو كرر مسائل الطلاق بحضرتها او كتب ناقلا من كتاب امرأتي طالق مع التلفظ او حكى يمين غيره فانه لا يقع اصلا ما لم يقصد زوجته وعما لو لقنه لفظ الطلاق فتلفظ به غير عالم بمعناه فلا يقع اصلا على ما افتى به مشايخ اوزجند صيانة عن التلبيس (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب في قول البحر ان الصريح يحتاج في وقوعه ديانة الى النية ۳ / ۲۵۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) فالصريح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا يقع به الرجعي ولا يفتقر الى النية لانه صريح فيه لغلبة الاستعمال (الهداية، كتاب الطلاق، باب ايقاع الطلاق ۲ / ۳۵۹ ط شركة علميه ملتان)

انگوٹھا میاں احمد گواہ اسٹنٹ چیف نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ انگوٹھا مہر لال گواہ اسٹنٹ چیف نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰
انگوٹھا مہر محمد گواہ اسٹنٹ چیف نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ مہر رمضان گواہ اسٹنٹ چیف نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ وغیرہ

ان کے علاوہ اور بھی بکثرت آدمی تھے جن میں چند معزز و شریف لوگوں کے حلفاً انگوٹھے لگوائے گئے تاکہ جناب کو تسلی ہو۔ المستفتی نمبر ۲۵۳۴ سید ظہور الحسن شاہ صاحب (ضلع لائل پور) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م ۱۷ اگست ۱۹۳۹ء

**(جواب ۳۵۳)** اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے چکا ہے(۱) تو اس صورت میں اس کی بیوی عدت کے بعد(۲) دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## طلاق اور مہر کے متعلق احکام

(سوال) (۱) مسماۃ حلیمہ زوجہ اللہ بخش دکاندار روئی اللہ بخش جاہل نے بوقت لڑائی اپنی بیوی کو کہا کہ باز آجا ورنہ میں تجھے طلاق دے دوں گا اور یہی الفاظ اس نے پہلے کئی مرتبہ کہے اور اس کے بعد مجلس عام میں چار پانچ دفعہ کہا طلاق طلاق۔

اور کہا کہ اب میری طرف سے تو طلاق ہے اور سب مجمع کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ بس میں نے طلاق دے دی ہے اس کے ساتھ میں یہ بھی قرآن شریف کی قسم کھا کر کہا کہ اگر اب اس پر ازار بند کھولوں تو اپنی ماں اور بہن پر کھولوں اور یہ لفظ بھی بعد اس موقع کے قسم کے ساتھ کئی مرتبہ دہرائے گئے تو ان کا نکاح قائم رہا یا طلاق ہو چکی ہے۔

(۲) اللہ بخش خاوند مسماۃ حلیمہ روئی کی دکان کرتا ہے اور مسماۃ حلیمہ بھی دوسری روئی کی دکان کرتی ہے مسماۃ حلیمہ کی دو دکان بستی میں ہے اور اللہ بخش کی دکان ریلوے صدر میں ہے اس حالت میں جب کہ ان کی طلاق ہو گئی ہو اور ان کا آنا جانا جیسا کہ پہلے تھا ایک دوسرے کی امداد یا کھانا پینا باقی رہے تو اس معاملہ میں شرع شریف کا کیا حکم ہے۔ ان کا یہ معاملہ قائم رہنا چاہئے یا نہیں اور نہیں تو کیا عام مسلمان ان کی دکان پر [illegible] جا سکتے ہیں یا نہیں؟ باقی ان کا باہمی جھگڑا بھی پہلے بھی ہوتا رہا ہے اور اللہ بخش خاوند حلیمہ یہ کہتا رہا کہ تو باز آجا ورنہ میں تجھے طلاق دے دوں گا۔

(۳) اگر ان کی طلاق ہو چکی ہو تو ان کا دوبارہ نکاح کس صورت میں ہو سکتا ہے؟

---

(۱) والبدعي ثلاث متفرقة (الدر المختار) وقال في الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولى و ذهب جمهور الصحابة والتابعين و من بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي) وقال في المغني وان طلق ثلاثا بكلمة واحدة وقع الثلاث و حرمت عليه حتى تنكح زوجا غيره ولا فرق بين قبل الدخول و بعده روي ذلك عن ابن عباس و ابي هريرة و ابن عمر و عبدالله بن عمرو و ابن مسعود و انس و هو قول اكثر اهل العلم من التابعين و الائمة بعدهم (المغني لابن قدامة، كتاب الطلاق، باب تطليق ثلاث بكلمة واحدة، فصل ۵۸۲۰، ۲۸۲ ط دار الفكر بيروت)

(۲) قال الله تعالى: ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله (البقرة: ۲۳۵)

(۴) اگر اللہ بخش کے پاس زرِ مہر شرعِ محمدی یکمشت دینے کی ہمت نہ ہو تو کیا وہ اس کو قسط کے ساتھ ادا کر سکتا ہے؟

(۵) اور کیا وہ اس سے زرِ مہر ادا کرنے تک کے عرصہ میں [illegible] کی قسم کا تعلق [illegible] کی قسم کا [illegible] یا آنا جانا یا طرفین میں ایک دوسرے کی [illegible] یا [illegible] رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۶۰۲ حنیف احمد خاں (حصار) ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ م ۱۸ مئی ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۵٤) (۱) ان الفاظ سے کہ تو [illegible] میں تجھے طلاق دے [illegible] طلاق نہیں ہوتی، خواہ کتنے ہی مرتبہ کہے ہوں مگر جب اس نے اس کے بعد یہ لفظ کہ طلاق طلاق طلاق اپنی بیوی کو لوٹے اور یہ بھی کہا کہ اب سے میری طرف سے تو طلاق ہے [illegible] تب [illegible] کھولوں تو اس کی زوجہ پر اس کی طرف سے طلاق ہوگئی اور چونکہ تین مرتبہ سے زیادہ اس نے یہ الفاظ استعمال کئے اس لئے طلاق مغلظہ ہو گئی اور وہ اس کے لئے حرام ہو گئی۔

(۲) ان دونوں کا نکاح باقی نہیں رہا اب ان دونوں میں تعلقات زوجیت قائم نہیں رہ سکتے اب بھی یہ میاں بیوی کی طرح رہیں تو [illegible] مرتکب ہوں گے اور فاسق ہوں گے [illegible] تعلقات قائم رکھنا بہتر نہ ہوگا۔

(۳) چونکہ طلاق مغلظہ ہو چکی ہے اس لئے اب بدون حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

(۴) زرِ مہر یکدم ادا کرنے کی وسعت نہ ہو تو قسط وار ادا کیا جا سکتا ہے دونوں آپس میں مفاہمت کر کے قسط کی مقدار مقرر کرلیں۔

(۵) دونوں کا ایک دوسرے کے [illegible] میاں بیوی کے تعلقات [illegible]

---

(۱) [illegible] كتاب الطلاق ۱ / ۳۸۱ ط مكتبة [illegible] ۳ / ۲۱۹ ط سعيد كراتشي)

(۲) [illegible] ۲ / ۳۹۹ ط [illegible])

(۳) [illegible] كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في وطء المعتدة بشبهة ۳ / ۵۱۸ ط سعيد كراتشي)

(۴) [illegible] ۲ / ۲۷۹ [illegible] كراتشي [illegible] رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳ / ۵۳۷، ۵۳۸ ط سعيد كراتشي)

ہو سکے۔ رجوع جائز نہیں ایک غیر عورت کی طرح اس کو رکھنا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## تین طلاق کے بعد عورت عدت پوری کرکے دوسری شادی کرسکتی ہے

(سوال) مسماۃ زینب دختر ... ساکنہ ... پور تحصیل ... پنجاب کا نکاح صغر سنی میں ضلع سیالکوٹ میں ہوا اور بالغ ہوکر تین چار عرصہ وہ اپنے خاوند کے ہمراہ رہتی اس کو خاوند کی طرف سے سخت تکالیف دی گئیں چنانچہ ایک روز اس کے خاوند نے اس کو زبانی طلاق دے دی تین مرتبہ اور مثل ماں بہن اپنے اوپر حرام قرار دیا اس کے بعد بیہودہ ملاؤں سے دریافت کیا جو کہ واقف نہیں تھے انہوں نے کہا کہ بارہ مسلمانوں کو کھانا کھلا دو اور بارہ تہبند دو اور ساٹھ لوٹے مسجد میں دو چنانچہ اس نے بارہ مسلمانوں کو کھانا کھلا دیا لیکن تہبند اور لوٹے نہیں دیئے چند ماہ بعد پھر مسماۃ مذکورہ اس کے گھر سے اپنے والدین کے گھر آگئی عرصہ دو سال کا ہوا مسماۃ نے اپنے خاوند کو بہت دفعہ کہا کہ یا تو آباد کرو یا طلاق دو مگر اس نے کوئی بات نہ مانی آخر پھر دو آدمیوں کے روبرو زبانی طلاق تین مرتبہ دے دی اور اب مسماۃ مذکورہ کا ارادہ نکاح ثانی کرنے کا ہے۔

(جواب ۳۵۵) اگر واقعات یہی ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو پہلی ہی مرتبہ جب کہ خاوند نے تین طلاقیں دے دی تھیں مغلظہ اس پر ہوگئی تھی اور جن ملاؤں نے بارہ مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ساٹھ تہبند دینے اور لوٹے مسجد میں رکھنے کا فتویٰ دیا تھا وہ فتویٰ غلط تھا عورت کو پہلی ہی دفعہ کی تین طلاقوں کے بعد عدت پوری کرکے دوسرے شخص سے نکاح کرلینے کا حق تھا اور جب دوسری بار بھی وہ تین طلاقیں دے گیا تو اب شبہ کی کیا بات رہی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## حلالہ میں جب شوہر ثانی غیر صحبت کے طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی

(سوال) زید نے اپنی عورت سلیمہ کو طلاق مغلظہ دی تھی جب سلیمہ نے عدت گزار کر عمرو سے حلالہ کیا عمرو نے خلوت صحیحہ کے بعد سلیمہ کو طلاق مغلظہ دی جب سلیمہ نے عدت گزار کر اپنے پہلے شوہر زید سے دوبارہ نکاح کیا یا زید کو نکاح کئے چند دن بعد پتہ چلا کہ عمرو نے خلوت صحیحہ کا موقع ملنے کے باوجود سلیمہ کو چھوا تک نہیں وطی نہ کرنے کی وجہ ممکن ہے یہ بھی ہو کہ عمرو نامرد ہو کیونکہ اس واقعہ کا پتہ زید کو سلیمہ سے نکاح کرنے کے بعد چلا اب فرمائیے کہ زید اور سلیمہ کا یہ نکاح از روئے شریعت صحیح ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کا تدارک اب کس طرح ہوگا؟ المستفتی خلیل احمد آباد محلہ سید واڑہ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۵۶) سلیمہ کی بات کی تصدیق عمرو سے کرنی چاہیے اگر وہ بھی وطی نہ کرنے کا اقرار کرے تو زید اور

---

(۱) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها والاصل فیه قوله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ والمراد الطلقة الثالثة (الهدایة، کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط شرکة علمیة ملتان)

سلیمہ کو علیحدہ ہونا چاہئے کیونکہ ان کا یہ نکاح جائز نہیں ہوا (۱) عمرو اگر وطی کرنے کا مدعی ہو تو اس کی بات صحیح ہوگی اور عورت کی بات معتبر نہ ہوگی نکاح تو [illegible] (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

کیا سلیمہ کی بات کی تصدیق کرنا ضروری ہے اگر دریافت کرنے پر عمرو بسبب شرم یا ادب خاموش ہے تو کیا کیا جائے؟ عقیل احمد آبادی

سلیمہ کی بات کی تصدیق کرانی ضروری ہے عمرو اگر وطی سے انکار نہ کرے تو وہ اس کا اقرار سمجھا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## تین طلاق کے بعد عورت مرتدہ ہو گئی پھر مسلمان ہو کر پہلے شوہر سے بغیر حلالہ کے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

(سوال) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق ثلثہ دی بعدہ ہندہ مرتدہ ہو گئی اور پھر کچھ عرصے کے بعد تائب ہو کر مسلمان ہو گئی اب زید اس سے بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۵۷) ارتداد زوجہ مطلقہ سے طلاق ثلاث کا حکم باطل نہیں ہوتا ضرورت تحلیل باقی رہتی ہے۔ ولو ارتدت المطلقة ثلاثا ولحقت بدار الحرب ثم اسر فيها او طلق زوجته الامة ثنتين ثم ملكها ففي هاتين لا يحل له الوطي الا بعد زوج آخر كذا في النهر الفائق (۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

## ایک ساتھ تین طلاق کی صورت میں مسلک اہل حدیث پر عمل جائز ہے یا نہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۱)

(سوال) زید حنفی المذہب نے اپنی بیوی ہندہ کو ایک مجلس میں حالت غیظ و غضب و مرض میں بیک زبان تین طلاقیں دے دیں پھر پچھتایا اور نادم ہوا کہ میری بیوی اور بال بچے دربدر ہو جائیں گے شدید ضرورت میں مفتی اہل حدیث سے فتویٰ طلب کیا ان کے فتویٰ میں صرف ایک ہی طلاق ہوئی تب زید نے رجوع کر لیا

---

(۱) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة الثالثة (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط مكتبه شركه علميه ملتان)

(۲) وفيها قال الزوج الثاني كان النكاح فاسدا او لم ادخل بها وكذبته فالقول لها [illegible] كذا في البحر وغيره لو ادعت ان الثاني جامعها وانكر الجماع حلت للاول وعلى القلب لا، ومثله في الفتاوى الهندية عن التاتارخانية ويخالف قوله وعلى القلب لا ما في الفتح والبحر ولو قالت دخل بي الثاني والثاني منكر فالمعتبر قوله وكذا في العكس (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الرجعة ۳ / ۴۱۷، ۴۱۸ ط سعيد كراتشي)

(۳) (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱ / ۴۷۳ ط مكتبه ماجديه كوئته)

ایسے [illegible] علماء و مفتی کی حدیث پر [illegible] کا فتویٰ دیا اور متعہ کا حکم دیا اور مسجد میں آنے سے روک دیا یہ فعل جائز ہے؟ اور یہ مذہب متقدمین میں سے کوئی اس کا قائل تھا یا نہیں؟

(جواب ۳۵۸) ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے تینوں طلاقیں پڑ جانے کا مذہب جمہور علماء کا ہے ائمہ اربعہ اس پر متفق ہیں جمہور علماء [illegible] بعض علماء اس کے قائل ضرور ہیں کہ ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور یہ مذہب اہل حدیث نے بھی اختیار کیا ہے اور حضرت ابن عباس اور طاؤس و عکرمہ و ابن اسحاق سے منقول ہے، پس کسی اہل حدیث والے شخص کو یہ کہنا کہ فتویٰ درست نہیں اور نہ وہ قابل [illegible] متعہ اور [illegible] حق الخروج من المسجد [illegible] ہاں کسی عالم اہل حدیث سے فتویٰ حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا بغیر فتویٰ ناجائز تھا، لیکن [illegible] سخت مجبوری و اضطرار کی حالت میں اس کام کا مرتکب ہوا ہو تو قابل درگزر ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ عفا عنہ،

## حلالہ کی کیا تعریف ہے اور حلالہ کرنے والے کا حکم کیا ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) شرع شریف میں حلالہ [illegible] کہتے ہیں اکثر علاقوں میں مروجہ حلالہ عمل میں لاتے ہیں اس سے حلالہ کرتے ہیں بعض مفتی اس [illegible] فتویٰ دیتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو حدیث شریف لعن رسول اللہ ﷺ المحلل والمحلل له کا کیا مطلب ہے؟

(جواب ۳۵۹) مطلقہ عورت کی دوسرے خاوند سے نکاح کرنے اور پھر اس سے طلاق یا موت زوج کی

---

(۱) وقد اختلف العلماء فيمن قال لامرأته أنت طالق ثلاثاً فقال الشافعي ومالك وأبو حنيفة وأحمد وجماهير العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث وقال طاؤس وبعض أهل الظاهر لا يقع بذلك إلا واحدة وهو رواية عن الحجاج بن أرطاة ومحمد بن إسحاق والمشهور عن الحجاج بن أرطاة أنه لا يقع به شيء وهو قول ابن مقاتل ورواية عن محمد بن إسحاق (شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي كتاب الطلاق باب طلاق الثلاث ۱ / ۴۷۸ ط مكتبة قديمي كراتشي)

(۲) وقد ثبت النقل عن أكثرهم صريحاً بإيقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق إلا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بأنها واحدة لم ينفذ حكمه لأنه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳ / ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) في المجتبى عن محمد في [illegible] وهو قول الشافعي [illegible] وعن [illegible] (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب [illegible] ۳ / ۳۴۶، ۳۴۷ ط سعيد كراتشي) وفي البحر ولا بأس بالتقليد عند الضرورة لكن بشرط أن يلتزم جميع ما يوجبه ذلك الإمام لأن الحكم الملفق باطل بالإجماع (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصوم ۲ / ۳۸۲ ط سعيد كراتشي) وفي شرح عقود رسم المفتي [illegible] ويجوز للمفتي الإفتاء به للمضطر [illegible] كما علمته من مجموع ما قررناه والله أعلم (شرح عقود رسم المفتي ص ۵۰)

وجہ سے علیحدہ ہو کر پہلے زوج مطلق کے لئے حلال ہو جاتی ہے اس کا نام حلالہ ہے۔ (۱) لیکن زوج اول یا زوجہ یا اس کے کسی ولی کی طرف سے زوج ثانی سے یہ شرط کرنی کہ وہ طلاق دیدے اور زوج ثانی کا اس شرط کو قبول کر کے نکاح کرنا یہ حرام ہے اس میں فریقین پر لعنت کی گئی ہے حدیث جو سوال میں مذکور ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ تحلیل کی شرط کر کے نکاح کرنا موجب لعنت ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ

# تیرھواں باب
# طلاق بائن اور رجعی

## شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے“ بیوی نے جواب میں کہا اچھا مجھے طلاق دیدو تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے اس کی بیوی نے جواب میں کہا اچھا یہ اچھی بات ہے یا اچھا مجھے طلاق دے دو یا اچھی بات ہے میں طلاق لے لوں گی شوہر خاموش ہو گیا طلاق ہوئی یا نہیں

المستفتی نمبر ۳۲۳ محمد مجتبیٰ گورنمنٹ اسکول لیہ ۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۱۸ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۶۰) شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے بیوی نے جواب میں کہا اچھا یہ اچھی بات ہے یا اچھا مجھے طلاق دیدو یا اچھی بات ہے میں طلاق لے لوں گی ان چاروں صورتوں میں سے کوئی صورت واقع ہوئی ہو اس کی بیوی پر ایک طلاق رجعی پڑ گئی (۳) عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے۔ (۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة أو ثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجديه كوئته)

(۲) وكره التزوج للثاني تحريماً لحديث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحليل كتزوجتك على أن أحللك وإن حلت للأول لصحة النكاح وبطلان الشرط فلا يجبر على الطلاق كما حققه الكمال (إلى قوله) أما إذا أضمرا ذلك لا يكره وكان الرجل مأجوراً لقصد الإصلاح (درمختار) وقال في الرد (قوله بشرط التحليل) تأويل للحديث بحمل اللعن على ذلك (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۳/ ۴۱۴، ۴۱۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) وألفاظ التفويض ثلاثة تخيير وتمليك ومشيئة قال لها اختاري أو أمرك بيدك ينوي تفويض الطلاق (درمختار) وقال في الرد (قوله قال لها اختاري) ولو قال لها اختاري الطلاق فقالت اخترت الطلاق فهي واحدة رجعية لأنه لما صرح بالطلاق كان التخيير بين الإيقاع بالرجعي وتركه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب تفويض الطلاق ۳/ ۳۱۵ ط سعيد كراتشي) (نوٹ) بعد والی صورت اگرچہ مستقبل کا صیغہ ہے لیکن بیوی کی چاہت معلوم کرنے پر معلق تھا جب بیوی کی چاہت اور لے لینا معلوم ہو گیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۴) وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۲/ ۳۹۴ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

## بیوی تین طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر دو کا تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) (۱) عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میرے شوہر نے میرے سامنے تین طلاق دی ہیں اور شوہر انکار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے تین طلاق ہرگز نہیں دیں بلکہ صرف دو طلاق۔ گواہ کسی کے پاس نہیں تو اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا؟ نیز شوہر رجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اور اگر کوئی دوسری صورت ایسی پیش آئے جس میں شوہر شک وتردد ظاہر کرتا ہو تو کیا حکم ہوگا؟

(۳) اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو تین طلاق دیتے ہوئے سنے اور شوہر منکر ہو تو اس عورت کو شوہر کے پاس رہنا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) فی زمانہ ہندوستان میں شرعی قاضی کہیں بھی موجود نہیں تو رفع نزاع کے لئے شرعی فیصلہ کی یہ صورت ہو کہ فریقین کسی کو حکم مقرر کرکے یا پنچایت سے فیصلہ حاصل کریں کیا یہ معتبر ہوگا یا نہیں؟

(۵) اگر پنچ یا حکم مسئلہ شرعی سے ناواقف ہوں تو وہاں کا مفتی یا کوئی اور شخص قضا کا حکم بتا سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ المستفتی نمبر ۳۱۲ عبداللطیف قاضی (ضلع مظفر نگر) یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ م ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۶۱) (۱) اگر زوجہ تین طلاق کی مدعی اور شوہر تین کا منکر اور دو کا مقر ہے تو اس صورت میں حکم دیانت (عنداللہ) یہ ہے کہ اگر واقع میں تین طلاقیں دی ہیں تو طلاق مغلظہ ہوگئی(۱) اور دو دی ہیں تو طلاق رجعی ہے(۲) لیکن اگر فریقین حکم دیانت پر قانع اور عامل نہ ہوں تو حکم قضاء یہ ہے کہ یا تو عورت تین طلاقوں کا ثبوت (بینہ عادلہ) پیش کرے ورنہ شوہر سے حلف لے کر اس کے موافق دو کا حکم دیا جائے گا(۳) اور اس صورت میں ظاہر کے لحاظ سے رجعت کا اختیار ہوگا (اگرچہ فی الحقیقت قسم جھوٹی ہونے کی صورت میں اسے رجعت کا کوئی حق نہیں رہا ہے) سوال دوم کا حکم بھی یہی ہے۔

(۳) اگر عورت نے خود شوہر کی زبان سے تین طلاقیں سنی ہیں تو اس کو شوہر کے پاس رہنا جائز نہیں کیونکہ وہ اس کے لئے حلال نہیں رہی استخلاص نفس کی سعی کرے۔(۴)

---

(۱) وأما البدعي أن يطلقها ثلاثا في طهر واحد بكلمة واحدة أو بكلمات متفرقة فإذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الأول في تفسيره ۱ / ۳۴۸ ط مكتبه ماجديه كوئٹه)

(۲) وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۲ / ۳۹۴ ط مكتبه شركه علميه ملتان)

(۳) ويسأل القاضي المدعى عليه عن الدعوى فيقول إنه ادعى عليك كذا فماذا تقول بعد صحتها وإلا يصدر صحيحة لا يسأل لعدم وجوب جواب فإن أقر فيها أو أنكر فبرهن المدعي قضي عليه بلا طلب المدعي وإلا يبرهن حلفه الحاكم بعد طلبه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الدعوى ۵ / ۵۴۷ ط سعيد)

(۴) والمرأة كالقاضي إذا سمعته أو أخبرها عدل لا يحل له تمكينه والفتوى على أنه ليس لها قتله ولا تقتل نفسها بل تفدي نفسها بمال أو تهرب كما أنه ليس له قتلها إذا حرمت عليه وكلما هرب ردته بالسحر وفي البزازية عن الأوزجندي أنها ترفع الأمر إلى القاضي فإن حلف ولا بينة لها فالإثم عليه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب في قول البحر إن الصريح يحتاج في وقوعه ديانة إلى النية ۳ / ۲۵۱ ط سعيد كراتشي)

(۲) حکم اور ثالث اس مقدمہ کا فیصلہ کر سکتا ہے(۱) اور عدالت کا مسلمان جج بھی قاضی کے حکم میں ہو سکتا ہے(۲) اور جج یا سوال نمبر ۵ میں ذکر کردہ ثالث ہونے کی حیثیت جب خود مسئلے سے ناواقف ہوں تو ان کا فرض ہے کہ کسی عالم سے دریافت کر کے اس کے موافق فیصلہ کریں اور علماء ان کو مقتضائے صورت شرعیہ بتادے۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

## طلاق رجعی میں عدت کے اندر رجوع کرنے سے رجعت ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(سوال) کیا دوران عدت میں مرد مطلقہ بیوی کو رجوع نہیں کر سکتا ہے بدون تجدید نکاح کے؟ المستفتی نمبر ۹۴۵ عبدالغنی خاں (ریاست بھرت پور) ۷ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۸ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۶۲) رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے یوں کہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجعت کرلی(۴) رجوع کرنے سے یہ مطلب نہیں کہ صحبت کرنا لازم ہو رجعی طلاق میں تجدید نکاح ضروری نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

## شوہر نے کہا ''میں نے آزاد کیا'' تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی کے متعلق یہ سنا کہ وہ بھاگ کر آوارہ ہو گئی ہے اس پر زید نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو وہ میرے لئے بیکار ہے اور میں نے آزاد کیا اس کو۔ بعد معلوم ہوا کہ اس خبر کی کوئی اصلیت نہیں ہے تب زید اپنی بیوی کو لینے گیا تو بیوی نے کہا کہ تم تو مجھ کو آزاد کر چکے ہو زید نے کہا کہ تمہارا یہاں رہنا کسی طرح مناسب نہیں ہے تم میرے ساتھ چلو اگر پھر تردد ہو تو اطمینان رکھو میں ماں بہن کی طرح سمجھ کر خرچ دوں گا ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۹۷۹ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۶۳) زید اپنی بیوی سے (احتیاطاً) نکاح کی تجدید کرے اور کم از کم دو گواہوں کے سامنے میاں

---

(۱) وأما المحكم فشرطه أهلية القضاء، ويقضي فيما سوى الحدود والقصاص وتخصص به القاضي فيتقيد ولايته بالزمان والمكان والحوادث (هامش رد المحتار، كتاب القضاء، ٥/٣٥٤ ط سعيد كراتشي) (۲) الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة: مقدمہ در بیان قضائے قاضی در ہندوستان ودیگر ممالک غیر اسلامیہ ۳۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۳) لأن القضاء تبع للفتوى في زماننا لجهل القضاة (هامش رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع ٦/٤١٦ ط سعيد كراتشي) (٤) والرجعة أن يقول راجعتك أو راجعت امرأتي وهذا صريح في الرجعة لا خلاف بين الأئمة (أي لا أحد) في جواز الرجعة بالقول (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة ٢/٣٩٥ ط سعيد كراتشي)

(۵) اس لئے کہ لفظ ''آزاد کردیا'' [illegible] حالت غصہ میں نیت سے طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے [illegible] اس لئے حضرت مفتی اعظم نے احتیاطاً تجدید نکاح کا [illegible] کما فی الرد: بخلاف فارسية قوله سرحتك وهو ''رها كردم'' لأنه صار صريحا في العرف على ما صرح به نجم الزاهدي الخوارزمي في شرح القدوري ... فإن سرحتك كناية لكنه في عرف الفرس غلب استعماله في الصريح فإذا قال ''رها كردم'' أي سرحتك يقع به الرجعي مع أن أصله كناية أيضا وما ذاك إلا لأنه غلب في عرف الفرس استعماله في الطلاق وقد مر أن الصريح ما لم يستعمل إلا في الطلاق من أي لغة كانت (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ٣/٢٩٩ ط سعيد كراتشي)

دوی ایجاب وقبول کرلیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

## دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح سے ہوگا؟

(سوال) بکر وزید دو بھائی ہیں جن میں سے زید نے ایک بیوہ عورت سے جائز طریقہ سے نکاح کیا اور چند روز اپنے پاس رکھنے کے بعد اس کو اس شبہ پر کہ تعلق بکر سے ناجائز ہے جس سے زید نے مار پیٹ کی اور مار پیٹ کی حالت میں زید نے دو طلاقیں دے دیں اور تیسری مرتبہ دینا چاہتا تھا کہ زید کی والدہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا جس سے تیسری طلاق نہ دے سکا بعد ازاں بیوی کو مکان سے نکال دیا وہ اپنی بہن کے پاس چلی گئی اس کو عرصہ ڈھائی ماہ ہو چکا ہے نان نفقہ بھی نہیں دیا ہے مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء کا ہے اب کسی وجہ سے زید چاہتا ہے کہ مطلقہ عورت سے نکاح کروں تو بلا حلالہ زید اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟
المستفتی نمبر ۸۰۰ امیر الدین دہلی ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵٦ھ م ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۳٦٤) اگر زید نے صرف دو طلاقیں دی تھیں تین نہیں دی تھیں تو زید اپنی مطلقہ بیوی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں مگر عورت کی رضامندی شرط ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

## شوہر نے کہا ”میں نے تجھے طلاق دی تو میری بہن کی مانند ہے“ تو ان الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی ہندہ سے دو عورتوں کی موجودگی میں ایک بار کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی تو میری بہن کی مانند ہے اور بعد میں کچھ آدمیوں سے کہا کہ وہ میری بہن کے مانند ہے اسے اپنے گھر میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں بعد طلاق دینے زید سے ہندہ اپنے باپ کے گھر آگئی جس کو آج چار مہینے کا عرصہ ہوا لیکن اب زید کہتا ہے کہ میں نے اسے طلاق نہیں دی اور وہ دو عورتیں جن کے سامنے اس نے طلاق دی تھی زید کے ڈر سے گواہی نہیں دیتی ہیں ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۹۰ ولایت حسین بہار شریف کیم رمضان ۱۳۵٦ھ ٦ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳٦۵) ایک دفعہ صریح طلاق دینے کے بعد تو رجعت کر سکتا تھا(۳) مگر تو میری بہن کے مانند ہے ان الفاظ سے طلاق بائن ہو جاتی ہے(٤) پس اگر ان الفاظ کے گواہ موجود ہوں تو طلاق بائن کا حکم دیا

---

(۱) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ٤٧۲ ط ماجدية كوئٹه) (۲) اس لئے کہ یہ نکاح جدید ہے و ينعقد بایجاب من احدهما وقبول من الآخر (تنوير الابصار مع الدر المختار، كتاب النكاح ۳/ ۹ ط سعيد كراتشى) (۳) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۲/ ۳۹٤ ط مكتبه شركة علميه ملتان) (٤) جب کہ ان سے طلاق کی نیت ہو اور یہاں مجلس میں طلاق کا ذکر نیت طلاق کے قائم مقام ہے، وان نوى بانت على مثل امي او كامي وكذا لو حذف على خانيه برا او ظهارا او طلاقا صحت نيته ووقع ما نواه لانه كناية (درمختار) وقال في الرد: قوله لانه كناية اي من كنايات الظهار والطلاق، قال في البحر: واذ نوى به الطلاق كان بائنا (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الظهار ۳/ ٤٧۰ ط سعيد كراتشى)

جائے اور عورت کو خاوند کے پاس نہ بھیجا جائے گا ہاں تجدید نکاح جائز ہوگی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## شوہر نے بیوی سے کہا "جا میں نے طلاق دی" تو اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے نکاح کیا اس کی بیوی تقریباً چودہ یوم اپنے شوہر (زید) کے مکان میں رہی لیکن پڑوسی عورتوں کے بہکانے سے وہ زید سے کہنے لگی کہ میں رہنا نہیں چاہتی ہوں زید نے اس امر سے منع کیا اور سمجھایا بلکہ بعض اوقات کچھ سخت سست الفاظ استعمال کئے اور سمجھاتا رہا اور وجہ دریافت کی جواباً کہا کہ میں رہنا نہیں چاہتی ہوں بہکانے سے اس نے ایک مرتبہ اپنے عزیزوں کے یہاں جانے کی اجازت چاہی زید نے جانے کی اجازت نہ دی زید چونکہ ملازم پیشہ ہے وہ اپنے کام پر چلا گیا وہ عورت موقع پاکر چھوٹے بچوں کو جو کہ اگلی عورت سے ہیں اور جن کی عمر آٹھ نو سال کے اندر اندر ہے ہمراہ لے کر اپنے عزیز جن کی معرفت اس کا نکاح زید سے ہوا تھا ان کے مکان پر صبح زید کے جانے پر چلی گئی اور وہاں تین چار بجے شام تک رہ کر ان بچوں کو ہمراہ لے کر زید کے مکان کو واپس ہوئی اثنائے راہ میں ایک نالہ حائل ہے وہاں پہنچ کر ان بچوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں پاخانہ پیشاب سے فارغ ہو کر آرہی ہوں اور وہ عورت اسی نالہ نالہ اپنے عزیز کے مکان کی طرف قریب میں پوشیدہ ہوگئی شام کو جب زید نوکری سے رخصت پاکر مکان گیا تو بچوں سے دریافت حال کرکے وہ اس کے عزیز کے مکان پر گیا ان کو مطلع کیا گیا انہوں نے تلاش کیا آخر ملنے پر اس کو لائے اور زید کے مکان پر اس کو چھوڑ گئے دوسرے دن سے پھر وہی کہنا شروع کیا کہ میں نہیں رہنا چاہتی چنانچہ جب زید تنگ ہو گیا تو اس نے پڑوسیوں کو اور اس کے عزیزوں کو جمع کر کے اس امر کا تذکرہ کیا اول ان لوگوں نے سمجھایا مگر وہ اس کے یہاں رہنے سے انکار کرتی رہی آخر اس مجمع کے دو آدمیوں نے عورت کو کہا کہ تو مہر معاف کردے اس نے مہر معاف کر دیا پھر زید سے کہا کہ تم طلاق دیدو زید نے اس کے جانے کے رنج میں اور غصہ کی حالت میں اس عورت سے کہا "جا سالی میں نے طلاق دی" اس لفظ کو سن کر اپنے عزیزوں کے ہمراہ مکان چلی گئی آٹھ دس یوم اپنے یہاں رہ کر زید کو خبر پہنچائی کہ مجھ کو آکر لے جاؤ جب بار بار خبر آتی رہی تو زید نے اس کے عزیزوں کو اور درمیانی آدمیوں کو جن کے ذریعہ نکاح ہوا تھا ساتھ لے کر اس عورت کے یہاں گئے اس سے گفتگو کی اور کہا کہ تیرا عقد ثانی دوسری جگہ کرا دیویں اس نے کہا کہ نہیں میں زید کے مکان میں جاؤں گی اسی کے ساتھ رہوں گی ورنہ کہیں نہیں جاتی زیادتی کرنے پر مر جاؤں گی تو ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ اور زید رجعت کر سکتا ہے یا نہیں یا اس عورت کا عقد ثانی ہو کر طلاق ہو اور وہ عدت کے دن عزیزوں کے یہاں گزارے پھر زید سے نکاح ہو۔ المستفتی نمبر ۲۰۸۶ علی جان صاحب (اجمیر شریف) ۲۶ رمضان ۱۳۵۶ھ م یکم دسمبر ۱۹۳۷ء۔

---

(۱) وینکح مبانة بمادون الثلاث في العدة و بعدها بالاجماع ( الدر المختار' كتاب الطلاق' باب الرجعة ۳ / ۴۰۹ ط سعيد كراتشي )

(جواب ٣٦٦) سوال میں زید کے الفاظ طلاق جو منقول ہیں وہ صرف ایک مرتبہ یہ جملہ کہا گیا ہے "جا سالی میں نے طلاق دی" اس سے ایک طلاق پڑی(۱) سوال میں یہ بات صاف نہیں ہے کہ مہر کی معافی کا ذکر بطور شرط طلاق کے ہوا یا نہیں بہر حال اس واقعہ کا حکم یہ ہے کہ حلالہ کی ضرورت نہیں بدون حلالہ زید اور عورت دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## میں نے تجھ کو چھوڑ دیا صریح ہے یا کنایہ جبکہ بنگال میں اسی کے کہنے کا رواج ہے

(سوال) **طلقتك** اور **سرحتك** ہر دو لفظ کا معنی بزبان ہندی میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور بزبان بنگالی یہی معنی ہیں یعنی ہر دو لفظ عربی کے بقاعدہ علیحدہ علیحدہ ہیں اور مقتضی ہے طلاق رجعی کا یعنی رجعت کافی ہے عقد ثانی کی ضرورت نہیں ہے ایک شخص اپنی زوجہ کو بزبان بنگالی جس کا معنی ہندی میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے اس مسئلہ میں زید کہتا ہے کہ یہ طلاق طلاق رجعی ہے کیونکہ ہندوستان ہندی میں اور بنگالی میں جو الفاظ مذکورہ ہیں یہ معنی **طلقتك** کے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ یہ طلاق طلاق بائن ہے کیونکہ ہندی اور بنگالی زبان میں جو الفاظ مذکور ہیں وہ معنی **طلقتك** اور **سرحتك** ہر دونوں لفظ کا ہیں کہتے ہیں کہ بعد زمانہ ہندی اور بنگالی میں زوجہ کو یوں کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا ایسا ہی یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دیا اب صورت ثانیہ رجعی میں بالکل واضح ہے کیونکہ یہی معنی بالکل **طلقتك** کے مطابق ہیں اور صورت اولیٰ طلاق بائن میں ظاہر ہے کیونکہ وہی معنی **سرحتك** کا بالکل مطابق معلوم ہوتا ہے اور **سرحتك** کا معنی ہندی اور بنگالی زبان میں الفاظ مذکورہ کے سوائے اور لفظ دیگر نہیں ملتا ہے بخلاف **طلقتك** کے بصورت مسئولہ عنہا میں لفظ مذکورہ سے طلاق بائن واقع ہونا چاہیے علاوہ اس کے جب دونوں لفظ عربی معنی واحد میں مشترک ہیں باوجود اس کے کہ ہر ایک کا مقتضی علیحدہ علیحدہ ہے تو احتیاطاً طلاق بائن واقع ہوگا اور عقد ثانی کی ضرورت ہے رجعی سے کافی نہیں ہوگا اب دریافت طلب یہ ہے کہ زید اور بکر کے اختلاف میں کس کا قول صحیح ہے اور صورت مسئولہ عنہا میں آپ کا کیا فتوی ہے؟ **المستفتی** نمبر ۲۱۶۷ مولوی محمد بدر الدین (بنگال) ۲۹ شوال ۱۳۵۶ھ م ۲ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ٣٦٧) عربی میں **طلقتك** اور **سرحتك** کے معنی اگرچہ چھوڑ دینے کے ہیں لیکن **طلقتك** میں رجعی اور **سرحتك** میں بائن اس لئے ہوتی ہے کہ **طلقتك** کا لفظ طلاق کے لئے مخصوص ہو گیا بخلاف **سرحتك** کے۔ اس سے پہلا لفظ **طلقتك** صریح اور دوسرا لفظ **سرحتك** کنایہ قرار دیا گیا یہی حال اس کے ترجمہ میں بھی ہوگا اگر کوئی لفظ ہندی کا طلاق کے لئے مخصوص ہو گیا ہو تو وہ صریح ہوگا اور مخصوص نہ ہو

---

(۱) صریحه مالم یستعمل الا فیه ولو بالفارسیة کطلقتك وانت طالق و مطلقة ویقع بها ای بهذه الالفاظ و ما بمعناها من الصریح واحدة رجعیة (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح ۳/ ۲۴۷ ط سعید کراتشی)

(۲) (و اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة و بعد انقضائها (الهدایة، کتاب الطلاق، باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط شرکة علمیه ملتان)

تو کیا یہ ہوگا بنگالی الفاظ کا بھی یہی حکم ہوگا ہم بنگالی الفاظ کا مفہوم نہیں جانتے اس کا فیصلہ علمائے بنگالہ ہی کر سکتے ہیں چھوڑ دیا کو ہم کنایہ قرار دیتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## تین مرتبہ لفظ حرام کہا تو کتنی طلاق اور کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید کی ہندہ سے پہلے سے شادی تھی بعد میں مسماۃ زینب سے نکاح کر لیا مسماۃ ہندہ کے ورثاء زینب سے نکاح کرنے کو برا سمجھتے تھے مسمی زید کو اپنے مکان پر بلا کر کہا کہ مسماۃ زینب کو طلاق بلفظ حرام دیدے اس پر مسمی زید نے ٹال مٹول کیا اور اس سے انکار کر دیا مگر ہندہ کے ورثاء نے کاغذ پر لفظ حرام کو کاتب سے تین مرتبہ لکھوا کر اور پھر کاغذ کو معیت کر زید کے سامنے پیش کیا اور اس سے یہ لفظ تین مرتبہ کہلوایا اور دستخط کرائے بعد میں تکمیل بلفظ ثلاثہ مغلظہ کر کے باقاعدہ طور پر سب رجسٹرار سے رجسٹری کرائی اور سب رجسٹرار نے بھی زید سے کچھ دریافت نہ کیا یونہی رجسٹری کر لی چونکہ ہندہ کے ورثاء دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ افسر ہیں اب قابل استفسار یہ امر ہے کہ لفظ حرام سے کون سی طلاق واقع ہوئی اور بعد میں جو لفظ ثلاثہ مغلظہ کو زیادہ کیا گیا ہے آیا اس کو بھی دخل ہے یا کہ نہیں اور سب رجسٹرار کا بغیر تصدیق مقر کے رجسٹری کر دینا اس کو بھی شرعاً کوئی دخل ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵۱۴ عمران احمد صاحب (بہاولپور) ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ م ۵ جولائی ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۶۸) اگر زید نے ثلاثہ مغلظہ کا لفظ زبان سے نہیں کہا صرف اس لفظ والے کاغذ پر دستخط کئے تو صرف لفظ حرام زبان سے کہنے پر اس کی بیوی پر ایک طلاق بائن پڑ گئی اگرچہ لفظ حرام تین مرتبہ کہا ہو، اور وہ زینب سے تجدید نکاح کر سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) چھوڑ دیا اصل کے اعتبار سے تو کنایہ ہے لیکن عرف کی وجہ سے طلاق صریح ہو چکی ہے کما فی الرد بخلاف فارسية قوله سرحتك وهو "رها كردم" لانه صار صريحا في العرف على ما صرح به نجم الزاهدي في شرح القدوري ... قال سرحتك كناية لكنه في عرف الفرس غلب استعماله في الصريح فاذا قال "رها كردم" اي سرحتك يقع به الرجعي مع ان اصله كناية ايضا (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۲۹۹ ط سعيد كراتشي) ہمارے عرف میں یہ لفظ صریح کے درجہ میں سمجھا جاتا ہے تو وہاں اس لفظ سے بغیر نیت کے طلاق واقع ہو جائے گی اور جہاں صریح کے درجہ میں نہیں تو وہاں اس لفظ سے بغیر نیت کے طلاق واقع نہیں ہوگی اسی لئے حضرت مفتی اعظم نے ... طلاق میں تحریر فرمایا ہے کہ ان کے زمانہ میں ہندوستان میں یہ لفظ صریح طلاق میں استعمال نہیں ہوتا تھا واللہ اعلم

(۲) قال لامرأته انت علي حرام ونحو ذلك كانت معي في الحرام ... وتفصيله انه ان نوى الطلاق و ثلاث ان نواها و يفتى بانه طلاق بائن وان لم ينوه لغلبة العرف (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الايلاء ۳/ ۴۳۳، ۴۳۴ ط سعيد كراتشي)

(۳) لا يلحق البائن البائن (درمختار) وقال في الرد (قوله لا يلحق البائن البائن) المراد بالبائن الذي لا يلحق هو ما كان بلفظ الكناية لانه هو الذي ليس ظاهرا في انشاء الطلاق كذا في الفتح (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الكنايات ۳/ ۳۰۸ ط سعيد كراتشي)

(۴) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة و ما يتصل به ۱/ ۴۷۲ ط ماجدية كوئته)

## شوہر نے بیوی سے مخاطب ہو کر کہا ”آؤ اپنی طلاق لے لو تو بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟

(سوال) زید کی طبیعت ناساز تھی شام کے وقت جب وہ تنخواہ لے کر گھر میں لوٹا تو قرضخواہوں نے پیسہ کا تقاضا کیا اس وقت زید کی عورت نے زید سے جھگڑا کیا گالی دی۔ زید کو اس پر غصہ آیا عورت سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آؤ اپنا طلاق لے لو عورت سنتے ہی روانہ ہو گئی زید نے زمین سے ایک مشت خاک اٹھائی اور عورت کی طرف پھینک دی شریعت کی روشنی میں زید اور اس کی عورت کے لئے کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۲۵۵۷ خلیفہ محمد اسمعیل صاحب (کراچی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ م ۷ جنوری ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۶۹) اگر زید نے طلاق دینے کی نیت سے یہ کہا اور مٹی پھینکی تو اس کی بیوی پر ایک طلاق پڑ گئی(۱) مگر زید کو عدت کے اندر رجعت کرنے کا حق ہے یعنی طلاق رجعی ہے(۲) تجدید نکاح کی ضرورت نہیں عدت کے اندر رجعت نہ کرے تو پھر عدت کے بعد تجدید نکاح ضروری ہو گی(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔

## دو طلاق رجعی کے بعد جب بیوی سے صحبت کر لی تو رجعت ہو گئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو دو طلاقیں دیں اس کے بعد لوگوں نے اس کا منہ بند کر دیا جس سے وہ کچھ صاف طور پر نہ کہہ سکا علماء نے زبانی فتوی دے دیا کہ طلاق رجعی ہوئی وہ اپنی سسرال جا کر عورت کے پاس رہا اور رجوع کر لیا اور اس کے بعد کئی دفعہ اپنے یہاں رات کو بلایا چونکہ کوئی تحریری فتوی نہیں ملا تھا اس وجہ سے وہ علانیہ بیوی کو نہیں لا سکا اور پنچوں نے اس کو بند کر دیا اب پنچ لوگ فتوے کو صحیح جانتے ہیں مگر بیوی کے پاس آنا جانا اور بلانا اس کو پنچ لوگ رجعت نہیں سمجھتے تو شرعاً یہ رجعت ہوئی یا نہیں؟ عدت طلاق کو تین ماہ دس دن مقرر کر سمجھنا کیسا ہے؟ ایام حیض میں کوئی کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا ہمیشہ ایک ہی وقت مقررہ پر آیا کرتا ہے؟ المستفتی حاجی یار محمد حاجی صدیق اللہ بنارس ۴ جون ۱۹۵۰ء

(جواب ۳۷۰) اگر دو طلاقیں دینے کے بعد اس نے بیوی سے صحبت کر لی تو یہ رجعت ہو گئی(۴) اور اب بیوی اس کے لئے حلال ہے عدت کی مدت تین حیض آجانے پر پوری ہو جاتی ہے(۵) حیض کے آنے میں

---

(۱) وبه ظهر ان من تشاجر مع امرأته فاعطاها ثلاثة احجار ينوي الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليه كما افتى به الخير الرملي وغيره (هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' مطلب في طلاق الدور ۳ / ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض (الهداية' كتاب الطلاق' باب الرجعة ۲ / ۳۹۴ ط سعيد كراتشي)

(۳) عدت کے اندر رجوع نہ کرنے سے طلاق بائن ہو گئی ہے' فاذا انقضت العدة ولم يراجعها بانت منه (فقه السنة' كتاب الطلاق' حكم الطلاق الرجعي ۲ / ۲۷۴ ط دار الكتاب العربي بيروت) اور طلاق بائن میں تجدید نکاح ضروری ہے اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الهداية' كتاب الطلاق' باب الرجعة' فصل فيما تحل به المطلقة ۲ / ۳۹۹ ط سعيد كراتشي)

(۴) والرجعة ان يقول راجعتك او راجعت امرأتي وهذا صريح في الرجعة ولا خلاف بين الائمة او يطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة او ينظر الى فرجها بشهوة (الهداية' كتاب الطلاق' باب الرجعة ۲ / ۳۹۵ ط شركة علميه ملتان)

(۵) قال الله تعالى: والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء (البقرة ۲۲۸)

دنوں کی کمی بیشی کا فرق ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## "طلاق دے دوں گا" یا "دیتا ہوں" کہنے کے بعد دوبار طلاق طلاق کہا تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) ایک دن کسی واقعہ پر زید غصہ میں اپنی بیوی کو سزا دینے کو لپکا کہ بیوی کو مارے پیٹے اتنے میں زید کا باپ دونوں کے درمیان حائل ہوا اور زید کو زدوکوب کرنے سے منع کیا زید نے باپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ مارنے دو ورنہ طلاق دے دوں گا مگر چونکہ باپ بیچ میں حائل تھا زید اپنی بیوی کو سزا نہ دے سکا اور لفظ طلاق طلاق دو مرتبہ کہہ کر باہر چلا گیا مگر زوجہ کی طرف سے لفظ دیدوں گا میں اختلاف ہے زوجہ کہتی ہے کہ دیتا ہوں کہا تھا (جو کہ صریحاً غلط ہے) تاہم واقعہ جو بھی ہو دو ایک منٹ بعد میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف رجوع ہو گئے یعنی زید نے غصہ فرو ہونے کے بعد بیوی کو پھر اپنی زوجیت میں رکھ لیا اور وہی رشتہ ابھی تک قائم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۲۶۹ منظور حسین (بمبئی) ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ م ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۷۱) زید نے طلاق دے دوں گا کہا ہو جب تو یہ لفظ فضول ہے اور دیتا ہوں کہا ہو جب بھی یہ آئندہ دینے کے ارادہ پر محمول ہوگا (۱) پھر اس کے بعد دوبار طلاق طلاق کہا تو یہ دو طلاقیں ہوئیں اور ان کے بعد رجوع جائز تھا (۲) جو زوجین نے کر لیا لہذا واقعہ مذکورہ میں زوجین وظائف زوجیت ادا کر سکتے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## تین بار طلاق دینے کے بعد شوہر کو حق رجعت نہیں رہتا۔

(الجمعیۃ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کی غیبت میں کہا کہ ہندہ کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا اس وقت زید کی نیت طلاق بائن کی تھی اس واقعہ کے چند روز بعد زید نے ہندہ کو جب ایک مقام پر پہنچا دیا تو ہندہ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس وقت بھی طلاق بائن کی نیت سے زید نے کہا کہ میں نے تمہیں طلاق دی طلاق دی طلاق دی۔ اس کے بعد زید چاہتا ہے کہ رجوع کرے بعض علماء کہتے ہیں کہ طلاق بائن واقع نہیں ہوئی البتہ زید کہتا ہے کہ میں تم کو تین طلاق دیتا ہوں تو طلاق بائن واقع ہوئی۔

(جواب ۳۷۲) تین مرتبہ طلاق دے دینے کے بعد اور وہ بھی طلاق بائن (مغلظہ) کی نیت سے طلاق مغلظہ پڑ جاتی ہے اور حق رجعت باقی نہیں رہتا اور جب تک عورت دوسرے شخص سے نکاح کرکے اس

---

(۱) صیغة المضارع لا یقع به الطلاق إلا إذا غلب في الحال کما صرح به الکمال بن الهمام (الفتاوی الحامدیة، کتاب الطلاق ۱ / ۳۸ ط مکتبه عبدالغفار قندهار افغانستان) وقال في الدر المختار بخلاف قوله طلقي نفسك فقالت أنا طالق أو أنا أطلق نفسي لم یقع لأنه وعد جوهرة (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق ۳ / ۳۱۹ ط سعید کراتشی)

(۲) وإذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة أو تطلیقتین فله أن یراجعها في عدتها رضیت بذلك أو لم ترض (الهدایة، کتاب الطلاق، باب الرجعة ۲ / ۳۹٤ ط مکتبه شرکة علمیه ملتان)

سے آزاد ہوا س کے لئے حلال نہیں ہوتی ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

## کسی نے اپنی بیوی سے کہا "میں تم کو طلاق دے دیا میرے گھر سے نکل جاؤ" تو بیوی پر کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک دفعہ تعدار ملتان بہاولپور میں مسلمان مزدور تھے تعدار نے اپنی عورت سے کہا۔ تین چار آدمی مسلمان مزدور ہیں ان کا بھی کھانا ہم لوگوں کے کھانے کے ساتھ پک جانا چاہئے عورت مذکور نے کہا کہ میں کھانا نہ پکاؤں گی تعدار نے بہت غصہ ہو کر کہا کہ میں تم کو طلاق دے دوں گا ایک ہفتہ عورت ادھر ادھر رشتہ داروں میں چھپ کر رہتی کیونکہ بہت مارتا تھا اور طلاق کا کاغذ لکھنے والا بھی ہے اور زبان سے بھی کہہ دیا بہت غصہ میں کہ تم کو طلاق دے دیا میرے گھر سے نکل جاؤ اور پھر ایک ہفتہ کے بعد بات چیت ہو گئی اور صلح ہو گئی اس واقعہ کو ایک سال ہو گیا۔

(جواب ۳۷۳) اگر زبان سے صرف یہ لفظ کہے تھے کہ تم کو طلاق دے دی میرے گھر سے نکل جاؤ تو طلاق ہو گئی تھی(۳) مگر جب ایک ہفتہ کے اندر صلح ہو گئی اور میاں بیوی کی طرح رہنے لگے تو وہ طلاق کالعدم ہو گئی اب آئندہ احتیاط رکھنی کہ دو مرتبہ طلاق دینے سے مغلظہ ہو جائے گی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، مدرسہ امینیہ دہلی

## شوہر نے بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دی دی دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۲ء)

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ سے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دی دی دی" یعنی لفظ طلاق کو ایک مرتبہ اور لفظ دی کو تین مرتبہ کہا ایسی صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(جواب ۳۷۴) اس صورت میں اگر وہ خود تین طلاق دینے کی نیت کا اقرار نہ کرے تو ایک طلاق رجعی کا حکم دیا جائے گا۔ فقط محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ، جواب صحیح ہے حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

---

(۱) وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة ... لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها، والأصل فيه قوله تعالى: فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره" والمراد الطلقة الثالثة. (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/۳۹۹ ط مكتبہ شركة علمية ملتان)

(۲) جمهور فقهاء الأمصار على أن الطلاق بلفظ الثلاث حكمه حكم الطلقة الثالثة. (بداية المجتهد ونهاية المقتصد، كتاب الطلاق، مبحث الطلاق بلفظ الثلاث ۳/۴۷ ط دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

(۳) وصريحه ما لم يستعمل إلا فيه ولو بالفارسية كطلقتك وأنت طالق ومطلقة ... ويقع بها أي بهذه الألفاظ وما بمعناها من الصريح ... واحدة رجعية ... (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ۳/۲۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۴) یعنی نکاح دوبارہ قائم ہو گیا لیکن طلاق کی جگہ شمار میں قائم رہے گی۔

(۵) وكرر لفظ الطلاق وقع الكل، وإن نوى التأكيد دين. (الدر المختار) وقال في الرد: قوله وإن نوى التأكيد دين، أي ووقع الكل قضاء. (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب طلاق غير المدخول بها ۳/۲۹۳ ط سعيد كراتشي)

## جھگڑے کے دوران کہا "ہم اپنی عورت کو طلاق دیدیں گے" والد نے کہا "دیدے" شوہر نے کہا "چھوڑ دیا" تو کیا حکم ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) ایک روز جب کہ زید اور اس کے والدین کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا زید نے اپنے والد سے کہا کہ اگر اب تم چھیڑو گے تو خدا ہم اپنی عورت کو طلاق دیدیں گے والد نے کہا دیدے زید نے کہا جاؤ دیدیا اب کیا کیا جائے؟

(جواب ۳۷۵) واقعہ مذکورہ کی صورت میں ایک مرتبہ کہنے سے ایک طلاق رجعی ہوگئی (۱) زبان سے کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجعت کر لی (۲) یعنی جو طلاق دی تھی اس سے رجوع کیا تو دونوں میاں بیوی بدستور میاں بیوی رہیں گے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## طلاق رجعی، طلاق بائن اور طلاق مغلظہ کے احکام

(الجمعیۃ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۷ء)

(سوال) (۱) طلاق دیتے وقت طلاق رجعی یا بائن کا اظہار اور تشریح ضروری ہے یا نہیں؟ اگر ضروری ہے تو رجعی یا بائن کا علم اگر عورت کو معلوم ہو جائے تو شاید ان کی وجہ سے اصلاح پذیر نہیں ہوں۔

(۲) ایک یا دو طلاق دینے کے بعد رجعت کر لینے سے وہ ایک یا دو طلاق ختم ہو جاتے ہیں؟

(۳) رجعت کیا ایک دو طلاق کو زائل و باطل کر سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) اگر باطل نہیں کر سکتی تو رجعت کا کیا حاصل ہوا اور رجعت سے کیا مقصد ہے؟

(۵) رجعت کا حق ایک یا دو طلاقیں دینے کے بعد کب تک باقی رہتا ہے؟

(جواب ۳۷۶) (۱) رجعی اور طلاق بائن اور طلاق مغلظہ کے الفاظ اور طریقے متعین ہیں صریح طلاق کے لفظ سے ایک یا دو طلاقیں دینے سے رجعی طلاق ہوتی ہے (۳) بشرطیکہ لفظ طلاق کے ساتھ اور کوئی لفظ جو طلاق کو بائن بنا دیتا ہے نہ کہا جائے (۴) اور تین طلاقیں دینے سے طلاق مغلظہ ہو جاتی

---

(۱) ويستدل عليه بالفارسي ... ولو قيل له طلقت امرأتك فقال نعم او بلى بالهجاء طلقت. بحر (درمختار) وقال في الرد ... على ... (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ۳ / ۲۴۹ ط سعيد كراتشي) وقال في الرد: ... فقد صح الوقوع به بلا اشتراط نية كما في الفتح (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح، مطلب ... يقع به رجعي ۳ / ۲۴۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) والرجعة ان يقول راجعتك او راجعت امرأتي وهذا صريح في الرجعة ولا خلاف بين الائمة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة ۲ / ۳۹۴ ط مكتبة شركة علمية ملتان) (۳) فالصريح قوله انت طالق و مطلقة و طلقتك فهذا يقع به الطلاق الرجعي لان هذه الالفاظ تستعمل في الطلاق ولا تستعمل في غيره فكان صريحا وانه يعقب الرجعة بالنص (الهداية، كتاب الطلاق، باب ايقاع الطلاق ۲ / ۳۵۹ ط مكتبة شركة علمية ملتان) (۴) ويقع بقوله انت طالق بائن او البتة او افحش الطلاق او طلاق الشيطان او البدعة او اشر الطلاق او كالجبل او كالف او ملء البيت او تطليقة شديدة او طويلة او اكبره (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ۳ / ۲۷۶، ۲۷۷ ط سعيد كراتشي)

ہے۔ طلاق رجعی اور طلاق بائن اور طلاق مغلظہ کے احکام جدا جدا ہیں۔

(۲) ایک یا دو مرتبہ صریح طلاق دینے کے بعد رجعت ہو سکتی ہے، اور رجعت کر لینے سے بیوی نکاح میں لوٹ آتی ہے یہ طلاقیں شمار میں قائم رہتی ہیں، یعنی دو طلاقیں دے کر رجعت کر لینے کے بعد اگر ایک طلاق دیدے گا تو پہلی دو کے ساتھ مل کر تین طلاق کا حکم ہو جائے گا اور طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔

(۳) رجعت اس حرمت کو جو طلاق سے پیدا ہوتی ہے زائل کر دیتی ہے مگر طلاق کے شمار کو زائل نہیں کرتی۔

(۴) رجعت کا مقصد یہی ہے کہ طلاق دے کر زوجہ کو اپنے لئے حرام کرنے میں زوج نے جو نافہمی اور نا عاقبت اندیشی کی ہے ایک حد تک اس کا تدارک ہو جائے۔ (۴)

(۵) رجعت کا اختیار صرف زمانہ عدت تک رہتا ہے یعنی ایک یا دو رجعی طلاقیں دینے کے بعد جب تک زوجہ عدت میں ہے اس وقت تک زوج رجعت کر سکتا ہے عدت ختم ہو جانے کے بعد رجعت کا حق زائل ہو جاتا ہے۔ پھر اگر زوجین چاہیں تو نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ'

# چودھواں باب
# مجنون اور طلاق مجنون

## جس عورت کا شوہر عرصہ چودہ سال سے دیوانہ ہے' وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) عرصہ چودہ سال سے ہندہ کا شوہر مسمی زید دیوانہ ہو گیا ہے جب سے دیوانہ ہوا ہے تب سے اس وقت تک برابر دیوانہ چلا آتا ہے چنانچہ چند سال سے لاہور کے پاگل خانہ میں داخل ہے ہندہ عرصہ مذکورہ تک خانہ والدین صبر کئے بیٹھی رہی کہ شاید میرا شوہر تندرست ہو جائے آخر مایوس ہو گئی اور ہندہ کے والدین بھی

---

(۱) والبدعي ثلاث متفرقة (درمختار) وقال في الرد: (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها (الهداية' كتاب الطلاق' باب الرجعة ۲/۳۹٤ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۳) قد يستدل بهذه الآية: قال الله تعالى: الطلاق مرتان فإمساك بمعروف أو تسريح بإحسان' فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (البقرة: ۲۲۹)

(٤) الرجعة إبقاء النكاح على ما كان ما دامت في العدة كذا في التبيين (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق' الباب السادس في الرجعة ۱/٤٦۸ ط ماجدية' كوئته)

(٥) إذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها رضيت بذلك أو لم ترض لقوله تعالى: فأمسكوهن بمعروف من غير فصل ولا بد من قيام العدة' لأن الرجعة استدامة الملك' ألا ترى أنه سمى إمساكا وهو الإبقاء' وإنما يتحقق الاستدامة في العدة لأنه لا ملك بعد انقضائها (الهداية' كتاب الطلاق' باب الرجعة ۲/۳۹٤ ط شركة علمية ملتان)

صحبت زید سے مایوس ہو گئے چونکہ ہندہ نو عمر ہے زیادہ صبر نہیں کر سکتی لہذا علمائے دین سے اس امر کی درخواست ہے کہ صورت فسخ نکاح ہندہ ہو سکتی ہے یا نہیں اور دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا؟

(جواب ۳۷۷) احناف کا اصل مذہب تو یہی ہے کہ جنون میں زوجین میں سے کسی کو خیار نہیں[1] لیکن امام محمد سے مروی ہے کہ زوجہ کو زوج کے مجنون ہونے کی حالت میں فسخ نکاح کا اختیار ہے بعض فقہاء نے وقت ضرورت اس پر فتویٰ بھی دیا ہے لہذا اگر شدید ضرورت ہو تو زوجہ حسب ضابطہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجله سنة کالعنة ثم تخیر المرأة اذا لم یبرأ وان کان مطبقا فهو کالجب والعنة وبه نأخذ کذا فی الحاوی القدسی (ہندیہ ص ۵۴۹ ج ۱)[2]

## دیوانے کی بیوی نان ونفقہ نہ ملنے کی بنا پر شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک منکوحہ کا شوہر پاگل یعنی مجنون ہو گیا اور نان نفقہ وغیرہ کی خبر مطلق نہیں لے سکتا منکوحہ مذکورہ کے لئے کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۳۵ عتیق اللہ طرفدار (ضلع میمن سنگھ) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۷۸) ایسی حالت میں عورت اگر مجبور ہو جائے اور اگر گزر نہ کر سکے تو وہ کسی حاکم مسلم کی عدالت سے نفقہ وصول نہ کر سکنے کی بنا پر فسخ نکاح کا حکم حاصل کرے اور پھر بعد عدت دوسرا نکاح کر لے[3] خاوند خواہ اس شہر میں ہو یا باہر ہو۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## پاگل کی بیوی بغیر طلاق کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص جو تین سال سے مجنون ہے اور حالت جنون میں اس کی عورت نے بغیر طلاق کے ایک شخص سے نکاح کر لیا لیکن چند لوگوں نے اس سے کہا ہے تیرا عقد نہیں ہوا ہے جس دن ایک مجلس میں اہل برادری جمع ہوئے تو لوگوں نے اس مجنون مذکور سے حالت جنون میں طلاق دلوائی بعدہ پھر اس نے نکاح کیا اسی پہلے شخص سے تو ایسی حالت میں یہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۲ رحمت الٰہی جالس ضلع

---

[1] ولا یتخیر احدهما ای الزوجین بعیب الآخر فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن (درمختار) وفی الرد قوله ولا یتخیر ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفة وابی یوسف وهو قول عطاء والنخعی (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق، باب العنین وغیره ۳ / ۵۰۱ ط سعید کراتشی)

[2] الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، باب الثانی عشر فی العنین ۱ / ۵۲۶ ط ماجدیة کوئٹه

[3] وعبارة المحقق فی فتاوی قارئ الهدایة حیث سئل عمن غاب زوجها ولم یترك لها نفقة فاجاب اذا اقامت بینة علی ذلك وطلبت فسخ النکاح من قاض یراه ففسخ نفذ وهو قضاء علی الغائب وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عندنا فعلی القول بنفاذه یسوغ للحنفی ان یزوجها من الغیر بعد العدة (رد المحتار، کتاب الطلاق، باب النفقة ۳ / ۵۱۹) وکذا فی الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة بحث حکم زوجة متعنت فی النفقة ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

[illegible] دہلی ۲۹ رجب ۱۳۵۲ھ م ۱۹ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۷۹) وہ مجنون [illegible] کسی وقت افاقہ ہوتا ہے اور کسی وقت دیوانگی تو افاقہ کی حالت میں اس کی طلاق درست ہو سکتی ہے لیکن [illegible] کسی وقت بھی افاقہ نہیں ہوتا ہر وقت دیوانہ رہتا ہے تو اس کی طلاق غیر معتبر ہے مگر جب کہ کسی برادری نے تنگ ہو کر اس کی بیوی کو اس سے علیحدہ کرنے کا فیصلہ کر دیا اور عورت نے عدت گزار کر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ہو تو یہ نکاح درست ہو گا اور اس کا فیصلہ قائم مقام عدالتی فیصلہ کے ہو جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## کسی کا شوہر دیوانہ ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گا یا نہیں؟

(سوال) معتوہ غیر مدرک مجنون کا نکاح [illegible] ہے اور مجنون کے والد وغیرہ اور حقیقی اجازت فسخ نکاح کی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجنون سے تعلق [illegible] ہیں اور ان تمام نے اپنا حکم مقرر کیا ہے اور والد مجنون یوں کہتا ہے کہ میرے بیٹے نے [illegible] کو مطلقہ کر دیا ہے اور طبیعت اس وقت اس کی منجمد تھی [illegible] میں استقامت تھی [illegible] مجنون سے بہت سوال کئے حتی الطلاق کوئی جواب صحیح نہیں دیا [illegible] شہادت [illegible] کے اقوال میں تحقیق ہے [illegible] اقوال [illegible] درست [illegible] علیحدہ [illegible] کام نہیں کرتا حتی الاکل۔ کیا حکم فسخ نکاح کا ہے؟ [illegible] علی قول محمد اذا کان بالزوج جنون فلها الخیار و شرحت فتوی عبدالحی فی فتاوی جلد سوم ص ۸۶ و شرحت قول الشامی فی باب نکاح الکافر جلد دوم ص ۳۹۰ بل هو اهل للوقوع ای حکم الشرع بوقوعه عند وجود موجبه ای عند الحاجة [illegible] الی اخره [illegible] اهو مجنون او معتوه احکمهما واحد ام لا انا حل [illegible] لا لکن [illegible] لا [illegible] الا [illegible] ومن [illegible] خوف عظیم [illegible] ثلاثین شهرا و عند عقد النکاح شرع الجنون به لکنه [illegible] وقد قال العقد [illegible] علی الاستقامة فقد [illegible] منکوحه وهی عند العقد [illegible] وقد انکحها ابوها ایاه المستفتی نمبر ۲۰۲ مولوی محمد عظیم (ضلع میانوالی) ۲۲ شوال ۱۳۵۲ھ م ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۸۰) حکم جب فریقین نے رضامندی سے [illegible] تو اس کو فسخ نکاح کا اختیار ہے(۳)

---

(۱) وحکمه [illegible] فی [illegible] کالعاقل [illegible] (هامش رد المحتار، کتاب الحجر ۶/ ۱۴۴ ط سعید کراتشی)

(۲) لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده [illegible] والمجنون [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳/ ۲۴۲ ط سعید کراتشی)

(۳) [illegible] ممالک غیر اسلامیہ میں [illegible] مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔

زوج مجنون ہے تو حکم دونوں کا نکاح فسخ کر سکتا ہے (۱) اور تاجیل کی حاجت نہیں کیونکہ جنون جب کہ ڈھائی سال سے ہے تو جنون مطبق ہے اس میں تاجیل کی ضرورت نہیں ہوتی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## جو مجنون پاگل خانہ میں ہے اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) یک شخص از سہ سال از زن منکوحہ صاحب زن خود را تنہا نمودہ [illegible] آں شوہر [illegible] پاگل شدہ در پاگل خانہ [illegible] مدت [illegible] آں زن مظلومہ دریں مدت نان خوردن میسر [illegible] درین صورت دیگر شوہر کردہ [illegible] المستفتی نمبر ۲۳۳۵ حبیب [illegible] پشاور ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۷ھ م ۲۱ جولائی ۱۹۳۸ء

(ترجمہ) ایک شخص نے سہ سال سے اپنی عورت کو [illegible] اور اتنے دنوں میں [illegible] پاگل ہو کر پاگل خانہ میں [illegible] مظلومہ عورت [illegible] روٹی [illegible] اب وہ کیا کرے؟

(جواب ۳۸۱) ایں زن مظلومہ را حق حاصل است [illegible] نکاح خود فسخ کنانیدہ [illegible] فیصلہ فسخ حاصل شد عدت گذارد بعد از عدت اختیار نکاح ثانی او را حاصل خواہد شد۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(ترجمہ) اس مظلومہ عورت کو حق حاصل ہے [illegible] مسلم حاکم سے اپنا نکاح فسخ [illegible] اور فیصلہ فسخ حاصل ہو جانے کے بعد عدت گزار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

(جواب دیگر ۳۸۲) (۱۳۳۹) [illegible] مالکی مذہب کے موافق مجنون کی بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق ہے اور [illegible] جنون [illegible] ایک سال کی مہلت [illegible]

---

(۱) [illegible] (البحر الرائق، کتاب القضاء، باب التحکیم ٥ / ٤٢٨ ط سعید کمپنی)

(۲) وقال محمد [illegible] (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، [illegible] ۱ / ٥٢٦ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) [illegible] ۳ / ٥٩٠، ٥٩١ ط سعيد [illegible] الحيلة الناجزة ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(٤) وإذا كان بالزوج جنون أو برص أو جذام فلا خيار لها عند أبي حنيفة و أبي يوسف و قال محمد لها الخيار دفعا للضرر عنها كما في الجب والعنة (الهداية، كتاب الطلاق، باب العنين وغيره ۲ / ٤۲۲ ط مكتبه شركه علميه ملتان)

نکاح فسخ کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ۸ فروری ۱۹۳۷ء

**(جواب دیگر ۱۳۵۷)** اگر زید بالکل مجنون اور حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے اور اس کا کوئی اثاثہ بھی نہیں ہے جو زوجہ کے نفقہ کے لئے کافی ہو اور زوجہ اس حالت پر زیادہ صبر نہیں کر سکتی تو ایسی صورت میں اسے حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے خاوند کے مجنون ہونے کی بنا پر نکاح فسخ کرائے اور عدت گزار کر نکاح ثانی کرے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء

# پندرھواں باب
# عدت اور نفقہ عدت

زانی زانیہ سے فوراً نکاح کر سکتا ہے اور زانیہ پر عدت نہیں.

(سوال) زید مسلم کا ہندہ کافرہ سے ایک عرصہ سے ناجائز تعلق تھا اور اس کے دو بچے بھی اس عرصہ میں ہوئے اب ہندہ مسلمان ہو گئی ہے اور وہ فوراً زید مسلم کے ساتھ شرعی نکاح کرنا چاہتی ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس کو عدت کی ضرورت ہے یا بغیر عدت اس کا نکاح صحیح و درست ہو گیا یا نہیں؟

**(جواب ۳۸۴)** زید ہندہ کے ساتھ فوراً نکاح کر سکتا ہے کیونکہ زنا کی کوئی عدت شریعت میں مقرر نہیں اور سوال سے ظاہر ہے کہ ہندہ کسی اور زوج کی منکوحہ بھی نہیں ہے۔ **لا تجب العدة على الزانية وهذا قول ابى حنيفة و محمد كذا في شرح الطحاوى (العالمگيري ص ٥٤٩ ج ١)**(٢)

مطلقہ عورت کی عدت کا نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے.

(سوال) ہندہ زید کے مکان سے اپنے والد کے مکان پر چلی گئی اس نے بہ ترسیل ڈاک تین طلاق بھیج دیں تو یہ عدت کا خرچ دے سکتا ہے یا نہیں اور مہر کا روپیہ بھی دے یا نہیں؟

**(جواب ۳۸۵)** شوہر پر زمانہ عدت کا نفقہ واجب ہے اور مہر بھی واجب الادا ہے۔ **المعتدة عن الطلاق تستحق النفقة والسكنى كان الطلاق رجعيا او بائنا او ثلاثا حاملا كانت المراة او لم تكن**

---

(١) قال محمد ان كان الجنون حادثا يؤجله سنة كالعنة ثم يخير المراة بعد الحول اذا لم يبرا وان كان مطبقا فهو كالجب و به ناخذ كذا في الحاوى القدسي (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني عشر في العنين ١ / ٥٢٦ ط ماجدية كوئٹه)

(٢) دیکھئے الحیلة الناجزة بحث حکم زوجہ محبوس ص ٥١ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(٣) الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ١ / ٥٢٦ ط ماجدية كوئٹه

كذافي فتاوىٰ قاضي خان (هنديه)(۱)

## جہاں شوہر کا انتقال ہوا ہے ' عورت کو وہیں عدت گزارنی چاہیے.

(سوال) مطلقہ عورت عدت کہاں رہ کر پوری کرے شوہر کے یہاں یا اپنے والد کے گھر؟ بینوا توجروا

(جواب ۳۸٦) مطلقہ عورت کے لئے اپنے گھر میں جہاں شوہر کے ساتھ رہتی تھی عدت پوری کرنی لازم ہے۔(۲)

## مجبوری اور خوف ہو تو شوہر کے گھر کے بجائے والدین کے یہاں عدت گزارے!

(سوال) ہندہ کے شوہر زید کا انتقال ہوا زید کا کوئی مستقل مکان سکونت کا نہ تھا بلکہ زید اپنی شادی سے پہلے اپنی ملازمت پر تھا اور اس کے اہل وعیال سب ساتھ تھے زید مکان کی تلاش میں ضرور تھا مگر اب تک کوئی مکان ملا نہ تھا ایام علالت میں جس مکان میں زید رہتا تھا وہ اس کے اور اس کے بھائیوں میں مشترک تھا اور چونکہ مکان جس میں اس کے بھائی ہیں بہت مختصر ہے ہندہ کو ایام عدت یہاں گزارنے پر پردہ کا بندوبست نہ ہو سکے گا نیز یہ کہ اس مکان میں کوئی ایسا شخص جو ہندہ کی ہمدردی کرے نہیں ہے ہندہ اپنے سسرال کے لوگوں سے مانوس نہیں کیونکہ اس کی شادی ابھی حال میں ہوئی تھی لہذا ان وجوہات بالا کی بنا پر ہندہ اگر اپنے والد کے گھر اٹھ جائے تو جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا؟

(جواب ۳۸۷) زید کے بھائی ہندہ کے غیر محرم ہیں اور اگر ورثائے زوج میں غیر محرم بھی ہوں اور معتدہ کا حصہ اس کی سکونت کے لئے کافی نہ ہو تو معتدۃ الوفاۃ کو زوج کے مکان سے اٹھ جانے کا اختیار ہوتا ہے۔ لو كان في الورثة من ليس محرما لها و حصتها لا تكفيها فلها ان تخرج وان لم يخرجوها (رد المحتار)(۳) اس کے علاوہ اور باتیں جو سوال میں مذکور ہیں خروج معتدہ کے لئے شرعی عذر نہیں۔ واللہ اعلم

## دوسرے شوہر نے عدت میں نکاح کیا 'تو وہ نکاح فاسد ہے
## اور وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی.

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی تھی وہ پچھتایا حلالہ کرانے کی غرض سے ایک شخص دیگر سے نکاح کرادیا اور پھر طلاق دلوادی زوج اول کی طلاق سے سات مہینے گزرنے کے بعد اس عورت کے بچہ

---

(۱) الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق' الباب السابع عشر في النفقات' الفصل الثالث في نفقة المعتدة ۱/ ۵۵۷ ط ماجدية' كوئٹه

(۲) وتعتد ان معتدة طلاق و موت في بيت وجبت فيه ولا يخرجان منه الا ان تخرج او ينهدم المنزل او تخاف انهدامه (الدر المختار' كتاب الطلاق' باب العدة فصل في الحداد ۳/ ۵۳٦ ط سعيد كراتشي)

(۳) هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب العدة' فصل في الحداد ۳/ ۵۳۷ ط سعيد كراتشي)

پیدا ہوا اب سات مہینے میں نکاح ثانی ہونے کے بعد بچہ پیدا ہونے سے معلوم ہوا کہ نکاح ثانی عدت میں ہوا تو اب طلب یہ امر ہے کہ یہ نکاح صحیح اور یہ حلالہ معتبر ہوا یا نہیں؟

(جواب ۳۸۸) سات مہینے کی مدت اتنی مدت ہے کہ اس میں زوج اول کی طلاق کی عدت ختم ہو کر دوسرے سے علوق ہوتا اور اقل مدت حمل میں بچہ پیدا ہونا ممکن نہیں زوج اول کی عدت گزرنے کے لئے اگر عدت بالحیض ہو تو کم از کم اتنا عرصہ چاہئے کہ ... ہیں اور اس کے بعد علوق ہو کر وضع حمل سات مہینے میں غیر ممکن ہے لیکن چونکہ عدت طلاق مغلظہ کی ہے اور دوسرے سے نکاح کر لیا ہے اور چھ ماہ سے قبل بچہ ہو گیا ہے اس لئے بچہ کا نسب زوج اول ہی سے ثابت ہو گا اور دوسرا نکاح فاسد ہو گا اور حلالہ غیر معتبر سمجھا جائے گا زوج اول کے لئے حلال ہونے کے واسطے حلالہ ثانی ضروری ہو گا۔ اذا تزوجت المعتدة بزوج آخر ثم جاءت بولدان جاءت به لاقل من سنتين منذ طلقها الاول او مات ولاقل من ستة اشهر منذ تزوجها الثاني فالولد للاول الخ (عالمگیری ص ۵۶۰ ج ۱ طبع مصر) (۱) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة و ثنتين فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحيحا و یدخل بها الخ (عالمگیری ص ۵۰۱ ج ۱ طبع مصر) (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ، سنہری مسجد دہلی

## ایام عدت میں کوئی عورت زنا سے حاملہ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال) زید ہندہ را طلاق داد و بعد ازاں یعنی زید با ہندہ زنا کرد و از زنائے زید ہندہ باردار شد۔ قبل وضع حمل ہندہ را خالد نکاح نمودہ وطی حرام کرد پس اندریں صورت اگر خالد ہندہ را طلاق دہد بعد وضع حمل نکاح ہندہ با زوج اول یعنی زید درست شود یا نہ؟ بینوا توجروا۔

(ترجمہ) زید نے ہندہ کو طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد زید نے ہندہ سے زنا کیا اور اس سے ہندہ حاملہ ہو گئی پھر وضع حمل سے قبل ہندہ سے خالد نے نکاح کر کے وطی حرام کی پس اس صورت میں اگر خالد ہندہ کو طلاق دیدے تو وضع حمل کے بعد اس کا نکاح زوج اول یعنی زید کے ساتھ درست ہو گا یا نہیں؟ بینوا توجروا

(جواب ۳۷۹) نکاح خالد فاسد واقع شد پس ہندہ برائے زید حلال نشد ایں حکم دراں صورت است کہ وطی زید با ہندہ اندر مدت عدت واقع شدہ باشد لیکن اگر زید بعد انقضائے عدت زنا کردہ بود و ہندہ حاملہ بزنا بود پس نکاح خالد صحیح شدہ ہندہ برائے زید حلال شد۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(ترجمہ) خالد کا نکاح فاسد ہوا پس ہندہ زید کے لئے حلال نہیں ہوئی یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ

---

(۱) الفتاوی الهندية، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب، ۱/ ۵۳۸ ط ماجدية كوئته

(۲) الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجدية كوئته)

زید نے عدت کے اندر ہندہ سے وطی کی ہو(۱) لیکن اگر انقضائے عدت کے بعد زنا کیا اور ہندہ حاملہ بزنا ہوئی تو خالد کا نکاح صحیح تھا(۲) اور ہندہ زید کے لئے حلال ہو جائے گی(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## ایام عدت میں نکاح حرام ہے۔

(سوال) ایک شخص مولوی محمد قاسم مدت سے مسجد کے امام چلے آتے ہیں اتفاقاً ایک بیوہ عورت کا نکاح جبکہ تین چار دن عدت کے باقی تھے انہوں نے ایک شخص کے ساتھ منعقد کر دیا حالانکہ پہلے انہوں نے تحقیق بھی کر لی تھی کہ عدت گزر چکی ہے یا نہیں لیکن نکاح کرنے والوں نے ان کو یہ بتایا تھا کہ عدت تمام گزر چکی ہے ان کے کہنے پر اعتماد کر کے انہوں نے نکاح پڑھا دیا بعد میں صحیح حساب لگا کر دیکھا گیا تو چار دن بھی باقی تھے لوگوں نے امام مذکور اور [illegible] بحوالہ روایت یہ نکاح غیر صحیح سمجھ کر ایک دوسرے مولوی صاحب کو فیس کثیر دے کر دوبارہ نکاح پڑھوا دیا گیا اور مولوی محمد قاسم کا بھی جدید نکاح کیا گیا۔
المستفتی نمبر ۲۵۶ مولوی محمد زمان خان [illegible] ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ م ۴ اپریل ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۹۰) عدت کے اندر نکاح ناجائز ہے(۴) لیکن اگر نکاح پڑھانے والے کو معلوم نہ ہو یا اس کو دھوکا دے کر بتایا جائے کہ عدت گزر چکی ہے اور وہ نکاح پڑھا دے تو اس کے ذمہ کوئی مواخذہ نہیں اور اس کا اپنا نکاح ساقط نہیں ہوتا ہاں معتدہ کا دوبارہ نکاح پڑھا دینا چاہیے پس صورت مسئولہ میں مولوی محمد قاسم کا نکاح دوبارہ پڑھانا فضول تھا اور ان کی امامت جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## زمانہ عدت میں کیا گیا نکاح باطل ہے

(سوال) ایک عورت چند سال ایک شخص کے نکاح میں رہی اس کے بعد زوجین میں نااتفاقی پیدا ہوئی اور عورت ناراض ہو کر اپنے والدین کے گھر چلی آئی یہاں آ کر تین سال رہی اس اثنا میں حاملہ بزنا ہوئی حاملہ

---

(١) أما نكاح منكوحة الغير ومعتدته فالدخول فيه لا يوجب العدة إن علم أنها للغير لأنه لم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلا (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ٣/ ٥١٦ ط سعيد كراتشي)

(٢) اس لئے کہ یہ نکاح عدت کے بعد ہوا اور زنا سے عدت ثابت نہیں ہوتی۔ لا تجب العدة على الزانية وهذا قول أبي حنيفة و محمد كذا في شرح الطحاوي (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة ١/ ٥٢٦ ط ماجدية كوئٹه)

(٣) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ١/ ٤٧٣ ط ماجدية كوئٹه)

(٤) قال الله تعالى: ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله (البقرة: ٢٣٥) لا يجوز للرجل أن يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة وكذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ١/ ٢٨٠ ط ماجدية كوئٹه)

ہونے کے بعد زانی نے عورت سے خاوند کو روپے دے کر تین طلاق حاصل کرلی اور عدت کے اندر اس سے نکاح کرلیا۔ آیا یہ جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۲۵۷ مولوی محمد زمان خان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ م ۴ اپریل ۱۹۳۴ء

**(جواب ۳۹۱)** اس عورت کا نکاح عدت کے اندر ناجائز ہے حاملہ بالزنا کا اس صورت میں نکاح جائز ہوتا ہے جب کہ وہ معتدہ نہ ہو یہ صورت جواز نکاح کی نہیں ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## طلاق اور وفات کی عدت میں فرق کیوں ہے؟

(سوال) عدت وفات اور عدت طلاق میں تفریق کی وجہ کیا ہے اگر عدت سے مقصود محض استبرائے رحم ہے تو وہ فقط ایک حیض آنے سے ہو سکتا ہے۔ المستفتی نمبر ۶۰۴ ابو محمد عبدالجبار (رنگون) ۱۰ صفر
۱۳۵۴ھ ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء

**(جواب ۳۹۲)** عدت وفات اور عدت طلاق میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ طلاق کی عدت مقرر کرنے کی وجہ استبرائے رحم ہے اور اگرچہ ایک حیض بھی استبرائے رحم کے لئے کافی ہے لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ جس خون کو حیض سمجھا گیا وہ حقیقۃً حیض نہ ہو بلکہ حالت حمل میں کسی عارضہ کی وجہ سے آگیا ہو اور حیض کے ساتھ مشتبہ ہو گیا ہو اس لئے احتیاطاً تین حیض مقرر کئے گئے کہ تین مرتبہ عادت معہودہ کے ماتحت خون آجانے سے یقینی طور پر فراغ رحم ثابت ہو جائے اور کسی قسم کا شک و شبہ حمل کا باقی نہ رہے نیز طلاق رجعی ہو تو اس مرد اور عورت کو ایک کافی زمانہ غور و فکر کے لئے مل جائے کہ دونوں اپنے اختلافات پر سکون و اطمینان سے غور کرکے اجتماع و تعلق کی صورت نکال سکیں ان وجوہ پر نظر کرتے ہوئے تین حیض کی مدت عدت کے لئے مقرر کرنے کی حکمت سمجھ میں آجاتی ہے۔(۲)

عدت وفات میں استبرائے رحم کے ساتھ ایک دوسری وجہ بھی شامل ہے اور وہ یہ کہ عورت اور مرد کا ازدواجی تعلق شریعت کی نظر میں نہایت اہم ہے اور اس میں عورت کو زیادہ احتیاج ہے مرد کی وفات سے عورت کو سخت صدمہ اور نقصان پہنچتا ہے شریعت نے اس اہم بالشان تعلق کی وفات شوہر سے منقطع ہو جانے پر اظہار تاسف اور سوگ کے لئے عورت پر عدت مقرر فرمائی ہے کہ اس عرصہ میں وہ ترک زینت کرکے اپنے فطری جذبہ کے ماتحت شوہر کی مفارقت کا رنج ظاہر کرسکے اسی لئے یہ عدت صغیرہ اور بالغہ

---

(۱) اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الی قولہ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (ھامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۳ / ۵۱۶ ط سعید کراتشی)

(۲) وھی فی حق حرۃ بعد الدخول حقیقۃ او حکما ثلاث حیض کوامل لعدم تجزی الحیضۃ فالاولی لتعرف براءۃ الرحم والثانیۃ لحرمۃ النکاح والثالثۃ لفضیلۃ الحریۃ (درمختار) وقال فی الرد (قولہ فالاولی) بیان لحکمۃ کونھا ثلاثا مع ان مشروعیۃ العدۃ لتعرف براءۃ الرحم ای خلوہ عن الحمل وذلک یحصل بمرۃ فبین ان حکمۃ الثانیۃ لحرمۃ النکاح ای لاظھار حرمتہ وعظمتہ حیث لم ینقطع اثرہ بحیضۃ واحدۃ فی الحرۃ والامۃ وزید فی الحرۃ ثالثۃ لفضیلتھا (ھامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدۃ ۳ / ۵۰۵ سعید کراتشی)

اور یہ حکم سب کے لئے ہے اگرچہ صغیرہ اور آئسہ میں استبراء رحم کی ضرورت نہیں تھی مگر نکاح میں منسلک ہونے کی وجہ سے موت شوہر پر اظہار تحزن کے لئے یہی مناسب تھا۔

صغیرہ نابالغہ بچی پر معتدہ اور بیوہ غیر مدخولہ وغیر مخلوہ بہا پر عدت طلاق لازم نہیں کہ وہاں استبراء رحم کی ضرورت نہیں ہے مگر عدت وفات ان سب پر اس لئے لازم ہے کہ اس کی حکمت مفارقت زوج پر اظہار حسرت ہے اور اس میں یہ سب عورتیں یکساں ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## عدت کے اندر نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا

(سوال) زید نے ہندہ معتدہ سے نکاح کیا اور ہمبستری بھی کرلی چند روز کے بعد پتہ چلا کہ نکاح کے وقت ہندہ کی عدت ختم نہیں ہوئی تھی تو ایسی حالت میں ناکح وگواہان اور زید و ہندہ جو غلطی کے باوجود عنداللہ ماخوذ ہیں یا نہیں؟ اور نکاح ہوا یا نہیں؟ اب زید و ہندہ پھر سے کیا کریں؟ المستفتی نمبر ۵۰۲ نذیر احمد پورنیہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ م ۳۰ جون ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۳) اگر ناواقفی(۲) میں یہ بات ہوئی تو کسی پر مواخذہ نہیں مگر یہ نکاح ناجائز ہوا اب زید اور ہندہ دوبارہ ایجاب و قبول کر کے تجدید نکاح کریں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## جس کو طویل مدت تک حیض نہ آئے اس کی عدت کیا ہے؟

(سوال) ایک عورت مطلقہ جس کو طلاق ہوئے تقریباً تین سال کا عرصہ ہوا دوسری شادی کرنا چاہتی ہے مگر تقریباً دس بارہ ماہ سے اس کو حیض آنا بند ہو گیا ہے اور اس کی عمر چالیس سال سے بھی کم ہے ایسی صورت میں اس کی عدت کی میعاد کتنی ہے کتنے عرصہ کے بعد وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے اور اس کو سل وغیرہ کے کسی قسم کے کوئی آزار نہیں ہیں۔ المستفتی نمبر ۵۴۵ حفیظ اللہ (میرٹھ) ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۴) یہ عورت ممتدۃ الطہر ہے حنفیہ کے نزدیک تو اس کی عدت حیض سے ہی پوری ہوگی تاآنکہ سن ایاس تک پہنچے(۳) لیکن امام مالک کے نزدیک ایک روایت میں نو مہینے دوسری روایت میں سال بھر تک

---

(۱) اما وجبت العدة عليها وان لم يدخل بها وفاء للزوج المتوفى و مراعاة لحقه (فقه السنة' كتاب الطلاق' بحث عدة غير المدخول بها ۲/۳۲۶ ط دار الكتاب العربي بيروت)

(۲) اس لئے کہ بغیر حقیقت حال کے علم کے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر مواخذہ نہیں قال الله تعالى " لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت و عليها ما اكتسبت" (البقرة: ۲۸۶)

(۳) والعدة في حق من لم تحض حرة ام ام ولد لصغر بان لم تبلغ تسعا او كبر بان بلغت سن الاياس او بلغت بالسن و خرج بقوله ولم تحض الشابة الممتدة بالطهر بان حاضت ثم امتد طهرها فتعتد بالحيض الى ان تبلغ سن الاياس جوهرة وغيرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب العدة ۳/۵۰۸ ط سعيد كراتشي)

حیض نہ آنے کی صورت میں انقضائے عدت کا حکم دے دیا جاتا ہے (۱) تو اگر وہاں بھی سخت ضرورت لاحق ہو اور نکاح ثانی نہ ہونے کی صورت میں قوی خطرہ وقوع فی الحرام کا ہو یا کسی اور مفسدہ کا ہو تو کسی مالکی سے فتویٰ لیکر اس پر عمل کیا جا سکتا ہے (۲) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## طلاق کے تیس دن بعد دوسرے شوہر سے نکاح

(سوال) یہاں پر جماعت المسلمین شافعی مذہب کے ایک صاحب نے ایک عورت کا نکاح پڑھایا وہ عورت اپنے شوہر سے طلاق تیس روز آگے لے چکی تھی یعنی اس عورت والی کے شوہر نے اس نکاح سے تیس روز آگے طلاق دیا تھا تین سال سے وہ اپنے والدین کے گھر رہتی تھی شوہر اول کے پاس نہیں گئی تھی۔
المستفتی نمبر ۱۴۱۷ شیخ محمد بابا (ضلع رتناگری) ۲۵ شوال ۱۳۵۵ھ م ۱۲ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۹۵) تیس روز میں طہر و حیض کے لحاظ سے عدت پوری نہیں ہو سکتی (۳) حاملہ کی عدت وضع حمل سے ہوتی ہے (۴) اگر وہ عورت حاملہ تھی تو ممکن ہے کہ طلاق کے بعد ہی وضع حمل ہو کر عدت پوری ہو جائے۔ شوافع کے نزدیک طہر کی مدت کم از کم پندرہ روز ہے (۵) اور اگر طلاق طہر میں واقع ہوئی ہو تو دو طہر پورے ہو جاتے ہیں (۶) اس لئے تیس روز میں عدت پوری ہونے کا امکان نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(١) (قوله من تقضيها بتسعة أشهر) ستة منها مدة الحمل و ثلاثة منها للعدة ورأيت بخط شيخ مشايخنا السائحاني أن المعتمد عند المالكية أنه لا بد في العدة من سنة كاملة تسعة أشهر لمدة الإياس و ثلاثة أشهر لانقضاء العدة وكذا في الجمع بالجواهر (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب العدة ٣/ ٥٠٨ ط سعيد كراتشي)

(٢) قلت هذا ظاهر إذا أمكن قضاء مالكي به و بحكمه أما في بلاد لا يوجد فيها مالكي يحكم به فالضرورة متحققة بهذا قال الزاهدي وقد كان بعض أصحابنا يفتون بقول مالك في هذه المسألة للضرورة (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في الإفتاء بالضعيف ٣/ ٥٠٩ ط سعيد كراتشي)

(٣) [illegible]
... ولو بالحيض فعليها للحرة ستون يوما وللأمة أربعون يوما (الدر المختار) وقال في الرد و عندهما أقل مدة تصدق فيه الحرة تسعة وثلاثون يوما (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب العدة ٣/ ٥٢٣ ط سعيد كراتشي)

(٤) قال الله تعالى: وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن (الطلاق: ٤) وإن كانت حاملا فعدتها أن تضع حملها (الهداية، كتاب الطلاق، باب العدة ٢/ ٤٢٣ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(٥) فصل: وأما أقل الطهر بين الحيضتين فخمسة عشر يوما فهو قول أبي حنيفة وأكثر الفقهاء (إلى أن قال) فثبت أن أقل الطهر خمسة عشر يوما (الحاوي الكبير للعلامة الماوردي الشافعي، كتاب الطهارة، باب حيض المرأة وطهرها واستحاضتها ١/ ٥٣٤ ط دار الفكر بيروت)

(٦) وثمرة هذا الاختلاف في حكم العدة أن من جعل الأقراء الأطهار فإن طلقت في طهر كان الذي مضى منه قرءا فإذا حاضت وطهرت الطهر الثاني كان قرءا ثانيا فإذا حاضت وطهرت الطهر الثالث حتى ترى الدم بحيضة ثالثة كان قرءا ثالثا وقد انقضت عدتها (الحاوي الكبير للعلامة الماوردي الشافعي، كتاب العدد ١/ ١٨٩، ١٩٠ ط دار الفكر بيروت)

## عدت وفات میں ضرورت شدیدہ کے وقت عورت گھر سے نکل سکتی ہے

(سوال) عورت عدت میں ہے اور اگر وہ مختار نامہ عام نہ کرے تو اس کا مال ضائع ہوتا ہے اور مختار نامہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ حاکم گھر پر آکر رجسٹری کرے گا اس کو اس کے سامنے پردے میں ہونا ہوگا آیا شرعاً اس کی اجازت ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۷۲۵ عبدالحق صاحب صدر بازار دہلی ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ م ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۶) عدت کے اندر انابت کرنا تو منع نہیں ہے بلکہ اگر ضرورت ہو تو عورت رجسٹری کرانے کے لئے رجسٹری آفس میں بھی جا سکتی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## کافرہ عورت مسلمان ہونے کے بعد کسی مسلمان سے شادی کرے تو عدت گزارنی ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت قوم کھتری کی عمر تقریباً ۳۰ سال آکر مسلمان ہوتی ہے اور بیان دیتی ہے کہ میرا پہلا خاوند عرصہ ایک سال سے فوت ہو چکا ہے میں اب مسلمان ہو چکی ہوں اگر شرع اجازت دے تو ایک شخص جس نے اس کو مسلمان کرایا ہے اس کے ساتھ نکاح کر دوں بعدہ اس کا نکاح کر دیا ہے کوئی شخص کہتا ہے کہ اس عورت پر عدت لازم ہے اور نکاح نہیں ہوا ہے۔ المستفتی نمبر ۷۵۹ مستری حاجی عبدالرشید (بہاولپور) ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ م ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۷) اگر یہ قرار دیا جائے کہ وہ اسلام لانے کے وقت منکوحہ نہیں تھی بلکہ بیوہ تھی تو اس پر کوئی عدت واجب نہیں (۲) لیکن اگر اسے منکوحہ قرار دیا جائے تو اسلام لانے کے بعد بقول صاحبین اس پر عدت واجب ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے بیان کو تسلیم کیا جائے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد اس کے بیان کو بظن غالب صحیح سمجھا جائے تو نکاح جائز ہے ورنہ اگر کذب کے قرائن قائم ہوں تو بعد عدت نکاح کی اجازت دی جائے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

---

(۱) ومعتدة موت تخرج في الجديدين وتبيت أكثر الليل في منزلها لأن نفقتها عليها فتحتاج للخروج حتى لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلا يحل لها الخروج فتح وجوز في القنية خروجها لإصلاح ما لا بد منه كزراعة ولا وكيل لها (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب العدة' فصل في الحداد ۳/ ۵۳۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) ذمية غير حامل طلقها ذمي أو مات عنها لم تعتد عند أبي حنيفة إذا اعتقدوا ذلك لأنا أمرنا بتركهم وما يعتقدون (درمختار) وقال في الرد وفي قول صاحبيه نكاحها باطل حتى تعتد ثلاث حيض (هامش ردالمحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق' باب العدة ۳/ ۵۲۶ ط سعيد كراتشي)

(۳) في الخانية قالت ارتد زوجي بعد النكاح وسعه أن يعتمد على خبرها ويتزوجها وإن أخبرت بالحرمة بأمر عارض بعد النكاح من رضاع طارئ أو نحو ذلك فإن كانت ثقة أو لم تكن ووقع في قلبه صدقها فلا بأس بأن يتزوجها إلا لو قالت كان نكاحي فاسداً أو كان زوجي على غير الإسلام لأنها أخبرت بأمر مستنكر أي لأن الأصل صحة النكاح (هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب العدة ۳/ ۵۲۹ ط سعيد كراتشي)

## عدت سے متعلق چند سوالات

(سوال) (۱) ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء کو ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق روبرو گواہان دی اور تحریر بھی کر دی (۲) ۲ مارچ سے ۹ مارچ تک اس عورت کو حالت حیض رہی (۳) ۱۴ مارچ کو اس عورت کو دوسری طلاق تحریر کر کے بدون ثبت کرانے گواہی گواہان اور بغیر موجودگی گواہان بھیج دی گئی جس کے دینے اور بھیجنے کو فریقین تسلیم کرتے ہیں (۴) ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک حالت حیض رہی (۵) ۲۴ اپریل سے ۳۰ اپریل تک حالت حیض رہی (۶) ۲۰ مئی سے ۲۷ مئی تک حالت حیض رہی تیسری طلاق نہیں دی گئی مذکورہ واقعات کی روشنی میں سوالات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہمیں کالج میں پڑھایا گیا تھا کہ طلاق کے بعد عدت کی مدت تین طہر ہوتی ہے یا پہلا طہر ۹ مارچ کو اور دوسرا طہر ۲۸ مارچ کو اور تیسرا طہر ۲۴ اپریل کو ختم نہ ہوگئے۔

(۲) اگر ختم ہوگئے تو کیا طلاق و عدت ۲۴ اپریل کو مکمل نہ ہو گئیں؟ اگر مکمل نہ ہوئیں تو کس تاریخ کو مکمل ہوں گی؟

(۳) اگر تیسری طلاق نہ دی گئی ہو تو کیا وہ عورت عدت اور طلاق کے مکمل ہونے کے بعد بغیر کسی دوسرے شخص سے نکاح و فراغت شرعی حاصل کرنے کے اس پہلے شخص سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) آیا ایک طلاق اور تین طہر کی خاموشی اور دوسرے طہر میں دوسری طلاق اور بعدہ تیسرے طہر کے اختتام تک کی خاموشی سے اس شخص سے مکرر نکاح کے جواز پر کچھ فرق پیدا ہوتا ہے؟

(۵) اگر ۱۴ اپریل سے ۲۴ اپریل تک کے درمیان کے عرصہ میں یعنی اس طہر میں تیسری طلاق دیدی جاتی تو پھر نکاح کب ختم ہوتا اور عدت کب ختم ہوتی۔ المستفتی نمبر ۱۲۴ شیخ غلام حیدر بی اے ایل ایل بی وکیل لاہور ہائی کورٹ ۱۴ محرم ۱۳۵۵ھ م ۶ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۸) (۱) طلاق کی عدت کی مدت احناف کے یہاں تین حیض ہیں اور شوافع کے یہاں تین طہر ہیں۔ آپ نے جو جواب دیا تھا وہ مذہب شافعی کے اصول کے موافق تھا ۲۴ اپریل کو بھی تین طہر ختم نہیں ہوتے کیونکہ اب عدت دوسری طلاق ۱۴ مارچ کے بعد سے لی جائے گی ۲۷ مئی کو دوسری طلاق کی عدت کے تین حیض ختم ہوں گے اور اس وقت عورت عدت سے اصول حنفیہ کے بموجب فارغ ہوگی۔

(۲) ۲۷ مئی کو عدت ختم ہوگی اور اس تاریخ کو طلاق مکمل یعنی بائن ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱) واذا طلق الرجل امرأته طلاقا بائنا او رجعيا او وقعت الفرقة بينهما بغير طلاق وهي حرة ممن تحيض فعدتها ثلاثة اقراء لقوله تعالى والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء والاقراء الحيض عندنا وقال الشافعي الاطهار (الهداية كتاب الطلاق' باب العدة ۲/۴۲۲ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۲) ومبدأ العدة بعد الطلاق وبعد الموت على الفور وتنقضي العدة وان جهلت المرأة بهما اي بالطلاق والموت (الدر المختار' كتاب الطلاق' باب العدة ۳/۵۲۰ ط سعيد كراتشي)

(۳) فاذا انقضت العدة ولم يراجعها بانت منه (فقه السنة' كتاب الطلاق تحت حكم الطلاق الرجعي ۲/۲۷۴ ط دار الكتاب العربي بيروت)

(۳) عدت کی تکمیل یعنی ۲ مئی گزرنے کے بعد عورت خود مختار ہو گئی اگر چاہے تو زوج اول سے دوبارہ نکاح کرے اور چاہے کسی اور سے ۔ تیسری طلاق نہ ہونے کی صورت میں طلاق بائن ہوتی ہے طلاق مغلظہ نہیں ہوتی اور طلاق بائن سے صرف تجدید نکاح کرنا ہوتا ہے کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے کی اور پھر فراغت ہونے کی شوہر اول سے نکاح کرنے کے لئے حاجت نہیں ہوتی۔(۱)

(۴) دونوں صورتوں میں دو طلاقیں دے کر انقضائے عدت تک خاموش ہو جانا تو تجدید نکاح پر اثر انداز نہیں ہوتا۔(۲)

(۵) اگر ۱۴ اپریل سے ۲۲ اپریل تک کے درمیانی مدت میں تیسری طلاق بھی دی جاتی تو عدت کی ابتدا ۲۲ اپریل کو آنے والے حیض سے ہوتی اور ۲ مئی کو ختم ہونے والا حیض دوسرا حیض ہوتا اس کے بعد ایک اور حیض آنے پر عدت ختم ہوتی اور پھر تو جواز نکاح تجدید بدون تحلیل ساقط ہو جاتا۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## حاملہ عورت کی عدت بچہ کی پیدائش سے پوری ہوتی ہے

(سوال) زمانہ عدت وضع حمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک رہتا ہے یا جب تک کہ عورت چالیس دن کا چلہ نہ نہالے ۔ یا زمانہ عدت وضع حمل ہے۔ المستفتی نمبر ۹۴۵ سید اعلیٰ خاں (ریاست بھرت پور) یکم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۹) بچہ پیدا ہونے سے عدت ختم ہو جاتی ہے چالیس دن کا چلہ نہانا انقضائے عدت کے لئے لازم نہیں۔(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## غیر مدخولہ عورت پر عدت نہیں مگر جبکہ شوہر مر جائے
## اس پر ہر حال میں عدت ہے 'چاہے بالغہ ہو یا نابالغہ

(سوال) منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دی جائے تو اس پر عدت نہیں اور صغیرہ متوفی عنہا الزوج پر عدت ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۱۰۲ شیخ عبدالغنی صاحب (ضلع [illegible] پور) ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۴ اگست ۱۹۳۶ء

---

(۱) وإن كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله أن يتزوجها في العدة وبعد انقضائها. (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۲ ط ماجدية كوئٹہ)

(۲) ايضاً حواله سابقه

(۳) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها والأصل فيه قوله تعالى: فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان)

(۴) وفي حق الحامل مطلقا وضع جميع حملها لأن الحمل اسم لجميع ما في البطن (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۱۱ ط سعيد كراتشي)

(جواب ٤٠٠) متوفی عنہا الزوج پر عدت براءت رحم کے لئے نہیں بلکہ خاوند کی موت پر اظہار حسرت کے لئے ہے اس لئے صغیرہ پر بھی واجب ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## بیوہ حاملہ کا نکاح بچہ کی پیدائش سے پہلے جائز نہیں

(سوال) مسماۃ ہندہ کا عقد زید سے کیا گیا باوجودیکہ ہندہ حمل سے تھی اور کسی کو اس کے حاملہ ہونے کا علم وقت نکاح نہ تھا اب زید کے گھر ہندہ کی لڑکی سات ماہ کی دو مہینے بیس دن کے بعد پیدا ہوئی اب ہندہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ لڑکی تمہارے خاوند زید کی ہے تو ہندہ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ غیر کی ہے لہذا مسئلہ شرعی کی ضرورت ہے کہ زید سے جو عقد ہوا تھا باوجود ہندہ کے حاملہ من الغیر ہونے کے وہ عقد باقی رہا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو تجدید نکاح زید سے ثانیاً کرایا جائے یا نہیں جو کچھ حکم شریعت کے موافق ہو وہ تحریر فرما کر ثواب دارین حاصل کیجئے۔ المستفتی نمبر ۱۳۶۲ محمد اسمٰعیل صاحب (دہلی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۹ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ٤٠١) سائل نے زبانی بیان کیا کہ ہندہ مطلقہ تھی پہلے خاوند نے طلاق دی تھی طلاق کے تین ماہ بعد دوسرا نکاح ہوا اور نکاح سے دو ماہ بیس دن بعد بچہ پیدا ہوا تو لازم ہے کہ حمل طلاق سے پہلے کا ہو یعنی طلاق سے پانچ ماہ بیس دن بعد بچہ کی ولادت ہوئی عدت اسی کی ولادت پر منقضی ہوئی ہے(۲) اس لئے دوسرا نکاح اندرون عدت واقع ہوا اور ناجائز ہوا۔ اب پھر از سر نو نکاح کرنا لازم ہے۔ زید کے ساتھ از سر نو نکاح کر دینا درست ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## نابالغہ مطلقہ پر بھی خلوت کے بعد عدت ہے

(سوال) زید کی شادی ہندہ سے ہوئی زید ہندہ کو رخصت کرا کے لے گیا ہندہ اس وقت نابالغہ تھی نابالغہ ہونا زید کو اور اس کے والدین کو ناگوار و ناپسندیدہ خاطر ہوا پانچ چھ روز کے بعد ہندہ اپنے ماں باپ کے گھر پہنچا دی گئی اس کو عرصہ زائد از ایک سال قریب ۱۷ ماہ کے ہوتا ہے کہ ہندہ اپنے ماں باپ کے مکان میں ہے زید نے اس کی کوئی خبر نہیں لی بلکہ اس عرصہ میں اس نے دوسری شادی بھی کرلی اب اگر زید نے ہندہ کو تحریری طلاق نامہ بدیں مضمون کہ ہم نے تم کو ایک جلسہ میں تین طلاق دیدی لکھ بھیجا ہے دریافت طلب امر

---

(۱) والعدة للموت أربعة أشهر وعشر من ... لأنه يشترط بقاء النكاح صحيحاً إلى الموت وطئت أولا ولو صغيرة أو كتابية تحت مسلم (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العدة ۳ / ۵۱۰ ط سعيد كراتشي) وقال أيضاً: إذا كانت معتدة بت أو موت وإن أمرها المطلق أو الميت بتركه لأنه حق الشرع إظهاراً للتأسف على فوات النكاح (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العدة ۳ / ۵۳۱ ط سعيد كراتشي)

(۲) وإذا تزوجت المعتدة بزوج آخر ثم جاءت بولد إن جاءت به لأقل من سنتين منذ طلقها الأول أو مات ولأقل من ستة أشهر منذ تزوجها الثاني فالولد للأول (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الخامس في العدة ۱ / ۵۳۸ ط مكتبة ماجدية كوئٹہ)

(۳) ولا يجوز للرجل أن يتزوج زوجة غيره وكذا المعتدة هكذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية كتاب النكاح الباب السادس في بيان المحرمات القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ۱ / ۲۸۰ ط ماجدية كوئٹہ)

یہ ہے کہ ہندہ سسرال گئی تو حسب دستور زمانہ ایک شب تو خلوت ضرور ہوئی مگر بوجہ نابالغ ہونے کے صحبت نہ ہوئی ایسی صورت میں ہندہ کو عدت گزارنا ضروری ہوگا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۴۸ سید نصیر الدین صاحب (ضلع مونگیر) ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۲) ہندہ کو عدت گزارنی ہوگی کیونکہ مراہق کی خلوت میں عدت لازم ہوتی ہے اور حکم کا مدار وقت پر ہے اور بعض فقہاء تو نابالغ لڑکی کے ساتھ خلوت کو صحیح وطی کے حکم میں قرار دیتے ہیں اور عدت خلوت فاسدہ میں لازم ہوتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## اگر دو ماہ پانچ دن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی

(سوال) زید نے اپنی عورت منکوحہ مسماۃ ہندہ کو تین طلاقیں سبب مرد و زن کو زبان سے دے کر عدالت میں بذریعہ وکیل طلاق نامہ تحریر کر دیا کہ میں نے اپنی عورت مسماۃ فلاں بنت فلاں کو بموجب قانون شرعی کے تین طلاقیں دیدی ہیں اور اپنے اوپر حرام کر دیا ہے اب میرا کوئی تعلق زوجیت کا عورت مذکورہ کے ساتھ نہیں ہے بعد گزرنے ایام عدت کے جہاں چاہے نکاح کرلے بعد گزرنے ۲ ماہ پانچ دن کے عورت نے بیان کیا کہ مجھے تین حیض گزر چکے ہیں جس کی وجہ سے میں مطلقہ عدت پوری کر چکی تھی اس کے بعد بھی بعد تحقیق معلوم ہوا کہ تین حیض مطلقہ کے ختم ہوچکے ہیں لہذا بعد طلاق کے تین حیض جو کہ ۲ ماہ پانچ دن کے اندر ختم ہوچکے ہیں نکاح کر دیا گیا بعد نکاح کے چند لوگوں نے شبہ ڈال دیا کہ یہ نکاح درست نہیں ہے کیونکہ عدت مطلقہ کی تین ماہ دس دن ہے بعد گزرنے تین ماہ دس دن کے نکاح ہونا چاہیے تھا لہذا بعد تحقیق بحوالہ شرعیہ مطلقہ کی عدت سے اور نکاح کے صحیح ہونے یا نہ ہونے سے مطلع فرمایا جائے۔ المستفتی نمبر ۱۵۱۲ پیش امام مسجد میر صاحب پوتا چھوڑی ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۰ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۳) عدت مطلقہ کی تین حیض سے پوری ہوجاتی ہے اور دو ماہ پانچ دن میں تین حیض آسکتے ہیں لہذا جب کہ عورت نے کہا کہ مجھے تین حیض آچکے اور مدت اتنی تھی کہ اس میں تین حیض آسکتے تھے تو

---

(۱) والعدة في حق من لم تحض حرة أم ولد لصغر بأن لم تبلغ تسعاً أو كبر بأن بلغت سن الإياس أو بلغت بالسن ولم تحض ثلاثة أشهر إن وطئت في الكل ولو حكماً كالخلوة ولو فاسدة كما مر (درمختار) وقال في الرد (قوله بأن لم تبلغ تسعاً) وقيل سبعاً ... وفي الفتح والأول أصح وهذا بناء على أن أقل سن يمكن فيه بلوغ الأنثى تسع ... للفتح والبحر والنهر لا نعلم فيه حكماً من ... على ذلك ولم تبلغ بالسن و تسمى المراهقة وقد ذكر في الفتح أن عدتها بعد ثلاثة أشهر وهي من لم تبلغ تسعاً (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العدة مطلب في عدة الصغيرة ... ۳/ ۵۰۷ ط سعيد) (۲) وقدرت الإطاقة بالبلوغ وقيل بالتسع (هامش رد المحتار كتاب النكاح باب المهر مطلب في حكم الخلوة ۳/ ۱۱۴ ط سعيد كراتشي) (۳) و تجب العدة بخلوته وإن كانت فاسدة لأن تصريحهم بوجوبها بالخلوة الفاسدة شامل لخلوة الصبي كذا في البحر من باب العدة (هامش رد المحتار كتاب النكاح باب المهر مطلب في حكم الخلوة ۳/ ۱۱۴ ط سعيد) (۴) وهي في حق حرة ولو كتابية تحت مسلم تحيض لطلاق ولو رجعياً أو فسخ بجميع أسبابه ... بعد الدخول حقيقة أو حكماً ثلاث حيض كوامل لعدم تجزي الحيضة (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العدة ۳/ ۵۰۴ ط سعيد كراتشي) (۵) اس لئے کہ انقضائے عدت کے لئے دو ماہ کی مدت کافی ہے ... امام صاحب کے نزدیک ... اور صاحبین کے نزدیک انتالیس دن ولو بالحيض فأقلها للحرة ستون يوماً (درمختار) وقال في الرد (قوله ستون يوماً) فيجعل كأنها طلقها في الطهر بعد الوطء ويجعل لها أقل الطهر خمسة عشر لأنه لا عبرة لأكثره وأوسط الحيض خمسة لأن اجتماع أقلهما نادر ... وعندهما أقل مدة تصدق فيها الحرة تسعة وثلاثون يوماً ثلاث حيض بتسعة أيام وطهران بثلاثين (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العدة ۳/ ۵۲۳، ۵۲۴ ط سعيد كراتشي)

یہ نکاح صحیح ہو گیا جو لوگ کہتے ہیں کہ مطلقہ کی عدت تین ماہ دس روز ہے وہ غلط کہتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## زمانہ عدت والا نکاح باطل ہے اور بعد عدت والا درست ہے

(سوال) زید نے ایک عورت مطلقہ ثلاثہ سے عدت کے اندر نکاح کر لیا اور میاں بیوی کی طرح رہائش کرنے لگے لوگوں نے اعتراض کیا کہ نکاح فاسد ہے تین حیض کے تمام ہو لینے کے بعد نکاح ہوتا تب صحیح ہوتا تو کسی دوسری جگہ جا کر یہ بیان کیا کہ عدت تمام ہو چکی ہے وہاں دوبارہ نکاح پڑھوایا اب دریافت طلب چند چیزیں ہیں (۱) کہ اول نکاح جو عدت میں صرف ایک حیض کے گزرنے پر ہوا وہ شرعاً معتبر رہے گا یا ساقط الاعتبار (۲) اس کے ہونے سے عدت پر بھی کچھ اثر پڑے گا یا نہیں (۳) عدت طلاق دینے کے وقت سے شمار ہوگی یا نکاح اول کے بعد سے تین حیض پورے کرنا لازم ہے (۴) اگر طلاق کے وقت سے تین حیض پورے ہو کر نکاح ثانی ہوا ہو لیکن نکاح اول اور وطی یا شبہ کے بعد جب کہ تین حیض تا حال پورے نہ ہوں تو ایسی حالت میں نکاح ثانی صحیح و معتبر شمار ہوگا یا یہ بھی مثل اول فاسد ہے؟ (۵) کیا خاوند بیوی میں عدت کے لئے مفارقت بھی ضروری ہے۔ **المستفتی نمبر ۱۶۷۲ مولوی عبدالقدیر صاحب** (گوجرانوالہ) ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۱۴ اگست ۱۹۳ء

(جواب) (از مولوی عبدالقدیر صاحب) (۱) نکاح اول جو صرف ایک حیض کے تمام پر کیا گیا وہ فاسد ہے اس اثناء میں جو منافع زوجیت حاصل کئے وہ سب حرام اور زناکاری کے درجہ میں ہیں خاوند اور بیوی پر بحیثیت مسلمان ہونے کے فرض ہے کہ ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں اور جب تک صحیح اور جائز طور سے نکاح نہ ہو آپس میں مل نہ بیٹھیں (۲) اگر یہ نکاح اثنائے عدت میں کیا گیا نہ ہوا ہوتا تو عدت طلاق دینے کے وقت سے شروع ہوتی لیکن نکاح فاسد کے ہونے سے جس میں وطی بشبہۃ النکاح ہو چکی ہے مستقل طور سے دوسری عدت واجب ہوئی البتہ علمائے احناف اس عدت طلاق اور دوسری عدت کو تداخل سے پورا کر لینا کافی کہتے ہیں۔ قال فی الہدایہ (۲) ص ۴۰۵ اذا وطئت المعتدۃ بشبہۃ فعلیہا عدۃ اخری و تداخلت العدتان و تکون ما تراہ المراۃ من الحیض محتسبا منہما فاذا انقضت العدۃ الاولی ولم تکمل الثانیۃ فعلیہا تمام الثانیۃ اھ موطوءہ معتدہ بالشبہ کی متعدد صورتیں فقہاء نے بیان کی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عدت میں کسی سے نکاح ہو گیا اور اس نے اس شبہ سے جماع کر لیا تو اس صورت میں دوسری عدت لازم ہو جاتی ہے۔ قال فی العنایۃ علی ہامش الفتح (۳) ص ۲۸۳ ج ۳ عند تعدید صور الموطوءۃ بالشبہۃ المحکومۃ علیہا بوجوب العدتین اذا وجب علی المراۃ عدتان

---

(۱) قالت مضت عدتي والمدة تحتمله وكذبها الزوج قبل قولها مع حلفها والا تحتمله المدة لا (درمختار) وفي الرد (قوله قالت مضت عدتي) اعلم ان انقضاء العدة لا ينحصر في اخبارها بل يكون به وبالفعل بان تزوجت بآخر بعد مدة تنقضي في مثلها العدة (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق باب العدة ۳/ ۵۲۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) الهداية' كتاب الطلاق' باب العدة ۲/ ۴۲۵ ط مكتبه شركة علميه ملتان

(۳) العناية على هامش الفتح للعلامة اكمل الدين محمد بن محمود البابرتي' كتاب الطلاق' باب العدة ۴/ ۳۲۵، ۳۲۶ ط مكتبه مصطفى البابي الحلبي بمصر

الی قولہ او من جنس واحد کالمطلقۃ اذا تزوجت فی عدتها فوطئها الثانی و فرق بینهما تتداخلان عدتنا و نحوہ فی رد المحتار (۱) من باب العدۃ عن الدرر تعلیقا علی قولہ فی المتن اذا وطئت المعتدۃ بشبهة ولو من المطلق - ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عدت میں نکاح ہو کر وطی کرے تو یہ وطی بالشبہ ہوگی اور اس میں جدید عدت مستقل لازم ہوتی ہے ابتداء اول عدت کو دوسری میں مدغم کرکے تداخل سے دونوں کو تمام کیا جاتا ہے کما قال فی الکنز (۲) ص ۱۴۷ تحت عدۃ اخری بوطی المعتدۃ بشبهة الخ معلوم ہوا کہ وطی بالشبہ بھی موجب عدت ہے۔

(۳) مذکورہ عبارتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق کے وقت سے تین حیض پورے کرلینا نکاح ثانی کی صحت کے لئے کافی نہیں جبکہ نکاح اول جو کہ ایک حیض کے بعد ہوا ہے اس سے عدت پوری نہ ہو جائے علیحدہ مفصل سیاتی پس بصورت مذکورہ اگرچہ نکاح ثانی بعد طلاق کے وقت سے تین حیض پورے ہونے کے کرایا ہے وہ بھی نکاح فاسد ہی ہوا کیونکہ مبدء عدت طلاق دینے کا وقت اس صورت میں نہیں ہے بلکہ نکاح اول جو ایک حیض کے بعد ہوا اور اس میں وطی بالشبہ ہوئی اس کے بعد مفارقت کرا کر عدت پوری کی جاتی اور اس کے بعد نکاح کیا جاتا جب صحیح ہوتا۔ لہذا نکاح ثانی بھی قبل از تمام عدت کی ہونے کی وجہ سے فاسد ہوگا قال فی الدر المختار (۳) من باب العدۃ و مبدءها ای العدۃ فی النکاح الفاسد بعد التفریق وطی بالشبہ نکاح فاسد میں مستقل موجب عدت ہے یہاں سے تین حیض پورے کرائے جاتے جب نکاح ثانی درست ہوتا نہ کہ طلاق کے وقت سے پورے کر لینے کافی نہیں بعد نکاح فاسد جو ایک حیض کے تمام پر ہوا ہے اس میں بھی وطی سے عدت جب شروع ہوگی کہ زوجین میں تفریق ہو جاتی اور تفریق کرنے کا لزوم فقہاء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کما نقلہ عن الدر المختار (۴) و مبدءها فی النکاح الفاسد بعد التفریق و سیاتی تمامه اب نکاح ثانی کا فساد دو وجہ سے ہوا کہ (۱) عدت طلاق کے وقت سے پوری کی گئی حالانکہ ضروری یہ تھا کہ نکاح فاسد کے بعد سے عدت پوری کی جاتی (۲) جب کہ مفارقت بین الزوجین نہیں پائی گئی اور نہ متارکت ہوئی بلکہ مستمرا خاوند بیوی کا سا تعلق قائم رہا تو اب عدت بدون وجود شرط کیسے پوری مانی گئی۔

(۴) معلوم ہو چکا کہ نکاح ثانی بدون تمام عدت ہونے کے شرعا یہ نکاح بھی مثل اول فاسد ہوا کہ نکاح ثانی نے جو صرف تین حیض کے عدد پر کفایت کی ہے وہ یہ تفتیش نہیں کی کہ تین نکاح فاسد اول سے ہیں یا طلاق سے یا طلاق سے تین پورے کر لینے پر کفایت کی ہے دونوں کی غلطی ہے نیز بلا مفارقت و بلا متارکت حقوق زوجیت قائم رہتے ہوئے عدت پوری مانی لہذا یہ بھی احکام شرعیہ میں مسامحت ہے اس چشم پوشی سے نکاح جو ہوا ہے درست صحیح نہیں۔

---

(۱) الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدۃ ۳/ ۵۱۱ ط سعید کراتشی
(۲) کنز الدقائق للنسفی، کتاب الطلاق، باب العدۃ ص ۱۴۴ ط مکتبہ امدادیہ ملتان
(۳) الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدۃ ۳/ ۵۲۲ ط سعید کراتشی
(۴) المصدر السابق

قال فی رد المحتار من باب العدة معلقا علی قول المتن و مبدئها فی النکاح الفاسد بعد التفریق ان السبب الموجب للعدة شبهة النکاح و رفع هذه الشبهة بالتفریق فلا یعتبر شارعة فی العدة ما لم ترتفع الشبهة بالتفریق کما فی الکافی وغیره انتهی بحذف بعضه (۱) اس عبارت سے [illegible] صورت میں متارکت [illegible] اگرچہ مفارقت نہیں ہوئی لیکن شوہر نے زبانی الفاظ متارکت [illegible] عدت شروع ہو سکتی [illegible] مفارقت ہوئی نہ الفاظ متارکت [illegible] عدت [illegible] وقال فی الدر المختار (۲) عطف علی قوله التفریق المذکور سابقا او المتارکة ای اظهار العزم علی ترک وطئها بان یقول بلسانه ترکتك بلا وطئ و نحوه اس سے معلوم ہوا کہ صرف قصد متارکت [illegible] کافی نہیں جب تک [illegible] اظہار زبانی [illegible] عدت نہیں شروع [illegible] صرف عزم متارکت [illegible] اظہار عزم متارکت [illegible] کما نبه علیه فی رد المحتار هناك قال فی العنایة علی هامش الفتح (۳) ص ۲۸۷ ج ۳ والعزم امر باطن لا یطلع علیه وله دلیل ظاهر وهو الاخبار بذلك بان یقول ترکت وطئها او نحوه فی الفتح [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ نکاح فاسد [illegible] جب تک تفریق نہیں ہوئی اور نہ متارکت [illegible] تحقق [illegible] عدت نہیں شروع [illegible] وقال فی الفتح (۴) ص ۲۸۷ ج ۳ لا تثبت العدة مادام السکنی علی وجه الشبهة ثابتا ولا ینقطع السکنی کذلك الا بالتفریق او المتارکة صریحا اس تمام سوال سے معلوم ہوتا ہے [illegible] میاں بیوی کی طرح ہوتی چلی آتی ہے کوئی متارکت یا مفارقت ان میں نہیں ہوئی تو اب [illegible] عدت [illegible] ان مذکورہ دو صورتوں [illegible] نہیں [illegible] قبل تمام عدت [illegible] آپس میں مفارقت کر کے تین حیض پورے [illegible] ابتداء عدت [illegible] معتبر ہوں [illegible] تفریق [illegible] متارکت میں صرف قولی متارکت [illegible] نکاح غیر معتبر [illegible] نکاح ثانی [illegible] مفرط اس قابل نہیں کہ اس پر اعتماد [illegible] ازدواجی تعلق سے اجتناب [illegible] تفریق [illegible] عدت پوری [illegible] چاہئے اور نکاح جدید کرنا چاہئے اور تفریق اور متارکت سے [illegible] نکاح [illegible] فاسد [illegible] باب العدة قال فی ردالمحتار (۵) فی بیان الفرق بینهما و عدمه لا فرق بین الباطل والفاسد فی النکاح بخلاف البیع کما فی نکاح الفتح و تسطوره [illegible] فقہاء [illegible] ہیں۔ واللہ اعلم

---

(۱) هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة ۳ / ۵۲۲ ط سعید کراتشی

(۲) الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة ۳ / ۵۲۲ ط سعید کراتشی

(۳) العنایة مع هامش الفتح للعلامة اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی، کتاب الطلاق، باب العدة ۴ / ۳۳۰ ط مکتبة مصطفی البابی الحلبی بمصر

(۴) فتح القدیر شرح الهدایة [illegible] کتاب الطلاق، باب العدة ۴ / ۳۳۱ ط مصطفی البابی الحلبی بمصر

(۵) هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۳ / ۵۱۶ ط سعید کراتشی

(جواب ٤٠٤) (از حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ) جو موقع عدت طلاق میں معتدہ سے زید نے جو نکاح کیا وہ نکاح فاسد ہوا کیونکہ معتدۃ الغیر سے عدت کے اندر نکاح کرنا حرام ہے۔(۱) اس نکاح فاسد کے بعد زید نے منکوحہ سے وطی کرلی یہ وطی بالشبہ واقع ہوئی اور اس کی وجہ سے اس عورت پر ایک اور عدت واجب ہوگی اور اس عدت کی ابتداء تفریق یا متارکت سے ہوگی اب عورت پر (بعد التفریق او المتارکۃ) دو عدتیں ہیں اور ان دونوں میں تداخل ہوجائے گا پہلی عدت طلاق کی حق زوج اول ہے دوسری عدت وطی بالشبہ کی حق زوج ثانی ہے جب پہلی عدت ختم ہوجائے گی تو زوج اول کا اور اس کے حق کا تعلق ختم ہوجائے گا زوج ثانی کی عدت باقی ہوگی اس زمانہ میں اگر زوج ثانی کے سوا کوئی تیسرا شخص نکاح کرے تو نکاح فاسد ہوگا کیونکہ شخص ثالث کا نکاح معتدۃ الغیر سے واقع ہوگا جو حرام ہے(۳) لیکن اگر زوج ثانی جس کی عدت میں تھی وہی تجدید نکاح کرے تو یہ جائز ہے کیونکہ ہر شخص اپنی معتدہ سے اس کی عدت کے اندر نکاح کرسکتا ہے جب کہ عدت طلاق مغلظ کی نہ ہو اور جس عورت سے نکاح صحیح ہو تو عدت کے اندر اور عدت کے بعد دونوں حالتوں میں نکاح جائز ہے۔ وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة و بعدها بالا جماع و منع غیره لاشتباه النسب (درمختار)۔ حرمة النکاح فی العدة وان کانت فی الابد عامة لکن خص منها الزوج بالاجماع فانه یتزوج معتدته بما دون الثلث (حاصل مافی رد المحتار) نکح معتدته نکاحا صحیحا ولو من فاسد (درمختار) هذا صریح فی انه یصح نکاح المعتدة بزوجها الذی وجبت العدة لحقه علیها

پس صورت مسئولہ میں زید نے دوسرا نکاح اگر زوج اول کی طلاق کی عدت پوری ہوجانے کے بعد کیا ہے تو وہ نکاح صحیح ہوگیا ہاں زید کے سوا کوئی تیسرا شخص اس عورت سے نکاح کرتا تو تفریق یا متارکت کے بعد ایک عدت گزرنے کے بعد نکاح صحیح ہوتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## عورت ایام عدت میں کہیں جاسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) کوئی عورت مطلقہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے اپنی عدت میں کسی مقررہ مکان میں بیٹھے وہاں

---

(۱) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب النکاح الفاسد والباطل ۳ : ۵۱٦ ط سعید کراتشی)

(۲) (و) اذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى لتجدد السبب وتداخلتا والمرئی من الحیض منهما (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ : ۵۱۹ ط سعید کراتشی)

(۳) و مبدؤها فی النکاح الفاسد بعد التفریق من القاضی بینهما ثم لو وطئها حد جوهرة وغیرها (او) بعد المتارکة ای اظهار العزم من الزوج علی ترک وطئها بان یقول بلسانه ترکتک بلا وطء ونحوه (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ : ۵۲۲، ۵۲۳ ط سعید کراتشی)

(۴) لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیره وکذا المعتدة کذا فی السراج الوهاج (الفتاوی الهندیة کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر ۱ : ۲۸۰ ط ماجدیه کوئته)

(۵) (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرجعة ۳ : ٤٠٩ ط سعید کراتشی)

(٦) (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ : ۵۲٤ ط سعید کراتشی)

سے [illegible] کے مکان میں رہنے کی حالت میں کسی شخص کے ساتھ چلی جائے تو عدت میں نقصان ہوگا یا نہیں کہ پہلے دن عدت میں شمار کئے جائیں گے یا نہیں اگر عدت ٹوٹی ہے اور نئے سرے سے عدت کے دن شمار نہیں کئے اور پہلے کے دن شمار کرلئے حتی کہ تین مہینے پورے کر کے اس نے اور نکاح کرلیا تو یہ نکاح ہوگیا یا نہیں یا پھر سے عدت کر کے نکاح کیا جائے گا؟ المستفتی نمبر ۱۸۱۱ آخوند محمد یوسف (بہرائچ) ۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲۹ ستمبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۴۰۵)** بلاضرورت مطلقہ کو اپنے گھر سے باہر نہیں جانا چاہئے لیکن اگر چلی جائے تو عدت کے دن ازسرنو شمار نہیں کئے جاتے گذرے ہوئے دن بھی عدت میں شمار کئے جائیں گے اور سب دن شمار کر کے عدت پوری ہوجانے پر نکاح جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## عدت ختم ہونے پر نکاح کرلیا بعد میں معلوم ہوا کہ حمل ہے تو عدت کا کیا ہوگا اور نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

**(سوال)** (۱) زید نے ایک عورت سے جس کے دو لڑکے پہلے شوہر سے موجود ہیں عدت گزر جانے کے بعد نکاح کیا اس وقت حمل کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوا [illegible] پانچ ماہ کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی [illegible] حمل سے [illegible] بھی طرفین ایک ہی مکان میں مع بچوں کے [illegible] زندگی گزارتے رہے تقریباً دو سال کے بعد زید ایک کافی جائیداد چھوڑ کر [illegible] زید نے اپنے پیچھے ایک بیوی بچہ اور بھانجے چھوڑ [illegible] کی والدہ [illegible] زید کی زندگی میں [illegible] فوت ہوچکی تھی لہذا زید کا نکاح باقی رہا یا نہیں (۲) زید کا [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] المستفتی نمبر ۱۹۳۹ مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرسہ فیض الغرباء ۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ م ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

**(جواب ۴۰۶)** عدت گزر جانے سے کیا مراد ہے اگر خاوند کی موت پر چار ماہ دس روز گزرنے کے بعد نکاح کرلیا تھا تو پہلے شوہر کی وفات سے [illegible] بعد بچہ ہوا تو یہ بچہ شوہر اول کا بچہ قرار پائے گا اور نکاح کا عدت کے اندر منعقد ہونا قرار دیا جائے گا اور یہ نکاح ناجائز ہوگا اور اگر شوہر اول کی موت پر

---

(۱) [illegible] وتعتد معتدة طلاق وموت في بيت وجبت فيه ولا يخرجان منه إلا أن تخرج أو ينهدم المنزل أو تخاف انهدامه أو [illegible] أو لا تجد كراء البيت ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۳۶ ط سعید کراتشی)

(۲) [illegible] ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله، البقرة ۲۳۵

(۳) وإذا تزوجت المعتدة بزوج آخر [illegible] لأكثر من ستة أشهر منذ طلقها الأول [illegible] (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الخامس عشر في ثبوت النسب ۱/ ۵۳۸ ط ماجدية كوئٹہ)

(۴) [illegible] (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراتشی)

زیادہ مدت گزر چکی تھی یعنی دو سال ہو چکے تھے تو یہ حمل زنا کا ہوگا اور نکاح جائز قرار دیا جائے گا اور بچہ کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہوگا اس صورت میں بھی تہمت نہ ہوگی کیونکہ تاریخ نکاح سے چھ مہینے سے پہلے بچہ ہوگیا تو یہ شوہر کا بچہ نہیں ہے بہر حال پہلی صورت میں تو نہ تو عورت وارث ہوگی نہ بچہ اور دوسری صورت میں عورت کو میراث ملے گی بچہ کو نہ ملے گی اور پہلی صورت میں تجدید نکاح لازم تھی دوسری صورت میں تجدید لازم نہ تھی پہلی صورت میں زید کی میراث بھانجے کو ملے گی اور دوسری صورت میں جو بیوی کا ربع ہوگا اور ۳/۴ بھانجہ کو ملے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## عدت وفات میں بیوی کا نان و نفقہ شوہر کے ترکہ میں سے نہیں دیا جائے گا

(سوال) جب خاوند انتقال کر گیا تو اس کے وارثوں پر عدت کا نفقہ واجب ہے یا نہیں ؟ المستفتی نمبر ۱۸۵۸ عبدالرحمن (خاندیس) ۳۰ رجب ۱۳۵۶ھ م ۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۷) زوج متوفی کے ترکہ میں سے زوجہ کا مہر دیا جائے گا اور عدت کا نفقہ ترکہ میں سے نہیں دیا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## مطلقہ عورت عدت گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے
## البتہ عدت کے اندر جو نکاح کیا ہو وہ حرام ہے

(سوال) ایک شخص نے ایک عورت سے [illegible] اپنی عورت کو مطلقہ کر دیا اور اس

---

(۱) وإن جاءت به لأكثر من ستة أشهر منذ تزوجها الثاني لم يكن للأول ولا للثاني (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الخامس عشر في ثبوت النسب ۱/ ۵۳۸ ط ماجدية كوئته)

(۲) نكح حاملا من زنا [illegible] ولا تجب العدة على الزانية عند أبي حنيفة ومحمد كذا في شرح الطحاوي (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۱/ ۵۲۶ ط ماجدية كوئته)

(۳) وإذا تزوج الرجل امرأة فجاءت بالولد لأقل من ستة أشهر منذ تزوجها لم يثبت نسبه وإن جاءت به لستة أشهر فصاعدا يثبت نسبه منه اعترف به الزوج أو سكت (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الخامس عشر في ثبوت النسب ۱/ ۵۳۶ ط مكتبة ماجدية كوئته)

(۴) [illegible] ويستحق الإرث برحم ونكاح صحيح فلا توارث بفاسد ولا باطل إجماعا (الدر المختار) وقال في الرد: قوله ونكاح صحيح [illegible] قوله فلا توارث بفاسد هو ما فقد شرطا من شروط الصحة كشهود ولا باطل كنكاح المتعة والموقت [illegible] (الدر المختار مع رد المحتار كتاب الفرائض ۶/ ۷۶۲ ط سعيد كراتشي) [illegible] کا نسب دونوں صورتوں میں اس آدمی سے ثابت نہیں لہذا وہ کسی صورت میں وارث نہیں بنے گا فقط واللہ اعلم

(۵) هو كل قريب ليس بذي سهم ولا عصبة ولا يرث مع ذي سهم ولا عصبة سوى الزوجين لعدم الرد عليهما [illegible] (الدر المختار مع رد المحتار كتاب الفرائض باب توريث ذوي الأرحام ۶/ ۷۹۱، ۷۹۲ ط سعيد كراتشي)

(۶) اس لئے کہ مہر قرض کی طرح ہے [illegible] ترکہ پر واجب الاداء قرض اولاً ادا کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا مہر کی ادائیگی تقسیم ترکہ سے پہلے کی جائے

(۷) لا نفقة للمتوفى عنها زوجها لأن احتباسها ليس لحق الزوج بل لحق الشرع (الهداية كتاب الطلاق باب النفقة ۲/ ۴۴۳ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

عورت واپس گھر میں رہی پھر وہ معتقد ہو رہا ہے۔ عدت اس کی تین ماہ جب گزر گئے تو اب اس سے نکاح کیا اور نکاح کے بعد ... تین ... یا اور اس دس دن تین ماہ میں عورت کو تین حیض بھی یقیناً ہوئے اور ... تین ... سے ... تو اب یہ نکاح جو اس عرصہ کے بعد کیا گیا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۵۵ ... صاحب (ضلع ...) ۲۴ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۸) عدت کے اندر ... واقع ہوئی تھی اور عورت کو تین حیض آ گئے تو اس کا نکاح جو تین ماہ دس یوم کے بعد منعقد ہو گیا اور نکاح کے بعد وہ اس کی بیوی ہو گئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## معتدہ عورت عدت طلاق میں کسی مجبوری کی وجہ سے گھر سے نکل سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) طلاق کی عدت میں کسی مجبوری سے اس گھر میں پوری نہ کر سکے تو اپنے میکے میں جا سکتی ہے یا نہیں؟ اور کوئی عورت اس کے ساتھ رہ سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۲۰۱۵ نیاز محمد خاں (روہتک) ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۹) اگر اس گھر میں عدت پوری کرنا ممکن نہ ہو تو پھر جس گھر میں منتقل ہو وہی گھر عدت کا ہو جاتا ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## ایام عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے

(سوال) زید اپنی بیوی سے پانچ چھ سال سے منقطع تعلق رہا یعنی ... کے اصرار پر اس نے ... اپنی بیوی ... جب سے ... شروع کیا ... عورت ... تک اپنی ایک چٹھی کا ثبوت دیتا ہو گا اور اس درمیان میں زید کسی قسم کا تعلق خلوت وغیرہ بھی نہیں رکھتا تھا چنانچہ اس درمیان میں زید کی بیوی اپنا پانچ چھ سال ایک ... رہی اور ... سے ... زید نے ... تو بعدہ پھر طلاق دیدی تو اب سوال طلب امر یہ ہے کہ جب ... عرصہ سے ... اپنی بیوی سے ... خلوت کرتا تھا تو ایام عدت کے کیا نان و نفقہ دینے کا ... ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۰۱ خدا بخش ... (بلند شہر) ۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۱۰) عدت کا نفقہ زید کے ذمہ واجب ہے ... کیونکہ ... حال زید کی منکوحہ تھی اور زید کی طلاق کی عدت میں ہے۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) ... عدت ... نکاح ... لقولہ تعالی: ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (البقرة ۲۳۵)

(۲) وتعتدان أی معتدة طلاق وموت فی بیت وجبت فیه ولا یخرجان منه الا ان تخرج او یتهدم المنزل او تخاف انهدامه او تلف مالها او لا تجد کراء البیت ونحو ذلک من الضرورات فتخرج لاقرب موضع الیه (الدرالمختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، فصل فی الحداد ۳/۵۳۶ ط سعید کراتشی)

(۳) وتجب لمطلقة الرجعی والبائن ... والفرقة بلا معصیة (الدر المختار، کتاب الطلاق، باب النفقة ۳/۶۰۹ ط سعید کراتشی)

## شوہر کے انتقال کے وقت بیوی جہاں تھی وہیں عدت گزارے!

(سوال) میں نے اپنے لڑکے کی شادی کی تھی مگر رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا [illegible] مرنے سے ایک روز قبل اس کی بیوی آئی تھی اس کے سسرال والوں نے اپنی لڑکی کے لے جانے کا تقاضا کیا ہم نے بیوی کو نہیں بھیجا ابھی تک عدت کے دن بھی پورے نہیں ہوئے اب وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری لڑکی کو بھیج دو ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ پھر اپنی لڑکی کو نہیں بھیجیں گے اس لڑکی کا ایک اور جگہ سے [illegible] ہمارا مذہب حنفی ہے عدت کے درمیان میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۱۳ [illegible] کاپڑی (ضلع سہارنپور) ۱۰ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۱۱) عدت کے اندر عورت کو متوفی شوہر کے مکان میں رہنا لازم ہے(۱) مگر عدت کے بعد وہ اپنے میکے جا سکتی ہے اور وہاں اس کو روکنے کا حق نہیں ہے(۲) وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے اور اس کے ساتھ نکاح کرنے پر اس کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا اس کا مہر خاوند کے ترکہ میں سے ادا کرنا(۳) اور اس کو حصہ میراث دینا واجب ہے(۴) عدت کے اندر نکاح حرام ہے(۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جب تک عورت ایسی عمر میں ہے جس میں حیض آنے کے قابل ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے

(سوال) ایک شخص نے ایک عورت کو ۲۲ جون ۱۹۳۷ء کو طلاق دی اور ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء کو [illegible] ہوتا ہے اور ۲۶ اگست ۱۹۳۷ء کو [illegible] ہوتے ہیں اور ۲۲ ستمبر ۱۹۳۷ء کو تیسرا ہوتا ہے یعنی کل ۳ [illegible] میں تین [illegible] ہندہ کو حیض [illegible] تین سال میں آتے ہیں اور ہندہ [illegible] ہندہ کا نکاح ۳ یوم [illegible] میں ہوا یا نہیں [illegible] حیض [illegible] کی مدت ختم ہوئی [illegible] ۳ یوم [illegible] ہیں آیا ان کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۲۰۵ [illegible] ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۱۲) عورت جب کہ قابل حیض ہے (یعنی ابھی اس کی عمر حیض آنے کے قابل ہے) تو اس کی عدت تین حیض ہیں(۶) جب تین حیض آچکیں گے تب عدت ختم ہوگی اور [illegible] سے عدت

---

(۱) وتعتدان أي معتدة طلاق وموت في بيت وجبت فيه ولا تخرجان منه إلا أن تخرج أو ينهدم المنزل [illegible] (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۳۶ ط سعيد كراچي)

(۲) قال الله تعالى: فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن إذا تراضوا بينهم بالمعروف (البقرة: ۲۳۲)

(۳) [illegible] تتعلق بتركة الميت حقوق أربعة مرتبة [illegible] ثم تقضى ديونه من جميع ما بقي من ماله (السراجي في الميراث ص ۳ ط مجيديه ملتان)

(۴) قال الله تعالى: وللنساء نصيب مما ترك الوالدان والأقربون مما قل منه أو كثر نصيبا مفروضا (النساء: ۷)

(۵) لا يجوز للرجل أن يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كذا في [illegible] (الهندية، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير [illegible] ط ماجدية كوئٹه)

(۶) وهي في حق حرة تحيض [illegible] ثلاث حيض كوامل [illegible] (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۰۴ ط سعيد كراچي)

سے پہلے نکاح جائز نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## عدت کے دوران جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں اور جو بعد میں ہوا وہ صحیح ہے

(سوال) مسماۃ جنت بی بی کو اس کے شوہر نے تین طلاق تحریری کاغذ ایک روپیہ پر دیدی تھی بعد عدت وہ میرے نکاح میں آگئی اب عرصہ دو برس کا ہوا وہ میرے یہاں سے کچھ شوہر اول فتح محمد کے پاس چلی گئی اور بغیر طلاق اور بغیر نکاح کے وہ ان کے پاس ہے اور مسماۃ جنت کے بطن سے ایک سالہ لڑکا میرا ہے بعد چند روز کے مسماۃ مذکورہ کے ایام حیض عرصہ دو سال تین سال کے بعد آیا کرتے ہیں جس وقت مجھ سے نکاح ہوا اس وقت طلاق کے وقت سے عرصہ تین ماہ ہو چکا تھا یعنی عدت طلاق تین ماہ ہو چکے تھے لہذا وہ عورت میرے نکاح میں ہے یا نہیں اور میرا نکاح درست ہے یا نہیں اب اس کا شوہر اول فتح محمد یہ کہتا ہے کہ میں اس کو روٹی نہ دیتا ہوں اور اپنے بچوں کی پرورش کرتا ہوں یا بغیر میری رضامندی کے وہ اپنے بچوں کی پرورش کرا سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۲۲۳ شیر خان سپاہی ریاست جیند ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۵ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۱۳) عدت تین حیض آنے سے پوری ہوتی ہے(۲) اگر شوہر اول کی طلاق کے بعد تین حیض آچکے تھے تو تمہارا نکاح درست ہو گیا تھا اور اس صورت میں شوہر اول کو یہ حق نہیں کہ وہ اس عورت کو تمہاری اجازت کے بغیر بچوں کی پرورش کے لئے رکھے لیکن اگر شوہر اول کی طلاق کے بعد اس کو تین حیض نہیں آئے تھے کہ تم نے نکاح کر لیا تو وہ نکاح عدت میں ہونے سے ناجائز ہوا(۳) تمہیں لازم ہے کہ اسے علیحدہ کردو۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## عدت کے بارے میں ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب

(سوال) ہندہ سے خلوت صحیحہ واقع ہو چکی ہے بعد وہ بوجہ نااتفاقی ہندہ اپنے والدین کے گھر مقیم رہی پورے تین برس میں ہندہ کو زید نے مس تک نہیں کیا اور تین برس کے عرصہ میں ہندہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی بعد تین برس ہندہ کو طلاق دے دی تو جناب نے ہندہ پر تین حیض عدت واجب قرار دی اور علت عدت حضور نے اظہار حزن و سوگ تحریر فرمائی۔ جواب گزارش ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ تو قید سے آزاد ہوئی

---

(۱) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته [illegible] لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراتشی)

(۲) وهی فی حق حرة ولو کتابیة تحت مسلم تحیض لطلاق ولو رجعیا او فسخ بجمیع اسبابه [illegible] بعد الدخول حقیقة او حکما ثلاث حیض کوامل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۰۴ ط سعید کراتشی)

(۳) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته [illegible] فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراتشی) وقال فی الهندیة: لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیره وکذا المعتدة هکذا فی السراج الوهاج (الفتاوی الهندیة، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر ۱/ ۲۸۰ ط مکتبة ماجدیة، کوئٹه)

کیونکہ خاوند نے تین برس نان ونفقہ وغیرہ تک ایک کوڑی بھی نہیں دی تو یہ تفرق بندہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ اور مژدہ حیات ہے۔ تو اب حزن وسوگ کا اظہار خلاف عقل وخلاف قیاس ہے علت تحریر کردہ جناب کی مقصود ہے بہذا معلول کا مفقود ہونا اظہر من الشمس ہے اس لئے وجوب عدت غلط ہے۔

المستفتی نمبر ۲۶۲۴ شیر محمد عباسی ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ ۲ جولائی ۱۹۴۰ء

(جواب ٤١٤) میرے پہلے جواب کی نقل آپ بھیجتے تو میں دیکھتا کہ میرے پورے جواب کا مطلب یہ تھا۔ غالباً آپ نے یہ لکھا ہوگا کہ عدت کا تقرر براءت رحم کے لئے ہوا ہے پس جب کہ ایسی صورت ہو کہ علوق کا شبہ نہ ہو مثلاً عورت کئی سال سے خاوند سے جدا ہو تو اس پر عدت واجب نہ ہونی چاہیے اس کے جواب میں غالباً میں نے لکھا ہوگا کہ وجوب عدت کے صرف یہی وجہ نہیں ہے کہ براءت رحم معلوم ہو جائے بلکہ عدت واجب ہونے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ براءت رحم معلوم ہو جائے اور یہ بھی کہ نکاح کا تعلق جو ایک فطری تعلق اور نظام عالم کی بقاء وترقی کا کفیل ہے اور دوام کا مستحق ہے اور جب یہ منقطع ہو تو موجب افسوس ہے یہ انقطاع اگر شوہر کی موت کی وجہ سے ہو تو زوجہ پر خواہ وہ صغیرہ یا آئسہ ہو سوگ بھی لازم ہے اور طلاق کی وجہ سے ہو تو جب بھی فی حد ذاتہ افسوس اور اظہار حزن کا موجب ہے اگرچہ خاص حالت میں خاص عورت کے لئے یہ قطع تعلق موجب مسرت اور سبب نجات ہی ہو گیا ہو چونکہ اصل فطرت کے تقاضے اور اس کے موجبات کلیہ کے موافق احکام وضع کئے جاتے ہیں جزئیات کی خصوصیت کا لحاظ نہیں کیا جاتا اس لئے حکم کلی یہ ہے کہ مدخولہ عورت کو جب طلاق دی جائے تو اس کو تین حیض کی عدت گزارنی ہوگی اور اس حکم کلی کی دلیل اور حجت یہ آیت ہے والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء (۲) اور مطلقہ غیر مدخولہ کو اس حکم سے دوسری آیت نے علیحدہ کر دیا ہے وہ یہ ہے۔ اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدة تعتدونھا (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## جس عورت کو طویل عرصے سے حیض نہ آتا ہو، اس کو امام مالکؒ کے مسلک پر عمل جائز ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت تیس سال عمر والی جس سے تین بچے بھی پیدا ہوئے دو برس سے حیض اس کا منقطع ہو گیا پھر شوہر نے تین طلاقیں دیدیں اس صورت میں بقول امام مالکؒ تین مہینے عدت کر کے زوج ثانی اختیار کر لیا تھا پھر زوج ثانی کو طلاق دیئے ہوئے نو دس مہینے گزر گئے بلکہ کچھ زائد مگر ہنوز انقطاع حیض بحال ہے

---

(۱) تجب مکلفة مسلمة ولو امة منکوحة بنکاح صحیح وان امرها المطلق او المیت بترکه لانه حق الشرع اظهار التأسف علی فوات النکاح (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ / ٥٣٠ ط سعید کراتشی)

(۲) البقرة ۲۲۸

(۳) الاحزاب ٤٩

اب بقول امام مالکؒ اس عورت کا نکاح زوج اول کے واسطے حلال ہو گیا یا نہ اور حنفیہ کو بنابر ضرورت و مجبوری بقول امام مالکؒ فتویٰ اس مسئلہ میں دینا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۶۳۴ محمد عبدالواحد صاحب (اکیاب) ۵ رجب ۱۳۵۹ھ ۱۰ اگست ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۱۵) ممتدۃ الطہر کی عدت امام مالکؒ کے نزدیک نو مہینے یا ایک سال گزرنے سے پوری ہوتی ہے مشہور قول نو مہینے کا ہے(۱) اور علامہ شامی نے تصریح کی ہے کہ امام مالکؒ کے مقلدین کے نزدیک معتمد یہ ہے کہ ایک سال میں عدت پوری ہوتی ہے(۲) صورت مذکورہ میں تین مہینے کے بعد جو نکاح کیا وہ قطعی عدت کے اندر ہوا پس یہ عورت زوج اول کے لئے حلال نہیں ہوئی(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

## عدت پوری ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی ہو تب بھی نکاح جائز نہیں

(سوال) ہندہ بیوہ کا شوہر مورخہ ۶ جمادی الاول و ۲۷ رجب ۱۳۶۰ھ کو صبح صادق کے ساتھ داعی اجل ہوا (اور اہل دیہات عموماً تاریخ ولادت و وفات لکھنے کے عادی نہیں صرف تخمینہ سے کام لیا کرتے ہیں البتہ سرکاری چوکیدار لکھوا لیتے ہیں مگر ان کا اثبات بھی قابل اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ بسا اوقات وہ بوجہ بعض اغراض مقدم موخر لکھوا لیتے ہیں) اور شب ششم ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ میں زید نکاح خواں نے ورثاء ہندہ مذکورہ کے بتلانے پر تخمینہ مدت وفات ختم خیال کرتے ہوئے ہندہ کا عقد نکاح عمرو کے ساتھ روبروئے بکر و خالد شاہدین کر دیا اور ہندہ غیر حاملہ ہے جس کے بعد دوسرے دن خویدنکاح خواں ثانی نے جو زید نکاح خواں کا مخالف ہے علی الاعلان کہا کہ یہ نکاح فاسد ہے کیونکہ مدت عدت میں کیا گیا ہے بلکہ زید و بکر و خالد وغیرہم کے اپنے نکاح بھی فاسد ہو گئے لہٰذا زید وغیرہ کی امامت و دیگر معاملات دینی ناجائز ہیں چنانچہ اس نے زید

---

(۱) وان لم تميز او تاخر بلا سبب او مرضعت تربصت تسعة اشهر ثم اعتدت ثلاثة كعدة من لم تحض (مختصر الشيخ خليل) وقال في شرحه جواهر الاكليل (تربصت) اى تاخرت (تسعة اشهر) استبراء على المشهور لزوال الريبة لانها مدة الحمل غالبا وهل تعتبر من يوم الطلاق او من يوم ارتفاع حيضها قولان (ثم اعتدت ثلاثة) اشهر حرة كانت او امة وحلت بتمام السنة وقيل التسعة عدة ايضا والصواب انه خلاف لفظي (جواهر الاكليل شرح مختصر الشيخ خليل للشيخ صالح عبدالسميع الازهري باب في العدة وما يتعلق بها ١/ ٣٨٥ ط دار المعرفة بيروت) كذا في بداية المجتهد كتاب الطلاق بحث التي تطلق ولا تحيض وهي في سن تحيض ٤/ ٤٠٤)

(۲) وخرج بقوله ولم تحض الشابة الممتدة بالطهر بان حاضت ثم امتد طهرها فتعتد بالحيض الى ان تبلغ سن الاياس جوهرة وغيرها وما في شرح الوهبانية من انقضائها بتسعة اشهر غريب مخالف لجميع الروايات فلا يفتى به نعم لو قضى مالكي بذلك نفذ كما في البحر والنهر (درمختار) وقال في الرد وراجعت بخط شيخ مشايخنا السائحاني ان المعتمد عند المالكية انه لا بد لوفاء العدة من سنة كاملة تسعة اشهر لمدة الاياس وثلاثة اشهر لانقضاء العدة (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العدة ٣/ ٥٠٨ ط سعيد كراتشي)

(قلت) فان ارتفع الحيض عنها (قال) ترجع الى عدة السنة كما وصفت لك تسعة اشهر من يوم انقطع الدم عنها ثم ثلاثة اشهر وعدتها من الطلاق انما هي الاشهر الثلاثة التي بعد التسعة والتسعة انما هي استبراء (قلت) وهذا قول مالك قال نعم (قلت) ارايت اذا طلق الرجل امراته ومثلها تحيض فرفعت حيضتها قال قال مالك تحل سنة من يوم طلقها زوجها فاذا مضت سنة فقد حلت (المدونة الكبرى للامام مالك كتاب العدة وطلاق السنة باب ما جاء في عدة المرتابة والمستحاضة ٢/ ٤٢٦ ط دار صادر بيروت)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة الثالثة (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ٢/ ٣٩٩ ط مكتبة محمدية كوئٹہ)

وغیرہ نے عمداً ایسا کرنے کا بہتان لگا کر کسی عالم سے فتویٰ بھی اس مضمون کا منگایا ہے اس پر تحقیقات بلیغ کے بعد ہم کو یہ معلوم ہوا کہ زید نے جو نکاح ہندہ کا عمرو کے ساتھ کیا ہے وہ اس کے شوہر کے وقت وفات سے لیکر "۴ ماہ و ۹ روز" اسلامی پر واقع و منعقد ہوا ہے یعنی ایک دن یا کم و بیش وفات میں سے باقی رہتا تھا جو معافی پر محمول ہے لہذا آپ فرمائیں کہ یہ عقد ہندہ کا عمرو کے ساتھ صحیح ہے یا فاسد اگر فاسد ہے تو کیوں حالانکہ چار ماہ مکمل اور عشرہ کا اکثر حصہ بھی گزر چکا تھا اور یہ قضیہ ہمارے علمائے احناف کے نزدیک بھی مسلم ہے کہ **للاکثر حکم الکل**۔

نیز یہ حکم فساد مذکورہ میں **وما جعل علیکم فی الدین من حرج** کے خلاف معلوم ہوتا ہے نیز فرمائیں کہ زید و بکر و خالد وغیرہ ہم کے نکاح بھی فاسد ہوتے ہیں یا نہیں اگر فاسد ہوگئے ہیں تو کیوں آیا یہ حکم فساد آیت **من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان** (۱) اور **لیس علیکم جناح فیما اخطاتم بہ و لکن ما تعمدت قلوبکم** (۲) کے خلاف نہیں یعنی شریعت محمدی ﷺ کے اندر مسلمان کے نکاح صحیح میں بغیر طلاق صریح و کنایہ کے فساد تب عارض ہوتا ہے کہ اس سے بلاجبر و اکراہ غیر برضا و دل کلمہ کفر سرزد ہو یا ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار یا توہین ہو یا اس سے پیدا ہو جائے اور الفاظ یا کفریات مرقومہ سے مرتدین و خاطئین بآیات مذکورہ بالا معاف ہیں۔ **المستفتی** نمبر ۲۷۰۱ چودھری لال دین ولد شہاب (لائل پور) ۹ محرم ۱۳۶۱ھ م ۲۷ جنوری ۱۹۴۲ء

**(جواب ۴۱۶)** (۱) اگر عدت پوری ہونے میں ایک دن کی بھی کمی رہی تو نکاح نہیں ہوا کیونکہ چار مہینے دس دن کی عدت قرآن مجید کی صریح نص میں ہے (۳) حدود مقررہ منصوصہ میں **للاکثر حکم الکل** کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا چار رکعت والی نماز تین رکعتیں پڑھ لینے سے ادا نہیں ہوگی رمضان کے بیس پچیس روزے رکھ لینے سے فریضہ صیام ادا نہ ہوگا تین حیض والی عدت دو حیض آنے پر پوری نہ ہوگی چار مہینے دس دن کی عدت چار مہینے نو دن سے پوری نہ ہوگی اور ان احکام میں سے کسی میں **ما جعل علیکم فی الدین من حرج** کی مخالفت لازم نہیں آتی دین کا مسئلہ یہ ہے کہ متوفی عنہا زوجہا غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس سے کم مدت میں نکاح پڑھا دینا دین کا مسئلہ ہی نہیں لہذا آیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

زید و بکر خالد (یعنی نکاح خواں و شاہدین) کے نکاح فاسد نہیں ہوئے خوید کا یہ کہنا کہ ان لوگوں کے نکاح فاسد ہوگئے غلط ہے ان لوگوں نے غلطی سے ناتمام مدت کو کامل عدت سمجھا اور اپنے خیال میں معتدۃ کا نکاح نہیں پڑھایا بلکہ غیر معتدۃ کا پڑھایا ہے اس غلطی کے ارتکاب سے ان کے ایمان میں خلل آیا نہ

---

(۱) النحل : ۱۰۶

(۲) الاحزاب : ۵

(۳) قال اللہ تعالیٰ " والذین یتوفون منکم و یذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر و عشرا فاذا بلغن اجلھن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف" (البقرۃ : ۲۳۴)

ان کے نکاح فاسد ہوئے(۱) ہاں ہندہ اور عمرو ثانی پر تجدید نکاح واجب ہے وہ ازسر نو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرلیں ۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ٗ دہلی

## شوہر سے الگ رہنے کے باوجود مدخولہ پر طلاق کے بعد عدت لازم ہے

(سوال) متعلقہ ضرورت عدت

(جواب ۴۱۷) طلاق کے بعد عورت پر عدت لازم ہے چاہے وہ کتنی ہی مدت سے خاوند سے جدا ہو ۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(جواب دیگر ۴۱۸) اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت حمل وضع ہونے تک ہے(۴) اور حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت تین حیض آنے تک ہوتی ہے(۵) عدت ختم ہونے سے پہلے دوسرا نکاح نہیں کرسکتی(۶) اور زینت کی چیزیں زیور اور رنگین کپڑے وغیرہ استعمال نہ کرے ۔(۷) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## انقضائے عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے

(اخبار الجمعیۃ مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی یوم طلاق سے بارہویں دن عورت نے عقد ثانی کرلیا یہ عقد جائز ہے یا نہیں اور اس صورت میں شوہر مذکور اس عورت کو حقوق شوہری ادا کرنے پر مجبور کرسکتا ہے؟

(جواب ۴۱۹) اگر یہ عورت مطلقہ جس کو طلاق دی گئی مدخولہ تھی یعنی خاوند اس سے صحبت یا خلوت کرچکا تھا اور حاملہ نہ تھی تو اس کی عدت تین حیض آنے کے بعد ختم ہوتی(۸) حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتی

---

(۱) ولیس علیکم جناح فیما اخطأتم به ولکن ما تعمدت قلوبکم وکان الله غفورا رحیما (الاحزاب ٥)

(۲) [illegible] مکوحة لغیره معتدة [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ٣/ ٥١٦ ط سعید)

(۳) قال الله تعالی: یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن واحصوا العدة (الطلاق ١)

(٤) قال الله تعالی: واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن (الطلاق ٤) وفی حق الحامل مطلقا [illegible] وضع جمیع حملها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة ٣/ ٥١١ ط سعید کراتشی)

(٥) قال الله تعالی: والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء (البقرة ٢٢٨) وهی فی حق حرة تحیض [illegible] ثلاث حیض کوامل (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة ٣/ ٥٠٤ ط سعید)

(٦) قال الله تعالی: ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله (البقرة ٢٣٥)

(٧) تحد مکلفة مسلمة [illegible] اذا کانت معتدة بت او موت بترک الزینة بحلی او حریر [illegible] والطیب والدهن والکحل ولبس المعصفر والمزعفر [illegible] (الدر المختار وشرحه مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، فصل فی الحداد ٣/ ٥٣٠ - ٥٣١ ط سعید کراتشی)

(٨) وهی فی حق حرة [illegible] تحیض [illegible] ثلاث حیض کوامل [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة ٣/ ٥٠٤، ٥٠٩ ط سعید کراتشی)

بے شک انقضائے عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے اور اگر عدت کے اندر نکاح کیا گیا ہو تو اس کو فسخ کرنا واجب ہے اور جدید شوہر حقوق زوجیت ادا کرنے پر عورت کو مجبور نہیں کر سکتا۔ انقضائے عدت کے بعد تجدید نکاح لازم ہے۔ اور اگر مطلقہ عورت غیر مدخولہ اور غیر خلوت شدہ تھی تو اس کے ذمہ کوئی عدت نہیں تھی۔ اور اس کا نکاح درست ہو گیا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## مدخولہ عورت پر طلاق کے بعد عدت گزارنی ضروری ہے
## اگرچہ وہ سال بھر شوہر سے الگ رہی ہو

(الجمعیۃ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۶ء)

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور بکر نے اگلے ہی روز نکاح پڑھوالیا اور عدت تین ماہ دس دن پوری نہیں کی زوجہ زید ایک سال سے اپنے باپ کے ہاں تھی اور اپنے شوہر کے ہاں جانا نہیں چاہتی تھی اس وجہ سے شوہر نے مجبوراً طلاق دی اور طلاق نامہ لکھ دیا یا زبان سے بھی تین مرتبہ طلاق دینا ضروری ہے؟ اور جس شخص نے نکاح پڑھایا اور گواہان نکاح میں کچھ فرق آیا یا نہیں؟ اور بکر جو مطلقہ کا شوہر ثانی ہے اس کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟"

(جواب ۴۲۰) اگر زید کی بیوی مدخولہ تھی یا اس کے ساتھ خلوت ہو چکی تھی تو اس پر عدت لازم تھی اس کا یہ عذر معتبر نہیں کہ وہ سال بھر سے ماں باپ کے یہاں تھی اس صورت میں دوسرا نکاح عدت کے اندر ہوا اور ناجائز و حرام ہوا اور نکاح پڑھانے والے اور گواہوں کے نکاح نہیں ٹوٹے ہاں اگر ان کو یہ معلوم تھا کہ عورت معتدہ ہے تو وہ سب گناہگار ہوئے ان کو توبہ کرنی چاہئے اور شوہر ثانی کو لازم ہے کہ وہ اس عورت کو فوراً علیحدہ کر دے اور جب عدت ختم ہو جائے تو پھر از سر نو نکاح پڑھائے طلاق لکھ دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے خواہ اپنے ہاتھ سے طلاق لکھے یا اس کے کہنے سے کوئی اور لکھے

---

(۱) قال الله تعالى: "وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن" (الطلاق ٤) وفي حق الحامل مطلقا ... وضع جميع حملها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ٥١١ ط سعيد كراتشي)

(۲) أما نكاح منكوحة الغير ومعتدته ... فلم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلا (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۳/ ٥١٦ ط سعيد كراتشي)

(۳) اس لئے کہ دونوں کے درمیان میں نکاح کا انعقاد نہیں ہوا۔ قال الله تعالى: "ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله" (البقرة ٢٣٥)

(٤) قال الله تعالى: "يا أيها الذين آمنوا إذا نكحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل أن تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها فمتعوهن وسرحوهن سراحا جميلا" (الأحزاب ٤٩)

(٥) قال الله تعالى: "والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء" (البقرة ٢٢٨) وسبب وجوبها عقد النكاح المتأكد بالتسليم وما جرى مجراه من موت أو خلوة أي صحيحة (الدر المختار)، وقال في الرد: قوله بالتسليم أي بالوطء (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ٥٠٤ ط سعيد كراتشي)

(٦) أما نكاح منكوحة الغير ومعتدته ... فلم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلا (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۳/ ٥١٦ ط سعيد كراتشي)

(٧) قال الله تعالى: "ألم يعلموا أن الله هو يقبل التوبة عن عباده ويأخذ الصدقات وأن الله هو التواب الرحيم" (التوبة ١٠٤) وورد في الحديث الشريف: قال رسول الله ﷺ: "التائب من الذنب كمن لا ذنب له" (رواه ابن ماجه، باب ذكر التوبة ص ٣٢٣ ط مير محمد كراتشي)

تو پھر زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## عدت وفات چار ماہ دس دن ہے' اس سے پہلے جو نکاح ہوا ہے وہ باطل ہے

(اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص مسمی گل دراز خان مورخہ ۳ مئی ۱۹۲۶ء کو فوت ہوا اس کی بیوہ مسماۃ حوا کا مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۶ء کو دوسرا عقد پڑھا دیا گیا کیا یہ نکاح صحیح ہوا اگر ناجائز ہے تو کیا عدت ختم ہونے کے بعد دوبارہ نکاح پڑھنے کی ضرورت ہے کیا اس ناجائز نکاح کو پڑھانے کا ذمہ دار قاضی بھی ہے؟

(جواب ۴۲۱) عدت وفات (اگر زوجہ متوفی حاملہ نہ ہو) چار ماہ دس روز ہے اور صورت مسئولہ میں چار ماہ دس روز پورے ہونے سے پہلے نکاح پڑھا دیا گیا ہے پس عدم وضع حمل کی صورت میں یہ نکاح اندرون عدت ہوا اور ناجائز ہوا بعد انقضائے عدت تجدید نکاح لازم ہے اس ناجائز نکاح کی ذمہ داری عورت پر اور ان لوگوں پر ہے جن کو عدت پوری نہ ہونے کا علم تھا اور وہ نکاح میں ساعی اور شریک ہوئے اگر قاضی نکاح خواں کو بھی اس امر کا علم تھا تو وہ بھی گناہ میں شریک ہے۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ

## حاملہ عورت کی عدت بچہ کی پیدائش سے پوری ہوتی ہے اگرچہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو

(الجمعیۃ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید کی عورت سے کسی شخص کے ناجائز تعلقات تھے اسی زمانہ میں زید کا انتقال ہو گیا بکر نے بعد انتقال زید کے بعد عدت گزرنے کے بعد اس عورت سے عقد کر لیا بعد عقد ہو جانے کے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ تھی تو ایسی حالت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(جواب ۴۲۲) جب عورت زید کے نکاح میں تھی اور زید کی وفات کے وقت حاملہ تھی تو اس کی عدت چار ماہ دس روز نہ تھی بلکہ وضع حمل اس کی عدت تھی۔ پس حالت حمل میں جو نکاح ہوا وہ ناجائز ہوا بعد وضع حمل تجدید نکاح کرنا ضروری ہے کیونکہ معتدہ غیر سے عدت کے اندر نکاح کرنا حرام ہے۔(۶)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) كتب الطلاق إن مستبينا على نحو لوح وقع إن نوى، در مختار. وقال في الرد: ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان إقرارا بالطلاق وإن لم يكتب، ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به إليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه. انتهى (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) قال الله تعالى: والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا يتربصن بأنفسهن أربعة أشهر وعشرا (البقرة: ۲۳۴)

(۳) أما نكاح منكوحة الغير ومعتدته ... فلم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلا. انتهى (رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في النكاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعيد كراتشي)

(۴) قال الله تعالى: وليس عليكم جناح فيما أخطأتم به ولكن ما تعمدت قلوبكم وكان الله غفورا رحيما (الأحزاب: ۵)

(۵) قال الله تعالى: وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن (الطلاق: ۴)

(۶) لا يجوز للرجل أن يتزوج زوجة غيره وكذا المعتدة، كذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ۱/ ۲۸۰ ط ماجدية كوئته)

## زانیہ عورت اگر شوہر والی نہ ہو تو اس پر کوئی عدت لازم نہیں

(الجمعیۃ مورخہ یکم اگست ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک طوائف نے توبہ کی اور نکاح کیا اور عدت میں نہیں بیٹھی اس کا نکاح درست ہوا یا نہیں؟

(جواب ۴۲۳) اگر یہ طوائف ناجائز پیشہ کرتی تھی اور کسی کی منکوحہ نہ تھی تو اس پر توبہ کے بعد کوئی عدت لازم نہ تھی، (۱) توبہ کرتے ہی فوراً نکاح کر لینا جائز تھا۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفر لہٗ

## ایک عورت کو دو سال سے حیض نہیں آیا اس کی عدت کیسے پوری ہوگی؟

(الجمعیۃ مورخہ ۹ جون ۱۹۳۸ء)

(سوال) عورت مرضعہ کو جس کا شیر خوار بچہ بھی پانچ ماہ کا ہے اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور عورت دو سال تک ایام رضاعت قبل ازیں بھی حیض نہیں آیا کیا عورت مذکورہ کی عدت حیض سے ہوگی یا مہینوں سے؟

(جواب ۴۲۴) اس عورت کی عدت حیض سے ہی ہوگی مہینوں سے نہیں ہوگی۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ، دہلی

## مطلقہ عورت کو شوہر کے گھر میں عدت گزارنی لازم ہے

(سوال) ایک عورت اپنے شوہر سے طلاق لے کر بغرض عدت گزارنے کے اپنے ورثا کے پاس محض اس وجہ سے نہیں جانا چاہتی کہ ان کا رویہ درست نہیں ورثا میں عورت کی دادی اور باپ ہیں طلاق کی عدت شوہر کے گھر گزارنا واجب ہے یا جہاں جی چاہے؟ المستفتی منشی محمد احسان اللہ باڑہ ہندو راؤ دہلی

(جواب ۴۲۵) مطلقہ پر شرعاً لازم ہوتا ہے کہ عدت خاوند کے مکان میں گزارے (۴) البتہ اگر طلاق بائن یا مغلظہ ہو تو خاوند سے پردہ کرنا ضروری ہے اور اگر طلاق رجعی ہو تو پردہ ضروری نہیں۔ (۵)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی جواب صحیح ہے۔ محمد مظہر اللہ غفر لہٗ امام مسجد فتح پوری دہلی

---

(۱) ولا تجب العدة على الزانية وهذا قول أبي حنيفة و محمد كذا في شرح الطحاوي (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر في العدة ۱/ ۵۲۶ ط ماجدية، كوئٹہ)

(۲) (قوله فلا عدة لزانية) بل يجوز تزوج المزني بها وإن كانت حاملا لكن يمنع عن الوطء حتى تضع وإلا فيندب له الاستبراء (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۰۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء (البقرة: ۲۲۸) والعدة في حق من لم تحض [illegible] بلغت سن الإياس أو بلغت بالسن وخرج بقوله ولم تحض الشابة الممتدة بالطهر بأن حاضت ثم امتد طهرها فتعتد بالحيض إلى أن تبلغ سن الإياس جوهرة وغيرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۰۷، ۵۰۸ ط ماجدية، كوئٹہ)

(۴) وتعتدان أي معتدة طلاق و موت في بيت وجبت فيه ولا يخرجان منه إلا أن تخرج أو ينهدم المنزل أو تخاف انهدامه أو تلف مالها (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۳۶ ط سعيد كراتشي)

(۵) (قوله أي معتدة طلاق وموت) قال في الجوهرة هذا إذا كان الطلاق رجعيا فلو بائنا فلا بد من سترة إلا أن يكون فاسقا فإنها تخرج قال في الفتح [illegible] مصنفه الرجعي لا تخرج ولا تجب سترة ولو فاسقا لقيام الزوجية بينهما ولأن غايته أنه إذا وطئها صار مراجعا (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳/ ۵۳۶ ط سعيد كراتشي)

### زمانہ عدت کا نفقہ شوہر پر لازم ہے

(سوال) ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور بچہ امدادی صورت پر زمانہ عدت میں اس سے خرچ دے کر تا انتہا اپنی نگرانی میں رکھنا چاہتا ہے تو یہ شرعاً جائز ہے؟ المستفتی منشی محمد احسان اللہ باڑہ ہندو راؤ دہلی

(جواب ۴۲۶) عدت کے زمانہ کا نفقہ تو خاوند کے ذمہ واجب ہے اس کو دینا لازم ہے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی　　الجواب صحیح محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتح پوری دہلی

## سولھواں باب

## حضانت

### بچوں کا حق پرورش اور نان و نفقہ

(سوال) (۱) بعد طلاق ایک [illegible] کا مستحق [illegible] باپ ہے یا اس کی ماں؟

(۲) لڑکی اگر ماں کے پاس رہے تو اس کے صرف خوراک و پوشاک وغیرہ کے خرچ کا ذمہ دار تا سن بلوغت اس لڑکی کا باپ ہوگا یا نہیں؟

(۳) لڑکی کس عمر تک بالغ سمجھی جائے گی؟

(جواب ۴۲۷) (۱) نابالغ لڑکی کی ماں کو طلاق دیئے جانے کے بعد بھی ماں کو حق پرورش حاصل ہے(۲) اور لڑکی کی بالغ ہونے تک ماں کے پاس رہنے کا حق ہے بشرطیکہ ماں نے کسی غیر محرم سے نکاح نہ کر لیا ہو اور اگر کسی غیر محرم سے نکاح کر لے تو اس کا حق پرورش ساقط ہو جاتا ہے۔

(۲) بیشک باپ اس کے مصارف نفقہ کا ذمہ دار ہوگا۔

(۳) جب کہ لڑکی کو حیض آنے لگے یا احتلام ہو جائے یا حمل ہو جائے یا بصورت عدم ظہور ان علامات کے

---

(۱) وتجب لمطلقة الرجعي والبائن والفرقة بلا معصية ... النفقة والسكنى والكسوة ان طالت المدة (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب النفقة ۳/ ۶۰۹ ط سعيد كراتشي)

(۲) عن عبد الله بن عمرو ان امرأة قالت يا رسول الله ان ابني هذا كان بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وان اباه طلقني واراد ان ينتزعه مني فقال لها رسول الله ﷺ انت احق به ما لم تنكحي (رواه ابوداؤد في سننه، كتاب الطلاق، باب من احق بالولد ۱/ ۳۱۰ ط سعيد كراتشي)

(۳) والام والجدة احق بالصغيرة حتى تحيض اي تبلغ في ظاهر الرواية ... (تنوير الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشي) [illegible] ... وقال في البحر بعد نقل تصحيحه والحاصل ان الفتوى على خلاف ظاهر الرواية (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۷ ط سعيد كراتشي) والحاضنة يسقط حقها بنكاح غير محرمه اي الصغير (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۵ ط سعيد كراتشي)

(۴) ونفقة الاولاد الصغار على الاب لا يشاركه فيها احد كما لا يشاركه في نفقة الزوجة لقوله تعالى: "وعلى المولود له رزقهن" والمولود له الاب (الهداية، كتاب الطلاق، باب النفقة ۲/ ۴۴۴ ط شركة علميه ملتان)

عمر پندرہ سال کی پوری ہو جائے۔(۱)

## گذشتہ سالوں کا نفقہ بغیر قضائے قاضی یا بغیر رضائے شوہر واجب نہیں

(سوال) ہندہ بزمانہ حمل خود و مطلقہ ہو کر علیحدہ رہتی ہے بعد وضع حمل لڑکا پیدا ہوا اب بچے کے باپ زید سے ہندہ کا باپ یعنی بچہ کا نانا اس کے خرچ پرورش کا دعویٰ کر سکتا ہے یا نہیں؟ یا موجودگی ہندہ بذات خود حق دعویٰ رکھتی ہے؟ بینوا توجروا

(جواب ۴۲۸) نانا نے نواسے پر جو پچھلا بغیر حکم قاضی یا رضائے والد خرچ کیا ہے وہ تبرع سمجھا جائے گا نانا کو یہ حق نہیں کہ نواسے کے والد سے اپنے خرچ کو وصول کرے یا اس کا دعویٰ کرے والنفقة لا تصیر دینا الا بالقضاء او الرضاء (درمختار)(۲)

## مطلقہ عورت بچہ کے باپ سے زمانہ گذشتہ کے اخراجات کا مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ہندہ کو زمانہ حمل میں طلاق دی گئی وضع حمل کے بعد جو بچہ پیدا ہوا تین سال تک ہندہ نے بچے کے باپ زید سے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کیا اور تین سال بعد ہندہ بچے کے باپ سے زمانہ گذشتہ کے اخراجات کا مطالبہ کرتی ہے کیا اس کو گزشتہ خرچ کا مطالبہ کرنے کا حق ہے یا نہیں؟

(جواب ۴۲۹) ہندہ کو یہ حق نہیں ہے کہ گذشتہ زمانے کا نفقہ جو اس نے بچہ پر خرچ کیا ہے اس کا مطالبہ بچہ کے باپ سے کرے گذشتہ زمانے کا نفقہ بغیر حکم قاضی یا رضامندی باپ کے ساقط ہو جاتا ہے۔ وان انفقت علیه (ای الصغیر) من مالها او مسئلة الناس لا ترجع علی الاب (درمختار)(۳)

## بچوں کا خرچہ پرورش باپ کے ذمہ ہے البتہ گذشتہ مدت کا نفقہ اس کے ذمہ واجب نہیں

(سوال) (۱) زید کے ہندہ سے دو تین بچے ہیں نانا کے یہاں پرورش پاتے ہیں زید نے ان کا اب تک کچھ خرچ پرورش نہیں دیا نانا کو خرچہ زید سے پانے کا حق ہے یا نہیں؟

(۲) زید نے ہندہ کو طلاق نہ دی اور نہ اپنے گھر بلایا اور عورت کوئی نافرمانی بھی نہیں کرتی تو اس صورت میں ہندہ اور بچے شوہر زید سے نفقہ کی مستحق ہے یا نہیں؟ اور بچوں کا خرچ آئندہ کس کے ذمہ ہے؟ بینوا توجروا

(جواب ۴۳۰) (۱) زید سے بچوں پر نانا نے جو پچھلا خرچ کیا ہے وہ تبرع ہے اور نانا وہ خرچہ زید سے وصول

---

(۱) بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال والجاریة بالاحتلام والحیض والحبل فان لم یوجد فیهما شیء فحتی یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی لقصر اعمار اهل زماننا (تنویر الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار، کتاب الحجر، فصل بلوغ الغلام ۶ / ۱۵۳ ط سعید کراتشی)

(۲) تنویر الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب النفقة ۳ / ۵۹۴ ط سعید کراتشی

(۳) هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی ما لو تبرع الاجنبی بالنفقة لا یستحق الا اذا قصد الاصلاح ۳ / ۶۳۴ ط سعید کراتشی

نہیں کر سکتی۔

(۲) اگر عورت کو طلاق نہ دے اور نہ اپنے ہمراہ لے جائے لیکن گھر بلانا چاہے تو عورت انکار نہ کرے اس صورت میں عورت شوہر سے نفقہ پانے کی مستحق ہے(۱) بچوں کا خرچ پرورش ان کے باپ کے ذمہ ہے (۲) اور آئندہ کا نفقہ اس سے لیا جا سکتا ہے لیکن گذشتہ نفقہ لینے کا نانا کو استحقاق نہیں۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## باپ نہ ہونے کی صورت میں نابالغ اولاد کا نفقہ کس کے ذمہ پر واجب ہے؟

(سوال) زید کا انتقال ہو گیا اور اپنے پیچھے ایک زوجہ ایک دختر ایک سالہ چھوڑ گیا صورت موجودہ میں زوجہ زید کو اس کا مہر اور مال متروکہ میں حصہ ملے گا؟ نیز دختر مذکور کی پرورش کون کرے گا؟ اور اس کا نفقہ کس پر اور کس عمر تک واجب ہوگا؟ بینوا توجروا

(جواب ۴۳۱) زوجہ زید کو اس کا پورا مہر ملے گا(۴) اور زید کے ترکہ میں سے اس کی زوجہ کو حق ارث آٹھواں حصہ دیا جائے گا(۵)(۶) اور باقی اس کی لڑکی کا حق ہے جب کہ زید کا سوائے ان دو کے اور کوئی وارث نہ ہو(۷) لڑکی کی پرورش کا حق اس کی والدہ کو ہے(۸) اور نفقہ خود لڑکی کے مال میں سے لیا جائے گا(۹) اور جب اس کا مال نہ رہے تب ماں کے ذمہ ہوگا۔(۱۰) واللہ اعلم کتبہ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مولاہ

## ماں کے بعد نانی کو حق پرورش ہے

(سوال) ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور وہ تین لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑ کر مر گیا اس کی زوجہ نے دوسرا شوہر کر لیا بچوں کی نانی اور دادی بھی موجود ہیں اب لڑکیوں کا چچا اور سوتیلا بھائی بچوں کو ماں سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ چچا پرورش طلب کرتے ہیں اور ماں اپنا مہر طلب کرتی ہے اور وہ دینے سے انکار کرتے ہیں؟

---

(۱) والنفقة لا تصير دينا الا بالقضاء او الرضا اي اصطلاحهما على قدر معين اصنافا (تنوير الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب النفقة ۳ / ۵۹٤ ط سعيد كراتشي)

(۲) [illegible] ولو تسمع [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب النفقة ۳ / ۵۷۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) [illegible] وقال في الرد [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب النفقة ۳ / ۶۱۲ ط سعيد كراتشي)

(٤) [illegible]

(۵) [illegible] (الفتاوى الهندية' كتاب [illegible] ۱ / ۳۰۳ ط مكتبة ماجدية' كوئٹہ)

(۶) [illegible] من بعد وصية توصون بها او دين (النساء: ۱۲)

(۷) [illegible] لا يرد عليه فرض [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الفرائض' باب العول ۶ / ۷۸۹ ط سعيد كراتشي)

(۸) [illegible] لا تكون مرتدة او فاجرة او غير مامونة (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳ / ۵۵۵ - ۵۵۶ ط سعيد كراتشي)

(۹) انما تجب النفقة على الاب اذا لم يكن للصغير مال [illegible] نفقة الانسان في مال نفسه صغيرا كان او كبيرا (الهداية' كتاب الطلاق' باب النفقة ۲ / ٤٤٥ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

(۱۰) وهي اولى بالتحمل من سائر [illegible] (هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب النفقة ۳ / ۶۱۵ ط سعيد كراتشي)

(جواب ۴۳۲) نابالغ لڑکیوں کا حق پرورش ماں کو ہے مگر چونکہ اس نے دوسرا نکاح کر لیا ہے تو اگر دوسرا خاوند بچوں کا ذی رحم محرم نہ ہو تو ماں کا حق حضانت ساقط ہو گیا۔ اب نانی مستحق ہے وان لم یکن لہ ام تستحق الحضانة بان کانت غیر اهل للحضانة او متزوجة بغیر محرم او ماتت فام الام اولی من کل واحدة وان علت الخ (ہندیہ)(۱)

## پرورش کا حق ماں کو کب تک حاصل ہے، باپ پر خرچہ پرورش لازم ہے

(سوال) ہندہ مطلقہ کی گود میں ایک لڑکی زینب ہے اس کا حق پرورش کس پر ہے باپ پر ہے یا ماں پر اگر ماں پر ہے تو کتنی عمر تک ہے اس کی حد بیان فرمائیں اور اگر ہندہ بعد گذشتن مدت دوسرا نکاح کرے تو اس بچہ کو زید اس سے لے سکتا ہے؟

(جواب ۴۳۳) مطلقہ کو لڑکی کا حق پرورش حاصل ہے مگر خرچہ باپ کے ذمہ ہے(۲) لڑکی کے بالغ ہونے تک یہ حق اس کو ہے(۳) لیکن ماں کسی غیر محرم سے نکاح کرے تو اس کی وجہ سے حق حضانت ساقط ہو جائے گا(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

## ماں کے ہوتے ہوئے چچا کو حق پرورش نہیں

(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی [illegible] کی رقم مع [illegible] چھوڑی [illegible] مہر اور ایام عدت کے مصارف سے بھی زید [illegible] زید کے چار بچے [illegible] سال ۱۲ سال ۷ سال ۴ ماہ ہے اور [illegible] ۱۰ سال [illegible] زید اپنی زوجہ سے بچوں [illegible] مطمئن نہیں ہے اور چاہتا ہے کہ بچوں کو اپنی [illegible] یہ حق حاصل ہے اور [illegible] نان نفقہ [illegible]

المستفتی نمبر [illegible] ۱۳۵۲ھ م ۱۳ [illegible] ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۳۴) جب تک زید کی مطلقہ کسی ایسے شخص سے جو بچوں کا محرم نہ ہو نکاح نہ کرے بچوں کی

---

(۱) الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب [illegible] في الحضانة ۱ / ۵۴۱ ط ماجدية كوئته

(۲) [illegible] ۲ / ۴۳۴ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

(۳) وتجب النفقة بانواعها على الحر لطفله الفقير الحر [illegible] قال في الرد (قوله الفقير) اى ان لم يبلغ حد الكسب (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة ۳ / ۶۱۲ ط سعيد كراتشي)

(۴) والحاضنة [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳ / ۵۶۶ ط سعيد كراتشي [illegible]

(۵) الحضانة [illegible] متزوجة بغير محرم [illegible] مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳ / ۵۵۵ ط سعيد كراتشي)

[illegible] عمر [illegible] اور [illegible] لڑکیاں اس کی پرورش میں رہیں گی [illegible] اس کی ماں کے مرتے ہوئے اور قابل حضانت ہوتے ہوئے [illegible] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## ماں جب غیر محرم سے شادی کرے تو اس کا حق پرورش ختم ہو جاتا ہے

(سوال) زید نے انتقال کیا مال و اسباب کچھ نہیں چھوڑا دو بچے چھوڑے ایک لڑکا عمر ۷ سال اور ایک لڑکی عمر ۹ سال عورت نے بعد گزرنے عدت کے غیر محرم سے نکاح کر لیا اور دونوں بچوں کے ورثہ تایا پھوپا زندہ ہیں وہ دونوں بچوں کو لینا چاہتے ہیں۔ المستفتی نمبر [illegible] محمد اسماعیل (دہلی) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ م ۲۶ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۳۵) بچوں کی ماں نے جب [illegible] غیر محرم سے نکاح کر لیا تو اس کا حق حضانت ساقط [illegible] حضانت [illegible] لہذا لڑکا تو تایا یا پھوپا کی پرورش [illegible] اور لڑکی جس کی عمر نو سال کی ہے تو وہ بلوغ تک نانی کے پاس رہ سکتی ہے [illegible] تایا یا پھوپا [illegible] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ،

---

(۱) ایضاً حوالہ سابقہ

(۲) والحضانة اما او غيرها احق به اى بالغلام حتى يستغني عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى لانه الغالب ... والام والجدة [illegible] احق بها [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعید کراچی) [illegible]

(۳) [illegible] كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة ۱/ ۵۶۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۴) [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۲ ط سعید کراچی)

(۵) [illegible] متزوجة بغير محرم الصغير (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۵۵ ط سعید کراچی)

(۶) [illegible] وقدره ابوبكر الرازي بتسع سنين والفتوى على الاول (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السادس عشر في الحضانة ۱/ ۵۴۲ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۷) [illegible] (رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعید کراچی)

(۸) [illegible] كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعید کراچی [illegible] پرورش صرف نو سال کی عمر تک حاصل ہے [illegible] الحكم في الام والجدة [illegible] كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۷ ط سعید کراچی)

## نابالغوں کا حق پرورش

(سوال) میری اہلیہ نے انتقال کیا دو بچیاں جن کی عمریں چار سال و دو سال ہیں چھوڑیں جو میری اولاد ہیں بعد انتقال اہلیہ کے میرے خسر نے میری ہر دو بچیوں کو حق حضانت نانی کا حق ظاہر کر کے مجھ سے لے لیں ان کی حفاظت میرے ذمہ ہے [illegible] روپیہ ماہوار صرف خوراک وغیرہ اور چار جوڑے پارچہ سالانہ کی پابندی کی اہل محلہ جو شرفاء میں سے ہیں [illegible] ایک تحریر ان کے سامنے ایک تحریر لے لی ہو [illegible] کوئی اطمینان نہیں دلایا [illegible] تعلیم و تربیت اور آمد و رفت کے متعلق کوئی اطمینان نہیں دلایا [illegible] میں لڑکیوں کا باپ ہوں ہر طرح ان کی پرورش کر سکتا ہوں ان کے آرام و آسائش کے لئے ایک [illegible] رکھ سکتا ہوں [illegible] میرے خیال ناقص میں کوئی شخص والدین سے زیادہ آرام نہیں پہنچا سکتا المستفتی نمبر ۱۳۳ [illegible] (بھوپال) ۴ شعبان ۱۳۵۲ھ م ۲۳ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۳۶) بچوں اور بچیوں کی پرورش کا حق جن اقارب کو دیا گیا ہے وہ ان کی اور بچوں کی غور و پرداخت اور ان کی خیر خواہی اور محبت کے لحاظ سے دیا گیا ہے [illegible] نانی کو یہ حق حاصل ہے لیکن اگر لڑکیوں کا باپ انا مقرر کر کے ان کی پرورش کرنے اور ان کی غور و پرداخت کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور انا مقرر کرنے پر آمادہ ہے اور بچیوں کو بھی نانی سے علیحدہ رہنے میں کوئی کلفت نہ ہو تو باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بچیوں کی پرورش اپنی نگرانی میں کرائے اور نانی سے بچیوں کو واپس لے لے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

### لڑکی کی پرورش کی کیا مدت ہے [illegible] کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) زید میت نے اپنی ایک سالہ دختر مسماۃ زینب منکوحہ ہندہ اور چار حقیقی بھائی چھوڑا ان میں سے زینب کا حق پرورش کس کو حاصل ہے؟

(۲) ہندہ اپنی دختر زینب کی عمر نو سال ہونے تک اس کے چچاؤں کے ساتھ رہ کر انہیں کے مکان میں [illegible] اپنی تربیت میں پرورش کرتی تھیں کہ ہندہ کا نکاح [illegible] انہیں چچاؤں نے اپنے پاس لے لیا اور ہندہ کا نکاح زینب کے غیر محرم سے [illegible] بعد میں حالت زینب اپنی والدہ کے ساتھ غیر محرم کے مکان میں رہ سکتی ہے یا نہیں؟

---

(۱) ان الام اشفق واقدر على الحضانة فكان الدفع اليها انظر (الهداية، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۲ / ۴۳۴ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

(۲) ثم اي بعد الام بان ماتت او لم تقبل او اسقطت حقها او تزوجت باجنبي ام الام وان علت عند عدم اهلية القربى (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳ / ۵۶۲ ط سعيد كراتشي)

(۳) والحاضنة يسقط حقها بنكاح غير محرمه اي الصغير وكذا بسكناها عند المبغضين له لما في القنية لو تزوجت الام بآخر فامسكته ام الام في بيت الراب فللاب اخذه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳ / ۵۶۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) نانی خالہ کے ہاں رہنے میں زینب کی طبیعت پر فسق اور جہالت کا اثر ہونے کا احتمال ہے تو کس حالت مخدوش میں ان کے نزدیک رہ سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) فی الحال چونکہ زینب کی عمر گیارہ سال کی ہو چکی ہے تو کیا اب بھی اس کو والدہ نانی وغیرہ کو پرورش کے لئے اپنے پاس رکھنے کا حق حاصل ہے؟

(۵) یتیم و یتیمہ کا حق حضانت و پرورش والدہ نانی خالہ اور پھوپھی کو کس عمر تک حاصل ہے ان کے وارثین ولی اپنی حفاظت میں کب لے سکتے ہیں؟

(۶) یتیمہ زینب کا نکاح بیاہ کا حق مندرجہ صدر وارثین میں کس کو حاصل ہے؟

(۷) حقیقی چچا کی موجودگی میں اس کی والدہ نانی وغیرہ کو زینب کا نکاح کر دینے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(۸) اگر زینب کا نکاح اس کی والدہ یا نانی یا ماموں کرنا چاہیں تو چچا کو اس کی مزاحمت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا المستفتی نمبر ۸۹۱ محمد حسین قاسم بھائی (ضلع ناسک) ۵ صفر ۱۳۵۵ھ م ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۳۷) نمبر ۵ میں ماں اور نانی لڑکی کی پرورش بلوغ تک کر سکتی ہیں یہ ظاہر روایت اور حد شہوت تک امام محمد کی روایت ہے بموجب امام محمد کی روایت کو مفتی بہ بھی کہا گیا ہے مگر دوسری روایت بوجہ ظاہر روایت ہونے کے ترجیح رکھتی ہے اور امام محمد کی روایت مفتی بہا ہونے کی جہت سے راجح ہے ۔ چچا کے سامنے ماں یا نانی کو ولایت تزویج حاصل نہیں (۲) چچا نابالغہ کا نکاح کر سکتا ہے ۔ (۳) ہاں نابالغہ کو خیار بلوغ حاصل ہوگا ۔ فقط اور سب جواب صحیح اور درست ہیں ۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## حق پرورش کی مدت

(سوال) لڑکی کا زمانہ رضاعت کس عمر تک ہے کہ مطلقہ بیوی اس کو بطور پرورش اپنے پاس رکھنے کی حق دار ہو سکتی ہے ۔ المستفتی نمبر ۹۴۵ عبدالعلی خان (ریاست بھرت پور) یکم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

---

(۱) (والام والجدة احق بها حتى تحيض) اى تبلغ فى ظاهر الرواية ... (وغيرهما احق بها حتى تشتهى) وقدر بتسع وبه يفتى (وعن محمد ان الحكم فى الام والجدة كذلك) وبه يفتى لكثرة الفساد (درمختار) وقال فى الرد (قوله وبه يفتى) قال فى البحر بعد نقل تصحيحه والحاصل ان الفتوى على خلاف ظاهر الرواية (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۷ ط سعيد كراتشى)

(۲) (الولى فى النكاح لا المال العصبة بنفسه بلا توسط انثى على ترتيب الارث والحجب (درمختار) وقال فى الرد (قوله لا المال) فان الولى فيه الاب ووصيه والجد ووصيه والقاضى ونائبه فقط (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب النكاح، باب الولى ۳/ ۷۹ ط سعيد كراتشى) وقال فى الهندية: واقرب الاولياء الى المرأة الابن ثم ابن الابن وان سفل ثم الاب ثم الجد ابو الاب وان علا كذا فى المحيط ... ثم الاخ لاب وام ... ثم العم لاب وام ثم العم لاب ثم ابن العم (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب الرابع فى الاولياء ۱/ ۲۹۳ ط مكتبه ماجديه كوئته)

(۳) (ايضاً حواله سابقه) (۴) (وان كان المزوج غيرهما) اى غير الاب وابيه ... (لا يصح النكاح من غير كفو او بغبن فاحش) وان كان من كفو وبمهر المثل صح ولكن لهما خيار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم بالنكاح بعده (درمختار) وقال فى الرد ... وحاصله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ والعلم به (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب النكاح، باب الولى ۳/ ۶۷-۷۰ سعيد كراتشى)

**(جواب ۴۳۸)** لڑکی کی حضانت یعنی پرورش کا زمانہ بلوغ تک ہے یعنی وہ اپنی ماں یا نانی دادی کے پاس بلوغ تک رہ سکتی ہے(۱) بشرطیکہ ماں یا نانی یا دادی کا حق پرورش کسی وجہ سے ساقط نہ ہو گیا ہو۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## نابالغوں کا حق پرورش کس کو ہے؟

**(سوال)** ہندہ مطلقہ ہے اور اپنے میکے میں رہتی ہے مگر اس کے تین اولاد ہے زینہ چھ سات سال اور صبیہ چہار سالہ یہ ہر دو اپنے والد زید کے پاس رہتے ہیں اور ایک دختر ڈھائی سالہ جو ہے وہ ہندہ کے پاس ہے اب ہندہ مواخذہ کرنا چاہتی ہے کہ یہ ہر سہ اولاد اپنی زیر نگرانی رکھے زید ملازمت تعلقہ افسری دو ڈھائی سو روپیہ ماہانہ پر دوسرے شہر میں ہے اب زید ہندہ کی خواہش پر اولاد کو اس کے سپرد کرے یا نہ کرے حق حضانت کس کا ہے؟ المستفتی نمبر ۱۰۰۶ علی ابن آدم ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۰ جون ۱۹۳۶ء

**(جواب ۴۳۹)** لڑکے کی پرورش کی عمر سات سال تک ہے جب لڑکا سات سال کا ہو جائے تو عورت کا حق حضانت ساقط ہو جاتا ہے(۳) اور لڑکے کو اس کا باپ تعلیم و تربیت کی غرض سے اپنے پاس رکھ سکتا ہے (۴) لڑکیوں کی پرورش کی عمر ان کے بالغ ہونے تک کی ہے لڑکیوں کی والدہ لڑکیوں کے بالغ ہونے تک اپنے پاس رکھ سکتی ہے(۵) یہ حق حضانت اس وقت تک رہتا ہے کہ عورت بچوں کے غیر محرم کے ساتھ نکاح نہ کر لے۔(۶) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## سات سال کے بعد باپ لڑکے کو اس کی نانی سے لے سکتا ہے

**(سوال)** زید کی لڑکی شادی شدہ زیادہ تر اپنے پدر زید کے پاس رہی اخیر مرتبہ بیمار ہو کر اپنے شوہر کے یہاں سے زید کے یہاں آگئی اور یہیں اس کا معالجہ شروع ہوا اس علاج میں زید نے کثیر مصارف کئے ایک عرصہ تک بیمار رہ کر وقت آچکا تھا انتقال ہو گیا اس کے مرنے پر تمامی مصارف بڑی تعداد کے ساتھ زید

---

(۱) والام والجدة لام اولاب احق بها بالصغيرة حتى تحيض اى تبلغ فى ظاهر الرواية (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/۵۶۶ ط سعيد كراتشى) [illegible] دیکھئے جواب ۴۲۷ کا حاشیہ ۳

(۲) والحضانة تثبت للام ولو بعد الفرقة الا ان تكون مرتدة او فاجرة او غير مامونة او متزوجة بغير محرم الصغير او ابت ان تربيه مجانا والاب معسر والعمة تقبل ذلك على المذهب (تنوير الابصار و شرحه مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/۵۵۵ ط سعيد كراتشى)

(۳) والحاضنة اما او غيرها احق به اى بالغلام حتى يستغنى عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى لانه الغالب (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/۵۶۶ ط سعيد كراتشى)

(۴) وفى شرح المجمع واذا استغنى الغلام عن الخدمة اجبر الاب او الوصى او الولى على اخذه لانه اقدر على تاديبه و تعليمه (هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/۵۶۶ ط سعيد كراتشى)

(۵) والام والجدة لام اولاب احق بها بالصغيرة حتى تحيض اى تبلغ فى ظاهر الرواية (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/۵۶۶ ط سعيد كراتشى) مزید تفصیل کے لئے دیکھئے جواب نمبر ۴۲۳ کا حاشیہ نمبر ۳

(۶) والحاضنة يسقط حقها بنكاح غير محرمه اى الصغير (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/۵۶۵ ط سعيد كراتشى)

کے یہاں ہی ہوئے اس نے ایک بچہ چھوڑا اور وہ صرف سات دن کا چھوڑا اس کی پرورش بھی بڑے چونکہ زید کے یہاں کوئی اس کی خدمت کرنے والی نہ تھی بیوی کی نانی بھی دودھ پلانے کے لئے رکھی گئی اس کی خدمت و پرورش میں زر کثیر صرف ہوا اس وقت تک وہ زید کے یہاں موجود ہے جب عمر اس کی ساڑھے تین سال کی ہوئی تو اس کی تعلیم شروع ہونے پر بھی مصارف اچھی صورت میں ہوتے رہے چونکہ عمر اس وقت دس سال کی ہے اب بکر اس کا باپ تعلیم کے نام سے اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے بکر نے عقد ثانی بھی کر لیا ہے اس کی بھی اولاد ہے بچہ بکر کے پاس رہنا نہیں چاہتا ہے بکر پکڑ پکڑ کر لے جاتا ہے اور وہ پھر بھاگ کر آجاتا ہے اور سمجھایا بھی جاتا ہے تو وہ وہاں جانے سے انکار کرتا ہے بکر والوں کے ملنے والوں کے ذریعہ سے کہلوایا گیا کہ بقول تمہارے بچہ کو تم اپنے پاس رکھ کر تعلیم دلانا چاہتے ہو تو جس معیار پر تعلیم کرانے کا خیال ہے وہ لکھ کر دے دیا جائے اس معیار سے دو چند بہتر زید اس کا نانا اپنے مصارف سے تعلیم کرانے کو تیار ہے مگر بچہ کا باپ کسی اغراض یا ضد کی وجہ سے اس کو نہیں مانتا زید کے نانا و بچہ کے رشتے میں سے اس کے بچہ آرام سے رہ سکتے ہیں اور نانا مرحومہ کی یادگار خدا تعالیٰ عمر کرے اور اس کی نسل کا سلسلہ خدا قائم رکھے اور اپنی حیات میں ہی اگرچہ ترکہ مرحومہ کا بکر وارث ہے اس بکر کے حقوق اپنے ساتھ خوشی سے دے دیئے جائیں اس کے علاوہ اور اس کے ساتھ سلوک کیا جاوے کوئی غرض وابستہ نہیں ہے اور جس قدر صرف ہوا ہے زوجہ بکر کی بیماری اور تجہیز و تکفین میں کیا ہے اس کی ادائیگی کا بکر شرعاً ملزم ہو سکتا ہے یا نہیں(۱) اور اس وقت سے زید نے بچہ بکر کی پرورش میں جو کچھ صرف کیا ہے اس کی واپسی بکر پر لازم ہے یا نہیں اور عدم واپسی کی بات مذکورہ بالا بچہ کس کے پاس رہنا چاہئے یا نہیں(۲) المستفتی نمبر ۱۱۲۲ ہدایت محمد خاں (ر و ج) ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م یکم ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۴۰) زید نے اپنی مرحومہ لڑکی کے علاج اور تجہیز و تکفین اور بچہ کی پرورش اور تعلیم میں بغیر امر داماد بکر جو مصارف کئے ہیں ان کا بکر سے مطالبہ نہیں کر سکتا یہ سب تبرع سمجھے جائیں گے (۱) بچہ کی عمر جب سات سال سے متجاوز ہو گئی تو باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ بچہ کو اپنی نگرانی میں لے لے اور اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے (۲) اور اگر بچہ کی تعلیم و تربیت نانا کے یہاں قابل اطمینان طریق پر ہو رہی ہے اور بچہ نانا کے یہاں رہنے میں خوش ہے تو اس کے باپ کو نصیحت کی جائے کہ وہ رضامندی کے ساتھ اس پر آمادہ ہو جائے کہ بچہ کو نانا کے یہاں چھوڑ دے جبراً بچہ کو اپنے یہاں رکھنے کا نانا کو حق نہیں ہے بالغ ہو جانے کے بعد بچہ نانا کے یہاں رہنا

---

(۱) ونقل المصنف بعد البحر عن الخلاصة لو انفق الشريك على العبد في غيبة شريكه بلا اذن الشريك والقاضي فهو متطوع (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب النفقة ۳/ ۶۳۸، ۶۳۹ ط سعيد كراتشي) وقال في العناية تحت قول الهداية وتحت الكفالة بامر المكفول: فان كفل بامره رجع بما ادى عليه وان كفل بغير امره لم يرجع بما يؤديه لانه متبرع بادائه وان كفل بغير امره لم يرجع لانه متبرع بادائه والمتبرع لا يرجع (شرح العناية على فتح القدير، كتاب الكفالة ۷/ ۱۹۰ ط مصر)

(۲) والحاضنة ام او غيرها احق به اي بالغلام حتى يستغني عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى لانه الغالب (درمختار) وقال في الرد: وفي الفتح: ويجبر الاب على اخذ الولد بعد استغنائه عن الام لان نفقته وصيانته عليه بالاجماع وفي شرح المجمع: واذا استغنى الغلام عن الخدمة اجبر الاب او الوصي او الولي على اخذه لانه اقدر على تأديبه وتعليمه (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشي)

پسند کرے تو اسے یہ اختیار حاصل ہوگا۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## بچہ کی پرورش کے متعلق ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب

(سوال) بعض سوالات کا جواب بہت مختصر ہونے سے تسکین نہیں ہوتی اگر بکر اپنی اہلیہ کا علاج کرتا تو زید کو یہ ضرورت بھی نہ ہوتی کہ وہ بکر کے مصارف کو دیکھ کر اپنے مصارف شامل کرتا کیا شوہر کے یہ فرائض میں نہیں کہ معالجات و صرف ادویہ اس کا علاج کرائے اور علاج میں جو مصارف ہوں ان کو برداشت کرے کیا یہ شوہر کے فرائض میں نہیں کہ اہلیہ کے مرنے پر اس کی تجہیز و تکفین کرے اور اس کے مصارف برداشت کرے مصارف کا بار اس وقت تبرع نہیں پڑ سکتا جب کہ مصارف کر رہا ہو اور زید اس کو روک کر اپنے مصارف شامل کرے ایسی صورت پرورش بچہ کے مصارف کی ہے کیا ایسی صورت میں بھی ان مصارف پر تبرع ہو سکتا ہے؟

(۲) زید یعنی نانا کو یہ ضرورت ہے کہ بچہ اپنے پاس رکھے یہ مصارف برداشت کرے سوال تو یہ ہے کہ بچہ کی تکلیف سے باپ کے پاس نہ رہنا چاہے اور اپنے نانا کے پاس خود رہنا پسند کرے تو کیا باپ اس کا جبراً بلا رضامندی لے جا سکتا ہے یا اس کے باپ کے دعوے پر عدالت بلا رضامندی بچہ اس کو جبر کے ساتھ دے سکتی ہے کیا یہ بات اخلاقاً بھی درست ہو سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۲۳۳ ہدایت محمد خاں (بروچ)
۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۴۱) (۱) شوہر پر زوجہ مریضہ کا علاج لازم نہیں (۲) البتہ شوہر پر تجہیز و تکفین لازم ہے (۳) لیکن فاتحہ ایصال ثواب وغیرہ لازم نہیں تجہیز و تکفین وغیرہ میں غالباً زیادہ سے زیادہ خرچ ہوتے ہیں وہ بھی اگر متوفیہ کے اقارب بغیر امر زوج کر دیں تو ان کی طرف سے یہ تبرع ہوتا ہے یہ ضروری نہیں کہ روک کر کرے بلکہ بغیر امر کرنے کی صورت بھی تبرع ہوگی۔

(۲) جب بچہ نابالغ ہے تو کم سمجھی اور نا تجربہ کاری بھی ظاہر ہے اس لئے اس کی اپنی مرضی غیر معتبر قرار دی گئی ہے اچھی اور برائی کا احساس معتبر نہیں ہے کیونکہ نا تجربہ کاری کی عمر ہے [illegible] شارع نے اخلاق پیش نظر رکھ کر ضابطے بنائے اور ضابطہ کلیہ یہی ہے کہ بلوغ سے پہلے بچوں کی مرضی کا اعتبار نہ ہو ورنہ تمام نظام درہم برہم

---

(۱) والغلام إذا عقل واستغنى برأيه ليس للأب ضمه إلى نفسه (درمختار) وقال في الرد: (قوله والغلام إذا عقل) ثم المراد بالغلام البالغ لأن الكلام فيما بعد البلوغ وعبارة الزيلعي ثم الغلام إذا بلغ رشيدا فله أن ينفرد إلا أن يكون مفسدا مخوفا عليه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۸ ط سعيد كراتشي)

(۲) ولا يجب الدواء للمريض ولا أجرة الطبيب ولا الفصد ولا الحجامة كذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات ۱/ ۵۴۹ ط ماجدية كوئٹه) وقال في الرد: (قوله كما لا يلزمه مداواتها) أي إتيانه لها بدواء المرض ولا أجرة الطبيب ولا الفصد ولا الحجامة هندية عن السراج (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة ۳/ ۵۷۵ ط سعيد كراتشي)

(۳) قال: وهل يجب في كفنها؟ يبتنى على قول الثاني المفتى به نعم كما يجب في كسوتها (درمختار) وقال في الرد: (قوله على قول الثاني) أي من أن مؤنة تجهيزها على الزوج وإن تركت مالا لأن الكفن كالكسوة حال الحياة (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة ۳/ ۵۹۸ ط سعيد كراتشي)

ہو جائے گا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## ماں کے انتقال کے بعد نانی کو بچوں کی پرورش کا حق ہے

(سوال) ہندہ نے اپنے انتقال پر ایک بچہ دو برس کا چھوڑا اس بچہ کی پرورش کا حق اس کے باپ کو ہے یا نانا نانی کو پرورش کا خرچ کس کے ذمہ ہے اور یہ بچہ اپنی پرورش ہندہ کے پاس اب تک رہا ہے ہندہ کے ترکہ اور مہر وغیرہ میں سے ۱۲ سہام کر کے اس بچہ کے ۵ سہام ہیں اس بچہ کے نانا نانی ہندہ کے شوہر پر مہر معاف کرنا چاہتے ہیں تو صرف وہ اپنا حق معاف کر سکتے ہیں یا بچہ کے بھی ۵ سہام کا حصہ ہے وہ بھی معاف کر سکتے ہیں۔
المستفتی نمبر ۱۵۲۷ محمد یوسف صاحب (دہلی) ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۳ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۴۲) بچہ کی پرورش کا حق نانی کو ہے (۲) پرورش کا خرچ بچہ کے حصہ میں سے دیا جائے اور بچہ باپ کے ذمہ ہوگا (۳) بچہ سات سال کی عمر تک نانی کے پاس رہے گا پھر باپ لے لے گا (۴) نانا نانی مہر میں سے اپنا حصہ معاف کر سکتے ہیں بچہ کا حصہ معاف کرنے کا انہیں حق نہیں ہے (۵) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## دو عورتیں جن کو بچوں کا حق پرورش ہے وہ موجود نہ ہوں تو حق پرورش کس کو حاصل ہوگا؟

(سوال) زید حالت بیماری اپنے سوتیلے بھائی کو وصیت کر گیا کہ میری بیوی اور سالہ لڑکی ہے تم ان دونوں کو اپنی نظر عنایت میں رکھنا اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دینا آج تک زید کی بیوی اور بچی زید کے سوتیلے بھائی کی زیر نگرانی رہے اب فی حال زید کی بیوی نے غیر محرم سے نکاح کر لیا اب بچی کی پرورش کس کے پاس ہو بچی کی حقیقی نانی پر نانی بھی نہیں ہاں حقیقی نانا زندہ ہیں بچی کے حقیقی دادا دادی چچا وغیرہ

---

(۱) ولا خيار للغلام والجارية ... ولنا أنه لقصور عقله يختار من عنده الدعة لتخليته بينه وبين اللعب فلا يتحقق النظر وقد صح أن الصحابة لم يخيروا (الهداية، كتاب الطلاق، باب حضانة الولد ومن أحق به ۲/ ۴۳۶ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

(۲) ثم أي بعد الأم بأن ماتت أو لم تقبل أو أسقطت حقها أو تزوجت بأجنبي أم الأم وإن علت عند عدم أهلية القربى ثم أم الأب وإن علت بالشرط المذكور (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۲ ط سعيد كراتشي)

(۳) نفقة الأولاد الصغار على الأب لا يشاركه فيها أحد ... والرضيع الصغير إذا لم يوجد من يرضعه إنما تجب على الأب إذا لم يكن للصغير مال وأما إذا كان له مال فتكون مؤنة الرضاع في مال الصغير كذا في المحيط (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الرابع في نفقة الأولاد ۱/ ۵۶۰ ط ماجدية كوئٹہ)

(۴) والحاضنة أما أو غيرها أحق به أي بالغلام حتى يستغني عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى لأنه الغالب (در مختار) وقال في الرد: وفي الفتح: ويجبر الأب على أخذ الولد بعد استغنائه عن الأم لأن نفقته وصيانته عليه بالإجماع، وفي شرح المجمع: وإذا استغنى الغلام عن الخدمة أجبر الأب أو الوصي أو الولي على أخذه لأنه أقدر على تأديبه وتعليمه (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشي)

(۵) وہ تصرف جس میں نابالغ کے لئے ضرر ہو نانا نانی دونوں کو بچی کے حصہ کا حق نہیں ہے بچہ چونکہ نابالغ ہے اور اس کے ولی جیسے نانا یا تصرف کرنے کا حق صورت مسئولہ میں نانا نانی کو بچہ کے حصہ کے معاف کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اس کے معاف کرنے میں بچہ کا نقصان ہے

والولاية في مال الصغير إلى الأب ثم وصيه ثم وصي وصيه ثم إلى أب الأب ثم إلى وصيه ... وليس لوصي الأم ولاية التصرف في تركة الأم مع حضرة الأب (تنوير الأبصار) وقال في الرد: وفي جامع الفصولين: ليس للأب تحرير قنه بمال وحبرد ولا أن يهب ماله ولو بعوض ولا قرضه في الأصح (هامش رد المحتار مع الدر المختار شرح تنوير الأبصار، كتاب الوكالة، فصل لا يعقد وكيل البيع والشراء والإجارة ۵/ ۵۲۸، ۵۲۹ ط سعيد كراتشي)

نہیں بلکہ سوتیلے دادی چچا وغیرہ ہیں اب لڑکی یہ بات کہتی ہے کہ میں سوتیلے بھائی کی تربیت میں اپنی اولاد کے ساتھ پرورش کروں گا اب شرع شریف کا کیا حکم ہے؟[1] لڑکی کی پرورش سوتیلی نانی یعنی لڑکی کی ماں یا حقیقی نانا کرے یا سوتیلی دادی یا سوتیلے چچا؟[2] المستفتی نمبر ۱۹۹۱ سی، آر عبدالرزاق صاحب (ضلع گنتور) ۲ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۷ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۴۳) ماں کا حق حضانت غیر محرم سے شادی کر لینے سے ساقط ہو گیا[1] اور نانا اور سوتیلی نانی اور سوتیلے چچا اور سوتیلی دادی وغیرہ کا کوئی حق نہیں[2] اس لئے اب لڑکی کی پرورش اور تربیت کا انتظام اس کا حقیقی چچا کر سکتا ہے[3] اور عورتوں میں سے جس کے پاس رہنا زیادہ نافع ہو اس کے پاس رکھ دی جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

## ماں کے بعد نانی کو پھر دادی کو حق پرورش ہے

(سوال) ابراہیم حاجی محمد بلیانی میمن نے اپنی زوجہ مسماۃ مریم بی بنت جو سب دادا میمن کو اس کی نافرمانی اور بد خلقی کے باعث طلاق دی۔ بعد طلاق دینے کے مطلقہ مریم ایک لڑکی تھی سات سالہ رابعہ بانو ساتھ لے کر گئی اور مطلقہ نے ایک پٹھان سے عدت گزار کر نکاح کیا جس کے پانچ بچے ہیں مریم بی رابعہ بانو کو ساتھ رکھے ہوئے ہے ایسی حالت میں جب کہ رابعہ بانو کی نانی ایک عرب کے ساتھ نکاح کر کے بیٹھی ہے اور ماں نے بھی غیر کفو پٹھان سے نکاح کر لیا ہے پرورش کا حق ان کو ہے یا نہیں؟ رابعہ بانو کی دادی حیات ہے؟

(جواب ۴۴۴) جب کہ لڑکی کی ماں اور نانی دونوں نے لڑکی کے غیر محرم سے نکاح کر لیا ہے تو لڑکی کو رکھنے کا ان کا حق جاتا رہا[4] لڑکی کو اس کی دادی رکھ سکتی ہے۔[5] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

---

(۱) والحضانة تثبت للام الا ان تكون مرتدة او فاجرة او غير مأمونة او متزوجة بغير محرم الصغير (تنوير الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/ ۵۵۵ ط سعید کراتشی)

(۲) ماں کے بعد حق پرورش نانی کا ہے، ماں کے بعد نانی، نانی کے بعد دادی، دادی کے بعد بہن، بہن کے بعد خالہ، خالہ کے بعد پھوپھی کو ہے ان کے علاوہ دوسری عورتوں کو نہیں کما فی تنویر الابصار وشرحه: ثم ای بعد الام بان ماتت او لم تقبل او اسقطت حقها او تزوجت باجنبي ام الام وان علت عند عدم اهلية القربى ثم ام الاب وان علت ثم الاخت لاب وام ثم لام ثم الاخت لاب ثم الخالات كذلك ثم العمات كذلك (تنوير الابصار مع شرحه مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/ ۵۶۲ ط سعید کراتشی)

(۳) ثم العصبات بترتيب الارث فيقدم الاب ثم الجد ثم الاخ الشقيق ثم لاب ثم بنوه كذلك ثم العم ثم بنوه واذا اجتمعوا فالاورع ثم الاسن اختيار (درمختار) وقال في الرد: قوله ثم العم ثم بنوه (يعني ان يقول كذلك كما في البحر والفتح ثم العم شقيق ثم لاب واما اولاده فيدفع اليهم الغلام لا الصغيرة لانهم غير محرم (هامش رد المحتار مع الدر المختار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/ ۵۶۳ ط سعید کراتشی)

(۴) والحاضنة يسقط حقها بنكاح غير محرمه اي الصغير (الدر المختار مع هامش رد المحتار' كتاب الطلاق' باب الحضانة ۳/ ۵۶۵ ط سعید کراتشی)

(۵) وان لم يكن له ام تستحق الحضانة بان كانت غير اهل للحضانة او متزوجة بغير محرم او ماتت فام الام اولى من كل واحدة وان علت فان لم يكن للام ام فام الاب اولى ممن سواها وان علت كذا في فتح القدير (الفتاوى الهندية' كتاب الطلاق' الباب السادس عشر في الحضانة ۱/ ۵۴۱ ط ماجدیہ' کوئٹہ)

## بچی کا حق پرورش کب تک ہے؟

(سوال) ایک شخص کا نکاح ۳۵ سال قبل ہوا تھا اس بیوی سے بطن سے ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً ۳۲ سال ہے موجود ہے اور ایک لڑکی ہے جس کی عمر تخمیناً دس سال ہے عرصہ پانچ سال ہوئے کہ ان میاں بیوی میں تنازعہ ہو گیا وجہ تنازعہ یہ ہوئی کہ ایک شخص جو برادری کا ہے اس کو عورت نے دینی بھائی بنایا اس سے خاوند نے روک ٹوک کی نتیجہ یہ نکلا کہ وہ عورت خاوند سے علیحدہ ہو کر اس شخص کے ساتھ رہنے لگی چار سال متواتر اس کے والدین اور رشتہ داروں نے اس عورت کو ہر چند سمجھایا کہ وہ اپنے خاوند کے ہاں اس شخص کی چوکھٹ چھوڑ کر چلی آئے مگر عورت نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ میں اپنے دینی بھائی کو نہیں چھوڑ سکتی چاہے خاوند چھوٹ جائے اس پر اس کے خاوند نے طلاق دے دی اور برادری نے فارغ خطی لکھوا دی اس کے بعد عورت نے اپنے اور لڑکی کے روٹی کپڑے کی بابت دعویٰ دائر کر دیا اور درخواست عدالت میں دی پھر عورت نے صرف لڑکی کی طرف سے درخواست دی اس پر عدالت نے چار روپے ماہوار کے حساب سے روٹی کپڑے کی ڈگری دے دی لڑکی کی عمر اب دس سال کی ہے اب اس کا باپ اس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے کیا وہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۴۴۵) لڑکی بلوغ تک اپنی ماں کے پاس رہ سکتی ہے۔ ہاں اگر باپ کوئی ایسی وجہ بتائے کہ اس کی بچی کا ماں کے پاس رہنا باعث فساد ہو تو بچی باپ کو دی جائے گی۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## ماں نانی دادی اور بہن کے بعد حق پرورش خالہ کو ہے

(سوال) زید کا انتقال ہوا اس نے ایک زوجہ اور ایک دو سالہ لڑکی چھوڑی دو سال گزرنے پر زوجہ نے نکاح ثانی کر لیا زید مرحوم کا کوئی حقیقی وارث ہے نہ اس کی بیوہ کی حقیقی ماں موجود ہے البتہ اس کا حقیقی باپ اور بہن ہندہ ہے اب زید کی بچی کی پرورش کون کرے زید کا سوتیلا بھائی اور زید کی سوتیلی ماں کہتے ہیں ہم پرورش کریں گے المستفتی نمبر ۲۰۰۳ عبدالقادر (ضلع کرنال) ۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۴۶) اگر ہندہ کی حقیقی بہن یعنی بچی کی خالہ موجود ہے اور وہ پرورش کرنے پر راضی اور تیار ہے تو اس کو حق حضانت حاصل ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو پھر ماں (جس کا حق حضانت بوجہ نکاح غیر محرم سے ساقط ہو چکا ہے) اور سوتیلی دادی یا سوتیلا چچا حقیقی نانا ان میں سے جو بچی کی تربیت اور نگرانی اچھی

---

(۱) والام والجدة لام او لاب احق بها بالصغيرة حتى تحيض اى تبلغ في ظاهر الرواية (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳ / ۵۶۶ ط سعيد كراتشی) مزید تفصیل کے لئے دیکھئے جواب ۴۴۲ کا حاشیہ ۳

(۲) والحضانة تسقط بنكاح غير محرمه اى الصغير وكذا بسكناها عند المبغضين له لما في القنية لو تزوجت الام بآخر وامسكته اى الام في بيت الراب فللاب اخذه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳ / ۵۶۵ ط سعيد كراتشی)

(۳) ثم اى بعد الام بان ماتت او لم تقبل او اسقطت حقها او تزوجت باجنبي ام الام وان علت ثم ام الاب وان علت ثم الاخت لاب وام ثم لام ثم الاخت لاب ثم الخالات كذلك ثم العمات كذلك (تنوير الابصار وشرحه مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الحضانة ۳ / ۵۶۲ ط سعيد كراتشی)

[illegible] اس سے [illegible] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

**جواب دیگر ۴۴۷) (۲۰۰۶)** تین خالہ زندہ ہیں تو ان میں سے کسی ایک کی پرورش میں بچی رہ سکتی ہے(۱) سوتیلے چچا اور سوتیلی دادی کو حق حضانت حاصل نہیں ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی ۹ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء

# سترہواں باب

## ایلاء

### کسی نے اپنی بیوی سے کہا "جب تک تم تین پارے قرآن شریف نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرام ہے" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی منکوحہ سے یوں کہا (جب تک تو تین پارے قرآن شریف سے نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرام ہے) اس کے بعد اس نے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا اور درمیان میں [illegible] قرآن شریف پڑھتی تھی اور اس کے تین پارے پورے نہ ہوئے تھے کہ ایک ماہ کچھ دن کے بعد اس عورت سے [illegible] کے بعد اس عورت نے یہ کہا کہ تم نے تو قسم کھائی تھی ایسا کیوں کیا اس کے جواب میں اس نے کہا اب تو میں [illegible] چنانچہ اس کو [illegible] مدت ماہ کا ہو چکا اور ابھی تک تین پارے پورے نہیں [illegible] صحبت کی پس اس صورت میں وہ عورت اس کے نکاح میں باقی ہے یا نہیں [illegible] سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں یا ان تین پاروں کے پورے [illegible] کفارہ ادا کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں اور [illegible] المستفتی نمبر ۱۶۹۸ مولوی عبدالحق صاحب (ضلع مراد آباد) ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۱۶ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۴۸) تین پارے پڑھنے سے پہلے جو وطی کی گئی ہے اس میں کفارہ یمین واجب ہو [illegible] تینوں [illegible] تین پارے [illegible]

---

(۱) [illegible] **باب الحضانۃ ۳ / ۵۶۶ ط سعید کراتشی)**

(۲) [illegible] **ثم العصات بترتیب الارث** [illegible] **کتاب الطلاق، باب الحضانۃ** ۳ / ۵۶۳ [illegible]

اس کے بعد پھر اس نے یہ کہا کہ آئندہ سے وہی بات رہی یہ از سر نو ایلاء ہوا اس وقت سے چار ماہ گزرنے تک تین پارے ختم نہ ہوئے اور درمیان میں وطی واقع نہ ہوئی تو چار ماہ گزرنے پر طلاق بائن ہوگئی اب تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور ایلاء ختم ہوگیا تجدید نکاح کر کے وہ بیوی سے مقاربت کرسکتا ہے لیکن تین پارے پورے ہونے سے قبل جو وطی واقع ہوئی اس میں اسے کفارہ یمین دینا ہوگا تین پارے ناظرہ پڑھ لینا قسم پوری ہو جانے کیلئے کافی ہوگا۔ حافظ ہونے کی ضرورت نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## قسم کھا کر کہا "تو مجھ پر حرام ہے اب میں تجھ سے صحبت نہیں کروں گا" اس کے بعد بالکل ہمبستری نہیں کی" تو کیا حکم ہے؟

(اخبار الجمعیۃ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) زید اپنی عورت کو جماع کی غرض سے انتہائی خوف شرعی رکھتا ہے اور ایام ممنوعہ سے اجتناب نہیں کرتا مثلاً حیض و ماہ رمضان میں وطی کرتا ہے ہر چند عورت منع کرتی ہے مگر نہیں مانتا ایک روز اپنی عورت کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا تین ان دنوں میں جب کہ پورے نو ماہ کی حاملہ تھی عورت سے بار بار یہ کلمات کہتا رہتا ہے۔

(۱) اگر میں تجھ سے ہمبستری کروں یا ارادہ کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں ان کلمات کے کہنے کے بعد تخمیناً نو ماہ سے بالکل ہمبستری نہیں کی۔

(۲) اور یہ بھی کہا ہے کہ قسم ہے خدا کی تو مجھ پر حرام ہے اب میں تجھے بالکل حرام کر چکا ہوں۔

(۳) اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ جو تیرے سے تین بچے پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھی میرا نہیں ہے یہ فلاں کا ایک فلاں کا ایک فلاں کا۔

(۴) اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں تجھ سے بہت زمانہ سے عہد کر چکا ہوں کہ اب تجھ سے صحبت نہیں کروں گا اب میرے اور تیرے درمیان میاں بیوی کے سے تعلقات نہیں ہیں اب تجھے بازاری رنڈی کی طرح سمجھتا رہتا ہوں۔

---

(۱) [illegible] فیه الکفارة لانه [illegible] فقد [illegible] (تنویر الابصار وشرحه مع حاشیة رد المحتار، کتاب الایمان ۳/ ۷۰۸ ط سعید کراتشی)

(۲) قال الله تعالی: فکفارته اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اهلیکم او کسوتهم او تحریر رقبة (المائدة ۸۹) وهی تحریر رقبة او اطعام عشرة مساکین او کسوتهم کما مر فی الظهار وقال ابن عابدین (قوله عشرة مساکین) ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرة ایام کل یوم نصف صاع یجوز (الدر المختار مع حاشیة رد المحتار، کتاب الایمان ۳/ ۷۲۵ ط سعید کراتشی)

(۳) فان وطئها فی الاربعة الاشهر حنث فی یمینه ولزمته الکفارة وسقط الایلاء وان لم یقربها حتی مضت اربعة اشهر بانت منه بتطلیقة (الهدایة، کتاب الطلاق، باب الایلاء ۲/ ۴۰۱ ط شرکة علمیه ملتان)

(۴) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل به المطلقة وما یتصل به ۱/ ۴۷۲ ط مکتبة ماجدیة کوئته)

(جواب ۴۴۹) عبارت نمبر ۲ اور نمبر ۳ سے مراد ایلاء ضرور ثابت ہوتا ہے اور جب کہ ان الفاظ کے کہنے کے بعد چار ماہ تک اس نے اپنی بی بی سے وطی نہ کی اور علیحدگی رکھی تو عورت پر طلاق بائن پڑ گئی (۱)(۲) اور بعد انقضائے عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۳) محمد کفایت اللہ غفر لہ، مدرسہ امینیہ دہلی

# اٹھارھواں باب

## ظہار

### کسی نے کہا "اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو اسی کے نطفہ سے پیدا ہوں گا" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی بیوی اور زید کی والدہ میں فساد ہوا اور زید کی والدہ نے زید سے شکایت کی زید نے سخت غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کی غیر موجودگی میں یہ کہا کہ "اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو اسی کے نطفہ سے پیدا ہوں گا" اس کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۴۲۰ منشی خاں مدرس مدرسہ سوال (ضلع امراؤتی)

۱۹ رجب ۱۳۵۳ھ م ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۴۵۰) یہ قسم ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ زید اپنی بیوی کے ساتھ میاں بیوی کے تعلقات اور خانہ داری کے تعلقات رکھ سکتا ہے مگر قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے (۴) کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے یا دس مسکینوں کو پوشاک دیدے یا دس مسکینوں کو ایک ایک چادر دیدے اگر اس کی قدرت نہ ہو تو تین روزے متواتر پے در پے رکھے (۵) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

### کسی نے کہا "وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی تابعدار ہیں وہ ماؤں سے مشابہ ہیں باعتبار شفقت و محبت کرنے کے" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) زید نے اپنی بیوی سے بابت محبت بات کرتے ہوئے کہا کہ صاحب اخلاق جلالی فرماتے ہیں کہ

---

(۱) وإذا قال الرجل لامرأته والله لا أقربك أو قال والله لا أقربك أربعة أشهر فهو مول لقوله تعالى للذين يؤلون من نسائهم تربص أربعة أشهر الآية (الهداية كتاب الطلاق باب الإيلاء ۲ / ۴۰۱ ط مكتبة شركة علمية ملتان)

(۲) وإن لم يقربها حتى مضت أربعة أشهر بانت منه بتطليقة (الهداية باب الإيلاء ۲ / ۴۰۱ ط مكتبة شركة علمية ملتان) وفي الدر: وحكمه وقوع طلقة بائنة إن بر ولم يطأ (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الإيلاء ۳ / ۴۲۴ ط سعيد كراتشي)

(۳) قال الله تعالى: وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن إذا تراضوا بينهم بالمعروف (البقرة ۲۳۲)

(۴) وهذا القسم فيه الكفارة لانه [illegible] واحفظوا ايمانكم فقط [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الايمان ۳ / ۷۰۸ ط سعيد كراتشي)

(۵) قال الله تعالى: فكفارته إطعام عشرة مساكين من أوسط ما تطعمون أهليكم أو كسوتهم أو تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام ذلك كفارة أيمانكم إذا حلفتم (المائدة ۸۹) وكفارته تحرير رقبة أو إطعام عشرة مساكين كما مر في الظهار أو كسوتهم ... وإن عجز عنها كلها وقت الأداء صام ثلاثة أيام ولاء (تنوير الأبصار وشرحه مع هامش رد المحتار كتاب الايمان ۳ / ۷۲۵ ط سعيد كراتشي)

[illegible] یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں پر مہربان ہیں اور شفقت سے پیش آتی ہیں اور ان کی تابعدار اور وفادار ہیں وہ ماں سے مشابہ ہیں باعتبار شفقت اور محبت کرنے کے کیونکہ اس تشبیہ سے ظہار واقع نہیں ہوتا (۲) ظہار کے باب میں سورۂ مجادلہ میں ابتداء میں جو آیت ہے کس آیت تک ظہار کا تذکرہ ہے

وہ آیت یہ ہے ذلک لتؤمنوا باللہ ورسولہ [illegible] وللکافرین عذاب الیم

(۳) اور اگر ظہار واقع ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے کس سے متعلق ظہار ہوگا المستفتی نمبر ۱۵۳۱ نور محمد (ضلع [illegible]) ۱۲ ربیع ثانی ۱۳۵۵ھ م ۲ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۵۱) زید کے اس کہنے سے ظہار نہیں ہوا (۱) قرآن پاک میں ظہار کا تذکرہ [illegible] آیت (۲) [illegible] تک ہے وہ عذاب الیم (۳) تک ہے فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ”تو میری بہن کے برابر ہے“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت سے بحالت غصہ میں کہا کہ تو میری بہن کے برابر ہوئی [illegible] ہے میں [illegible] یہ بات کہ تو میری بہن کے برابر ہے [illegible] بعد میں عورت کے رشتہ دار [illegible] سے یہ کہا [illegible] عورت [illegible] اپنے [illegible] میں نے [illegible] بہن کے برابر ہو [illegible] سے قریب میں رہنا نہیں چاہتا [illegible] بعد میں [illegible] بتلائیں کہ ان دونوں کے نکاح میں فرق [illegible] نہیں [illegible] طلاق [illegible] المستفتی نمبر ۱۱۱۹ [illegible] ۲۲ [illegible] ۱۳۵۵ھ م ۲۱ [illegible] ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۵۲) طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہوں تو طلاق بائن ہو گئی (۳) تجدید نکاح کرنا ہوگا (۴) [illegible] کی ضرورت نہیں اور طلاق کی نیت نہ ہو بلکہ عزت میں بہن کے برابر ہونا مقصود ہو تو کچھ نہیں ہوا (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) [illegible] علی مثل امی او کامی وکذا لو حذف علی [illegible] براً او ظهاراً او طلاقاً صحت نیته ووقع ما نواه لانه کنایة [illegible] او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامة (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الظهار ۳ / ۴۷۰ ط سعید کراتشی)

(۲) [illegible] ۲-۳-۴

(۳) [illegible] علی مثل امی او کامی وکذا لو حذف علی [illegible] براً او ظهاراً او طلاقاً صحت نیته ووقع ما نواه [illegible] قوله لانه کنایة [illegible] وفی البحر [illegible] (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الظهار ۳ / ۴۷۰ ط سعید کراتشی)

(۴) [illegible] بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الرجعة ۳ / ۴۰۹ ط سعید کراتشی)

(۵) او لا ینو شیئا او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامة (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الظهار ۳ / ۴۷۰ ط سعید کراتشی)

### بیوی کو ماں کہہ دیا تو نکاح نہیں ٹوٹا

(سوال) ایک شخص نے اپنی منکوحہ بیوی کو غصہ کی حالت میں یہ لفظ کہہ دیا کہ میری ماں ادھر سے ادھر آجا [illegible] بیوی کو ماں کہنے میں کوئی طلاق تو نہیں پڑی اگر طلاق پڑتی ہے تو کتنی [illegible] اور کیا [illegible] یہ لفظ کہتے وقت نیت نہ طلاق کی تھی نہ ظہار کی۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۵ عبدالغنی صاحب امام مسجد (ہے پور) ۱۸ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۵۳) اس لفظ کے کہنے سے نہ طلاق ہوئی نہ ظہار [illegible] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

### بیوی کو طلاق کی نیت سے ماں کہنا کیا حکم ہے؟

(سوال) بیوی کو بہ نیت طلاق ماں کہنا [illegible]

(جواب ۴۵۴) اگر اپنی بیوی کو [illegible] ایسی طلاق کی نیت سے کہہ دے تو طلاق بائن ہو جاتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

### شوہر نے بیوی سے کہا اگر میں تم سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں تو کیا حکم ہے؟

([illegible] ۲۶ فروری ۱۹۵۲ء)

(سوال) (۱) اگر کوئی شخص [illegible] اپنی بیوی سے کہے اگر میں تم سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں (۲) ایک شخص [illegible] تو کیا حکم ہے؟

(جواب ۴۵۵) (۱) [illegible] طلاق پڑتی ہے [illegible] (۲) [illegible] طلاق نہیں [illegible] محمد کفایت اللہ غفرلہ

---

[illegible]

[illegible] والا یوی شیا او حذف الکاف [illegible]

[illegible]

## شوہر نے کہا کہ ”یہ تو میری ماں ہے“ پھر اس کے بعد طلاق نامہ بھی تحریر کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید نے اپنی لڑکی نابالغہ کا عقد بکر نابالغ کے ساتھ کر دیا تھا بالغ ہونے سے پیشتر [illegible] کی حالت میں دونوں کو باہم کبھی صرف [illegible] موقع میسر رہا بالغ ہونے کے بعد جب لڑکی کو بکر کے ہاں بھیجا گیا تو اس نے اپنے والدین سے کہا کہ مجھ کو اس سے کیا واسطہ یہ میری کیوں بلائی گئی ہے صورت حال یہ ہے کہ [illegible] اور دونوں میں چپقلش اور [illegible] مقدمہ بازی ہو کر [illegible] سے لڑکی والوں نے جب یہ کہا کہ اچھا ہم اس کو واپس لے جاتے ہیں اس کا زیور [illegible] تو بکر نے جواب دیا کہ یہ تو میری ماں ہے اس کا کرایہ کیا؟ بکر نے سادہ کاغذ پر دو شاہدوں کے دستخط سے ایک طلاق نامہ بھی تحریر کر دیا ہے اگر طلاق ہوئی تو عدت کا شمار اس وقت سے ہوگا یا [illegible] طلاق نامہ قانونی [illegible] وقت سے طلاق [illegible] ہے۔

(جواب ۴۵۶) زید نے جب طلاق نامہ تحریر کر دیا ہے تو طلاق ہو گئی(۱) اسی تاریخ سے عدت شمار ہوگی بشرطیکہ طلاق نامہ کے الفاظ تنجیز طلاق کے ہوں(۲) اور طلاق نامہ لکھوانے کی وقت طلاق دینے کا ارادہ نہیں بلکہ آئندہ وقت سے [illegible] لکھوانے کا مضائقہ نہیں مگر عدت پہلے ہی طلاق نامہ کی تحریر کے وقت سے شمار ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ”تو آج سے میری ماں ہے اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو کسی رنجش کی وجہ سے کہا کہ تو آج سے میری ماں ہے اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں [illegible] دریافت یہ ہے کہ اس کے کہنے کی وجہ سے طلاق ہو گئی یا نہیں اس کو چھوڑنا چاہئے یا نہیں؟

(جواب ۴۵۷) یہ الفاظ لغو ہیں اگر طلاق دینی ہے تو صاف الفاظ میں دیدے ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوتی(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) كتب الطلاق إن مستبينا على نحو لوح وقع إن نوى وقيل مطلقا (در مختار) وقال في الرد ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان إقرارا بالطلاق وإن لم يكتب (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۲) وإن كتب أما بعد فأنت طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة وإن علق طلاقها بمجيء الكتاب بأن كتب إذا جاءك كتابي فأنت طالق فجاءها الكتاب فقرأته أو لم تقرأ يقع الطلاق كذا في الخلاصة (هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

(۳) لو قال لها أنت أمي لا يكون مظاهرا وينبغي أن يكون مكروها ومثله أن يقول يا ابنتي ويا أختي ونحوه (الهندية، كتاب الطلاق، الباب التاسع في الظهار ۱/ ۵۰۷ ط ماجدية كوئٹه)

# انیسواں باب

## متفرقات

### عورت بھاگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی تو بغیر طلاق کے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں

(سوال) ایک شخص کے نکاح میں دو عورتیں تھیں ان میں سے ایک عورت کی رنجش وغیرہ کی وجہ سے [illegible] سے [illegible] اور شخص کے ہمراہ بھاگ نکلی اور پندرہ سال اس کے ساتھ رہی اولاد بھی ہوئی اب وہ شخص جس کے ساتھ نکلی تھی دو سال ہوئے فوت ہو چکا ہے اب اس وقت کوئی اور آدمی اس عورت سے نکاح کرنا چاہے تو کیا اس کو اصلی خاوند سے طلاق نامہ حاصل کرنا چاہئے اور عدت ختم ہونے پر نکاح کرنا چاہئے؟
المستفتی نمبر ۱۷۰ شہباز خان صاحب (ضلع کرنال) ۱۴ رمضان ۱۳۵۲ھ م یکم جنوری ۱۹۳۴ء

(جواب ۴۵۸) ہاں اس عورت کا پہلا خاوند جبکہ موجود ہے اس لئے کسی دوسرے مرد کو اس کے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے اصلی خاوند سے طلاق لینی ضروری ہے (۱) اور جب خاوند طلاق دیدے گا تو عورت کو عدت بھی گزارنی ہوگی (۲) بعد انقضائے عدت کوئی دوسرا شخص نکاح کر سکے گا۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

### گاؤں کے سرداروں نے طلاق دینے پر مجبور کیا شوہر نے طلاق دی اس کا حکم

(سوال) کلثوم اور بکر کے درمیان عرصہ سے ناجائز تعلق تھا جس کی وجہ سے کلثوم حاملہ ہوئی بعد از ظہور حمل محلے کے سرداروں کو اس کی خبر ہوئی سرداروں نے دونوں کا نکاح کرا دیا بعد از نکاح کلثوم کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی کچھ مدت کے بعد بکر نے کلثوم کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو سرداروں نے کہا کہ تجھے دو باتوں میں سے ایک اختیار کرنا پڑے گا [illegible] روپے [illegible] ہوں گے اور [illegible] طلاق دیدے [illegible] چنانچہ [illegible] ایک وقت [illegible] شادی کرنے میں [illegible] روپے [illegible] کو کار خیر میں خرچ [illegible] چنانچہ روپے [illegible] شادی کرنے میں ان میں سے ایک روپیہ [illegible] خرچ [illegible] کلثوم کے [illegible] امانت [illegible] دریافت [illegible] روپیہ

---

(۱) [illegible] باب العدة مطلب في النكاح الفاسد ۳/ ۵۱۶ ط سعيد كراتشي)
(۲) قال الله تعالى: والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء (البقرة ۲۲۸)
(۳) قال الله تعالى: واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن اذا تراضوا بينهم بالمعروف (البقرة ۲۳۲)۔

[illegible] خیر میں خرچ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ **المستفتی نمبر ۹۷۳** مولوی کبڈ صاحب (نواکھالی) ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۴ جون ۱۹۳۶ء

**(جواب ۴۵۹)** [illegible] کی نیت کام میں خرچ نہیں ہو سکتا بلکہ بکر کو واپس دینا چاہیے [illegible] اگر بکر واپس [illegible] اور کہہ دے [illegible] کی نیت کام میں خرچ [illegible] تو پھر کسی نیک کام میں خرچ ہو سکے گا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## چند کلمات کے اصطلاحی معنی

(سوال) مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی اصطلاحی تحریر فرمائیے اگر بذریعہ تحریر جواب نہ دے سکیں تو تشریف [illegible] فرمائیں۔ [illegible] نمبر ۳، ۴، ۵، ۶ کی خاص تشریح کی ضرورت ہے کیونکہ [illegible] (۱) مجنون (۲) صبی (۳) معتوہ (۴) مبرسم (۵) مغمی علیہ (۶) مدہوش (۷) نائم (۸) [illegible] (۹) [illegible]۔ **المستفتی نمبر ۱۲۰۲** طاہر خاں صاحب (ضلع [illegible]) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ م ۱۴ جولائی ۱۹۳۷ء

**(جواب ۴۶۰)**

| نمبر شمار | الفاظ | | معنی اصطلاحی |
|---|---|---|---|
| (۱) | مجنون | | دیوانہ پاگل |
| (۲) | صبی | | نابالغ بچہ |
| (۳) | معتوہ | | یہ دونوں قریب المعنی ہیں ایسے شخص کو کہتے ہیں جو بالکل پاگل تو نہ [illegible] کے [illegible] سے [illegible] درست نہ ہوں۔ |
| (۴) | مبرسم | | |
| (۵) | مغمی علیہ | | [illegible] یا صدمہ سے بے ہوش ہونے والا |
| (۶) | مدہوش | | جس کے ہوش و حواس فوری طور پر ختم ہو جائیں |
| (۷) | نائم | | سونے والا |
| (۸) | [illegible] | [illegible] | یہ دونوں [illegible] فہرست میں [illegible] [illegible] متعلق [illegible] [illegible] یہ [illegible] [illegible] ہوتے ہیں۔ |
| (۹) | [illegible] | [illegible] | |

---

[illegible] وعدهما وباقي الائمة لا يجوز [illegible] لكيفية لاحد [illegible] بالمال كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ [illegible] في التعزير باخذ المال ٤ / ٦١ ط سعيد كراتشي)

جناب من! السلام علیکم۔ الفاظ کے معنی لکھ دیئے گئے ان میں ناقابل حل کون سی بات ہے مجھے آنے کی فرصت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## عورت کا کسی شخص کے ساتھ بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

(سوال) ایک مسلمان عورت کی شادی ہوئے عرصہ گزرا اس وقت چھ سات اولاد موجود ہیں وہ عورت غیر قوم کے ایک فرد کے ساتھ فرار ہوگئی دو تین ماہ بعد اس کا پتہ لگا کر کوشش کرکے یہ اور گھر میں رہنے لگی اور مرد بھی اس سے راضی ہو گیا ہے ایسی عورت کا نکاح قائم رہ سکتا ہے یا نہیں اور وہ اپنے شوہر سے زندگی گزار سکتی ہے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۹ سید بدر نعیم صاحب ([illegible]) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۱) ہاں نکاح قائم ہے فرار ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## کسی نے کہا ”تو مجھ پر تین طلاقیں حرام ہے“ جب کہ اس کے سامنے نہ اس کی بیوی تھی اور نہ کوئی دوسرا شخص تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص اپنی منکوحہ کے حق میں حالت غضب میں کہتا ہے کہ تو مجھ پر تین طلاقیں حرام ہے حالانکہ اس وقت نہ اس کی منکوحہ موجود تھی نہ کوئی دیگر شخص۔ المستفتی نمبر ۲۰۲۰ مولوی محمد عبداللہ شاہ (میانوالی) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۲) یہ لفظ خطاب (تو) کس کو کہا تھا پورا واقعہ لکھنا چاہئے تھا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

## شوہر نے لوگوں کے کہنے سے اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہوگئی

(سوال) ایک شخص ناخواندہ اور مسائل سے ناواقف ہے اس نے اپنی بیوی کو لوگوں کے کہنے سے طلاق دیدی ہے اور پندرہ دن کے بعد دونوں میاں بیوی رجوع ہوگئے ہیں رجوع ہونے پر لوگوں نے دریافت کیا کہ تم نے طلاق کیسی دی ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب لوگوں نے مجبور کیا تو مجبوری کی وجہ سے زبانی طلاق دی ہے میرے دل کے اندر یہ تھا کہ میں تین دن کے بعد ہم ایک ہو جائیں گے اس کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۰۴۰ عبدالغنی صاحب (گوڑگانواں) ۲۴ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۲۹ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۳) اگر طلاق ایک یا دو دفعہ دی تھی تو رجوع کر لینا جائز ہے(۲) اور تین مرتبہ طلاق دیدی تھی تو پھر

---

(۱) فرار ہونا فسخ نکاح کا موجب نہیں ہے۔

(۲) اذا طلق الرجل تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها (الهندية ، كتاب الطلاق ، باب الرجعة ٢ : ٣٩٤ ط مكتبه شركة علميه ملتان )

رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## تایازاد بہن سے شادی ہو جائے تو وہ بیوی بن جاتی ہے، اور جب طلاق پڑ جائے تو وہ تایازاد بہن ہی رہتی ہے

(سوال) میرے بابا کی ایک لڑکی تھی جس کی شادی میرے بابا نے مرد کی چند روز کے بعد شوہر انتقال کر گیا پھر چند روز کے بعد بابا نے میرے ساتھ نکاح کر دیا چار برس کے بعد کچھ آپس میں لڑائی جھگڑا ہوا جس سے تب سے میں نے طلاق دیدی تب میرے بابا نے کل جائیداد لڑکی کے نام سے لگا دیا اب وہ جائیداد میرے بابا کی بہن نے میرے نام ہبہ کر دیا ہے جب میں نے لڑکی کو طلاق دے دی ہے تو وہ ہماری رشتہ میں کون ٹھہری بہن یا اور کچھ عدالت فتوی طلب کرتی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۲۹۳ محمد نذیر خاں (ضلع فیض آباد)

۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۲ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ٤٦٤) بابا سے مراد شاید تایا ہے تو وہ لڑکی تمہاری تایازاد بہن ہوتی ہے اور اس سے شادی ہو جائے تو بیوی بن جاتی ہے جب تم نے طلاق دیدی تو بیوی نہیں رہی وہی پہلا رشتہ یعنی تایازاد بہن ہونے کا قائم ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## فسخ نکاح کے لئے جن لوگوں نے عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دی ہے، وہ سب مرتد ہو گئے

(سوال) زید کی لڑکی کے ساتھ بکر کے لڑکے کا عقد ہوا بعد عقد لڑکی رخصت کرا کر سسرال لائی گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ رہتی رہی تھوڑا عرصہ تین ماہ بعد وہ [illegible] اپنے باپ کے گھر چلی گئی پھر چند روز پر اس کے شوہر کا بھائی اس کو بلانے کے لئے گیا تو اس کے ماں باپ نے بھیجنے سے انکار کر دیا بعد وہ لڑکے کی والدہ گئی مگر انہوں نے پھر بھی رخصت نہیں کیا پھر اس کا شوہر بذات خود گیا اور کہا سنا مگر لڑکی کے والدین اس کو لے کر دوسری جگہ فرار ہو گئے اور رخصت نہ کیا اسی طرح پر بہت عرصہ گزر گیا وہ گھر ہی رہتی رہی لڑکی کے والدین نے نکاح ثانیہ کرنا چاہا تو کوئی نکاح پڑھانے کو تیار نہ ہوتا تھا کیونکہ اس کے پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی لڑکی کے والد ایک پیر صاحب ہیں جو کہ عالم بھی ہیں اور وعظ و نصیحت کا بھی کام کرتے ہیں وہ تشریف لے گئے ان سے عقد ثانی کے لئے کہا گیا لڑکی کے والدین نے بھی اور اس کی برادری کے لوگوں نے مولوی صاحب کو مجبور کیا تو انہوں نے یہ ترکیب بتائی جس کا نام شرعی حیلہ رکھا کہ لڑکی بت پرستی کرے بت پرست ہونے پر وہ مرتد ہو جائے گی اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا تب نکاح ثانی بلا طلاق دیئے پہلے شوہر کے

---

(۱) وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها، والأصل فيه قوله تعالى: "فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة. (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تستحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط مكتبه شركة علميه ملتان)

ہو جائے گا مولوی صاحب کی اس ترکیب پر عمل درآمد ہوا اور شادی جلد عمل میں آیا اور عقد ثانی کر دیا گیا جس کو عرصہ ہو گیا اور اس سے دوسرے شوہر سے اس کے تین بچے بھی ہیں اب دوسرے شوہر کے اور لڑکی کے درمیان انہیں لوگوں نے جدائی کر دی جو پہلے شوہر کے چھڑانے میں شریک تھے اب دوسرا شوہر برادری کے مجبور کرنے پر یہ کہتا ہے کہ پہلے شوہر سے لڑکی طلاق حاصل کرے تو میں اس کو رکھوں گا اور پہلے شوہر کو اب مجبور کیا جاتا ہے کہ تم طلاق دو اور وہ معتمد لوگ ہیں اور ایک شیخ جماعت سے چونکہ پہلا شوہر بھی اس برادری کا ہے اس لئے اس کو ہر طرح سے قوم کے لوگ تنگ اور پریشان کرتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ جن لوگوں کی ترغیب سے لڑکی نے بت پرستی کی ان کے لئے اسلامی اور شرعی حکم کیا ہے اور لڑکی کے ساتھ دینے والے اس حکم میں داخل ہیں اور جو لوگ اس عقد میں شریک تھے ان کا عقد فسخ ہو گیا یا باقی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۰۶ میر محمد نورالدین صاحب چوہٹہ بازار (ریوان)
۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۵) جن لوگوں نے لڑکی کو بت پرستی کی ترغیب دی اور بت پرستی کرائی وہ سب کافر اور مرتد ہو گئے اور ان کے نکاح ٹوٹ گئے ان سب کو توبہ اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا لازم ہے جو لوگ کہ بت پرستی کی ترغیب دینے میں شامل نہ تھے دوسرے نکاح میں شریک تھے وہ کافر نہیں ہوئے شوہر اول کو ایسی صورت میں طلاق دے دینا مناسب ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

## میاں بیوی کا آپس میں نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دے دینا چاہئے

(سوال) زید کی لڑکی کے ساتھ بکر کے لڑکے کا عقد ہوا عقد ہو جانے کے بعد لڑکی جب اپنی سسرال گئی تو چند دن بعد معلوم ہوا کہ لڑکی حاملہ ہے اور یہ حمل اس کے بیٹے کا ہے اس نے لڑکی کے والدین کو بلا کر لڑکی ان کے سپرد کر دی اور برادری کے لوگ اکٹھے ہوئے اور پنچایت کی پنچوں نے یہ بات طے کی کہ اس معاملہ کی پوری تحقیقات کرنے کے بعد جیسا ہوگا ہم لوگ فیصلہ کریں گے جس کو عرصہ پندرہ سولہ سال کا ہو گیا مگر اب تک کوئی بات طے نہیں ہوئی ظاہری طور پر مگر مخفی طور پر اس کا عقد ثانی کر دیا گیا اور یہ اس طرح پر ہوا کہ قوم کے لوگوں میں سے دو یا تین آدمی شاہد ہو گئے کہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہے مگر یہ شاہد جھوٹے تھے بعد میں جب مولوی صاحب جنہوں نے نکاح پڑھایا تھا ان کو معلوم ہوا کہ شاہد جھوٹے تھے اس پر انہوں نے یہ کہا کہ

---

(۱) ومن امر امراۃ بان ترتد ...... کفر الآمر (شرح فقہ الاکبر ص ۲۲۵)

(۲) وارتداد احدھما فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع ھامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی)

(۳) وما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح وأولاده أولاد زنا، وما فیه خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النکاح (درمختار) وقال فی الرد: قوله والتوبة، ای تجدید الاسلام، قوله وتجدید النکاح ای احتیاطا کما فی الفصول العمادیة (ھامش رد المحتار مع الدر المختار، باب المرتد ۲۴۷/۴ ط سعید کراتشی)

(۴) بل یستحب لو مؤذیة او تارکة صلاة ویجب لو فات الامساک بالمعروف (درمختار) وقال فی الرد: قوله مؤذیة اطلقه فشمل المؤذیة له او لغیره بقولها او بفعلها (ھامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق ۲۲۹/۳ ط سعید کراتشی)

شوہر اول کا نکاح فسخ ہو گیا اور یہ ثانی نکاح فسخ ہو گیا لڑکی کا شوہر ثانی انتقال کر گیا تب لڑکی ایک اہل ہنود کے پاس چلی گئی اور اب تک موجود ہے۔ اور اب برادری کے لوگ پہلے شوہر سے طلاق طلب کرتے ہیں جواب یہ دیا جاتا ہے کہ لڑکی خود آکر طلاق طلب کرے تو دیا جائے گا۔ لڑکی کو کون تلاش کرے تم طلاق دو تب برادری کے قابل ہو گے اس میں کیا کرنا چاہئے۔ **المستفتی** نمبر ۲۳۰۶ امیر محمد و نور الدین صاحبان سوداگران چوبٹہ بازار (ریوان)

**(جواب ٤٦٦)** شوہر اس کو طلاق دے دینا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## طلاق مہر اور نکاح سے متعلق چند احکام

**(سوال)** (۱) زید نے ایک عورت سے شادی کی پہلے تو اس نے نماز روزہ سے انکار کیا پھر غسل وغیرہ غسل سے بھی انکار کیا اور خاوند کی صحبت سے [illegible] پاک نہ ہوئے چند روز تک اسی طرح گزرتی رہی اس کے بعد اپنے والد صاحب کے ساتھ مدراس چلی گئی چند دنوں کے بعد پھر [illegible] کی طرف سے [illegible] کی پھر [illegible] رمضان کا [illegible] بعد عشاء کے خاوند نے [illegible] رمضان کا چاند کل ہوا ہے [illegible] خاوند نے دریافت کیا کہ یہ عورت نے [illegible] تیرے باپ نے [illegible] خاوند صاحب نماز سے مسجد میں تھے پھر دھکا دیا تو بیان کیا کہ تیرے بھائی نے کھول دی۔ حالانکہ خاوند کے بھائی نماز میں تھے پھر [illegible] دھکا دیا تو بیان کیا کہ فلاں آدمی نے کھول دیا پھر دریافت کیا [illegible] بیان کیا کہ میں نے اس کو خود بلایا تھا لہذا اس کی اسی طرح کی [illegible] خاوند نے [illegible] میں نہیں رکھتا میں نے اس کو چھوڑ دیا [illegible] پھر اس کے باپ کے یہاں [illegible] دریافت کیا [illegible] عورت [illegible] خاوند نے بیان کیا کہ میں نے چھوڑ دیا ہے اور [illegible] خاوند بیزار ہو گیا تو کیا اس کو طلاق ہو گئی ہے یا اب اور طلاق دینے کی ضرورت ہے۔

(۲) اس کا مہر عہ/ ۵ ہے کیا معاف ہو گیا ہے یا اس کو دینا پڑے گا؟

(۳) آپس میں نااتفاقی کے بعد سے میں خاوند کی طرف سے [illegible] دی ہوئی ہے وہ لڑکی اور اس کا خاوند بخوشی ہیں اور لڑکی طلاق لیتی ہیں تو [illegible] لڑکے یا اس کے باپ سے طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) جبکہ آپس میں دونوں طرف سے راضی ہیں یعنی اقرار کرکے نکاح کرتے ہیں تو یہ نکاح درست ہے یا اس کا کرنا ناجائز ہے؟

---

(۱) (والأصح حظره إلا لحاجة) ... بل يستحب لو مؤذية أو تاركة صلاة غاية، ومفاده أن لا إثم بمعاشرة من لا تصلي، ويجب لو فات الإمساك بالمعروف. (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۲۷، ۲۲۹ ط سعيد كراتشي)

(۵) جب کہ بیوی [illegible] کی طرف [illegible] تو دوسری طرف [illegible] لڑکی کے [illegible] میں [illegible] عذر یا اعتراض ہو سکتا ہے یا کہ نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۲۲ عبدالغنی صاحب (بنگال) ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۷) (۱) لفظ [illegible] طلاق کی نیت سے کہنے سے طلاق ہو گئی۔(۱)

(۲) مہر پورا لازم ہوگا۔(۲)

(۳) نابالغ کی طرف سے طلاق نہیں ہوتی۔(۳)

(۴) [illegible] جب کہ فریقین [illegible] ہوتے ہیں۔(۴)

(۵) [illegible] والوں کو لڑکی روکنے کا حق نہیں اور نہ دوسری لڑکی کا [illegible] سکتے ہیں۔(۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## شوہر روپیہ لیکر اپنی بیوی کو طلاق کی نیت سے دستبردار ہو گیا تو وہ خلع کے حکم میں ہے

(سوال) (۱) ایک عورت [illegible] شوہر [illegible] مشتری پر [illegible] ہونا ثابت ہے یا نہیں؟

(۲) [illegible] عورت [illegible] نکاح اول [illegible] نکاح ثانی کا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) [illegible] نکاح ثانی [illegible] مشتری کے ساتھ [illegible] عورت چاہتی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۶۷۱ [illegible] (جہلم) ۲۵ صفر ۱۳۵۸ھ م ۱۶ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۶۸) [illegible] روپیہ [illegible] اپنی بیوی کو دیدی اور زوجیت سے دستبردار ہو گیا تو یہ خلع کے حکم میں ہے اور زوجہ اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور [illegible] نے رقم [illegible] بلکہ اگر اس نے عورت کے کہنے سے رقم ادا کی ہے تو وہ اپنی رقم عورت سے لے سکتا ہے۔(۶) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) فالكنايات لا تطلق بها قضاء إلا بنية أو دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق أو الغضب ...... فنحو اخرجي واذهبي و [illegible] تحتمل رداً ونحو خلية برية حرام [illegible] سرحتك فارقتك لا تحتمل [illegible] (تنوير الأبصار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات ۳/ ۲۹۶ - ۳۰۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) ويتأكد عند وطء أو خلوة صحت من الزوج أو موت أحدهما (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب المهر ۳/ ۱۰۲ ط سعيد كراتشي)

(۳) ولا يقع طلاق المولى على امرأة عبده والمجنون والصبي والمعتوه والمبرسم (تنوير الأبصار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق ۳/ ۲۴۲ ط سعيد كراتشي) وقال في الهداية: ولا يقع طلاق الصبي والمجنون والنائم (الهداية، كتاب الطلاق ۲/ ۳۵۸ ط مكتبة محمدية ملتان)

(۴) ووجب مهر المثل في الشغار هو أن يزوجه بنته على أن يزوجه الآخر بنته أو أخته معاوضة بالعقدين وهو منهي عنه لخلوه عن المهر (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب النكاح، باب المهر ۳/ ۱۰۶ ط سعيد كراتشي)

(۵) [illegible] الأب على [illegible] له أي [illegible] لعدم وجوب [illegible] كالخلع من الأجنبي فالأب أولى (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الخلع ۳/ ۴۵۸ ط سعيد كراتشي)

(۶) من قام عن غيره بواجب بأمره رجع بما دفع وإن لم يشترطه كالآمر بالإنفاق عليه وبقضاء دينه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الكفالة ۵/ ۳۳۳ ط سعيد كراتشي) وقال [illegible] أنفق علي أو على أولادي ففعل فإنه يرجع بلا شرط وقيل لا ولو قضى دينه بأمره بلا شرط (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب النفقة ۳/ ۶۱۷ - ۶۱۸ ط سعيد كراتشي)

## طلاق مغلظہ کے بعد بیوی شوہر پر حرام ہو جاتی ہے

(سوال) مسمی غلام نبی ولد محبوب احمد نے اپنی زوجہ مسماۃ [illegible] کو بوجہ خانگی رنجش باہمی معاہدہ معافی حقوق زوجیت اور مبلغ پچیس روپے مہر معافی حقوق کے زوجہ مذکورہ سے لے کر طلاق دیدی اور طلاق نامہ تحریر کر دے دیا کچھ عرصہ بعد غلام نبی مذکور نے مسماۃ [illegible] پر حق زوجیت کا دعویٰ کر دیا چنانچہ بعد تحقیقات عدالت طلاق مغلظہ ثابت ہو گئی اس واقعہ کے بعد مسماۃ [illegible] نے اپنی دختر جو غلام نبی کی صلب سے تھی اس کی شادی کرنی چاہی اور اپنی [illegible] اور [illegible] نے مسماۃ [illegible] سے کہا کہ تو اپنے [illegible] سے [illegible] شریعت کے [illegible] مسماۃ [illegible] نے [illegible] خلاف شرع اور [illegible] کسی [illegible] سے [illegible] مسماۃ [illegible] اس بات پر مجبور کرتے [illegible] مسماۃ [illegible] قاضی [illegible] فیصلہ [illegible] مسماۃ [illegible] علیحدہ قاضی صاحب شہر کے پاس گئی اور کہا [illegible] مجھے طلاق مغلظہ دیدی [illegible] تحقیقات عدالت سے بھی ثابت ہو چکی ہے اب برادری مجھے مجبور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو پھر [illegible] سے نکاح کر لے اس بارے میں خدا اور رسول کا کیا حکم ہے؟

قاضی صاحب نے فرمایا کہ جب طلاق مغلظہ ثابت ہو چکی ہے تو کسی اور شخص سے اول نکاح کرو اور بعد [illegible] طلاق لے لو [illegible] عدت گزار کر شوہر مذکور سے نکاح کر سکتی ہے مسماۃ [illegible] نے [illegible] نکاح کرنا نہیں [illegible] خدا اور رسول کا حکم [illegible] تو پھر آپ میری برادری کے [illegible] سے [illegible] تاکہ وہ مجھے خلاف شرع امر پر مجبور نہ کریں۔

دوسرے دن [illegible] قاضی صاحب شہر کے پاس مسماۃ [illegible] کی برادری کے [illegible] گئے [illegible] قاضی صاحب سے [illegible] قاضی صاحب نے [illegible] بات [illegible] جس وقت مسماۃ [illegible] کو [illegible] نے طلاق دی تھی اس وقت برادری میں سے کوئی شخص موجود تھا برادری والوں نے جواب دیا کہ اس وقت کوئی موجود نہیں تھا [illegible] قاضی صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر طلاق نہیں ہوئی مسماۃ [illegible] اور غلام نبی بدستور آپس میں زوجین ہیں اور قاضی صاحب نے [illegible] شہر ایک [illegible] میں [illegible] زوجین کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ تم اسی طرح میاں بیوی ہو جس طرح [illegible] تھے۔

مسماۃ [illegible] قاضی صاحب کے اس فیصلہ سے سخت پریشان ہے اور کسی طرح غلام نبی کی زوجیت میں رہنا نہیں چاہتی اس لئے مندرجہ ذیل امور طلب جواب شرعی پیش ہیں۔

(۱) جو طلاق نامہ تحریر [illegible] غلام نبی نے مسماۃ [illegible] کو دیا تھا اور اس طلاق نامہ کی بنا پر عدالت سے طلاق مغلظہ واقع ہو کر زوجین میں جدائی کا فیصلہ ہو چکا تھا تو اب قاضی صاحب کے قول کے موافق [illegible]

نہ [illegible] طلاق [illegible] ہندہ اور [illegible] مطلقہ بغیر نکاح کے اور حلالہ کے پھر زوجین ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) [illegible] بغیر شہادت [illegible] طلاق شرعی نہیں [illegible] جیسا کہ قاضی صاحب کا ارشاد ہے۔

(۳) قاضی صاحب نے [illegible] فیصلہ عدالت [illegible] ہندہ [illegible] قائم رکھتے ہوئے شوہر [illegible] طلاق [illegible] نہیں اور یہ قاضی صاحب کا [illegible] شرعی [illegible] نہیں [illegible] یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۲ [illegible] ۱۸ [illegible] ۱۳۵۰ھ م ۵ جون ۱۹۳۱ء

(جواب ۴۶۹) (۱) طلاق نامہ [illegible] عدالت [illegible] شرعیہ میں قبول ہو چکا ہے اور وقوع طلاق کا فیصلہ [illegible] عدالت کر چکی ہے تو طلاق کا حکم صحیح اور واجب التعمیل ہے [illegible] اور اب یہ زوجین باہم میاں بیوی نہیں ہے۔[1]

(۲) [illegible] وقوع طلاق [illegible] شہادت شرعیہ [illegible] پر منحصر نہیں ہے۔[2]

(۳) قاضی صاحب کا یہ فیصلہ [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] نہیں ہیں [illegible] فیصلہ [illegible] عورت [illegible] شرعی عدالت [illegible] واجب [illegible] میاں بیوی [illegible] محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(بیوی [illegible] تو طلاق دینا [illegible] ہے)

سوال: [illegible] ایک شخص نے اپنی بیوی کو [illegible] سمجھایا [illegible] نماز نہیں پڑھتی تو کیا [illegible] بیوی کو طلاق [illegible] ایسی صورت میں طلاق [illegible]

المستفتی نمبر ۱۸۵ [illegible] شاہجہانپور مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۷۰) طلاق دینا بعض اوقات مستحب اور بعض اوقات مرد پر واجب بھی ہو جاتا ہے در مختار میں

---

[1] [illegible] (الدر المختار [illegible]) [illegible] کتاب القضاء ۵/ ۳۵۱ ط سعید کراچی [illegible] کتاب القضاء ۵/ ۳۵۵ [illegible] کتاب القضاء ۵/ ۴۲۵ ط سعید کراچی

[2] [illegible] کتاب الطلاق [illegible] ۲/ ۳۹۹ ط مکتبہ شرکہ علمیہ ملتان

[3] [illegible] طلاق [illegible] کتاب الشهادة ۵/ ۴۶۵ ط سعید کراچی

تطلیقها مستحب لو مؤذیة او تارکة صلوة ویجب لو فات الامساك بالمعروف (۱) بے نماز عورت کو طلاق دینا واجب نہیں اور شوہر طلاق نہ دینے سے گنہگار نہ ہوگا اسی اوپر والی عبارت میں بے نماز عورت کو طلاق دینا مستحب لکھا ہے واجب نہیں [illegible] لکھا ہے۔ ومفاده ان لا اثم بمعاشرة من لا تصلی (۲) [illegible] ترغیب [illegible] گناہ اور [illegible] نہیں ہے یعنی بے نمازی عورت کو طلاق دینا واجب نہیں تاہم مستحب ضرور ہے۔ وعن ابن مسعود لان القی الله تعالی وصداقها بذمتی خیر من ان اعاشر امراة لا تصلی (۳)

## میاں بیوی طلاق سے منکر ہیں اور ایک آدمی تین طلاق کی گواہی دیتا ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے [illegible] ہندہ [illegible] منکوحہ ہندہ کو میرے سامنے تین طلاق دی ہیں اور خالد و ہندہ [illegible] ایک قاضی صاحب [illegible] ہندہ نے [illegible] قاضی صاحب [illegible] فیصلہ [illegible] زید اور ہندہ [illegible] قاضی صاحب [illegible] طلاق [illegible] ہندہ کو تین طلاق [illegible] قاضی صاحب [illegible] شہادت [illegible] طلاق [illegible] قاضی صاحب [illegible] شہادت پر فیصلہ [illegible] شہادت [illegible] قاضی صاحب [illegible] زید [illegible] شہادت [illegible] تین [illegible] قاضی [illegible]

بیان [illegible] خالد نے میرے سامنے ہندہ کو تین طلاق دی۔

بیان [illegible] نے میرے سامنے تین طلاق دی [illegible] شہادت [illegible] طلاق ہے۔

قاضی صاحب نے فیصلہ [illegible] منکوحہ ہندہ کو تین طلاق [illegible] ہے۔

اب [illegible] اختلاف [illegible] قاضی صاحب کا فیصلہ [illegible] متعدد ہیں۔

[illegible] زید [illegible] ہندہ [illegible] تین [illegible]

---

(۱) الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳/ ۲۲۹ ط [illegible]
(۲) المصدر السابق ۳/ ۲۲۹
(۳) رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق ۳/ ۲۲۹ ط سعید [illegible]

اتفاق ایک حاکم پر نہ ہو تب تک حاکم کا فیصلہ نافذ نہیں ہوتا یہاں اگرچہ زید اور خالد نے ایک حاکم پر اتفاق کیا ہے مگر بندہ جس پر فیصلہ نافذ کیا گیا ہے جب قبل از فیصلہ اس نے کہہ دیا کہ یہ قاضی صاحب ضرور میرے خلاف فیصلہ کریں گے مجھے ان کا فیصلہ ہرگز منظور نہیں تو بغیر بندہ کی رضا کے فیصلہ ہرگز نافذ نہیں ہو سکتا۔

دلیل نمبر ۲ :- مدعی اور گواہ فاسق معلن ہیں اور صاحب مروت بھی نہیں اور مدعا علیہ کی صداقت کا بچہ بچہ اقرار کرتا ہے ایسے فساق اور فجار کی شہادت مقبول نہیں ہو سکتی۔

دلیل نمبر ۳ :- شاہد مسمی عمرو نے کہا کہ اگر میں شہادت میں کاذب ہوں تو میری منکوحہ مجھ پر طلاق ہے یہ بیان دلالت کرتا ہے کہ عمرو یقیناً کاذب ہے اگر سچا ہوتا تو کہتا کہ اگر میں اپنی شہادت میں کاذب ہوں تو میری منکوحہ تین طلاق حرام ہے اس لئے کہ یہی خوف کا کلمہ ہے۔

دلیل نمبر ۴ :- عمرو نے شہادت دینے کے بعد اپنی منکوحہ کو دو گواہوں کے سامنے زبانی رجوع کیا اگر عمرو اپنی شہادت میں سچا ہوتا تو منکوحہ کو رجوع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

دلیل نمبر ۵ :- اگر اب بھی مدعی و شاہد کو یہ کہا جائے کہ تم یہ کہہ دو کہ اگر ہم اس دعوے و شہادت میں کاذب ہوں تو ہم پر اپنی منکوحہ تین طلاق حرام ہے تو وہ ہرگز یہ بیان دینے پر تیار نہیں ہیں حالانکہ فساق و فجار سے جب تک ایسا کلمہ نہ کہلایا جائے تب تک ان پر یقین مشکل ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں۔

دلیل نمبر ۶ :- عمرو نے جب یہ کہا کہ اگر مدعا علیہ قسم اٹھائے تب میں قسم اٹھاؤں گا پھر بعد ازاں اگرچہ قاضی کے کہنے پر اس نے قسم اٹھائی ہے مگر یہ قول شاہد کا دلالت کرتا ہے کہ شاہد واقعہ میں کاذب ہے اگر سچا ہوتا تو یہ کلمہ نہ کہتا۔

دلیل نمبر ۷ :- مدعی کی بھانجی بھی خالد کی منکوحہ ہے اب اگر خالد کی پہلی منکوحہ بھی آباد رہے تو مدعی کی بھانجی کو تکلیف ہوتی ہے لہذا مدعی نے اپنی بھانجی کی تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے خالد پر یہ الزام لگایا ہے۔

فریق ثانی کہتا ہے کہ قاضی صاحب کا فیصلہ نافذ ہے۔ اس کے دلائل یہ ہیں۔

دلیل نمبر ۱ :- مدعا علیہ اس وقت خالد کو قرار دیا جائے اور بندہ جس پر فیصلہ نافذ ہوا ہے وہ مدعا علیہ نہیں ہے اگر بالفرض بندہ کو بھی مدعا علیہ قرار دیا جائے تو خالد اصل ہے اور بندہ فرع ہے جب اصل نے فیصلہ ہونے سے پیشتر قاضی صاحب کی قضا کو منظور کر لیا تو فرع کا انکار لغو ہو جائے گا۔

دلیل نمبر ۲ :- گواہ اگرچہ فاسق ہیں اور معلن بھی ہیں اور صاحب مروت بھی نہیں اور مشہور فساق و فجار میں سے ہیں مگر جب مدعا علیہ نے یہ کہہ دیا کہ ان کی شہادت پر جو فیصلہ ہو وہ مجھے منظور ہے اب ان کے فسق و فجور کی طرف توجہ نہ کی جائے گی۔

بقیہ دلائل کے متعلق کوئی رد نہیں پیش کیا جاتا۔ المستفتی مرزا خاں

(جواب ٤٧١) کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے جب کہ زوج اور زوجہ

www.ahlehaq.org

دونوں طلاق سے منکر ہوں یہ دعویٰ نہیں ہے کیونکہ دعویٰ اپنا حق طلب کرنے کا نام ہے(۱) اور ظاہر ہے کہ یہ اجنبی اس اخبار میں اپنا کوئی حق طلب نہیں کر رہا بلکہ ایک حق اللہ یعنی حرمت زوجہ علی زوجہا کی خبر دے رہا ہے جو حقیقۃً شہادت ہے(۲) پس اس کا یہ قول دعویٰ قرار نہیں دیا جا سکتا اور اس بنا پر اس کا یہ قول غیر مجلس قضا میں لغو ہے(۳) اور اس لغو قول کی وجہ سے یہ خصم نہیں بن سکتا اور جب یہ خصم نہیں ہوا تو اس کی اور زوج کی جانب سے تحکیم صحیح نہیں ہوئی کیونکہ تحکیم خصمین کی طرف سے ہوتی ہے(۴) اور صورت مسئولہ میں خصمین کا وجود ہی نہیں ہوا پس حکم کے سامنے جو شہادتیں ہوئیں وہ بھی غیر معتبر اور حکم کا فیصلہ بھی غیر معتبر۔

ہاں اس معاملے میں یہ اجنبی بھی ایک شاہد ہے اور طلاق کی شہادت دینے کے لئے دعویٰ بھی شرط نہیں(۵) مگر شہادت ادا کرنے کے لئے مجلس قضا شرط ہے(۶) اگر یہ اجنبی قاضی شرعی کے سامنے مجلس قضا میں جا کر شہادت دیتا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور قاضی اس شہادت پر کارروائی کرتا تو وہ درست ہوتی بشرطیکہ شاہد کی طرف سے ادائے شہادت میں تاریخ طلاق سے غیر ضروری تاخیر نہ ہوئی ہوتی(۷) قاضی شرعی کو یہ بھی حق حاصل ہے کہ وہ حقوق اللہ کی حفاظت کے لئے کارروائی کرے اور حکم اس وقت قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے جب خصمین اس کو اپنی طرف سے فیصلے کا حق دیں(۸) اور جب تک خصومت متحقق نہ ہو تحکیم متحقق نہیں ہو سکتی۔ اگر صورت مسئولہ میں لفظ قاضی صاحب سے مراد حکم ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو میرے نزدیک یہ تمام کارروائی غلط ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ دوسرے علمائے متبحرین سے بھی تحقیق کی جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

حضرت اقدس دامت فیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ سوال و جواب بغرض استصواب ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ جو جواب میں نے لکھا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں؟ براہ کرم جواب سے خوش وقت

---

(۱) الدعوى: هي قول مقبول عند القاضي يقصد به طلب حق قبل غيره او دفعه عن حق نفسه (الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الدعوى ٥/٥٤١ ط سعيد كراتشي)

(۲) الشهادة هي اخبار صدق لاثبات حق بلفظ الشهادة في مجلس القاضي ولو بلا دعوى (تنوير الابصار و شرحه مع هامش رد المحتار، كتاب الشهادات ٥/٤٦١ ط سعيد كراتشي)

(۳) قال الطحطاوي تحت قول الدر المختار (قوله في مجلس القاضي) خرج به اخباره في غير مجلسه فلا يعتبر بخلاف القاضي فانه ينعقد بمجلس حكمه المعين من الامام و بمحل ولايته (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الشهادات ٣/٢٢٧ ط دار المعرفة بيروت)

(٤) التحكيم هو تولية الخصمين حاكما يحكم بينهما وركنه لفظه الدال عليه مع قبول الآخر ذلك (تنوير الابصار مع هامش رد المحتار، كتاب القضاء، باب التحكيم ٥/٤٢٨ ط سعيد كراتشي)

(٥) والذي تقبل فيها الشهادة حسبة بدون الدعوى اربعة عشر منها الوقف (درمختار) وقال في الرد (قوله اربعة عشر) وهي الوقف و طلاق الزوجة و تعليق طلاقها (هامش رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الوقف، مطلب المواضع التي تقبل فيها الشهادة حسبة بلا دعوى ٤/٤٠٩ ط سعيد كراتشي)

(٦) فهو اخبار صدق لاثبات حق بلفظ الشهادة في مجلس القضاء هكذا في فتح القدير (الفتاوى الهندية، كتاب الشهادة، الباب الاول في تعريفها و ركنها ٣/٤٥٠ ط مكتبه ماجديه كوئته)

(٧) شاهد الحسبة اذا اخرها لغير عذر لا تقبل لفسقه اشباه عن القنية (هامش رد المحتار، كتاب الوقف، مطلب المواضع التي تقبل فيها الشهادة حسبة بلا دعوى ٤/٤١٠ ط سعيد كراتشي)

(٨) اما المحكم فشرطه اهلية القضاء و يقضي فيما سوى الحدود والقصاص (هامش رد المحتار، كتاب القضاء ٥/٣٥٤ ط سعيد كراتشي)

www.ahlehaq.org

مطمئن فرمائیں۔ خادم محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، ۸ رجب ۱۳۵۶ھ

(جواب) (از حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ) الجواب صحیح قال فی الاشباہ فالدعوی حسبة لاتجوز والشهادة حسبة بلا دعوی جائزة فی هذه المواضع فلتحفظ والمواضع الوقف و طلاق الزوجة و تعلیق طلاقها و حریة الامة و تدبیرها والخلع و هلال رمضان والنسب وحد الزنا وحد الشرب والا یلاء والظهار و حرمة المصاهرة وقال الحموی فی شرحه شهادة الحسبة لیست دعوی من الشاهد وانما هو مجرد شهادة وهذا خلاف کلام العلماء الشافعیة لانهم یقولون ان الشاهد حسبة مدع ایضا فهی عنده شهادة و دعوی اه ص (۱) ۲۳۸

واذا لم یکن مدعیا عندنا لم یصح تحکیمه مع الزوج رجلا لیقضی بینهما فان القضاء والتحکیم لا یصحان بدون الدعوی وهو ظاهر فقضاء الحکم لیس بقضاء، نعم صرحوا بان المراة کالقاضی فی باب الطلاق یجوز لها سماع شهادة الشهود علی طلاق زوجها فان شهد عندها شهود عدول بان زوجها طلقها ثلاثا لزمها العمل بشهادتهم وان لم یکونوا عدولا فلا. والله تعالی اعلم بالصواب.

مولانا دامت فیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں شرمندہ ہوں کہ کئی روز کے بعد جواب لکھ رہا ہوں اب قویٰ مضمحل ہوگئے مشاغل کا بھی ہجوم ہے اور علمی لیاقت پہلے ہی سے مفقود ہے یہ اسباب ہیں تاخیر جواب کے۔ احتیاطاً مولوی ظفر احمد سے بھی مشورہ لیا انہوں نے جدا پرچے پر اپنی رائے لکھی ہے جس کا حاصل آپ کے موافق ہے صرف شہود عدول کا حکم بڑھایا ہے سوال میں گواہوں کو تو فاسق معلن لکھا ہے مگر زید کی عدالت یا فسق سے تعرض نہیں کیا البتہ اس کی بھانجی کے تعلق کو موجب اشتباہ لکھا ہے اب یہ امر قابل غور ہے کہ کیا صرف یہ شبہ عدم وثوق کے لئے کافی ہے یا زید میں کوئی دوسرا مانع بھی ہے بہر حال اگر یہ عادل یا مقبول القول نہ ہو تو شہادت تو تھی ہی نہیں جیسا اصل جواب میں مفصل لکھا ہے صرف اخبار تھا وہ مخبر کے غیر عادل ہونے سے مقبول نہیں اور اگر زید عادل ہے تو المراۃ کالقاضی (۲) کا جزئیہ قابل نظر ہے اور عادل ہونے کی صورت میں شاید عدد شرط نہ ہو یاد نہیں۔ فقط

## عدت والی عورت سے زمانہ عدت میں زنا کیا، پھر عدت کے بعد اس سے نکاح کیا، تو کیا حکم ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء)

(سوال) ایک شخص رئیس اپنے چاکر کے واسطے دوسرے کی منکوحہ عورت جبراً لایا اور کئی مہینے کے بعد کچھ

www.ahlehaq.org

---

(۱) الاشباہ والنظائر، کتاب القضاء والشهادات والدعاوی ۲/ ۴۲۵ ط ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراتشی)

(۲) والمراة کالقاضی اذا سمعته او اخبرها عدل لا یحل لها تمکینه والفتوی علی انه لیس لها قتله ولا تقتل نفسها بل تفدی نفسها بمال او تهرب (هامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب فی قول البحر، ان الصریح یحتاج فی وقوعه دیانة الی النیة ۳/ ۲۵۱ ط سعید کراتشی)

دیا پھر دیگر شوہر سے طلاق لے لیا اور عدت کے اندر اپنے نوکر کو رکھنے اور زنا کرنے کا حکم دیا اور بعد تین حیض اپنے چچا سے نکاح کرا دیا یہ وہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟

(جواب ۴۷۲) دوسرے شخص کی منکوحہ کو نکال لانا اور عدت کے اندر عورت کے پاس دوسرے شخص کو بھیجنا اور زنا کرانا یہ سب گناہ اور ظلم اور فسق ہے، ان امور کا مرتکب سخت فاسق و فاجر اور ظالم ہے اور عدت کے بعد جو نکاح کر دیا ہے وہ نکاح درست ہو گیا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تم الجزء السادس من كفاية المفتي و يليه الجزء السابع اوله كتاب الوقف

www.ahlehaq.org

---

(۱) قال الله تعالى: ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله (البقرة: ۲۳۵) وفي الهندية: لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كذا في السراج الوهاج (الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير ۱/ ۲۸۰ ط ماجدية، كوئٹه)

(۲) قال الله تعالى: واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن اذا تراضوا بينهم بالمعروف (البقرة: ۲۳۲)